اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

نیچے والے ناولز پڑھنے کے لیے ناول نام پر کلک کرے

Azmil E Junoon By Aliza Ayat

Ishq E Sehra By Anushy Ahmed

Black Moon By Nisha Umar (S1)

Black Moon By Nisha Umar (S2)

Dedar E Yaar By Gumnam Larki

Rah E Kamil By Zumar Shahbaz

Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal

Jan E Professor By Maryam Writes Complete

مکمل ناول

رات دیوانی

تانیہ طاہر

نشرہ کو زبردستی آئسکریم دے کر وہ ابھی گاڑی میں بیٹھا ہی تھا کہ نظر سامنے سے بھاگ کر آتی لڑکی پر گئی اسکا دوپٹہ پیچھے لہرا رہا تھا جبکہ وہ بے حد گھبرائے ہوئے سی بھاگتی ہوئی اچانک انکی گاڑی کے پاس آئی اور شیشہ بجانے لگی نشرہ چونکہ آئسکریم کی جانب دیکھ رہی تھی تبھی اسکی نگاہ سامنے نہیں اٹھی مگر جیسے ہی اس لڑکی نے گاڑی کا شیشہ پیٹ ڈالا ویسے ہی نشرہ نے اوپر دیکھا اور وہ پہچان گئی۔

بہارے نے اسکا ذرا حیرانگی سے نام لیا بھلے بس ایک سال ہی بمشکل اسنے ان لوگوں کے ساتھ گزارا ہو مگر وہ پہچانتی سب کو تھی۔۔

دوسری طرف بیٹھے لڑکے نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا۔

پلیز پلیز ہیلپ می۔۔بھا۔۔" بہارے نے بھی سامنے نشرہ کو پہچان لیا اور وہ اور بھی جوش میں اگئ

بھا بھی بھای پلیز مجھے۔۔۔۔

ارے دروازہ کھولو دارہ" نشرہ نے بھائ کے ہاتھ پر تھپڑ مارا دارہ نے دروازہ کھول دیا بے زاریت سے اس لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ رونے کے باعث سرخ ہو رہا تھا۔

اور آنکھیں کافی خوبصورت تھیں اسنے نگاہ گھمالی۔

" کیا ہوا ہے چندہ تم یہاں اکیلی

نشرہ بھی فورا پیچھے چلی گئ کیونکہ وہ دونوں آگے بیٹھ نہیں سکتی تھی

دارہ نے یہ چندہ لفظ دانتوں تلے دبایا۔

اتنی بے عزتی کے بعد بھی اسکی بہن ان لوگوں کی کتنی عزت اور احترام میں لگی تھی

بھابھی وہ میرے پیچھے میرے پیچھے کوئی لگا ہے آآوہ آگیا

مجھے لگتا ہے یہ مجھے کیڈنیپ کر کے ابا جی سے پیسے لینا چاہتا ہے میں سچ کہہ رہی ہوں "

وہ جلدی جلدی بولی نشرہ کا چہرہ بھی پریشانی سے گھبرایا گھبرایا لگ رہا تھا

"اب تم کچھ کرو گے دارہ یہ یوں ہی بیٹھے رہو گے

کیا کروں آپ ہی بتادیں "دارہ نے کھا جانے والی نظروں سے بہن کو دیکھا

جبکہ بہارے کے منہ سے چیخ نکل گئی جیسے ہی وہ آدمی انکی گاڑی کے پاس ایا۔

اور اسنے شیشہ بجایا۔

تو آپ یہاں ہیں میں کب سے محترمہ آپکے پیچھے آوازیں دے رہا ہوں کہ آپکا پرس گر گیا ہے۔۔۔۔لے لیں لے لیں مگر آپ ہیں سپیڈ بریکر پر پاوں

رکھے بنارو کے دوڑے جارہی ہیں بھلائی کا زمانہ نہیں رہا بلاوجہ اتنے دیر بھگوا

" دیا۔

اس آدمی نے پرس دے کر دارہ کی گود میں مارا اور وہاں سے چلا گیا

جبکہ بہارے جو نشرہ میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی شرمندگی سے سرخ

ہوتی ایکدم اس سے دور ہوئی

دارہ نے وہ چھوٹا سا مینی بیگ اٹھایا اور پیچھے اپنی بہن کی جانب بڑھا دیا

" یہ لیں آپکی نند کی شکل پر کیڈ نیپر خود ہی پیسے مار گیا ہے

دارہ" نشرہ نے اسکے سر پر تھپڑ مارا۔

"شرم کرو وہ ڈری ہوئی ہے اور غلط فہمی تو سب کو ہو جاتی ہے

نشرہ نے بہارے کی حمایت کی جبکہ بہارے سر جھکائے بیٹھی تھی

دارہ نے آئینے کا رخ اس لڑکی کی جانب موڑ دیا جسے نشرہ بھلا پھسلا رہی تھی

کچھ بھی نہیں ہوا دیکھو زرا غلط سوچ رہی تھی تم اب مجھے بتاؤ کس کے ساتھ

" آئی ہو

بڑے بھیا" بہارے نے کہاایکدم نشرہ کا چہرہ سا اتر گیا جبکہ دارہ نے اس لڑکی کو گھورا تھا۔

اب آپ گاڑی سے اترنے کا کشت کریں گی ہمیں جانا ہے" دارہ نے کہا تو بہارے نے سر اٹھا کر دیکھا دونوں کی نظریں آئینے میں جا ملی۔

آپ بھائی بہت بد تمیز ہیں" وہ کہاں چپ رہنے والی تھی کہہ کر گاڑی سے اترنے لگی

واٹ" دارہ کے تو تن بدن میں آگ ہی لگ گئی۔

دارہ" نشرہ نے پھر سے اسکے سر پر تھپڑ رکھ دیا

تبھی شہروز کو آتا دیکھ کر ایکدم سب سیدھے ہو گئے تھے

شہروز بھی شاید باہر سے پہچان گیا تھا۔

اسنے نخوت سے ان دونوں کی جانب دیکھ کر بہارے کیطرف دیکھا اور بنا گاڑی بجائے ہی باہر نکلنے کا کہا

نشرہ میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی نظر اٹھا کر اسکیطرف دیکھ ہی لے۔

جبکہ دارہ کو شدید غصہ چڑھا تھا تبھی وہ اکڑ کر بیٹھا تھا۔

تم پاگل کیوں ہو جاتی ہو بہارے "شہروز نے غصے سے کہا

" بھیا مجھے لگا وہ میرے پیچھے پڑا ہے کیڈ نیپ کر لے گا

ہاں اندھیر مچ گئی ہے پاکستان میں "وہ بھڑکا۔

جبکہ بہارے سر جھکا گئی۔

نشرہ چوری چوری اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔

شہروز نے ایک نظر اندر ڈالی بہن کا ہاتھ جکڑا۔

"اپنے بھائی کو تھوڑی تمیز سیکھاد و سلام سے بھی جاتا رہا ہے

وہ غصے سے کہتا آگے بڑھ گیا۔

نشرہ ایکدم ہڑبڑا گئی

" دراہ تم نے سلام کیوں نہیں کیا

اسنے خفیف ہوتے دارہ کو دیکھا۔

کیوں وہ پرائم منسٹر ہیں جس دن میری بہن کو اپنے گھر لے جائیں گے یہ

" شکایتیں اس دن کریں پتہ نہیں کیا سمجھتے ہیں خود کو

وہ غصے سے گاڑی سٹارٹ کرتا گاڑی آگے لے گیا

"دارہ وہ بہت غصے ہو جائیں گے

"نہیں تو پہلے انکے غصے کے گراف میں کون سی کمی واقع ہوئی ہے

دارہ چیڑ گیا۔

"لیکن پھر بھی بہنوئی ہیں تمھارے

نشرہ کی آنکھیں بھیگ گئ

یار پلیز آپی اب رونے مت لگ جانا۔۔ جاتا ہوں کل میں دیکھتا ہوں کیسے

" نہیں لے جاتے آپ کو

دارہ زبردستی کے رشتے مت بناو پہلے کون سا زبردستی سے کچھ

ہو سکا ہے "اسکی آنکھ سے آنسو نکلا دارہ نے مٹھیاں بھینچ لیں

کوئ ان کی بہن کے ساتھ اس طرح کرے گا اس دن پوچھوں گا میں ان

سے "وہ بھڑکا

نشرہ کچھ بھی نہ بولی

دارہ نے ڈیش بورڈ پر آئسکریم کی ڈبی یوں ہی دیکھی اور سخت تیوروں میں

گاڑی تیز کر لی۔

جبکہ نشرہ کے دل و دماغ میں ماضی کی یادیں بیٹھ ہی گئیں۔۔۔

" تمھیں کیا ضرورت تھی بھاگنے کی

بار بار شہروز اسے ڈانٹ رہا تھا بہارے اسکے سامنے زبان بلکل نہیں چلا سکتی تھی تبھی منہ دبائے بیٹھی تھی اور سوچ رہی تھی آخر گھر پاکستان سے باہر

کیوں نکل گیا تھا تو یہیں کہیں اب اتنی دیر کیوں لگ گئ

سوری بھیا" اسنے بات ختم کرنا چاہی۔

یہ ہی عجلت ہے تم میں" شہروز نے نفی میں سر ہلایا

"اندر بھابھی تھیں

بہارے نے تھوڑی ہمت کی

میں کیا کروں "لٹھ مار جواب آیا۔

بہارے چپ ہو گئی اور کچھ ہی دیر میں انکا گھر بھی اگیا۔

وہ جلدی سے بنا پیچھے دیکھے اندر بھاگ گئی جبکہ شہروز کو

سخت غصہ چڑھا جو کتابیں لینے گئی تھی پہلے دکان پر چھوڑ دی

اور اب بھی چھوڑ کر اندر بھاگ گئی تھی۔

وہ کتابیں اٹھا کر اندر اگیا سب وہیں لاونج میں موجود تھے۔

پاکستان انڈیا کا میچ تھا اور سب لگے ہوئے تھے جبکہ بہارے محترمہ اباجی کو

ساری کہانی سنا رہی تھی اور شہروز کو یقین تھا کچھ بڑھا چڑھا کر بھی بتا دے گی

نشرہ کے نام پر ایک ایک کر کے سب ایکٹیو ہونے لگ گئے تھے جبکہ شہروز

نے اسکی کتابیں ٹیبل پر پھینکی اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

" اسے بڑی تمیز ہے جو اس بچے کو تمیز تہذیب کا درس دے رہا تھا

ابا جی غصے سے بولے۔

معلوم نہیں کس دن سدھارے گا یہ لڑکا" انعام صاحب نے اپنی بیوی سے

چائے کا کپ لیتے ہوئے کہا۔

" بھابھی کیسی لگ رہی تھیں

سوہائے نے پوچھا تو سب متوجہ ہوئے

"بھابھی تو بہت پیاری ہیں انکے بھائی نہ جانے چنے کیوں چبائے ہوئے تھے

وہ ناک سکیڑ کر بولی

میں نے دارہ بھائی کو دیکھا ہے جب دادا جان کے پاس پرسوں آئے تھے بہت

"ہینڈسم ہیں

عینی نے بھی کہا

مجھے تو نہ لگے "بہارے نے سر جھٹکا

" اب تم لوگوں کی بکواس بند ہو گی تو میچ دیکھیں گے

ہارنا ہی ہے "بہارے نے شانے اچکائے

اباجی یہ تواس کامنہ بند کروالیں ورنہ ابھی ذبح کردوں گااس بکری کو" معاذ نے کہا۔

" چلویہ نواب مجھے ذبح کریں گے بتانہ دوں میں تمھیں

وہ بھڑکی

بس بس "اباجی نے خود ہی ان سب کو جھڑک دیا۔۔۔۔۔

وہ سب سنجیدہ ہوگئے مگر بہارے تو کبھی انکے قابو میں نہیں آتی تھی۔

دیکھ رہے ہیں مجھے بکری کہہ رہاہے کل چیونٹی کہہ رہا تھا پھر ڈیڈی سمجھتا کیا

" ہے خود کو بتارہی ہوں اباجی میں نے نہ کسی دن اسکا کام تمام کردینا ہے

" اچھا اچھا اب تم چپ ہو جاؤ مجھے میچ دیکھنا ہے

میری قدر تو کسی کو بھی نہیں ہے "وہ اباجی کو گھور کر بولی۔

جبکہ وہ ہنستے ہوئے اسے اپنے بازو کے نیچے لے گئے اور وہ وہیں بیٹھی اب مونگ پھلی کھانے لگی تھی یہ مکمل اور خوبصورت گھر تھا۔

جہاں بابا جی کے چار بیٹے اور ان چاروں کے بچے رہتے تھے۔

انکی ایک بیٹی بھی تھی جو کہ کار حادثے میں فوت ہو گئی اپنے
شوہر کے ساتھ اور اپنی ایک بیٹی کی زمہ داری اباجی کو دے گئی۔
اور یہ زمہ داری انھوں نے بے حد محبت سے اٹھائی تھی بیٹی کی آخری نشانی جو
تھی اور سارا گھر جانتا تھا بہارے میں اباجی کی جان بستی ہے۔
بلکہ سب کی جان تھی وہ شدید حساس اور آدھی پاگل سی جو تھی۔
اسنے اپنے ماں باپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا ماموں مامی اور اباجی کو ہی اپنے
رشتوں میں دیکھا تھا۔
وہ ان لوگوں کا ذکر بھی نہیں کرتی تھی نہ ہی کوئی اسکے ساتھ ایسی بات کرتا تھا
۔
کہ وہ کسی احساس کمتری میں نہ چلی جائے اور جب کبھی ایسا ذکر ہو جاتا وہ خود پر
اتنا بوجھ سوار کر لیتی کہ بیمار پڑ جاتی اور اسکے بعد وہ ہفتوں تک ٹھیک نہیں ہوتی
تھی تبھی اسکی بیماری سے بھی سب خائف تھے اور اسے خوش بھی دیکھنا
چاہتے تھے۔

جبکہ انکے بیٹوں میں انعام علی سب سے بڑے تھے اور اسکے بعد فیضان احمد اور افنان علی۔

انعام علی کے دو ہی بیٹے تھے شہروز اور سعد

دونوں کی عمروں میں کافی فرق تھا شہروز جہاں اپنا بیز نیس سنبھالتا تھا وہیں سعد ابھی فرسٹ ائیر کا سٹوڈنٹ تھا۔

اور بے انتہا شہروز سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ طبعیتا بہت سخت انسان تھا اور زیادہ سختی دادا جان کے فیصلے نے اسکے اندر ڈال دی تھی۔

جب اسے آپر چونیٹی ملی تھی کہ وہ امریکہ جا کر اپنی انجیرنگ پوری کر لیتا تو دادی کی وجہ سے اسکی شادی کر دی گئی تھی۔

نشرہ ایک سوگھڑ اور بہت خوبصورت لڑکی تھی اور دادی جان کی بہن کی پوتی تھی وہ شہروز سے بہت محبت کرتی تھیں تبھی دباؤ دے کر شہروز کی شادی کرا دی اور شہروز اپنے خوابوں کے بہت قریب اکر بھی انھیں چھو نہیں سکا تھا۔

اور اسکے بعد تو اسنے جیسے سب سے ضد باندھ لی تھی۔

وہ کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھااور نہ ہی اسنے نشرہ کوایک دن بھی خوشی کادیا تھا

یہاں تک کے شادی کی اگلی صبح نشرہ کی حالت دیکھ کر سب بلکل ہوش وحواس گنواچکے تھے کیونکہ وہ بے ہوش ملی تھی۔

اسنے اپنا حق بھی وصول کیاتواس معصوم کی پرواہ کیے بنااور اس دن کے بعد نشرہ سال سسرال میں رہی تھی لیکن شہروز کے کمرے میں جانے کی اجازت نہیں تھی نشرہ نے بہت کوشش کی تھی مگر شہروز نے اسکی ہر کوشش ترک کرکے یہ احساس دلاہی دیا کہ نہ ہی وہ خوبصورت ہے اور نہ ہی اسکے اسٹینڈرڈ کی اور زیادہ پڑھی لکھی نہ ہونے کی وجہ سے وہ اسکو اپنے سامنے ولیو بھی نہیں دیتا تھااور پھر ایک دن جب نشرہ نے طبعیت خرابی کی وجہ سے اسکے کپڑے پریس نہیں کیے تواسنے اسے گھر سے نکال دیا جیسے یہ ہی کرنا چاہیے تھا باقی گھر والے بھی شہروز کے خلاف تھے مگر شادی کے بعد وہ بلکل آزاد ہو گیا تھااور جس طرح چاہتا نشرہ کوٹریٹ کرتا تھا۔

دوسرے بیٹے فیضان علی کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا معاذ شہروز سے چھوٹا تھا مگر اسکے ساتھ ہی بیزنیس سنبھالتا تھا اور وہ بہت کیرینگ اور خوش مزاج انسان تھا جبکہ اسکی دو بہنیں سوہائے اور عینی دونوں ہی اس سے چھوٹی تھی سوہائے تو بہت شرمیلہ سی لڑکی تھی جبکہ عینی بلکل بہارے کی کاپی تھی لیکن وہ بھی فرسٹ ائیر کی سٹوڈنٹ تھی۔

تیسرے بھای احمد علی انکا ایک ہی بیٹا تھا ارتعاش سوہائے کو پسند کرتا تھا مگر سوہائے کی ماں اپنی بیٹی کی منگنی کہیں اور کرنا چاہتی تھی جبکہ سوہائے بھی ارتعاش سے محبت کرتی تھی لیکن اتنی ڈرپھونک تھی کہ ماں کو کہہ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ کسی سے محبت کرتی ہے ارتعاش ایس ایچ او تھا اور اسکی عادت شہروز سے بہت ملتی تھی۔

بس اس حد تک کے مزاج میں تھوڑی گرمی تھی

تیسرے بھائی افنان علی کے بھی دو بیٹے تھے

بلال اور فائق۔۔۔

فائق دارہ کا بیسٹ فرینڈ تھا جبکہ بلال ماسٹرز کر رہا تھا۔

اور بہارے کو پسند کرتا تھا۔

آپی کل رات سے آپ رو رہیں ہیں پھر آپ اسطرح بیہیو کرتی ہیں تو میرا

" بس نہیں چلتا شہروز بھائی کے سر پر بم پھوڑ دوں

وہ بھڑک کر بولا

امی دیکھ رہیں ہیں کسی باتیں کر رہا ہے یہ کل شہروز کو دیکھا کر بھی سلام نہیں کیا وہ کہہ بھی گئے پہلے ہی مجھ سے خفا رہتے ہیں اب مزید ناراض ہو چکے ہو

" گئے

وہ ماں کو شکایتیں لگانے لگی

سن لیں وہ آدمی سیدھے منہ کسی سے بات نہ کرے اور میری بہن کو اسکی پروا

" کتنی ہے

وہ سر جھٹک کر ناشتہ کرنے لگا

دارہ بہن کا معملہ ہے خیال رکھا کرو"امی بھی بولیں

امی دارہ تو خیال اب اس دن رکھے گا جس دن عزت سے میری بہن کو لے کر جائیں گے نواب زادے کیا سمجھتے ہیں ہاتھ پاؤں ٹوٹے ہوئے ہیں میرے آپکو بھی نہ جانے کیا پڑی تھی آپی کی شادی کی پڑھتی اپنے پاؤں پر کھڑی ہوتی سو

" رشتے لگ جاتے لائین میں

وہ بول رہا تھا

امی "نشرہ نے خفگی سے کہا

" دارہ اب بس چپ ہو جاؤ

مجھے ہی چپ کرالیں "وہ ناشتہ کر کے اٹھ گیا

وہ ایف بی آر میں بہت اچھی پوسٹ پر تھا جبکہ حکومتی نوکری کی وجہ سے اسکے اندر اکڑ بھی ویسی ہی تھی اور جتنی اچھی اسکی جاب تھی اتنی ہی نخرہ بھرا ہوا تھا کہ اپنے آگے کسی کو

گھاس نہیں ڈالتا تھا۔

خاص کر بہن کے سسرالیوں کو۔

"آپکے شوہر کو تو دیکھیے گا کسی دن اٹھوا کر اتنا پیٹواو گا یاد اجائے گی انھیں نانی

وہ اسے تنگ کرتا ہوا بولا

نشرہ خفگی اور غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

" کبھی بھی تم مجھ سے انکے متعلق تمیز سے بات نہیں کرتے

آئے بڑے تمیز والے "وہ سر جھٹک کر امی سے پیار لینے جھکا۔

کر لو تم بہن کو تنگ "وہ بھی خفگی سے بولیں

اور اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔

جبکہ وہ بہن پر ایک مسکراہٹ اچھال کر چلا گیا۔

بعض اوقات مجھے لگتا ہے دارہ ٹھیک کر رہا ہے آخر کب تک چھ ماہ سے یہاں

بیٹھی ہو تم شادی کو دو سال ہونے کو آئیں ہیں ایک دن سکھ کا نہیں پایا" وہ

غمگیں سی بولیں۔

نشرہ بھی چپ ہو گی کیا کہتی کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا سب جانتے تھے شہر وز کو اسکی کوششوں کو۔

" کل میلاد کے لیے آپ وہاں سے بلائیں گی

نشرہ نے سوال کیا

ہاں کیوں نہیں بلکل بلاؤ گی اللہ خیر وامن رکھے مجھے امید ہے ایک دن میری بیٹی شہر وز کے دل پر راج کرے گی"

وہ مسکرائیں نہ جانے امی وہ دن کب آئے گا" وہ افسردگی سے انکی گود میں سر رکھ گئ

آئے گا انشاللہ آئے گا اور ریکھو زرا اس لڑکے کو کھا کھو کر سنا کر چلتا بنا کل کے لیے بھلا سامان کو لا کر دے گا "

امی غصے سے بولیں

تبھی دروازہ بجا اور ایک چھوٹی عمر کا لڑکا اندر ایا

" دارہ بھائ نے بھیجا ہے کہہ رہے تھے کہ سامان جو بھی لینا ہے بتا دیں

امی اور نشرہ دونوں ہی مسکرادیں

اپنی زمہ داری کا توپکا تھا۔

شام چھ بجے آفس سے فری ہو کر اسنے گاڑی موڑلی۔

اور شجاع پیلس پر ڈال دی۔

چہرے پر سختی حد سے زیادہ تھی اور مزاج برہم ہی تھے اور ویسے بھی وہ جب بھی جاتا تھا لڑنے ایسے ہی جاتا تھا۔

اسنے گاڑی روکی حکومتی ہرے جھنڈے والی گاڑی دیکھ کر چوکیدار سمجھ گیا تھا دروازہ کھولا اور دارہ کی پراڈو اندر آگئی۔

اسنے دروازہ کھولا اور گاگلز لگا کر وہ بازو فولڈ کرتا اندر داخل ہو گیا۔

" ارے دارہ بیٹا آپ

نصرت نے دیکھا اور جلدی سے اس تک پہنچی

"مجھے شجاع صاحب سے ملنا ہے

وہ سنجیدگی سے بولا

" جی جی اندر آجائیں

اسے دوسرے کمرے میں بیٹھا دیا مگر نصرت نے یہ نہیں دیکھا بہارے
میڈیم وہاں سو رہی ہیں دارہ اندر آیا اور کمرے میں ملگجا اندھیرہ دیکھ کر اسنے
بے زاریت سے لائٹ جلادی
سامنے ہی نظر پڑی تو اسنے گاگلز آنکھوں پر سے ہٹادیں
اسکے ہونٹ سرخ تھے یہ لیپسٹک لگا کر رکھتی تھی وہ سمجھ نہیں پایا۔
پہچان تو گیا تھا آخر کو پیچھلے چھ مہینے سے لڑنے آتا تھا یہاں۔۔
بہارے مزے سے سو رہی تھی جبکہ اسکا دوپٹہ ایکطرف پڑا تھا اور
کتاب سینے پر دھری تھی جبکہ اسکے لمبے ریشمی بال صوفے سے
نیچے تک پھیلے ہوئے تھا دارہ خاموشی سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا
اگر وہ حسن کا شاہکار تھی تو غلط نہیں تھا۔

سب سے زیادہ حسین اسکے سرخ اناری ہونٹ تھے اور انکے بیچ میں چھپا ایک تل۔

دارہ کے قدم اپنے آپ ہی اسطرف اٹھنے لگے۔

مگر اسے پیچھے احساس ہوا کوئی آرہا ہے تبھی وہ رک گیا۔

اور پیٹھ موڑلی

یقیناً شجاع اور انعام صاحب ہی ہوں گے۔

وہ مڑ گیا اور موبائل نکال لیا جیسے پیچھے لیٹی اس پری سے بلکل بے گانہ ہو۔

شجاع صاحب اندر داخل ہوئے سامنے بہارے کو دیکھ کر شرمندگی سے سر پر ہاتھ مار گئے

" بہارے

انعام صاحب نے اسے اٹھایا۔۔

دارہ مڑ کر دیکھنے لگا

ماموں جان سونے دیں مجھے " وہ غصے سے بولی۔

" معاف کرنا بیٹے یہ تھوڑی پاگل سی ہے

شجاع صاحب شرمندگی سے بولے اور اپنے شانے پر پڑی چادر اسپر ڈال دی کیونکہ وہ ڈھیٹ تو اٹھنے والی نہیں تھی۔

دوسری صوفے پر بیٹھ گیا۔

شجاع اور انعام بلکل خاموش مجرموں کیطرح اسکے سامنے تھے

آپ لوگ روز سر جھکا کر میرے سامنے نہیں بیٹھ سکتے اس بات کا کوئی نہ کوئی فیصلہ کریں اگر آپکے گھر کی بیٹی کے ساتھ اسطرح ہوتا تو جواب دیں "آپ کیا کرتے

وہ سختی سے سوال کر رہا تھا۔

معلوم ہے بیٹا تم حق پر ہو مگر وہ لڑکا بلکل نہیں سن رہا

تو یہ میرا مسلہ نہیں ہے شجاع صاحب" وہ دھاڑا۔

بہارے کی آنکھ کھل گئی

روز آپ بے بسی سے یہ بات کہہ دیتے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ اپنی بہن کو

" ساری زندگی آپکے بیٹے کے نام پر بیٹھالوں میں

یعنی میں اپنی بہن کو ساری زندگی آپکے بیٹے کے نام پر بیٹھا کر رکھو پاگل بیوقوف ہوں میں میری بہن میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے اور نہ ہی میرے پاس پیسے کی۔۔۔۔

دوسری شادی کرا سکتا ہوں میں اسکی اگر آپ لوگوں سے کچھ ہوتا ہے تو ٹھیک ورنہ میں خلع کے پیپرز بھیجوا دوں گا۔" وہ بولا

اور اٹھ گیا شجاع پریشان ہو گئے۔

"نہیں بیٹا ایسے کیسے رشتے ٹوٹتے

آپ کیطرح نبھائے جاتے ہیں رشتے شجاع صاحب آپ میری بوڑھی ماں سے تکلیف کا پوچھیں جو اپنی جوان بیٹی کو اپنے سینے سے لگائے آپ کی منتظر

ہے آئی وارن یو۔۔۔میں شہروز بھائی کو چھوڑوں گا نہیں اگر میری ماں یہ بہن

" کو کچھ بھی انکی وجہ سے ہوا

وہ بھڑک کر وہاں سے نکل گیا جبکہ شجاع اور انعام نے سر تھام لیا۔

وہ دوسری طرف جیسے ہی باہر نکلا بہارے بھی اٹھ کر باہر نکلی اسکے پیچھے وہ

دونوں پریشانی میں تھے تبھی پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کب گئی جبکہ بہارے

بھاگتی ہوئی ڈھنڈے فرش پر اسکے پیچھے آئی

ایک منٹ یہاں آپ روز جو منہ اٹھا کر سنانے آجاتے ہیں میرے ابا جی کو کیا

مقصد ہے اس بات کا" وہ بھڑکتی ہوئی بولی

دارہ نے اسکے سرخ ہونٹوں سے نگاہ چرائی بنا جواب دیے گاڑی میں بیٹھنے لگا

مجھ سے بات کریں نہ اچھا چلیں کیا یاد رکھیں گے میں آپکو مشورہ دے دیتی

" ہوں نشرہ بھابھی

شیٹ آپ" وہ بھڑک کر جھڑک گیا

ارے" بہارے نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"ایک تو مفت مشورہ دے رہی ہوں اور اوپر سے سر پر چڑھ رہے ہیں

"محترمہ اپنی زبان بند رکھیں کبھی ایک تھپڑ کھالیں مجھ سے

وہ گاڑی میں بیٹھ گیا

"بہارے کو ماریں گے

وہ دروازہ بند کرنے لگا تھا کہ وہ اسکا دروازہ پکڑ کر کھول گی ایسے کہ دارہ گاڑی میں میں بیٹھا تھا جبکہ وہ اسکی پراڈو کا دروازہ پکڑے غصے سے اسکے بلکل سامنے کھڑی تھی دارہ نے ایک سانس کھینچا۔

" فرمایئے کیا مشورہ ہے آپکا

وہ ضبط کرتا بولا۔

پہلے تو آپکو مجھ سے معافی مانگنی چاہیے مارنے کی باتیں کر رہے ہیں اس پورے

" گھر میں سب سے زیادہ ذہین ہوں میں اور میرا مشورہ

بہارے "بلال ایکدم چیختا ہوا آیا اور اسکو پیچھے کھینچا دارہ نے بلال کے ہاتھ اسکی کمر پر دیکھے اور دوبارہ گاگلز چڑھا لیے۔

"سوری دارہ بھائی

بلال بولا۔

تم کیوں معافی مانگ رہے ہو

" رک جاؤ ابھی مجھے انھیں کچھ بتانا

بلال نے اسکے انھیں سرخ ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا جبکہ دارہ نے کھینچ کر دروازہ بند کیا۔

اور بلال بار بار اس سے معافی مانگ رہا تھا دارہ ان دونوں کو دیکھ کر وہاں سے نکل گیا۔

البتہ کچھ غصے کا گراف بڑھ گیا تھا۔

دوسری طرف بلال سے بہارے نے اپنا آپ چھڑا لیا۔

" تم نے مجھے روکا کیوں

بہارے تم نہ ہوش کے ناخن لے لو" وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے بولا۔

" میرے پاس ناخن ہے

وہ سر جھٹک کر اندر جانے لگی کہ پاس پڑے پودے سے ٹکرائی اور زمین پر گیر گئی بلال نے نفی میں سر ہلایا۔

اور ہاتھ اسکی جانب بڑھادیا

میں اتنا قیمتی مشورہ دے رہی تھی تم بیچ میں آگئے آہ میرا پاؤں یہ تمھاری وجہ سے ہوا ہے" وہ اسپر الزام لگاتی بولی۔

یس میم سب میری وجہ سے ہی تو ہوتا ہے" وہ اسکے پاس بیٹھا کر اس کا پاؤں دیکھنے لگا جہاں ہلکی سی خراش تھی اور وہ رونے لگی تھی

تمھاری نازک مزاجی کو صرف بلال برداشت کر سکتا ہے" وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے بولا

جبکہ بہارے جسے اپنے پاؤں کی پرواہ تھی غور دیے بنا دھائیاں دے رہی تھی تمیز و میز سیکھاو اس لڑکی کو" اباجی سامنے کھڑی مامیوں سے بولے جو شرمندہ ہی تھیں

درحقیقت اباجی غلطی میری ہے میں ہی بہارے کو دیکھ نہ سکی

نصرت مامی شرمندہ تھی۔

جبکہ بہارے تو لڑنے کے لیے اٹھ گئ

نہیں اباجی وہ ہوتا کون ہے اپکو سنانے والا آتا ہے تو روز سنا کر جاتا ہے زہر لگتا ہے مجھے میں تو آج اسے ایک کامیاب مشورہ دینے والی تھی بلال اگیا۔

یااللہ" وہ سب سر تھام گئے

" ساری میری ہی غلطی ہے

وہ غصے سے دھڑ دھڑ کر کے جانے لگی کہ دیوار سے ٹکرائی

بہارے" وہ سب ایک ساتھ بولے

"اندھی نہیں ہوں دیکھتا ہے مجھے

وہ گھوم کر بولی اور ایک بار پھر وہ شہروز سے ٹکرا گئ

ایک تو اس لڑکی کا کوئ حال نہیں۔

شہروز نے گھور کر دیکھا جبکہ بہارے کسی اور غم میں تھی آپکے سالے کی وجہ سے سب مجھے ڈانٹ رہے ہیں پتہ نہیں کیا تکلیف ہے انھیں خلع کی دھمکیاں دے کر گئے ہیں نہیں پوچھے کوئ بھلا۔۔۔۔

کیا کیا بکواس کر کے گیا ہے وہ خلع لے گا۔۔"شہروز نے بہارے کو چھوڑا اور باقی سب کو دیکھنے لگا بہارے نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا سب اسے گھور رہے تھے

بھیا" وہ منمنائ

بہت اچھا کیا گڑیا مجھے بتا دیا تم نے ابھی اسکے ہوش ٹھکانے لگاتا ہوں سمجھتا کیا ہے خود کو "

وہ بھڑکتا ہوا پلٹ گیا۔

جبکہ معاذ اسکے پیچھے بھاگا مگر سب جانتے تھے کوئ فائدہ نہیں ہو گا۔

میں نے کیا کیا ہے" دوسری طرف بہارے نے معصومیت سے کہا

" تم نہ میرے ساتھ چلو بس

سوہائے اسے وہاں سے لے گئ

" بلال گاڑی نکالو یہ لڑکا کچھ امید نہیں وہاں جا کر کیا کرے

وہ بولے اور خود بھی اسکے پیچھے چل دیے۔

دارہ گھر آیا تو بہارے ذہن کی سکرین پر جمی ہوئی تھی اسکے سرخ ہونٹوں سے نظر ہٹتی ہی نہیں تھی وہ خاموشی سے ابھی گھر میں داخل ہوا تھا اور نشرہ نے پانی کا گلاس دیا ہی تھا کہ تبھی دندناتا ہوا شہروز وہاں داخل ہوا اور اسنے بنا کچھ دیکھے دارہ کا گریبان جکڑ لیا

" مجھے دھمکی دو گے خلع کی۔

وہ دھاڑا۔

دارہ نے اپنے گریبان پر اسکا ہاتھ دیکھا اور اسکے ہاتھ جھٹک دیے

" ہاں دی ہے بتائیں اب کیا کر لیں گے آپ

وہ بھی چلایا

نشرہ کے ہاتھ پاؤں پھول گے امی کو بلانے اندر بھاگی

" چلو تمھارا ارمان میں پورا کر دیتا ہوں اسکو طلاق دے کر

شہروز "ابا جی کی بلند آواز پر شہروز پلٹا

" تو آپ نے بھڑکا دیا اپنے پوتے کو۔

شجاع پر دارہ چلایا

تمیز سے بات کرو "شہروز نے انگلی اٹھا کر اسے روکا۔

میرے گھر میں کھڑے ہیں شہروز صاحب آپ میں آپکے گھر میں نہیں کھڑا

اور کیا طلاق کی دھمکیاں دیں گے میں وارن کرتا ہو آپکو اگر آپ نے میری

بہن کے بارے میں کچھ نہ سوچا تو خلع کے پیپرز خود منہ پر ماروں گا

شہروز نے ایکدم دارہ کے منہ پر مکہ مار دیا

نشرہ کی چیخ نکل گی اور وہ بھائی کے آگے اگی۔

" دل تو کرتا ہے تمھارے ٹکڑے کر دوں

نشرہ کو دیکھ کر وہ چیخا

دارہ نے بہن کی وجہ سے ضبط کیا ورنہ وہ اس وقت شہروز کا قتل کر دیتا۔

" پلیز پلیز دارہ کچھ مت کرنا

وہ روتے ہوئے بھائی کو روک گئی۔۔۔۔

وہ بہن کی وجہ سے شہروز کو کچھ نہیں بولا دوسری طرف ماں کی بھیگی آنکھیں

جبکہ انعام صاحب نے آگے بڑھ کر شہروز کو روکا

یہ کیا حرکت ہے" وہ غصے سے بولے۔

سمجھا کر رکھو اپنے بھائی کو آج کے بعد میرے گھر اکر مجھے دھمکی دینے کی

" کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا اس کے لیے

وہ چلایا اور نشرہ اسکے خوف سے کانپتی اپنے بھائی کا ہاتھ تھام

گئی دارہ کا بس نہیں چلا دو کھینچ کھینچ کر تھپڑ مارے شہروز

کے بہن کے کانپتے ہاتھ اسکے لیے ناقابل برداشت تھے

" س۔۔۔سوری۔۔اب اب ایسا نہیں ہو گا

وہ بولی

" ارے بس کرو تم سے بولنا ہی نہیں چاہتا میں

وہ نشرہ کو جھڑک کر پلٹ گیا۔۔

شجاع صاحب یہ انعام کچھ نہیں کر سکے الٹا شرمندگی کا ہی سامنا کرنا پڑا تھا

نشرہ نے شہروز کے جاتے ہی دارہ کی جانب دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

وہ جلدی سے اندر چلی گئ

شجاع یہ انعام صاحب کی وہاں مزید کھڑے ہونے کی ہمت نہیں رہی تھی۔

تبھی وہ کچھ کہے بنا ہی نکل گئے

دارہ نے کچھ نہیں کہا نہ وہ ماں سے بولا اور نہ ہی بے چین ہو جانے والی بہن

سے۔

جو اسکے لیے میٹینگ بیگ لائ تھی کیونکہ شہروز نے اسپر ہاتھ اٹھایا تھا اور دارہ

صرف اسکی وجہ سے چپ کھڑا رہا تھا

لیکن دارہ نے اس کے آنے سے پہلے ہی وہاں سے چلے جانا ہی درست سمجھا تھا اول تو اسے سخت غصہ ارہا تھا اور وہ نشرہ کو کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ وہ پہلے ہی سہمی ہوئی تھی۔

نشرہ ماں کے سینے سے لگ کر بری طرح رو دی۔

میں کیا کرو میں آخر کیا کروں دارہ میری وجہ سے سب سے لڑتا پھیر رہا ہے یہ

" سب کچھ میری ہی وجہ سے ہو رہا ہے مجھے بتائیں میں کیا کروں

وہ معصوم لڑکی رو رو کر اپنی آنکھیں سجا چکی تھی جبکہ اسکی ماں بھی تو الٹا بے بس تھی۔ تسلی یہ دلاسے دینے کے لیے اسکے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے۔

شہروز تو اپنے کمرے میں چلا گیا تھا جبکہ ابا جی اور انعام صاحب لاونج میں بیٹھ گئے

آپ نے کچھ کہا نہیں اباجی یوں تو رشتوں میں تناؤ دن بدن بڑھتا رہے گا"

فرزانہ بولی

میں کیا بولتا بیٹا میرے پاس تو اس لڑکے نے الفاظ ہی نہیں چھوڑے نہ انکی بیٹی بساتا ہے اور نہ ہی اپنا حق ختم کرتا ہے مجھے نہیں معلوم آخر اسکو کیا چاہیے اور کب تک یہ اس معصوم کے ساتھ سب کو سزا دیتا رہے گا میں تو نہیں سمجھ پا رہا وہ دارہ کو مار کر آیا ہے۔۔۔اس بچے کی شکل بتا رہی تھی کہ بہن کی وجہ سے خاموش کھڑا ہے ورنہ اچھا نہیں ہوتا آج۔

اباجی بولے جبکہ سب خاموش کھڑے تھے۔

کیونکہ کوئی کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔

بہارے تم جانتی بھی ہو یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے دارہ بھائی کو شہروز " بھیا نے مارا ہے تمھاری وجہ سے

سوہائے نے کہا جبکہ عینی جو ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی وہ بھی متفق تھی

مجھے کیا پتہ تھا یہ سب ہو جائے گا اور ویسے بھی اچھا ہی ہوا روزا کر ابا جی کی

انسلٹ کر کے جاتا ہے چلو ٹھیک ہے مان لیا کہ نشرہ بھابھی کے ساتھ زیادتی ہو

"رہی ہے تو اسکا یہ مطلب ہوا ابا جی کی بے عزتی کرتے رہیں وہ

وہ سر جھٹک کر بولی۔

تم ناچپ رہو سب تمھاری وجہ سے یہ سب برداشت کر رہے ہیں

" ٹھیک ہے پھر میں جا کر ابا جی سے پوچھ لیتی ہوں

وہ کھڑی ہو کر جانے لگی

"اف اف بہارے پاگل ہو گئی ہو تم

عینی نے اسے پکڑا۔

" چپ ہو جاؤ اور اپنے ٹیسٹ کی تیاری کرو

سوہائے نے اسے گھورا

" تم سبھی بہت بہت بہت برے ہو

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

سوہائے ایکدم اسکی جانب بڑھی

" ارے چھوٹا بیبی رونے لگ گیا

وہ ہنسی جبکہ عینی بھی ہنسنے لگی۔

میں نے کچھ غلط نہیں کیا وہ زرا غصے سے سرخ چہرہ لیے بولی

" اوکے بابا تم نے غلط نہیں کسی مگر دیکھو اب کتنی ٹینشن ہو چکی ہے

سوہائے کو فکر تھی

"تم نا ارتعاش بھیا کی فکر کرو چار دن بعد ارہے ہیں۔۔

وہ سر ہلاتی بولی سوہائے خاموش ہو گئ۔

آخری بار لڑائ ہی ہوئ تھی وہ غصہ کر کے گیا تھا اور اس سے بات بھی نہیں کر رہا تھا۔

امی کی وجہ سے لیکن شاید اس معاملے میں وہ خود بے بس تھی۔۔

" میں چائے لے کر آئ

سوہائے نے کہااور باہر چلی گئ جبکہ بہارے اور عینی اب آپس میں لڑنے لگی تھیں

"تم ایک نمبر کی روندو ہو سمجھی

عینی نے گھور کر کہا

میں ابا جی کے پاس چلی گئ نہ پھر پتہ چلے گا

" نہیں نہیں جاؤ چلو نکلو

عینی نے بھی غصے سے کہا

بہارے نے جبکہ غصے سے اسے کشن سے پیٹنا شروع کر دیا۔۔۔

" چائے بنا رہی ہو

فرزانہ نے بیٹی کی جانب دیکھا

جی امی آپکو بھی دے جاتی ہوں" وہ بولی اور مصروف سی کام میں مگن ہو گئ۔

مجھے تو دے جاؤ اور اپنے ابا جی کو بھی دے جانا مگر زرا جلد

"فارغ ہو کر کمرے میں چلی جانا مجھے دوبارہ نہ کہنا پڑے

وہ بولی سوہائے جانتی تھی وہ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں۔

جی امی" وہ پلکیں جھکا کر اتنا ہی بولی تھی۔

دیکھو بیٹا مجھے غلط مت سمجھو مگر میں تمھاری ہی بھلائی سوچ رہی ہوں مجھے

"خوف آتا ہے نشرہ کے مستقبل سے اور میں ویسا مستقبل تمھارا نہیں چاہتی

مگر امی ارتعاش اور شہروز بھیا کا۔۔۔۔

سوہائے میں تمھاری منگنی طے کر چکی ہوں بس جیسے ہی حالت بہتر ہوں گے

انشاللہ باقائدہ رسم بھی ہو گی اور اس لیے لیے ذہنی طور پر تیار رہو تم کیونکہ

مجھے سخت زہر لگتی ہیں وہ لڑکیاں جو ماں باپ کے فیصلوں سے اوپر اپنے فیصلے

" کو رکھتی ہیں

وہ بولیں لہجہ میں درشتگی تھی

"جی امی

وہ پھر سے سر جھکا گئی اور فرزانہ نے بیٹی کا شانہ تھپتھپایا اور وہاں سے چلی گئیں

جبکہ سوہائے کی آنکھوں میں پانی تیر گیا۔

وہ کیا کرتی اور کیا نہ کرتی کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔

"اسلام علیکم آنٹی

فائق نے مسکرا کر سلام کیا تو امی نے خوشی سے جواب دیا

ارے اتنا سناٹا کیوں ہے بھلا گھر میں اور آج تو زبردست میچ بھی

ہے پاکستان اور آسٹریلیا کا۔

پلیز بھابھی ایک کپ کافی دے دیں بلکل ابھی ابھی یہ جانباز کنوارہ آپکے شوہر

کے چنگل سے نکل کر آپکی جانب آیا ہے تو بے چارہ بھوکا ہے اگر کچھ مل

جائے کھانے کو تو نوازش ہو گی "

وہ بولا وہ ایسے ہی بولتا تھا

نشرہ بھی ہلکا سا مسکرائی کیونکہ گھر کا ماحول اسکے آنے سے کچھ زرا نارمل لگ رہا تھا

میں ابھی لاتی ہوں" نشرہ اٹھ کر چلی گئ

آنٹی اپکا ایک چول میرا مطلب ہونہار بیٹا بھی رہتا ہے یہاں وہ دیکھائی نہیں دے رہا" فائق نے ادھر ادھر دیکھا

عام طور پر تو وہ یہیں بیٹھا ہوتا تھا۔

امی کی آنکھوں میں بے ساختہ اداسی اتر آئی جب کہ وہ فائق کو آہستہ آہستہ سب بتانے لگی

اوہ" فائق نے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

اب اپنے کمرے میں بند ہے تب سے میں جانتی ہوں غصے سے کھول رہا ہو گا آفس سے آیا ہی تھا پانی تک حلق سے نہیں اتارا الٹا دروازہ بھی نہیں کھول رہا تم مجھے بتاؤ بیٹا میں میں کیا کرو

" کیسے رشتوں کو سنبھالوں میری کچھ سمجھ میں نہیں ارہا۔

وہ بولیں تو بولتے بولتے اپنی اولاد کے لیے غمزدہ ہو گئیں تھیں

آپ فکر نہ کریں پہلے میجر مدعہ میں حل کر دیتا ہوں باقی انشاللہ اللہ نے چاہا تو ضرور ضرور شہروز بھیا کے دماغ میں انسانیت جاگ جائیں گی اور وہ نشرہ

" بھابھی کو خود لینے آئیں گے آخر کو اتنی کیوٹ اور سوئیٹ بھابھی ہیں ہماری نشرہ نے کھانا رکھا تو وہ اسکی تعریفیں کرنے لگا جبکہ وہ پھیکا سا ہنس دی تو آپکو اپنے گھر کھانے کے لیے کچھ نہیں ملتا جو یہاں منہ اٹھا کر پہنچ گئے کھانے"

دارہ کی طنز بھری آواز فائق کے کانوں میں پڑی تو لقمہ منہ کی جانب جاتے جاتے رہ گیا۔

وہ جانتا تھا اسکی آواز سن کر باہر ضرور آئے گا اور اسنے دوستی کا ثبوت دیا تھا

فائق مسکرا دیا

نہیں" اسنے ڈھٹائی سے جواب دیا اور منہ میں لقمہ لے گیا

آنٹی آپکو یاد ہے قورمہ دارہ کو کتنا پسند ہے اور یقین مانیے آج تو آپ نے کمال

" بنایا ہوا ہے

وہ مزے لے لے کر کھا رہا تھا

دارہ نے دانت پر دانت چڑھا لیے۔

"اپنے گھر جا کر ٹھونسو

دارہ نے اسکے آگے سے کھانا اٹھا لیا۔

"دیکھو تمیز سے بات کرو اب مجھے ہلکی ہلکی ہی سہی اپنی انسلٹ فیل ہو رہی ہے

فائق بولا۔

"عزت ہو گی تو بے عزتی ہو گی

دارہ نے اسکا کھانا اپنے سامنے رکھا اور کھانے لگا۔

یہ بھی ٹھیک کہہ رہے ہو ویسے سنا ہے سالے صاحب کے منہ پر چھتر پڑیں

" ہیں

وہ دانت نکالتا اسے چڑاتا ہوا بولا۔

"تیری

دارہ کو غصہ چڑھا اور کھانا چھوڑ کر اسکے کمر میں کئ مکے مار رہے جبکہ بیچارا فائق بنا قصور کے پیٹتا رہا تھا۔

دارہ بس کرو کیا کر رہے ہو" امی نے ٹوکا۔

بس مجھے روکتی رہیں آپ یہ دشمن صفت انسان بکواس جو کر رہا ہے وہ نہیں "دیکھ رہی

وہ بھڑکا فائق البتہ دوبارہ کھانے لگا تھا

" ویسے آنٹی یہ کہیں سے لگتا ہے کتنا بڑا ہیورو کریٹ ہے

نہیں بیٹا بلکل نہیں لگتا ذرا جو دماغ ہو" امی نے بھی کہا جبکہ فائق کا قہقہہ ابھرا

۔

بہت خوب" دارہ ان سب کو دیکھنے لگا نشرہ سے نگاہ ملی تو نشرہ نے نگاہ چرا لی جبکہ دارہ دیکھ چکا تھا بہن کی بھیگی آنکھیں بھلا ایک لقمہ بھی اب حلق سے اترتا

۔۔۔۔

"اب رونے کا کیا مقصد ہے پڑوا تو دیے اپنے شوہر سے مجھے گھوسے

وہ اٹھ کر نشرہ کے پاس آیا۔

میرا بھائی" وہ اسکا گال دیکھنے لگی

ارے ٹھیک ہوں میں ایسا بھی موم کا نہیں بنا کہ اپکے شوہر کے ایک مکے سے

" ڈھیر ہو جاؤں

وہ مسکرایا۔

دارہ ان سے مت لڑا کرو" وہ اسے سمجھانے لگی

آپی میری جنگ تب تک ختم نہیں ہو گی جب تک وہ آپکو یہاں سے عزت سے لے نہیں جاتے اور اگر ان لوگوں کو لگ رہا ہے میں انکی جان چھوڑ دوں

"گا تو ایسا نا ممکن ہے

وہ سر جھٹک کر بولا

" پلیز اب دوبارہ مت جانا جو ہو گا ہو جائے گا تم مت جانا

اچھا ٹھیک ہے دیکھا جائے گا آپ نے کھانا کھایا ہے مجھے پتہ ہے نہیں کھایا ہو گا"

وہ نفی میں سر ہلاتا بولتا اٹھا اور فائق کے سامنے سے پھر پلیٹ کھینچ لی

گھامڑ آدمی کھایا ہم نے نہیں اور خود ایسے کھا رہا ہے جیسے سالوں سے بھوکا ہو"

دارہ نے سنائی تو وہ معصوم شکل بنا کر انٹی کو دیکھنے لگا

آپ پلیز اس کی حمایت مت لینا میرے سامنے

آنٹی میری شادی کر دیں بس بہت ہو گیا ہے مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی یہ بے عزتی"

فائق نے گھور کر دارہ کو دیکھا۔

امی گدھی سے شادی کرا دیں کیونکہ اس کے لیے بس وہ ہی اویلیبل ہے" دارہ نے کہا جبکہ نشرہ اور امی ہنسنے لگیں تھیں

اب میں کچھ بولوں گا تو معملہ لیڈیز سے اوپر چلا جائے گا تو اپنی زبان نہ بند

"رکھ

فائق ہاتھ جھاڑ کر اٹھا

کہاں "دارہ نے پوچھا

گھر جارہا ہوں اپنا گھر ہے میرے پاس" وہ اترا کر بولا۔

"سیدھی شرافت سے کمرے میں چل

وہ اٹھا اور دونوں نے ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور

کمرے کی جانب بڑھنے لگا

دارہ کھانا تو ٹھیک سے کھاؤ" نشرہ نے کہا

"بعد میں کھالوں گا بس کافی بھیج دیں دو کپ

وہ بولا

بھابھی میری کریم والی پلیز" فائق نے مڑ کر کہا۔

جبکہ نشرہ نے سر ہلایا۔

وہ ہلکا سا مسکرائی جانتی تھی دارہ بلکل بلیک پیتا ہے اور فائق کریم کافی وہ انکے لیے بنانے کے لیے اٹھی جبکہ امی نے گھیرہ سانس لیا کاش یہ مسائل حل ہو جاتے تاکہ وہ دارہ کے سر کا سہرہ بھی دیکھ لیتی ..

ارتاش رات گئے گھر میں داخل ہوا تھا آج وہ اباجی کے لیے ایک بڑی خبر لایا تھا مگر جانتا تھا وہ سو رہے ہوں گے تبھی وہ صبح بتانے کا سوچ کر خود کمرے میں جانے لگا کہ ایک دم کسی خیال کی وجہ سے رک گیا۔

ایسا ناممکن ہی تھا کہ وہ اسکے لیے اس وقت جاگ نہ رہی ہوتی وہ کچن میں آیا تو اسکے جوتوں کی آواز سے ہی سوہائے کے دل کی دھڑکنوں میں ہلچل مچ گئی۔

وہ اندر آیا تو سامنے ہی وہ ٹیبل پر گرم کھانا رکھ رہی تھی۔

وہ بنا کچھ بھی کہے چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا۔

سوہائے اسکے پاس کھڑی رہی۔

کچھ فاصلے پر۔

حالانکہ وہ کھانا کھا کر آیا تھا مگر اسکے لیے دوبارہ بیٹھ گیا تھا۔

وہ چپ چاپ کھانا کھا رہا تھا سوہائے نے چہرہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

بڑھی ہوئی بریڈز اور پیشانی پر بے ترتیب بال اور جم سے اچھی خاصی بنی ہوئی

باڈی پر پہنا پولیس یونیفارم اسپر خوب جچ رہا تھا اور وہ بے حد ہینڈسم دیکھ رہا تھا

۔

سفید رنگت پر ہلکی ہلکی گرد اور چہرے پر بس سفر کی تھکان تھی۔

اگر معائنہ ہو گیا ہو تو بتانے کی زحمت کریں گی آپ کہ آپ نے اپنی امی سے

"بات کی ہے

وہ سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھنے لگا۔

سوہائے گھبرا گئی اُسنے وہیں سے بات شروع کی تھی جہاں چھوڑ کر گیا تھا

وہ میں کر۔۔۔کر لوں گی" وہ منمنائی۔

سوہائے "بس اتنی سی دیر لگی تھی اسے غصے سے بھڑکنے کے لیے۔۔۔میں میں کرلوں گی وہ وقت نہیں ملا نشرہ بھابھی کے گھر شہروز بھیا چلے گئے تھے دارہ بھائی کو مار کر آئیں ہیں گھر میں پریشانی تھی میں میں کیسے بات کرتی امی سے "اسنے بھانا بنایا

ارتاش اسے یوں ہی گھورتا رہا۔

۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں "وہ رونے والی ہو رہی تھی۔

اچار ڈالوں تمھارے سچ "اچانک اسنے اسکا ہاتھ کھینچا۔

میں تمھیں بتا رہا ہوں سوہائے

تمھاری امی مانتی ہیں یہ نہیں میں جب چاہوں گا تمھیں اٹھا کر نکاح کر لوگا اسکے بعد مجھے کسی کی پرواہ نہیں یہ تمھاری وجہ سے میں اس بات پر ڈھیل دیتا " ہوں

وہ غصے سے بول رہا تھا

ا۔۔اپ آپ کا یہ ہی رویہ انھیں باغی کرتا ہے "اسکے گال پر آنسو نکل آئے

کون سا رویہ کیا کیا ہے میں نے ہاں کیا کیا ہے آخر انکے ساتھ انکے سر پر اپنے بھانجے کا بھوت سوار ہو چکا ہے تو ٹھیک ہے جبکہ ٹکڑے کر کے پھینک دوں گا نہ میں اسکے تب تم لوگوں کو ہوش آئے گیا میری شرافت کی زبان نہیں سمجھ ارہی تمھیں "انسے اسے جھٹک دیا۔

ارتاش "سوہائے اسکے غصے سے خفیف ہی رہتی تھی

اگر آپ دو بول امی سے اچھے بول لیں گے تو شاید انکے دل میں آپکے لیے نرمی اجائے

جب وہ میری ماں سے دو بول نرمی کے نہیں بولتی تو میں کیوں بولوں گا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں تمھیں کہہ چکا ہوں تم ان سے بات کرو ورنہ تیار رہنا میرے کسی بھی عمل کے لیے "وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتا بولا

"آپ آپ مجھے پریشان کر رہیں ہیں

وہ رونے لگی تھی ارتاش اسے دیکھنے لگا۔

شٹ۔۔۔۔شٹ یور۔۔۔ماوتھ" وہ اچانک اسکی جانب بھڑک کر بڑھا اور سوہائے کے آنسو حلق میں ہی اٹک گئے

ابھی میں اتنا حق نہیں رکھتا کہ تمھیں اچھے سے سمجھا سکوں کے میرے دل میں تمھاری وجہ سے پہلی بار اتنا خوف سما گیا ہے کہ کوئی تمھیں مجھ سے لے گیا تو میں اسکا کیا حشر کر ڈالوں گا اور تم نے کیا رونا دھونا ڈالا ہوا ہے۔

حق ہوتا نہ تم پر تو ضرور تمھیں سزا دیتا کہ اتنے دن میں بھی تمھاری جیسی نالائق اور بیوقوف لڑکی ایک کام نہیں کر پائے"

وہ اسے ڈانٹ رہا تھا۔

سوہائے سر جھکائے کھڑی تھی۔

وہ اسکے بلکل قریب کھڑا تھا کہ سوہائے دیوار سے لگی ہوئی تھی اور ارتاش تھوڑی سی سپیس بنائے کھڑا تھا

اسنے اپنے انگوٹھے سے اسکے گلابی گال صاف کیے تو سوہائے ذرا دور ہوئی۔

ارتاش نے بھی فاصلہ بنالیا۔

میں زیادہ عرصے برداشت نہیں کر سکوں گا" وہ مدھم آواز میں

اسکے کان کے قریب بولا سوہائے کا رنگ ایکدم مزید سرخ ہو گیا۔

جو بھی کرنا ہے جلدی کرو پلیز" وہ بولا سوہائے سے گردن بھی نہیں اٹھ رہی تھی۔

ارتاش اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے چلا گیا جبکہ سوہائے نے سانس بحال کیا۔

اور جلدی سے چیئر پر بیٹھ گئ۔

اسکے ہاتھوں میں واضح کپکپاہٹ تھی اگر اس وقت فرزانہ دیکھ لیتی تو بہت غلط ہو جاتا۔

تبھی اسنے یہ سب بعد کے لیے ڈال کر جلدی سے کمرے میں دوڑ لگا دی۔

سنڈے تھا سب کی چھوٹی تھی تبھی سب اپنی اپنی مرضی سے اٹھ کر ٹیبل پر آ رہے تھے

فائق معاذ بلال اور سعد کسی بات پر بہت گھیری ڈسکشن کر رہے تھے تبھی پیچھے سے ارتاش اگیا اور اسنے بلال کے سر پر ہاتھ مارا۔

"اوئے تم ابھی گئے

بلال نے کہا

کام سے گیا تھا ساری زندگی کے لیے نہیں گیا تھا۔

" اینڈ ابا جی کے لیے انکی موسٹ فیورٹ نیوز ہے میرے پاس

ارتاش نے بیٹھتے ساتھ ہی مسکرا کر سب کو اپنی جانب متوجہ کر دیا۔

" کیا کہہ رہے ہو پتہ لگ گیا تمھیں اسکا

ابا جی ناشتہ چھوڑ کر اسے دیکھ رہے تھے۔

جی ہاں پتہ لگ گیا ہے مگر کچھ اچھے حالت نہیں ہیں انکے اور شاید کافی بیمار بھی

"ہیں جہاں تک مجھے پتہ چلا ہے انکی ایک پوتی ہے بس اور فیملی میں کوئی نہیں

ارتاش نے بتایا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی سب جانتے تھے ابا جی

اپنے ایک پرانے دوست کو کتنے عرصے سے ڈھونڈ رہے تھے

ہاں اسکا ایک ہی بیٹا اور ایک ہی پوتی تھی۔

بس معاذ مجھے لے چلو جلدی ناشتہ کر کے پہلی فرصت میں ہم وہاں چل رہے ہیں"

ابا جی بولے تو معاذ نے منہ بنالیا جبکہ باقی سب سر جھکائے ہنسی روکنے لگے سب جانتے تھے معاذ فار میلٹیز سے کافی چیڑتا تھا۔

اور کچھ اخلاقیات کی بھی کمی تھی اس میں وہ اپنے سرکل میں ہی خوش باش رہتا تھا کسی بھی اجنبی اور غیر سے ملنے پر بہت روڈ اور سخت ہو جاتا تھا۔

میں ابا جی مجھے تو اپنے دوست سے ملنا۔

جیسے ہی ابا جی نے اور اسکے بعد باپ نے دیکھا اسکی زبان بند ہو گئ۔

میں چل لوں گا" وہ بولا اور ان سب پر غصہ چڑھا جن کی کھی کھی بس اسے ہی سنائی دے رہی تھی۔

ماشاللہ فرمابرداری کے ریکارڈ توڑ دیے "فائق کا کہاں گزارا تھا دوسروں کو تنگ کیے بنا۔

معاذ نے گھورا۔

خواتین کچن میں ناشتہ بنا رہیں تھیں اور جلدی جلدی سب کی پسند کا ناشتہ دیا جا رہا تھا۔

جبکہ گھر کے فقت تین لڑکیاں اب تک سو رہیں تھیں۔

یہ اٹھ گئیں تھیں تو اب تک ٹیبل پر نہیں آئیں تھیں۔

بھیو" سعد نے سب کو مخاطب کیا۔

میرے پاس ایک زبردست موووی کی وی آئی پی ٹیکٹس ہیں آپ سب کی ہم رات میں چل رہے ہیں" سعد نے کہا تو سب اسکی جانب دیکھنے لگے

تمھارے گریڈز کا کیا بنا ہے جو تم موووی دیکھنے جا رہے ہو تم جانتے ہو شہروز کا بھنک پڑی تو کیا ہو گا" بلال نے کہا تو وہ بے چارگی سے سب کو دیکھنے لگا۔

" یار اب میں کتابی کیڑا نہیں ہوں لڑکیوں میں فینس ہے آپکا بھائی

آآ" معاذ نے اسکی گردن جکڑی تھی جبکہ وہ سب ہنسنے لگے تھے ٹیبل پر ابا جی اور فیضان تھے باقی ابھی بڑے نہیں آئے تھے اور وہ دونوں بھی اخبار پڑھ رہے تھے

تبھی وہ جلدی ہنسی مذاق میں مشغول تھے۔

یار چھوڑ دو اسکی زندگی کے بے چارے اور کمزور دن ہیں

زرا شہروز کو پتہ چلنا ہے غبارے کیطرح پھٹ جائیں گے بچارے کے خواب" فائق ہنسا۔

اور ابا جی نے اخبار فولڈ کر کے رکھا تو وہ سب سیدھے ہو گئے۔

احمد اور افنان کے ساتھ انعام صاحب بھی اب اگئے تھے۔

فرزانہ نے کچن میں سے ہی شوہر کو اشارہ کیا کہ وہ ابا جی سے بات کرے۔

سب سکون سے ناشتہ کر رہے تھے تبھی فیضان نے باپ کی جانب دیکھا

" وہ ابا جی میں نے آپ سے ایک بات کرنی تھی

فیضان بولے تو ابا جی نے انکی طرف دیکھا سب ہی متوجہ ہو گئے تھے

میں سوچ رہا تھا کہ نشرہ کو واپس جلد لے آتے ہیں یہ معملہ نبٹے گا تو باقی بچوں کے بارے میں سوچیں گے۔

" در حقیقت سوہائے کی خالہ چاہتی ہے کہ وہ جلد کوئ رسم کر لے

وہ بولے تو بے ساختہ ان سب کی نظر ارتاش پر گئ جو ناشتہ کر رہا تھا مگر چہرے پر بری طرح سختی پھیل گئ۔

وہ سب لڑکے جانتے تھے کہ ارتاش سوہائے سے محبت کرتا ہے مگر یہاں معملہ عجیب ہی تھا۔

کہ سوہائے کی ماں فرزانہ نہیں چاہتی تھی کہ ارتاش سے اسکی شادی ہو کیونکہ اسکی نصرت سے نہیں بنتی تھی اور بننے کے علاؤہ ارتاش کے بد تمیزی لہجے سے بھی وہ بد ظن تھیں سو رسب سے اہم بھانجے کی محبت کے آگے وہ دوسری کوئ چیز نہیں دیکھ رہیں تھیں۔

اباجی نے ایک لمبا سانس بھال کیا۔

" یار فیضان گھر میں لڑکے کم تو نہیں پڑ گئے جو باہر سوہائے کو بیہایا جائے گا

وہ بولے تو فیضان مسکرا دیے

اباجی آپکا ہر حکم سر آنکھوں پر ہے مگر در حقیقت فرزانہ اپنے بھانجے سے بہت محبت کرتی ہے اور بچوں کی خالہ بھی تو یہ ہی چاہتی ہے۔" فیضان صاحب مناسب لفظوں میں بولے اباجی البتہ خوش نہیں تھے۔

بابا ضروری نہیں کہ خالہ اگر ایسا چاہتی ہیں تو اہتشام بھی ایسا چاہتا ہو۔" ارتاش کے لیے معاذ بھی بولا تھا۔

وہ جانتا تھا ارتاش کی فیلینگز اور اپنی بہن کے لیے ارتاش اسے پرفیکٹ لگتا تھا معاذ یہ تمھارا معملہ نہیں ہے" فرزانہ نے زرا غصے سے کہا۔

بھائی ہے تائی جان معاذ بلکہ ہم سب ہی سوہائے کے بھائی ہیں اسکے لیے اچھا "ہی سوچیں گے

بلال بولا تو فرزانہ کا بس نہیں چلا آج سب کو مارے جانتی تھیں وہ کس کی حمایت میں بول رہے ہیں۔

" بابا میں اہتشام کے بارے میں پہلے اپنی تسلی کروں گا

کیسی تسلی مجھے پتہ ہے میرا بھانجہ ہے مجھے علم ہے وہ بلکل ٹھیک ہے میری بیٹی کے ساتھ بولنے کا ڈھنگ آتا ہے اسے وہ جانتا ہے بڑوں کی عزت کیسے کرنی ہیں اس گھر میں بہت سے لوگوں کو بڑوں کی عزت تک تو آتی نہیں"

فرزانہ نے بھڑک کر کہا

ارتاش جانتا تھا یہ اسے سنایا جا رہا ہے وہ چپ چاپ ناشتہ کر رہا تھا۔

ٹھیک ہے بچوں تم لوگ چپ ہو جاؤ اتنا شام دیکھا بھالا بچہ ہے

"مگر ابا جی گھر میں اور بھی لوگ دیکھے بھالے ہیں

فائق نے بھی بیچ میں حصہ لیا۔

میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں سوہائے میری بیٹی ہے اور اسکے لیے فیصلہ بھی میں ہی کرو گی۔"

فرزانہ اپنی ہتمی بات کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

اور ہاں۔۔۔

اگر میری بیٹی کو کوئ پسند ہوتا تو میں اسکا گلہ نہ گھوٹتی وہ مجھے پہلے ہی بتا دیتی مگر

"میں نے پرورش کی ہے اسکی وہ سارے اصول اور ضوابط جانتی ہے

جاتے جاتے وہ طنز بھرا تیر ان سب پر اچھال کر چلی گئ۔۔

جبکہ سب چپ ہو گئے

" ماں سے میں بات کرتا ہوں

معاذ اپنی جگہ سے اٹھا

معاذ" فیضان نے ٹوکا۔

اسکی خواہش ہے پوری ہونے دو اور مجھے بھی کوئ برائ نہیں لگتی اس بات میں اختلاف کی کوئ وجہ نہیں" فیضان بولے تو معاذ کے لبوں پر ارتاش کا نام اتر تا رہ گیا وہ لوگ بلکل اتنے کھولے نہیں تھے کہ منہ اٹھا کر وہ اپنی بہن کے نام کے ساتھ اپنے کزن دوست بھائ جیسے یار کے ساتھ جوڑ دیتا۔۔۔۔

ارتاش وہاں سے پلیٹیں دھکیل کر اٹھ کر چلا گیا۔

"تم جانتے ہو ارتاش کی پسند یدگی پھر بھی

میرے لیے میرے بھتیجے سے اہم کچھ نہیں ہے احمد مگر ارتاش کا رویہ فرزانہ کو ڈراتا ہے کہ اسکی بیٹی کی زندگی بھی نشرہ جیسی نہ ہو جائے۔

" اب تمھارے سامنے ہی ہے وہ کس قدر جنونی ہے

بکھری ہوئی پلیٹوں کی جانب اشارہ کرتے وہ اپنے بھائی سے بولے تھے سب چپ ہو گئے۔

لیکن اگر سوہائے کے دل میں ایسا کچھ ہے تو میں اپنی بیٹی کی خوشی ہے لیے

" کبھی فرزانہ کی پسند کو اہمیت نہیں دوں گا

وہ کہہ کر اٹھ گئے جبکہ

باقی سب چپ رہ گئے کیونکہ سب کو لگتا تھا کہ سوہائے کو ارتاش میں کوئی دلچسپی نہیں اور نہ ہی اسنے کبھی یہ واضح کیا تھا البتہ ارتاش کا جنون سب کے سامنے ہی تھا۔۔

یار تم انسان کے بچے بن کر کیوں نہیں رہتے "بلال نے کہا تو ارتاش نے اسے بھڑکتے ہوئے دیکھا

بکواس نہ کرنا مجھ سے "وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگا۔

بس یہ ہی جو تمھارا پاگل کتوں والا حال ہے تائی جان کو یہ ہی پسند نہیں اب بھی جائز پر ہیں اپنی بیٹی کو کیوں وہ تمھارے چنگل میں دے کر اسکی زندگی " اجیرن کریں

انکی بیٹی کی گردن تو میں دباؤ گا "وہ مٹھیاں بھینچ کر بولا

تبھی معاذ آگیا وہ سب چپ ہو گئے

تم ٹینشن مت لو میں بات کرتا ہوں مام سے "معاذ نے ارتاش سے کہا۔

"میں تمھیں بتا رہا ہوں اگر

ہاہا" معاذ ہنس پڑا۔

سالا تو تیرا ہی بنو گا" وہ آنکھ مرتا بولا کہ وہ سب قہقہے لگا کر ہنسنے لگے تھے اور تبھی وہاں پر سعد بھگتا ہوا آیا۔

یار بھیو پلیز چلتے ہیں نہ" وہ بولا تو وہ سب راضی ہو گئے مگر شہروز اور باقی سب کو خبر کیے بنا ہی ان سب نے جانا تھا خاص کر بہارے کو۔

ورنہ وہ سیدھا ابا جی کو جا کر بتا دیتی۔

دارہ مجھے فون ملا کر دو میں نشرہ کے سسرال میں پیغام دوں مجھے یقین ہے اللہ کے کلام سے رشتوں میں برکتیں ہوں گی" وہ ناشتہ کر رہا تھا امی کی بات پر اسکا ہاتھ تھام گیا۔

بلکل ضرورت نہیں ہے ان جیسے ڈھیٹ لوگوں پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا اور میں آپکو بتا رہا ہوں امی ہم صرف پھنسے ہوئے ہیں اگر آپی دل سخت کر لیں تو " ان لوگوں کے ہوش ٹھکانے لگانے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا

وہ بھڑکا

دارہ ایسے مت بولا کرو" نشرہ نے کہا

" آپی میں آپکے صبر پر حیران ہوں

وہ چیڑ گیا۔

وہ کچھ نہیں بولی

" تم سے میں نے باتیں بنانے کے لئے نہیں کہا مجھے فون ملا کر دو بس

امی نے ڈپٹا تو وہ بڑ بڑاتا ہوا شجاع صاحب کا نمبر ڈائل کر کے انکے ہاتھ میں

موبائل دے گیا

ناشتے میں چائے پراٹھا شوق سے کھاتا تھا تبھی وہ اپنا ناشتہ کر رہا تھا جبکہ نشرہ کی

بے تابی دیکھنے لگا جو کہ امی کے پاس کھڑی تھی۔

" جی اسلام علیکم

جی جی وہ گھر میں خیر و برکت کے لیے میلاد کا اہتمام کیا ہے آپ سب نے آنا

ہے" وہ بولیں ابا جی کافی خوش ہوئے تھے

جی جی ہمارے طرف سے سب آئیں گے" وہ بولے۔

" بھائی صاحب اچھا ہوتا اگر شہروز بھی اجاتا

میں ضرور لاؤں گا اسکو آخر ہم لوگوں نے ہی انکی سرپرستی کرنی ہے وہ ہٹ

دھرمی نہیں کر سکتا" ابا جی وسوق سے بولے دارہ نے سر جھٹکا۔

اسکی ماں اور بہن خوش ہو گئے تھے تبھی وہ اٹھا ٹائم بھی ہو گیا تھا۔

اسنے ماں کے ہاتھ سے موبائل لیا اور جانے لگا۔

" کل تم چھٹی کر لینا

امی بولیں

میں نے میلاد پڑھانا ہے" وہ ترچھی نظروں سے انھیں دیکھنے لگا

بس جو منہ میں آتا ہے بولتے ہو بہن کے سسرالی آئیں گے تمھارا ہونا

"ضروری ہے

" بہن کے سسرالی نہیں پرائمنسٹر ہو گئے میں کوئی چھٹی نہیں کروں گا

دارہ" نشرہ نے زرا غصے سے دیکھا

بہت خوب اب آپ بھی سنا لیں" وہ غصے سے نکل گیا

" نہ جانے کیا ہو گا اس لڑکے کا کون سی لڑکی اسکے ساتھ گزارا کرے گی وہ گھیرہ سانس لے کر بولیں ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ نشرہ کے موبائل پر بہارے کی کال اگئ۔

"بھابھی ہم آپکی طرف ارہے ہیں آپکی ہیلپ کرنے

وہ جوش سے بولی پیچھے عینی کی بھی آواز تھی جبکہ سوہائے بھی تھی

ہاں ہاں اجاؤ" وہ مسکرا کر بولی دل میں ایک آس سی جاگ گئ کہ شاید کچھ ہو جائے اسکی زندگی کا رخ بدل جائے اسے بھی خوشیاں ملیں۔ جبکہ امی اسے دیکھ کر خوش تھیں۔

چلو معاذ" ابا جی نے معاذ کی جانب دیکھا جو میچ لگائے بیٹھا تھا

ابا جی کیا میر اجانا ضروری ہے ارتاش فائق سعد بلال سب ہی تو ہیں گھر ہر" وہ بے زاریت سے بولا

اٹھتے ہو یہ چپل اٹھاؤ" وہ گھور کر بولے۔

" ایک چھٹی کا دن ہوتا ہے وہ بھی ضائع

بہت زبان چل رہی ہے تم لوگوں کی آج کل سارے لڑکے ہاتھوں سے نکل

" رہے ہو

وہ غصے سے بولتے اپنی لاٹھی سنبھالتے باہر نکل گئے جبکہ وہ اب بھی بڑبڑا رہا تھا وہ سوشل نہیں تھا اور نہ ہی سوشل ہونا پسند کرتا تھا مگر ابا جی کو بھی اسی کا نام رٹ گیا تھا۔

چار نچار اسے جانا پڑا تھا اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرا سفید شرٹ کے بازو فولڈ کیے اور گاڑی نکال کر وہ انکے بتائے گئے راستے پر چل نکلا۔

راستے میں وہ اسے اپنے دوست کے بارے میں بتا رہے تھے جس سے وہ سراسر بور ہو رہا تھا۔

مگر کہہ نہیں سکتا تھا۔

وہ چپ چاپ ڈرائیو کرتا رہا اور ایک کچی بستی میں گاڑی روکی

تو اسنے سٹیرنگ پر بازو رکھ لیے ابا جی خوش تھے وہ ہلکا سا مسکرا دیا

میں آپکا ویٹ کر رہا ہوں جلدی فری ہو کر آجائیں۔

"تو تم نہیں ارہے میرے ساتھ

وہ بولے میرا کیا کام ہے ابا جی" معاذ کو موت ارہی تھی انکے ساتھ جاتے

" بس چپ اندر او

وہ بولے اور آگے چلے گئے جبکہ معاذ نے سٹیر نگ میں ہی سر دے مارا۔

گھیرا سانس بھرا اور ایکدم منہ بنالیا یہاں کتنی بدبو تھی۔

بلیک ماسک سے چہرہ ڈھانپا اور گاگلز لگا کر وہ ابا جی کے پیچھے چل دیا انداز میں بے انتہا لاپرواہی تھی جبکہ پاکٹس میں ہاتھ ڈالے وہ ابا جی کی ضد کے پیچھے چل رہا تھا

دروازہ بجایا تو ایک لکڑی کا دروازہ کھولا اور سامنے تقریباً سترہ یہ اٹھارہ سال کی لڑکی کھڑی تھی وہ ابا جی کو تو کبھی معاذ کو دیکھتی معاذ نے اسپر سے نگاہ ہٹائی اور موبائل دیکھنے لگا جہاں گروپ میں ان سب کے میسیجز تھے جو اسکا مذاق بنا رہے تھے اسنے انکو ایک تگڑی سی گالی دی تب تک وہ اندر آ چکے تھے اور یہاں تک کے ابا جی اپنے دوست سے مل رہے تھے اسے ہوش نہیں تھی

یہ میرا پوتا ہے معاذ" ابا جی نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا تو اسنے اوپر دیکھا ایک بے حد بزرگ آدمی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اور اسکی حالت واقعی بہت خراب تھی معاذ نے شرمندگی سے موبائل رکھا اور ان سے جھک کر سلام کیا۔

اسے اس چھوٹے سے کمرے میں زرا گھبراہٹ ہوئی مگر انکے لیے چیر زلا کر رکھی گئی تو وہ بیٹھ گیا

اسکی ٹانگیں پھیلی ہوئیں تھیں

ابا جی نے اسے سخت نظروں سے گھورا اسکی ٹانگوں کی وجہ سے کمرے میں جگہ چلنے کی ہی تنگ پڑ گئی وہ ایکدم سیدھا ہو گیا

سوری" وہ آہستگی سے بولا۔

اباجی اپنے دوست سے باتیں کرنے لگے جبکہ وہ موبائل میں لگ گیاارتاش بلال اور فائق نے اسکا ریکارڈ لگایا ہوا تھا یہاں تک کے چیپنیس پر الگ اترے ہوئے تھے۔

وہ اپنے دانت بمشکل بند کیے انکو تگڑے جواب دے رہا تھا کہ اچانک اسکے آگے گلاس آیا جس میں پانی تھا اسنے پہلے گلاس کو پھر گلاس پکڑے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔

نو تھینکس" صاف انکار کر دیا اس محلے کا پانی کیسے پی سکتا تھا کتنی سمیل تھی یہاں اس لڑکی نے زرا خفیف سا ہو کر گلاس ہٹا لیا۔

لے لو اور بند کرو یہ فون" اباجی کی کڑک آواز پر وہ سیدھا ہو گیا۔

دل میں ان سب کو گالی دی تھی کہ انکی وجہ سے اباجی کی آنکھوں میں کھٹک رہا تھا اسنے گلاس لے لیا اور زبردستی مسکرایا۔

بس آج کل کے بچے ہاتھ میں موبائل ہو تو دنیا کی ہوش نہیں" اباجی ہنسے۔

وہ بھی ہلکا سا مسکرایا بلکل مصنوعی مسکراہٹ تھی۔

یہ تمھاری پوتی ہے ماشاءاللہ ماشاءاللہ "اباجی نے۔اٹھ کر اس لڑکی کو پیار کیا جبکہ معاذ ارد گرد کمرے کا معائنہ کرنے میں لگا تھا۔

ہاں پوتی ہے میری مگر دل کرتا ہے اپنے ساتھ ساتھ اسکو بھی زہر دے دوں آخر آخر کیا ہو گا اسکا میرے بعد۔"۔وہ رونے لگے معاذ کا فون پھر سے بجنے لگا

اباجی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

معافی چاہتا ہوں میں میں کال اٹینڈ کر لوں" وہ بولتا وہاں سے نکل گیا

" تم کیوں فکر کر رہے ہو اللہ تمھیں صحت دے گا

اباجی بولے

نہیں شجاع نہیں میں جانتا ہوں میرا وقت اگیا ہے مجھے بہت فکر ہے وریشہ کی" وہ بولے۔

اباجی چپ ہو گئے۔

بعض اوقات تو دل کرتا ہے اسے زہر ہی دے دوں تم نہیں جانتے میری بوڑھی ہڈیاں اسکی حفاظت نہیں کر پا رہیں" وہ غمگیں تھے اباجی اب بھی کچھ نہیں بولے۔

میرے بھائی میرے دوست ہو تم اگ۔۔اگر ویسے تو یہ بات بہت بری ہے مگر میرے پاس اسکے علاوہ کوئی چارہ نہیں میری بچی میری بچی کو اپنے پوتے " کے لیے چن لو شجاع میں شاید تمھارا احسان کبھی نہ بھولوں

اباجی کے ہاتھ تھامے وہ بول رہے تھے

کیسی بات کر رہے ہو میں تو خود یہ ہی سوچ رہا تھا اور تم فکر کیوں کر رہے ہو " وریشہ بٹیا میری زمہ داری ہے

وہ مسکرا کر وریشہ کے سر پر ہاتھ رکھ گئے جو آنکھیں پھاڑے اپنے دادا کو دیکھ رہی تھی مگر بولی کچھ نہیں۔

" نہیں شجاع تم تم ابھی

ابھی "اباجی ایکدم کنفیوز ہو گئے۔

داداجان" وریشہ نے بیچ میں بولنا چاہا

چپ ہو جاؤ" وہ ٹوک گئے۔

تم مت فکر کرو اگر یہ تمھاری خواہش ہے تو ابھی پوری ہو گی" وہ بولے

معاذ" اباجی کی آواز پر اسنے فون بند کیا

جی اباجی" اس نے پوچھا

نکاح خواہ کا انتظام کرو" وہ بولے

وریشہ کو لگا اسکا دم گھٹ رہا ہے معاذ کو کچھ حیرانگی تو ہوئی مگر سوال کیے بنا وہ باہر نکل گیا

تقریبا آدھا ایک گھنٹہ اسکا اس کھیل میں ضائع ہوا تھا اور جب وہ اندر داخل ہوا تو اسکے ساتھ نکاح خواہ اور گواہان تھے اور اباجی اس کے آتے ہی ایکدم اٹھے وہ آدمی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اور لڑکی اس آدمی کے پاس بیٹھی تھی

اباجی اگئے" معاذ بولا

اور اباجی اٹھے۔

نکاح کیااس لڑکی کا ہے" وہ خود ہی سوال کر گیاوہ لڑکی تو کافی چھوٹی تھی۔

اباجی نے سر ہلایا۔

کس سے" وہ ہلکی آواز میں پوچھ رہا تھا

تم سے" اباجی نے جیسے ہی کہا معاذ نے جھٹکا کھا کر انکیطرف دیکھا

مط۔۔ مطلب" وہ ایکدم ان سے دور ہوا

" معاذ میرا حکم ہے یہ

اباجی یہ کیا بات ہوئی مجھے نہیں کرنا کسی سے نکاح اور یہ بچی ہے یار کیا کر رہے ہیں آپ" وہ ہتھے سے اکھڑا بنالحاظ کے بولا۔

معاذ" اباجی نے زرا سختی سے گھورا۔

معاذ نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ اور کمر پر ہاتھ رکھتا وہ پینیک ہو رہا تھا

میں معافی چاہتا ہوں میں بلکل یہ کام نہیں کروں گا باہر آپکا ویٹ کر رہا ہوں ا

جائیں" وہ کہہ کر جانے لگا

ٹھیک ہے ارتاش کو کال کرو" اباجی زرا سختی سے بولے

ابا جی" وہ جانتے تھے ارتاش کی پسند اور اب اسپر دباؤ صرف اسکی وجہ سے ڈالنا چاہ رہے تھے۔

میں نے جو کہا ہے وہ کرو معاذ ورنہ دفع ہو جاؤ میں کسی اور سے کروالوں گا

"ارتاش کو کال

ابا جی وہ بچی ہے وہ ہم لوگوں سے کتنی چھوٹی ہے آپ لوگ کرنا کیا چاہ رہے ہیں" وہ صحن میں کھڑا چیخ رہا تھا جبکہ وریشہ اندر بے عزتی کے احساس سے رونے لگی تھی

اچانک دادا جان کی طبعیت خراب ہوئی اور وریشہ گھبرا کر باہر بھاگی۔

انکل انکل دادا جان" وہ بولی کانپتا سہما ہوا لہجہ تھا ابا جی بھی گھبرا کر اندر بڑھے تو نہ چاہتے ہوئے معاذ کو آگے بڑھنا پڑا کیونکہ وہ ابا جی کو کچھ ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا

" ہٹ جاؤ معاذ میرا دوست ہے میں خود دیکھ

انکی سانسیں پھول گئیں

"بس کریں اباجی

معاذ کو غصہ تو بہت ارہا تھا برداشت کرتا بولا۔

" ب۔۔بیٹے بیٹے میری پوتی کو اپنالو اپنا

انکی سانسیں اٹکیں

" مرتے ہوئے بوڑھے پر احسان ہو گا اپکا

وہ رونے لگے بری طرح جبکہ معاذ کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں سی پڑ گئیں۔

اسنے اباجی کی جانب دیکھا جنھوں نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

وہ غصے سے احسان کرنے والے انداز میں دور ہوا

اور چیئر پر بیٹھ گیا

جبکہ اباجی نے مولوی سے فورا نکاح کرنے کے لیے کہا۔

کہیں وہ پھر کھڑا ہو جائے کہ نہیں کرنا

وریشہ نے صرف داداجان کی وجہ سے قبول کیا تھا اسے جبکہ معاذ نے تین بار

لٹھ مار انداز میں قبول ہے کہا اور وہاں سے باہر نکل گیا۔

جبکہ نکاح میں آتے ہی دادا جان کا وجود ساکت ہو گیا پیچھے وریشہ کی چیخیں وہ سن سکتا تھا مگر اسنے بلکل توجہ نہیں دی اور وہاں سے چلا گیا اسکی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ ابا جی نے چند لمھوں میں کر لیا اور کس طرح اسے زبردستی رشتے میں باندھ دیا۔

اور آج اسے احساس ہوا تھا کہ شہروز کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

وہ صبح کے گئے رات میں واپس گھر لوٹے تو سب حیران رہ گئے اسکے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی اس وقت رات کے کھانے کی تیاری ہو رہی تھی وہ سیدھا اپنے کمرے میں بند ہو گیا جبکہ ابا جی نے وریشہ کی وجہ سے گھر کے سب لوگوں کو لاونج میں اکٹھا کیا۔

جب سب اکٹھے ہو گئے تو انھوں نے سب کو بتایا کہ وہ معاذ کا نکاح کرا چکے ہیں وہاں سب دنگ رہ گئے تھے اور سب کے ساتھ فرزانہ کا منہ کھولا کا کھولا رہ

گیا عینی سوہائے اور بہارے گھر پر نہیں تھیں وہ نشرہ کے پاس گئیں ہوئیں تھیں اور فائق بھی نہیں تھا جبکہ ارتاش بلال شہروز اور سعد گھر پر موجود تھے اور باقی سب بڑے اباجی کی بات سن کر سب ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگ گئے۔۔

وریشہ کا دم گھٹ رہا تھا اگر اسکے پاس کچھ بھی نہیں تھا تو کچھ عزت نفس تھی جو اسکے دادا نے اپنے امیر دوست کے پوتے پر قربان کر دی

یہاں موجود ہر شخص اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

فرزانہ بیٹے بات سنو" اباجی نے اپنی بہو کو بلایا جس نے اپنے شوہر کی جانب دیکھا اور مٹھیاں بھینچتی انکی جانب چل دی وہ انکی بات کی نفی کبھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس گھر میں اباجی کی بات کی اہمیت ہر چیز سے زیادہ تھی اور یہاں سب یہ بات جانتے تھے۔

یہ بہو ہے تمھاری بہت جلد ولیمے کا باقائدہ انتظام ہو گا تم وریشہ کو معاذ کے کمرے میں لے جاؤ اور باقی سب جو میرے اس فیصلے سے خوش ہیں یہ نہیں ہیں"

وہ مجھے یقین ہیں مستقبل میں ضرور خوش ہوں گے کیونکہ میں نے بہت سوچ کر کیا ہے یہ فیصلہ۔"

ابا جی آپ سوچ سمجھ کر ہی ہم لوگوں کی زندگیاں برباد کرنے پر تل گئے ہیں"

شہروز جو دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا یہ ڈرامہ دیکھ رہا تھا اچانک بولا۔

شہروز ابا جی سے بدتمیزی کرنے کی کوشش بھی کی تو اچھا نہیں ہو گا زندہ ہے ابھی معاذ کا باپ اور جو میرے باپ نے فیصلہ کیا ہے وہ بہترین ہے مجھے مزید کوئی الفاظ تمھاری زبان سے نہیں چاہیے" انعام صاحب نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا

پتہ ہے کیاڈیڈ پوری دنیا کی ہسٹری اٹھا کر دیکھ لیں یہ زور زبردستی لڑکیوں کے ساتھ کی جاتی ہیں انکے پاؤں میں زنجیریں باندھیں جاتی ہیں باپ بھائ کی غیرت کی عزت کی انکے فیصلے کی اہمیت کی مگر یہ گھر سب سے انوکھا ہے کہ یہاں لڑکوں کو صرف دادا کے فیصلے کی بیٹھ چڑھایا جارہا ہے بھلے وہ آگے کسی کو خوش رکھیں یہ نہ رکھیں۔

میں تو کہتا ہوں ایک بار ہی سب کی گردنوں پر چھریاں چلادیں آگے سے کو دوسرا شہروز خود کو کمرے میں بند نہیں کرے گا نہ ہی دوسری نشرہ پیدا ہو "گی

وہ بھڑک کر چلایا اور ایک نظر وریشہ کی جانب دیکھا جو عینی جتنی تھی عینی جو اس گھر کی سب سے چھوٹی لڑکی تھی۔اسکی شادی گھر کے دوسرے بڑے بیٹے سے کی گئ تھی انکی ذہنی مطابقت میں جتنا اختلاف تھا انکی عمر میں بھی اتنا ہی فاصلہ تھا اور معاذ کافی الگ طبعیت کا انسان تھا۔

وہ کسی سے بھی گھل مل جانے کو جلد اہمیت نہیں دیتا تھا تو اس گھر میں دوسری نشرہ ہی تو آئی تھی۔

اب انجانے میں وہ بیوی کی حمایت کر چکا تھا یہ پھر وہ ابا جی کو سنانا چاہتا تھا سخت کھری کھری۔۔۔وہ کچھ نہیں بولے فرزانہ البتہ مطمئین سی تھی کہ سہی سنا رہا تھا شہروز بھلا ابا جی اسکے بچوں کے پیچھے کیوں پڑ گئے تھے صبح ارتاش کی بات گھما پھیرہ کر رہے تھے اور رات میں اسی کے بیٹے کا نکاح کروا کر اگئے

فیضان اگر تمھیں میری بات یہ میرے فیصلے سے اختلاف ہے تو جو چاہو اپنے بیٹے کے لیے فیصلہ کر لینا یہ میری بچی ہے اور مجھ پر بھاری نہیں تو کسی پر وزن نہیں ہونا چاہیے اسکا۔" ابا جی سخت لہجے میں بولے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

فیضان نے البتہ جلدی سے انکا ہاتھ تھام لیا۔

ابا جی مجھے کوئی اختلاف نہیں ہے آج جو کچھ میرے پاس بلکہ ہمارے پاس ہے آپکی دعاؤں سے ہی تو ہے اور ہماری ماں کے جانے کے بعد جس طرح آپ نے ہمیں سنبھالا ہے جبکہ ہم خود اس قابل تھے خود کو سنبھال سکتے مگر

آپ نے ہمیں جوڑے رکھا ہماری ہر بات کو اہمیت دی یہ تو بچے ہیں اپنی من مانیوں کرتے ہی رہیں گے آپ برا نہ مانیں اور آپ کا ہی فیصلہ اہمیت کا حامل ہے کیوں مجھے گناہگار کر رہیں ہیں بس آپ نے کہہ دیا یہ بچی میری بہو ہے تو آگے کچھ نہیں "

فیضان نے وریشہ کے سر پر ہاتھ رکھا تو ابا جی کا اداس چہرہ مسکرا اٹھا بیٹوں پر اتنا ہی فخر تھا انھیں ابا جی نے اسکا شانہ تھپتھپایا اور باقی سب کی جانب دیکھا کہ کون انکے فیصلے کو قبول کر رہا ہے اور کون نہیں رفتہ رفتہ انکے تمام بیٹوں نے آگے بڑھ کر انکے فیصلے کو اہمیت دیتے وریشہ کے سر پر ہاتھ رکھا جیسے کا وجود ہلکی ہلکی سسکی بھر رہا تھا۔

جبکہ دوسری طرف نصرت رابعہ اور رامین نے بھی آگے بڑھ کر وریشہ کو پیار کیا تاکہ وہ بچی کچھ اپنائیت محسوس کرے فرزانہ البتہ یوں ہی کھڑی تھی۔

شہروز کو چھوڑ کر وہ سب بھی ابا جی کے پاس اگئے۔

البتہ شہروز کی چمچہ گیری نہیں کر سکتا تھا تبھی وہاں سے تن فن کرتا چلا گیا۔

جاؤ تھوڑی دیر آرام کرادو بچی کو" ابا جی نے سب سے چھوٹی بہو رامین سے کہا
تو وہ سر ہلا کر وریشہ کو بچیوں کے کمرے میں لے گئیں وہ کمفرٹیبل نہیں تھی
تبھی وہ اسے وہاں لے آئیں تھیں معاذ تو دروازے بند کیے ہوئے تھا۔

بہت اچھا لگ رہا ہے اب بس مجھے کل کا ویٹ ہے بھابھی میں تو صبح صبح ہی
" ابا جی کی جیب سے ڈنڈی مار کر اپنا جوڑا لینے جاؤ گی
بہارے نے لاونج کو سارا سیٹ دیکھ کر کہا ویسے تو اسنے کچھ نہیں کیا تھا سارا
کام سوہائے عینی اور نشرہ کر رہیں تھیں۔
لیکن اسے بہت خوشی ہو رہی تھی کہ چلو کوئی تو فنکشن آیا جس میں وہ تیار ہو
گی
ورنہ ابا جی تو اسکے لیپسٹک لگانے پر بھی جھڑک دیتے تھے
نشرہ مسکرائی۔۔۔

لیکن جلدی اجانا تم لوگ مجھے اچھا لگے گا" نشرہ نے کہا تو وہ تینوں اسکے گلے لگ گئیں

بس بھابھی میں تو روز دعا کرتی ہوں بھیا کو احساس ہو جائے اور وہ آپکو جلد ہمارے گھر لے آئیں۔" سوہائے بولی تو ان دونوں نے بھی سر ہلایا نشرہ ہلکا سا مسکرادی وہ سب اچھے تھے مگر شہروز اس سے سخت نفرت کرتا تھا۔

" بھابھی مجھے آپ سے سوری کرنا ہے

بہارے بولی۔

کس بات کے لیے" نشرہ حیران ہوئی

وہ ایکچلی میرے منہ سے نکلا تھا کہ آپکے بھائی آئے تھے بھیا کے سامنے اور یہ سب کہہ گئے پتہ نہیں مجھے کیا ہو جاتا ہے بس بول دیا مگر مجھے بعد میں اچھا نہیں لگا پھر سب نے مجھے گھورا بھی

اگر دو چار تھپڑ لگا دیتے تو غالباً آگے سے یہ غلطی اور کوتاہی کرتے ہوئے سوچ لیتی آپ مس بہارے"

دارہ کی آواز پر سب مڑیں۔

سوا

سوہائے اور عینی نے جلدی سے سر پر دوپٹہ رکھ لیا۔

وہ بلیک اینڈ وائیٹ پینٹ کوٹ میں تھا ہاتھ میں لیپٹاپ کا بیگ تھا جسے اسنے صوفے پر پھینکا اور سامنے ہی ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا۔

دارہ" نشرہ نے زرا گھوری لگائی

بلاوجہ آپ ان لوگوں کی عزت کرتیں ہیں" دارہ نے سر جھٹکا

" ہیلو تیس مار خان خبر دار جو تم نے میری بہنوں پر اٹیک کی کوشش کی

فائق جو فون پر بات کرنے گیا تھا دارہ کی آواز پر باہر نکلا

لو مفت روٹیاں توڑنے والا بھی موجود ہے" دارہ اپنی جگہ سے اٹھا۔

جبکہ دونوں ایک دوسرے کے بغل گیر ہوئے سوہائے عینی اور خاص کر بہارے حیران تھی کہ اتنی بدتمیزی کے بعد فائق اسکے اور وہ فائق کے گلے کیسے لگ گیا۔

" میں اپنی آنٹی کے گھر کھاتا ہوں تجھے کون سی آگ لگی ہے

شیٹ آپ جب تم آئے ہوئے تھے تو مجھے فون پر بتاتے میں تو آپی کے بے

" تکے سسرالیوں کی وجہ سے اوور ٹائم دینے بیٹھ گیا۔

وہ بنا لحاظ کے بولا سوہائے اور عینی زرا شرمندہ سی ہوئیں

دیکھیے مسٹر منہ زرا بند رکھیں ہم اپنی بھابھی کے گھر آئے ہیں آپ بلاوجہ

ہماری انسلٹ کیے جاتے ہیں " بہارے زرا خود کو سنبھال کر بولی

بہارے " سوہائے نے اسکے بازو پر چٹکی کاٹی

جبکہ اسنے ہاتھ جھٹک دیا۔

بھابھی کا گھر " دارہ نے طنزیہ سر جھٹکا۔

فلحال تو محترمہ میرے گھر میں کھڑی ہیں تو آواز کا گراف میری آواز سے نیچے

" ہی رکھیں

وہ آنکھیں نکال کر بولا۔

بدتمیز " بہارے منہ میں بڑبڑائی

تمھارے گھر کے نہ مردوں کی تربیت اچھی ہوئی اور عورتوں کی تو اس سے بھی زیادہ بری۔۔۔

اچھا یار کیا ہو گیا" فائق کی برداشت سے اب باہر ہو گیا تھا وہ دارہ کو دیکھ کر بولا

۔

اپنی ساری بہنیں اکھڑی کر اور نکل یہاں سے اگر اتنا ہی حمایت کا دورہ پڑا ہے" وہ اب قدرے دھیمی آواز میں بولا کہ ان لوگوں تک نہیں گئی تھی آواز

۔

فائق البتہ اسکے انداز پر ہنس پڑا

" فلحال تو رات کا کھانا کھائے بغیر میں نہیں جاتا

استغفر اللہ" دارہ چڑ گیا۔

اگر جنگیں بھی چھڑ گئیں نہ تو تجھے کھانے کی ہی پڑی رہے گی" وہ اسے جھٹکتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا دیکھ سکتا تھا ایک سرخ لبوں والی لڑکی اسے ہی

کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی مگر ایک پرسنٹ بھی اسے فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ ایسے بدتمیز لڑکیوں سے اسکا کوئی واسطہ نہیں تھا۔

نہ اسے لڑکیوں میں اتنی بدتمیزی پسند تھی یہ الگ بات تھی کہ اسکے ہونٹوں کی دلکشی ہمیشہ مائل کرتی تھی۔

فائق بھی اسکے پیچھے کمرے میں چلا گیا۔

مجھے گھر جانا ہے" بہارے غصے سے بولی۔

پلیز چندہ سوری میں اسکیطرف سے سوری کرتی ہوں" نشرہ پریشان سی ہو گئ

وہ ایسی ہی تھی ذرا کوئی ناراضگی ظاہر کرتا

اور اسکی جان پر بن جاتی خاص کر اسکے سسرالیوں کی۔

شہروز کی وجہ سے۔۔۔۔

نہیں بھابھی آپ ایسے مت کہیں غلطی اسکی ہے۔وہ دونوں بولی "سوہائے اور عینی بولی جبکہ بہارے موڈ بنائے کھڑی تھی

نہیں ایسے مت کہو میں نہیں چاہتی پیاری سی گڑیا ناراض ہو

میں آپکے گھر کل تب اوگی جب آپکے یہ سڑو بد تمیز بھائی نہیں ہوں گے "وہ کہہ کر صوفے پر بیٹھ گئ

نشرہ مسکرادی

اوکے چلو تمھاری شرط منظور کرلی "وہ بولی تو بہارے مسکرادی

" بہت بھوک لگی ہے ویسے

ہاں ہاں امی کھانا بنا رہیں ہیں بس تھوڑی دیر میں لگاتی ہوں "نشرہ مسکرا کر اٹھ کر کچن میں چلی گئ

بہارے تمھارا نہ دماغ ابا جی ہی درست کریں گے۔یہ جو تم دارہ بھائ سے لڑنے کھڑی ہو جاتی ہو"

وہ نہایت بد تمیز اور اوور انسان ہے" بہارے نے کہا بھوک کی وجہ سے فائق اور دارہ فریش ہو کر اچکے تھے۔

سوہائے دارہ کی سرخ نظریں دیکھ کر سیدھی ہو گئ جبکہ۔

بہارے غصے سے بولے جا رہی تھی

مطلب کیا ہے ہر کسی کی انسلٹ کرنے کا۔ سمجھتے کیا ہیں خود کو میں تو کہتی ہوں انکی بیوی پہلی رات ہی پھانسی کا پھندہ لگا کر مر جائے گی لگالو شرط" اسنے ہاتھ آگے کیا۔ فائق ہنسی روک رہا تھا جبکہ دارہ غصے سے آگ بگولہ ہو رہا تھا۔

لگالو" وہ بضد ہوئ۔

چپ ہو جاؤ وہ پیچھے کھڑے ہیں" عینی نے گھورا۔

جبکہ بہارے ایکدم گھبرا کر پلٹی۔ اور اسکو بھڑکا ہوا دیکھ کر۔ جلدی سے مڑ گئ

۔

م۔۔ میں میں جا رہی ہوں" وہ وہاں سے بھاگ اٹھی

ارے کہاں جا رہی ہو کھانا تو کھاؤ" نشرہ پیچھے سے بولی

ک

۔کل بھابھی" وہ کہتی ہوئی باہر بھاگ گئی۔

جبکہ فائق نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے دارہ سے ہاتھ ملایا

دارہ اسکی ہنسی کے فوارے کو ہونٹوں میں چھپاتا دیکھ چکا تھا

"ویسے بہارے بلکل درست کہہ رہی ہے۔

اسنے کہااور دارہ کے مکے سے پہلے ہی اس سے دور ہو گیا۔

سوہائے البتہ شرمندہ تھی۔

وہ اور عینی سب سے مل کر چلے گئے۔

امی مجھے کھانا دے دیں" دارہ نے ان لوگوں کے جاتے ہی آواز لگائی

"بس بن گیا ہے او یہ سالن لگاؤ ڈائینگ پر اور بچوں کو بیٹھاو نشرہ

امی لا علم تھی کہ وہ چلے گئے

"دفع ہو چکا ہے آپی کا سسرال

وہ اپنا کھانا لے کر باہر آگیا

اس لڑکے کی زبان کے آگے نہ خندق ہی اگئ ہے "امی غصہ سے بولیں نشرہ نے بتادیا انھیں کے وہ جاچکی ہے۔

اور دارہ اور بہارے کی لڑائ بھی بتادی

تم نہ تمیز سے رہا کرو بہارے کے ساتھ مجھے وہ بچی بہت پسند ہے میرا دل کرتا ہے بس جلدی سے اسے اپنی بہو بنالوں "امی نے کہا تو دارہ کا نوالہ ہاتھ میں ہی رک گیا۔

اسنے پہلے نشرہ کو اور پھر اپنی ماں کو دیکھا جو اسی کاری ایکشن دیکھ رہے تھے۔

بہت عرصے سے ہے ہمارے دلوں میں یہ خواہش پہلے تمھارے اسٹابلیش ہونے کا ویٹ تھا اب تو ماشاءاللہ سب ٹھیک ہو گیا ہے۔تو دل کرتا ہے جلدی "سے تمھارے پھولوں کا سہرا دیکھیں

نشرہ اسے پیار کرتی ہوئ بولی

دارہ نے نوالہ منہ میں رکھ لیا

امی مسکرادیں اگر وہ اختلاف کرتا تو اس وقت سو کیڑے نکال دیتا۔

مگر وہ چپ رہا۔ تھا۔

"مطلب تمھیں بھی پسند ہے وہ بچی

امی اسکے سامنے بیٹھ گئیں

پسند "اسنے گھیرہ سانس لے کر پانی کا گلاس پیا۔ ہلکا سا مسکرایا۔

مگر بولا کچھ نہیں

اب طنزیہ مسکرانے کا کیا مطلب ہے بہت ہی پیاری بچی ہے سارے دن

بولتی رہی ہے لگا ہی نہیں اس گھر میں کوئی رہتا نہیں میرے گھر اجائے گی

" میرا دل لگے گا

بہت خوب۔ پہلی ساس ہے جو اپنے دل لگانے کے لیے بیٹے کی شادی کر رہی

ہے اور وہ بھی ریڈیو سے کیونکہ میری ماں کو ریڈیو پسند اگیا جبکہ مجھے پسند

نہیں "دارہ نے سر ہلایا اور دوبارہ کھانے لگا

خیر جانتے ہیں ہم تم اتنے سیدھے نہیں ہوا گر تمھیں اختلاف ہوتا تو اس

" وقت تم بدتمیزی کی لاسٹ سٹیج پر ہوتے

دارہ ہنس دیا

" کیوں آپ اپنی نند کو پہلی رات ہی پھانسی پر چڑھوانا چاہ رہی ہیں

وہ ان دونوں کو چیڑاتا بولا۔

ارے وہ تو بچی بس ایسے ہی بول دیتی ہے "امی زرا خفیف سی ہوئیں۔

ایسے ہی بولنے والی بچیوں کا انجام اس سے زرا مختلف نہیں ہوتا۔ "ابھی وہ کچھ بولتا ہی کہ ایک اہم کال اگئ۔

اور وہ کال اٹینڈ کرنے کے لیے وہ وہاں سے اٹھ گیا

نشرہ نے ماں کیطرف دیکھا۔

جبکہ امی مسکرا رہیں تھیں

امی مجھے ایک ڈر ہے "نشرہ زرا مطمئین نہیں تھی۔

"اسکی خاموشی ایسے ہی نہیں ہے یہ کچھ فضول سوچ رہا ہو گا دیکھ لینا آپ

وہ منہ بنا کر بولی۔

ہاں لگ تو مجھے بھی رہا ہے یہ ایسے ہی اتنی بڑی بات پر خاموش نہیں ہوا ہے

"مگر سچ بتا رہی ہوں مجھے بہارے دارہ کے لیے بہت اچھی لگی ہے

وہ مکسرائیں

ہے ہی اتنی پیاری وہ۔اور میرا بھائی کم پیارا ہے بہارے کو ڈھونڈنے سے بھی ایسا نہیں ملے گا ماشاءاللہ" وہ دور اسے فون پر بات کرتے دیکھ اپنے بھائی کی بلائیں اتارنے لگی جبکہ امی مسکرادی

چلو کھانا کھاؤ بہت ہو گی اپنے بھائی کی تعریفیں" امی بولیں تو وہ ہنس دی امی کو خوشی ہوئی کافی دنوں بعد وہ خوش تھی ورنہ اداس ہی رہتی تھی۔

وریشہ کو دیکھ کر وہ تینوں حیران تھی

وہ تو چھوٹی سی تھی بلکل۔مگر وریشہ بہت پیاری لگی تھی ان سب کو کچھ کنفیوز سی۔

اور سر جھکائے بیٹھی تھی۔

بلکل سفید خوبصورت رنگت تھی بہارے کیطرح اور چہرے پر دلکشی ایسی کہ کسی کی بھی توجہ اپنی جانب مبذول کرلے بس فرق اتنا تھا بہارے کے ہونٹوں کا قدرتی رنگ اور ان ہونٹوں کے نزدیک چھپا سیاہ تل اسے سب سے اگے لے جاتے تھے۔

اب گھورنا بند کرو تم سب "رامین نصرت اور رابعہ کے جھڑکنے پر وہ سیدھی ہوئیں

"امی کہاں ہیں چچی

سوہائے کو ماں کی فکر ہوئ

وہ تو کمرے میں بند ہو گئیں ہیں "رامین نے کہا تو سوائے فور آ باہر نکل گئ ماں کی فکر جو ہوئ تھی وہ ابھی ماں کے کمرے میں جاتی کہ کسی نے زبردست کھینچا تھا اسے اور کھینچتا ہوا وہ اسے سٹور روم کیطرف لے گیا کیونکہ یہاں پرائیویٹ جگہ یہ ہی تھی۔

سوہائے نے ارتاش کی جانب دیکھا

" آپ آپ یہ کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا ہاتھ چھوڑیں

چپ بلکل چپ "اسنے ہلکی آواز میں ڈپٹ دیا

سوائے نے سانسیں روک لیں

تم کیا چاہ رہی ہو مجھ سے صرف اتنا بتادو" وہ گھورتا ہوا اسے بولا تھا

تمھیں یہ کیوں نہیں سمجھ ارہا جب تک تم نہیں بولو گی تب تک یہ لوگ ہم دونوں کے لیے نہیں سوچیں گے" وہ صبح سے یہ سب سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ اپنی ساری اہم کالز بھی نہیں اٹھائیں تھیں اور وہ میڈیم گھوم پھیر کرا ئی تھی

"ارتاش امی اس وقت پریشان ہوں گی پلیز مجھے جانیں دیں

سوہائے ماں کی فکر سے بولی جبکہ ارتاش جو اسکی فکر میں ہلکان ہو رہا تھا اسکی اہمیت نہیں تھی

وہ سر ہلا کر دور ہو گیا

جاؤ"اوراسکے جانے کے راستے چھوڑ دیا

سوہائے کواسکے انداز میں عجیب سالگا جیسے اگر وہ اس وقت یہاں سے چلی گئ تو گویا اسکی زندگی سے چلی گئ وہ سر جھکا کر کھڑی ہو گئ۔

وہ کیسے اسکی زندگی سے جاسکتی تھی۔

اب جاتی کیوں نہیں" ارتاش بھڑکنے لگا۔

"پلیز آپ صبر کیجیے میں میں ابھی امی سے بات کرتی ہوں

وہ بولی

سچ کہہ رہی ہو" وہ ایکدم اسکے دونوں بازو جوش سے پکڑ گیا۔

سوہائے نے جلدی سے اسکے ہاتھ ہٹائے

آپس سوری" وہ دور ہو گیا۔البتہ لبوں پر مسکراہٹ تھی

" جاؤ میں صبح کا انتظار کروگا

ہلی سی مسکراہٹ سے وہ اسکے کان کے نزدیک بول کر چلا گیا جبکہ سوہائے نے گھیرہ سانس بھرا۔

وہ امی کے پاس جانے کے لیے انکے کمرے میں چلی گئ۔

ہاں تو وریشہ تم کیا کرتی ہو" بہارے اسکا انٹرویو لے رہی تھی جبکہ عینی کو بھوک لگی تھی اپنی ہنسی روکے وہ بہارے کی سنجیدہ شکل دیکھ رہی تھی

اب سکینڈ ائیر میں جاؤں گی" وریشہ نے بتایا۔

اوہ واؤ یعنی ہماری عینی کیطرح پیپر دیے ہیں تم نے چلو اچھی بات ہے اب تمھیں میں کچھ باتیں بتاتی ہوں

دیکھو میں تم سے بڑی ہوں اس گھر میں تمھیں جو بھی دقت پریشانی مصیبت آئے سب سے پہلے میرے پاس آنا میں سب کے ڈھیلے پیچ نٹ ٹائیٹ کر سکتی ہوں یہاں تک کے ابا جی کے بھی بس شہروز بھیا کے پاس مت جانا وہ تو کھانے کو دوڑتے ہیں اور وہ معاذ بھیو۔ وہ تو۔ بہت ہی موڈی ہیں سچ بتاؤ تو تم سے دو چار مہینے بات بھی نہیں کریں گے" وہ ہنسنے لگی

وریشہ سر جھکائے بیٹھی تھی کیسے بتاتی اسے عمر میں چھوٹی سہی زمہ داریاں بڑی اٹھائیں تھیں اسنے اسے معاذ میں بلکل دلچسپی نہیں تھی الٹا وہ خود کو ان سب پر بوجھ ہی تو سمجھ رہی تھی بلاوجہ اسپر تھوپ دی گئی تھی۔

اسکی عزت نفس یہ بات سوچ سوچ کر مجروح ہوتی تھی۔

لیکن یہ بھی سچ ہے ایک بار وہ کسی کے ساتھ فری ہو جائیں تو وہ بیسٹ بھیو ہیں کیوں عینی" بہارے نے عینی کو چٹکی کاٹی

ہ۔۔ہاں بھئی ہاں۔اور وہ تو بہت اچھے ہیں سب میں پیسے ہی وہ دیتے ہیں اور ہمیں باہر بھی لے جاتے ہیں بس غصہ جب اجاتا ہے تو جھڑک دیتے ہیں۔ تھوڑے تھوڑے سے ٹائیٹ ہیں بٹ اچھے ہیں تمھیں بھی اچھے لگیں گے ویسے یہ بتاؤ تم ہمارے ساتھ رہو گی یہ بھیو کے پاس۔" بہارے نے پوچھا وریشہ پریشانی سے اسکی شکل دیکھنے لگی

م۔۔میں آپ لوگوں کے پاس نہیں رہ سکتی کیا" وریشہ خود کو نارمل کرنا چاہتی تھی تبھی بولی

ارے کیوں نہیں ہمارے پاس بہت جگہ ہے یہ عینی میٹرس پر سو جائے گی ہم دونوں بیڈ پر سو جائیں گے اور سوہائے کو صوفے پر سلا دیں گے

میں کیوں سو میٹرس پر "عینی نے آنکھیں نکالیں وہ دونوں لڑنے لگی۔ وریشہ جبکہ اپنی پریشانی میں تھی

میں میں زمین پر سو جاؤں گی مجھے کوئی دقت نہیں "وریشہ جلدی سے بولی۔

لڑکیوں کھانا کھالو "رابعہ نے کہا تو وہ دونوں لڑائی جھگڑا چھوڑ کر کھانے کو بھاگیں

رابعہ نے مسکرا کر وریشہ کو دیکھا

" آجاؤ بیٹا تم بھی کچھ کھالو

اسنے کہا تو اسے یاد آیا روز دادا جان کے ساتھ کھاتی تھی اور وہ آج نہیں تھے اسکی آنکھیں بھیگ گئیں جبکہ رابعہ کو احساس ہوا تو اسے آگے بڑھ کر گلے لگا لیا

دارہ چھٹی کر لو آج" نشرہ پھولوں کی ٹرے لیے کھڑی تھی۔

جس طرح آپ اور امی جوش میں مجھے روکنا چاہتی ہیں مجھے ایسا لگ رہا ہے میلاد والی باجی ہی میں ہوں" اسنے بہن کے بالوں میں ایک کلی سجادی۔

اور مسکرایا۔

آپکی زندگی میں خیر و برکت ہو میں اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا" وہ اپنی بہن کے سر پر ہاتھ رکھتا بولا۔ جبکہ نشرہ کی آنکھیں بھیگ گئیں

"میرا بھائی میری وجہ سے پریشان رہتا ہے

ارے نہیں آپی میں آپکی وجہ سے پریشان نہیں ہوں بھلا آپ مجھ پر بھاری ہیں جو میں پریشان ہوں میں تو آپکے شوہر کی ہٹ دھرمی پر خون کے گھونٹ پیتا ہوں بس آپکی وجہ سے" اسنے اصل مدعا بتایا۔

"وہ ٹھیک ہو جائیں گے

معجزہ ہی ہو گا اس دن تو" دارہ نے گہرہ سانس بھرا

معجزے دنیا میں ہی ہوتے ہیں" نشرہ بولی تو دارہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

یہ عجیب دیوانگی ہے بھئ" شانے آچکا کر۔وہ صوفے پر بیٹھ گیا

یہ پینٹ کوٹ اتارو چھٹی ہے بس آج تمھاری اور میں نے کرتا شلوار تمھارا

وائیٹ والا پریس کرا دیا تھا وہ پہنا ہے آج اور کھانے کے لیے دیگیں دیکھ لینا"

امی عجلت میں اس سے بولیں۔

"اوہو امی میں چھٹی نہیں کر سکتا سرکاری نوکری ہے یہ

وہ بولا اور مٹھائ کے ڈبے میں سے مٹھائ اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔

دارہ" امی نے گھورا

امی" دارہ بھی انھیں کے انداز میں بولا تو نشرہ اور دارہ کھل کر ہنسنے

بس بکواس کرالو

جتنا کہا ہے اتنا کرو دونوں بہن بھائیوں کو کوئ احساس نہیں ہے کام کی فکر

نہیں"

صبح ساڑھے سات بجے کس کام کی فکر کریں" دارہ تو حیران تھا یہ ہو کیا رہا تھا اسکے گھر میں

" بیوقوف لڑکے میلاد بھی تو جلدی ہونا ہے تو سارا سیٹ بھی تو ہو گا

"یعنی آپکے سسرالیوں کا رات کا کھانا بھی ہے ہمارے ساتھ

وہ عاجز آیا۔

نشرہ نے اسکے بال خراب کر دیے تھے

" آپی یار کیا مسلہ ہے

جی ہاں بچو اور سب آئیں گے تمیز سے رہنا

میری تمیز ان سب کو دیکھ کر کہیں کھو جاتی ہے۔ مجھ سے تمیز کی امید نہ ہی لگائیں اور میں چھ بجے آؤ گا" وہ بال سیٹ کرتا اٹھا

نشرہ اسے روک لو مجھے غصہ چڑھا تو دوبارہ گھر میں داخل نہیں ہونے دینا میں نے اسکو" امی کی غصیلی آواز پر نشرہ نے دارہ کو دیکھا۔

"سوری مائے سسٹر

وہ آپی کو گھما کر خود باہر نکل گیا

امی دیکھیں دارہ بھاگ گیا ہے" نشرہ خود بھی غصے سے چیخی

آج دیکھو اس لڑکی کی کتنی آواز نکل رہی ہے ویسے بکری کیطرح منمناتی ہے

"آج وہ خبیث شوہر جوا رہا ہے

دارہ میں ماردوں گی تمھارے سر پر کچھ

"بھئی قسم سے اپیا اپکی جیسی لڑکی چاہیے مجھے بھی

وہ گھور کر بولا اسے

" اٹیٹیوڈ میں رہنا ہے آپ نے ایک تو کچھ نہیں اتا آپکو

وہ سر جھٹک کر گاڑی میں بیٹھنے لگا

تمھیں پتہ ہے نہ امی بہت خفا ہوں گی۔ تم جلدی آنا" نشرہ جانتی تھی وہ نہیں

مانے گا تبھی ضد نہیں کی تبھی اور بولی

"چھ بجے

وہ جان بوجھ کر دانت نکال کر بولا اور زن سے گاڑی بھگالی۔

بد تمیز" نشرہ غصے سے بولی۔

تھی۔

اباجی" بہارے کی آواز پر وہ جو کتاب منہ پر رکھے بیٹھے بیٹھے سو گئے تھے ایکدم ہڑ بڑا کر اٹھ

ہ۔۔ہاں کیا ہوا" وہ بولے

یہاں آپ سوتے رہیں اور میں جو اتنی پریشان ہوں کیا ہو گا اب" وہ غصے سے بول رہی تھی

کیا پریشانی ہے بھئ تمھیں تمھارے جیسے طوفان کے گھر میں ہونے سے "پریشانی ہوتی ہے

واہ باجی واہ ایسے ہی بلکل ایسے ہی آپ میرے خلاف رہے تو بہت اچھا ہو " جائے گا

وہ انکے بیڈ پر پاؤں سمیٹ کر بیٹھ گئ

" بھی صبح دس بجے کیوں لڑنے پہنچ گئ ہو

ابا جی نے عینک لگائ۔

"مجھے پیسے دیں جوڑا لانا ہے سفید مجھے

وہ بولی

یہ کل بھی تو لیے تھے تم نے

وہ میں میں نے کل جوڑے کے نہیں لیے تھے" وہ سٹپٹا کر بولی۔

تو کیا کرنا تھا تمھیں "ابا جی نے گھورا۔

"آپ ایسے کہہ رہے ہیں میں نے ڈر گز لینے تھے

بس زبان تر تر تر کینچی کیطرح چلتی ہے تمھاری میں نے جلد شادی کرا دینی ہے" وہ جیب سے پیسے نکال کر اسے دس ہزار روپے دیتے بولے

جبکہ پانچ ہزار اسنے خود کھینچ لیے اور مسکرا کر۔

وہ پیسے اکھٹے کرنے لگی

ابا جی نے نفی میں سر ہلایا

ابا جی" بہارے نے انھیں پکارہ تو۔

وہ اسکی جانب متوجہ ہوئے

ہمم" وہ انکے سینے پر سر رکھ گئ

آپکو پتہ رات میں نے خواب میں مما بابا کو دیکھا" وہ اداسی سے بولی۔

انھیں فکر ہوئ وہ زیادہ نہ سوچے۔

اچھا تو کیا کہہ رہے تھے وہ" ابا جی نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔

وہ مجھے ریڈ دوپٹہ ڈال رہے تھے سر پر" وہ حیرانگی سے بولی

ارے واہ" ابا جی مسکرائے۔

لیکن میں خوش نہیں تھی" وہ بولی آنکھوں میں آنسوؤں کی چمک سی اٹھی تو ابا جی کے چہرے پر ایک پریشانی بھری لہر آئ اور وہ جلدی سے بات بدلتے بولے

مجھے پتہ ہے اس خواب کا مطلب" وہ بولے

کیا"اسنے انکی جانب دیکھا

شاید وہ کہنے آئے ہوں جو تمھاری بی اے میں سپلی ہے وہ اب بیٹا جی کلئیر

"ہونے والی ہے مطلب خوشخبری ہے میری جان خوشخبری

اباجی"وہ دانت پیس کر بولی۔

اتنا اونچا نہیں بولنا تھا نہ"سعد کی حیران شکل دیکھ کر وہ۔عاجز آتی بولی۔

جبکہ سعد ایکدم اندر آیا اور اباجی کو دیکھتا پوچھنے لگا

قسم کھا کر بتائیں یہ فیل ہوئی ہے سچ سچ بتائیں اباجی"وہ ایسے خوش تھا جیسے خزانہ مل گیا ہو۔

ن۔۔نہیں تو وہ تو میں تو"اباجی بھکلا گئے کیونکہ بہارے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ہاہاہا سعد"کے قہقہوں سے وہ چیڑ کر اٹھ کر چلی گئی جبکہ اباجی نے سر تھام لیا

بس اب جنگ شروع ہو چکی تھی بہارے کی اباجی سے۔

تم منہ بند رکھو اپنا۔

سعد کو ڈپٹا۔ "

جبکہ وہ تو مزے سے باہر دوڑا تھا اور گھر کے ایک ایک فرد کو اطلاع دے دی

۔

بہارے منہ پھلائے بیٹھی تھی

واقعی بہارے تم فیل ہوئی ہو" ارتاش نے زرا سختی سے پوچھا

بھیا ایسا نہیں ہے بس تین سبجیکٹ میں سپلی آئی ہے" وہ صفائیاں دینے لگی

اور تم نے جھوٹ بولا کہ تم نے بی آئے کلئیر کر لیا" ارتاش ان تینوں پر ہی

پڑھائی کے معاملے میں سختی کرتا تھا۔

بہارے کا بس نہیں چلا سعد کی گردن دبا دے اسنے بھی سوچ لیا تھا کیا کرنا

ہے

ارتاش کی تھوڑی سی ڈانٹ کھا کر اسنے ڈھٹائی سے ناشتہ کیا تھا۔ کیونکہ بلال

نے ہی کہا تھا کہ یہ تو عام بات ہے اور اسکی موجیں لگ گئیں تھیں۔

یاراب کتنے دن تو نے بند رہنا ہے "فائق ارتاش بلال سعد چاروں وہاں کھڑے تھے۔

معاذ نے دروازہ کھول دیا۔وہ افس جانے کے لیے تیار تھا چہرے پر سختی تھی۔ ارتاش بھی اپنی ڈیوٹی پر جانے کے لیے ریڈی تھا اور فائق اور بلال بھی آفس جانے کے لیے تیار تھے۔

وہ سب ہی جا رہے تھے مگر معاذ کی بھی فکر تھی

معاذ نے کسی سے بھی بات نہیں کی وہ ان سب کو اگنور کر کے آگے چلا گیا یہ اسکی عادت تھی اسکی مرضی کے خلاف کوئ بھی بات ہوتی تھی وہ بلکل ہی گھر والوں سے بولنا چھوڑ دیتا تھا۔

معاذاوراب بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا وہ ان سب کے پاس سے گزر گیا انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اسکے پیچھے پیچھے پورچ میں نکل آئے

بیقوقت نکلتے ہوئے وہ سب ہی بہت خوبرو لگ رہے تھے۔

معاذاپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا

یاراب تم بچے نہیں ہو جو منہ میں گونڈ ڈال لی ہے کچھ بولو گے تو ہمیں پتہ چلے گا کہ آخر یہ سب ہوا کیسے "فائق نے اسکا شانہ پکڑ کر اسے گاڑی میں بیٹھنے سے روکا

معاذنے اسے گھور کر دیکھا

اور اسکا ہاتھ جھٹک دیا

میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو تم سب جب تم نے اباجی کی حمایت کر ہی لی ہے"

معاذغصے سے بولا

شیٹ آپ یار ہم نہیں چاہتے تو دوسرا شہروز بن جائے ہمارے گھر کا پہلے ہی

"اس معاملے میں ریکارڈ ٹھیک نہیں ہے

ارتاش نے کہا کیونکہ اسے بھی تو شہروز کی بنیاد پر ہی پرکھا جا رہا تھا

تم لوگوں کو یہ عام بات لگ رہی ہے مگر مجھے نہیں وہ بچی ہے یار بچی اپنی عینی جتنی اور میں انیتس سال کا مرد ہوں لڑکا نہیں ہوں" وہ چیڑ کر بولا۔

تو بالغ تو ہے وہ کیا مسلہ ہے تمھیں پھر لڑکی ہے سانس لیتی ہے زندہ ہے بالغ ہے تمھارے الگ ہی نکھرے ہیں یہاں اچھی بھلے بیٹھے بیٹھائے لڑکی مل گئ شکر نہیں ادا کرنا ہمیں دیکھو چھڑی چھانٹ کنوارے کیسے منہ اٹھائے اٹھائے

" پھر رہے ہیں

فائق بولا تو باقی سب نے ہنسی روکی اپنی کیونکہ معاذ غصے سے اسے گھور رہا تھا۔

" اتنی ہی سوٹ ایبل لگ رہی ہے تو تو کر لے شادی میں چھوڑ دیتا ہوں

وہ اسے دوردھکیل کر بولا۔

جبکہ فائق ایکدم سنجیدہ ہو گیا ارتاش بلال بھی سنجیدگی سے معاذ کی بکواس پر اسے دیکھنے لگے۔

فائق نے بنا کچھ کہے ہی اپنی گاڑی کی جانب بڑھنا مناسب سمجھا اور وہ مزید اس سے الجھے وہاں سے گاڑی میں سوار ہو کر زن سے گاڑی اڑا لے گیا۔

شاید وہ تمھاری بیوی ہے اور بھلے تمھیں کتنا بھی اختلاف ہو تمھارا حق بنتا ہے تم سب کے سامنے اسکی عزت کرو نہ کے اسے بانٹتے پھیرو" بلال نے بھی خفگی سے کہا اور وہاں سے وہ سب چلے گئے

تم بھی کچھ بول دو" سعد کو کھڑا دیکھ کر وہ بگڑ کر بولا۔

جبکہ سعد تو جان چھڑا کر ارتاش کی گاڑی میں گھس گیا کیونکہ اسی نے اسے کالج چھوڑنا تھا۔

معاذ البتہ سر تھام گیا اسے پرواہ نہیں تھی اور نہ ہی اسے یہ بات غیر مناسب لگی فائق بھی تو ہو سکتا تھا اسکی جگہ وہ ایسے انسان کو قبول کر ہی نہیں سکتا تھا جو منہ اٹھا کر اسکی زندگی میں آجائے اور وہ بھی بیوی کے بجائے بچی "

وہ چیڑ کر گاڑی میں بیٹھا اور خود بھی چلا گیا جبکہ وریشہ جو نیند نہ آنے کے سبب لون میں آئی ہوئی تھی اور ان سب کو یہاں دیکھ کر جلدی سے چھپ گئی تھی یہ سب باتیں سن کر وہ بری طرح ہرٹ ہوئی تھی یہاں تک کہ وہ وہیں بیٹھ کر اپنے دادا جان کی اس زیادتی پر بری طرح رو دی۔

اسکی کوئی ولیو نہیں تھی۔

اسنے ایکدم خود میں ہمت مجتمع کرتے ایک فیصلہ کیا تھا جس پر وہ جلد ہی عمل کر کے یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی۔

بہارے اپنے لیے سفید پر گولڈن کام کا نفیس سا جوڑا لائی تھی۔

اور وہ بہت خوش تھی ایک ایک کو پکڑ کر دیکھا رہی تھی

بہارے وریشہ کے لیے بھی لانا تھا" ابا جی نے دیکھا تو کہا تو وہ ایکدم چپ ہو گئی

سوری ابا جی یہاں آپکا قصور ہے پیسے ہی اتنے سے دیے تھے "وہ معصومیت سے بولی

توبہ کرو لڑکی ہمارے زمانے میں اتنے پیسوں میں پورے خاندان کے "جوڑے اجاتے تھے اور تم اپنے ساتھ بہن کا نہیں لا سکی

یار ابا جی پیسے خرچ کریں اپنے میں تو جلدی سے جا کر دوبارہ لے آؤں گی اور آپکا زمانہ بھی وہی زمانہ تھا تیل لگا کر تو دعوتوں میں چلے جاتے تھے آپ لوگ "

وہ مزے سے بولی سب ایکدم ہنس پڑے جبکہ ابا جی نے وریشہ کو اپنے پاس بلایا بہارے سے تو وہ کبھی جیت نہیں سکتے تھے اور جتنا چاہتے بھی نہیں تھے جبکہ وریشہ چپ تھی خاموشی سے بیٹھی سب کو دیکھ رہی تھی

کیا ہوا ہے بیٹا پریشان ہو "وہ مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھ گئے وریشہ نے بمشکل اپنے آنسوں روکے تھے۔

" جی میں تو ٹھیک ہوں لیکن مجھے کہیں نہیں جانا اگر آپ برا نہ مانیں تو

وہ سر جھکائے بولی

"مگر بیٹا سب جا رہے ہیں خالی گھر میں تم کیا کرو گی

ان۔۔انکل میں ابھی کمفرٹیبل نہیں

اباجی۔۔۔یہاں سب مجھے یہ ہی کہتے ہیں تو تمھارا انکل کیسے ہو گیا میں" وہ مسکرائے تو وریشہ نے سر ہلا دیا۔

"میں کمفرٹیبل نہیں ہوں گی وہاں وہ آپکے رشتے دار ہیں

وہ اب تمھارے بھی رشتے دار ہیں اور تم بہو ہو اس گھر کی چلو شاباش تیاری کرو گھلو گی ملو گی سب سے تو زیادہ جلدی کمفرٹیبل ہو جاؤ گی" وہ مسکرا کر اسکا گال تھپتھپا کر دوبارہ بہارے کو دیکھنے لگے جو سوہائے سے باتیں کرنے لگی تھی

بہارے جاؤ شاباش وریشہ کو بھی جوڑا دلوا لاؤ بلکہ ایسا کرو تینوں چلی جاؤ ڈرائیور سے میں کہہ دیتا ہوں" وہ بولے تو بہارے تو پھر سے تیار ہو گئی جانے کو وریشہ کو بھی چار نچار جانا ہی پڑا اور وہ چاروں جلد ہی نکل گئیں۔

نشرہ تیار ہوئی تو آج الگ ہی روپ آیا تھا امی نے دارہ کو کالز کر کے جلدی بلا ہی لیا تھا وہ زرا بگڑے ہوئے تیوروں میں گھر میں پھر رہا تھا سب چیز سیٹ تھی کھانا بھی تیار تھا مہمان بھی آنے لگے تھے وہ نشرہ کے کمرے میں آیا تو نشرہ کو دیکھ کر جیسے سارا غصہ بیٹھ گیا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی ہلکے سے میکپ کے ساتھ وہ پنک ریشمی لباس میں گڑیا سی لگ رہی تھی واہ تیاریاں چیک کرو میڈیم کی "اسنے بہن کو چھیڑا جو ایکدم مڑی تو دارہ ایکٹینگ پر اتار آیا دل تھامے کھڑا اسے دیکھنے لگا اور وہ اسطرح کا رویہ نشرہ کے ساتھ ہی رکھتا تھا تاکہ وہ خوش رہے۔

اگر اسکی خوشی شہروز میں تھی تو شہروز ہی سہی مگر وہ بھی تو اسے خوش رکھے اسکا اختلاف یہ ہی تھا تبھی اسے نشرہ کے سسرالیوں سے کوئی خصوصی چیڑ تھی

اسنے ساری تلخ باتوں کو جھٹک کر بہن کو مسکرا کر دیکھا

ہاتھ لائیں" نشرہ کی جانب ہاتھ بڑھایا وہ خود بھی مسکرا رہی تھی جانتی تھی وہ اس سے بہت محبت کرتا ہے دارہ نے اسکے دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنائے اور مسکرا دیا

اب پرفکٹ ہے" اسنے کہا جبکہ نشرہ ہنس دی۔

تم نے سب چیزیں خود سے دیکھ لیں ہیں نہ تم جانتے ہو امی کس طرح پھر غصہ کرتی ہیں" نشرہ نے کہا جبکہ دارہ شیشے میں خود کو دیکھنے لگا

سفید کرتے میں وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا بڑھی ہوئی بریڈز اور ستواں مغرور سی کھڑی ناک اور سب سے اہم اسکی بڑی بڑی آنکھیں اور اسکی پلکیں جو سیاہ اور لمبی تھیں جبکہ آنکھوں میں بھی عجیب ہی چمک تھی کہ کسی کو بھی دیکھتا تو اپنے سحر میں جکڑ لیتا۔

ہاں دیکھ چکا ہوں در حقیقت اس میلاد کا مقصد زیادہ کچھ نہیں ہے امی حضور کو آپکے سسرالیوں کے ٹبر کی دعوت منظور تھی کوئی مقصد نظر نہ آیا تو میلاد کر ڈالی۔" وہ سر جھٹک کر حقیقت بتا گیا۔

تم ہر بات کو الٹا کیوں لیتے ہو اگر شہروز ٹھیک ہو جائیں تو وہ لوگ واقعی بہت اچھے ہیں دارہ اتنا مت بیڑا کرو" نشرہ اپنا کمرہ سمیٹتی ہوئی بولی۔

اچھے۔۔۔۔ان سے بڑے منافق لوگ تو میں نے آج تک نہیں دیکھے بلکہ یہ سمجھ لیں کہ ان لوگوں میں عزت غیرت نہیں بے غیرتی بھری ہوئی ہے اب سب منہ اٹھا کر اتو جائیں گے یہ نہیں سوچیں گے کہ کس منہ سے آئیں چھ ماہ سے میری بہن میرے گھر ہے اور بلاوجہ کھانا ٹھونسنے پہنچ جائیں گے اور "پورے دن امی مجھ سے انکی آؤ بھگت کرائیں گی

وہ غصے سے بولتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔

نشرہ اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگی

تم نہ بعض اوقات لگتے ہی نہیں ہو بیوروکریسی میں ہو نہ تمھارا انداز لگتا ہے نہ لہجہ اور سب سے اہم جس دن وہ تمھارا بھی سسرال بن جائے گا اس دن "سوال کروں گی تم سے کہ وہ لوگ کیسے ہیں

نشرہ نے بھی زرا غصے سے کہا

ارے بس ایسا ہی نہ ہونے دیجیے گا جس دن یہ ہو گیا ناک نہ زمین میں رگڑوا دی ان لوگوں کی نام دارہ سکندر نہیں" وہ انگلی اٹھا کر گھمنڈ سے بولتا باہر نکل گیا

" تو تم بھی شہروز جیسے ہی بنو گے نہ عورت کو زلیل کر کے رکھ دینے والے جی بلکل آپی جان بلکل ویسا ہی تو بہتر ہو گا میری رشتے داری اپنے سسرالیوں سے نہ ہی جوڑیں کیونکہ میں منافقت کا قائل بلکل نہیں ہوں اور میں

" حقیقت بن کر انکے سامنے اگیا تو شاید انکے ہوش ٹھکانے لگا دوں

پھر تو بہت اچھی بات ہے یہ نادر خیالات پہلے پتہ چل گئے اور بہارے بچ گئ۔

وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا نشرہ بھی اسکے پیچھے آ گئ۔

دارہ نے شانے آچکا دیے۔

ویسے ایک بات بتاؤ اگر تمھاری بیوی میری سسرالیوں میں سے نہ ہوئ تب

" بھی اسکے ساتھ یہ ہی کرو گے

وہ جاننا چاہتی تھی سب سے چیڑ تھی یہ بس اسکے سسرالیوں سے۔

ارے نہیں یار کیسی بات کر رہیں ہیں دارہ زراہائ لیول کار ومنٹک بندہ ہے

پھر آپکو چٹکیوں میں پھوپھو بنادوں گا" وہ آنکھ دبا کر بولا۔

شیٹ آپ "نشرہ تو سرخ پڑ گئ

بے شرم آدمی ہو تم اور میں کہتی ہوں امی کو کوئ بھی لال نیلی لڑکی تمھارے لیے لے آئیں بہارے تو بہت نازک اور بہت پیاری ہے تم جنگلی انسان ہو"

وہ گھور کر بولی

ہمم نازک" وہ طنزیہ سر جھٹک کر۔

ابھی کمرے میں جاتا ہی کہ اچانک باہر رکنے والی گاڑیوں سے انداز ہو گیا کہ یہاں سے آؤ بھگت شروع ہو گئ۔

نشرہ کے چہرے پر زرا گھبراہٹ کے عنصر تھے۔

امی بھی باہر اگئ اصل مہمان تو آ گئے تھے پورے خاندان کے ساتھ۔

میری دعا ہے شہروز بھی آیا ہو اور تم نہ بہنوئی کی زرا تمیز سے اور بہت اچھی خاطر مدارت کرنا سمجھ رہے ہو" امی بولیں تو وہ خون کا گھونٹ پی کر خود بھی باہر نکل گیا کیونکہ کمرے میں جاتا تو امی اسکی عزت سب کے سامنے کر دیتی۔

وہ باہر نکل آیا تین گاڑیاں تھیں جن میں وہ سب ہی تھے۔

ابا جی فائق سعد معاذ ارتاش اور سب سے اینڈ میں اترنے والے اسکے بہنوئی صاحب شہروز تھے اور دوسری دونوں گاڑیوں میں خواتین تھیں اسنے ابھی کسی کو نہیں دیکھا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی آگے بڑھ کر اسنے سنجیدگی سے سب سے سلام دعا کی۔

شہروز سے جب ملا تو اسنے رخ ہی موڑ لیا صاف ظاہر تھا کہ وہ زبردستی لایا گیا ہے دارہ نے دانت پر دانت چڑھا لیے بہن کا منہ تھا جو وہ چپ تھا ورنہ شہروز جیسے انسان کی ہڈیاں توڑنے میں ایک لمحہ نہ لگاتا۔

اسنے سب کو دوسری طرف بلا لیا۔

کیونکہ یہ خالص زنانہ فنکشن تھاتوسب لڑکیاں اور خواتین اندر چلی گئیں اور وہ ان سب کو لے کر دوسری طرف سے اندر آگیا۔

یہ اسکے گھر کا دوسرا الاونج ہی تھا اسنے سب کو بیٹھنے کا کہا

"شہروز بھائی آپ بھی بیٹھ جائیں

وہ بمشکل تمام ہی بولا تھا شہروز نے زرا گھور کر دیکھا۔

اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

اسنے خود سب کو فریشمنٹ سرو کی تھی شہروز کے علاوہ سب ہی شرمندہ شرمندہ سے تھے جبکہ وہ حق سے بیٹھا تھا اور بلکل ویسا ہی رویہ دے رہا تھا جیسے ایک داماد کا سسرال میں ہوتا ہے یہ پھر سالے کے ساتھ ہوتا ہے۔

بہت اچھی تربیت کی ہے تمھاری تمھاری ماں نے "اباجی اسکی جانب دیکھ کر بولے۔

جبکہ وہ سنگل صوفے پر بیٹھ گیا

جی بلکل میری تو کافی اچھی ہو گئ ہے باقیوں کا اندازا نہیں ہے نہ جانے کیسی تربیت کی ہے کس نے کس کی" وہ گھما پھیرہ کرا نھیں پر بات مارتا بولا جبکہ ابا جی ایکدم خاموش ہو گئے۔

ہوش سے بات کرو" شہروز نے گھور کر دیکھا

جی شہروز بھائ میں تو ہوش میں ہی بات کرتا ہوں خیر آپ یہ لیں۔" اسنے اٹھ کر اسے جوس کا گلاس سرو کیا جو کہ خالصتاً بہت محنت سے بنایا گیا تھا اسکے لیے۔

شہروز نے ابا جی کی گھوری پر گلاس خاموشی سے تھام لیا۔

اسکے بعد فائق نے ہی ماحول کو بہتر کرنے کے لیے سیاست پر موضوع چھیڑ دیا۔

اور وہ لوگ ان باتوں میں لگ گئے اپنی بہن کی خواہش پر دارہ کا خاص دھیان شہروز پر ہی تھا جو کہ سب نوٹ کر رہے تھے اور فائق باخوبی جانتا تھا کہ نشرہ بھابھی کی منتوں کے بعد ہی شاید وہ یہ سب کر رہا ہے۔

دوسری طرف میلاد شروع ہو گیا تھا۔

نصرت نے تو اپنی بہو ہو اپنے پاس ہی بیٹھا لیا۔

وہ بار بار نشرہ کو پیار کرتی کیونکہ وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی اسنے صدقہ دیا نشرہ مسکرادی یہ وہ مان تھا جو ان سب کی جانب سے ملا تھا جو شہروز کا دینے کا حق تھا مگر اسنے کبھی نہیں دیا اور باقی سب اس سے بہت محبت کرتے تھے مگر صرف ایک شخص کی محبت کی کمی نے اسکی زندگی کے رنگ ہی چھین لیے۔

سوہائے عینی وریشہ اور بہارے چاروں ہی سفید ذلباس میں تھیں جو الگ الگ سٹائل کے تھے نشرہ اور آنٹی سے سب نے وریشہ کا تعارف کرادیا تھا۔

اور دونوں کو ہی وریشہ پیاری لگی تھی۔

بلکہ وہ سب ہی پیاری لگ رہیں تھیں مگر آنٹی کی خاص نظر بہارے پر تھی۔

وہ سفید لباس میں کسی حور کی مانند لگ رہی تھی پھر اسنے اپنے ہونٹوں کو بلکل سرخ لیپسٹک سے ڈھانپ رکھا تھا کہ سفید جوڑے میں وہ سرخ ہونٹ دور تک اپنی چمک بکھیر رہے تھے حالانکہ اباجی کے ساتھ ساتھ سب سے اسنے

ڈانٹ کھائی تھی کہ اتنی تیز کیوں لگائی تھی لیپسٹک مگر جب بلال نے حمایت کی تو وہ خوش ہو گئی اور اسے پھر سب ٹھیک لگا۔

اسنے شوق شوق میں گجرے بھی پہنے تھے۔

جو دارہ ہی لایا تھا اپنی بہن کے لیے اور اپنی ماں کے لیے مگر نشرہ کو خود پہنا دیے تھے اور امی کو پہنانے کا وقت نہیں ملا اور وہیں بہارے نے گجرے دیکھ کر فوراً چڑھا لیے۔

وہ وہ ہر لحاظ سے بے حد حسین لگ رہی تھی۔

کہ بلال تو سانسیں روک کر چند لمحے اسے دیکھتا رہا مگر ابھی دارہ کی نہ نظر اسپر پڑی تھی اور نہ ہی اسکی دارہ پر تبھی وہ خوش تھی

سوہائے لائیٹ سے میکپ میں تھی کھلے بال اور اوپر اسکی شرمیلا سا انداز اور حیا کے رنگوں میں چھپی وہ بہت پیاری سے لگ رہی تھی۔

بس ارتاش سے خود سے چھپ رہی تھی کیونکہ آج امی بھی تو یہیں ساتھ تھیں تبھی وہ بلکل چھپی چھپی تھی اور وریشہ کو بھی ان دونوں نے اچھے سے تیار کر دیا تھا یہ کہہ کر کے شادی شدہ ہو تم وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

بالوں کی چند آوارہ لٹیں بار بار چہرے پر آتیں جنھیں کنفیوز ہو کر وہ پیچھے کرتی ذرا خاموش خاموش اور اداسی میں لیپٹی بہت خوبصورت لگ رہی تھی عینی نے بھی سفید جوڑا پہنا تھا اور وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

وہ سب خاموشی سے میلاد سن رہے تھے۔

اور بھی لوگ تھے۔

وہاں موجود آنٹیوں نے تو بہارے سے انٹروڈکشن بھی لے لیا تھا جو وہ بڑھ چڑھ کر بتاتی تو سوہائے اسے غصے سے گھورتی کے اپنا ٹیپ ریکارڈر بند کرو۔ تو وہ منہ بنا لیتی۔

پر نور محفل اپنے اختتام کو پہنچی تو دارہ کو اس حصے سے اٹھ کر اسطرف آنا پڑا کیونکہ مہمانوں کو ختم کا کھانا دینا تھا ویسے تو اسکے ملازم موجود تھے مگر اس نے

سب خود ہی کرنا تھا تبھی اسنے فائق کو کہا کہ اسکیطرف سے سب کو کمپنی دے اور وہ کچھ دیر میں آتا ہے

مہمانوں کو تقریبا آدھے گھنٹے میں فارغ کر کے اسنے اپنی پیشانی پر سے ملازم کے ہاتھ سے ٹشو لے کر صاف کیا۔

اور وہ پلٹا تو نگاہ سامنے جم گئ اور ایسی جمی کے پلٹنا بھول ہی گئ

آج وہ سرخ ہونٹ اسکے اندر عجیب ہی ہلچل مچا گئے تھے۔

اور ایسی ہلچل کے اسنے مٹھیاں بھینچ کر خود کو کنٹرول کیا تھا۔

ایکدم سانس بھر کر اسنے نگاہ پھیرنی چاہی مگر کیسے پھیرتا نگاہ نے دور ہونا گوارہ نہیں کیا۔

دارہ "امی کی آواز پر وہ ہوش میں آیا اور سامنے وریشہ سے باتیں کرتی بہارے نے بھی اسکیطرف دیکھا

دارہ نے نگاہ اسکے گجروں سے ہٹائی اور ماں کی جانب دیکھا

یہ کون ہے "وریشہ نے پہلی بار سوال کیا تھا

یہ دارہ بھائی ہیں نشرہ بھابھی کے بھائی "عینی نے بتایا۔

اچھا" نشرہ نے پہلی بار کسی مرد کو اتنا پر اثر اور مغرور دیکھا تھا خیر مغرور تو معاذ بھی تھا مگر اس شخص کا اثر عجیب تھا۔

وہ جھک کر ماں کی بات سن رہا تھا

جو اسے کھانے کا کہہ رہی تھی کہ کھانا لگوائے اور سب اکٹھا کھائیں گے کیونکہ اب صرف نشرہ کے سسرالی ہی تھے اور امی دل و جاں سے انھیں اپنا مانتی تھی۔

میں جا رہا ہوں ابا جی "شہروز اٹھتا ہوا بولا

" بیٹھے رہو یہیں جب تک سب نہیں جائیں گے تم کہیں نہیں جاؤ گے

وہ گھور کر بولے

میں "وہ کچھ کہتا کہ انعام صاحب نے بیٹے کو پکڑ کر بیٹھالیا

بہت ہو گئی ہے شہروزان لوگوں کی پیش قدمی کو اہمیت دو بڑے دل والے لوگ ہیں کیسے دارہ تمھاری اس دن کی بد تہذیبی کو بھلائے تمھیں عزت

دے رہا ہے

جتنی مرضی عزت دے دے میں اسکی بہن کو کسی صورت نہیں لے کر جاؤں گا بھلے آپ لوگ جو مرضی کریں" وہ بھڑک کر بولا تبھی دارہ اندر آیا تھا وہ سب سن چکا تھا۔

اسنے شہروز کی جانب دیکھا بس چلتا تو اس وقت یہیں اسے دھکے دے کر نکال دیتا مگر خاموشی سے وہ اندر آیا۔

" آئیں آپ لوگ کھانا کھالیں

اسنے کہا فائق اسکی کافی ہیلپ کر رہا تھا۔

ابا جی سر ہلا کر اٹھے

بھئی ہماری بہو کہاں ہے وہ تو ملی ہی نہیں" اباجی جی مسکرا کر بولے اور اس طرف اگئے جہاں سب خواتین تھیں۔

گلابوں کی مہک سے وہ جگہ مہکی مہکی تھی۔

وہ لوگ اندر داخل ہوئے

توسب سے پہلے ارتاش کی نظروں نے سوہائے کو ڈھونڈا تھا وہ بہارے کے ساتھ کھڑی تھی اباجی اور نشرہ بھابھی کو گلے ملتے مسکرا کر دیکھ رہی تھی ارتاش اسکی جانب دیکھ کر مدھم سا مسکرایا اور جلدی سے موبائل نکال کر اسکے نمبر پر میسیج کیا۔

تم آخر اتنی حسین کیوں ہو" اسنے کافی سارے ایموجیز کے ساتھ اسکو میسیج سینڈ کیا جبکہ فوراً سوہائے نے ریپلائے بھی کیا اور چہرے پر کھلنے والا گلال بتا رہا تھا کہ وہ اسکی تعریف کی منتظر ہی تو تھی اسنے جواب نہیں دیا مگر ارتاش اسپر سے نگاہ نہیں ہٹا پا رہا تھا۔

اس محفل کیطرح وہ بھی کوئی پر نور حور سی لگ رہی تھی۔

جس میں حیا کے رنگ بے حد حسین تھے۔

وہ اسکی زندگی کا وہ جز تھی جسے اسنے ہر اختلاف کے ساتھ چاہا تھا۔

اور وہ اسے آخری سانس تک چاہنا چاہتا تھا وہ اسے اپنی محبت کا احساس ہر لمحے کے ساتھ کرانا چاہتا تھا مگر فرزانہ کے لیے اسکے دل میں کوئی نرمی نہیں تھی کیونکہ وہ ایک بد تمیز خاتون تھیں جس کو اسکی ماں سے صرف لڑنا جھگڑنا آتا تھا اب کچھ دنوں سے ہی وہ چپ تھیں۔

دوسری طرف معاذ بلکل اکتا ہوا سا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

نشرہ بھابھی کے لیے تو سب کے دلوں میں نرمی تھی اور انکی نرمی اور طبعیت کی معصومیت کی وجہ سے ہی تو سب انھیں چاہتے تھے۔

بھابھی پر سے نگاہ پڑی تو اپنی بہنوں کے ساتھ کھڑی اپنی بیوی پر گئی ایک لمحے کے لیے وہ چونکا تھا اسکی بلکل توجہ نہیں تھی اسکیطرف حالانکہ وہ ایک عام اور اتنے غریب طبقے سے تھی کہ معاذ سمجھتا تھا کہ بیٹھے بیٹھائے اسکی قسمت کھل گئی اور یہاں وہ معاذ پر بلکل توجہ نہیں دے رہی تھی وہ بہارے سے

سب کے بارے میں پوچھ رہی تھی ہلکی ہلکی آواز معاذ کو سنائی دے رہی تھی

اور اسنے اپنے چہرے پر آئی بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے کیا۔

اور بے ساختہ ہی نگاہ معاذ کی نگاہ سے جا ملی جو اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔

وریشہ نے جلدی سے نگاہ پھیر لی معاذ کو یہ حرکت بلکل پسند نہیں آئی تبھی

اسنے بھی نگاہ گھمالی۔

اب وہ اتنی بھی خوبصورت نہیں لگ رہی تھی کہ وہ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتا

رہتا اور وہ اتنی سی لڑکی کیسے اسے رویہ دے سکتی تھی اسے بلکل ہضم نہیں

ہوئی تھی یہ بات۔

تبھی چہرے پر سختی سجالی جبکہ وریشہ نے سر پر دوپٹہ کھینچ لیا۔

اباجی نشرہ کو پیار کر رہے تھے شہروز سب سے آخر میں کھڑا تھا۔

سب ہی تھے اگر یہ پھانس نہ ہوتی تو ضرور وہ ایک مکمل فیملی تھی مگر نہ ہی

شہروز کی طبعیت میں کوئی ڈھلاو تھا اور نہ ہی کوئی نرمی۔۔۔وہ کھڑا رہا۔

دارہ نے وہاں بڑا دستر خوان لگوادیا تھا۔

ملازموں سے اور اسنے وہاں کھانے کا سامان اور ہر چیز رکھی۔

اباجی آپ لوگ بیٹھیں "نشرہ نے کہا۔

ہاں بھئی کیوں نہیں چلو آؤ تم بھی ہمارے ساتھ کھاؤ کھانا" اباجی نے کہا

میں دارہ کی ہیلپ کر دوں "نشرہ نے مسکرا کر کہا۔

نہیں نشرہ تم بیٹھو میں دیکھتی ہوں۔"امی نے کہا تو نشرہ ایک نظر ماں کو دیکھ کر بیٹھ گئی جبکہ اباجی نے شہروز کے ساتھ اسے بیٹھا دیا۔

شہروز نے ناگواری سے پہلو بدلہ جبکہ نشرہ اسکی ناگواری پر غمزدہ سی رہ گئی وہ اسکی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا اور نہ ہی نشرہ کی طرف اسنے نگاہ اٹھائی تھی وہ چپ چاپ بیٹھا تھا۔

امی سب کو کھانے کا کہہ رہی تھی دارہ بھی کھڑا تھا ان سب کے لیے جبکہ اپنی بہن کی حالت دیکھ کر وہ خود میں عجیب بے بسی محسوس کر رہا تھا اور یہ ہی وجہ

تھی ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکے اندر ان لوگوں کے لیے آگ بھڑکنے لگی تھی۔

شہروز بھائی آپ بھی لیں" دارہ بولا۔

ہاں ہاں نشرہ بیٹا دو شہروز کو" ابا جی نے کہا

" نہیں ضرورت نہیں میں خود لے لوں گا

اسنے بنا نشرہ کیطرف دیکھے انکار کر دیا۔

میں دیتی ہوں" امی بھی آگے بڑھیں دارہ کا بس نہیں چلا اس آدمی کے منہ پر یہاں پڑی ہر چیز مار دے وہ کچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا یہ مزید آؤ بھگت نہیں ہو رہی تھی اس سے۔

امی زبردستی کتنی منتوں کے بعد اسے کھانے پر مجبور کر رہیں تھیں اور وہ اسکی بہن کو ایسے ڈی گریڈ کر رہا تھا جیسے وہ کوئی فالتو چیز ہو اور وہ اسکے پہلو میں کیسے سہمی بیٹھی تھی

وہ صرف وقت کے پلٹنے کے انتظار میں تھا۔

دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

دارہ بیٹے آپ بھی آؤ" انعام صاحب بولے

"جی نہیں بہت شکریہ آپ لوگ کھائیں

وہ کڑوے تیروں سے بولا تو امی نے سختی سے گھورا۔

انعام صاحب خاموش ہو گئے۔

دارہ نے ان لوگوں کیطرف سے نگاہ ہی ہٹالی جتنا وہ ان سب کو دیکھتا اتنا بداخلاقی پر اترتا اور یہ بات اسکی ماں بہن کو گوارہ نہیں تھی۔

اسنے نگاہ پھیری تو سامنے ہنستی ہوئی بہارے پر چلی گئی

بہارے تم کھانا کیوں نہیں کھا رہی" اسے آواز سنائی دی یہ آواز بلال کی تھی

اسنے بلال کی جانب دیکھ جو اس نوابزادی کو کھانا نکال کر دے رہا تھا۔

چندہ پہلے کھانا کھاؤ پھر ہنسی مذاق کرنا وہ بہت محبت سے بولا تھا۔

جبکہ وہ اسکی بات مان کر اب کھانے لگی تھی

دارہ وہاں سے باہر نکل آیا باہر آتے ہی اسنے سیگریٹ جلا کر لبوں سے لگالیا

ان لوگوں کو برداشت کرنا اس کے اعصاب کا امتحان تھا۔

ابھی آدھی سیگریٹ بھی نہیں پی تھی کہ اندر سے کوئی دوڑتا ہوا باہر آیا اور سیدھا اسکی پشت سے ٹکرایا تھا پھولوں کی ہلکی ہلکی مہک سے اسے احساس ہو چکا تھا کہ کون ہے۔

اسنے مڑ کر دیکھا۔

وہی سرخ لبوں والی لڑکی تھی جو اس محفل میں اسکی توجہ ایسے کھینچ رہی تھی جیسے مقناطیس ہو۔

بہارے سٹپٹا کر دور ہوئی۔

آنکھوں کا استعمال منع نہیں ہے۔" اسنے سیگریٹ کا دھواں ناک کے نتھنوں سے آزاد کیا اور بولا۔

"میرے پاس آنکھیں ہیں آپ ہی جن کیطرح بیچ میں کھڑے تھے

وہ سنبھل کر اپنے بال ٹھیک کرتی بولی۔

ویسے اتنی تیاری کا مقصد یہ فقت ایک میلاد تھی جس میں غریبوں کو کھانا کھلانا تھا" اسنے طنز کھینچ کر مارا تھا جبکہ اس ہاتھ سے جس میں سیگریٹ دو انگلیوں میں پھنسائے ہوئ تھی اسنے بنا چھوئے ہی جیسے اسے چھوا تھا

بہارے آنکھیں پھاڑے اس سے دور ہوئ

" آپ کتنے بد تمیز انسان ہیں ہم غریب ہیں جو آپ نے اسطرح کہا دارہ شانے آچکا گیا جیسے پرواہ نہ ہو۔

" کیا کیا مطلب ہے اس حرکت کا

کوئ حرکت نہیں کی تب مس بہارے فوارے آپ تڑپ رہیں ہیں جس دن

" کردی اس دن کا سوچ لیں

وہ سنجیدگی سے بولا تھا بہارے کے تو سر پر جا کر لگی تھی

وہ اسکے نام کا مزاق اڑا رہا تھا

" آپ آپ

میں میں" وہ اسکے چہرے کے قریب آیا

" بے حد بے کار اور نہایت ہی بد تمیز بد اخلاق اور اور

اور "وہ سر ہلا کر مزید جاننے کا خواہش مند تھا۔

کتنا سچا انسان ہوں "اسنے کہا

"بکواس جھوٹے

وہ گھور کر بولی۔

رئیل اور اس جھوٹے بکواس بے کار بد تمیز کے اتنے نزدیک کھڑی مس

فوارے آپ کب سے باتیں کیے جا رہیں ہیں زرا آپ کو اپنی عزت کا خیال

" نہیں

وہ ایک آنکھ دبا کر بولا

بہارے سرخ پڑ گئی اُسکے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے

اسکی بے شرمی پر وہ نفی میں سر ہلاتی دور ہوئی جبکہ دارہ کے چہرے پر طنزیہ

مسکان تھی۔

تبھی پیچھے سے بلال اگیا وہ اسے ہی ڈھونڈ رہا تھا۔

"بہارے تم یہاں کیا کر رہی ہو

دارہ نے بنا کسی ریسپونس کے منہ موڑ لیا

کچھ نہیں" بھیگے لہجے پر اسنے نہ چاہتے ہوئے بھی پلٹ کر بہارے کی جانب دیکھا۔

تم تو کیوں رو رہی ہو" بلال بے چینی سے اسکو دیکھنے لگا

"وہ میرے پاؤں پر چوٹ لگ گئی شاید

وہ بھیگی آواز میں بولی

ارے" وہ مسکرا دیا۔

" چلو اندر میں دیکھتا ہوں

اسنے کہا اور ایک نظر دارہ پر ڈال کر اسکا ہاتھ تھام کر اندر لے گیا۔

ہمم" دارہ نے گھیرہ سانس بھرا

میرے ساتھ اتنی نزاکت نہیں چلے گی" اسنے سیگریٹ پھینک کر سوچا اور ملازموں کی جانب آگیا جنھیں اب پیسے دے کر وہ فارغ کرنے والا تھا۔

نشرہ ایک نگاہ اسپر ڈالتی اور پھر نگاہ جھکا لیتی جس نے ایک نگاہ بھی اسپر نہیں ڈالی تھی اس وقت سب ہی لاونج میں بیٹھے تھے آرام سے خوشگپیاں کر رہے تھے دارہ کو یہ لوگ اسی لیے سخت زہر لگتے تھے کہ انکے نزدیک کوئی بات بڑی بات نہیں تھی

بہن تو اسکی تھی جو انکے بے کار بیٹے کے لیے جان دے رہی تھی۔

وہ دروازے میں ہی کھڑا ان سب کو دیکھ رہا تھا اور اس نازک سی لڑکی کو بھی جو خاموشی سے ان لوگوں کے بیچ بیٹھی اداس اداس سی تھی۔

اسنے نگاہ پھر لی وہ خوبصورت تھی اور اسکی خوبصورتی دارہ کو اپنی طرف کھینچتی تھی اس کا ہر گز مطلب یہ نہیں تھا وہ اسکے عشق میں پاگل ہو رہا تھا۔

شہروز کا فون بجنے لگا تو وہ اس سے پہلے فون اٹھاتا کہ نشرہ جوامی سے چائے لے رہی تھی اسکا ہاتھ شہروز کے فون پر لگا اور فون نیچے گیر گیا۔

" تمھارے پاس آنکھیں ہیں یہ آندھی ہو گئی ہو

اچانک وہ نہایت بد تمیزی سے بولا

ایکدم چاروں اطراف میں سناٹا چھا گیا۔

س۔۔سوری وہ م۔۔میرا ہاتھ غلطی سے لگ گیا" نشرہ شرمندہ ہو گئی سب کے سامنے وہ بولا بھی تو کیسے۔

اٹھا کر دو" وہ بھڑکتا ہوا بولا۔

اس سے پہلے نشرہ جھکتی یہ پھر وہاں بیٹھا کوئی بھی شخص بولتا دارہ آگے بڑھا اور اپنی بہن کے جھکنے سے پہلے ہی اسنے شہروز کے قدموں میں سے موبائل اٹھا کر اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔

شہروز نے غصے سے اسکی جانب دیکھا

تم سے نہیں کہا میں نے اپنی بیوی سے کہا ہے

"بہتر ہو گا یہاں سے چلے جائیں کبھی میں آپکی عزت میں اضافہ کر دوں

وہ سرخ نظروں میں اشتعال لیے بولا تھا

دارہ "امی تو اسکی بد تمیزی پر حیران ہو گی جس کے لیے یہ سب کیا تھا اسے ہی وہ باتیں سنا رہا تھا

میں یہاں شوق سے آیا بھی نہیں ہوں دارہ صاحب اور یہ جو تمھارا رویہ ہے نہ اپنی بہن کو ساری زندگی اپنے ہی پلو سے باندھ کر بیٹھا لینا پھر" وہ اسے دھکیل کر دور ہٹا۔

دارہ "نشرہ نے آنسو بھری آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا۔

دارہ کے لیے یہ آنسو زنجیر تھے۔

وہ دانت پر دانت چڑھائے بہن کو دیکھنے لگا جیسے ضبط کے آخری مراحل میں یوں شہروز وہاں سے جانے لگا تھا سب سن کھڑے تھے کسی نے شہروز کو نہیں روکا تبھی امی آگے بڑھیں

" شہروز بیٹے معافی چاہتی ہوں اسکیطرف سے آپ خفامت ہو آپکے بیٹے میں اتنا گھمنڈ ہے وہ کیوں نہیں مانگتا معافی" وہ غصے سے چیخا۔

شہروز "انعام صاحب ہی بلآخر بولے۔

بس ڈیڈ یہ سراسر میرا معاملہ ہے کیونکہ یہ لڑکی میری بیوی ہے اور یہ میرا سسرال ہے آپ لوگ بیچ میں مت ہی بولیں تو بہتر ہے "اسنے باپ کو بھی سنادی

اپنی مرضی سے سسرال پر حق جمارہا تھا اور ویسے اسکا اس لڑکی سے کوئ تعلق نہیں تھا۔

آپ آپ غصہ مت ہوں میں معافی مانگتی وہ مجھ سے غلطی سے لگ گیا آپکے "سیل فون پر ہاتھ

نشرہ نے خود ہی ہمت کر کے بولنا چاہا

چپ "وہ انگلی اٹھا کر آنکھیں نکلتا اسپر تو ایسے بولتا تھا جیسے وہ اسکی بیوی نہیں ہوئ زر خرید ہو۔

دارہ چپ چاپ کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔

شہروز تماشہ بند کرو "ابا جی غصے سے بھڑکتے ہوئے بولے اچھے بھلے ماحول کو خراب کر دیا تھا اسنے

میں نے کہا ہے آپ سب سے کسی کا کوئی معاملہ نہیں ہے اس میں اگر آپ لوگ چاہتے وہ کہ میں اس لڑکی کو بساؤ تو میرے معملات میں عمل داخل

" مت دینا

وہ بولا۔

نشرہ نے دارہ کیطرف دیکھا یہ ناجائز تھا اسکا بھائی اتنا بڑا ابیورو کریٹ جو اسکے لیے سب کچھ کر رہا تھا آج بے مقصد بنا قصور کے سب کے سامنے معافی مانگتا

۔

کیا ہوا لگ گیا زبان کو تالا مسٹر دارہ سکندر یہ رہی تمھاری بہن اپنے آپس

" سنبھال کر رکھو کبھی گم نہ ہو جائے۔

وہ باخوبی جانتا تھا کبھی وہ جھک کر معافی نہیں مانگتے گا تبھی نشرہ کو اسکی جانب دھکیل کر وہ وہاں سے نکلنے لگا کہ امی دارہ کی جانب آئی

"معافی مانگو بہنوئی سے اپنے

وہ بیٹے سے بولیں

یہ غلط ہے آپ ایسا نہیں کہیں آنٹی بلکل غلط ہے یہ شہروز بھائی جان بوجھ کر یہ حرکت کر رہے ہیں "فائق سے مزید برداشت نہیں ہوا تو بولا۔

جبکہ ارتاش معاذ بھی اسی حق میں تھے

بلال البتہ خاموش تھا۔

نہیں بیٹا بھائیوں کو بہنوں کو بسانے کے لیے سب کرنا پڑتا ہے۔

" دارہ میں تم سے کیا کہہ رہی ہوں

دارہ آگے بڑھا اور شہروز کے پاس آگیا

شہروز اپنی جگہ جمع کھڑا تھا۔

لبوں پر طنزیہ مسکان تھی۔

نشرہ کا بس نہیں چلا روک دے روک دے اپنے بھائی کو مگر وہ ایسا نہیں کر سکی وہ خود غرض ہو گئی تھی اس وقت بہت خود غرض۔۔

مجھے معاف کر دیں آپ میرے لیے عزت کی جگہ ہیں میں آئندہ خیال رکھو گا "

دارہ بولا وہاں کچھ لوگ تھے جن کی آنکھیں شہروز کی اس حرکت پر بھیگ گئیں تھیں جبکہ کچھ مطمئین تھے اوران مطمئین لوگوں میں بہارے تھی۔ وہ مسکرارہی تھی۔

بلال کی بھی یہ ہی صورتحال تھی جبکہ باقی سب البتہ بے حد غمزدہ تھے

تمھیں اسکی ضرورت ہے سالے صاحب بہت ضرورت ہے کہ تم خیال میں رکھواپنے اور میرے تعلق کو "

اسکا شانہ تھپتھپا کر وہ بنامزید بولے وہاں سے نکل گیااور اسکی بہن وہیں رہ گئ اور باقی سب بھی بت بنے کھڑے تھے

دارہ نے ایک لمحے کے لیے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو بے حد نارمل کرنا چاہا ورنہ بس اسے اتنا ہی لگ رہا تھا کہ اسکے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی اسکی نگاہ مسکراتی ہو 8 بہارے سے جا ملی

جس نے آنکھ سے ایسا اشارہ کیا کہ شاید شہروز کے رویے نے اسکے اندر الاؤ نہیں جلائے تھے جتنا بہارے نے جلادیے تھے۔

سرخ ابلتی ہوئی آنکھوں نے برداشت کی کئی منزلیں طے کیں اور وہاں سے

باہر نکلنے والی دوسری بہارے ہی تھی پھر بلال۔

جبکہ باقی سب زمین میں گڑھنے کو تھے۔

دارہ کسی سے کچھ نہیں بولا تھا۔

نشرہ کی سسکیوں کی آواز پورے لاونج میں تھیں۔

جبکہ اباجی آگے بڑھے

" نشرہ کو ہمارے ساتھ بھیج دو

اسنے جھٹکا کھا کر سر اٹھایا اسکی ماں اور بہن کی وجہ سے وہ ایک لفظ نہیں بول

سکتا تھا ورنہ شاید آج وہ ان لوگوں کا کچھ نہیں چھوڑتا۔

وہ کچھ نہیں بولا

" جی۔۔جی اگر

نہیں "آپ کا پوتا خود آئے گا لینے تو زیادہ مناسب لگے گا" وہ ہلکی سی

مسکراہٹ سے بولا اور امی کے الفاظ لبوں میں ہی رہ گئے۔

جبکہ اباجی نے سر ہلایا

تم حق پر ہو ہم کل ہی اپنی امانت تم سے لینے آئیں گے پوری عزت کے ساتھ

"

انھوں نے حتمی فیصلہ کر لیا تھا وہ اس سے زیادہ ان لوگوں کو تکلیف نہیں دینا چاہتے تھے دارہ نے سر ہلا دیا

اور رفتہ رفتہ وہ سب وہاں سے نکلتے چلے گئے البتہ فائق وہیں رک گیا تھا

"دارہ

میں ٹھیک ہوں تم جاؤ ہم کل ملیں گے" دارہ نے اسے بھی نارملی کہا تھا۔

پلیز ٹیک اٹ ایزی" فائق اس سے بغل گیر ہوا اور وہاں سے سب چلے گئے امی اور نشرہ کی جانب اسنے نہیں دیکھا تھا۔

دو ملازم جو اسنے روک لیے تھے ان سے اسنے سارا گھر اور وہ جگہ صاف کرائی

۔

اسکی ماں بہن کے پاس کوئی لفظ نہیں تھا جو کہتی اور سب کرا کر وہ بنا کچھ کھائے وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا

جبکہ اس رات نشرہ اور امی اپنی اپنی جگہ خوب روئیں تھیں۔

یہ کیا کر کے آئے ہو تم وہاں" ابا جی کی دھاڑ پر شہروز مسکرا دیا

"سسرال ہے ابا جی میرا میری مرضی اپ کو کیا مسلہ ہے

شہروز بس کرو بس کرو کہیں تمھیں بھاری نقصان نہ ہو اس ہٹ دھرمی کا۔

"انعام صاحب بھی بولے۔

میرا جتنا نقصان ہونا تھا آپ سب نے کیا ہے لوگوں کو بھی احساس ہونا چاہیے

"زبردستی شادیوں کا کیا انجام ہوتا ہے

وہ چیخا کہ پہلی بار رابعہ آگے بڑھی اور بیٹے کے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مار دیا۔

میں کیا کہوں تمھیں کہ میری تربیت ہی اتنی بری تھی" وہ رو دیں

یہ میری تربیت کا قصور ہے تمھارا کوئی قصور نہیں آج جتنی بے عزتی تم ان لوگوں کی کر کے آئے ہو کل کو تمھاری ان تین بہنوں میں ل سے کسی کے ساتھ بھی ایسا ہوا تو" تو بتاؤ شہروز یہ شاید تمھیں کوئی فرق نہ پڑے کیونکہ " تمھاری آنکھوں پر تو گھمنڈ کی پٹی بندھ گئی ہے۔

وہ اسکا گریبان جکڑتی بولیں

ارے بھئی ہو گئی ہاں ہو گی ہم لوگوں سے غلطی کہ تمھاری شادی اپنی مرضی سے کر دی۔

لیکن اس غلطی کی سزا تمھیں ہمیں دینی چاہیے ان لوگوں کو نہیں کتنی محبت سے ان لوگوں نے ہمیں بلایا عزت دی رتبہ دیا حالانکہ میں نہیں مانتی کے ہم حقدار تھے چھ ماہ سے انکی بیٹی انکے گھر بیٹھا رکھی ہے ایک سال میں ایک

خوشی نہیں دے سکے انکی بیٹی کو اور کیسے حق سے پہنچ گئے سب کہ بیٹے کے سسرال جا رہے ہیں۔

اور جا کر ان لوگوں کی بے عزتی کر کے آ گئے ان لوگوں کے گھر کے واحد مرد کو تم اپنے سامنے نیچا دیکھا کر کیا ثابت کر رہے ہو شہروز۔

اگر تمھاری بہنوں کے ساتھ یہ سب ہوا تو تم کیا کرو گے یہ خود غرض ہو جاؤ گے

"تمھارے دل میں کسی کی تکلیف تکلیف ہی نہیں

وہ روتے ہوئے بول رہیں تھیں۔

جبکہ شہروز انکے تھپڑ پر سن کھڑا تھا

اگر اگر تم میرا مرا منہ نہیں دیکھنا چاہتے تو اس بچی کو کل پوری عزت کے ساتھ یہاں لے آو شہروز ورنہ میں قصوروار ہوں کیونکہ تم میری اولاد ہو اور تمھاری اتنی گندی تربیت بھی میں نے کی ہے میں اپنی جان دے دوں گی" وہ چیخیں

جبکہ شہروز نے سب کی جانب دیکھا۔

سب چپ کھڑے تھے۔

وہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ نصرت فرزانہ اور رامین انکی جانب بڑھیں اچھی بھلی خوشیوں کے ماحول میں غم پھیل گیا تھا۔

" کیا ضرورت تھی مامی کو یہ سب کرنے کی بہارے سوہائے اور عینی سے بولی۔

"بہارے شہروز بھیا نے کیا کیا ہے تمھیں اندازا بھی ہے جس قدر بد تمیز آدمی ہے وہ اسکے ساتھ یہ ہی ہونا چاہیے تھا نہ جانے کس بات کا گھمنڈ ہے"

وہ گھمنڈ میں نہیں ہے بس اپنی بہن کو عزت دلانے کے لیے لڑ رہا ہے اور مجھے افسوس ہے ایک لڑکی ہو کر تمھاری سوچ کیسی ہے "سوہائے غصے سے بولی۔

بہارے چپ ہو گئ۔

"میری نظر میں وہاں جو بھی ہوا بلکل ٹھیک ہوا ہے

وہ سر جھٹک کر کہتی وہاں سے چلی گئ۔

جبکہ عینی سوہائے اور وریشہ ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں

رات گھیری ہو گئ تھی سب اپنے کمروں میں تھے وریشہ نے محسوس کیا کہ وہ تینوں بھی سو گئیں ہیں تبھی وہ اٹھی۔

نہ جانے اسکا یہ قدم کیسا ہو کیسا نہیں اسے بلکل اندازا نہیں تھا اور شاید وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ شخص جاگ رہا ہو گا یہ نہیں یہ پھر اسکے لیے دروازہ کھولا ہو گا یہ نہیں۔

مگر وہ اپنے لیے فیصلہ آج ہی لیناچاہتی تھی۔

وہ کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی۔

تبھی وہ باہر آئی اور اسنے معاذ کے کمرے کا انداز الگالیا تھا دو بار اسے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔

سادھے سے سیاہ لباس میں وہ سر پر دوپٹہ جمائے زرا کانپتے قدموں سے اسکے کمرے کی جانب بڑھی۔

اسے ڈر بھی لگ رہا تھا اور خود کو حوصلہ بھی خود دے رہی تھی۔

یہاں اسکے لیے کوئی کچھ نہ کرتا تبھی اسنے خود سوچ لیا تھا اور شاید یہ ہی ثبوت تھا اسکی ایمیچورٹی کا۔۔۔

وہ تادیر اس دروازے کے باہر کھڑی دیکھتی رہی سوچتی رہی کیا کرنا چاہیے اور پھر اسنے دروازے پر ہلکا سا دباؤ ڈالا۔

ہاں آجاؤ یار فیڈ پ ہو چکا ہوں آج کے ماحول سے میں ارتاش کو اٹھایا تم دونوں" اسکے الفاظ وہیں تھم گئے جبکہ وریشہ کے قدم جیسے ٹوٹ گئے

بڑی ساری ایل سی ڈی پر جو مووی چل رہی تھی اور جو سین وہ دیکھ رہا تھا اسنے آج سے پہلے زندگی میں ایسا کبھی کچھ نہیں دیکھا اسکے قدم کانپ گئے اور رنگ پیلا ہو گیا۔

پیچھے سے بلال فائق اور ارتاش بھی اندر آگئے جبکہ وہ سب فق رہ گئے۔

س۔۔سوری سوری ہم چلتے ہیں" معاذ کی اپنی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کرے جلدی سے اسنے پہلے سکرین کو آف کیا تھا وریشہ کو لگا لہرا کر گیر جائے گی وہ تینوں شرمندہ سے ہو کر چلے گئے

ان لوگوں نے مووی دیکھنے کا پلین بنایا تھا اور وہ اکثر دیکھتے تھے جب سب سو جاتے تھے خاص کر معاذ کے کمرے میں جس کا کنکشن سارے گھر سے الگ تھا تبھی جو بھی وہ دیکھتے کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی

مگر آج وہ لوگ شرمندگی کی انتہا پر تھے وہ تینوں تو وہیں سے پلٹ گئے معاذ گھیرہ سانس بھرتا اپنی جگہ سے اٹھا۔

سچ پوچھتے تو اسے امید نہیں تھی وہ لڑکی اسکے کمرے کا کبھی رخ کرے گی۔

وریشہ نے دروازہ تھام لیا کیونکہ وہ ساری سچویشن سے بلکل ہی آؤٹ ہو چکی تھی اوپر سے سکرین پر چلنے والے سین نے تو اسکے اوسان خطا کر دیے تھے۔

معاذ سنبھل کر بلآخر خود ہی بول اٹھا

کیوں آئی ہیں آپ یہاں" وہ بولا۔

وریشہ کو لگا وہ گونگی ہو گئی ہے اسنے وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنا چاہی مگر بے سود۔

ہیلو" وہ بولا لہجہ ترش تھا وریشہ وہاں سے ہمت کرتی بنا کچھ کہے بھاگ گئی معاذ نے آگے بڑھ کر دیکھا وہ تینوں خبیث دروازے کی اوٹ میں کھڑے تھے ان تینوں نے معاذ کو دیکھا اور پورے دانت نکالے۔

" ووووو

چلو بکواس شروع" معاذ عاجز آگیا

مطلب یہ کب سے چالو ہے اور بھائی تو نے بھابھی کو بلایا تھا تو ہمیں کیوں بلایا

"فائق نے ڈھٹائی سے دانت نکالے

مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہے جو میں اپنی بے حیائی کے جھنڈے گاڑتا پھروں"

اسنے سکرین دوبارہ اون کی۔

اب تو دل بھی نہیں کر رہا تھا کچھ دیکھنے کا۔

وہ ریموٹ پھینک کر بیٹھ گیا۔

جبکہ ان سب کا قہقہہ اٹھا

" بھئی تیرا من تیری بیوی تو کچھ بھی سوچ

میں تم تینوں کی جان نکال لوں گا بکواس کا سوچا بھی تو" اسنے بلال کو گھورا

دل میں کچھ زبان پر کچھ "ارتاش بھی بولا

"نکلو یہاں سے

اسنے غصے سے کہا۔

ہاں ہاں اب تو دل بھی نہیں کرے گا تیرا واہ رے مولا تیری تقسیم ہمیں

کیوں کنوارہ چھوڑ دیا" فائق نے ڈھٹائی دیکھائی جبکہ معاذ نے سب کو دھکے

دے کر باہر نکال کر تالا چڑھا لیا سکرین غصے سے بند کی اور سر تھام کر بیٹھ گیا

وہ کرنے کیا آئی تھی" وہ اس سوچ میں تھا۔

اگر کوئی کہتا کہ وہ کمرے سے نکلنے قابل بھی نہیں رہی تھی تو یہ سب سچ تھا صبح سب اٹھ اٹھ کر جا چکے تھے مگر وریشہ خود میں ہمت نہیں پا رہی تھی اور جب اسے احساس ہوا کہ اب باہر کوئی نہیں ہو گا کم از کم ان چاروں میں سے تو کوئی نہیں تبھی وہ باہر نکلی باہر نکل کر بھی وہ شرمندہ ہی رہی تھی سب کل کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے۔

شہروز جا چکا ہے مگر اب میں پیچھے نہیں ہٹوں گی ایک بچی کی آہ کھا کر کیسے اپنی بچیوں کو بساؤ گی" رابعہ بولی تو ان سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ سب بھی بیٹھیں تھیں۔

سب چپ تھے بس جیسے ہی شہروز آئے گا میں نے فیصلہ کر لیا ہے ہم سب نشرہ کو لینے جائیں گے پوری عزت سے" وہ بولیں

میں بھی چلوں گی تائی جان" عینی بولی تو سوہائے نے بھی کہا

سب بہارے کے بولنے کے منتظر تھے وہ تو ایسے معملات میں پیش پیش رہتی تھی

تم نہیں چلو گی "نصرت نے پوچھا

نہیں مامی جان مجھے بھابھی کے گھر والوں سے چیڑ ہے آپ لوگ بھابی کو البتہ لے آئیں" وہ ہلکا سا مسکرائی

نہیں بیٹے۔۔۔۔زیادتی ہوئی ہے ان لوگوں کے ساتھ"۔

بہارے نے سر جھٹکا وہ کوئی ریسپونس نہیں دینا چاہتی تھی بہت اچھا کیا تھا شہروز بھائی نے دارہ کے ساتھ وہ تو بس یہ ہی سوچ رہی تھی۔

بہارے نے ناشتہ کر لیا تھا تبھی وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور ابا جی کے کمرے کی جانب اگئی۔

اسنے دروازہ کھولا اور جیسے ہی اندر آئی تو اس کی دل خراش چیخ پر باہر بیٹھے سب لوگ دوڑ کر اندر آئے تھے

ابا جی۔۔۔ابا جی" وہ بے اوسان ہوتی انکا چہرہ تھپتھپانے لگی مگر شجاع صاحب زمین پر گیر گئے تھے۔

ویسے تو انھیں کوئ بیماری نہیں تھی سب ہی انکا خیال رکھتے تھے۔

مگر اس وقت سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔

جاؤ سوہائے معاذ کو فون کرو" فرزانہ بولی تو سوائے نے سر ہلایا اور جلدی سے بھائ کو کال کی

بھیا ابا جی۔۔۔ابا جی کو کچھ ہو گیا ہے و۔۔وہ بے ہوش ہو گئے ہیں" سوہائے کی روتی ہوئی آواز پر معاذ ایکدم اپنے آفس سے تیزی سے نکلا تھا اسنے فائق اور بلال کے ساتھ شہروز کو بھی اطلاع دی تو وہ سب دوڑ کر وہاں سے نکلے تھے اور آفس میں بھی ہلچل سی مچ گئ شجاع کے بیٹے اور پوتے سب انکے لیے گھر دوڑے تھے

جبکہ دوسری طرف یہاں خواتین کا برا حال تھا ان لوگوں کو آفس سے یہاں پہنچنے میں بھی تقریبا پچیس منٹ لگتے وہ اباجی کو اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے مگر کچھ نہیں بن سکا۔

تبھی ملازم دوڑتا ہوا اندر آیا۔

دارہ صاحب آئیں ہیں" اسنے بتایا تو رابعہ کو وہ اس وقت فرشتہ ہی لگا۔

وہ جلدی سے باہر نکلی دارہ جو لون میں کھڑا تھا رابعہ کو حواس باختہ دیکھ کر وہ اسکی جانب متوجہ ہوا

بیٹا پتہ نہیں اباجی کو کیا ہو گیا پلیز تم دیکھو" وہ بولیں تو لہجہ بھیگ گیا۔

دارہ عجلت میں اندر داخل ہوا وہ شجاع صاحب کے پاس ہی آیا تھا۔

مگر یہاں تو حالات ہی مختلف تھا وہ جلدی سے اندر آیا ایک روایتی سا ماحول تھا کہ گھر کے بزرگ کو کچھ ہونے پر ایک ایک شخص رونے بیٹھ جاتا ہے اسنے شجاع کی نبض چیک کی کافی دھیمی چل رہی تھی۔

اسنے فون نکالا بنا کسی سے بات کیے اور سوال جواب کیے باہر کھڑے اپنے گارڈز کو اندر انے کا آرڈر دیا سب پیچھے ہو گئے دارہ کو دیکھنے لگے وہ سہولت سے کھڑا ہو گیا

یہ یہ شخص اتنے سکون سے کھڑا ہے میرے اباجی کو کچھ ہو جائے گا اتنی دیر میں " بہارے اسکے اطمینان پر ایکدم بھڑ کی

بہارے " نصرت نے اسے گھورا۔

" مامی آپ دیکھ نہیں رہیں اباجی کی حالت

بہارے بولی تب تک گارڈز اگئے اور دارہ ان خواتین پر توجہ دیے بنا اور خاص کر اس لڑکی پر جو بول رہی تھی باہر نکل گیا اسکے گارڈز نے اباجی کو اٹھا لیا تھا وہ گاڑی میں سوار ہوا اور خود ڈرائیو کرتا وہ انھیں ہاسپیٹل لے گیا جبکہ بہارے ساتھ جانا چاہتی تھی مگر اسنے منہ نہیں لگایا دارہ انھیں کافی اچھے ہاسپیٹل میں لے آیا تھا دارہ کے دس منٹ بعد وہ سب گھر پر پہنچ گئے فائق نے دارہ کو فون کر کے ہاسپیٹل کا پوچھا اور وہ سب بھی وہاں پہنچ گئے

پریشانی اور کچھ نہ کھانے کی وجہ سے انکا بی پی لو ہو گیا تھا۔اس سے زیادہ کوئ مسلہ نہیں تھا جبکہ ڈاکٹر نے انعام صاحب کو کہا تھا کہ وہ انکی عمر کا خیال کریں اور پریشانیوں سے دور رکھیں دارہ ان لوگوں کے آتے ہی بنا کسی سے بولے جا چکا تھا اسے ان میں سے کسی کے شکریے کی ضرورت نہیں تھی اسنے یہ مدد صرف یہ سوچ کر ہی کہ اگر یہاں شجاع کے علاوہ کوئ اجنبی یہ راہ چلتا بھی ہوتا تو وہ اسکی بھی مدد کر دیتا وہ جا چکا تھا۔

باقی سب ابا جی کے پاس تھے ابا جی مسکرا رہے تھے

ایسے پریشان ہو گئے ہو سب جیسے مر گیا ہوں" وہ ہنستے

کیسی باتیں کر رہے ہیں ابا جی اللہ تعالیٰ آپکو ہماری زندگی بھی لگا دے" وہ

سب جزباتی سے ہوتے بولے تھے

انھیں خوشی ہوئ تھی ان سب کی محبتوں پر۔

مجھے ہسپتال میں مت چھوڑنا گھر لے چلو وہ بہارے سب کی جان کو لڑ جائے گی "اسے اس وقت بھی بہارے کی یاد ستائی تھی سب مسکرا دیے۔

جی ویسے بی آپ بلکل ٹھیک ہیں اور ناشتہ کیوں نہیں کیا آپ نے "شہروز بولا

۔

اپنی بہو کے ہاتھ سے کروں گا لے آؤ اسے "ابا جی بولے تو شہروز نے انکی جانب دیکھا۔

ابا جی سہی کیش کر رہے ہیں "فائق بلال کے کان میں بولا جبکہ بلال نے اپنی ہنسی روک کر بھائی کو گھورا۔

کچھ ہی دیر میں انھیں ڈسچارج مل گیا تھا تبھی وہ سب ابا جی کو لے کر وہاں سے گھر لوٹ آئے تھے گھر میں سب نے انکا حال احوال پوچھا انکے کمرے میں ہی سب موجود تھے جبکہ بہارے تو ان سے چپکی ہوئی تھی

آپکو نہیں پتہ میری جان لبوں پر آ گئی تھی آپکو ایسے دیکھ کر "وہ آنسو صاف کرتی بولی۔

جبکہ اباجی کھل کر ہنسے۔

اور اسکو پیار سے دیکھا

چلو اب رونا بند کرو ایسے نہیں روتے" وہ پیار سے بولے

اباجی آپکے لیے کچھ کھانے میں بنالاتی ہوں" سوہائے بولی اور باہر چلی گئی وہ لوگ تادیر ان کے پاس بیٹھے رہے اور پھر سب انکے آرام کا سوچ کر اٹھ گئے جبکہ بہارے انھیں کے پاس تھی۔

اباجی کی طبعیت تمھاری وجہ سے خراب ہوئی ہے شہروز" انعام صاحب بیٹے پر بگڑے

بہت دیکھ لیا میں نے تمھارا یہ ہٹ دھرم انداز تمھاری وجہ سے میرے باپ " کو کچھ بھی ہوتا ہے تو ذمہ دار تم ہو گے

" میں کیوں ہوں گا ذمہ دار ڈیڈا باجی نے ہم سب کو بلیک میل کر

"چٹاخ

تم میرے باپ کی بے عزتی کروگے میرے سامنے تمھاری اتنی جرت"
انعام صاحب آپے سے باہر ہوئے جبکہ شہروز حونک رہ گیا پہلی بار اسکے باپ نے اسپر ہاتھ اٹھایا تھا اور ان سب کے پیچھے قصور تھا کس کا۔۔۔ صرف اور صرف ایک لڑکی کا اور وہ نشرہ تھی اسی کی وجہ سے اب اسپر دباؤ ڈالا جارہا تھا۔
کیا کررہے ہیں جوان بیٹا ہے" رابعہ ایکدم سامنے آئی
جوان بیٹا ہے تو اپنا جوتا اتار کر باپ کے سر پر مارے" وہ چلائے۔
اس سے کہہ دو شرافت سے نشرہ کو لے آئے ورنہ نکلے پھر اس گھر سے خود
" بھی
"وہ آریہ پار پر تھے بہت عرصہ گزر گیا تھا اب اسکی ہٹ دھرمی سہتے سہتے وہ بھڑ کے جبکہ شہروز وہاں سے چلا گیا۔
سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ جا کر اس نواب زادی کو لاتا اور اگر یہ لوگ لے بھی آتے تو وہ اس بات سے اچھے سے احساس دلائے گا کہ انکی وجہ سے اسے کیا کیا سہنا پڑ رہا ہے۔

شام چھ بجے وہ گھر لوٹا تو فون پر بات کرتا ہوا اندر داخل ہوا تھا

جی سر ہو جائے گا کام آپکا میں خود کل ڈیٹیلز چیک کر لوں گا انفیکٹ میں نے آپکی فائلز ریڈی کروادی ہے باقی میں ایک بار خود سے چیک آؤٹ بھی کر

" لوں گا

وہ بولا۔

ارے نہیں سر تھنکیو کی کوئی بات نہیں ہے آپ کے کام آیا میں اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے " وہ مسکرا کر نہ جانے کس سے بول رہا تھا۔

امی اسکا فون بند ہونے کا انتظار کر رہیں تھیں اسنے فون بند کیا ماں بہن سے وہ کل سے ہی نہیں بول رہا تھا۔

ایسا کرو کھانا آکر کھا لینا دس منٹ ذرا شجاع صاحب کی طبعیت حال چال پوچھ آتے ہیں۔"امی بولی تو وہ ہنس دیا طنزیہ مسکان تھی

زندہ ہیں ابھی مرے نہیں ہیں" اسنے سکون سے بیٹھتے ہوئے جگ میں سے

آگے بڑھ کر پانی خود ہی پی لیا

"اللہ انھیں سلامت رکھے کیسی بات کر رہے ہو دارہ

امی نے ڈپٹ دیا۔

آپ کر لیں دارہ کو ذلیل دارہ تو پیدا ہی لوگوں کی جوتی بنے کے لیے ہوا تھا

بس اور کام ہی کیا ہے میرا دارہ یہ کر دو دارہ یہ نہ کرو دارہ ایسے نہ بولو دارہ

بہنوئی کی عزت کرے اس کے علاوہ کیا کر سکتا ہوں میں ہاتھ پاؤں بندھ کر

" رکھ دیے میرے ورنہ اٹھا کر اس کو باہر پھینک دیتا

بہن کے لیے کر رہے ہو دارہ یہ سب تم۔۔۔

امی یہ ہی مسلہ ہے کہ مجھ سے نہیں دیکھی جاتی آپی کی تکلیف آپی کی آنکھوں

میں آنسو اور وہ پیچھلے چھ ماہ سے کس طرح اداسی میں گھیری اس گھر میں ایک

لاش کیطرح چل پھیر رہی ہیں بتائیں اور میں کیا کروں جھک گیا میں آپی کے

لیے اسکے پاؤں مگر وہ انسان آپی کو خوشی نہیں دے گا علیحدگی ہی بہتر ہے

آپ لوگ یہ ضد چھوڑ دیں

طلاق دلواو گے بہن کو" امی حیران ہوئی۔

ویسے بڑی وہ شادی شدہ زندگی خوشی سے گزار رہیں ہیں" وہ چیڑ گیا۔

آہستہ بات کرو سن لے گی وہ" امی نے کہا تو وہ چپ ہو گیا

میرے سر میں درد ہو رہا ہے میں نہیں جا رہا آپ نے جانا ہے تو ڈرائیور کے ساتھ چلی جائیں"

وہ اٹھا

دارہ اچھا نہیں لگے گا کہ میں اکیلی جاؤں" وہ اسکا بازو تھام گئ

دارہ نے خون کا گھونٹ پیا تھا

امی اگر اسکی طبعیت نہیں ٹھیک تو مت لے کر جائیں" نشرہ بولی تو دونوں نے اسکیطرف دیکھا رو رو کے کل سے اب تک اسنے اپنی آنکھیں سجا لیں تھیں

آپی" وہ ایکدم اسکی جانب بڑھا

ایم سوری دارہ ایم سوری۔۔ تمھیں میری وجہ سے یہ سب جھیلنا پڑ رہا ہے میں نے کتنی مشکلات کر دیں تمھارے لیے" وہ بھائی کے سینے سے لگی بری طرح رو دی

دارہ بس یوں ہی آیت جاتا تھا کیونکہ بہن سے محبت بہت کرتا تھا اسنے اپنے جزبات کو کنڑول میں کیا اور مسکرا دیا۔

اٹس او کے یار کیا ہو گیا۔" وہ پیار سے بولا اور پھر آہستہ آہستہ اسنے ان دونوں کو نارمل کر دیا تھا۔۔۔۔۔

شام میں خصوصی کھانے کا اہتمام ہوا تھا اچانک ہی دارہ اور اسکی والدہ آگئیں تھیں تبھی کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

بہارے تو اسکی شکل دیکھ کر ہی باہر نکل آئی تھی یہاں تک کے دارہ کی وجہ سے اسنے آنٹی کو بھی سلام نہیں کیا تھا۔

شجاع صاحب کے کمرے میں دارہ اسکی امی اور باقی سب بڑے بھی تھے جبکہ خواتین کھانے کا انتظام کرنے لگیں تھیں جس میں مدد وریشہ اور سوہاے کے ساتھ عینی بھی کر رہی تھی اور بہارے البتہ یہ جاننا چاہ رہی تھی

"کہ اس سب کی کیا ضرورت ہے بوتل پلائیں اور فارغ کریں

بہارے "سوہائے نے ہی گھوراوہ اس دن کے بعد سے بہت بد تمیزی پر اتری ہوئ تھی بہارے سر جھٹک کر باہر اکر بیٹھ گئ

ہائے ہنی "بلال اسکے پاس آیا تو وہ ڈر گئ

آپ نے مجھے ڈرادیا' وہ گھیرہ سانس بھرتی مسکرائ

اوپس "بلال نے اسکے آگے آئسکریم کی تو وہ ایکدم چیخ مار کر اٹھی

یار آپ کتنے اچھے اور بلکل اس آئسکریم کیطرح سوئیٹ ہیں بہت زیادہ" وہ چلا کر بولی تھی ایکدم اور بلال کے ہاتھ سے آئسکریم جھپٹ کر اسنے کھانا شروع کردی

دارہ فون کال سننے باہر آیا تھا یہ چیخ و پکار سن کر ایک نظر اسے دیکھ کر دوبارہ شجاع صاحب کے کمرے میں چلا گیا جبکہ بلال کھل کر ہنسا تھا۔

میں ساری زندگی تمھارے لیے ایسا ہی رہنا چاہتا ہوں" وہ بولا تو بہارے نے سر ہلا دیا وہ کبھی بھی بلال کے جزبات کو نہیں سمجھتی تھی بس اپنی ہی دھن میں رہتی تھی

دارہ کمرے میں آیا اور سنگل صوفے پر بیٹھ گیا وہ اب تک ایک لفظ نہیں بولا تھا جبکہ سب نے ہی اسکا شکریہ ادا کیا تھا مگر اسکا بھی کچھ خاص ریسپونس نہیں دیا تھا اسنے۔

بس بیٹا ہم اب نشرہ کو لینے ارہے ہیں آج تو ابا جی کی طبعیت خراب ہو گئی ورنہ آج ہی لینے بھیج دینا تھا میں نے رابعہ کو"

انعام صاحب بولے تو دارہ نے انکیطرف دیکھا

ہلکا سا مسکرایا اس مسکراہٹ میں بھرپور طنز تھا۔۔۔۔

اسکی طنزیہ مسکراہٹ کو سب نے محسوس کیا تھا

" آپکو نہیں لگتا یہ خیال آپ لوگوں کو کافی جلدی اگیا

دارہ "امی نے زرا گھور کر دیکھا تو وہ چپ ہو گیا

کہنے دو بہن سہی ہی کہہ رہا ہے اتنا عرصے ایک معصوم بچی کو ذلیل کر کے رکھا ہے بس آگے سے ایسا کچھ نہیں ہو گا پہلے تو اسنے اپنی ضد چلالی ہے اب کچھ نہیں ہو گا " فیضان صاحب بولے۔

تو آپکے پاس اس بات کی گارنٹی ہے کہ میری بہن اب یہاں خوش رہے گی "

وہ ان سب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

وہ سب ہی ایکدم چپ ہو گئے امی بے چینی سے پہلو بدلنے لگیں اب بہن کے سسرال میں آکر کون اتنی اکڑ دیکھاتا ہے کچھ برا نہ ہو جائے وہ اسی پریشانی میں تھیں

" گارنٹی کا کیا مطلب ہے تمھیں ہماری زبان پر اعتبار ہونا چاہیے کیا ایک ہی شخص سے بار بار ڈسنا ہے مجھے کیا پاگل سمجھ رکھا ہے مجھے آپ لوگوں نے "وہ اکھڑ کر بولا تو امی نے اسکا بازو پکڑ لیا

چپ ہو جاؤ" وہ گھور کر بولیں

وہ چپ ہو گیا ان سے بھلا کیا اختلاف کرتا۔

بس کل رابعہ اجائے گی نشرہ کو لینے

ایم سوری مگر میں نہیں بھیجوں گا" وہ سرد مہری سے بولا

کیوں" امی نے گھورا۔

کیونکہ میری بہن ہے کھلونا نہیں میں یہ بات نہیں کرنے آیا تھا آپ لوگوں کے اباجی کی طبعیت پوچھنے آیا تھا" اسنے خود ہی بات ختم کر دی۔

مگر بیٹا مسلہ بھی تو حل کرنا ہے

انکل سولہ مہینوں کے بعد اگر آپ اس بات پر اگئے ہیں کہ معملہ حل کرنا ہے

" تو میرے گھر آیئے گا میں وہاں بات کروں گا

اسنے کہا اور چپ ہو گیا باقی سب بھی چپ ہو گئے تھے جبکہ امی شدید شرمندگی کا شکار تھیں باہر تک ان لوگوں کی آوازیں جا رہیں تھیں وہ سب خواتین بھی سن چکیں تھیں۔

" مجھے اس آدمی کی یہ بلاوجہ کی اکڑ ہی زہر لگتی ہے

بہارے بولی اور آئسکریم کا مزاہ خراب کیے بنا چپ ہو کر بیٹھ گئ۔

امی چلیں "کچھ دیر جب کوئ نہیں بولا تو دارہ خود سے ہی بولا۔

ہم "وہ اٹھنے لگیں

ارے نہیں کھانا بن رہا ہے کھانا کھا کر جایئے گا "افنان صاحب نے آگے بڑھ کر کہا۔

میں ضرور رکتا مگر ضروری کالز ارہیں ہیں پھر کبھی سہی "اسنے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہہ کر احسان اتار کر وہاں سے جانا مناسب سمجھا۔

جبکہ اسکے باہر نکلتے اور اسکے پیچھے آنٹی کو جاتا دیکھ وہ لوگ آگے بڑھیں تھیں مگر دارہ نے اپنی ماں کو رکنے نہیں دیا۔

وہ گاڑی میں بیٹھے اور گھر کے لیے نکل گئے

دارہ تمھاری بد تمیزیاں بہت بڑھتی جارہی ہے جب وہ لوگ آنا چاہتے ہیں نشرہ کو لینے تو ہمیں اس بات کو دل سے قبول کرنا چاہیے تھا کیونکہ ہم بھی یہ ہی چاہتے ہیں "گاڑی میں بیٹھتے ہی اسکی کلاس شروع ہو گئ۔

امی کل کو آپی کو شہروز بھائ نے پھر نکال کر کھڑا کر دیا تو آگے پھر دو سال بعد آپ زبردستی بھیجیں گی انھیں "وہ غصے سے بولا تو وہ خاموش ہو گئیں وہ سچ کہہ رہا تھا

پھر تم کیا کرو گے "وہ سوال کرنے لگیں

کم از کم اپنی بہن کی سکیورٹی کے لیے کچھ نہ کچھ تو کر ہی لوں گا "اسنے سر جھٹک کر ڈرائیو پر دھیان دیا جبکہ وہ خود بھی خاموش ہو گئیں۔

وہ رات گئے آیا تھا۔

گھر میں چہل پہل تھی جبکہ معمول تو کچھ یوں تھا کہ جب وہ لیٹ آتا تو سب اپنے کمروں میں ہوتے اسنے اس چہل پہل کی وجہ سعد سے جاننا چاہی جو موبائل استعمال کر رہا تھا

سر پر لگنے والے تھپڑ سے سعد ایکدم غصے سے پلٹا اور غصہ جھاگ کیطرح بیٹھ گیا کیونکہ سامنے ارتاش تھا پولیس یونیفارم میں تھا وہ تھکا تھکا سا آ بیٹھ گیا

یہ آج جگ رتا کیوں ہو رہا ہے" اسنے سر صوفے کی پشت پر ڈالتے ہوئے سوال کیا

" اباجی کی طبعیت صبح بہت خراب ہو گئی تھی وہ بے ہوش ہو

اور پوری بات سنے بنا ہی وہ پریشانی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور تقریبا دوڑتا ہوا اباجی کے کمرے میں آیا جہاں وہ سونے کی تیاری کر رہے تھے بہارے بھی وہیں تھی انکی ہیلپ کر رہی تھی۔

اور بلال بھی

"کیا ہوا ہے اباجی

اسنے پوچھا تو وہ مسکرا دیے۔

میں تو بھول گیا تھا ایک اور پوتے سے بھی نمپٹنا ہے" وہ لیٹتے ہوئے مسکرا کر بولے

یار آپ اپنا خیال کیوں نہیں رکھتے کیا ہوا ہے کیسے ہوئی ابا جی کی طبعیت خراب" ارتاش نے بہارے کی جانب دیکھ کر سوال کیا تو جواب بلال نے دیا

۔

اسنے ذ سے ساری بات بتائی

ایک تو شہروز بھائی بری طرح لڑ گئے ہیں ہم سب کو" وہ زرا غصے سے بولا اسکی زندگی بھی تو شہروز کی وجہ سے پھنسی ہوئی تھی۔

سب ہی اس بات پر راضی تھے کہ واقعی وہ اپنی ہٹ دھرمی سے رشتوں کو سمجھ نہیں رہا۔

کچھ دیر وہ مزید وہاں بیٹھا رہا سرسری صو تحال جانی اور جب ابا جی انگھنے لگے تو وہ تینوں باہر نکل آئے

اب لاونج میں بڑے نہیں تھے بس وہ سب ہی تھے

میں فریش ہوں گا" ارتاش تھکا تھکا سا بولتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

" بھیا مامی نے کہا تھا کھانا دے دوں آپکو لگا دوں

بہارے کو یاد آیا تو بولا

وہ تمھاری ایک کزن شریف ہیں کہاں پائی جاتی ہیں وہ ان سے کہہ دو" وہ کہہ کر چلا گیا جبکہ بہارے کے دانت نکل آئے

وہ جلدی سے اٹھی تو بلال نے روک دیا

سوہنائے تائی جان کے کمرے میں ہے مت کہنا اسے غصہ ہو گئیں پھر وہ

"ارتاش پر

اسنے سمجھایا

اور اگر نہ کہا تو ارتاش بھیا میری کلاس لگا دیں گے اور مجھے اپنے فیل ہونے کی اطلاع پورے پاکستان میں نہیں چھپوانی پہلے ہی یہ شخص مجھے زہر لگ رہا ہے"

سعد کے دانت نکالنے پر وہ غصے سے اسے گھورتی ہوئی چلی گئ جبکہ بلال اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

" ویسے تمھیں کیا ملا اسکی خبر پھیلا کر

بلال نے سعد کو گھورا

سکون راحت چین ایسی چین جو کبھی نہ ملی ہو آپکو یاد نہیں اس بد تمیز نے شہروز بھیا سے کس کس طرح پیٹوایا ہوا ہے مجھے " وہ انتقامی نظروں سے دیکھتا بولا تو بلال کھل کر ہنس دیا

کوئ حال نہیں تم دونوں کا حال کہ بڑی ہے وہ تم سے پھر بھی بچوں کیطرح لڑتے ہو" اسنے نفی میں سر ہلاتے خود بھی سیل فون نکال لیا۔

دوسری طرف بہارے نے سوہائے کو میسیج کیا اور اسکے بعد جب کوئ ریسپونس نہ ملا تو وہ خود ہی پہنچ گئ۔

" وہ تائ جان سوہائے کو بھیج دیں

سوہائے فرزانہ کے پاس بیٹھی اسکا سر دبا رہی تھی فرزانہ نے اب تک وریشہ سے بھی کوئی کلام نہیں کیا تھا اسے وریشہ جیسی لڑکی اپنی بہو کی صورت قبول ہی نہیں تھی اور کل رات والے حادثے سے وریشہ بلکل ہی پردہ نشین ہو چکی تھی۔

سوہائے نے بہارے کیطرف دیکھا جو اسے اشاروں میں کچھ کہہ رہی تھی۔

کیا کرو گی سارا دن تو تم دونوں ایک دوسرے کے کانوں میں گھسی رہتی ہے

"ابھی میرا سر دبا رہی ہے یہ

فرزانہ زرا گھل میں تھیں

امی سن کر اجاتی ہوں" سوہائے نے خود ہی کہا

نہیں کمرے میں جا کر سو جانا اب باہر مت نکلنا" وہ نیند میں جاتی ہوئیں بولیں

جی امی" سوہائے کہہ کر اٹھ گئی جبکہ باہر آئی تو بہارے نے اسے ارتاش کا پیغام دیا اور پورے تیس دانتوں کی نمائش کرنے لگی۔

میں نہیں جا رہی تم دے دو" سوہائے اداسی سے بولی

اسنے امی سے بات کرنے کا جب جب سوچا تب تب امی ارتاش کی اور وریشہ کی برائیاں کرتی رہیں تھیں اور اب جب ارتاش نے کہا تھا تو وہ اس سے لازمی سوال کرتا اور اسکے پاس کوئی جواب نہ ہوتا وہ اداسی سے کہہ گئی

بہارے نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا

وہ غصہ کریں گے" بہارے نے اسے یاد دلایا۔

غمزدہ ہونے سے تو غصہ کرنا بہتر ہے" وہ بھیگی پلکوں سے اسے دیکھ کر کمرے میں چلی گئی جبکہ بہارے نے فرزانہ مامی کے دروازے کو گھورا بلاوجہ وہ ان دونوں کے بیچ میں حائل تھیں۔

بہارے نے کھانا گرم کیا اور ارتاش کے کمرے میں دینے چلی گئی کیونکہ سب لاونج میں سے چلے گئے تھے اپنے کمروں میں بس اب وہ بھی جانے لگی تھی

ارتاش نے بہارے کی طرف دیکھا

وہ کہاں ہے" اسنے سوال کیا وہ لیپ ٹاپ پر کچھ سرچ کر رہا تھا بہارے نے اسے ساری کہانی بتادی

لے جاؤ یہ کھانا اور اس سے کہو اگر وہ نہ دو منٹ میں میرے کمرے میں آئی تو اچھا نہیں ہو گا" وہ بھڑ کا۔

بھیا وہ مامی کی وجہ۔۔۔۔

بہارے یہ تمھارا مسلہ نہیں ہے لے جاؤ" اسنے بات پوری سنے بنا ہی بہن کو زرا آرام سے کہا تو بہارے کھانا اٹھ کر سوہائے کے پاس لے آئی

بس یہ کثر رہ گئی تھی وہ یہ سارا کھانا میرے سر میں مار دیتے۔۔۔لے جاؤ" وہ غصے سے بولی اور خود بیڈ پر لیٹ گئی سوہائے کے پاس دوسری کوئی اوپشن نہیں تھا۔

وہ بھاری قدموں سے اٹھی اور ایک نظر امی کے کمرے کو دیکھ کر وہ ارتاش کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

جیسے ہی وہ کمرے کے دروازے پر پہنچی ارتاش نے خود ہی دروازہ کھول دیا سوہائے ذرا گھبرا گئی۔

وہ بڑی بڑی آنکھوں سے اسکے سرخ چہرے کو دیکھنے لگی۔

وہ اندر داخل نہیں ہوئی تھی ارتاش نے کھانے کی ٹرے لے کر سائیڈ پر رکھی اور اسے اندر کھینچ لیا۔

یہ عمل کافی بے ساختہ تھا کہ سوہائے سیدھا ارتاش کے سینے سے جا لگی اس بات سے ارتاش کو تو بلکل فرق نہیں پڑا جبکہ سوہائے سر سے پاؤں تک کانپ اٹھی آج تک اسنے اسے چھوا نہیں تھا اور اس وقت وہ گھبرا کر جلدی دور ہوتی دروازے سے باہر نکلنے لگی کہ ارتاش نے دروازہ ہاتھ بڑھا کر بند کر دیا

" ک۔۔۔ کوئی دیکھ لے گا

اسکی سانسیں ارتاش کی اس بے باکی پر بھاری ہو رہیں تھیں

میں چاہتا ہوں کوئی ہمیں یوں دیکھ لے تاکہ میرا کام آسان ہو" وہ سینے پر ہاتھ باندھتا اس سے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑا ہو گیا

سوہائے کچھ بول نہیں سکی اسکی پیشانی اس ہلکی سی قربت پر بھیگنے لگی تھی۔

"تم نے تائی جان سے بات کی ہے

وہ پوچھنے لگا

سوائے اسی سوال سے بچنا چاہ رہی تھی

وہ چپ رہی

سوہائے "ارتاش کو اسکی خاموشی پر غصہ چڑھنے لگا۔

"میں میں بات کرنا چاہتی ہوں مگر وہ میری بات نہیں سنتی

وہ بے بسی سے بولی

تو کیا کروں بتاؤ کسی اور کا ہونے دوں تمھیں نہ تم مجھے بات کرنے دیتی وہ نہ تم خود کرتی ہو تو کیا مطلب ہے اس بات کا یہ میں یہ سمجھوں کہ تمھارا اہتشام پر

"دل اگیا ہے

وہ بگڑ کر بولا

ارتاش "سوہائے کی آنکھوں میں پانی بھر گیا

ہاں اب لگ تو یہ ہی رہا ہے تم بچ رہی ہو مجھ سے "وہ گھور کر بولا۔

"ایسا نہیں ہے امی نہیں مانتی نہیں سنتی آپ آپ ابا جی سے بات کریں نہ

اسنے خود ہی حل دیا

ہاں لگ رہا ہے مجھے ہی خود کچھ کرنا پڑے گا تم تو ڈولی میں بیٹھ کر کسی اور کی ہو

"جاؤ گی سکون سے

وہ بولا تو سوہائے شرمندہ ہو گئ

لیکن ایک بات یاد رکھنا جب تم میرے اس کمرے میں اگئ اور میرے چنگل میں پھنس گئ تمھارا حشر وہ کروں گا یاد رکھو گی کہ یہ محبت کا جرم تم نے کس سے کیا ہے" وہ اسکی جانب قدم بھرتا اسے ڈراتا گھمبیر لہجے میں بولا تھا کیونکہ سوہائے پہلے ہی گھبرا رہی تھی

سوہائے نے ارد گرد دیکھا اور دروازے کو تھام لیا

پھر میں ہوں گا تم ہو گی اور ایک گھیری خاموش اور لمبی رات تمھاری زندگی کی سب سے لمبی رات" اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکے نزدیک آنے سے پہلے وہ جیسے سر پر پاؤں رکھتی باہر دوڑی تھی ارتاش کھولے دروازے سے اسے بھگتا ہوا دیکھ کر مسکرا دیا

مگر پریشانی وہ اسے دے گئی تھی۔

اسنے دروازہ بند کیا اور گھیرہ سانس بھرا

کل ہی وہ ابا جی سے بات کرنے والا تھا۔

وریشہ صبح کی نماز پڑھ کر باہر لون میں اگئی۔

اسے دادا جان کی بہت زیادہ یادار ہی تھی۔

اسکی آنکھیں بھیگ گئیں اور بس کچھ دیر لگی وہ دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر رونے لگی

وہ بینچ پر بیٹھی تھی بینچ کافی ٹھنڈا تھا اور ماحول میں ہلکی سی خنکی بھی تھی کہ اسکے ہاتھ بہت ٹھنڈے ہو رہے تھے وہ رو رہی تھی۔

کہ اسے احساس نہیں ہوا کہ اسکے پاس کوئی اکھڑا ہوا ہے۔

معاذ جوگنگ پر گیا ہوا تھا۔

وہ واپس لوٹا تو سانسیں پھول رہیں تھیں کچھ دیر لون کہ گراس پر وہ ایکدم لیٹ گیا اور آسمان کو دیکھنے لگا۔

اس وقت اسکے دماغ میں کوئ سوچ نہیں تھی اسنے پاس پڑی پانی کی بوتل اٹھا کر ابھی کھولی ہی تھی کہ اسے رونے کی آواز آنے لگی۔

اسنے اٹھ کر دیکھا تو سامنے بینچ پر وہ سو فیصد اسکی زبردستی کی بیوی ہی تھی کیونکہ گھر میں اتنی بھی لڑکیاں نہیں تھیں کہ اسے پہچاننے کی ضرورت پڑتی اور ویسے بھی اسکی تینوں بہنیں اس وقت گھوڑے بیچ کر سو رہی ہوں گی اسی لیے وہ سمجھ گیا تھا کہ سامنے وریشہ ہے۔

وہ کافی بے مروت شخص تھا مگر فلحال وہ اٹھ کر اسکے پاس اگیا۔

وہ اب بھی رو رہی تھی معاذ نے اسکی جانب پانی کی بوتل بڑھادی۔

وریشہ نے جیسے ہی ٹھنڈی بوتل پر اپنے ہاتھ محسوس کیا جھٹکے سے سر اٹھایا تو سامنے وہ کھڑا تھا۔

بلیک ٹریک سوٹ میں شاندار پرسنلٹی کے ساتھ وہ اس سے تو بہت بڑا تھا وہ جھجھک سی گی آنسو صاف کر کے بوتل لیے بنا ہی چہرہ موڑ لیا۔

جبکہ معاذ نے زرا گھور کر دیکھا

اسے نہیں لگ رہا تھا یہ لڑکی اسے اگنور بھی کرے گی اتنی سی لڑکی اور معاذ کو اگنور کر رہی تھی اسنے پانی کی بوتل گھاس پر پھینک دی۔

وریشہ نے اپنی ہلکی ہلکی سرخی مائل نظروں سے یہ شدید عمل دیکھا وہ شاید وجہ جانتی تھی۔

مجھے شوق نہیں ہے یہاں کھڑا ہو کر تمھیں پانی پلانے کا۔"اسکے عزت نفس پر شاید زور سے لگی تھی تبھی غصے سے بولا۔

م۔۔میں نے تو نہیں کہا آپ یہاں کھڑے ہوں" وہ مدھم آواز میں بولی معاذ کو یہ بھی امید نہیں تھی وہ جواب دے گی۔

وہ اسے کھڑا گھورتا رہا۔

وریشہ وہاں سے جانے کے لیے پر تولنے لگی اور جب وہ یوں ہی جما کھڑا رہا تو وہ اٹھ کر وہاں سے جانے لگی وہ اسکے وہاں کھڑے ہونے سے ان ایزی ہو رہی تھی۔

وہ جانے لگی معاذ تپ ہی گیا۔

اسنے اسکی کلائی اپنے بھاری ہاتھ میں جکڑ لیا۔

اور جھٹکے سے اسکا رخ موڑا وریشہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

" کیا کرنے آئیں تھیں اس دن میرے کمرے میں

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سوال کر رہا تھا

ک۔۔۔کچھ۔۔۔کچھ نہیں م۔۔مجھے ل۔۔لگا یہ

۔۔یہ ابا جی کا کمرہ ہے" وریشہ اس سے اپنا ہاتھ چھوڑنے کے چکروں میں جھوٹ بول گئ

جھوٹ" وہ بھڑکا۔

تم مجھ سے بات کرنے آئی تھی کیا بات کرنا چاہتی ہو ایک بات میری کان کھول کر سن لو میں اس زبردستی کے رشتے کو ایکسیپٹ نہیں کر پا رہا ہوں تو "بلاوجہ مجھ پر مسلط ہونے کا سوچنا بھی مت

زرا اسکے چہرے کے نزدیک ہوتے وہ پھنکارہ۔

م۔۔۔میں بھی یہ ہی کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔م

۔۔مجھے م۔۔۔مجھے طلاق د۔۔۔دے دیں م۔میں یہ۔۔۔ش۔۔۔شادی "نہیں۔۔قبول۔۔کر۔۔۔کروں گ۔۔گی

وہ بولی یہ معاذ کے لیے دوسرا بڑا شوکڈ تھا اسے لگا تھا ایسی غریب لڑکیوں کے لیے کتنے عزاز کی بات ہے کہ اس جیسا انسان مل جائے اور یہاں وریشہ نے اسکی خوش فہمیوں پر پانی پھیر دیا تھا

معاذ کی خوش فہمیوں پر ایسا پانی پڑا تھا کہ وہ حونک ہی رہ گیا۔

یہ۔۔ تمھاری عمر ہے اتنی بڑی بات مجھے کہنے کی" وہ جھڑک کر بولا

وریشہ بھیگی بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم کہو گی مجھے کہ تم نے میرے ساتھ نہیں رہنا مطلب رئیلی

وہ طنزیہ ہنسا

یہ بات تم ڈیسائیڈ کرو گی پوری طرح تمھارا قد معاذ حسن جتنا بھی نہیں اور تم اتنی بڑی بات کہو گی" وہ کافی زیادہ بھڑک اٹھا تھا وریشہ کی بات پر۔۔۔

ج۔۔۔جب آپ۔۔اور میں۔۔ نہیں ایکسیپٹ کر۔۔۔ کر رہے تو ال۔۔الگ ہونا ہونا ہی ہے۔۔۔ می۔۔میں کسی پر۔۔ مسلط نہیں ہونا چا۔۔اہتی م۔۔مجھے اب۔۔۔اچھا نہیں لگتا آپ۔۔مجھے۔ازاد کر دیں "۔م۔۔میں یہاں سے چلی۔۔چلی جاؤں گی

گالوں پر بہتے آنسوں کو معاذ نے توجہ سے دیکھا تھا جبکہ وہ اسکی سوچ کے برعکس بات کر رہی تھی کھڑے کھڑے معاذ کے دماغ کے جالے جھڑ گئے تھے۔

جبکہ وریشہ کو رونا آرہا تھا بہت زیادہ۔

معاذ نے اچانک ہی اسے بینچ پر پھینک دیا

وریشہ کانپ سی گئی اور معاذ اسپر جھکا۔

اسکی خوف زدہ آنکھوں میں دیکھا۔

مس وریشہ تمھارے نام کے آگے معاذ کا نام ہے اور میں تم سے بڑا ہوں تو بہتر ہو گا کہ ہر فیصلے کی ذمہ داری کو مجھ پر چھوڑ دو پہلے مجھے لگتا تھا کہ تم ایک چھوٹی سے بیوقوف لڑکی ہو مگر نہیں تمھاری آج کی گفتگو نے ثابت کر دیا کہ تمھارے اس بھیجے میں بہت کچھ ہے تو تمھیں جلد میرے کمرے میں ہونا چاہیے۔" وہ بولا وریشہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

شیٹ آپ مجھے کسی قسم کا کوئی ریسپونس نہیں چاہیے خبردار جو تم نے گھر میں کسی بھی شخص سے اپنے ان خیالات کا اظہار کیا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

"

وہ انگلی اٹھا کر بولا۔

وریشہ سر جھکا گئی۔

" اپ کیوں کر رہیں ہیں ایسے

معاذ ابھی اسکی جانب دیکھ ہی رہا تھا کہ اسکی جانب سے مزید سوال اٹھا۔۔۔۔

دلچسپ لگ رہا ہے یہ موضوع اب مجھے اور یقین مانو مجھے جو سبجیکٹ دلچسپ لگتا ہے میں اسکی گہرائیوں میں جا کر کھول کھول کر اسکا مطالعہ کرتا ہوں"

اسکے کان کے نزدیک جھک کر وہ بولا تھا وریشہ کی آنکھیں پھٹ گئیں۔

جبکہ معاذ مسکرایا یہ حقیقت تھی اس سے بات کر کے تو الگ ہی سوچ بدل رہی تھی۔

اسنے وریشہ کی حیران حونک نظروں کی جانب دیکھا اور شانے آچکا کر وہاں سے چلا گیا۔

" وریشہ البتہ اگلا سانس بمشکل ہی بھال کر سکی تھی

ابا جی کی طبعیت اب پہلے سے بہتر تھی تبھی انھوں نے انعام اور فیضان سے کہا کے وہ دارہ کے گھر انکے ساتھ چلے

شاید انعام صاحب بھی یہ ہی چاہتے تھے بلکہ ابا جی کے ٹھیک ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

ابا جی دارہ کیا راضی ہو جائے گا اور بھیج دے گا نشرہ کو" انعام صاحب نے سوال کیا۔

مجھے علم نہیں مگر میں بس اتنا جانتا ہوں کہ فلحال جو وہ چاہے گا وہ ہی ہو گا دیکھو وہ لوگ حق پر ہیں اور ہمیں انکی عزت کرنی چاہیے جب ہم نہیں کریں گے تو شہروز بھی نہیں کرے گا اور میں تھک گیا ہوں اس بچی کی آہیں کتنے عرصے سے سمیٹ رہے ہیں انعام اللہ کو کیا منہ دیکھائیں گے"

ابا جی بولے تو سب ہی متفق ہوئے تھے۔

گھر کے لڑکے تو اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے تھے البتہ لڑکیاں اور خواتین تھیں جو سب ہی راضی تھیں مگر بہارے نہیں

اباجی آپکی طبعیت کی خراب ہو جائے گی وہاں جا کر" بہارے نے زرا غصے سے کہا۔

ارے نہیں ہوتی بھئ میری فکر نہ کرو جلدی سے ناشتہ کرو اپنی سلیپ لے کر آؤ سپلی پاس نہیں کرنی کیا" وہ ہلکی آواز میں اسکے کان میں جھک کر بولے

بہارے انھیں دیکھ کر ہسنے لگی

اباجی آپ بہت چالاک ہیں سب کو بتا دیتے ہیں اور پھر کھسر پھسر کرتے ہیں

" وہ بولی تو اباجی کھل کر ہسنے اور اسے سینے سے لگا لیا

میرا بچہ۔" وہ پیار سے بولے اور بہارے نے بھی ایک گھیرہ سانس بھر کر انکے گرد بازو باندھ لیے وہاں سب ہی مسکرائے تھے۔

" دعا کرنا بچیوں اللہ تعالیٰ اس کام میں آسانی کرے

بہارے الگ ہوئ تو اباجی نے سب سے کہا۔

تو سب نے سر ہلایا۔

یہ شاید اس گھر کا بہت بڑا معملہ تھا تبھی سب سنجیدگی سے بولے اور ابا جی کے ساتھ انعام اور فیضان بھی چلے گئے۔

شام چھ بجے کے بعد کا وقت تھا اور یہ ہی وقت تھا جس میں دارہ گھر ہوتا تھا۔

وہ جب پہنچے تو سامنا صرف نشرہ اور اسکی والدہ سے ہوا

نشرہ ایکدم حیران ہو گئ اور جلدی جلدی انکی آؤ بھگت میں لگ گئ جس پر ابا جی اور ان دونوں نے روکا اور اسے ساتھ بیٹھا لیا

دارہ نہیں ہے گھر پر کیا" ابا جی نے پوچھا۔

وہ شاید دیر ہو گئ آج آنے میں بھائ صاحب ویسے تو اس وقت لوٹ آتا ہے"

امی بولیں اور ان لوگوں کے سامنے چائے اور دیگر لوازمات سے ٹیبل سجادی

اچھا اچھا ہم لوگ تو بیٹا بس اسی کی وجہ سے اس وقت آئے تھے ورنہ اپنی بہو کو لے جانے کی جتنی جلدی ہے ہمیں اس سے زیادہ کوئی کام نہیں" وہ مسکرا کر بولے۔

توامی بھی مسکرائیں

آپکی بیٹی ہے آپ کے ساتھ ہی جائے گی" وہ بولیں تو انعام صاحب کو بیٹے پر بہت افسوس ہوا کتنا خوش قسمت تھا وہ کہ کتنا اچھا سسرال ملا تھا مگر اسکا نخرہ ختم نہیں ہو رہا تھا۔

تقریبا ایک گھنٹہ وہ لوگ نشرہ سے باتیں کرتے رہے تھے اور پورے سات بجے دارہ گھر میں داخل ہوا اسنے مہمانوں کی جانب دیکھے بنا ہی صوفے پر بیگ پھینکا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا جبکہ امی جلدی سے اٹھیں۔

جی سر فائل میں نے خود چیک کی ہے آپ بے فکر رہیں کوئی مسلہ نہیں آئے گا" وہ بولا تو ایکدم ان تینوں نے پلٹ کر دیکھا بلیک پینٹ کوٹ میں بلیک ہی ٹائم لگائے وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا اسکے گھنے بال بہت ترتیب سے بنے تھے

جبکہ ستواں ناک بلکل کھڑی تھی اور سب سے حسین اسکی آنکھیں ایک مرد کی آنکھیں اتنی حسین ہو سکتی تھیں یہ تھوڑی حیران کن بات تھی مگر یہ حقیقت تھی کہ اسکی آنکھوں میں عجیب بات تھی سامنے والے کو اپنے اثر میں آنکھوں کی جنبش سے ہی لے لیتا تھا امی نے دارہ کو ان لوگوں کی جانب متوجہ کرایا دارہ نے دیکھ لیا وہ اپنے سینئر سے بات کر رہا تھا کچھ دیر بنا روکے وہ بولتا رہا اور پھر فون بند ہو گیا۔

فون بند کر کے اسنے پینٹ کی پاکٹس میں رکھا اور ان سب کو فورا اسلام کیا تھا ورنہ اسکی ماں کا بس تو چل نہیں رہا تھا دارہ انکے قدموں میں بچھا جائے کیونکہ دارہ کی مرضی کے عین مطابق وہ لوگ گھرا چکے تھے خود چل کر۔۔۔

سب نے سلام کا جواب دیا اور حال چال پوچھا دارہ نے بھری ہوئی ٹیبل کی جانب بس ایک نظر دیکھا

وہ چپ ہو کر بیٹھ گیا

وہ تینوں کے ساتھ ساتھ امی بھی خاموش تھیں۔

کچھ دیر کے توقف کے بعد اباجی ہی بولے

بیٹے ہم نشرہ کو لینے آئے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ تم نشرہ کو ہمارے ساتھ بھیج دوگے اور میں تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ دوبارہ ایسی بھول کبھی نہیں ہو گی "اباجی بولے تو انعام اور فیضان نے بھی سر ہلایا۔

ہم تمھیں مزید شکایت کا موقع نہیں دیں گے دارہ۔" فیضان صاحب بولے جبکہ دارہ نے سر ہلایا امی کو خوشی ہوئی چلو دماغ تو سیدھا چل رہا تھا اسکا جبکہ نشرہ چپ چاپ سر جھکائے بیٹھی تھی۔

اور شہروز کو بھی میں سیدھا کردوں گا" انعام صاحب بولے

دارہ نے انکی طرف دیکھا۔

یہ تو اپکو انھیں شادی کے اگلے روز ہی سیدھا کر دینا چاہیے تھا کیونکہ ہاسپٹل آپی کو میں لے کر گیا تھا" وہ بولا تو ایکدم نشرہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا جبکہ اب سب بھی خفیف سے شرمندہ ہو گئے

اسی روز انکو دو تھپڑ لگا سکتے تھے خیر دیر آئے درست آئے" وہ آگے ہو کر بیٹھ گیا۔

اپنی ماں بہن کی جانب دیکھا کہ وہ جو بھی کہے گا وہ دونوں اسکے خلاف ہی بولیں گی۔

امی آپ کھانے کا انتظام کر لیں" وہ بولا

" اوہاں ہاں میں کر لیتی ہوں

آپی آپ بھی چلی جائیں امی کے ساتھ" وہ بولا تو ان دونوں کو ہی وہاں سے ہٹنا پڑا مگر کان وہیں لگے ہوئے تھے لیکن کچن زرا فاصلے پر تھا تو آواز دھیمی ہی ا رہی تھی

امی مجھے ڈر لگ رہا ہے دارہ یہ کیا باتیں کر رہا ہے اگر وہ لوگ پھر سے خفا ہو گئے" نشرہ نے پریشانی سے کہا۔

کچھ نہیں ہو گا نشرہ اگر اسی طرح تم تمام عمر ڈرتی رہی تو بلکل مجھ جیسی ہو جاؤ گی کہ رشتوں کو نبھانے کے لیے اپنا آپ ختم کر دینا بس میری خوش قسمتی یہ

ہے کہ میرا شوہر اور بیٹا بہت اچھے ہیں اور تم ابھی سے خود کو مت گیرا وہ تمھارا بھائی ہے دلی خواہش جانتا ہے تمھاری تم صبر کرو زیادہ پھیلے گا تو میں امن کھینچ دوں گی "امی نے اسکا گال تھپتھپایا تو وہ سر ہلا گئی

دوسری طرف وہ لوگ دارہ کے بولنے کے منتظر تھے۔

دارہ نے گھیرہ سانس بھرا۔

اور ان تینوں کی آنکھوں میں دیکھا

اسکے بھینچے ہوئے دانت اور ناک پر غصہ صاف دیکھائی دیا جا سکتا تھا۔

میری بہن کھلونا نہیں ہے کہ جب چاہیں گے آپ لوگ گھر سے باہر نکال دیں گے اور جب چاہیں گے گھر میں دوبارہ سجانے کے لئے کے جائیں گے احساسات اور جذبات رکھنے والا ایک وجود ہے جس کی ہر تکلیف پر مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

آج آپ لوگ یہاں اسے لینے آئیں ہیں آپکا پوتا کہاں ہے یہ آپکا بیٹا اور آپکا بھتیجا۔

جس شخص کو لینے آنا چاہیے تھا وہ موجود نہیں ہے میری بہن آپ لوگوں کے ساتھ رہے گی یا اس کے ساتھ۔

شہروز کو ابھی بلا لیتے ہیں" انعام صاحب جلدی سے بولے

جی شاید آپکو شہروز بھائی کے بنا نہیں آنا چاہیے تھا۔" وہ بولا تو انعام صاحب کال کرنے لگے

ویسے کوئی فائدہ نہیں ہے اس وقت شہروز بھائی بھی اجائیں میں تب بھی آپی کو نہیں بھیجوں گا اسکی وجہ یہ ہے کہ مجھے آپ لوگوں پر ٹرسٹ نہیں ہے ایک پرسنٹ بھی کیا گرنٹی ہے کہ وہی سب کچھ میری بہن کے ساتھ دوبارہ نہیں ہو گا"

وہ آرام سے ہاتھ سینے پر باندھ کر ٹیک لگا تا ان لوگوں کو دیکھنے لگا۔

ہم زبان دے رہے ہیں

یہ زبان تو پہلے بھی دی تھی" اسنے شانے اچکائے

تو تم کیا چاہتے ہو بیٹا وہ بتادو کیونکہ نشرہ ہماری بہو ہے اور ہم مزید اسے یہاں نہیں چھوڑنا چاہتے"

اچھی بات ہے بہت اچھی بات ہے شجاع صاحب اور اسی وجہ سے میں نے ایک بات سوچی ہے اور وہ یہ ہے کہ میری بہن آپکی بہو اس وقت اس گھر میں جائے گی جب وہاں سے کوئی بھی لڑکی اس گھر کی بہو بن کر آئے گی یہ فقت میری بہن کی گارنٹی ہو گی کہ آپ لوگ اسے خوش رکھیں گے آپ لوگوں کا بیٹا میری بہن کے ساتھ جانوروں والا رویہ نہیں رکھے گا" وہ بنا جھجھکتے اور بنا لحاظ کے بولا تو وہ سب ایکدم حیران رہ گئے انھیں فلحال دارہ سے اس بات کی امید نہیں تھی۔

ایکدم خاموشی چھا گئی

امی دیکھیں کسی باتیں کر رہا ہے" نشرہ کا لہجہ بھیگ گیا۔

" پتہ نہیں میں اس لڑکے پر کیسے یقین کر لیتی ہوں رو کو تم میں جاتی ہوں وہ ابھی باہر نکلتی کہ اباجی بولے۔

کس سے شادی کرنی ہے تمھیں" وہ سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھ رہے تھے

شجاع صاحب لفظوں کو درست فرمایئے ذرا مجھے نہیں کرنی آپکی کسی بھی پوتی سے شادی اور نہ میں ایسے شوق رکھتا ہوں یہ جسٹ میری بہن کی سکیورٹی کی بنیاد پر ہو رہی ہے تو آپکے گھر میں تین خواتین ہیں جس کو چاہیں آپ یہاں بھیج دیں "

اپنا بھرم رکھتا وہ آرام سے بیٹھ گیا کہ اسکی کسی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

مگر پھر سے ایسے رشتے کی بنیاد رکھنا جو مرضی پر نہ بنا ہو جس میں دونوں فریقوں کی مرضی نہ وہ پھر سے ویسے ہی حالات پیدا ہو جائیں گے " دارہ سکندر آپکا پوتا نہیں ہے "اسنے آنکھیں گھما کر طنز مارا۔

برحال جو بھی ہے میرے پاس بس اتنی ہی بات ہے جس دن آپکے گھر کی لڑکی یہاں اس گھر کی بہو بنے گی بس اسی دن آپی آپ لوگوں کے ساتھ جائیں گی "

وہ بولا۔

وہ تینوں سوچ میں پڑ گئے تھے۔

اور اگر میری مرضی آپ پوچھنا چاہیں گے تو میں فیضان صاحب آپکی بیٹی سوہائے کا نام لوں گا ہاں یہ سچ ہے آپکو اچھا نہیں لگے گا مگر سچ تو بس اتنا ہی ہے

"

نہیں سوہاے نہیں "ابا جی ایکدم بولے۔

دارہ کے لبوں پر مسکان ٹھر گئ۔

سوائے میرے پوتے کی منگ ہے "ماتھے پر شکنیں تھیں انکے دارہ کو پرواہ نہیں تھی جتنے عرصے سے وہ بے عزت ہو رہا تھا اسکا تو کچھ بھی اس وقت وہ برداشت نہیں کر رہے تھے۔

ہم بہارے کو اس گھر کی بہو بنانا چاہیں گے "وہ کچھ سوچ کر بولے

یہ فقر آپکی مرضی ہو گی "وہ بولا اور اٹھ گیا

" میں کھانا دیکھتا ہوں

"نہیں بیٹا اب تب ہی کھالیں گے جب یہ رشتے مزید مظبوط ہوں گے

ابا جی اٹھ گئے۔

دارہ نے زحمت نہیں کی روکنے کی اور وہ لوگ اسی شش وپنج میں وہاں سے نکل گئے۔

دارہ نے کوٹ اتارا اور اپنی ماں بہن کو دیکھا

ناٹ اگین پلیز میں تھکا ہوا ہوں آپ لوگ اب میری عدالت لگانے مت بیٹھ جایئے گا" وہ بولا اور اپنے کمرے میں چلا گیا

تم نے سوہاے کا نام کیوں لیا" نشرہ نے نہ سمجھی سے پوچھا تھا ذکر تو بہارے کا ہوا تھا اور اسپر وہ خاموش بھی تو ہو گیا تھا۔

مجھے اچھی لگتی ہے" اسنے ڈھٹائی سے کہا اور کمرے میں چلا گیا

نشرہ نے اور امی نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا انھیں یہ بلکل معلوم نہیں تھا کہ سوہائے اچھی لگتی ہے دارہ کو۔

ابا جی کمرے میں اجاؤں" ارتاش کی آواز پر انھوں نے بند آنکھیں کھولیں

او"اسے مسکرا کر اندر بلایا

وہ آپکا سیفٹی نینی غائب ہے" وہ ہنستے ہوئے انکے پاس بیٹھ گیا

بہارے کے بارے میں پوچھ رہا تھا

" ابھی گئی ہے میرے پاس سے

وہ بولے تو ارتاش مسکرایا۔

اباجی اسکے پر سوچ چہرے کی جانب دیکھنے لگے

اباجی میں۔۔میں سوہائے سے شادی کرنا چاہتا ہوں" اسنے بنا توقف کے اپنا مدعہ رکھا۔

ہمم" وہ بس اتنا ہی بولے

آپ کچھ کریں پلیز تائی جان کسی صورت نہیں مان رہیں" وہ چھوٹے بچوں کیطرح ضد کرنے لگا جبکہ اباجی مسکرا دیے

تمھاری ہی ہے سوہائے بھلا میں اپنے شیر کے دل کی بات کیوں نہیں جانوں گا میں فرزانہ سے بات کرلوں گا" اباجی اسکا شانا تھپتھپا کر بولے

آپ سچ کہہ رہے ہیں" وہ ایکدم جزباتی ہوا اٹھا

ہاں بھئ بلکل سچ" وہ کھل کر ہنسے

اوہ اباجی تھنکیو سو مچ" وہ ایکدم انکے گلے لگا تو وہ مسکرا کر اسکے بال بکھیرے گئے۔

جاؤ اب فریش ہو جاؤ اپنی عرضی پولیس یونیفارم میں لے کر آئندہ مت آنا ہم نہیں آتے اس بھرم میں ڈی سی پی صاحب" وہ بولے تو ارتاش کا قہقہہ ابھرا

اوکے جج صاحب" وہ کہہ کر باہر نکل گیا اس وقت اباجی کے لیے پریشانی کی اہم وجہ بہارے تھی اسکے علاوہ کوئ بھی نہیں۔

ویسے تمھیں نہیں لگتا عینی وریشہ بھابھی کچھ کھوئے کھوئے ہیں پورا دن تمام ہوا کمرے سے باہر نہ نکلیں" بہارے نے وریشہ کی جانب دیکھا اور اسے گھیرے میں لے لیا

ہاں لگتا ہے کسی انجانے لمحے میں اپنے شوہر سے میٹھی سی ملاقات۔۔۔۔

استغفرُ للہ" وہ ایکدم کھڑی ہو گئ جبکہ عینی اور بہارے ہنسنے لگیں سوہائے بھی مسکرا رہی تھی۔

کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ دونوں" وریشہ بولی تو لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی

۔

بھئ ہمیں تو لگ رہا ہے یہ کانپتا لہجہ یہ پھینکا رنگ یہ پیشانی پسینے سے تر کچھ تو گڑ بڑ ہے" بہارے اور عینی اسے تنگ کرتی اسکے گرد چکر لگانے لگیں

" ا۔۔ایسا تو کچھ نہیں ہے آپ آپ لوگوں کو غلط فہمی ہے

وہ انھیں یقین دلانے لگی۔

نہیں غلط فہمی نہیں ہے ہمیں۔۔ہماری عقابی آنکھیں سارے منظر بھانپ جاتی ہیں بھابھی جان کہیں کچھ رومنٹک"

یہ اللہ نہیں نہیں بس بات ہوئ تھی۔۔ سچی صرف بات کی تھی میں نے تو اور وہ بھی وہ تو اتنے غصے میں سنا رہے تھے میں نے کچھ غلط نہیں کیا" وریشہ کا

بس نہیں چلا وہ گھبرا کر جلدی جلدی بولی تو بہارے عینی اور اس بار سوہائے بھی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگیں

آپ سب بہت بد تمیز ہیں" وہ خفا ہوتی وہاں سے باہر نکل گئ

ارے بھابھی جان کہاں جا رہیں ہیں اگر آپکا شکار ہو گیا تو ہم کس کو منہ دیکھیں گے"

بہارے حیا کرو کیا فضول بول رہی ہو" سوہائے نے ہنستے ہوئے کہا

یار بہت کیوٹ ہے وریشہ" بہارے مزے سے بولی

ہاں ہے تو سہی شکر ہے تمھارے جیسی جن نہیں" عینی نے کشن اسپر پھینکا

اچھا بتاتی ہوں میں تمھیں" وہ دونوں لڑنے لگیں

سوہائے نفی میں سر ہلا کر موبائل دیکھنے لگی

اب ہماری ملاقات کے دن قریب ارہے ہیں میری جان ابا جی سے بات کر لی ہے

" میرے روم میں آؤ تفصیل سے بتاتا ہوں

ارتاش کا میسیج تھا

سوہائے نے وقت دیکھا دس بج رہے تھے۔

نہیں میں نہیں آؤں گی آپ پھیل جاتے ہیں" وہ مسکراہٹ روک کر بولی

خوشی تو ہوئی تھی ان دونوں کی مراد جو پوری ہو رہی تھی۔

"آہ

اسنے اداس ایموجیز بھیجا جبکہ سوہائے کو کچھ کچھ شرم آ رہی تھی۔

وریشہ باہر آئی اور ٹیرس پر چلی گئی

وہ جیسے ہی ٹیرس پر آئی ایکدم اسے پیچھے ہونا پڑا وہاں فائق بلال معاذ اور سعد

سکون سے چیرز پر بیٹھے تھے۔

کسی بات پر ہنس رہے تھے

وریشہ کانپ سی اٹھی آخر کیوں کیوں اسکے ساتھ ایسا ہوتا ہے اسکی آنکھیں بھیگ گئیں چھپنے کا کوئی راستہ نہیں تھا وہ سب بر گر کھا رہے تھے انکے منہ کھولے تو سہی مگر بند ہونا بھول گئے جبکہ وریشہ اب رونے لگی تھی وہ ہر بار ان سب کے سامنے یوں اجاتی تھی اور وہ لوگ کیا سوچتے ہوں گے۔

فائق سعد اور بلال جلدی سے اٹھے البتہ معاذ کی چمکیلی نظریں اسی پر تھیں۔

اس وقت نہ اسے شرمندگی محسوس ہوئی تھی اور نہ ہی کچھ اور۔۔۔

ایکسائٹمنٹ سی ہوئی تھی

بیٹھو تم لوگ آتا ہوں میں" اسنے ان سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور برف کی طرح جم جانے والی وریشہ کو بس ایک ہاتھ میں ہی اچک کر وہ لے گیا تھا وہاں سے۔۔۔۔

وہ تینوں اب بھی یوں ہی بیٹھے تھے۔

یار اب نہیں کھایا جانا مجھ سے میری شادی بھی کراؤ" سعد بولا

میری ہو گی جو تجھے کرنی ہے شادی" فائق نے آنکھیں نکالیں

میں تو خود لٹکا ہوا ہوں" بلال نے بھی کوک کا کین منہ سے لگایا اور بہارے کو سوچا۔

پتہ نہیں آپ سب بڑے دہی بڑے کب بیہائے جائیں گے کہ ابا جی میرے بارے میں سوچیں "

سعد نے منہ بنایا

دیکھو تو سہی اس کو کیسے بھڑک رہا ہے بیٹے کوئی لڑکی تیرے جیسے چھلکے کو دیکھنے والی نہیں" بلال نے اسکا مذاق بنایا

آو جی" سعد نے فخر سے موبائل باہر نکالا۔

کل رات ہی ایک لڑکی انلائین ملی تھی

میں نے اس کے ساتھ خوب فلرٹ کیا ہے اور میں آپ کو بھی یہ ٹپس دے سکتا ہوں" وہ مزے سے بولا جبکہ فائق نے موبائل چھین لیا۔

سعد اسکے موبائل جھپٹنے ہر تڑپ ہی گیا

شہروز بھیا کو دیکھاو گا تو رک یہیں بیٹے" بلال کے قہقہے پر سعد نے پاؤں پٹخے

خدا کی قسم جھوٹ ہے" وہ سچ بول گیا انپر پھینک جو رہا تھا۔

اب فائق اور سامنے سے آتا ارتش اور بلال تینوں بری طرح ہنسنے لگے تھے

جبکہ سعد منہ بنا گیا

اووو ہمارا خرگوش چلو کیا یاد رکھو گے پھنسا ہی لے ایک آدھ لڑکی

ارتاش بولا "

یہ آدھ کا کیا مطلب ہے ڈیڈ لڑکی میں لے کر کیا کروں گا" وہ چاروں اکتوبر کی خوشگوار رات میں ہنسی مذاق اور قہقہے لگانے لگے جبکہ معاذ پر بھی دھائیاں دی جا رہیں تھیں

چ۔۔ چھوڑیں" وریشہ ہوش میں آتی اس سے اپنا آپ چھڑانے لگی جبکہ معاذ اسے ٹیرس کے ہی روم میں لے آیا تھا یہاں کافی اندھیرا تھا اور پرانا ٹوٹا پھوٹا سامان رکھا تھا

اسنے موبائل کی ٹارچ اون کی اور وریشہ کے چمکدار مگر گھبرائے ہوئے چہرے پر ماری۔

فرمایئے "اسنے سوال کیا وہ کافی قریب کھڑا تھا اسکے

ک۔۔کچھ ب۔۔ بھی نہیں میں میں آپ سے ملنے نہیں آئی تھی" وریشہ نے پھر سے اسکے ارمانوں پر پانی پھینک دیا معاذ گھورنے لگا اسے وریشہ سر جھکا گئی

وہ وہ تینوں مجھے تنگ کر رہیں تھیں اور میں ان سے جان چھڑا کر ٹیرس پر آگئی مگر آپ لوگ ہر بار میرے سامنے اجاتے ہیں یہ اللہ میں پھنس گئیں ہوں یہاں آکر" وہ آنسو صاف کرنے لگی جبکہ معاذ کے لب بے ساختگی میں مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

وہ یوں ہی اسے کھڑا دیکھتا رہا۔

دل میں عجیب سی ہلچل جو مچی تو یقین نہیں آیا۔

وہ تینوں تمھیں کیوں تنگ کر رہیں تھیں" وہ آرام سے بولا

کہتی ہیں میں آپ سے ملی ہوں بھلا میں ملی ہوں کوئی آپ سے "وہ لال ہوتی ناک سے تھوڑے تھوڑے غصے سے بولی۔

معاذ نے ہنسی روکی۔

تو اور کیا کر رہی ہو اسوقت "اسنے کہا جبکہ وریشہ کو بھی احساس ہوا یہ تو غلط ہو رہا ہے وہ جلدی سے جانے لگی۔

مگر معاذ نے اسکی کلائی تھام لی۔

کچھ دیر پکڑے رکھی۔

م۔۔۔میرا ہاتھ چھوڑ دیں "وریشہ نے بمشکل کہا

معاذ نے ہاتھ چھوڑ دیا۔

رک جاؤ "معاذ کی آواز پر دروازے کی جانب بھاگتی وہ رک گئی۔

دوبارہ وہ تنگ کریں تو بھاگ کر میرے کمرے میں اجانا "وہ اسکے کان کے نزدیک بولا۔

وریشہ اندھیرے میں کچھ نہیں دیکھ پائی کیونکہ معاذ نے موبائل کی ٹارچ بھی بند کر دی تھی۔

لیکن وریشہ کو جھٹکا لگا جب اسنے کسی کے ہاتھوں کو اپنے شانے پر محسوس کیا۔

وہ خود کو سنبھالتی بھاگنے کو بے چین تھی

معاذ نے ایکدم اسے چھوڑا اور وہ کچھ بھی دیکھے بنا وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی

معاذ البتہ باہر آ گیا۔

اسنے اپنی مسکراہٹ روکی کل تک وہ کس طرح چلا رہا تھا کسی سے بول نہیں رہا تھا آج وہ اسی سے ملاقات کے بعد مسکراتا ہوا جاتا تو وہ لوگ زندہ نہ چھوڑتے اسے سنجیدہ ہو گیا۔

اسے آتا دیکھ وہ لوگ بھی سنجیدہ ہو گئے

پھر سنا کر بھیج دیا ہے نہ تم نے بھابھی کو" بلال بولا

تو اور کیا یہ کیا مطلب ہے سب کے سامنے منہ اٹھا کر پہنچ جاتی ہے" وہ بولا اور کین منہ کو لگا لیا۔

یار کیا ہو گیا وہ اتنی چھوٹی ہیں شاید سمجھ نہیں پا رہیں کھلے عام رو مینس نہیں جھاڑا جاتا" فائق کی بکواس پر معاذ نے اسکی کمر پر مکہ مارا جبکہ وہ سب ہنسنے لگے تھے۔

ایسا کچھ نہیں ہے اسے نہیں پتہ تھا ہم لوگ یہاں ہیں وہ بہارے سے تنگ آ "کر اوپر آئی تھی

اوہ" معاذ کی بات پر سب نے سر ہلایا

بھابھی بھی کیا سوچتی ہوں گی ہم لوگ نکارہ آوارہ یہاں انکے شوہر پر قابض "ہو کر روز بیٹھ جاتے ہیں

فائق پھر سے بولا لہجے میں افسوس تھا

یہ تو سچ ہے" معاذ نے شانے اچکائے

" واہ یہ وہی آدمی ہے جو شادی کے بعد منہ سجائے پھیر رہا تھا

ارتاش بھی بولا

بھئی بھیو کا پلین بدل بھی تو سکتا ہے" سعد نے بھی حصہ لیا۔

جسٹ لائیک مائے برو" معاذ نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسکو تھپکی دی

۔

وہ بچہ ہے ہم لوگوں سے بات کر۔" وہ تینوں ایکدم چیخے

یار کچھ نہیں ہے ایسا ویسا۔۔

تم لوگ جانتے ہو میں زیادہ کسی کو منہ نہیں لگتا خاص کر ایک انجان شخص کو "اسنے شانے اچکائے۔

یہ غلط ہے وہ تمھاری بیوی ہے اور تمھارا رویہ انکے ساتھ بدلتا ہے تو ہم سب کو خوشی ہی ہو گی "ارتاش کے بولنے پر وہ ایکدم چپ ہو گیا جبکہ سب متفق تھے۔

اس بات کو گزرے ایک ہفتہ ہو گیا تھا وہاں سے کوئی بات نہیں آئی تھی دارہ کی وہی روٹین تھی وہ صبح جاتا شام کو لوٹ آتا جب لوٹ آتا تو دوستوں کے ساتھ چلا جاتا یہ پھر فائق اجاتا یہ پھر وہ کمرے میں رہتا۔

امی اور نشرہ دونوں ہی پریشان تھیں

آج جب وہ گھر لوٹا تو وہ دونوں ہی اسے پکڑ چکیں تھیں

دارہ ہنس دیا

ایک ہفتے سے میں دیکھ رہا ہوں دونوں خواتین کیسے منہ دبائے پھیر رہی ہیں"

وہ مزے سے بولا۔

چپ ہو جاؤ اور دیکھ لو اپنی فضول شرطوں کا نتیجہ اب کیا بنے گا مجھے بہت فکر ہے دارہ" امی پریشانی سے بولیں

"شہروز کو یہ بات پتہ چل جائے گی وہ کبھی بھی یہ نہیں ہونے دیں گے نشرہ نے بھی بتایا فکر تھی اسکے انداز میں۔۔۔

تو میں بھی آپکو جانے نہیں دوں گا" دارہ نے شانے اچکائے

" اچھا پھر بہن کو گھر پر بیٹھا کر رکھ لو

بھاری نہیں ہو رہی مجھ پر کھانا دے دیں مجھے اب میں تنگ آگیا ہوں آپ

دونوں کی اس روز کی پنچائیت سے "وہ بے زاری سے کہتا فریش ہونے چلا گیا

جبکہ امی اور نشرہ نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

دوسری طرف ابا جی نے سب بڑوں کو یہاں اطلاع دے دی تھی کہ دارہ

نے کیا شرط رکھی ہے سب چپ تھے یہ فیصلہ سراسر ابا جی کا ہی ہونا تھا کوئ

کیا بول سکتا تھا۔

" میں پریشان ہو گیا ہوں بہارے سے ابھی تک بات نہیں کی ہے

ابا جی پریشانی والی کیا بات ہے اگر میری بیٹی کا رشتہ نہ ہوا ہوتا تو دارہ کی پیش

کش کو تو میں دل و جان سے قبول کرتی اتنا قابل لڑکا ہے اور کیا چاہیے اور

" بہارے کو خوش رکھے گا مجھے لگتا ہے

فرزانہ ہی پہلے بولی تھی گویا اس بات کے بیچ میں جیتا بھی دیا ہو کہ اسکی بیٹی کا تو

کہیں اور ہوا ہوا ہے۔

فرزانہ کے بولنے کے بعد بھی کوئ نہیں بولا۔

اباجی ٹھیک کہہ رہی ہے فرزانہ بہارے کی عمر ہو گئ ہے پھر آپ کیوں گھبرا رہیں ہیں "رابعہ بھی بولی نصرت اور رامین چپ تھیں

مجھے فکر ہے وہ شہروز کی طرح بدلے نہ لے میری بچی سے "وہ بولے تو رامین نے نفی کی۔

نہیں اباجی وہ لڑکا اس مزاج کا نہیں جھکاؤ ہے اس میں اور آپ نے دیکھا نہیں ماں بہن پر کیسے جان دیتا ہے۔

جو ماں بہن سے محبت عشق کی حد تک کرے وہ بیوی سے عشق ہی کرتا ہے "

وہ بولی تو سب کو جائز لگی تھی یہ بات

اباجی آپ بسمہ اللہ کریں۔ "افنان نے انکا ہاتھ پکڑا۔

اور باقی سب اچھا ہی ہو گا اگر اس ایک رشتے کے ہونے سے بہت کچھ بدل جاتا ہے تو اس سے بڑھ کر کیا ہے "احمد بھی بولے

فیضان نے بھی سر ہلایا۔

اباجی ان سب کے فورس کرنے پر سر ہلا گئے۔

" ٹھیک ہے میں کرتا ہوں بہارے سے بات

انھوں نے کہا اور اسکے بعد بھی بہت باتیں ہوتی رہیں مگر اباجی اسی سوچ میں تھے کہ بہارے سے کیسے بات ہو گی

آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں میں اس سے شادی کروں گی بہارے اس بد تمیز

" گھٹیا دو نمبری انسان سے شادی

بہارے "اباجی نے ٹوک دیا

اباجی میں نہیں کروں گی اور اسے بیٹھے بیٹھائے میرا سپنا کیوں چڑھ گیا ٹھرکی انسان کی حرکتیں دیکھیں ہیں مر مٹا ہو گا۔

اچھا اچھا بس اسنے تمھارا نام لیا بھی نہیں سوہائے کا کہا ہے مگر سوہائے تو تم

" جانتی ہو ارتاش کی ہے۔

ایکدم بہارے جیسے جھاگ کیطرح بیٹھ گئ۔

اباجی کو دیکھنے لگی

سوہائے "اسکے لب پھڑ پھڑانے۔

! جی ہاں

اور آپ زبردستی مجھے چیپکانا چاہ رہے ہیں" وہ سنجیدگی سے انھیں دیکھنے لگی

..

بات زبردستی کی نہیں ہے اس بچے نے تو چوائس ہم لوگوں پر چھوڑ دی ہے اور مجھے ہی تمھارے لیے وہ مناسب لگا ہے بہت اچھا ہے۔" وہ اسے سمجھانے لگے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا میں اس اچھائی سے شادی کر لوں۔" وہ منہ بنا کر بولی۔

بہارے تم بھی میرے حکم کے خلاف چلو گی" اباجی نے خفگی سے کہا

میں کیوں چلو گی یار آپکے حکم کے خلاف آپ جو کہیں گے میں سر جھکا کر وہی کروں گی اور میں وہی کرتی ہوں مگر اباجی میں کسی دارہ سے شادی نہیں کروں گی اور نہ مجھے وہ پسند" وہ غصے سے بولی

ٹھیک ہے جو پسند ہے اسکو پکڑ کر لے آؤ میں تمھاری شادی کرنا چاہتا ہوں" وہ بھی سرد لہجے میں بولے۔

بہارے انکی جانب دیکھنے لگی اسے تو دور دور تک کوئ پسند نہیں تھا۔

اباجی کچھ بھی کہہ لیں میں نہیں کروں گی اس سے شادی" وہ غصے سے کہہ کر انکے پاس سے اٹھ گئ

یہ بات سب کو پتہ چل گئ تھی اور بہارے سب کو ہی کھانے کو دوڑ رہی تھی بلال بھائ بھی گھر پر نہیں تھے سگر وہ ہوتے تو کم از کم وہ ان سے ہی اباجی کو منوالیتی مگر اس وقت تو کوئ بھی نہیں تھا وہ کمرے میں آ گئ۔

سوہائے اور عینی اور وریشہ پہلے سے ہی کمرے میں موجود تھیں

بہارے" عینی بولی

" شیٹ آپ یار مجھ سے بات مت کرو پتہ نہیں کیا مصیبت ہے ابا جی کو کیسے بد تمیزی سے بول رہی ہو "سوہائے نے ڈپٹا

بس کرو اگر تمھارے ساتھ یہ سب ہو رہا ہوتا تو پوچھتی اور ویسے بھی اس دارہ کو تو تم پسند ہو تو تمھیں سے شادی کرے نہ مجھے کیوں زبردستی گھسیٹ رہیں

" ہیں ابا جی

وہ آنکھیں نکال کر اسے گھورنے لگی سوہائے چپ ہو گئی وہ تو خود حیران تھی دارہ نے اسکا نام کیسے لے لیا تھا

وہ مجھے اچھے لگے وہ ایک اچھے انسان ہیں تم خوش رہو گی انکے ساتھ " وریشہ بھی بولی۔

وہ پوری دنیا کو بھی اچھا لگ جائے مجھے پھر بھی نہیں لگے گا تو مجھے فورس مت کریں آپ سب " وہ غصے سے چیخی۔

اور کمرے سے بھی نکل گئی۔

ٹیرس پر آئی تو خوشگوار فضا نے اسکا استقبال کیا

جب نام سوہائے کا لیا ہے تو شادی بھی اسی سے کرے" اسے کھل رہی تھی یہ بات بری طرح۔۔۔

کافی دیر سوچنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ آخری حل صرف شہروز بھیا ہیں اور وہ مسکرا دی اب اس دارہ کا بینڈ بجوانے میں مزاہ آئے گا۔

وہ جلدی سے نیچے آئی اور ڈرتے ڈرتے شہروز کے روم میں جھانکا وہ کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا شاید آج آفس سے بھی جلدی اگیا تھا وہ سمجھ نہیں سکی کیسے جائے اندر کیونکہ ڈر بھی تو لگتا تھا شہروز سے مگر شہروز کی نگاہ سپر جا چکی تھی

اندر اجاؤ بہارے" وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا تو بہارے اندر اگئ۔

وہ سر جھکائے کھڑی ہو گئ اور انگلیاں چٹخانے لگی۔

کیا ہوا ہے" سنجیدگی سے وہ سوال کرنے لگا

بھیو دارہ نے رشتہ بھیجا ہے اسنے کہا ہے کہ وہ تبھی نشرہ بھابھی کو بھیجے گا جب یہاں سے کوئ لڑکی اسکے گھر کی بہو بنے گی اور اور اسنے سوہائے کا نام لیا ہے

اور اباجی کہہ رہے ہیں کہ میری شادی کرائیں گے اس سے مگر مجھے اس بد تمیز آدمی سے شادی نہیں کرنی پلیز آپ میرے لیے کچھ کریں ورنہ اباجی مجھے "بلیک میل کر کر کے یہ کام کروادیں گے

وہ آنکھوں میں آنسوں لے آئی جبکہ شہروز اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

کیا بکواس ہے وہ ایکدم چیخا

اپنے پاس رکھے اپنی بہن کو میری بہنیں فالتو ہیں جو اسنے یہ بات کی ہے اور مجھے تو سمجھ نہیں تا اباجی کو مسلہ کیا ہے دیکھتا ہوں میں کیسے اس گھر سے کوئی "لڑکی اس گھر کی بہو بنتی ہے

اسے تو بس شرلی کی ضرورت تھی اور آگ بگولہ ہو گیا اسکے دھاڑنے پر بہارے بھی ڈر گئی تھی مگر تسلی تھی کہ شہروز ایسا ہونے نہیں دے گا شہروز بنا بہارے سے بولے باہر نکل گیا۔

پہلے ارادہ اباجی کے کمرے میں جانے کا ہوا مگر اسے اچانک خیال آیا کہ انکی طبعیت ٹھیک نہیں تھی پیچھلے دنوں اور بہارے نے بھی وقت پر انکار کر کے

انکو پریشان کیا ہوا ہے وہ خود اس معاملے کو دیکھ لے گا سوچتے ہوئے اسنے گاڑی نکالی اور اپنے سسرال دندناتا ہوا پہنچ گیا تھا۔

تقریبا بیس منٹ میں وہ وہاں پہنچا تھا کیونکہ ان دونوں گھروں میں اتنا ہی فاضلہ تھا اسنے گاڑی باہر روکی ایک لمحے کے لیے گھڑی دیکھی ابھی چھ نہیں بجے تھے یعنی دارہ گھر پر نہیں ہو گا۔

اچھا ہوتا وہ ہوتا تو اسکا دماغ درست کر دیتا مگر وہ پھر بھی اندر آ گیا۔

اس وقت گھر پر تقریبا سناٹا تھا شہروز اندر داخل ہوا ارد گرد دیکھا ہوئی نہیں تھا

۔

کچن سے کچھ کھٹ پٹ کی آواز آئی تو وہ کچن کی جانب بڑھا۔

بھیگے بالوں کا جوڑا بنائے وہ چولہے کے پاس کھڑی چائے بنا رہی تھی اسنے دوپٹہ ایکطرف رکھا ہوا تھا اور ہلکی ہلکی سی گنگناہٹ کچن میں گونج رہی تھی۔

شہروز نے بے زاریت سے دروازہ پیٹ دیا نشرہ ایکدم خوف زدہ ہوتی پلٹی اور اسے سامنے دیکھ کر جیسے اسکی رنگت فق ہو گئ۔

ا۔۔۔آپ "زبان میں لڑکھڑاہٹ اگئ۔

جلدی سے اپنے دوپٹے کی جانب بڑھی اور خود کو اچھے سے ڈھانپ لیا۔

شہروز دانت بھینچے اسے دیکھنے لگا

" کیا ڈرامہ لگایا ہوا ہے تمھارے بھائ نے

وہ اندر داخل ہوا اور سرد لہجے میں بولا۔

ک۔۔۔کیا مطلب "وہ سمجھ نہیں پائ تھی اسے دیکھ کر ہی اوسان خطا ہو گئے تھے پھر اسکی سیدھی بات کو کیسے سمجھتی۔

نشرہ بی بی جو تمھارا بھائ چاہ رہا ہے نہ وہ میں ہونے نہیں دوں گا تمھیں اگر میرے گھر آنا ہے تو اپنے ان قدموں پر چل کر اجاؤ وہاں سے کوئ لڑکی یہاں نہیں آئے گی سمجھ ارہی ہے تمھیں "وہ چیخا۔

نشرہ سانس روکے کھڑی تھی۔

آرہی ہے سمجھ" وہ مزید اسکے قریب ہوا۔

نہ جانے کیوں اسکے اندر سے اٹھتی بھیگی بھیگی خوشبو نے شہروز کے دماغ پر عجیب ہی اثر کیا تھا کہ وہ کھل کر غصہ کرنا چاہتا تھا مگر کر نہیں پایا تھا

ج۔۔۔جی" نشرہ نے جلدی سے کہا۔

شہروز اسے خاموش کھڑا یوں ہی دیکھتا رہا۔

خود تو تمھیں میں لینے نہیں آؤں گا میرے متعلق خواب دیکھنا چھوڑ دو" اسنے اچانک ہی اسکی کمر پر سخت گرفت کی تھی۔

نشرہ کی آنکھیں پھٹ گئیں۔

شاید اس رات کے بعد یہ اس شخص کی جانب سے دیا گیا دوسرا لمس تھا۔

شہروز اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جو حیران تھیں

تو بہتر ہو گا یہ ڈرامے بازی کرنا بند کرو اور خود گھر لوٹ آؤ کیونکہ تمھاری وجہ " سے بہت ڈرامہ وہ چکا ہے اصل فساد کی جڑ تو تم ہو۔

ممکن ہے آپ ہوں اور آپ دوسروں پر الزام لگا رہے ہوں شاید شہروز بھائی

"آپکو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے

پیچھے سے آتی دارہ کی آواز پر شہروز پلٹا نشرہ جھٹکا کھا کر شہروز سے دور ہوئی

شہروز کو زرا بھی شرمندگی نہیں تھی۔

جبکہ نشرہ بھائی کے سامنے پانی پانی ہو رہی تھی

تو تم اگئے بہت اچھا کیا اگئے۔" وہ اسکے نزدیک آیا۔

آپی اپنے شوہر کے لیے چائے بنالیں ویسے بھی یہ لوگ یہاں صرف یہ ہی

"کرنے اتے ہیں

سخت تیروں میں کہہ کر وہ پلٹ گیا نشرہ کا دم گھٹنے لگا کیونکہ شہروز نے جن

سخت گیر نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ بلکل بے بس رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم اپنے آپ کو سمجھ کیا رہے ہو" شہروز نے کڑوے لہجے میں کہا

کچھ بھی نہیں کیونکہ مجھے کچھ سمجھنا بھی نہیں ہے خود کو سیدھی سی بات ہے
۔جو میں آپکے اباجی کو کہہ چکا ہوں "دارہ نے کہا
امی جو سو رہیں تھیں اچانک دارہ کی آواز پر وہ اٹھ کر آئیں تو شہروز کو دیکھ کر
جلدی سے اسکے نزدیک آئی۔

ماشاللہ ماشاللہ آپ آئیں ہیں بیٹھ جائیں بیٹا نشرہ نشرہ چائے پانی کا انتظام کرو
مجھے پتہ ہے یہ دونوں بہن بھائی تو بیٹھنے کا بھی نہیں کہیں گے بد تمیز ہیں
دونوں آپ بیٹھ جاؤ بیٹا کھانا کھا کر جانا "امی کی آؤ بھگت شروع ہو چکی تھی دارہ
نے اکتا کر ماں کو دیکھا
جی نہیں بہت شکریہ میں یہاں بیٹھنے نہیں آیا اپنے بیٹے کو سمجھا کر رکھیں آنٹی
۔میرے گھر کی کوئی بھی لڑکی یہاں بہو بن کر نہیں آئے گی اس سے کہیں
کہ یہ اپنی ڈیمانڈ واپس لے "شہروز نے دارہ کو گھورا

ایسا تو میں بلکل نہیں کروں گا آپکی سوچ ہے یہ۔میں باخوبی جانتا ہوں آپ کس بنا پر یہاں اس بات پر چڑاہی کرنے دوڑ آئیں ہیں مگر ایسا ممکن نہیں ہے

" ۔تو بہتر ہے کہ آپ جائیں یہاں سے

وہ آنکھیں نکال کر بولا۔

اگر یہاں سے میں نشرہ کو لے گیا تو کیا اکھاڑ لو گے تم میرا" وہ غصے سے چیخا۔

دارہ ہنس پڑا۔

لے جائیں۔میرے سر پر سے یہ سولی اتر جائے گی۔۔کم از کم کم ضرف

"خاندان سے جوڑنے کی مجبوری تو ختم ہو گی

وہ بھی بنا لحاظ کے چیخا

"تم ہمیں کم ضرف کہو گے

شہروز آپے سے باہر ہوتا اسکا گریبان جکڑ گیا

" میں نے آپکا لحاظ بہت کیا ہے شہروز بھائی تو بہتر ہو گا اسے لحاظ ہی رہنے دیں

دارہ نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

میں تمھارا منہ توڑ دوں گا اور دیکھتا ہوں پلٹ کر تم کیا کر لوں گے بکواس کر رہے ہو مجھے کم ظرف کہو گے تمھاری بہن طوق کیطرح میرے گلے میں ڈالی " گئی تھی

وہ ایکدم اسپر جھپٹتا بولا کہ ۔دارہ کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا مگر نشرہ دراہ کے سامنے اگئی۔

اسے وہ حرکت نظر نہیں آئی تھی جو شہروز نے بنالحاظ کے کی تھی اور وہ یوں ہی کرتا ارہا تھا۔

اسے وہ نظر آیا تھا جو اسکا بھائی کرنے جارہا تھا وہ بری طرح رو رہی تھی

پلیز پلیز دارہ" وہ اپنے بھائی کے آگے ہاتھ جوڑ گئی

شہروز نے طنزیہ مسکان سے اسکی جانب دیکھا جو لہو ہوتی آنکھوں سے بہن کو دیکھ رہا تھا۔

اسکی ماں بھی آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

دارہ کو لگا اسکے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی

جو تم کر نہیں سکتے اسکی کوشش نہ ہی کرو تو بہتر ہے دارہ۔ میں بلکل اسی طرح ہمیشہ تمھیں ہارنے پر مجبور کر سکتا ہوں اور لے کر جا رہا ہوں اسکو پھر دیکھتا ہوں کون سے شرائط کے تحت تم مجھے جھکنے پر مجبور کر روگے" وہ بولا نشرہ کا ہاتھ سخت گرفت میں جکڑا اور وہاں سے گھسیٹتا ہوا لے گیا۔

جبکہ دارہ نے ماں کیطرف دیکھا

دارہ" وہ اسکی جانب آئیں تھیں۔

مگر اسنے سنے بنا ہی اپنے کمرے کی راہ لے لی۔

ہاتھ پکڑ کر گھر کے لاونج میں لا کر اسے جھٹک دیا عرصے بعد وہ یہاں آئی تو کس طرح آئی شاید وہ یہ ہی ڈیزرو کرتی تھی جب وہ اپنے بھائی کے سامنے خود غرض ہو جاتی تھی تو اسکا انجام یہ ہی ہونا چاہیے تھا اسے بہت رونا آرہا تھا سب گھر والے حیران رہ گئے

لے آیا ہوں اس مصیبت کو یہاں اب دوبارہ اس گھر میں کوئی دارہ کے ساتھ اس گھر کی کسی بھی لڑکی کو بیہانے کی بات نہیں کرے گا" وہ چلایا

سب حیران رہ گئے۔ کسی کو علم نہیں تھا کہ وہ نشرہ کو لینے گیا ہے اباجی نے اسے بہت گھورتی نگاہوں سے دیکھا

شہروز بیٹا۔ فیصلہ میرا ہے یہ بہارے اور دارہ کی شادی ہر صورت ہو گی تم نشرہ کو لاؤ یہ نہیں بات ختم اور۔ مزید مجھے کچھ نہیں کہنا تم سے اور بہت اچھا کیا بہو کو لے آئے اب انسانوں کی طرح رویہ رکھنا کیونکہ کچھ بھی ہو جائے نشرہ اب یہاں سے کہیں نہیں جائے گی اور جس دن ایسا کیا تم نے اس دن میری لاش پر سے گزر جانا" کڑک سخت تیوروں میں کہہ کر نشرہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ اپنے کمرے میں چلے گئے بہارے جو بہت خوش تھی کہ چلو سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی تو اسے احساس ہوا کہ اباجی تو اڑ گئے ہیں

شہروز نے بے حد بھڑک کر۔ سب کی طرف دیکھا تھا۔

مگر وہ سب نشرہ کی جانب بڑھ گئے۔

شہروز پلٹ گیا ایسا تو وہ ہونے نہیں دے گا یہ تو طے تھا۔وہ دارہ جیسے انسان کو اپنے سر پر باپ نہیں بنا سکتا تھا۔

بہارے کمرے میں بند روتی رہی تھی

کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا ابا جی تو جم گئے تھے اپنے فیصلے پر سوہائے اور عینی کمرے میں آئیں تو اسے روتے ہوئے پایا

تم بلاوجہ خود کو ہلکان کر رہی ہو اور سب کو پتہ چل گیا ہے کہ تم نے ہی شہروز بھیا کو جا کر یہ بات بتائی ہے"

ہاں تو کیوں نہ بتاتی کہ انکی وجہ سے میں بھینٹ چڑھ رہیں ہوں تو وہ مجھے بچائیں اور میں تو کہتی ہوں دارہ کو پکڑ کر شہروز بھیا بہت ماریں بہت ماریں" وہ غصے سے چیخی

"تمھیں مسلہ کیا ہے بہارے۔وہ اچھے بھلے تو ہیں

تو تم کر لو نہ شادی ویسے بھی وہ تمھیں ہی پسند کرتے ہیں" وہ آنکھیں نکال کر بولی سو ہائے ایکدم چپ ہو گئ۔

بہارے "عینی نے کچھ کہنا چاہا مگر بہارے نے ٹوک دیا

مجھے پتہ ہے مجھے کیا کرنا ہے اگر تم لوگ میرے اپنے ہوتے تو میرے بارے میں سوچتے مجھے زبردستی کسی کے پلے نہ باندھتے مگر میں بھی بہارے ہوں " میں وہ ہی کروں گی جو میری مرضی ہو گی۔

وہ اٹھی اور کمرے سے باہر نکل کر اباجی کے کمرے میں اگئ

اباجی آپکو مجھ سے اتنی نفرت ہو گی مجھے علم نہیں تھا" وہ روتے ہوئے بولی۔

نفرت کی کوئ بات نہیں ہے اس میں ہر لڑکی کی شادی ہوتی ہے تمھارا اختلاف میری سمجھ میں آتا تو میں زبردستی نہ کرتا" اباجی نے کتاب شیلف پر رکھی

مجھے نہیں کرنی اس سے شادی" وہ چیخی

بہارے "اباجی نے سختی سے اسکو گھورا۔

کیوں تم شہروز کی طرح ہٹ دھرم ہوتی جارہی ہو۔ کبھی برا سوچا ہے میں نے تمھارے بارے میں اور کیا ضرورت تھی یہ بات شہروز کو بتانے کی کہ "جانے وہاں جا کر کیا کیا بکواس کی ہو گی

وہ گھور کر بولے تو بہارے کو اور بھی رونا آیا۔

میں نہیں کروں گی یہ شادی آپ کچھ بھی کر لیں" وہ ضدی لہجے میں کہہ کر چلی گئ

جبکہ اباجی کو فکر ہونے لگی۔

اس دن وہ کھانا کھائے بنا ہی سو گئ تھی رو رو کر آنکھیں سوج گئیں تھیں اسے نشرہ پر بھی سخت غصہ چڑھا ہوا تھا آخر کو اسی کی وجہ سے یہ سب ہو رہا تھا جبکہ باقی سب نے نشرہ کو بہت محبت سے خوش آمدید کہا تھا اور سب کافی خوش تھے اسکے لوٹ آنے پر خاص کر رابعہ سعد اور انعام

نشرہ بھی نئی نویلی دلہن کیطرح نہیں بیٹھی تھی۔ وہ کچن میں ہیلپ کرا رہی تھی جبکہ سب نے منع کیا تھا مگر اسنے خود ہی کہہ دیا

اسے بھائی کی بھی فکر تھی۔

بہت زیادہ مگر وہ کیا کر سکتی تھی وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی اپنے لیے شہروز کو اس وقت کے بعد نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی وہ سامنے آیا تھا۔

سب اپنے کمروں میں تھے جبکہ رابعہ نے نشرہ کا کانپتا ہاتھ پکڑا اور اسے شہروز " کے روم میں لے آئیں

میں جانتی ہوں بیٹا اس لڑکے نے تمھارے ساتھ کچھ اچھا نہیں کیا مگر امید کی جا سکتی ہے اسکے بدلنے کی وہ پہلے ایسا نہیں تھا اب صرف ضدی ہو گیا ہے اور عورت مرد سے بہت کچھ کرا سکتی ہے اگر وہ چاہے تو۔

تمھیں ہمت سے کام لینا ہو گا۔ کیونکہ تمھاری بے ہمتی اسکا حوصلہ بڑھتی ہے اور وہ وہ سب کرتا ہے جو اسکا دل کرتا ہے۔

مجھے یقین ہے اب کی بار اس رشتے کا اختتام تم دونوں کی آخری سانسوں کے

" ساتھ ہو گا۔

وہ اسے پیار سے سمجھا کر۔اسکا شانہ تھپتھپا کر چلی گئیں جبکہ نشرہ اس کمرے میں کھڑی اس کمرے کو دیکھنے لگی

صرف ایک رات یہاں گزاری تھی اسنے اور وہ ایسی رات تھی کہ شاید آج تک اسکے جسم پر اس رات کے زخم موجود ہوں اسنے بھیگی پلکیں صاف ہیں شہروز کمرے میں نہیں تھا۔

کچھ بکھرا ہوا سامان اٹھا کر اسنے اس سامان کی جگہ پر رکھا۔

اور الماری کھولی تو شہروز کے کپڑوں کے ساتھ ایک طرف اسکے کپڑے بھی لٹکے ہوئے تھے مگر ان کپڑوں پر عجیب گرد تھی یا اسے محسوس ہوئی۔

اسکے گال پر آنسو نکل آیا۔

اسنے اپنا موبائل اٹھایا اور سب کچھ چھوڑ کر دارہ کو کال ملالی مگر دوسری طرف اسنے کال پیک نہیں کی وہ جانتی تھی وہ ناراض ہو گا اور نارضگی اسکا حق تھی وہ

ناراض ہو سکتا تھا اسکا چھوٹا بھائی اسکے لئے جان نچھاور کر رہا تھا اور وہ وہ کیا کر رہی تھی اسکے لیے کچھ بھی نہیں کر سکی تھی

اور شدت سے رونا آیا تو یاد آیا اسنے عشا کی نماز نہیں پڑھی تبھی وہ وضو کے لیے واشروم میں چلی گئی۔

نماز ادا کرنے کے بعد وہ کچھ دیر یوں ہی بیٹھی رہی ساڑھے گیارہ اور پھر بارہ بج گئے مگر شہروز نہیں آیا اور اچھا ہی تھا وہ خود میں ہمت نہیں پا رہی تھی اسکا سامنا کرنے کی وہ۔ بلنکیٹ خود پر ڈال کر سکڑ سمٹ کر لیٹ گئی۔

اور نہ جانے ذہنی تھکاوٹ تھی یہ جسمانی چند ہی منٹوں میں اسے نیند آ گئی۔

دوسری طرف شہروز جو۔ جان بوجھ کر گھر وقت پر نہیں پہنچا تھا ڈیڈ بجے گھر میں داخل ہوا تو سب اپنے کمروں میں تھے۔

وہ اپنے کمرے میں اگیا

دروازہ کھولا تو کمرے میں اندھیرا تھا اسنے لائٹس اون کی اور نگاہ سیدھی اپنے بیڈ پر لیٹی ہوئی نشرہ پر چلی گئی وہ بیڈ کے نکڑ پر ہی لیٹی تھی تکیے کو بازوؤں میں دبائے وہ سو گئی تھی۔ جبکہ پیچھے باقی سارا بیڈ خالی تھا

شہروز نے اسکی جانب دیکھا اور شاید اسکو بھی وہ رات یاد آگئی جو کہ اسنے پہلی اور آخری اسکے ساتھ گزاری تھی اسنے۔ اپنا سامان اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا مگر نشرہ کی نیند پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

دل تو کیا اٹھا کر کھڑا کر دے اور۔ کمرے سے نکال دے

مگر فلحال اسنے ایسا کچھ نہیں کیا کیونکہ صبح اسکو دیکھنے کے بعد اسکے دل و دماغ میں نشرہ کی طلب سی اٹھی تھی۔

اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

وہ فریش ہوا اور۔ اسنے اپنے موبائل کو ایک بار پھر سے چیک کیا اور سب چیز پھینک کر وہ اسکے برابر میں لیٹ گیا اسکے کمرے میں آنے سے لے کر اسکے

ساتھ لیٹنے تک بلکل بھی نشرہ کو اندازا نہیں ہوا تھا کہ کوئی اسکے ساتھ لیٹا بھی ہے یہ نہیں یہ کمرے میں کوئی آیا بھی ہے

شہروز اسے منہ لگائے بنا آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر لیٹ گیا اسے بھوک نہیں لگی تھی۔

تبھی اسنے نشرہ کو نہیں اٹھایا ورنہ وہ اسے کبھی برداشت نہیں کرتا مگر اس وقت اسکے حالات بیوی پر حق جمانے والے تھے۔

وہ خود میں اسکی طلب کو بڑھتا محسوس کر رہا تھا

جس سے چیڑ کر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور وہ کیسے سو رہی تھی اسکا صبر جواب دے گیا تو اسنے نشرہ کی کلائی جکڑ کر کھینچا اور اسے بھی اٹھا کر بیٹھا دیا

وہ نیند میں سن ہوتے ذہن سے ادھر ادھر دیکھتی جیسے ہی نگاہ شہروز سے جا ملی اسکے حواس لمحوں میں جاگ گئے اور۔

وہ گھبرا کر اپنا دوپٹہ تلاش کرنے لگی جو کہ اسکے پاس ہی تھا تکیے پر اسنے اٹھا کر لینا چاہا مگر شہروز نے وہ دوپٹہ جکڑ لیا۔

نشرہ کا وجود سن ہو گیا۔

"م۔۔میں کچھ چاہیے آپکو۔

وہ گھبراتی ہوئی بولی

ہاں "شہروز کے انداز میں اب بھی سنجیدگی اور اکڑ تھی۔

میں لا دیتی ہوں۔ کھانا لا دوں" وہ اہستگی سے بولی۔

شہروز نے اسکے لمبے بالوں میں سر کے پیچھے ہاتھ پھنسایا اور گھما کر اسے۔ خود کے نزدیک کھینچ لیا۔ کہ نشرہ کا سر اسکے سینے سے ٹکرانے لگا اور نشرہ اسے خوف زدہ نظروں سے دیکھنے لگی کیونکہ اسکے سر کے بالوں پر شہروز کی گرفت کافی سخت تھی اگر وہ اپنے قریب بھی کر رہا تھا تو کوئی نرم احساس نہیں اٹھا تھا الٹا وہ خود زدہ ہو رہی تھی کیونکہ یہ قربت کے لمحات ماضی میں کچھ اچھے نہ تھے۔

شہروز طنزیہ مسکرایا۔

تم جانتی ہو میں تمھیں یہاں کیوں لایا ہوں اور سولہ مہینوں میں سے ایک بار بھی میں نے تمھیں یہاں لانے کا نہیں سوچا اور آج کیوں لے آیا" اسنے اسکی حیران حونک آنکھوں میں اپنی غصیلی گھمنڈی آنکھیں گاڑ دیں۔ ~~~~~~~~~

پوچھو" وہ ایکدم غصے سے بولا۔

ک۔۔کیوں" نشرہ نے سوال کیا

کیونکہ فقت مجھے تمھاری ضرورت تھی اور اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تمھیں یہاں لے ایا جب میرا دل تم سے بھر جائے گا تو تم ایک بار پھر "اس وہیں اپنے پیارے بھائ کے ساتھ رہو گی۔

وہ مسکرایا۔اور اسکے گال پر ہاتھ رکھا

نشرہ نے آنکھیں بند کر لیں تکلیف کے ذلت کی تھی۔کہ کسی بھی قسم کی خوش فہمی میں اسنے اسے رہنے نہیں دیا تھا وجہ بتادی تھی۔

ک۔۔۔کیوں۔کر رہیں ہیں میرے ساتھ ایسا۔آپکی شادی زبردستی ہوئی تھی تو میں مجھ سے بھی تو کسی نے نہیں پوچھا تھا۔پھر اپکے سارے ظلم میں کیوں سہوں" وہ یوں ہی اسکے سینے سے لگی سوال کر رہی تھی کیونکہ شہروز نے اسے خود سے دور ہونے نہیں دیا تھذا اسکی پکڑ اور گرفت میں سختی جو بے حد تھی۔

شہروز ہنس دیا۔

تمھارا مسلہ تمھارے اندر چھپی میرے نام ہی محبت ہے اگر یہ محبت نہ ہوتی۔

"تو شاید تم بھی میرے جیسا رویہ رکھتی خیر

اسنے اسے چھوڑ دیا۔

فلحال تم سے نفرت کے ساتھ ساتھ تمھارے اس اونچی ناک والے بھائی سے بھی مجھے شدید نفرت ہو گی ہے اسکی اتنی اوقات ہے کہ میرے گھر کی لڑکی اسکی بیوی بنے۔" وہ دونوں ہاتھ سر کے نیچے لگائے بیڈ کرون سے ٹیک لگائے اسے دیکھ رہا تھا جو بھائی کے نام پر بے چین ہو گئی تھی

آپ آپ نے جو بھی کرنا ہے جتنے بدلے لینے ہیں مجھ سے لیں دارہ کا کیا قصور ہے آپ اسکے ساتھ بہت غلط کرتے ہیں اور وہ۔۔وہ میری وجہ سے سب سہتا ہے "اسکی آنکھوں سے آنسوں گیرنے لگے۔

"ورنہ

شہروز نے گھور کر اسکیطرف دیکھا

نہیں بتادو اگر وہ نہ سہے تو کیا کرے گا مجھے پکڑوادے گا یہ مارے گا" وہ بلند آواز میں غرایا۔

ک۔۔کچھ نہیں" وہ سر جھکا گئ۔

" اپنی زبان میرے سامنے بند رکھا کرو

وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگا۔

اور صاف لفظوں میں تمھیں سمجھا رہا ہوں۔ تمھارا بھائ دوبارہ اس گھر میں مجھے نظر نہ آئے اور آج کے بعد تم وہاں نہیں جاو گی اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو شرافت سے یہیں رہو "

اسنے نشرہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی سمت کھینچا اور اسکی گردن کو چھوا۔

نشرہ اسکی قربت پر سوائے آنسو بہانے کے کچھ نہ کر سکی تھی اپنے اندر کی بزدلی پر وہ آج گھٹ گھٹ کر رو رہی تھی جبکہ دوسری طرف شہروز گویا سب بھلا چکا تھا اس وقت اسکے بازؤں میں اسکی بیوی تھی جس سے اپنا حق وصول کرنا وہ اپنا حق سمجھ رہا تھا لیکن بھول گیا تھا کہ کسی کو ازیت دے کر۔ وہ زیادہ عرصے خوش نہیں رہ سکتا تھا۔

نشرہ اسکی عجیب دیوانگی پر بھکلا سی اٹھی بے ساختہ خود کو اسکے سینے میں چھپا لیا

۔

شہروز نے خمار زدہ نظروں میں اسکا چہرہ چھو لیا تھا۔

قربت کا احساس سر چڑھ کر بول رہا تھا۔

اسنے۔الٹے ہاتھ کو بڑھا کر سائیڈ لیمپ بند کیا تو کمرے میں خاموشی چھا گئ معنی خیز سی خاموشی میں اسمے نشرہ کے چہرے کا ایک ایک نقش یہاں تک کے اسکی بھیگی پلکوں پر بھی پیار کیا

مگر اس پیار میں صرف طلب تھی اپنی ضرورت تھی اگر حقیقی چاہت ہوتی تو نشرہ بھی نازاں ہوتی۔

لیکن وہ اب بھی اسکے سامنے ایک لفظ بھی بولنے سے خوف زدہ ہو رہی تھی۔

وہ اسکی ہر شدت کو چپ چاپ سہی رہی تھی۔ شہروز نے اسکے گرد اپنے بازوؤں کی گرفت سخت کرتے کروٹ لی اور اسکے چہرے پر جھک گیا۔

نشرہ اندھیرے میں کچھ دیکھ نہیں پا رہی تھی تبھی آنکھیں بند کر کے خود کو اسکے سپرد کر دیا اب وہ توڑتا یہ سنوارتا۔

وہ اسکے سامنے بے بس ہی تھی۔

فرزانہ نے ابا جی کے کمرے کا دروازہ بجایا اور اندر آ گئی۔

فیضان صاحب بھی تھے انکے ساتھ۔۔۔

ابا جی نے دونوں کی جانب دیکھا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

آج بہارے انکے پاس نہیں آئی تھی جبکہ وہ صبح صبح ہی انکے پاس پہنچ جاتی تھی۔

انھوں نے گھیرا سانس لیا اور ان دونوں کی جانب دیکھا جو آکر بیٹھ چکے تھے کچھ دیر گزرنے کے بعد بھی جب فیضان کچھ نہیں بولے تو فرزانہ کو غصہ چڑھا اور اسنے ابا جی سے خود ہی بات کرنے کا سوچا۔

وہ ابا جی میں اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتی ہوں در حقیقت باجی بہت زور دے رہی ہے تو میں سوچ رہی تھی کہ تاریخ رکھ لوں یہ منگنی شنگنی کے چکر میں پڑنے سے بہتر ہے سیدھا شادی ہی کی رسمیں ہو جائیں" فرزانہ نے کہا تو ابا جی نے گھیرہ سانس بھرا بے ساختہ ذہن کی سکرین پر پر امید چہرہ لیے ارتاش اگیا۔

بیٹا میں کچھ کہنا چاہتا ہوں" فیضان جانتے تھے وہ کیا کہیں گے اسی لیے خود سے کچھ نہیں بول سکے جبکہ فرزانہ بھی سمجھ گئی البتہ ناگواری سے پہلو بدلہ۔۔۔

ارتاش اچھا لڑکا ہے اور بلکل شہروز جیسا نہیں ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے سوہائے کو پسند کرتا ہے اور سوہائے بھی تو۔۔۔

اباجی میری میری بیٹی سے اکثر اس موضوع پر بات ہوئی ہے مگر ایسا کچھ نہیں ہے نہ ہی اسے کوئی پسند اور نہ ہی اسنے مجھے ایسا کبھی کچھ بتایا پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ سوہائے ارتاش کو پسند کرتی ہے۔

" میری بیٹی ایک باکردار لڑکی ہے وہ صرف اپنی ماں کی رضا میں راضی ہے وہ بولیں تو فیضان نے انکے اس طرح ایکدم بھڑک کر بولنے پر گھورا جبکہ وہ چپ ہو گئی۔

" وہ تم سے ڈرتی ہے

اباجی نے اسکی جانب تحمل سے دیکھا۔

میری بیٹی مجھ سے کیوں ڈرے گی پہلے ہی آپ نے میرے بیٹے کے سر پر ایک انجان لڑکی کو لا کر بیٹھا دیا نہ حسب معلوم نہ نسب

اب مجھے کسی ایک بچے پر تو میری مرضی کرنے دیں" اسکی آواز ایکدم اونچی

وہی تو فیضان نے اسکی جانب دیکھا

جاؤ تم" وہ سنجیدگی سے بولے

" مگر فیضان

میں نے کہا ہے جاؤ میں بات کرلوں گا" وہ بولے تو فرزانہ اٹھ کر چلی گئی۔

ارتاش کے بارے میں سوچو تم ایسا کیسے کر سکتے وہ یار تمھارا بھتیجا ہے وہ میں

شاید اب زبردستی کرنے کے قابل نہیں رہا ورنہ کسی سے پوچھتا نہ سب گھر

میں یہ ہی سمجھتے ہیں میں سب پر اپنی مرضی تھوپتا ہوں" وہ بولے

نہیں ایسا نہیں ہے اباجی مگر میں کچھ فرزانہ کے حق میں اس بات کے لیے

ہوں کیونکہ ارتاش اور فرزانہ کے نجی معاملات کو آپ جانتے ہیں گھر کا ماحول

کل خراب ہو اس سے بہتر ہے کہ دونوں کی راہیں الگ ہو جائیں اور ویسے

" بھی ارتاش کا ذکر آپ نے بعد میں کیا۔ اہتشام کا رشتہ تو پہلے ہی آچکا تھا

فیضان انھیں قائل کرنے لگے جبکہ اباجی نے نفی میں سر ہلایا۔

یار تم عجیب گھامڑ آدمی ہو صاف بچوں کے چہرے پر لکھا ہے مگر مجال ہے تم

" اپنی جگہ سے ٹس سے مس ہو

اباجی وک غصہ چڑھا

"آپ کا وہم ہے میری بیٹی انولو نہیں ہے اباجی

" وہ بولے ٹھیک ہے تو بولا کر پوچھ لو اسکو

وہ بولے تو فیضان نے نفی کی

پلیز اباجی میں آپکے حکم کی نفی نہیں کر رہا مگر میں چاہتا ہوں جہاں فرزانہ خوش ہے وہاں اپنی بیٹی کی شادی کرے اگر اہتشام بیچ میں نہ ہوتا تو میرے بھتیجے سے بڑھ کر میرے لیے کوئ نہیں تھا" وہ انکا ہاتھ تھام کر بولے۔

فیضان وہ کچھ کہنے لگے

پلیز اباجی آپ خاموش ہو جائیں اس معاملے میں" وہ بولے تو وہ چپ ہو گئے وہ اپنی بیوی کے آگے مجبور لگ رہا تھا اور صاف ظاہر تھا کہ وہ یہ ہی کہہ کر لایا تھا اسے یہاں۔

اباجی کچھ نہیں بولے اسکے ہاتھ سے ہاتھ آزاد کر لیا فیضان نے افسردگی سے دیکھا کیونکہ پہلی بار انکے حکم کے خلاف ورزی کی تھی۔

فیضان انکی خاموشی پر اٹھ کر باہر اگئے۔

فرزانہ انکی بیوی تھی جہاں باپ کو مکمل حق اور اختیار دیا ہوا تھا وہاں بیوی کا کوئی حق انھیں پورا کرنا تھا تبھی وہ خاموشی سے افس کے لیے نکل گئے۔

جبکہ پیچھے وہ سوچتے رہ گئے کہ ارتاش کو کیا جواب دیں گے۔

وہ جب سے اٹھی تھی اسے شہروز نے گھن چکر بنایا ہوا تھا یہاں تک کے اسے سانس لینے کا وقت بھی نہیں ملا تھا

میرے سوکس کہاں ہیں" ناشتہ اسنے لا کر ٹیبل پر رکھا تو وہ جوتا پھینکتے ہوئے بولا

نشرہ کو علم نہیں تھا کہ اسکی کیا چیز کہاں رکھی ہے ابھی تو وہ یہاں آئی تھی تم سے پوچھ رہا ہوں کیوں بت بن کر کھڑی ہو" وہ بھڑکا

" میں ڈھونڈ دیتی ہوں

اب تک تمھیں یہ نہیں پتہ چلا میری چیزیں کہاں ہیں" شہروز کو شدید تپ چڑھی تھی نشرہ نے جلدی جلدی سارے دراز چیک کیے اور اسکی سوکس نکال کر اسکے سامنے لے آئی

اب اسے اسکے ٹیس کا نہیں پتہ تھا کہ وہ کس کے ساتھ کیا پہنتا ہے آفس جاتے ہوئے سپورٹس سوکس پہنوں "

وہ چلایا۔

نشرہ کانپ سی گئی

وہ میں آپ کون سی پہنیں گے پلیز مجھے بتادیں" وہ شرمندگی سے بولی یار اسی لیے زہر لگتی ہو تم مجھے دماغ گٹھنوں میں ہے تمھارے۔" اسنے اسے دور دھیالا اور اپنی بلیک سوکس نکال کر پہننے لگا۔

دیکھ رہی ہیں بھابھی آپ صبح سے کیسے نشرہ کو پاگل بنایا ہوا ہے اس لڑکے نے پلیز سمجھائیں اسے مجھے تو خوف آتا ہے ہم لوگوں کی خاموشی کی وجہ سے خدا ناخواستہ ہمارے ہی اوپر آگیا یہ وقت تو ہم کیسے اپنی بچیوں کی تکلیف برداشت کریں گے "رامین نے رابعہ سے کہا تو وہ شرمندہ ہو گئیں۔

ہم ٹھیک کہہ رہی ہو رامین مگر مجھے تم ایک مجبور اور بے بس ماں سمجھ سکتی ہو میں شاید اپنی اولاد کی پرورش اچھی نہیں کر سکی "

نیچے تک اسکی آواز آرہی تھی کچن میں موجود رامین نے رابعہ سے یہ آواز سن کر کہا۔

جبکہ اوپر نشرہ تب تک منہ دبائے کھڑی رہی جب تک وہ ناشتہ کرتا رہا

"کس نے بنایا ہے یہ

وہ پوچھنے لگا

می۔۔میں نے "وہ اسے دیکھتی بولی نہ جانے کوئی غلطی نہ ہو گئی ہو سب کچھ تو اسنے رابعہ سے پوچھ کر ارینج کیا تھا۔

اب تو اپنی صلاحیتوں پر ہی شک ہوتا تھا کہ نہ جانے وہ کسی قابل ہے بھی یہ نہیں۔

میں چائے نہیں کافی پیتا ہوں" اسنے چائے کا کپ سائیڈ پر پٹخ دیا اور کھڑا ہو گیا

۔

نشرہ کی آنکھیں بھیگ سی گئیں اسے وہ شخص دنیا کا مشکل ترین شخص لگا تھا۔

وہ بنا کچھ کہے اپنی گاڑی کی چابیاں اور والٹ اسکے ہاتھوں ڈے کھینچ کر باہر نکل گیا وہ سیڑھیاں اترا تو رابعہ کے پاس سلام کرنے اسکی عادت تھی لازمی آتا تھا اسنے ماں کو آواز دی مگر رابعہ نے جواب نہیں دیا نشرہ اسکے پیچھے ہی اتری تھی کہ اسے مزید کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔

امی" وہ کچن کے دروازے میں جھانک کر بولا

رابعہ نے اسکی جانب نہیں دیکھا۔

" کیا ہو گیا ہے

جاؤ شہروز یہاں سے" وہ سختی سے بولیں سعد بھی اسی وقت کچن میں داخل ہوا تھا۔

میں ان ساسو میں سے نہیں ہوں جو بیٹے کو مٹھی میں قید رکھے اور بہو کو ذلیل کروائے جب تم بیوی کی عزت کرنا نہیں جانتے تو ماں کو جھوٹی عزت مت دو

"

سب کے سامنے وہ تلخی سے بولیں اور باہر نکل گئیں۔

سعد رامین اور نشرہ خاص کر شہروز کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھنے لگے شہروز نے بس ایک نظر نشرہ کو دیکھا تھا اور نشرہ کانپ سی گئی تھی اس ایک نظر میں ہی۔

شہروز بنا کچھ کہے وہاں سے نکل گیا جبکہ اسکے جاتے ہی سعد نے سکون کا سانس لیا تھا۔

" بھابی پلیز مجھے بھی ناشتہ دے دیں

سعد نے مسکرا کر کہا تو نشرہ نے توجہ ہٹالی شہروز کی جانب سے اسنے بھی مسکرا کر سر ہلایا اور کچن میں چلی گئی دل دھڑک رہا تھا خوف سے۔

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسے ہو کیا رہا ہے۔

پیچھلے دو دن سے وہ لڑکی اسکے سر پر سوار تھی۔

اور وہ دیر تک جاگتا رہتا تھا کہ پہلے کی طرح وہ اسکے کمرے میں اچانک اجائے

۔

مگر وہ دو دن سے بلکل سامنے نہیں ارہی تھی۔

اور معاذ میں بے چینی سی تھی۔

وہ اپنے کمرے سے نکلا بلال تو چلا گیا تھا اسلامہ آباد کچھ دنوں کے لیے فائق

اور اسنے ہی جانا تھا فائق ابھی تک نکلا نہیں تھا وہ تیار ہو کر نکلا تو۔

ہاتھ میں ایک مہنگے موبائل کا بکس تھا۔

اسنے سوہائے کے کمرے کی جانب دیکھا کیونکہ وہ چاروں ایک ساتھ ہی رہتی تھی۔

وہ اس کمرے کے آگے سے گزر کر نیچے اگیا وہاں سعد صاحب ناشتہ کر رہے تھے

اسے دیکھ کر جلدی سے اسنے موبائل جھپٹا

یہ کس کا ہے آپکے پاس۔۔ بڑا مہنگا موبائل ہے کس کے لیے لائیں ہیں ہاں" سعد نے بڑی بڑی آنکھیں گھمائیں تو معاذ کا موڈ جو پہلے ہی آف تھا غصے سے اسکو گھور کر دوبارہ سے کھینچ لیا اور پھر اچانک احساس ہوا یہ کام سعد بھی تو کر سکتا تھا۔

اوئے بات سن" معاذ نے ادھر ادھر دیکھا اور اسے قریب آنے کا کہا۔

سعد اسکے قریب ہوا

" وہ

" یہ سوہائے عینی بہارے ناشتہ نہیں کرنا ان سب نے

اچانک اسے احساس ہوا وہ گھر کا بھانڈا تھا اور وہ ایک لمحے میں یہ خبر نشر کر دیتا ہے معاذ نے وریشہ تک موبائل پہنچانے کی کوشش بھی کی تھی۔

لو آپکو کیا پرواہ ہو گی اُن تینوں چھپکلیوں کی یہاں الگ بات ہے کہ بیوی کی پرواہ ہو رہی ہو آپکو" وہ دانت نکال کر بولا۔

"فضول نہ بولو ناشتہ تو کرنا چاہیے اور سب کو کرنا ہی چاہیے

اسنے شانے آچکا کر کہا تبھی نشرہ باہر آئی

کیوں بھابی ٹھیک کہہ رہا ہوں نہ وہ بولا تو نشرہ نے بھی مسکرا کر سر ہلایا۔

اور تبھی وہ تینوں اور انکے ساتھ وریشہ بھی اگئی وریشہ کو علم نہیں تھا معاذ اب تک گیا نہیں ہے وہ چاروں چیرز کھینچ کر بیٹھیں تو۔

معاذ نے مڑ کر دیکھا اور وریشہ کو اسکے ساتھ ہی بیٹھ رہی تھی ایکدم اسکا ہاتھ رک گیا۔

معاذ نے اسے مسکراتی نظروں سے دیکھا تھا۔

وریشہ سٹپٹا کر دور ہوئی اور جگہ بدل لی۔

معاذ نے گھیرہ سانس لیا اب کیا کہہ سکتا تھا وہ اسے بھی اسکا ایسا رد عمل جائز ہی تھا اسنے کون سا کوئی اچھی بات کی تھی اس سے۔

وریشہ بھاگتی کہ عینی نے اسے بیٹھا لیا بہارے ضرورت سے زیادہ ہی خاموش تھی

اور وریشہ سے نوالے اتر نہیں رہے تھے وہ جلدی فارغ ہو کر لون میں بھاگ گئی۔

جبکہ معاذ کے پاس موقع اچھا تھا۔

وہ بھی فری ہو کر اٹھا اور باہر نکل آیا سب ابھی بھی ناشتہ کر رہے تھے اندر۔

معاذ باہر نکلا تو وہ سامنے کہیں نہیں تھی وہ آرام سے پیچھے کی جانب چلنے لگا تو جھولے کے آواز پر چونک گیا وہ پیچھے لگے جھولے پر بیٹھی ہلکا ہلکا جھول رہی تھی شاید اسی کے جانے کے انتظار میں تھی جیسے ہی اسکی گاڑی کے نکلنے کیا آواز آتی تو وہ اندر چلی جاتی

معاذ البتہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور اسنے جھولا ایک ہاتھ سے روک کر وہ خود بھی جھولے پر بیٹھ گیا

وہ تو ہلکی سی تھی معاذ کے بیٹھنے پر جھولے میں جگہ تنگ پڑ گئ

" مجھ سے بھاگ کر آئی ہو

وہ اسے دیکھنے لگا

وریشہ کا سانس ہی تھم گیا

" آپ آپ کیوں آئیں ہیں یہاں

وہ حیرانگی سے بولی۔

" ام م تمھارا شوہر ہوں تمھارے ارد گرد نہیں اسکتا

وہ سوال کرنے لگا۔

شوہر لیکن ہم دونوں میں سے کوئ بھی ایک دوسرے کو شوہر اور بیوی تو نہیں سمجھتا" وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر اٹھ نہیں پا رہی تھی جھولے کی چین پکڑ کر تقریبا اسکی جانب سے پیٹ موڑتی بولی۔

معاذ نے اسکی نازک کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکی پشت کو سینے سے بلکل جھٹکے سے جوڑ لیا۔

وریشہ کی آنکھیں پھیل گئیں جلدی سے اس سے دور ہونا چاہا مگر کوئ فائدہ نہیں ہوا

"طنز مار رہی ہو مجھ پر

وہ اسکے کان کے قریب بولا وریشہ کو اسکی سانسوں سے الجھن ہونے لگی۔

" م۔۔۔مجھے چھوڑ دیں آپ۔۔۔میں اچھے سے جانتی ہوں آپکو

وہ بنا لحاظ کے بولی تھی معاذ کو اتنے عرصے ہی اندازا ہو گیا وہ کوئ معصوم یہ دبنے والہ لڑکی نہیں تھی اور شاید یہ ہی چیز پہلی اٹریکشن تھی اسکے لیے

۔۔۔۔

" اوہ اچھا اور کیا جانتی ہو میرے بارے میں

وہ دلچسپی سے پوچھنے لگا

وریشہ کو اسکا یہ مٹھا لہجہ اور یہ نرمی سمجھ نہیں آئی اسے وہ لفظ یاد تھے جو اسنے فائق کو کہے تھے۔

وہ جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔

یہ ہی کہ آپ اپنی بیوی کی آفر کسی اور مرد کو کر چکے ہیں معاذ اسکے علاوہ مجھے کچھ آپکے بارے میں نہیں جاننا ہاں میں آپ سے بہت چھوٹی ہوں مگر میں سب سہہ سکتی ہوں سوئے اپنی عزت نفس کے خون کے جو آپکے لفظوں نے کیا ہے۔۔۔آپ۔۔آپ سے میں بد تمیزی نہیں کرنا چاہتی میں اور آپ الگ الگ ہیں" وہ اپنے آنسو صاف کر کے اپنے تیز لہجے پر شرمندہ سی ہوتی بولی اور وہاں سے جانے لگی کیونکہ معاذ بہت حیران ہوا تھا۔

شاید وہ جائز تھی اپنی جگہ وہ منہ اٹھا کر کچھ بھی کہہ سکتا تھا یہ جانے بنا کہ " سامنے والے کے دل میں اسکے تیز الفاظ کس طرح چبھے ہیں

وہ وہاں سے جانے لگی کہ معاذ نے ایکدم اٹھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا

وریشہ نے جھنجھلا کر ہاتھ آزاد کرانا چاہا۔

"ایم سوری

اسکے مظبوط ہاتھ سے اسکی کلائی دبی ہوئی تھی معاذ کے منہ سے وہ یہ الفاظ ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی اسکی جدوجہد اس سے آزاد ہونے کی تھم گئی مگر وہ پلٹی نہیں معاذ نے اسکی اسی کلائی پر موبائل کا بکس رکھ دیا۔

وہ کچھ نہیں بول سکا۔

کیا کہتا سکون سے وہ ننھی سی لڑکی جسے وہ کسی خاطے میں نہیں رکھنا چاہتا تھا آج اپنے دل کو اسی کے سامنے کمزور محسوس کر رہا تھا۔

"اس میں میرا نمبر سیو ہے

وہ بس اتنا ہی بولا اور اسکا ہاتھ آزاد کر دیا

وریشہ وہاں سے پل میں فرار ہو گئی معاذ مسکرایا تھا کیونکہ وہ موبائل بھی ساتھ لے گئی تھی اسے احساس ہوا تھا کہ جس طرح وہ اسکے لیے اجنبی تھی وہ خود بھی تو اسکے لیے اجنبی تھا اور ہر شخص ویسا نہیں ہوتا جیسا ہم سمجھ لیتے ہیں

جیسے وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ تو اسی بات پر خوش ہو گی کہ وہ ایک امیر لڑکے سے شادی کر چکی ہے۔

مگر وہ اب تک اس سے مختلف ثابت ہوئی تھی۔

اور وریشہ سے پہلے تو معاذ خود ہار مان گیا تھا

اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور وہاں سے خود بھی آفس کے لیے نکل گیا

فائق اسے ہی کالز کر رہا تھا

"کیا کر رہے تھے پیچھے تم

" فائز نے آنکھیں نکالی آدھے گھنٹے سے کالز کر رہا ہوں مجال ہے جو تم اٹھالو

"وہ سائیلنٹ پر تھا میرا سیل

اسنے چیک کرتے ہوئے کہا۔

تو فائق نے گھیرہ سانس بھرا اور باہر نکل گیا۔

معاذ فائق اور سعد تینوں جا چکے تھے ابا جی اپنے کمرے میں تھے یعنی اس وقت گھر میں کوئی مرد نہیں تھا تو یہ موقع اچھا تھا اسنے نصرت کو بتایا کہ اپنی دوست کے گھر جا رہی ہے اور جلدی سے باہر نکل گئی جبکہ وہ کہنا چاہتی تھی کہ عینی کو لے جاؤ مگر وہ بھاگ کر نکل گئی تھی۔

اسے اس وقت ڈر لگ رہا تھا ہاں خوف بھی ا رہا تھا۔

نہ جانے اسکا یہ قدم کیا سے کیا کر دے وہ نہیں جانتی تھی بس ایک ضد سوار تھی اور وہ یہ کہ اسنے دارہ سے شادی نہیں کرنی

تبھی وہ باہر نکلی اور اسنے ٹیکسی کرا کر دارہ کے آفس کا اڈریس پوچھا جو اسنے کل نشرہ سے ایک واحد بات کے دوران معلوم کیا تھا

اسنے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا اسکی کپکپاہٹ اور لرزش بتا رہی تھی کہ وہ لڑکی اندر سے ڈری ہوئی ہے۔

مگر اپنے لیے لڑ سکتی تھی جنگ کرنے جانتی تھی تبھی اسنے خود وک خود ہی سمجھایا کہ وہ بلکل ٹھیک کر رہی ہے۔

اور تقریبا بیس منٹ کے طویل سفر کے بعد وہ آفس کے باہر پہنچی یہ ایک سرکاری بلڈنگ تھی اس دفتر کو اسنے پہلی بار دیکھا تھا بلکل سرکاری دفاتر جیسا ماحول تھا اور وہ اندر آتی گئی وہ پیلے اور سفید رنگ کے سوٹ میں تھی اور اسپر اسکے ہونٹوں کی خوامخواہ ہی سرخی اور ہونٹوں کی قید میں دبا تیل پھر ہر چیز سے انجان وہ قیامت خیز حسن لیے چلتی جارہی تھی لوگ اسے کیسی کیسی نظروں سے دیکھ رہے تھے پرواہ ہوتی تو وہ کبھی یہ قدم نہ اٹھاتی۔۔۔

اسنے دفتر کے اندر آتے ہوئے ایک آدمی سے پوچھا

"ایکسکیوزمی دارہ۔۔ہاں دارہ کا آفس کہاں ہے

اسنے لاپرواہی سے پوچھا

دارہ سر" وہ آدمی حیرانگی سے بولا۔

"کیا آپ کی اپوائنٹمنٹ ہے انکے ساتھ

وہ آدمی پوچھنے لگا

"ام م ہاں۔۔ایسا ہی سمجھ لو۔۔فلحال مجھے اسکے پاس کام ہے

وہ جیسے بول رہی تھی وہ کلرک سمجھ گیا تھا کہ یہ دارہ کے جان پہچان کی ہے بہت عزت اور احترام کے ساتھ وہ اسے ویٹنگ روم میں لے آیا میم دارہ سر اس وقت میٹنگ میں ہیں کمشنر صاحب آئے ہوئے ہیں ابھی کچھ دیر آپکو

" انتظار کرنا ہو گا

وہ بولا جبکہ نظریں بار بار بہارے کے چہرے پر تھیں۔

کون سی میٹنگ " بہارے زرا اکڑ کر بولی

تو وہ سٹپٹا کر اس سے دور ہوا۔

" یہ اہم میٹنگ ہے میڈیم

" مجھے پرواہ نہیں میرے پاس زیادہ وقت نہیں میں انتظار کروں

اسنے غصے سے کہا اور وہ اٹھ کر کلرک کے روکنے کے باوجود وہ جھٹ پٹ دروازہ دھاڑ سے کھولتی کمرے کے اندر چلی گئی دارہ کی ٹیبل کے پاس دو گارڈز کھڑے تھے جبکہ کمشنر سامنے ہی بیٹھا تھا۔

دارہ کی شاکڈ نظروں نے بہارے کی جانب دیکھا

دروازہ دھاڑ سے کھلا اور سامنے کھڑے شخص کی جانب دارہ نے جیسے ہی نظریں اٹھائیں وہ شاکڈ ہی رہ گیا۔

اگر کوئی اس سے پوچھتا تو وہ شاید اس وقت اپنے سامنے دنیا کا ہر شخص ایکسپیکٹ کر سکتا تھا سوائے اس لڑکی کے جو کہ پہلے حیرانگی سے اسکے آفس کی جانب اور اب۔اسکی جانب دیکھ رہی تھی

دارہ کو لگا ایک لمحے کے لیے وہ لڑکی اسکی بولتی بند کر گئی ہو۔

کمشنر صاحب نے جیسے ہی دارہ کے حواس باختہ چہرے کی جانب دیکھا ویسے ہی مڑے اور اس لڑکی کو دیکھ کر کون نہیں چونک سکتا تھا ایک لمحے کو وہ بھی دیکھتے رہے۔

مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی اور یہ ہی بتانے میں یہاں آئی۔ہوں سیدھی بات ہے آپ اباجی کو منع کیوں نہیں کر دیتے وہ تو جم کر بیٹھ گئیں ہیں میں اور

آپ بھلا شادی کر سکتے ہیں کتنی نون سینس بات ہے اور ویسے بھی جب آپ نے سوہاے کا نام لیا ہے تو مسٹر دارہ سکندر اسی سے شادی کرنا چاہیے آپکو فالتو نہیں ہوں جو زبردستی آپکی جھولی میں آگیروں بنا پاپڑ بیلے اور ویسے بھی۔ مجھے

" اور بھی بہت لوگ چاہتے ہیں

وہ نان سٹاپ کسی ٹیپ ریکارڈر کیطرح شروع ہو چکی تھی ایک سانس میں کہتی وہ۔ یہ بھول گئی تھی کہ یہ ایف بی آر کے ایک سینیر افسر کا کمرہ ہے اور اس کے سامنے اس وقت کمشنر بیٹھا ہے اور ساتھ کھڑے دو گارڈ صرف دارہ کی خاموشی کی وجہ سے چپ کھڑے ہیں ورنہ اس پھلجڑی کو اٹھا کر باہر پھینک سکتے تھے۔

ہیلو" بہارے نے اپنے چہرے پر آتی بالوں کی لٹ پیچھے کر کے اسکے چہرے کے آگے چٹکی بجائی

وہ دیکھ سکتی تھی دارہ کی آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا یہ لوگ اپنے آپ کو سمجھتے کیا رہے تھے یا پھر

اس کو کیا سمجھتے تھے وہ مٹھیاں بھینچتا اپنے آپ کو قابو میں کر رہا تھا کیونکہ کمشنر منہ کھولے بہارے کو دیکھ رہا تھا۔

آپ سے بات کر رہیں ہوں سکتہ ہو گیا ہے کیا میں کہہ چکی ہوں آپ انکار

" کریں گے اور ابا جی کو بلکے ابھی آج ہی انکار کر دیں

وہ بولی۔ دارہ ایکدم چیئر پیچھے پھینکتا اٹھا بہارے اسکے اس زلزلے پر دو قدم دور ہوئ اسکا انداز کافی جارہانہ تھا اسنے بنا ایک بھی لفظ کہے۔ بہارے کا بازو اپنی فولادی گرفت میں جکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا باہر لے آیا

باہر کھڑے چوکیدار کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا اسنے جو منمنایا

" میں نے روکا تھا سر میم کو

وہ بنا دیکھے بہارے کو کھینچتا ہوا۔ نہ جانے کہاں لے جا رہا تھا بہارے تو جانتی نہیں تھی مگر اسکی گرفت اتنی سخت تھی اسے لگا بازو ٹوٹ جائے گی

دارہ میرا بازو پلیز ہاتھ چھوڑیں میرا کہاں لے جا رہے ہیں مجھے میں جو کہنے آئی تھی کہہ چکی ہوں۔

" مجھے جانے دیں اب

وہ بولی جبکہ دارہ اسے ایک اور کمرے میں لے آیا۔

یہ کمرا بڑا تھا۔اور یہاں پر بھی وہ ہی چیزیں رکھیں تھیں جو اسکے اپنے کمرے میں تھیں اسنے اسے وہاں پھینکا اور دروازہ باہر سے بند کر دیا

ماتھے پر کئی بل تھے بہارے نے بے اوسان دروازہ پیٹ ڈالا۔وہ اس تماشے پر بس بم کیطرح پھٹنے کو بے چین تھا۔ایکدم دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا

۔

شیٹ آپ جسٹ شیٹ یور ماوتھ آئی سیڈ شیٹ " وہ اسکے بے حد نزدیک اگیا کہ وہ۔ بلکل دیوار سے لگ گئی۔

آنکھیں پھیل سی گئیں بار بار آنکھیں جھپکتی وہ تھوک نگلتی اسکی جانب دیکھنے لگی

یورماوتھ" وہ انگلی اٹھا کر بولا۔

تمھیں آج ایسی سزا ملے گی کہ چٹکیوں میں تمھاری یہ بولڈ نیس۔ یہاں یہاں دارہ سکندر کے قدموں میں ہو گی اور ہاں۔ تمھارے ساتھ ساتھ تمھارے اس اباجی کو۔ بھی جس کی عزت کو اوچھال کر تم گھر سے نکل کر یہاں میرے پاس یہ تماشہ لگانے آئی ہو یہ میرا آفس ہے تمھارے باپ کا گھر نہیں ہے جو بکواس کرنے پہنچ گئی ہو۔

مگر تمھارے جیسی لڑکیوں کا ایک پرو بلم ہوتا ہے وہ شرافت کا صرف ناجائز فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اپنے اس بنا بریکوں کے چلتے ریکارڈ کا گلہ گھونٹو اور منہ دبا کر

" میرے آنے کا انتظار کرو

اسنے غصے سے کھولتے ہوئے کہا

کیوں کیوں کروں میں۔مجھے جانا ہے میں جو کہنے آئی تھی کہہ چکی ہوں" وہ آہستگی سے بولی دارہ سے ڈر گئی تھی دل دھڑک رہا تھا بہت تیزی سے۔خوف سے۔

دارہ نے دانت پر دانت چڑھا لیے۔

وہ بنا اسکی جانب دیکھے وہاں سے باہر نکل گیا۔

جبکہ بہارے سوچ رہی تھی اسنے یہ نہیں سوچا تھا اگر اسے لیٹ ہو گیا تو سب گھر والے تشویش کریں گے اور کسی کو پتہ چل گیا تو باقی کسی اور کی فکر نہیں تھی ابا جی کی تھی وہ وہ بہت خفا ہوں گے وہ پریشانی سے ناخون کاٹنے لگی بیوقوف بے حد بیوقوف اور فضول لڑکی ہو تم بہارے ایک نمبر کی پاگل گدھی" وہ خود کو کوسنے لگی جبکہ ایک بار پھر گھبرا کر دروازہ پیٹا۔

اسے لگ رہا تھا وہ تو جنگلی سانڈ کے چنگل میں پھنس گئی ہے وہ کیا سبق سیکھانے کی بات کر رہا تھا اسکے پسینے چھوٹ گئے تھے۔

یہ پاگل ہے بولتی بھی رہے تو دروازہ مت کھولنا" اسنے سب کو یہ بات کھلوا دی تھی۔ تبھی کسی نے بہارے کا دروازہ نہیں کھولا وہ ٹشو سے پیشانی صاف کرتا کمرے میں ایا تو منہ پر ہاتھ رکھے کمشنر صاحب ہنسی روک رہے تھے۔

ایم سوری سر" وہ شرمندگی سے بولا۔

تو دارہ سکندر یہ ہیں وہ جن سے آپ شادی کرنے والے ہیں" کمشنر دلچسپی سے بولا۔

"ایکچلی سر

ویری نائیں آپ دونوں کا کپل امیزنگ ہے بس بولتی زیادہ ہیں وہ مس" وہ ہنسے

دارہ ہنس بھی نہیں سکا

بٹ آئی لیک ہر" وہ مڑ کر دیکھنے لگے۔ جیسے اب بھی بہارے وہاں کھڑی ہو

دارہ نے خون کا گھونٹ پیا تھا۔

"منگنی ہو گی آپ دونوں کی

دارہ کا بس نہیں چلا کمشنر کو بھی اٹھا کر باہر پھینک دے جو اس سے شغل لگا رہا تھا اور وہ۔ بلکل اس موڈ میں نہیں تھا

"سر فائلز پر ڈسکس کرتے

اوہ نو نو دارہ ہم کل کر لیں گے اس وقت آپ مشکل میں ہیں بیوی بنے کے بعد شاید عورت پھر قابو آ جاتی ہے بیوی بننے سے پہلے نہیں قابو آتی تھوڑی

" بہت ہمدردی ہے مجھے آپ سے

وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر تھپتھپا کر وہاں سے باہر نکل گئے جبکہ دارہ نے سر تھام لیا۔

دل کیا پیچھے سے ہی تھپڑ اس آدمی کو مارے۔ مگر ایک مصیبت جو تیار کھڑی تھی وہ پورا آفس اکھٹا کر لیتی وہ انکے نکلتے ہی اس طرف چلنے لگا اسکے گارڈز ساتھ چل رہے تھے جن کو اسنے روک دیا۔

اور وہ خود ہی اس کمرے میں داخل ہوا۔اور دروازہ کھلتے ہی اسکے اندر داخل ہوتے ہی بہارے دوڑتی ہوئی چیئر کے پیچھے چلی گئ

"آپ مجھے ڈرا رہے ہیں

" بکواس بند کرواپنی کس نے تمھیں یہاں کا پتہ دیااور کیوں یہاں آئ ہو

وہ اسکو باہر کھینچتا غصے سے چیخا

"بتانے آئ ہوں اپکو آپ سے شادی نہیں کرنی مجھے

وہ نڈر سی بولی لیکن لہجے میں کپکپاہٹ تھی۔اور دارہ نے محسوس کرلی تھی اچھا۔"دارہ نے اسکے سرخ لبوں سے نگاہ چرائ

جی ہاں جب سوہائے کا نام لیا ہے تو اسی سے شادی کریں اور یہ اباجی کیوں آپ سے اتنی محبت کرنے لگے ہیں میری بات نہیں سنتے" وہ بھی غصے سے بولی

مجھے تمھارے فالتو اباجی کی محبت کی ضروت نہیں ہے۔

" دارہ

وہ غصے سے بولی۔

جان دارہ اتنے مان سے نام لو گی۔تو کھڑے کھڑے اپنے نکاح میں لے لوں

" گا۔

بے حد سنجیدگی اور سخت تیوروں میں دارہ نے ایکدم اسکی گردن جکڑی اور اسے دیوار سے لگا دیا کہ ان دونوں کے بیچ دارہ کے ہاتھ کی لمبائی کا فیصلہ بن گیا

" تم جانتی ہو میں اس وقت تمھارے ساتھ کیا کیا کر سکتا ہوں

وہ مدھم لہجے میں بولا۔اسے پریشان کرنے کے لیے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا تھا اور وہ واقعی ہی پریشان نظر آرہی تھی۔

بہارے کی آنکھوں میں حیرانگی الگ چھا گئی۔

مجھے تم سمیت تمھارے پورے خاندان سے ہی نفرت ہے کہ تمھارا یہاں آنا بلکل درست نہیں تھا بہارے۔

اور ایک بات تو تم دماغ میں بیٹھالو تم دنیا میں لائی ہی اس لیے گئی ہو تا کہ دارہ
" کے ہاتھ کے دو تھپڑ تمھیں درست کر دیں
وہ بلکل آہستگی سے بول رہا تھا بے ساختگی میں اسکے چہرے کے نزدیک جا رہا
تھا۔آنکھیں اسکے چمکدار چہرے کا طواف کر رہیں تھیں اور بار بار ان سرخ
ہونٹوں پر ٹھر رہیں تھیں جو کسی کو بھی بے ایمان کر سکتے تھے لیکن وہ
کچھ ہی فاصلے پر رک گیا۔
ا۔۔ایسا نہیں۔۔۔ہو۔۔گ
۔گام۔۔مجھے آپ پس۔۔پسند ن۔۔نہیں" وہ بھی بولی جبکہ گردن کو
چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔
لیٹس سی" وہ شانے آچکا کر
طنزیہ مسکرایا۔ "
اور دور ہٹا۔
اور موبائل نکالا

ک۔۔۔کیا کیا کر رہے ہیں آپ" بہارے ایکدم اسکی جانب بڑھی اور اسکا بازو تھام لیا جس سے وہ کسی کا نمبر ڈائل کرنے والا تھا اسے اس آدمی پر بھروسہ نہیں تھا اگر اسنے اباجی کو کال کر دی اسے یہ ہی فکر تھی۔دارہ نے پہلے تو اسکے ہاتھ وک اپنے بازو پر دیکھا اور پھر اسکا ہاتھ جھٹک دیا

" میں شادی سے پہلے کی قربت پر یقین نہیں رکھتا

لاپرواہی سے بولتا وہ بہارے کا منہ کھول گیا تھا۔

"آپ عجیب خوش فہم انسان ہیں

وہ دور ہو گئ۔

جبکہ دارہ نے کوئ ریسپونس نہیں دیا۔

تمھارے اباجی کو انفارم کر رہا ہوں کہ تم یہاں میرے پاس اکیلے کمرے میں میں میرے بہت قریب مجھے یہ کہنے آئ ہو کہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی"

اسنے فون کان سے لگا لیا

ن

" ۔۔ نہیں نہیں۔۔

مسٹر شجاع۔ آ گر آپ سے اپنی نواسہ نہیں سمبھل رہی تو شادی کی ڈیٹ کو جلد فکس کر لیں کیونکہ میں بمشکل خود کو قابو میں کر رہا ہوں ورنہ بہت اچھے سے سدھار دیتا میرے لحاظ اور ضبط کو اتنا نہ آزمائیں کہ میں کسی بڑے قدم کو اٹھا کر اپکے خاندان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں تو اپنے پوتے اور نواسی کو قابو میں رکھیں "

وہ ابا جی پر دھاڑا تھا

بہارے کو لگا وہ اگلا سانس لے گی تو بس اب آنکھ قبر میں کھلے گی۔

میں یہ سب نہیں جانتا۔ جو بھی ہے اپنی مصیبت اکر لے کر جائیں یہ آفس ہے میرا "

وہ بے حد تلخی سے بولا تھا پہلے شہروز کی وجہ سے دماغ خراب تھا الٹا یہ لڑکی مزید کر گئی تھی۔ اور اوپر سے زیادہ غصہ کمشنر کی آنکھوں پر آیا تھا

بہارے دم بخود سی کھڑی تھی جبکہ دارہ نے کال بند کی۔اباجی کی سنے بنااور اسکی جانب دیکھا۔

تم مجھ سے نہ الجھو تمھارے اس چھوٹے سے دماغ کے لیے یہ سزا فلحال کافی ہو گی مس فوارے بندہ نام ہی اچھار کھ لیتا ہے اگر شکل اچھی نہ ہو۔"

وہ مسکرا کر کہتا وہاں سے باہر نکل گیا۔

آپ آپ نے

۔میں جان سے مار دوں گی آپکو" وہ آنسو پیتی بولی

کیوں نہیں شادی کی رات کو یہ شوق شوق سے پورا کرنا میں دیکھنا چاہتا ہوں تم کس کس طرح مجھے مارو گی"

وہ ایک آنکھ دبا کر بولا۔

"مر جاؤ گی آپ سے شادی نہیں کروں گی

وہ آنسو صاف کرتی بولی تھی

اب ابا جی اسے بہت ڈانٹتے اور ڈانٹ کے ساتھ ناراض ہو جاتے اور نہ جانے کتنے دن نہ بولتے سب گھر والے غصہ کرتے اب اسپر۔

" میں تمھیں خود مارو گا میرے پاس اجانا

وہ وہاں سے نکل کر اپنے آفس میں چلا گیا جبکہ اسنے اپنے گارڈز کو اسکی حفاظت پر معمور کر دیا تھا۔

اور ان سے رپورٹ بھی لیتا رہا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے وہ اس کمرے سے نہیں نکلی تھی جب تک اسے سعد لینے نہیں آیا کیونکہ یہ سعد کی ہی چھٹی کا وقت تھا سعد اسے لے گیا تھا اور سارے راستے ابا جی کے بارے میں بتاتا آیا تھا وہ منہ بنا کر بار بار آنسو صاف کر رہی تھی

تم تم پاگل ہو گئی ہو بہارے تم جانتی ہو شہروز بھیا کو پتہ چل گیا وہ تمھارا دم نکال دیں گے بنا اگلا سانس لیے "

وہ بولا

تم تو میرا ساتھ دو" بہارے نے بے چارگی سے کہا

اوو میڈیم کس خوشی میں کس نے کہا تھا

نہیں کیا سوجی تھی تمھیں جو منہ اٹھا کر دارہ ڈون کے پاس پہنچ گئ۔وہ بندہ نہ

" تمھارے قابو کی چیز نہیں ہے

سعد نے اسے گھورا۔

یہ کیا بکواس ہے دارہ ڈون " وہ ناگواری سے بولی

بھئ ایسا ہی ہے جس طرح وہ نشرہ بھابی کے آنے سے پہلے دھڑلے سے گھستا تھا مجھے تو ڈون ہی لگتا تھا مگر اب تم اپنی خیر بناؤ۔ابا جی تمھیں کچا چبانے کے لیے بلکل دانت نوکیلے کیے بیٹھے ہیں " سعد نے مزے سے کہا جبکہ بہارے نے اسکو دو تین تھپڑ لگا دیے اور اپنے ناخون بھکلا کر کاٹنے لگی رونا الگ ارہا تھا

-

وہ گھر میں داخل ہوئ تو ایک لمبی چوڑی ڈانٹ اسکی منتظر تھی

جو ابا جی کی طرف سے ملی تھی وہ بے حد غصے میں تھے

ایک جوان لڑکی جوان لڑکے کے پاس پہنچ گئ یہ کہنے کے میں شادی نہیں
" کروں گی یہ تربیت کی ہے میں نے تمھاری
وہ غصے سے بولے سب خاموش کھڑے تھے۔
" وہ وہ میں نے شادی نہیں کرنی آپ لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے
بہارے بس چپ "ابا جی کی دھاڑ پر اسکا رنگ پھیکا پڑ گیا۔
جب تک میں زندہ ہوں تب تک تمھاری زندگی کا فیصلہ میرے علاوہ کوئ
نہیں کرے گا اور اگر تم خود مختار ہونا چاہتی ہو تو میرے مرنے کی دعائیں کرو
" مگر میرے سر کی پگڑی پر خاک نہ ڈالو تم نے میرا مان توڑا ہے
ابا جی تلخی سے بولے جبکہ
سب بھی اسپر غصہ تھے
مگر اسکے رونے پر دکھ بھی ہو رہا تھا۔ نشرہ بھی چپ چاپ کھڑی تھی۔ وہ کہاں
جواب دینے قابل تھی

ڈانٹ کھا کھو کر وہ کمرے میں چلی گئی تھی۔

جبکہ ابا جی نے سوچ لیا تھا وہ جلد بس دارہ کو تاریخ رکھنے کا کہہ دیں گے۔

بہارے کھانا کھالو" سوہائے اسکے لیے کھانا پلیٹ میں لائی تو اسنے تکیوں میں منہ جو پہلے ہی چھپایا ہوا تھا مزید چھپالیا۔۔۔جبکہ سوں سوں کی آواز ارہی تھی

" تم بے حد بیوقوف ہو پتہ نہیں عقل گٹھنوں میں کیوں ہے تمھاری سارا قصور میرا ہے سب مجھے ڈانٹتے ہیں میرے مما بابا بھی زندہ ہوتے تو میں ان سے لڑ جھگڑ کر کم از کم یہ شادی رکوا دیتی"

وہ ایکدم اٹھ کر بیٹھتی بولی

سوہائے جانتی تھی وہ کتنی حساس ہے

بہارے ایسا نہیں ہے سب تم سے کتنی محبت کرتے ہیں مگر خود سوچو کیا ہم لوگ کالج بھی تنہا گئیں ہیں یا نہیں

ابا جی نے ہمیشہ بھائیوں کے ساتھ بھیجا اور کالج چھوٹنے کے بعد ہم ان چار

" محفوظ دیواروں میں ہیں جہاں ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہم خوش ہیں

سوہائے نے اسکی غلطی کا احساس دلایا تو وہ چپ ہو گئی۔

" چلو اب چپ ہو جاؤ۔اور کھانا کھالو ابا جی نے بھی کھانا نہیں کھایا ہے

" ایک تو ابا جی کے نخرے نا کسی نوجوان لڑکے کیطرح ہیں

وہ پلیٹ اٹھا کر ابا جی کے کمرے میں چلی گئی سوہائے مسکرا دی جانتی تھی وہ اب لڑ جھگڑ کر انھیں منا ہی لے گئی۔

لیکن مسکراتے مسکراتے ایکدم اسکی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

اسے یاد آیا آج صبح ہی اسنے امی سے بات کرنا چاہی تھی مگر امی نے ارتاش کا نام سننے سے پہلے ہی کہہ دیا کہ ارتاش کا نام اپنے لبوں پر بھی نہ لانا۔

وہ کیسے نہ لائے اسکا نام لبوں پر اسکے ساتھ جینا چاہتی تھی۔

اسکے ساتھ مرنا چاہتی تھی۔

اسکی انکھیں انسوں سے بھر گئیں

آج وہ اس سے سوال کرے گا وہ خالی ہاتھ ہو گی وہ جب جان جائے گا کہ۔

ابا جی بھی خاموش ہو گئے وہ کتنا ٹوٹ جائے گا۔

اسنے اپنے آنسو صاف کیے۔

رات گئے ایک بار پھر انکی محفل لگی ہوئ تھی۔بلال سے بلوجہ کی ٹریٹ لی تھی انھوں نے سب نے مل کر۔

"بس دو منٹ دو منٹ لگیں گے مجھے اسکی بہن کو بھگا کر نکاح کرنے میں ارتاش نے بلآخر کلس کر کہا۔معاذ جو کسی کو میسیج کر رہا تھا ایکدم اسکی جانب دیکھا

"لعنت میرے سامنے میری غیرت کو ہوا دے رہا ہے

وہ بھڑک کر بولا

تو تیرے جیسے بھائی دوست۔ ہونے سے بہتر بندے کے پاس ہو ہی نہ بھائی

"

ارتاش بھی غصے سے بولا۔

معاذ کے کانوں میں انگلیاں دینا بلال زرا" فائق نے بھائی سے کہا تو۔ بلال کا

قہقہ بلند ہوا

تم لوگ نہ عزت سے پیش آؤ زیادہ اوور نہ ہو

نہیں ایکچلی مجھے کہنا تھا تو بھگا ہی لے بھائی۔

فائق نے گھیرہ سانس بھرا

کیسے بھگالوں۔ وہ محترمہ بھاگیں گی میرے ساتھ۔ اسے تو اپنے ماں باپ کی

دعائیں چاہیے اب بھلا میں کہاں سے لاؤں دعائیں اسکی ماں دیکھتے ہی مجھے

"گالیاں دیتی ہے گندی گندی

ارتاش نے گھورا

ایسا کب ہوا

معاذ حیرانگی سے بولا

" بھیا کا مطلب تھا جی میں مطلب دل دل میں

سعد نے تشریح کی تو۔ارتاش نے سر ہلایا

ہاں مجھے معلوم ہے تائی کہتی ہوں گی مرے اس کی قبر میں کیڑے پڑیں۔

ارتاش نفی میں سر ہلاتا بہت دکھ میں تھا

ہاں اسکی کبھی شادی نہ ہو کنوارا کلسے "فائق بولا

اسکے بچے نہ ہوں اسکی بیوی اسے نوچ نوچ کے کھائے "بلال نے بھی کہا

ارتاش ان دونوں کی جانب حیرانگی سے دیکھنے لگا

جبکہ ارتاش کا منہ دیکھ کر ان سب کے چھت پھاڑ قہقہے ابھرے اور ایکدم ان سب کو اپنے قہقوں کا گلا گھونٹنا پڑا کیونکہ ابا جی اٹھ جاتے تو ان کی جان نکال دیتے۔

" تم لوگ بکواس کر لو میری بات کا مزاق بنالو

ارتاش نے غصے سے پیپسی کا کین پھینک کر مارا

اوہو بیٹھ تو سہی یار " ہنستے ہنستے ان لوگوں نے اسے روکا مگر۔وہ بنا روکے وہاں سے چلا گیا۔

وہ اپنے روم میں جانے لگا کہ اچانک اسے سوہائے کا خیال آیا دن میں تو وہ اسے نظر نہیں آتی تھی خیر وہ خود بھی تو یہاں نہیں ہوتا تھا اور رات میں بھی کم و پیش ہی دیکھتی تھی۔

اسنے موبائل نکالا اور سوہائے کو میسیج کیا۔

کہ وہ ٹیرس پر ویٹ کر رہا ہے جبکہ وہ سب آج لون کے پیچھلے حصے میں تھے تبھی اسنے ٹیرس کا انتخاب کیا تھا

وہ سو نہیں سکتی تھی وہ جانتا تھا وہ نہیں سو سکتی تھی تبھی اسنے میسیج کر دیا اور خود ٹیرس میں اگیا ٹھنڈی ہوا نے کچھ دماغ کی گرمی کو کم کیا اور ایک اچھا تاثر اسپر چھوڑا تھا آج وہ اسے فورس کرنا چاہتا تھا ابا جی تو منا ہی لیتے انھوں نے کہا تھا مگر تھوڑی محنت اسے بھی کرنی چاہیے تھی اور وہ اپنے ماں باپ کو بھی اب کہنے والا تھا مگر وہ جانتے پہلے سے تھے۔

ارتاش نے دس منٹ اسکا ویٹ کی اور اس سے پہلے وہ دوبارہ میسیج کرتا اسے پیچھے سے کھٹ پٹ کی آواز آئی اور اسنے مڑ کر دیکھا تو وہ ارہی تھی۔ اسنے ٹیرس میں جلتا ایک واحد بلب بھی بند کر دیا ارتاش کے لبوں پر مسکان پھیل گئی۔

وہ اسی کی جانب دیکھنے لگا نیچے سے لون میں سے اسکے بھائی اور باقی سب کی آوازیں آرہیں تھیں شاید وہ اسی لیے ڈر رہی تھی کہ اچھا نہ لگتا اگر کوئی ان دونوں کو یوں دیکھتا اب وہ کیا کہتا کسی کو برا نہ لگتا سوائے اسکی کھڑوس ماں کے۔

اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرہ

"پورے دو دن بعد دیکھا ہے میں نے تمھیں

اسکا بھاری لہجہ سوہائے کی توجہ ادھر ادھر سے ہٹا کر بلکل اسپر کر گیا۔

وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئ۔

بہت زہر لگتے ہیں مجھے وہ لمحے جو تم سے دور گزرتے ہیں جن میں تمھارا دیدار

" نہ ہو یہ تم میسیج کا جواب نہ دو مجھے وہ وقت ہی بہت بھاری لگتا ہے

وہ بولا تو اس سرد رات میں اسکے لہجے کی تپش نے سامنے کھڑی سوہائے کو

کنفیوز کر دیا تھا وہ پلکیں جھپکتی بار بار اسپر سے نگاہ ہٹا لیتی۔۔۔

میرا کام ابا جی کر دیں گے مجھے فکر نہیں ہے اب کوئ مگر پھر بھی تمھیں

" تھوڑی سی محنت کرنی چاہیے

وہ بولا تو سوہائے جیسے اسکے لہجے کے خمار سے نکلتی ہوش میں آ گئ۔۔۔

وہ اب ارتاش کیطرف ہی دیکھ رہی تھی ٹھنڈی ہوا اسکی بے چین لٹوں کو چہرے پر شرارت کرنے پر مجبور کر رہی تھی ارتاش بس دم سادے اسے دیکھنے لگا۔

اور یوں ہی وہ اسکا دیوانہ نہیں تھا اسکا حسن اسکی حیا اسکی معصومیت ارتاش کی دیوانگی جائز تھی اسکے لیے۔۔۔

اور میں مما بابا سے بات کرتا ہوں وہ بھی فورس کریں گے

"امی نہیں مانیں گی

اچانک ایک خواب جو کانچ پر تعمیر ہو رہا تھا سوہائے کے لفظوں پر ٹوٹ گیا

اسنے سوہائے کی جانب دیکھا

تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو وہ مان جائیں گی ابا جی نے مجھے سے وعدہ کیا ہے "ارتاش بے چین سا ہونے لگا۔

"ہمم معلوم ہے ابا جی نے وعدہ کیا ہے مگر میری ماں فیصلہ کر چکیں ہیں

وہ سر جھکا کر اسے اطلاع دینے لگی کل اہتشام آنے والا تھا۔

" کیا مطلب ہے اس بکواس کا

بھیگا بھیگا سا حسین سماں بدل کر ارتاش کی دھار میں بدل گیا تھا

ارتاش" وہ گھبرا گئی اُسکے چیخ پر۔۔۔

کیا کہہ رہی ہو تم یہ پاگل ہو گئی ہو تم کتنے سکون سے یہ باتیں بتا رہی ہو نہیں

سوہائے ایسا نہیں ہو گا ایسا کیوں ہو گا تائی جان مان جائیں گی تم مناؤ انھیں ابا جی

" منا لیں گے میں بابا مما کو بھی بھیجوں گا نہ

وہ بے قراری سے بول رہا تھا سوہائے کا دل کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔

ابا۔۔۔ابا جی چپ ہو گئیں ہیں کیونکہ امی کے ساتھ بابا نے بھی بات کی ہے وہ

" لوگ آپکے لیے نہیں مانیں گے

تو تم کیوں نہیں کہتی کہ مجھ سے محبت کرتی ہو" وہ ایکدم اسے سختی سے

جھنجھوڑ کر بولا

میں یہ بات کیسے۔۔۔کیسے اپنے بابا کے سامنے کہوں۔۔۔میں وہ لوگ کیا

" سوچیں گے ارتاش میں کیسے مجھ سے نہیں ہو گا

سوہائے کے رونے پر ارتاش حیرانگی سے سنتا اس سے ایک قدم کے فاصلے پر ہو گیا۔۔۔

سوہائے نے جیسے غم سے دوچار ہوتے اسکی جانب دیکھا

" مطلب تم فیصلہ کر چکی ہو

وہ آنکھوں میں حیرانگی لیے سوال کر رہا تھا

ن۔۔ نہیں نہیں میں نے ایسا نہیں کہا میں آپکے سوا کسی کا تصور نہیں کر سکتی ایسا نہیں۔۔۔

"شیٹ آپ

وہ بنا لحاظ کے حلق کے بل چلایا

سالا میں بیوقوف بن رہا ہوں تمھارے پیچھے۔۔ تمھارے پیچھے میں تمھاری ماں کے قدموں میں بیٹھنے کو تیار ہوا اور تم مجھے یہ سنانے آئی ہو کہ میں تمھیں

" بھول جاؤ

اسنے اسے دور دھکیلا

جبکہ سوہائے بری طرح سسک اٹھی

ن۔۔ نہیں نہیں میں نے ایسا نہیں کہا

"تواور کیا کہا ہے تم نے

وہ جیسے جنونی ہو گیا اچانک اسکی گردن جکڑی اور اسکا سر ٹیرس کی دیوار سے نیچے کر دیا

سوائے کی چیخ نکلتی نکلتی رہ گئی وہ دیوار چھوٹی تھی یہاں سے سارا لون کا خوبصورت منظر دیکھائی دیتا تھا۔

اور سوہائے اس سے خود کو چھڑوانے لگی۔۔

تم نے میری محبت کا تماشہ بنایا سوہائے تم نے یہ سوچ لیا کہ تم اہتشام سے شادی کرو گی کیونکہ میں۔۔ میں پاگل تمھارے پیچھے سب کو بتاتا پھر رہا ہوں کہ تم سے محبت کرتا ہوں تم دو لفظ میرے لیے محبت کے نہیں بول سکتی تم دنیا کے سامنے اعتراف نہیں کر سکتی کہ مجھ سے محبت کرتی ہو۔

"یعنی تم نے مجھ سے کبھی محبت کی ہی نہیں

سرخ نظروں سے وہ بے قابو ہو رہا تھا کچھ نہیں دیکھ رہا تھا کہ سوہائے کی جان نکلنے کو تیار ہے اسکی گردن پر ارتاش کے ہاتھ کا دباؤ بڑھتا جا رہا تھا جبکہ اسکو لگ رہا تھا اب وہ سر کے بل زمین پر جا گیرے گی۔

اوپر سے اسکی بد گمانی۔۔۔

اچانک کچھ لمھوں میں اسنے اسے جھٹک دیا۔

سوہائے کھانسنے لگی۔۔۔

ارتاش جبکہ سر کے بال مٹھیوں میں جکڑتا بے یقینی کی انتہا پر تھا۔

اسکا دماغ ماؤف تھا

سوہائے کچھ بول نہیں سکی اپنے گلے میں لگی کھانسی کی وجہ سے جبکہ وہ اسکی خاموشی کا مطلب خود سے اخز کرتا نفی میں سر ہلاتا پلٹا۔

میں کہتا تھا زندگی میں کوئی مجھے دھوکا نہیں دے سکتا مگر معلوم ہی نہیں تھا اتنا معصوم چہرہ اتنی بڑی چال چلے گا

وہ طنزیہ اسکی جانب دیکھتا مسکرایا

" جانتا نہیں تھا کہ تم تم ہی تو ہو ارے بھئی میں دو ٹکے کا پولیس والا ہو سیٹھ

وہ پاؤں کے بل اسکے سامنے بیٹھ گیا

سوہائے نفی میں سر ہلانے لگی۔

" لالچ سے بھری تمھاری آنکھیں مجھے بہت کچھ جتا گئیں

اسنے جیسے بے حد ٹوٹے لہجے میں کہا تھا

ن۔۔ نہیں ارتاش آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں۔۔ میں بے بس ہوں مگر

اہتشام سے شادی نہیں کرنا چاہتی " وہ اسکا ہاتھ پکڑتی کے ارتاش نے ہاتھ دور

کر دیا۔۔۔۔

" اپنے راستے میں اب کبھی مجھے نہیں پاؤ گی

کہتا وہ جھٹکے سے اٹھا اور اسکے پاس سے اٹھ کر وہاں سے وہ لمبے لمبے قدم لیتا چلا

گیا جبکہ سوہائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی

اسنے ہر ممکن کوشش کی تھی اسکی ماں ارتاش کا نام سننا نہیں چاہتی تھی وہ

اسکی دو لفظی بات کیا سنتی

مگر ارتاش یہ نہیں سمجھ رہا تھا۔

اگلی صبح وہ پہلی فرست میں فیضان کے نکلتے ہی ماں کے پاس کمرے میں اگئ

" مجھے اہتشام سے شادی نہیں کرنی

سوہائے خود جانتی تھی اسنے یہ الفاظ آخر بولے کس طرح تھے جسکی ساری طاقت لگ گئ تھی یہ کہنے میں۔۔۔

فرزانہ اپنی جگہ سے اٹھی اسے حیرانگی نہیں ہوئ تھی وہ جانتی تھی کہ ایک دن اسکی بیٹی یہ بات کہنے ضرور آئے گی اسنے اٹھ کر دروازہ بند کیا سوہائے کا ہاتھ ناگواری سے پکڑ کر اسے بستر پر دھکیل دیا۔۔

تو اس ارتاش سے کرنی ہے جسے بات کا پتنگڑ بنانا آتا ہے جس کی زبان کے آگے تمھاری ماں کے لیے خندق ہے جو صرف چند روپے کماتا ہے تم اسکا

مقابلہ اہتشام سے کر رہی ہو دیکھو سوہائے سمجھانے کی عمر نہیں ہے تمھاری۔۔۔

میں تمھیں بس یہ کہوں گی کہ تمھاری زندگی پر ماں ہونے کی حیثیت سے میرا پورا حق ہے اور اسی وجہ سے تمھاری زندگی کا اہم فیصلہ میرے علاوہ کوئ نہیں لے گا

" اور میرا فیصلہ اٹل ہے کہ تم اہتشام کی دولہن بنو گی

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی اسے رونے پر مجبور کر گئیں

امی آپ سمجھ۔۔۔چپ بلکل چپ تم مجھے اپنی عاشقی کے قصے سنا رہی ہو ہاں میری تربیت پر الزام لگاتی ہو جب جب ارتاش کا نام لیتی ہو۔۔۔

تمھیں ایک بات کہہ دی ہے میں نے اگر تم ارتاش کا نام لو گی اچھا نہیں ہو گا اور اگر پھر بھی تم نے کوئ کوشش کی تو میرا مرا منہ دیکھو گی اور اب تم ڈائن " تو ہو نہیں جو ماں کو کھا لے گی

سوہائے حیرانگی سے ماں کو دیکھتی رہی

ہاں یہ ہی سچ ہے اگر تم نے کوئ اختلاف اٹھا کر اپنے باپ تک یہ بات پہنچائ کہ تم اہتشام کو نہیں ارتاش کو پسند کرتی ہو تو میں اسی دن یہ گولیاں کھالوں گی"

اسنے ساری نیند کی گولیوں کی ڈبی اسکی جھولی میں پھینک دی جبکہ اسکے گال پر آنسوں کی لڑی باندھ گئ تھی۔۔۔۔

" تمھارا فرض ہے اپنی ماں کی بات پر چلنا

وہ بولیں جبکہ سوہائے بس ان گولیوں کو دیکھنے لگی جس پر وہ دھمکا رہیں تھیں

" اب تم جاؤ یہاں سے

بیٹی کو ڈرتے دیکھ وہ اسے وہاں سے جانے کے لیے بولیں تو وہ جلدی سے اٹھ کر وہاں سے بھاگ گئ

آج تم رو رہی ہو میرے فیصلے پر سوہائے مگر میں تمھارے مستقبل کے آنسو صاف کر رہی ہوں" وہ اسکے پیچھے سے سوچتی اپنی بہن کو کال کرنے لگیں تھیں۔

جن لوگوں نے اج آنا تھا اور شادی کی ڈیٹ فکس کرنی تھی۔

مجھے تو سمجھ نہیں آتا یہاں ہر کوئی دوسرے پر صرف اپنا فیصلہ تھوپنے اور مسلط کرنے کے سوائے کر کیا رہا ہے اور تم ایک نمبر کی کم عقل لڑکی ہو۔

تم نے ارتاش بھیا کو بھی خود سے بد ظن کر لیا۔۔۔

اگر جا کر تم ماموں جان کو یہ باتیں بتا دو تو شاید وہ کچھ کر سکیں۔

کوئی کچھ بھی نہیں کر پائے گا بابا بھی نہیں میں جانتی ہوں امی کو وہ اپنے بھانجے کے آگے کسی کو نہیں دیکھیں گی"

سوہائے نے آنسو صاف کیے۔

" تو پھر کیا تم شادی کر لو گی"

وریشہ نے زرا پریشانی سے پوچھا

" مجھے علم نہیں میں۔۔میں نہیں جانتی کچھ بھی۔

وہ دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھتی بری طرح رو دی تھی ان تینوں نے اسے حوصلہ دیا تھا

کم از کم ارتاش بھیا تو بد ظن نہ ہوتے آپی سے "عینی بھی افسردگی سے بولی

" جو جو یہ کر کے آئی ہے ایک انسان بد ظن ہی ہو گا۔

بہارے نے زرا گھور کر کہا۔

ٹھیک ہے۔۔آنے والے کل کی اذیت سے بہتر ہے کہ وہ آج صبر کر لیں۔۔شاید ہم دونوں کا ساتھ نہیں لکھا تھا۔" وہ گال صاف کرتی ان لوگوں کے بیچ سے اٹھ گئی

سوہائے "بہارے پیچھے سے بولی مگر وہ واشروم میں بند ہو گئی۔

وہ تینوں چپ ہی رہ گئیں تھیں۔

" کیا کوئی بھی بات نہیں کر سکتا

وریشہ کا دل بار بار کہہ رہا تھا معاذ تو بھائی ہے اسکا وہ کر سکتا ہے کچھ نہ کچھ جبکہ اسکا موبائل اب تک اسنے کھولا بھی نہیں تھا ڈر کر جس کا خیال اس وقت بار بار دل میں ارہا تھا۔

فرزانہ آنٹی اپنی مرضی ہی کریں گی جیسے اس گھر کے باقی ضدی لوگ کر رہے ہیں"

بہارے نے تپ کر سر جھٹکا اور خود بھی وہاں سے چلی گئ۔

عینی بھی اداسی سے ٹیرس میں موجود جھولے پر بیٹھ گئ بہن کے لیے وہ بھی بہت اداس تھی۔

وریشہ سوہائے کے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی۔

وہ بہت اچھی تھی پھر اسکی ماں مان کیوں نہیں رہی تھی۔

بیٹوں کے جزبات کا خیال ماں باپ بہت باخوبی رکھ لیتے ہیں مگر بیٹیوں کو زبردستی اور مجبوری اور اپنی ضد کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔

وہ روم سے باہر نکلی۔

گھبراہٹ اسکے انگ انگ سے واضح تھی۔

اسنے ہاتھوں کی کانپتی انگلیوں کو زرا چھپالیا اس دن کے بعد آج تین سے چار دن کے بعد وہ اسکے سامنے ہو گی وہ بھی خود سے لیکن یہ بس سوہائے کے لیے تھا۔

وہ صرف کہنا چاہتی تھی کہ معاذ اپنی ماں کو سمجھائے تاکہ اسکی بہن کی زندگی پر سکون اور خوشی سے گزرے تبھی وہ باہر آئی۔

تو صبح ناشتے کا وقت تھا اور کچن میں زور و شور سے ناشتہ بن رہا تھا۔

مگر کچن میں تھے سب تبھی کوئی اسے وہاں جاتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا وہ کنفیوز سی سر جھکا کر سیدھا اسکے کمرے کے سامنے آ گئی۔

دروازے کو ہلکا سا پش کیا تو کھولا ہوا تھا اسنے زور سے آنکھیں میچ لیں کبھی اسکی ساری پروٹون پھر سامنے نہ اجائے اور وہ بے شمار شرمندگی کے ساتھ لوٹے۔

تبھی جلدی سے اندر آ کر اسنے جیسے ہی آنکھیں کھولیں۔

مطلب آج حد ہو گئی تھی اسکی آنکھوں کے ساتھ منہ بھی کھلا کا کھلا رہ گیا

ہاں یار لاؤ دو بیلٹ نہایت کوئی سست انسان ہو لڑکیوں سے بات کرتے ہوئے یہ ساری نہیں دیکھتی بھائی کے کام کرتے ہوئے موت آتی ہے" وہ پینٹ کی زپ بند کرتا مڑا اور سعد سمجھ کر ہاتھ بڑھا کر بیلٹ مانگی

اے دے نہ" وہ پھر سے بولا

کیونکہ اسکی بیلٹ وہ ہی نکال کر لے گیا تھا وہ شرٹ لیس تھا جبکہ پیشانی پر گیلے بال ابھی بھی الجھے یوں ہی پڑے تھے۔

اسکا مظبوط توانا جسم وریشہ کی نظروں کے سامنے تھا اسکی سانسیں بھال نہ ہو سکیں۔

جبکہ معاذ جھنجھلا کر مڑا تو سامنے سعد کے بجائے اپنی بیگم کو دیکھ کر سنجیدہ ہو گیا

جبکہ وریشہ اس سے نگاہ نہ ملا سکی تبھی جلدی سے رخ موڑ لیا۔

ہر بار ہر بار وہ اسے کوئی نہ کوئی الٹا کام کرتے ہوئے ہی ملاتا تھا حالانکہ وہ انیتس سال کا مرد تھا مگر پھر بھی کبھی میچورٹی سے نہیں ملا تھا۔

معاذ نے بالوں میں ہاتھ پھر کر پیشانی پر سے بال ہٹائے اور سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

وریشہ کو چاروں جانب اسکا اثر محسوس ہو رہا تھا۔

ویسے تو باڈی اس گھر کے ہر لڑکے نے بنائی ہوئی تھی سوائے سعد۔۔۔

اونچے لمبے اور خوبرو تھے سب۔۔۔

مگر وہ اس وقت جو بات بھی کہنے آئی تھی سب بھلا چکی تھی

آہستگی سے دروازے کو کھول کر بھاگنے کے لیے بے چین سی ہونے لگی۔

سمجھ یہ نہیں آتا تم سیدھے راستے سے مجھ تک کیوں نہیں پہنچتی کبھی ٹیرس پر پہنچ جاتی ہو کبھی لون میں اور پھر کمرے میں۔۔۔

ٹھیک ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تمھاری مرضی تم جیسے بھی ملو مگر میری بھی "کوئی مرضی ہے جس کا خیال تمھیں رکھنا چاہیے

ایک ہاتھ سے دروازہ بند کرتے اسکے جانے کے تمام راستے بند کرتے وہ اسکی جانب بلکل بے چین اور آوارہ نظروں سے دیکھ رہا تھا اور اسے اپنا حق سمجھ رہا تھا۔

"م۔۔۔۔م۔۔میں۔۔۔۔میں نے جا۔۔۔جانا

معاذ نے دونوں بازوں سے اسکا شانے تھامے وریشہ کا وجود سنانا سا گیا اسنے آنکھیں بند کرلیں سانسوں کی اتھل پتھل میں وہ جیسے کچھ سمجھ نہیں پائی۔

معاذ اسکا رخ اپنی جانب موڑنا چاہتا تھا مگر وہ اسکی سختی سے بند آنکھوں کو دیکھ کر سنجیدگی سے اسکی کمر میں ایک بازو ڈال کر اسے زمین سے ایک ہاتھ سے آچک چکا تھا۔

وریشہ کی آنکھیں پھٹ گئیں۔

" چ۔۔۔۔چھوڑیں

اسنے اسکے ہاتھ پر مارنا چاہا

جب جانا ہی تھا تو میری زندگی میں آنے کی کوئی تک نہیں تھی" وہ اسکا دوپٹہ سر سے کھینچ کر اسکے بالوں کی نرمی کو چہرے پر محسوس کرنے لگا

وریشہ کا منہ کھل گیا یعنی وہ غلط آئی تھی یہاں۔۔۔

اسے اسے ہو کیا گیا تھا کیسی حرکتیں کر رہا تھا پہلے ہی اسکی باڈی دیکھ کر اسکی سانس رک گئی تھی اوپر سے۔۔۔

یہ تو شاید اسکا احسان تھا کہ اسنے چہرہ اپنی جانب نہیں موڑا۔

" پلیز چھوڑیں م۔۔۔۔مجھے

وریشہ نے اسکی گرفت کھولنی چاہی۔

" کیا کہنے آئی تھی تم

معاذان لمحات کو طویل کرنا چاہتا تھا تبھی وہ بیڈ پر بیٹھ گیا جبکہ وریشہ یوں ہی اسکے ایک ہاتھ میں قید اسکے حصار میں تھی۔

بولو" اسنے نرمی سے اسکے کان کے پیچھے ایک سطر کھینچی۔۔وریشہ۔۔۔نے زور سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

م۔۔۔میں۔۔۔اسطرح۔۔کیسے با۔۔بات کروں گی"۔

وہ پاگل سی ہورہی تھی اسکی وجہ سے پہلی بار کوئی اسے اسطرح ٹریٹ کررہا تھا

۔

ہاں تمھیں ایسے ہی بولنے کی عادت ڈالنی ہوگی کیونکہ میں تو ایسا ہی ہوں"

گھیرہ سانس بھرتے وہ بولا۔۔۔۔

وریشہ نے سر جھکالیا۔

معاذ کو وہ جھکے جھکے سر اور کھلے بالوں کے ساتھ بہت اپنی سی لگی تھی ہاں ایسا نہیں تھا کہ اسنے وریشہ سے زیادہ کوئی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی نہیں وہ اسکی خوبصورتی پر نہیں ایمپریس ہورہا تھا۔

بلکہ وہ اسکے کی طرف خود بخود کھینچ رہا تھا دل کی رضا سے

شاید اسکا دل نکاح کے دو بولوں میں الجھ رہا تھا

یہ شاید نکاح کے بعد نرمی ڈال دی تھی اسکے دل میں یہ شاید وہ جو وریشہ کو سمجھ رہا تھا وہ اس سے بلکل ہی مختلف تھی۔

ہاں وہ باقی لڑکیوں کیطرح پیسوں کی وجہ سے ایمپریس نہیں ہوئی تھی

بلکہ وہ خود اس سے جان چھڑا رہی تھی یہ بات معاذ کو جتنا حیران کر گئی تھی اتنا ہی اسکی دلچسپی کو بڑھا رہی تھی۔

اور وہ اسے اپنا مان چکا تھا۔

نہ جانے وہ لڑکی مانتی تھی یہ نہیں۔۔۔۔

مگر وہ منوا لے گا حالانکہ اسے غصہ تھا کہ وہ اسکا میسیج نہیں دیکھتی۔۔۔

مگر اسکے سامنے آتے ہی جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔۔۔

" میں یہ کہنا۔۔۔۔

ایکدم اسکے الفاظ تھم گئے معاذ کے ہاتھوں کی حرکت نے اسے بھکلا دیا تھا

جبکہ وہ اسکی گرفت کے ڈھیلے ہوتے ہی ایکدم اس سے دور جا کھڑی ہوئی

اسکی سانسوں کی بے ہنگمی پورے کمرے میں گونج رہی تھی وریشہ نے دل پر ہاتھ رکھ لیا

گلہ خشک ہونے لگا دوسری طرف معاذ بیڈ پر ویسے ہی بیٹھا دلچسپی سے اسکی یہ اداد یکھ رہا تھا

وہ پیاری تھی ہاں اس سے چھوٹی تھی مگر اب اسکی بیوی تھی اور جب وہ مان چکا تھا تو ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

وریشہ نے بے ساختہ اسے گھور کر دیکھا

کیونکہ اسکے لبوں پر ٹھہری مسکراہٹ نے احساس دلا دیا تھا وہ جان بوجھ کر یہ سب کر رہا تھا

"اوکے تو بتائیں کیا کہنے آئیں ہیں۔

معاذ نے اپنی ہنسی روکی اور اس سوال کیا

آپ کیسے بھائی ہیں آپکی بہن کتنی مشکل میں ہے اسکی مشکل حل کرنے کے بجائے آپ کتنے سکون سے ہیں "

وہ غصے سے بولی۔

اوپس" معاذ کے ہونٹ گول ہو گئے تھے اسکے ایکدم بولنے پر۔

یعنی تم نے ایک اچھی بھابھی بننے کی پریکٹس شروع کر دی ہے ویری ویل مجھے

" اچھا لگا

وہ مسکرا کر اٹھتا اور اس کے پاس آتا

"و۔۔۔وہیں وہیں بیٹھ جائیں کوئی ضرورت نہیں زیادہ چھچھورے ہونے کی

کہ وہ گھبرا کر بولی تو معاذ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا یہ اتنی سی لڑکی میں سے

کبھی اتنی آواز بھی نکلے گی اسکے وہم میں بھی نہیں تھا۔

وہ وہیں بیٹھ گیا۔

آنکھوں میں محظوظیت تھی۔

میں امی سے بات کروں گا" معاذ نے اسے بتایا

کیا بات کریں گے آپ تو کافی لیزی ہیں وہ کتنا رو رہیں تھیں۔" وریشہ دکھ

سے بولی۔

میں لیزی نہیں ہوں" معاذ ایکدم بولا

حالات تو آپکے ایسے ہی ہیں پتہ نہیں کیا کرتے ہیں گندی مویز دیکھنے اور کھانے کے علاوہ" ترچھی نظروں سے اسپر طنز مارتی دروازے کی جانب بڑھی۔

معاذ ایک لمحے کے لیے تو لاجواب ہو گیا لیکن اسے خیال آیا ان سب چیزوں کے علاوہ وہ آفس بھی جاتا تھا۔

اب اس چیونٹی سے وہ باتیں سنتا وہ اسے گھورتا ہوا اٹھا۔

اور ایکدم اسپر جھپٹتا کہ وہ پہلے ہی تیار کھڑی تھی غڑپ سے نکل کر فرار ہو گئی معاذ نے دروازہ کھولا۔

تو وہ جلدی جلدی بھاگتی ہوئی نیچے جا رہی تھی

میری بلی مجھے ہی میاؤ کافی چلا کو ماسی ہے مسٹر معاذ آپکی بیوی۔

لیکن خیر مزا آئے گا اب تمھیں میں زرا مووی دیکھتا ہوں مجھ پر طنز مار کر گئی " ہونہ۔

وہ سر ہلاتا۔۔۔۔

بہت کچھ سوچتا اندر چلا گیا جبکہ فرزانہ نے یہ دیکھ لیا تھا وریشہ اسکے کمرے سے نکل کر بھاگی تھی وہ تپ ہی گئ

اسے وریشہ بھی بلکل قبول نہیں تھی بہو کے روپ میں مگر اسے لگتا تھا کہ وہ معاذ کے آس پاس نہیں جاتی کیونکہ اتنے دنوں میں وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایک بار بھی نظر نہیں آئے تھے۔

مگر یہاں تو کہانی ہی کچھ اور تھی۔

معاذ ناشتے کی ٹیبل پر آیا نظروں نے وریشہ کو تلاش کیا تھا مگر وہ نہیں تھی نہ ہی اسنے ہونا تھا۔

وہ گھیرہ سانس بھرتا بیٹھ گیا۔

نشرہ باہر نکلی اسکی طبعیت عجیب تھکی تھکی سی تھی آج شہروز ابھی کچھ دیر پہلے ہی آفس گیا تھا وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکے ساتھ سخت ہوتا جارہا تھا اور نشرہ نے جیسے اسکی سختیوں کو قبول کر لیا تھا۔

شاید اسکی قسمت میں یہ ہی سب کچھ تھا اسکی قسمت بدلنے والی نہیں تھی تو وہ کیوں سب کو تنگ کرتی تبھی اسنے خاموشی سادھ لی تھی۔

مگر آج طبعیت کا بوجھل پن امی اور دارہ کی یاد دلا رہا تھا شہروز نے تو سختی سے منع کر دیا تھا کہ ان لوگوں کے پاس نہیں جانا وہ اسکا بھائی تھا وہ اس سے کیا اپنے رشتے ختم کر لیتی۔

" بھابی آپکو کچھ کہنا ہے

نشرہ معاذ کی جانب دیکھ رہی تھی جبکہ دماغ کہیں اور تھا معاذ نے نوٹ کر لیا تبھی پوچھا

نشرہ نے چونک کر اسکیطرف دیکھا۔

ہ۔۔ہاں معاذ کیا تم مجھے امی کے گھر چھوڑ دو گے اگر تمھارے پاس ٹائم ہے تھوڑا سا" وہ آہستگی سے بولی۔

جی" ابھی معاذ بات پوری کرتا کے فائق وہاں اگیا۔

بھای میں دارہ سے ملنے ہی جارہا ہوں آپکو میں لے چلوں گا" فائق نے کہا تو نشرہ ہلکا سا مسکرائی اور وہیں بلال بھی اگیا جسے کل رات ہی پتہ چلا تھا فائق اور معاذ سے کے دارہ کا رشتہ بہارے کے ساتھ فائنل ہو گیا ہے اور بہت مشکل سے اسنے وہ رات گزاری تھی۔

نشرہ سر ہلا کر رابعہ سے بھی اجازت لینے چلی گئ جبکہ معاذ نے گھیرہ سانس بھرا

یار کتنا ڈرتی ہیں بھابھی شہروز بھائ سے انکی آنکھوں میں کتنا خوف ہے۔"

معاذ کو دیکھ ہوا

تو تم بھی تو وہی سب کر رہے ہو۔" فائق نے شانے اچکائے

شیٹ آپ یار مجھے شہروز بھائی سے کمپئیر نہ کرو میرا مزاج بلکل انکے جیسا نہیں ہے اور یہ کوئی اصول نہیں ہوا کہ گھر کے ہر فرد کو شہروز بھائی کے مزاج پر پرکھا جائے۔" معاذ چیڑ کر بولا۔

مسٹر معاذ وریشہ بھابھی سے بائی کاٹ جو تم نے کیا ہوا ہے شہروز بھائی نے بھی شروع میں یہ ہی سب کیا تھا۔

سیریسلی میری بیوی جو بھی ہو گی میری پسند کی یہ ابا جی کی پسند کی میں اس گھر میں ایک ایک فرد کو ثابت کروں گا کہ بیوی کو عزت کیسے دی جاتی ہے" فائق نے سنجیدگی سے کہا تو معاذ کو کافی غصہ چھیڑا۔

شیٹ آپ ویسا کچھ نہیں ہے میں وریشہ کو قبول کر چکا ہوں تم لوگ جانتے ہوں مجھے تھوڑا وقت لگتا ہے کسی نئے شخص کو زندگی میں ایکسیپٹ کرنے میں اور میں کر چکا ہوں یہ بھی حقیقت ہے سوہائے کی شادی کے ساتھ میری بھی شادی کا لاڈو تیرے منہ میں ٹھونس دوں گا بٹ ڈونٹ کمپئیر می" وہ انگلی اٹھا کر سر جھٹک کر بولا۔

جبکہ بلال کو ان کی کسی بات میں دلچسپی نہیں تھی۔

وہ چپ چاپ بیٹھا تھا۔

لاونج کے دروازے میں کھڑا شہروز اندر آتا انکی گفتگو سن چکا تھا

وہ ایک اہم فائلز بھول گیا تھا اور در حقیقت سر انزلہ اپنا نشرہ پر ہی نکالنا چاہتا تھا مگر فائق اور معاذ کی بات پر رک گیا۔

اسنے گھورتی نظروں سے دونوں کو دیکھا جو ناشتے میں مصروف تھے اسکی جانب متوجہ نہیں تھے وہ تن فن کرتا جب اوپر گیا تو دونوں کی نظر اسپر گئ

اوہ شیٹ "دونوں ہی سر جھکا گئے

کہ نہ وہ اسکی جانب دیکھیں گے اور نہ ہی کوئ بات ہو گی۔

جبکہ شہروز نے نشرہ کو نہیں بلایا اب وجہ شاید کوئ نہیں جانتا تھا وہ فائل لے کر باہر نکل گیا جبکہ دونوں نے چور نظروں سے اسے جاتے دیکھا تبھی سر اٹھایا۔

وہ باہر نکل کر گاڑی میں سوار ہوا

معاذ کے الفاظ اسے کافی عجیب محسوس ہو رہے تھے وہ جن تیوروں میں کہہ رہا تھا کہ مجھے کمپئیر نہ کرو۔۔۔

اسی کے بھائی اس کے جیسا بننا نہیں چاہتے تھے مگر کوئی اسکے ساتھ ہوئی زیادتی کو نہیں سوچتا تھا۔۔

اسنے سوچا اور گاڑی روڈ پر چلاتے وہ بس ایک ہی بات سوچ رہا تھا۔

کہ وہ حق پر ہے وہ جو کچھ بھی کر رہا ہے بلکل ٹھیک ہے آخر وہ ہی لڑکی تو اسکی زندگی میں منحوست لائی تھی ورنہ وہ ایسا تو نہیں تھا۔

جیسے اندر سے کسی کی مدھم آواز آئی تھی۔

" کب تک اس بات کو پکڑ کر کسی مظلوم کو تکلیف دے گا

وہ چونک گیا۔

اور ایکدم سر جھٹکا مزید اس بارے میں سوچنے کا دل نہیں کیا تبھی گاڑی سیدھی بڑھالی۔

بلال فائق معاذ کے جانے کے بعد اباجی کے پاس اگیا۔

آجاؤ آجاؤ کب آئے تم "اباجی مسکرا کر اسے گلے لگا گئے وہ اپنے تمام پوتوں سے پیار کرتے تھے۔

مگر بلال ان سے جدا نہیں ہوا

اباجی آپ ایسا فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں آپ میری بہارے کو کسی اور کو کیوں دیں گے "وہ مدھم آواز میں بولا جبکہ اباجی دنگ رہ گئے۔۔

وہ یوں ہی کھڑے رہے بلال نے انکا چہرہ دیکھا میں بہارے کے بنا کیسے رہوں گا اسکے بنا میں نہیں رہ سکتا اباجی "وہ انکے ہاتھ تھام گیا

جبکہ وہ شاکڈ تھے

اور بہارے بھی تو کسی اور سے شادی نہیں کرنا چاہتی پھر زبردستی کیوں کر رہے ہیں "

بلال بولا

اباجی کو سنبھلنے میں کچھ وقت لگااور وہ اسے وہیں کھڑا چھوڑ کر جا کر چیئر پر بیٹھ گئے۔

سر تھام لیا تھا۔

وہ خاموش ہی رہ گئے کچھ کہنے کے لیے الفاظ جو نہیں بچے تھے۔

جاؤ تم میں بعد میں بات کروں گا اس بارے میں "انھوں نے بمشکل ہی کہا۔

اباجی میں اسے کسی اور کا ہونے نہیں دوں گا اور نہ ہی آپ ایسے فیصلے کریں گے "

وہ جزباتی سا ہوتا کہہ کر وہاں سے باہر نکل گیا۔

وہ پیچھے بند دروازے کو دیکھتے رہے۔

نشرہ فائق کے ساتھ آئی تھی

دارہ گھر میں ہی تھا نہ جانے اسنے چھٹی کی تھی یہ پھر لیٹ جانا تھا۔

کیونکہ ان لوگوں کو نکلتے نکلتے لیٹ ہو گیا تھا اور وہ یہ ہی سوچ رہے تھے کہ دارہ ہو گا یہ نہیں۔۔

مگر اسے کچن میں دیکھ کر وہ جلدی سے بھائی کیطرف بڑھی۔

"تم کیوں کر رہے ہو یہ صفدر سے کہہ دیتے امی کہاں ہیں

اسنے اسکے ہاتھ سے ناشتے کا سامان لیا مگر دارہ نے نہیں دیا۔

صفدر "اسکی بلند آواز ایکدم گونجی تو صفدر جو صفائی کر رہا تھا اندر آیا

جی دارہ بھائی" وہ بولا

"امی کو بتادو انکی بیٹی اور بیٹی کے سسرال سے ایک چھچھوندر آیا ہے

وہ انڈے کو تباہ کرتا بولا۔

"جی

وہ پلٹ کر جلدی سے امی کے کمرے میں بھاگا۔

فائق نشرہ کی وجہ سے بس خاموش رہا تھا ورنہ ابھی شروع ہو جاتا۔

ناراض ہو" نشرہ نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔

جائیں آپ بیٹھیں" وہ بگڑا بگڑا سا بولا۔

دارہ اب تم بھی ناراض رہو گے مجھ سے ایک میرے بھائی کا ہی تو سہارا ہے

" مجھے اور میرا ہے ہی کون۔

وہ رونے لگی اسکے بازو پر سر رکھ کر وہ اتنے دنوں کا غم ہلکا کرنے لگی دارہ نے ایک نظر فائق کی جانب دیکھا جو شرمندہ ہو گیا تھا آخر کو شہروزاسی کے گھر کا حصہ تھا۔

دارہ نے مزید نارضگی ظاہر کیے بنا اسکو اپنے بازؤں کے مظبوط حصار میں لے لیا۔

" یار آپ تو سنجیدہ ہی ہو گئیں ایک دو منٹ بھی نخرہ برداشت نہیں کرتیں وہ نفی میں سر ہلاتا۔

ہنس دیا۔

تم سچ کہہ رہے ہو مجھ سے ناراض نہیں ہو" اسنے اپنے بھائی کے خوبرو چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

نہیں ہوں آپی بلکل ناراض نہیں ہوں اب رونا بند کریں ورنہ اس آدمی کا میں منہ توڑ دوں گا۔" وہ فائق کو دیکھتا بولا۔

نشرہ ہلکا سا مطمئین ہوتی ہنس دی۔

" امی کہاں ہیں

نشرہ نے پوچھا

"امی کی طبعیت نہیں ٹھیک تبھی اس خادم کو روک کر خدمتیں لے رہیں ہیں

وہ گھیرہ سانس بھرتے بولا۔

" تو تمھیں کہا تو ہے کہ ملازمہ رکھ لو۔

" اس کی شکل دیکھ کر کون ملازمہ ٹکے گی بھابھی۔

فائق نے بھی پنگا لیا جبکہ۔۔

نشرہ تو سمجھ نہیں سکی کہ وہ ایسے کیوں کہہ رہا ہے دارہ سمجھ گیا تھا اسنے فائق کو بھڑکتی نظروں سے دیکھا

آپ ایسا کریں امی کے پاس جائیں" وہ بولا تو نشرہ سر ہلا کر امی کے پاس چلی گئ

ماں کے سینے سے لگ کر وہ بہت سارا رونا چاہتی تھی جبکہ اسکے جاتے ہی دارہ

نے ایکدم فائق کی گردن میں اپنا مظبوط ہاتھ ڈالا۔۔۔

"سالے (گالی) تجھے میں اتنا گیرہ ہوا لگا رہا ہوں کہ ماسیوں کے ساتھ

جبکہ فائق کا قہقہہ گونج اٹھا تھا۔

دارہ نے اسکے دو تین مکے جڑ دیے۔

"ایسی منحوس شکل دیکھ کر نوکرانیاں بھی کانپ جاتی ہوں گی

فائق نے اسکو مزید جلایا۔۔۔

"لعنت ہے اس بکواس پر۔۔ شرم سے ڈوب مر

" تو تو شادی کر لے جلد از جلد

بھیج دے اپنی بہن کو۔۔ مجھے تو کوئ دقت نہیں ہے" اسنے شانے اچکائے۔

اوبھائی وہ گھر میں ایک دنگل لگائے بیٹھی ہے وہ نہیں لگتی تیرے ہاتھ "فائق صوفے پر ڈھیر ہوتا ہوا بولا جبکہ سانس بھی پھول رہے تھے کیونکہ زبردستی خود کو اس سے آزاد کرایا تھا۔

یہ تو وقت بتائے گا "دارہ مطمئین تھا۔

ویسے تجھے چھوڑ دینا چاہیے اس قصے کو تو آرام سے سکون سے جہاں دل کرتا ہے وہاں شادی کر کیونکہ پھنس رہا ہے اس جھنجال میں "

فائق نے سنجیدگی سے پوچھا

تجھے علم بھی ہے تیری وجہ سے وہ بھابھی کے ساتھ اتنا روڈ ہوئی ہوئی ہے انکی کسی بات کا جواب نہیں دیتی الٹا شہروز بھائی بھی بس اللہ ہدایت دیں انھیں عجیب آدمی ہیں کسی معصوم کو تنگ کر ہے کیا ملے گا انھیں سمجھ نہیں آتی ہم لوگوں کو تو "فائق ناگواری سے بولا۔

"اچھا تو اس کی اتنی ہمت بھی ہے کہ میری بہن کے ساتھ ایسا رویہ رکھے دارہ کے تیور چڑھ گئے۔

فائق نے دارہ کو دیکھا

..یہ جنگ بن جائے گی تو بہارے تو کیا گھر کی کسی لڑکی کا نہ سوچ

ایک بات فائق یہ بات اب میری عزت اور آنا کی ہے آئے گی تو اس گھر میں بہارے ہی اور یہ میرا تم سے وعدہ ہے باقی جب وہ یہاں آئے گی میری بہن

" کی آدھی مصیبتیں ختم ہو جائیں گی

وہ مٹھیاں بھینچتا بولا۔

"تمھاری بہن کی مصیبت شہروز بھائی ہیں

بس ایک منٹ لگے گا اسے اٹھا کر ایسی جگہ پھینکو گا جہاں سے دھول بھی نہ ملے مگر کیا کروں بھائی ہونا بھی ایک الگ ہی مصیبت ہے" دارہ نے سر جھٹکا۔

فائق ہنس دیا۔

" میرا مخلص مشورہ یہ ہی ہے خوش رہ اور خوش رہنے دے

"بہارے کے علاوہ کوئی نہیں

وہ دانت پیس کر اسے باور کرانے لگا۔

تو پسند کرتا ہے اسکو" فائق نے بے ساختہ یہ سوال کیا۔

دارہ ہنس دیا۔

کہ اسکا قہقہہ لاونج میں گونجا۔

میرے کس عمل سے ایسا لگا کہ میں اسے پسند کرتا ہوں۔

نہایت بد تمیز بد اخلاق اور ایک نمبر کے نکارہ لڑکی کو کون پسند کرتا ہو گا" وہ

اندر کی کیفیت پر اپنے قہقہے کا خول چڑھاتا بولا۔

فائق چپ ہو گیا

پتہ نہیں مجھے ایسا لگا" وہ شانے آچکا گیا۔

اتنی بھی حسین نہیں ہے کہ دارہ سکندر اسپر مرمٹے اسکی آنا نے میری آنا کو

" للکارا ہے پھر روبرو ذرا ہونے دو دیکھتے ہیں آگے کیا ہو گا

وہ بھی شانے آچکا گیا

"بچے ہوں گے وہ بھی دس بارہ

فائق کے قہقہے نے اسکو بھی ہسنے پر مجبور کر دیا

دس بارہ" وہ لبوں میں بولا اور بہارے کی صورت سامنے اگئ۔

" بہارے تم بلکل ہامی مت بھرنا میں تمھارے ساتھ ہوں

کیا سچ میں" بہارے نے بلال کا ہاتھ تھام لیا

ہاں" وہ مسکرایا۔

بہارے مطمئین سی ہو گئ۔

مجھے پتہ تھا آپ آئیں گے تو سب سنبھال لیں گے مجھے نہیں کرنی یہ شادی"

بہارے بولی تو بلال کے اندر تک سکون بھر گیا۔

"اباجی کو منالیں گے کیا آپ

وہ سوال کرنے لگی

ام ہاں مگر تم بس انکار کرتی رہنا" وہ بولی۔

" مگر اباجی وجہ جاننے گے وہ پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ وجہ کو سامنے لے آؤ

وہ اداسی سے بولی

تو میں ہوں نہ وجہ معلوم نہیں تم سمجھتی ہو یہ نہیں مگر صاف ہے میں تم سے

" کتنی محبت کرتا ہوں

وہ بولا بہارے ایک پل کے لیے سن سی ہو گئ۔

بے یقین نظروں سے اسکی جانب دیکھنے لگی جو اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

"آپ آپ کیسی بات کر رہے ہیں

بہارے سمجھی نہیں تھی

بلکل ٹھیک بات کر رہا ہوں ابا جی وجہ پوچھیں تو وجہ تو تمھیں مل گئ ہے نہ" وہ

اسکا گال تھپتھپاتا بولا۔

بہارے چپ ہو گئ کیونکہ کوئ بات سمجھ نہیں ارہی تھی اسے لگتا تھا وہ بس

دوست ہیں یہ شاید ایسا وہ ہی سمجھتی تھی۔

پھر وہ مانتی تھی وہ نہایت بیوقوف ہے۔

اسنے سر ہلا دیا۔۔

بلال بھائی بہت اچھے تھے اور وہ اسکا بہت خیال رکھتے تھے پھر وہ کیوں کسی

بات پر اختلاف کرتی تبھی مسکرادی ہلکا سا۔

مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ شاکڈ تھی اب بھی۔

کیونکہ اسے ایسی کسی بات کی امید جو نہیں تھی۔

بلال مسکرادیا۔

چہرہ خوشی سے تمتمانے لگا۔

بہارے بھی جیسے پر سکون سی ہو گئی تھی۔

دارہ سے شادی تو کرنی ہی نہیں تھی بس ایک ہی بات تھی ایک ہی دھن سوار

تھی یہ شاید ضد تھی۔

بلال اسے بائے کہہ کر آفس چلا گیا۔

جبکہ گھر میں بھی رفتہ رفتہ یہ بات پھیلنے لگی تھی۔

سوہائے عینی اور وریشہ بھی حیران تھیں تقریباسب ہی شاکڈ تھے۔

جیسے کسی کو بلال سے اس بات کی توقع نہ ہو۔

بہارے البتہ سب پر اپنا آپ خوش اور مطمئین واضح کر رہی تھی۔

جیسے وہ اس بات سے بہت زیادہ خوش ہو۔

ناشتہ بھی آج تو بھرپور کیا تھا سوہائے عینی دونوں ہی چپ تھیں کچھ نہیں بولیں تھیں۔۔

بہارے ناشتہ کر کے اوپر جانے لگی۔

اباجی ابھی آرام کر رہے تھے ورنہ انکے کمرے میں گھس جاتی۔

تبھی وہ اپنے کمرے میں جانے لگی کہ اسکے قدم رک گئے

رامین مامی کے کمرے سے آتی آوازوں نے اسکے قدم روک دیے تھے۔

" میں نے کبھی بہارے کو اپنی بہو کے روپ میں نہیں دیکھا۔

بہارے وہیں کھڑی رہ گئ۔

میں نے کبھی بہارے کو بہو کے روپ میں نہیں دیکھا بھابھی" رامین نصرت سے بولی تھی۔

" کیسی بات کر رہی ہو گھر کی بچی ہے اور اتنی پیاری ہے

نصرت بولی۔

بھابھی میں یہ نہیں کہہ رہی وہ گھر کی بچی ہے اور مجھے بہت عزیز بھی ہے مگر میرے بلال کے دھیمے اور نرم مزاج کے ساتھ وہ لڑکی مجھے ٹھیک نہیں لگتی اور خاص بات تو یہ ہے کہ میں نے بلال کے لیے عینی کو پسند کیا ہوا تھا۔

عینی ہی مجھے پسند ہے۔۔اور اب بلال۔" وہ جیسے الجھ رہیں تھیں

" رامین اگر بلال کی پسند بہارے ہے تو تم اختلاف نہ کرو

میں اختلاف نہیں کروں گی بس ایک دل کی بات کی ہے آپ سے بس عینی کو بہو بنانا چاہتی تھی میں اپنی" وہ بولیں لہجے میں افسردگی تھی۔

بہارے ذرا تیز مزاج کی ہے نہ بس۔" وہ پھیکا سا ہنس دی۔

بہارے کو لگا ایکدم اسکا دل ڈوبا ہو اور کچھ زیادہ ہی ڈوب گیا ہو

یہ وہ لوگ تھے جن کے ساتھ وہ بچپن سے رہ رہی تھی۔

اور پتہ ہے نہ بھابی آپکو سب سے خاص بات بہارے کے ساتھ کیا مسلہ ہے بھلا آپ ہی بتائیں اپنے بیٹے کی جان پر تو میں کھیل نہیں سکتی" رامین فکر مندی سے بولی۔

" ہاں وہ تو ہے مگر بلال سمجھدار ہے وہ سب سنبھال لے گا۔

نصرت نے تسلی دی

اگر وہ سمجھدار ہوتا تو فکر نہیں تھی مجھے۔

آپ دیکھیں تو سہی بہارے اتنی اتنی سی تھی تب سے وہ آدمی اسکے پیچھے ہے اباجی کی ہمت تھی کہ بہارے

" مجھے لگتا ہے باہر کوئی ہے چپ ہو جاؤ

نصرت کو ایکدم قدموں کی آہٹ سی محسوس ہوئی تو وہ بولی

بہارے دیوار کی اوٹ میں ہو گئی۔

نصرت نے دیکھا باہر کوئی نہیں تھا

" بس بھابھی فکر ہی لگادی اس لڑکے نے

رامین نے کہااور گھیرہ سانس بھرا۔

بہارے اس وقت جو محسوس کر رہی تھی وہ شاید بیان نہ کر پاتی۔

وہ رو نہیں رہی تھی۔

نہ رونا چاہتی تھی اسکی آنکھوں سے آنسوں اپنے آپ بہہ رہے تھے۔

وہ بھولی نہیں تھی بس یاد نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

لیکن اس وقت اسے بہت کچھ یاد آگیا۔

اسکے اپنے ہی اسے قبول نہیں کرنا چاہتے تھے۔

اسنے اپنے آنسوں کو گلے میں ہی انڈیل لیا۔

جب اسے اسکے گھر والے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھے تو باہر والے شخص دارہ سے کیا امید لگا سکتے تھے۔

اسنے اپنے سارے آنسوں کا حلق میں ہی اتار لیا اور گال صاف کرتی وہ وہاں سے اپنے کمرے میں اگی کمرے میں وہ سب تھیں تبھی اسنے کسی بات پر بحث نہیں کی۔

مگر آج اس وقت کوئی اچھا نہیں لگ رہا تھا شدت سے اسے احساس ہوا کہ ماں باپ کتنے اہم ہوتے ہیں اور انکا زندگی میں ہونا ہی کتنا ضروری ہے۔

وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر لیٹ گئی

تم ٹھیک ہو" سوہائے اسکے پاس آئی

" ہاں ٹھیک ہوں اگر تم لوگ تھوڑی دیر باہر چلی جاؤ مجھے ریسٹ کرنا ہے بہارے نے کہا تو وہ تینوں اسکا خیال کرتی وہاں سے باہر چلی گئیں۔

جبکہ وہ پیچھے بری طرح رو دی تھی ان تینوں کے نکلتے ہی

اسنے سوچ لیا تھا نہ ہی بلال نہ ہی دارہ کسی سے شادی نہیں کرے گی۔

گھر میں ایکدم ہلچل سی مچ گئی تھی

کیونکہ اہتشام اور سوہائے کی ڈیٹ فکس کرنے کے لیے فرازنہ کی بڑی بہن مٹھائی کے ٹوکروں اور بہت ساری رسم کی چیزوں کے ساتھ آگئیں تھیں

یہ اچانک ہی ہوا تھا فرزانہ شاید خود بھی لاعلم تھی مگر وہ بے حد خوش تھی کیونکہ اسکے چہرے سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔

اسنے سوہائے کو جلدی سے اچھا سا تیار ہونے کے لیے کہہ دیا تھا۔

شام ہو گئی تھی تبھی گھر میں تقریبا سب ہی لوگ تھے۔

اور مرد حضرات بھی آفس سے آنا شروع ہو گئے تھے رفتہ رفتہ سب ہی کو پتہ چل گیا تھا کیونکہ اباجی اور فیضان انعام اور رابعہ اور فرزانہ سب لاونج میں تھے خوش گپیاں ہو رہیں تھیں اباجی البتہ کچھ خاموش خاموش سے تھے

شہروز بھی وہاں اگیا ہاتھ میں کافی کا کپ تھا جو اسنے ابھی نشرہ سے لیا تھا۔

حیرانگی کی بات تھی اسنے نشرہ کی کسی چیز میں آج کیڑا نہیں نکالا تھا اور وہ بڑوں کے بیچ میں ابیٹھا۔

بس بھائی صاحب تاریخ کا بتادیں اسی روز لینے اجاؤ گی۔" وہ بولیں تو فرازنہ مسکرائی

اباجی بتائیں" فیضان نے باپ کیطرف دیکھا۔

ابا جی نے گھیرہ سانس لیا ارتاش کل سے ہی گھر سے غائب تھا۔

وہ نہیں چاہتے تھے وہ سوہائے کو کسی اور کے ساتھ باندھیں

تبھی وہ بول نہیں رہے تھے

جیسے تم لوگوں کی مرضی اور رضا ہو" انکے ماتھے پر کی ُبل تھے فیضان نے پہلو بدلہ فرزانہ بھی چپ ہو گی ُ۔

نہیں آپ بزرگ ہیں آپ بتائیں اور ویسے بھی بزرگوں کی دعاؤں کے سائے میں ہی رہنا چاہیے " وہ بولیں تو ابا جی نے سر ہلایا۔

پلیز ابا جی بتائیں میں بھلہ آپکی مرضی کے بنا کیسے دیں سکتا ہوں تاریخ" فیضان بولا

تیاریاں کرنے میں وقت لگے گا۔

تو بہتر ہے کہ ایک مہینے بعد کی تاریخ رکھ دو۔

ایک ماہ بعد کی دس بارہ تاریخ رکھ لو" انکے منہ سے بہت مشکل سے الفاظ نکل رہے تھے

چلیں یہ تو اچھا ہو گیا ویسے میری تو ساری تیاری ہی مکمل ہے" وہ بولیں۔

باجی آپ کچھ لیں نہ آپ تو کھا ہی نہیں رہیں" فرزانہ نے اپنی بہن کو سامان اٹھا کر دیا

"بس تم سوہائے کو بلا لو وہ بھی میرے پاس بیٹھے بہت دن ہو گئے اسے تو دیکھے وہ بولیں تو جلدی سے فرزانہ نے بہارے کو آواز دی۔

بہارے کا ستا ستا چہرہ دیکھ کر سب ایکدم حیران رہ گئے۔

مامی بس آ رہی ہے" بہارے نے کسی پر توجہ دیے بنا ہی کہا۔

یہ آپکی نواسی ہے نہ" اباجی کیطرف دیکھ کر فرزانہ کی بہن نوشی نے پوچھا۔

اباجی نے سر ہلا دیا مگر خود بھی حیران تھے وہ تو اسکے حق میں فیصلہ دینے لگے تھے اسکی اور بلال کی شادی کی خبر وہ دینے والے تھے پھر وہ ایسی کیوں ہو رہی تھی وہ فکر مند سے ہوئے۔

کچھ ہی دیر میں عینی اور سوہائے آ گئیں ساتھ وریشہ بھی تھی فرزانہ نے وریشہ کی جانب دیکھتے ناگواری سے پہلو بدلہ۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ سوہائے کو اٹھ کر نوشی نے پیار کیا پھر عینی کو کیا اور وہ اس سے پہلے وریشہ کے متعلق پوچھتی فرزانہ نے وریشہ کو ایکدم جھٹکے سے پیچھے کھینچ دیا۔۔

جاؤ یہاں سے "وہ غصے سے بولی وریشہ کو زبردستی سوہائے اور عینی اپنے ساتھ لائے تھے وریشہ ایکدم کنفیوز سی ہو گئ۔

اور پیچھے ہی نکل گئ کسی کی توجہ اسپر نہیں تھی کیونکہ سب سوہائے کی جانب متوجہ تھے وہ پیچھے ہٹ گئ۔

جبکہ آنکھوں میں آنسو تیر گئے تھے فرزانہ کے اس رویے پر۔۔

وہ دور کھڑی ہو گئ۔

جبکہ وہاں سب ایک دوسرے سے باتوں میں لگ گئے سوہائے نے اپنی ماں کی جانب دیکھا وہ بے حد خوش تھیں ایسے جیسے زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہو رہی ہو۔

اہتشام کے بڑے میں بھی وہ اتنا مٹھاس اور محبت سے بات کر رہیں تھیں جبکہ ارتاش کا تو نام بھی سننے کو تیار نہیں تھیں۔

نوشی کے جانے کے بعد اباجی نے سب کو بلا لیا تھا۔

سب بڑے لاونج میں بیٹھے تھے فرزانہ کی خوشی سے دمدماتے چہرے کو دیکھ کر وہ سرد سانس کھینچ کر رہ گئے۔

تاریخ فکس ہو گئی ہے ماشاءاللہ اللہ ہماری بچی کو خوش رکھے ساتھ ہی میں چاہتا ہوں معاذ اور وریشہ کی بھی ہو جائے نکاح کر کے لائیں ہیں اس بچی کو اسکا اصل مقام دینا چاہیے اور اسکے ساتھ ہی بلال اور بہارے۔۔۔

"اباجی میں بلال بھائی سے شادی نہیں کروں گی

بہارے کی مظبوط آواز پر سب نے اسکی جانب دیکھا یہاں تک کے بلال نے بھی جو پوری طرح خوش بھی نہیں ہو سکا تھا

بہارے یہ کیا کہہ رہی ہو تم "بلال اسکے نزدیک آیا۔

نہیں کرنی نہ مجھے آپ سے شادی" وہ اپنی بات پر اٹل تھی۔

سب کے تیور چڑھ گئے تھے آخر وہ لڑکی چاہ کیا رہی تھی کوئی کچھ سمجھ نہیں پایا۔

بہارے یہ تمھارا مسلہ نہیں ہے خاموش رہو اور ابا جی جو فیصلہ کر رہیں ہیں وہ کرنے دو" شہروز کڑک آواز میں بولا سوہائے نشرہ وریشہ عینی سب کچن کے پاس ہی کھڑی تھیں

جب وہ سب سوائے ارتاش کے وہاں موجود تھے

میں نے کہا ہے ابا جی میں نہیں کروں گی بلال بھائی سے شادی اور نہ ہی دارہ سے"۔

تو تم کیا چاہ رہی ہو بیٹی کیا ساری زندگی یہیں رہنا ہے "فرزانہ بولی تو بہارے مسکرا دی۔

آج تو وہ بہت کچھ سن چکی تھی یہ اور سہی

یہ کسی فضول بات کر رہی ہو فرزانہ "فیضان اسے جھڑک چکے تھے۔

جبکہ سب ہی فرزانہ کی بات پر غصہ ہوئے تھے۔

بہارے کی آنکھیں بھیگ گئیں سر جھکا گئی مگر وہ مزید کچھ کہنا نہیں چاہتی تھی تبھی وہاں سے چلی گئی۔

ابا جی "بلال کچھ کہتا کے ابا جی نے ہاتھ بلند کیا

صبر کرو میں خود دیکھ لوں گا "انھوں نے کہا تو سب جو تشویش میں تھے چپ ہو گئے۔

میں سوچ رہی ہوں دارہ تمھاری دولہن لے آؤں گھر میں زرا ہلچل ہو جائے گی رونق ہو جائے گی دیکھو کیسے خاموشی ہو گئی ہے "وہ امی کے پاس بیٹھا سوپ پلا رہا تھا تبھی وہ بولیں

کیوں آپکی بہو سرکس میں کام کرتی ہو گی جو شولگا کے رکھے گی" وہ سنجیدگی سے بولا جبکہ امی ہنس دیں

تم نہ بس بہت بد تمیز ہو" وہ بولیں جبکہ دارہ انکے ہنسنے پر مسکرایا۔

نشرہ کے نہ جانے کیسے نصیب ہیں کب اسکی زندگی خوشیوں سے بھرے گی معلوم نہیں" وہ اداسی سے بولیں جبکہ وہ خاموش ہی رہا

اچھا پھر بتاؤ کہاں جاؤں کوئی لڑکی میرے بیٹے کو پسند ہے" وہ مسکرا کر اسکا خوبرو چہرہ دیکھ رہی تھی

جائیں آپ کل آپی کے سسرال" وہ بولا۔

دارہ یہ سچ ہے مجھے وہ بچی پسند ہے بہت پسند ہے بہت دل کو لگتی ہے اور سچ بتاؤں تمھارے ساتھ اسکا جوڑا اتنا پیارا لگتا ہے مجھے کہ بس نظر نہ لگے مگر وہ بچی جب نہیں چاہتی تو زبردستی نہیں بنتی ہم لوگوں کی اب تو نشرہ بھی اپنے گھر کو چلی گئی ہے تو تم یہ ضد چھوڑ دو بیٹا

امی آپی جن حالات میں ہیں میں جانتا ہوں اور وہیں سے آئے گی لڑکی تو یہ الگ بات ہے شجاع صاحب اپنی کسی پوتی کی قربانی کریں گے یہ نواسی کی کیوں ضد باندھ رہے ہو دارہ" وہ بولیں مگر دارہ نے نفی کی۔

" امی فلحال جو ہو رہا ہے ہونے دیں

وہ انھیں سوپ کا آخری چمچ دے کر اٹھا میں کچھ دیر کے لیے باہر جا رہا ہوں

"صفدر یہیں ہے کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ اسے بلا لیجیے گا۔

وہ انکے ہاتھ چوم کر مسکرا کر وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ پریشان ہی تھیں کہ کیا کریں گی۔

اگلی صبح اباجی نے عینی سے کہا کہ بہارے کو بھیجے انکے کمرے میں کیونکہ وہ انکے پاس آج خود نہیں آئی تھی

جبکہ اتوار کا دن تھا تبھی سب کی چھٹی تھی اور سب اپنی مرضی سے اٹھ اٹھ کر ناشتے کر رہے تھے۔

عینی نے بہارے سے کہا تو اسکی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر دل تھام گئ

"تمھیں ہو کیا گیا ہے بہارے

وہ اسے جھنجھوڑ کر بولی

کچھ نہیں" اسنے اسکا ہاتھ ہٹایا اور وہ اٹھ کر ابا جی کے پاس انکے کمرے میں اگئ

۔

ابا جی نے اسکی جانب دیکھا تو جو اسے ڈانٹنے کے ارادے رکھتے تھے سب ختم ہو کر ایکدم انھوں نے اسکے لیے بازو پھیلا دیے

میرا بچہ کیا ہوا ہے کیوں رو رہا ہے مامی کی بات بری لگی ہے میں کہتا ہوں فیضان کو بہت زبان چلنے لگ گئ ہے مگر تم تو جانتی ہو نہ دل کی بری نہیں ہیں۔

"وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سمجھانے لگے جانتے تھے حساس بھی بہت ہے

" نہیں مجھے کچھ برا نہیں لگ رہا مگر مجھے کسی سے شادی نہیں کرنی

کیوں ضد لگا رہی ہو دارہ سے تو نہیں کرا رہا میری جان بلال سے کرا رہا ہوں

" جو تمھاری بھی پسند ہے

میں کسی کو پسند نہیں کرتی "اسنے آنسو صاف کیے۔

اور ان سے دور ہوئی۔

"تو کیا مسلہ ہے بہارے بتاؤ مجھے

وہ بولے۔۔

مامی ڈر رہیں ہیں مجھ سے وہ عینی کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہیں میں۔۔ میں بد تمیز ہوں اور مجھے وہ بہو کے روپ میں نہیں دیکھنا چاہتی اور اگر۔۔ اگر انکا بیٹا میرا شوہر بن گیا تو اسکی زندگی کو میرے ماضی سے خطرہ ہے

وہ وہ جائز ہیں میرا ماضی اباجی میں مجھے وہ لوگ قبول نہیں کرنا چاہتے جن کے ساتھ ساری زندگی میں نے گزاری تو مجھے باہر والا کوئی کیسے قبول کرے گا میں مجھے تو وہ میرا ماضی جان کر ایک ایک منٹ میں گھر سے نکال دے گا میں

" مجھے کوئی قبول نہیں کرے گا۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تو اباجی کی آنکھیں پھیل گئیں۔

وہ ایکدم اسے خود میں سمیٹ گئے

"رامین نے یہ سب تم سے کہا ہے

وہ زرا غصے میں لگے

نہیں میں نے سنا ہے۔۔اور میں میں کسی سے شادی نہیں کروں گی کسی سے بھی نہیں" وہ بچوں کیطرح رو رہی تھی اباجی کا دل اسکے رونے پر پھٹنے کو تھا۔

میرا بچہ نہیں رونا تم نے ٹھیک ہے۔۔ بلکل نہیں رونا میں رامین سے پوچھوں گا

نہیں آپ نہیں کریں گے کسی سے بات ٹھیک ہی تو بولا ہے انھوں نے۔

میں جان نہیں چھڑا سکتی اپنے آپ سے میں میں جان نہیں چھڑا سکتی اپنے ماضی سے آپ کیسے میری شادی کر دیں گے" وہ سر جھکا گئی جبکہ ان سے سوال بھی داغ دیے اور جائز تھے اسکے سوال۔۔۔

ابھی ابا جی کچھ کہتے کہ سعد دوڑتا ہوا آیا اور اسنے بتایا کہ دارہ بھائی اور انکی امی آئیں ہیں۔

بہارے کا ایکدم منہ ہی بن گیا

وہ تو بہت ہی کوئی بد تمیز انسان تھا کتنی نہیں ڈانٹ پڑوائی تھی ابا جی سے اسنے ۔۔۔وہ سوچنے لگی

جاؤ تم "ابا جی نے نرمی سے کہا تو وہ باہر آ گئی۔

جبکہ باہر دیکھا تو نشرہ اپنے بھائی صاحب سے مل رہی تھیں۔

وہ وائیٹ قمیض شلوار میں تھا اونچا لمبا چوڑا اور بے حد خوبصورت

یہ تو کوئی اندھا بھی کہہ سکتا تھا۔

وہ سر جھٹک کر بنا آنٹی سے سلام کیے وہاں سے چلی گئی جبکہ

دارہ اور اسکی امی ابا جی کے کمرے میں آ گئے۔

سلام دعا حال احوال کے بعد وہاں سب سے پہلے شہروز اکر بیٹھا تھا۔

امی داماد کی وجہ سے گھبرا رہیں تھیں کہ وہ تو چاہتا ہی نہیں تھا کہ دارہ اور بہارے کی شادی ہو۔

انعام صاحب بھی اگئے افنان اور احمد بھی جبکہ فیضان کی کچھ طبعیت ٹھیک نہیں تھی

نشرہ نے انکے لیے چائے سرو کی

بس آج آپ نے کھانا کھا کر جانا ہے اس دن بھی ایسے ہی چلے گئے تھے آپ لوگ "

رابعہ نے مسکرا کر کہا تو وہ سر ہلا گئیں

طبعیت ٹھیک نہیں رہتی بس اسی لیے " وہ بولیں تو رابعہ نے سر ہلایا جبکہ انھوں نے دل میں ایک لمحے کے لیے سوچا

بس اللہ کرے میرے بیٹے کا دماغ درست رہے۔۔

سب کے خاموش ہوتے ہی انھوں نے کچھ جھجکتے ہوئے بات شروع کی

وہ بھائی صاحب نشرہ اپنے گھر آ گئی اور میرا گھر تو سونا ہو گیا۔

ایسے بلکل اکیلی ہی ہو گئیں ہوں تبھی آپ کے سامنے ایک درخواست لائی ہوں

اگر آپ قبول کریں تو۔

میں آپ سے بہارے کو اپنے دارہ کے لیے مانگنے آئیں ہوں

ہمیں منظور نہیں ہے بہارے اور بلال کا رشتہ ہو گیا ہے وہ بھی دونوں کی مرضی اور اپنی پسند سے "شہروز نے انکی بات بھی پوری نہیں ہونے دی تھی ایکدم وہ بولا لہجے میں بہت ہی کڑک تھی۔

دارہ نے آنکھیں شہروز کی جانب گھمالیں۔

امی ایکدم چپ ہو گئیں وہ سب ہی عجیب سا محسوس کر رہے تھے کسی کو اندازا بھی نہیں تھا کہ وہ اجائیں گے۔

اس میں کیا بڑی بات ہے ٹوٹ بھی سکتے ہیں رشتے "دارہ سکون سے بولا اسے جیسے ایک پرسنٹ بھی فرق نہیں پڑا تھا۔

نہیں نہیں اگر رشتہ ہو گیا ہے تو۔

مجھے منظور ہے اور بہت خوشی اور بہت دل سے میری بچی اپکے گھر جائے گی اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے بس جلد از جلد شادی کی تیاریاں کر لیں"

ابا جی کی آواز نے سب کو حیران کر دیا۔

ابا جی مگر بلال اور بہارے کا تو رات ہی آپ نے شہروز حیرانگی سے بولنا چاہ رہا تھا

" لیکن اب میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے بہارے کے لیے دارہ کا رشتہ قبول ہے

ابا جی شہروز کی جانب دیکھ کر مسکرائے

سب جیسے کچھ کہہ نہیں پائے

گریٹ" مسکراتی آواز یہ دارہ کی تھی۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا جیسے کام اسکا ہو گیا تھا اب وہ یہاں بیٹھنا نہیں چاہتا تھا نہ وہ بیٹھنے آیا تھا۔

جبکہ دوسری طرف عینی دوڑتی ہوئی بہارے کے پاس گئی اور اسے ساری روداد سنا ڈالی۔

بہارے کے پتنگے لگ گئے تھے۔

بس بہت ہو چکی تھی۔

وہ تن فن کرتی اپنے کمرے سے نکلی اور اباجی کے کمرے میں داخل ہوئی

دروازہ ایکدم دھاڑ سے کھولا تھا۔

کیا چاہتے ہیں آپ" وہ چیختی نظریں دارہ پر تھیں دارہ نے تیور چڑھا کر اس لال گلابی لڑکی کو دیکھا تھا جو سرخ ایسے ہو رہی تھی کہ ابھی پھٹ جائے گی۔

بہارے" نشرہ نے اسے پکڑنا چاہا سب کے سامنے وہ چیختی بد تمیزی کرتی بلکل اچھی نہیں لگ رہی تھی تبھی وہ روکنے لگی مگر بہارے کو تو لگ رہا تھا یہ سب کا سب نشرہ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

شیٹ آپ" اسنے نشرہ کو بھی دور دھکیل دیا

در حقیقت یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے آپ نے ہی میری زندگی برباد کی ہے ۔" وہ نشرہ کو آنکھیں نکالنے لگی نشرہ شرمندہ سی ہو کر ایک نظر شہروز کو دیکھ کر نگاہ جھکا گئی جبکہ شہروز تو خود بہارے کے ساتھ تھا

میں آپ سے شادی نہیں کروں گی یہ بات سمجھ نہیں آتی پھر کیا لینے یہاں پہنچ گئے ہیں"

تمیز سے بات کرو" دارہ انگلی اٹھا کر بولا وہ مزید اسکی یہ ڈرامہ بازی نہیں سہہ سکتا تھا۔

رابعہ بہارے کو لے جاؤ یہاں سے" ابا جی پریشانی سے بولے۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں یہاں سے جاؤں کیسے منہ اٹھا کر پہنچ گئے آپ سب اور آپ۔۔آپ اپنے بیٹے کا رشتہ کس خوشی میں میرے لیے مانگ رہیں اپ کے اس بیٹھا سے شادی کرنے سے بہتر ہے میں مر جاؤں نہیں کرنی مجھے جب ایک بار کہہ دیا تو کہہ دیا مگر نہیں سمجھ نہیں آتی آپ لوگوں کو روز منہ اٹھا کر۔۔۔۔

شیٹ آپ" دارہ ایک دم دھاڑا

یو شیٹ آپ" بہارے اس سے زیادہ بے قابو ہوئی تھی

"چلے جائیں یہاں سے آپ لوگ ورنہ میں کچھ اس سے زیادہ برا کر ڈالوں گی

وہ چیخی۔

یہ۔۔یہ تربیت ہے اپ لوگوں کی "وہ ابا جی کی جانب دیکھ کر غرایا

یہ بد تمیز بد تہذیب لڑکی واقعی اسکے ماں باپ زندہ ہوتے تو انسان کی بچی ہوتی

آپ کی نواسی۔۔

"عجیب گھٹیا تربیت ہے آپ لوگوں کی

چٹاخ "ایکدم سب کے ہاتھ منہ پر چلے گئے تھے۔

بہارے نے دارہ کے تھپڑ جو دے مارا۔

دنگ نظروں سے وہ ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"میرے ماں باپ کے بارے میں کچھ کہا کہ تو اچھا نہیں ہو گا۔

دارہ کی آنکھوں میں ایک اشتعال اٹھا تھا اور اسنے کسی لحاظ کے بنا سامنے کھڑی

لڑکی کے کھینچ کر تھپڑ دے مارا

"دارہ

امی چیخی تھی

"یو بلڈی شٹ

وہ بے قابو ہوا۔

جبکہ امی نے دارہ کے دونوں ہاتھ جکڑ لیے پیچھے سے فائق نے بھی دارہ کو پکڑا جو بہارے کے شاید ٹکڑے کر دینا چاہتا تھا۔

میں اسکا منہ توڑ دوں گا" دارہ غرایا اور خود کو چھڑانے لگا۔

پاگل ہو گئے ہو" فائق نے اسے باہر گھسیٹا

اسکا انجام تمھارے ساتھ بہت برا ہو گا بہارے بہت برا" وہ چیخا جبکہ امی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا نشرہ بھی بھائی کی جانب بڑھی تھی وہ لوگ اسے لے کر باہر نکل گئے جبکہ وہاں کوئی کچھ بھی نہیں بول سکا بہارے کا کان سن ہو گیا تھا جبکہ دارہ کے تھپڑ کے نشان اسکے منہ پر چھپ گئے تھے۔

وہ وہاں سے بھاگتی ہوئی چلی گئی۔

جبکہ امی اور فائق دارہ کو بھی لے گئے تھے نشرہ دل تھامے اپنے آنسو روک رہی تھی۔

نہ جانے اب کیا ہو گا شہر وز تو شاید اسے الٹا ٹانگ دے۔

بہت غلط کیا ہے بہارے نے پرائے مرد کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

بھئی حد ہو گئی ہے "فرزانہ نے توبہ کی جبکہ وہ تینوں چپ ہی رہیں۔

معلوم نہیں اس بچی کے دل میں کیا چل رہا ہے جو ایسا رویہ رکھ رہی ہے ورنہ

تو بلکل ٹھیک رہتی تھی "نصرت بولی تو فرزانہ نے سر جھٹکا

کسی کے دل میں کچھ نہیں چل رہا۔

بس اگر کسی کا عیب چھپانا ہو تو کہہ دو یہ بات۔

اور ویسے بھی میں تو کہتی ہوں اسکی شادی اب کر ہی دو بہت سر چڑھا لیا ہے

سب نے اسے ابا جی نے تو خاص طور پر۔۔۔

توبہ ہے میں تو کہتی ہوں رامین بچ گئی ہو تم بیٹے کو سمجھاؤ ہزاروں لڑکیاں ہیں

دنیا۔۔۔

"فرزانہ

رابعہ کے ٹوکنے پر وہ چپ ہو گئ۔

وہ ہماری ہی بچی ہے اس کا دکھ بھی ہمارا ہے اور اسکا سکھ بھی۔

" تم امامی کی طرح باتیں نہ بناؤ

وہ بولیں

ارے بھابھی میں تو سچ کہہ رہی ہوں۔

بس اتنے بھی سچ کی ضرورت نہیں۔

وہ بولیں۔

میں تو یہ پریشان ہوں آگے اباجی کیا فیصلہ کریں گے نصرت نے کہا

جبکہ فرزانہ نے سر جھٹکا وہ رات کا کھانا بنا رہیں تھیں

نشرہ شہروز کے لیے فروٹس لے کر کمرے میں آئی تو کافی ڈر رہی تھی

وہ بہت سنانے والا اتھا اسے۔

وہ جانتی تھی اسکا دل کسی چڑیا کیطرح پھٹ پھڑا رہا تھا

وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا جیسے ہی نشرہ اندر آئی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

نشرہ نے اسکے سامنے فروٹس رکھے اور سر جھکائے کاٹ کاٹ کر وہ پلیٹ میں رکھنے لگی جبکہ شہروز چپ چاپ کھا رہا تھا

سامنے ایل سی ڈی پر میچ بھی لگا ہوا تھا جس کی ہلکی ہلکی آواز کمرے میں گونج رہی تھی

نشرہ اسکو دیتی رہی ایک بار بھی نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا

ہمت جو نہیں تھی وہ تو منتظر تھی کسی بات کی شاید ابھی وہ اسے گردن سے جکڑ لے یہ پھر اسکا ہاتھ جھٹک کر کہے اپنے بھائی سے کہوں معافی مانگے اکر یہ کچھ اور۔۔

اور ایک بار وہ پھر سے بے بس رہ جائے ایک بار پھر سے ذلیل ہو جائے مگر اس بار وہ دارہ کو جھونکنے کا کبھی نہیں کہے گی وہ بے ضمیر نہیں ہو سکتی تھی اسکے بھائی کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی۔

بہارے نے بہت غلط کیا ہے بہت زیادہ شدید تپ چڑھ رہی ہے مجھے اسپر

وہ لڑکی نہ جانے کس ٹریک پر اتر گئی ہے سارے گھر کی ناک میں دم دے دیا

ہے

اگر دارہ پلٹ کر تھپڑ نہ مارتا تو میں دو کھینچ کر مار دیتا

ایک غیر مرد کے منہ پر بنا سوچے سمجھے تھپڑ مار دینے کی کیا تک تھی۔

یہ تربیت کی ہے ہم لوگوں نے اسکی بلکل درست کہہ رہا تھا دارہ ہماری ہی

تربیت میں کمی ہے جو آج یہ سب ہوا ہے حالانکہ اسے سب نے ہی بہت پیار

" سے رکھا ہے

وہ بولا نشرہ کے ہاتھ تھم گئے۔

شہروز کی جانب نگاہیں اٹھائیں۔

حیران حیران نظروں سے بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

بلکل سمجھ نہیں آیا کہ وہ واقعی شہروز ہے۔

شہروز نے بھی اسکی بے یقین نگاہوں میں دیکھا۔۔۔۔۔

ہاں تمھیں تو یقین نہیں آئے گا یہ سب میں کہہ رہا ہوں

اس سے اختلاف اپنی جگہ پر ہیں مگر مجھے عورت کا اتنا لیبرل ہونا پسند نہیں۔۔۔

" بھلے وہ عورت میری بہن وہ یہ بیوی

اسنے کہا۔۔۔

آپ کو تو شاید کوئ نہیں پسند۔" وہ آہستگی سے بولی شہروز نے زرا گھور سے اسکی جانب دیکھا۔

مجھے صرف تم نہیں پسند سمجھی ہو کیونکہ یہ سارا بکھیڑا حقیقتاً تمھاری ہی وجہ سے ہے "

وہ زرا تلخی سے بولا

نشرہ نے اسکی جانب بھیگی پلکیں اٹھائیں

اگر مجھے آپکے سامنے بولنے کا ہلکا سا بھی اختیار مل جائے شہروز میں آپ سے کہو میری وجہ سے نہیں یہ سب کچھ آپکی وجہ سے ہے کیوں کہ اپکے گھر والے مجھے آپکا بنا کر اس گھر میں لائے تھے میں بھاگ کر اس گھر میں خود

نہیں آئی تھی جانتی تک نہیں تھی آپکو کون ہیں کیسے دیکھتے ہیں کیا کرتے ہیں مزاج کیسے ہیں مگر اسی بستر پر آپکے ساتھ ایک رات نے مجھے میرے کسی گناہ کو سمجھنے کا موقع بھی۔۔۔

بند کرواپنی بکواس" وہ ایکدم بھڑکا۔

نشرہ ڈر گئی

پہلی بار بول رہی تھی اسکے آگے۔

"لے جاؤ اسے

وہ تیور بگاڑے بولا تو نشرہ جلدی سے اٹھ گئی ایکدم احساس ہوا وہ کیا بول رہی تھی اسکے آگے وہ کیسے اتنا سب بول گئی۔

وہ اٹھ گئی

" س۔۔سوری سوری میں میں کیوں ایسے بول۔۔۔

جاؤ نشرہ یہاں سے" وہ عاجز اکر بولا۔

جبکہ نشرہ اسکے حکم کی تعمیل کرنے کو باہر چلی گئی۔

" بہارے پاگل ہو گئی ہو

عینی نے اسے جھنجھوڑ دیا

تم جانتی بھی ہو تم نے کیا کیا ہے تم نے تھپڑ دے مارا دارہ بھائی کے منہ پر نہیں وہ تمھارے شوہر بن گئے تھے جو ان پر حق جما کر تم نے مار دیا بھری محفل میں تم نے ایک مرد کی غیرت کو للکارا ہے اور۔۔ "

وہ اسکے چہرے کو افسوس سے دیکھنے لگی

پلیز ہمیں بتاؤ تمھیں کیا ہوا ہے تم ایسی نہیں تھی تم ایسا کیوں رویہ رکھ رہی ہو بہارے "سوہائے نے بھی اسے گلے سے لگایا۔

جبکہ بہارے سوہائے اور عینی تینوں مل کر خوب سارا رو دیں سوہائے کے تو دل میں اپنا غم ہی بہت تھا جبکہ عینی اپنی دونوں بہنوں پر گزرنے والے حالت پر رو دی۔۔۔۔

وریشہ بھی دور کھڑی آنسو صاف کر رہی تھی۔

بس چپ ہو جاؤ۔۔

تم دور مت جاؤ ہم سب تمھیں بہت پیار کرتے ہیں تم ہمارے لیے بہت اہم ہو" وہ بولی۔۔۔

بہارے کچھ نہیں بولی تھی در حقیقت وہ خود بھی اپنی حرکت پر حیران تھی۔

اسنے ایسا کیوں کیا۔

وہ بھی سب کے سامنے اور دارہ کے تھپڑ نے اسکو پل میں ہلا دیا تھا۔

گھر میں ابا جی کے حکم سے شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں تھیں

سب سے پہلی شادی ہی دارہ اور بہارے کی تھی۔

بہارے نے لاکھ ابا جی سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر ابا جی اس سے ایک لفظ بولنے کے لیے تیار نہ تھے یہاں تک کے گھر کا کوئ مرد اس سے بول نہیں رہا تھا

نہ ہی اس کو کچھ کہا تھا کسی نے بھی۔

جبکہ خواتین بھی بس سرسری سا بول رہیں تھیں وہ چاروں ہی تھی جو ایک دوسرے سے بات کر رہیں تھیں بہارے اور سوہائے تو ہر وقت بس رونے دھونے میں لگیں تھیں گھر میں شادی تھی مگر حالات بلکل ایسے نہ تھے

بہارے جب تنگ اگئ تو ابا جی کے پاس اگئ

وہ ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے اسکو دیکھ کر چہرہ موڑ لیا

پلیز ابا جی آپ ایسے مت کریں میرے ساتھ " وہ انکے قدموں میں بیٹھ گئ۔

آپ۔۔آپ نہ کریں ایسے میں آپکے بنا نہیں رہ سکتی میں ایک لمحہ نہیں رہ سکتی آپ مجھے خود سے دور مت کریں "

وہ بولی

"جاؤ یہاں سے

وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر بولے تو بہارے نے انکے پاؤں تھام لیا۔

"آپ آپ۔۔۔۔ نہیں بولیں گے تو میں اذیت میں رہوں گی ابا جی

اسنے کہا تو ابا جی پھر بھی نہیں بولے۔

ٹ۔۔۔ ٹھیک ہے میں میں کروں گی آپکی جو خواہش ہو گی۔

" میں سر جھکا کر وہ ہی کروں گی مگر یوں مجھے خود سے دور مت کریں

وہ انکے ہاتھ پکڑتی بولی

اب کے انھوں نے جھٹکا نہیں اسکا ہاتھ۔۔۔

بہت نہ امید ہوں میں تم سے بہارے بہت زیادہ" ابا جی بس اتنا ہی بولے

انداز میں فرق اب بھی نہیں آیا تھا جبکہ بہارے رو دی تھی۔

انھوں نے چپ نہیں کرایا۔

اور وہ یوں ہی سر جھکائے روتی رہی تھی تھوڑی دیر۔۔۔

اور جب انھوں نے کوئی ریسپونس نہیں دیا تو وہ انکے پاس سے اٹھ گئی۔

باہر نکل گئی شکستہ قدموں سے وہ خود نہیں جانتی تھی کہ یہ فیصلہ کیسا تھا مگر ابا جی اسے ہر صورت میں عزیز تھے۔

یہ کیا کر رہی ہو تم بہارے "اچانک اسکا ہاتھ کسی نے پکڑا اور اپنی جانب کھینچ کر بلال اسے ایک طرف لے گیا اور اس سے سوال کرنے لگا۔

" وہی جو آپ کو دیکھ رہا ہے بلال بھائی۔

بہارے نے سنجیدگی سے کہا

یار پلیز بہارے مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کوئی بات بری لگی ہے تو سوری مگر اسطرح میرے دل کا خون نہ کرو" وہ بولا۔

آپ بہت اچھے ہیں آپ سے کوئی بھول نہیں ہوئی" وہ جانے لگی

"پھر کیوں کر رہی ہو تم اسطرح

وہ اسکے دونوں شانے تھام گیا۔

آپ اور میں ایک نہیں ہو سکتے "اسنے بھیگی نظروں سے بلال کی جانب دیکھا

" تو تم سمجھتی ہو دارہ اور تم ایک ہو سکتے ہو تو یہ میں نہیں ہونے دوں گا

وہ بھڑک کر بولا

ٹھیک ہے کرلیں کوشش تو میں نے بھی بہت کی تھی کہ اس شخص سے شادی نہ ہو اسی بات کے تحت ہر حد پار کر دی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا آپ بھی کوشش کرلیں شاید میں بچ جاؤں" وہ کہہ کر اسکے ہاتھ جھٹک کر وہاں سے چلی گئی بلال حیران رہ گیا جب دارہ میں بھی کوئی دلچسپی تھی تو اسکے ساتھ کیوں کر رہی تھی وہ اسطرح وہ سر تھام گیا

جب سے گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہوئیں تھیں۔

اسے لگ رہا تھا دم گھٹ جائے گا اسکا تبھی وہ ابا جی کے پاس اگیا

یہ سب کچھ جو آپ میرے ساتھ کر رہے ہیں اچھا نہیں کر رہے آپ" وہ بلند اواز میں بولا تھا پہلی بار ان سے کوئی اس لہجے میں اکر بولا تھا ابا جی نے اسکی جانب دیکھا۔

ان سارے سوالوں کا جواب جا کر اپنی ماں سے لو میں نے نہیں اسنے خود تم سے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور رامین بہتر جانتی ہے کہ اسنے ایسا کیوں کیا ہے "

وہ بھی غصے سے بولے جبکہ بلال حیران ہی رہ گیا کہ اسکی ماں نے ایسا کیا کیا تھا

وہ الٹے قدموں رامین کے پاس دوڑا تھا

" امی مجھے بات کرنی ہے آپ سے

اسنے رامین کا ہاتھ پکڑا اور اسے کچن سے لے کر کمرے میں لے آیا سب ان دونوں کو دیکھ رہے تھے مگر بلال نے اکیلے میں بات کرنی تھی

" آپ نے بہارے کو ایسا کیا کہا ہے جو اسنے شادی سے انکار کر دیا

وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔

میں میں بھلا کیوں کچھ کہو گی یہ تو اسکا فیصلہ تھا میرا کیا عمل دخل ہے میں نے کچھ بھی نہیں کہا اسے بیٹا" رامین حیران ہوئی

پھر اسنے ایسا کیا سن لیا جو انکار کر دیا امی" وہ بولا جبکہ رامین کو یاد آیا وہ اور نصرت بیٹھے اسی کے متعلق بات کر رہے تھے اور شبہ تھا کہ باہر کوئ ہے تو وہ کیا بہارے تھی۔۔۔

رامین زبان دبا گئ

اور بلال نے محسوس کر لیا

"امی

اسنے ماں کی جانب دیکھا

ٹھیک ہی تو کیا ہے اسنے بلکل ٹھیک کیا ہے میں اپنے اکیلے اکلوتے بیٹے کی جان کا خطرہ مول لے لوں پاگل ہوں میں وہ لاکھوں میں ایک ہے ٹھیک ہے میں مانتی ہوں مجھے عزیز بھی ہے مگر بلال تم جانتے ہو اس کے بارے میں سب

۔۔۔

امی جب اتنے سالوں میں کچھ نہیں ہوا تو اب کیوں ہو گا آپ نے کیا کہا ہے

اسے "بلال نے بے قراری سے بالوں میں ہاتھ پھیرا

پاگل ہو گئے ہو تم ساری زندگی کا ساتھ ہے کیا اسے ڈربے میں دبا کر رکھو گے

۔

اگا ہے دارہ سے شادی ہو رہی ہے انجان ہے پھر افسر ہے سنبھال لے گا تم

"کہاں خوار ہو گے

امی میں اس سے محبت کرتا ہوں پسند ہے وہ میری۔۔۔

نہیں کوئی محبت نہیں ہے تمھیں بس اسکی خوبصورتی سے متاثر ہو تم اور عینی کو دیکھو وہ کتنی پیاری ہے مجھے تمھارے لیے بہت پسند ہے سوچ رہی ہوں ابا جی سے کہوں کہ وہ تمھاری اور عینی کی منگنی کر۔۔۔

بلکل نہیں میں بہارے کے علاوہ کسی کو نہیں سوچوں گا اور نہ ہی آپ مجھے

"مجبور کریں گی

وہ ایکدم بھڑکا اور ماں کے کمرے سے باہر نکل گیا

پاگل ہو گئے ہو تم" رامین پیچھے سے بولی تھی جبکہ اسے بلکل بھی فرق نہیں پڑا تھا اس بات سے کہ وہ پاگل ہو گیا ہے یہ نہیں۔

وہ پہلی بار اسے کال کر رہی تھی

کچھ گھبراہٹ بھی تھی کل جو بد کلامی ہوئی اسکے بعد سے اب تک وہ کچھ نہیں بولا تھا اور نشرہ حیران تھی کہ اسنے کوئی ری ایکشن نہیں دیا دارہ اور بہارے کی شادی پر۔۔

جب اباجی نے صبح تیاریوں کا کہا تھا

اسکے اکلوتے بھائی کی شادی تھی اور وہ خوب دل لگا کر اپنے بھائی کی خوشی میں شریک ہونا چاہتی تھی تبھی اسنے سوچا کہ وہ گھر چلی جائے اور کل سے مزاج اچھے تھے تو سوچا کہ اس سے اجازت لے لے۔۔۔

تبھی اسنے فون کیا۔

تو امید کے مطابق اسنے کال نہیں اٹھائی

نشرہ نے دوسری بار نہیں کی نہ جانے وہ اسے فون اٹھا کر سنا دے مگر وہ دیکھ کر ایک لمحے کے لیے حیران رہ گئی جب اسکے موبائل پر دوسالوں میں پہلی بار شہروز کی کال تھی

وہ آنکھیں پھاڑے پہلے تو موبائل دیکھتی رہی اور جب بیل چھنگاڑنے لگی تو جلدی سے کال اٹھالی

ج۔۔جی" وہ بولی کیوں فون کیا تھا تم نے "کڑک اور بے زار لہجہ

"وہ وہ ایک بات پوچھنی تھی

نشرہ بے حد گھبرا رہی تھی جیسے دوسری طرف نہ جانے کون سی مخلوق ہو۔

جلدی بولو میرے پاس وقت نہیں ہے کسی فضول بکواس کا" وہ بگڑ کر بولا

وہ میں پوچھ رہی تھی کیا میں امی کے گھر چلی جاؤں" وہ سپیڈ میں اسکے حکم کے مطابق بولی۔۔

کیوں وہاں کیا بانٹ رہا ہے جو تمھیں بھی چاہیے" وہ بولا۔

"نہیں وہ دارہ۔۔دارہ کی شادی کی تیاریاں امی اکیلے کیسے کریں گی

بس چپ رہو میرے گھر میں بھی بہت کام ہے اور شادیاں ہیں یہاں سنبھالو جو تمھارا اصل گھر ہے اور ویسے بھی تمھارے بھائی کو تمھاری ضرورت نہیں " اگر ہوتی تو خود لینے اجاتا

کہہ کر کھڑک سے فون بند کر دیا اسنے نشرہ مایوس سی ہو گئ لیکن زیادہ تکلیف نہیں ہوئ تھی اب جیسے عادت سی ہونے لگی تھی اسکے تلخ کڑوے لہجے کی

اسنے فون رکھ دیا اور وہ نیچے اگئ جہاں پر وہ سب بیٹھے شادی کے کپڑوں کی بات کر رہیں تھیں۔

سوہائے اور بہارے تو کمرے سے باہر نکلنے کو تیار نہیں تھیں جبکہ نصرت چہرے پر پریشانی لیے بیٹھی تھی اور سب اسکی پریشانی سے واقف تھے کیونکہ ارتاش کو آج چوتھا دن تھا وہ گھر نہیں آیا تھا۔۔

اسکا فون بند جا رہا تھا اور سب نے کوشش کر لیتی کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا بس معاذ نے جب سٹیشن سے پتہ کیا تو اتنا پتہ چلا تھا وہ اسلام آباد گیا ہے گھر میں بتانے کی ضرورت کو محسوس کیے بنا ہی۔۔

نصرت بہت رنجیدہ تھیں جبکہ کوئ اور بھی تھا جو فقت اسی کے لیے دعائیں مانگ رہ تھا رو رو کر صرف اسکو پکار رہی تھی جائے نماز پر بیٹھی وہ ایک ہی دعا مانگ رہی تھی کہ وہ واپس لوٹ آئے کتنے دن سے گھر سے دور ہے۔

اسکو دیکھا نہیں مگر کوئ نہیں جانتا تھا کہ ارتاش کی واپسی کیسے ہو گی۔

آپکو تو آسانی ہو گی بھا بھی آپکی بہو بھی ہے وریشہ ماشاءاللہ اتنی پیاری اور سوگھڑ بچی ہے"

رامین نے فرزانہ کی جانب دیکھ کر کہا

" بس رہنے دو جسے میں بہو نہ مانوں کون سی بہو پھر کیسی بہو

وہ بگڑ کر بولی۔

سب اسکی شکل دیکھنے لگے

میں نہیں ہوں مانتی اسے اور ویسے بھی میں نے تو اپنے بیٹے کے لیے کچھ اور ہی سوچا ہوا ہے ایک بار سوہائے کی شادی ہو جائے اسکے بعد معاذ کا موضوع چھیڑوں گی ورنہ اباجی خفا ہو جائیں گے "فرزانہ نے کہا تو رابعہ نے نفی میں سر ہلایا۔

کتنے افسوس کی بات ہے اباجی کا کوئی حکم تم نے ماننا بھی نہیں اور انکی نارضگی کی پرواہ ہے "

وہ بولیں

دیکھیں بھابھی۔

میرے بچے ہیں پھر فیصلے بھی سارے میرے ہونے چاہیے اور انکے سارے حق بھی میرے پاس ہونے چاہیے "

اسنے دوٹوک بات کی

تم استعمال تو سارے ہی کر رہی ہو "نصرت نے کہا تو فرزانہ نے کلس کر اسکی جانب دیکھا اگر کوئی نہ بیٹھا ہوتا تو ضرور سنا دیتی۔

بس بھابھی ایک بات طے ہے عینی کی شادی کے بارے میں سوچنے سے پہلے میرے بلال کا خیال دل میں رکھیے گا بعد میں مکریں گا مت "رامین ہنسی تو فرزانہ بھی ہنس دی

بھئی عینی تو تمھاری ہی بیٹی ہے "فرزانہ نے کھلے دل سے کہا نصرت وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

اسکے بیٹے میں کیا کمی تھی۔۔۔۔

اسکے پاس بھی سب کچھ تھا سب کچھ پھر بھی اسے ریجیکٹ کیا گیا تھا اور وہ گھر سے کتنا دور چلا گیا۔

وہ رنجیدہ سی ہو گئیں عصر کی نماز کا وقت تھا تبھی جائے نماز پر کھڑی ہو گئیں اور بیٹے کے لیے دعا کرنے لگیں

دارہ نے گھر میں فائق کو دیکھا تو شدید غصے سے اسنے اسے انگلی کے اشارے سے وہاں سے دفع ہو جانے کے لیے کہا۔

فائق جبکہ ڈھیٹوں کیطرح وہیں بیٹھا رہا

" میں آج اکیلا نہیں آیا میرے سارے ساتھی ساتھ ہیں۔

فائق نے دانت نکالے وہ دارہ سے ایکسکیوز کرنے آئے تھے

کیونکہ نہ ہی وہ فائق کا فون اٹھا رہا تھا اور نہ ہی کسی سے بات کر رہا تھا تبھی معاذ اور فائق اسکے پاس آئے تھے بلال نے تو نام سنتے ہی جیسے مار دینے کی دارہ کو قسم کھالی تھی۔

جبکہ شہروز اب تک خاموش تھا معلوم نہیں کیوں شاید بہن کی حرکت کا احساس ہو رہا تھا کچھ کچھ یہ پھر اسے اس حرکت سے اختلاف تھا۔

دارہ نے معاذ کو بھی لفٹ نہیں کرائی اور اپنے کمرے میں جانے لگا کہ معاذ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

سوری یار جو بھی ہوا بہت برا ہوا ہے ہم میں سے کوئی اس بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا اور نہ ہی شاید تمھارا دل بھر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

تم جانتے ہو ابا جی خود آنا چاہتے تھے تایا جی بابا اور چاچو سب

" بٹ پھر میں نے ہی روک دیا۔

مجھے اس بارے میں مزید بحث نہیں کرنی" دارہ نے معاذ سے ہاتھ جھٹکے سے چھڑا لیا۔

معاذ کو اسکا غصہ بجا لگا تھا جائز ہی تھا کہ وہ ان سب کے ساتھ یہ رویہ رکھتا۔۔

اگر تم دونوں کی بات ہو چکی ہے تو جا سکتے ہو" وہ بدلحاظی سے بولا

دارہ "امی ان دونوں کے لیے چائے بنانے گئیں تھی اسکی بات سن کر ذرا خفگی سے بولیں

"تو آپ خود ریسیو کریں اپنے مہمانوں کو

وہ بھڑک کر کہتا چلا گیا فائق نے شانے آچکا دیا وہ تو بہت دنوں سے محنت کر رہا تھا کہ دارہ ٹھیک ہو جائے مگر وہ اسی طرح تھا فائق سے بھی بات کرنے کے لیے تیار نہیں تھا کسی اور سے کیا کرتا

نہیں انٹی رہنے دیں پھر کبھی انشاللہ" معاذ نے مسکرا کر کہا اور گھیرہ سانس بھر کر وہ دونوں وہاں سے چلے گئے جبکہ امی بھی اب دارہ پر غصہ کرنے کی سچویشن میں نہیں رہیں تھیں کیونکہ انھیں بھی شاید اپنی پسندیدہ لڑکی سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ بھری محفل میں انکے بیٹے کے ساتھ یہ حرکت کر جائے گی اور وہ جانتی تھیں دارہ کو۔

وہ بہارے کا یہ تھپڑ کبھی نہیں بھولے گا اور شادی کے لیے انکار بھی نہیں کر رہا تھا وقت اور حالات نا جانے کیا رخ اختیار کرنے والے تھے۔

دن رات یوں ہی آتے جاتے گزر گئے تھے مگر ارتاش نہیں لوٹا تھا اب تو نصرت کی طبعیت ہی خراب ہو گئی تھی اور وہ بستر پر پڑ گئی تھی ایک ہی بات کہہ رہی تھی کہ میرا بیٹا لادو میرا بیٹا جہاں ہے۔

وہ جب بھی کسی ٹور پر جاتا تو لازمی گھر والوں سے رابطے میں رہتا تھا دوسری طرف باقی گھر والے بھی تو پریشان تھے۔

معاذ فائق شہروز نے ہر ممکن طریقے سے اس سے رابطہ کرنا چاہا تو گا مگر رابطہ ہو کر نہیں دے رہا تھا۔

جبکہ اس گھر میں ایک لڑکی بھی سلگ رہی تھی اسکے لیے۔

وہ لوگ رات کے کھانے کے بعد سب لاونج میں ہی تھے سوہائے اور بہارے بھی وہیں تھیں۔

تبھی ارتاش سب کے سامنے اندر داخل ہوا۔۔

اسکے چہرے پر چوٹوں کے نشان تھے جبکہ اسکا یونیفارم بھی دھول زدہ ہو رہا تھا

ایکدم سب اٹھ کر اسکی جانب بڑھے۔

اسنے اپنا بیگ سائیڈ پر رکھا۔

احمد نے آگے بڑھ کر اسکے شانے تھام لیے

کہاں تھے تم کہیں جانا تھا تو بتا کر نہیں جا سکتے تھے تمھاری ماں کی میری ابا جی

"کے گھر والوں کی کیا حالت ہو رہی تھی تمھارے لیے

وہ ڈپٹ کر بولے

وہ ایکچلی ارجنٹ جانا ہوا تو میں انفارم نہیں کر سکا اور میرا موبائل تو جانے سے

پہلے ہی چوری ہو گیا تھا

اسنے اتنے نارمل انداز میں یہ بات بتائی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو

سوہائے اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کوئی معجزہ ہو اور اگر وہ آنکھیں بند

کرے گی تو وہ اسکی آنکھوں کے سامنے سے پھر سے غائب ہو جائے گا اسکا دل

کر رہا تھا بہت روئے بہت زیادہ مگر یہ آنسوں خوشی کے تھے

سوری ڈیڈ میں نے آپکو بہت تنگ کیا" وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے بولا

لاکھ تمھیں سمجھایا تھا یہ نوکری نہ کرو مگر تم بہت تنگ کرتے ہو جاؤ پہلے اپنی ماں سے ملو"

ابا جی سے ملنے کے بعد وہ سیدھا نصرت کے کمرے میں گیا تو ماں کو دیکھ کر ایکدم کچھ ہوا تھا

وہ انکے پاس بیٹھ گیا نصرت نے اسکی خوشبو کو جیسے محسوس کر لیا تھا ایکدم آنکھیں کھول دیں

اور سامنے اسکو دیکھ کر وہ اسکے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ارتاش تم بچپن میں بھی یوں ہی روٹھ کر گھر چھوڑ دیتے تھے مجھے لگا تم مجھے چھوڑ گئے ہو"

وہ رو رہی تھی ارتاش نے اپنے مظبوط بازوں سے انھیں احساس دلایا کہ وہ انکے پاس ہے

نہیں مما اب میں بڑا ہو چکا ہوں اب گھر چھوڑ کر نہیں بھاگوں گا" وہ ہنسا

اور نصرت کے آنسو صاف کیے تو نصرت نے اسکے غصے سے بہت لگا دی

خبر دار جو آج کے بعد تم بنا بتائے کہیں گے میں خود تھانے پہنچ کر تمھاری

"وہیں عزت افزائی کر دوں گی

وہ پر سکون سے ہوتی اب مصنوعی غصہ اتار رہی تھی جبکہ ارتاش مسکرا کر انکے

ہاتھ چوم گیا

میں تو آپکو خوشخبری دینے والا تھا" وہ بولا۔

نصرت اسکی جانب دیکھنے لگی

بھئی گھر میں سب کی شادی ہو رہی ہے تو آپ اپنے بیٹے کو دولہا کب بنائیں گی

"

وہ بولا تو نصرت ایکدم حیران رہ گئی

تم سچ کہہ رہے ہو ارتاش میں میں تمھارے لیے لڑکی ڈھونڈوں" وہ بے حد

خوشی سے بولی

جی" وہ مسکرایا۔۔

تو نصرت کے دل کو جو اطمینان ملا تھا جیسے پہلے کبھی میسر نہ ہو۔

میں فریش ہو جاؤں ذرا

یہ چوٹیں "نصرت اپنی خوشی میں اسکی چوٹوں کو بھول گئی تھی

یہ تو ہلکی پھلکی لگ ہی جاتی ہے مام افسر ہے اپکا بیٹا" وہ ہنستا ہوا باہر نکلا

سب اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔

اسکی آواز باہر تک ارہی تھی وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اسنے ایک ایک نگاہ بھی

اٹھا کر سوہائے کی جانب نہیں دیکھا تھا

بہت اچھا فیصلہ کیا ہے میرے پوتے نے "اباجی تو خود بہت خوش تھے فرزانہ

کو بھی احساس ہونا چاہیے تھا کہ وہ اسکی ضد کے آگے زندگی نہیں ہار چکا۔

اباجی مطمئین سے ہو کر چلے گئے جبکہ فائق معاذ اور سعد سمیت آج شہروز

بھی ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر رہ گئے سوہائے بہارے بھی وہاں سے

چلی گئی۔

ایک شخص جس کی نگاہوں نے اسکے چہرے کا طواف کیا ہے ہر پل وہ آج اسکو ایک جھلک دیکھنے کا روادار نہیں تھا۔۔۔اسکا دل اور کس کس طرح کرچیوں میں بدلتا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شادی کے دن بلکل قریب اچکے تھے۔

نشرہ ایک بار بھی اپنے گھر نہیں گئی تھی جبکہ اپنے بھائی کی شادی کی خوشیوں کے بارے میں اسنے ہزاروں بار سوچا تھا کہ وہ اسکی خوشیوں کو کس طرح منائے گی۔

مگر اسکے برعکس ہوا تھا سب کچھ۔۔۔

وہ افسردہ تھی اور آج نڈھال بھی بس گھر کی تیاریاں ہی اتنی تھیں کہ اسے نہ وہاں جانے کا وقت ملا نہ صبح سے شہروز کو وقت دے پا رہی تھی جس پر وہ چیڑ رہا تھا اس سے۔۔ خیر وہ ہر وقت ہی اس سے چیڑا رہتا تھا۔

اگر تمھیں گھر کی ماسی بننے سے فرصت مل جائے تو میرا سوٹ نکال دو مجھے

"ڈنر پر جانا ہے

وہ اوپر سے ہی چیخا نشرہ جو نیچے نصرت کے ساتھ لڑکی دیکھنے جانے کا پلین بنا چکی تھی۔

ایکدم بھکلا کر اوپر بھاگی۔

جبکہ باقی سب نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"میری کافی کہاں ہے

خالی ہاتھ اسے آتا دیکھ وہ جھنجھلا کر غرایا

وہ میں وہ میں کچن میں بھول گئی میں ابھی لاتی ہوں

پاگل ہو تم" وہ بھڑکا

نشرہ جلدی سے نیچے بھاگتی ہوئی آئی کافی گرم گرم تھی اسنے جلدی سے اٹھائی اور ٹرے میں رکھ کر اوپر لے آئی۔

شہروز نے بھڑک کر کافی کا مگ اٹھایا اور عجلت میں اٹھانے کی وجہ سے مگ پھسل کر گرم کافی گیر گئ۔

ایکدم ایک نسوانی چیخ بلند ہوئی تھی

" آپ آپ کو لگی تو نہیں

شہروز آپ پر گیری تو نہیں ٹھیک ٹھیک ہی کہتے ہیں آپ میں۔۔میں پاگل ہی ہوں اگر آپ پر گیر جاتی تو "

آواز بھیگ گئ تھی اسکی۔۔

وہ شہروز کو دیکھ رہی تھی اسکے خشک ہاتھوں پر نشرہ کے سفید ہاتھ تھے جن پر کافی گیر گئ تھی مگر اسے فکر یہ تھی کہ شہروز پر تو نہیں گیر گی کافی گیرنے کی وجہ سے اسکے ہاتھ کی جلد سرخ ہو گئ تھی بلکل۔۔۔

اس سے پہلے کافی شہروز کے ہاتھ پر گیرتی اسنے جلدی سے مگ پکڑنا چاہا اور مگ پکڑنے کے چکر میں ساری کافی اسکے ہاتھ پر گیر گئ مگر اسے شہروز کی پرواہ

تھی حالانکہ غلطی اس سارے معاملے میں شہروز کی تھی اسنے پکڑی ہی اتنی لاپرواہی سے تھی کہ وہ اسپر گیرنے کے بجائے نشرہ پر گیر گئ۔

شہروز حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

"تمھارا ہاتھ جل گیا ہے

وہ جیسے اطلاع دے رہا تھا اسے کہ اسکا نہیں در حقیقت نشرہ کا ہاتھ جلا ہے نشرہ نے لاپرواہی سے اپنا ہاتھ دیکھا۔

" یہ تو ٹھیک ہو جائے گا تھوڑی سی ہی گیری ہے

اسنے کافی کی ٹرے سائیڈ پر رکھی اور جلدی سے ہاتھ دھو کر وہ جگہ صاف کرنے لگی شہروز کو صفائ کا بھی بہت وہم تھا۔ شہروز اب بھی وہیں کھڑا تھا۔ جیسے وہ بہت عجیب محسوس کر رہا ہو

" میں بلیک ڈنر سوٹ نکال دوں آپکا

اسنے مڑ کر پوچھا کیونکہ نشرہ کی پسند بھی تو شہروز کو پسند نہیں آتی تھی۔

" پہلے جا کر اپنے ہاتھ پر کچھ لگاؤ

ماتھے پر تیور لیے وہ بولا۔

مجھے نہیں لگی چوٹ "نشرہ اسے بتانے لگی۔

تمھارا ہاتھ جلا ہے "وہ چیڑ گیا۔

لیکن مجھے درد نہیں ہو رہا" نشرہ نے کہا وہ غصے میں اگیا

کیوں "گھور کر اسکی جانب دیکھا۔

نشرہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں ہلکی سی فکر کی رمک دیکھائی دے رہی تھی مگر اسنے یہ اپنا وہم ہی سمجھا کیوں کہ خوش فہم نہیں ہونا چاہتی تھی وہ کسی دن بھی۔

میرے دل پر بھی بہت زخم ہیں جب ان سے فرق نہیں پڑتا تو یہ تو بہت معمولی ہے"

نشرہ نے افسردگی سے کہا

" زیادہ فلسفہ نہ مارو

وہ ایکدم جھڑک کر بولا

" جاؤ لگاؤ اسپر کوئی چیز

وہ اسے باہر کی جانب اشارہ کرتا بولا جیسے اسپر بھی اسکی زبردستی ہو۔۔۔

نشرہ کچھ نہیں بولی باہر اگئی۔

جبکہ شہروز پیچھے اسکی پشت دیکھتا رہا۔

عجیب گھٹن سی ہوئی تھی اسے خود سے اسکے رویے سے جیسے اپنے اندر ہی گھٹن کا احساس بڑھ گیا ہو۔

مگر اسنے بہت جلد خود پر قابو پالیا تھا یہ سوچ کر کہ شاید عورتیں ہوتی ہی ایسی

" ہیں مردوں کی غلام

سر جھٹک کر اسنے اپنا سوٹ خود ہی نکالا اور فریش ہونے چلا گیا۔

نشرہ اوپر آئی تو وہ تیار تھا پرفیوم لگا رہا تھا نشرہ ایک لمحے کے لیے اسے دیکھتی رہی۔۔

وہ عام دنوں میں بھی بہت ہینڈسم لگتا تھا بس آج کچھ زیادہ لگ رہا تھا۔

شہروز پلٹا اور نگاہ ٹک ٹکی باندھے کھڑی دیکھتی نشرہ پر گی تو نشرہ شرمندہ سی ہو کر نگاہ جھکا گئ

اور آگے بڑھ کر اسنے اسکے جوتے اٹھا کر شہروز کے قدموں میں رکھ دیے۔

تو شہروز جیسے اسکو اندر ہی اندر اس بات سے روکنا چاہتا تھا مگر وہ۔۔۔

اسکے پاوں میں جوتے رکھ چکی تھی تبھی شہروز نے جوتے پہن لیے

"آپکو کچھ اور چاہیے

نشرہ سوال کرنے لگی

نہیں" اسنے انکار کر دیا

نصرت چچی کے ساتھ میں چلی جاؤ وہ کل ایک لڑکی دیکھنے جا رہیں ہیں ارتاش

" کے لیے

وہ وہ جھجھکنے لگی

تم فارغ ہو" شہروز نے اسکی جانب دیکھا الجھن سے بھرپور انداز تھا

ن۔۔۔ نہیں مگر وہ کہہ رہی تھیں تو مجھے انکار کرنا اچھا نہیں لگا" نشرہ نے بتایا

تووہ گھیرہ سانس بھر کر کھڑا ہو گیا ایک بار پھر آئینے میں خود کو دیکھا۔

"کل بتاؤ گا جانا ہے یہ نہیں

بے ساختگی میں اسکا گال تھپتھپا کر وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ نشرہ اپنے گال پر اسکی انگلیوں کے پوروں کا پہلا نرم لمس محسوس کر کے ششدر تھی۔

یہ ڈنر اسکے دوست نے دیا تھا بلایا تو نشرہ کو بھی تھا اس ڈنر پارٹی میں مگر شہروز نشرہ کو نہیں لایا تھا کیونکہ نشرہ کو وہ اپنے سٹینڈرڈ پر سمجھتا ہی نہیں تھا مگر یہاں سب کی بیگمات تھیں تو اسے احساس ہوا کہ یہ ٹیپیکل فنکشن تھا اور یہاں نشرہ اڈجسٹ ہو جاتی سب اپنی بیویوں کے ساتھ تھے تبھی وہ تنہا تھا اور کافی محسوس ہو رہی تھی اسے خود باخود یہ بات اور بہت جلد وہ پارٹی میں بور بھی ہو گیا ساڑھے دس بجے کے قریب اسنے اپنے دوست سے اجازت لینا چاہی

گلاس ایک طرف رکھ کرا بھی وہ آگے ہی بڑھا تھا کہ اچانک پارٹی میں ایک ہنگامہ سا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

تم اس عورت کے ساتھ کیا کر رہے تھے تمھاری اتنی جرت ہوئی کیسے اس کے ساتھ کھڑے ہونے کی"

وہ عورت اپنے شوہر سے پوری پارٹی کا لحاظ کیے بنا چلا کر بولی تھی جبکہ وہ آدمی ایکدم شرمندہ ہو گیا

میں کہتی ہوں جواب دو" اسنے اس آدمی کا گریبان جکڑ لیا

میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں تم مجھے دھوکا دے رہے تھے" وہ بدتہذیبی سے چلا رہی تھی جبکہ۔۔۔

وہ آدمی جو کافی خوش شکل لگا یہاں تک کہ وہ عورت بھی دیکھنے میں اچھی تھی مگر وہ اتنی اپیل نہیں لگ رہی تھی جتنی جہالت واضح کر رہی تھی

" وہ میری کولیک ہے

اس آدمی نے سب کے سامنے صفائی دی مگر اس عورت نے بنالحاظ کے اس آدمی کو مارنا شروع کر دیا اور ایکدم سب جیسے انکی جانب بڑھے

وہ بے یقین نظروں سے یہ سب دیکھ رہا تھا یہ اسکا سرکل تھا جو وہ بے حد کلاسی اور اپ ٹو ڈیٹ سمجھتا تھا پارٹی کا ایک ایک فرد اس مرد پر افسوس کر رہا تھا جو اس پاگل جاہل عورت سے خود کو بچا رہا تھا۔۔

اور جب وہ عورت نہ ہٹی تو یہ بے حد اپ ٹو ڈیٹ پارٹی بلکل جاہل لوگوں کی پارٹی میں بدل گئی اس آدمی نے بھی لحاظ نہیں کیا تھا

شہروزدنگ نظروں سے یہ تماشہ دیکھ رہا تھا اور وہ وہاں سے خود ہی باہر نکل گیا۔۔۔

دماغ میں صرف ایک ہی بات چل رہی تھی کہ آج کچھ دیر پہلے نشرہ کی فرمابرداری پر وہ اسکی غلامی کہہ رہا تھا اور سمجھ رہا تھا کہ ہر بیوی شوہر کی غلامی کرتی ہے

لیکن بلکل اسکے کچھ دیر بعد اسنے جو کچھ دیکھا تھا اس سے واضح تھا کہ ہر طرف حساب کتاب ایک سا نہیں۔

جن رشتوں میں احترام اور محبت ہوتا ہے لحاظ وہ ہی رشتے رکھتے ہیں اور اس وقت وہ بس اتنا سوچ رہا تھا کہ نشرہ کیا واقعی اس سے محبت کرتی ہے۔

تو جیسے آنکھوں میں گزشتہ ایک ایک پل اسکا جو اسنے نشرہ کے ساتھ گزارا تھا یاداشت میں آنے لگا تھا وہ اسی سوچوں میں گم تھا کہ سامنے سے ایک تیز گاڑی آئی جسے وہ دیکھ نہیں پایا اور جیسے ہی وہ گاڑی قریب آئی شہروز نے ٹرن لیا اور گاڑی سیدھا قریب درخت میں جا کر لگی تھی گاڑی کا بونٹ کھل گیا اور اسکا سر سٹیرنگ پر جا کر لگا تھا اسکی گاڑی کا سارا فرنٹ کا شیشہ ٹوٹ گیا تھا۔

ایک تیز دھماکے کی آواز نے ہلچل سی برپا کر دی تھی وہ گاڑی وہاں سے فرار ہو چکی تھی جبکہ وہ لمبی سڑک پر یوں ہی بے آسرا تھا۔

رات کے بارہ بج چکے تھے مگر شہروز گھر واپس نہیں لوٹا تھا نشرہ نے بہت انتظار کیا مگر جب ایک اور دو بھی بج گئے وہ فکر سے نیچے بھاگی تھی سب سے پہلے ارتاش کے روم میں اسنے زور سے دروازہ پیٹا وہ گھنٹہ ڈیڈ پہلے ہی واپس لوٹا تھا گھبرا کر اپنی شرٹ پہنتا جلدی سے اٹھا اور دروازہ کھولا

ارتاش تمھارے بھائی گھر نہیں لوٹے ہیں وہ وہ میرا دل گھبرا رہا ہے کیا ہوا ہے انکے ساتھ " نشرہ کا لہجہ کہتے کہتے ہی بھیگ گیا۔

ارتاش نے سر ہلایا اپنا سیل فون اٹھایا

کہاں گئے تھے ___ بھیا" وہ پوچھنے لگا

" معلوم نہیں وہ بس ڈنر کا کہہ کر نکلے تھے

نشرہ پریشانی بے چینی سے ادھر ادھر چل رہی تھی اپ پریشان نہ ہوں میں دیکھتا ہوں "

ارتاش سنجیدگی سے بولا اور جیسے ہی وہ تیزی سے باہر نکلا معاذ کی آواز پر رک گیا

کہاں جارہے ہو" وہ پوچھنے لگا اسکی تو عادت تھی رات رات بھر جاگ کر
وموویز دیکھنے کی اور وہ اپنی بیوی کی چوری کرنے نکلا تھا مگر جب وہ نکلا تو نشرہ اور
ارتاش کو دیکھ کر سوال کر دیا۔

اور ارتاش نے بتایا تو معاذ بھی وقت دیکھ کر پریشان ہو گیا وہ دونوں عجلت میں
نکلے

" پلیز مجھے بتاؤ تو سہی تم لوگ کہاں جارہے ہو
بھابھی مجھے بھائی کی لوکیشن ٹریپ کرنی ہو گی اور اس وقت جو ایجنسیز اوپن
ہوتی ہیں وہ اسطرح ورک نہیں کرتی اور نہ میں فلحال اتنی اونچی پوسٹ پر
"ہوں س کہ چٹکیوں میں یہ کام کروں پلیز آپ تھوڑا انتظار کر لیں

ارتاش نے تفصیلی بتایا اور وہ دونوں نکلے تو نشرہ کے دماغ میں پہلا خیال دارہ کا
آیا اور وہ بھاگی کمرے میں دارہ کو کالز کی اسنے چوتھی بیل پر اٹھالی کال اور نشرہ
کے رونے پر وہ جھٹکا کھا کر اٹھا تھا۔

نشرہ نے اسے ساری بات بتائی تو وہ عجلت میں اٹھارونے کی بات نہیں ہے

"میں ابھی بتاتا ہوں آپ روئے مت

اسنے کال بند کرنا چاہی۔۔

نہیں نہیں دارہ مجھے لگ رہا ہے کچھ غلط ہے کچھ غلط ہے میں مجھے نہیں لگ رہا کچھ ٹھیک ہے تم فون بند نہ کرنا

"میں خوف سے پاگل ہو جاؤں گی

وہ بچوں کیطرح ضد کرتی بولی۔

جبکہ دارہ نے گھیرہ سانس بھر کر دوسرا سیل فون اٹھایا اور دوسری طرف اسنے اپنے سورسیز کے استعمال سے وہیں بستر پر بیٹھے بیٹھے پتہ کر لیا کہ ہائ وے پر شہروز ہے۔

وہ اٹھا اور خود وہاں سے نکلا تھا۔

کیونکہ اب گڑبڑ کا احساس اسے خود بھی ہوا تھا امی کو بتائے بنا اسنے اپنے گارڈز کو کال کیا اور وہ گاڑی نکال کر ہائ وے کی جانب بڑھا

"دارہ وہ ٹھیک ہوں گے نہ

وہ چل رہی تھی مسلسل بے چینی سے اگر آپ فون بند کر دیں تو میں زیادہ

"جلدی ان تک پہنچ جاؤ گا یار

وہ پریشانی سے بولا خود ڈرائیو کر رہا تھا اور مشکل ہو رہی تھی۔۔

" نہیں نہیں فون مت بند کرنا

وہ بولی تو دارہ نے مزید بات نہیں کی اسکے دوسرے سیل پر معاذ کی کال آنے لگی شاید ان لوگوں نے بھی دارہ کی ہیلپ لینی چاہی تھی دارہ نے انھیں لوکیشن سینڈ کر کر وہاں پہنچنے کا کہا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا۔

وہ ہائی وے پر پہنچے تو وہاں شہروز کی گاڑی چکنہ چوریوں ہی کھڑی تھی چند لوگ کھڑے تھے وہ ایکدم سب چھوڑ کر باہر بھاگا۔۔

شہروز بھائی" وہ چلایا۔

اور گاڑی کا دروازہ کھولا

شہروز کے سر سے خون نکل رہا تھا جبکہ اسکے ایک گال میں کانچ کا شیشہ گھپ گیا تھا

اسنے اور گارڈز نے مل کر شہروز کو باہر نکال تبھی وہاں ارتاش اور معاذ بھی پہنچ گئے وہ دونوں بھی اندھا دھند بھاگے تھے بھیا" دونوں چیخے اسکی حالت دیکھ کر رنگ ہی اڑ گئے۔

ہاسپیٹل کی جانب گاڑی بھگاؤ تم ارتاش شہروز بھائی کی گاڑی میں بیٹھو میں اور " معاذ پیچھے آتے ہیں اور کسی پرائیویٹ ہاسپیٹل کا رخ کرنا

دارہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھتے چیخا۔

" دارہ

نشرہ کی کی آواز بار بار ابھر رہی تھی

آپی شہروز بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے میں ہاسپیٹل لے جا رہا ہوں جلدی نکلو

"ارتاش خون بہت بہہ گیا ہے

اسنے بات کاٹ کر ارتاش کو کہا جو خود کسی کو کال ملا رہا تھا معاذ گاڑی نکال چکا تھا دارہ بیٹھا جبکہ کال بند کر کے وہ بھی ہاسپیٹل کی جانب بڑھ گیا اسکے ہاتھوں پر شہروز کا خون تھا

دوسری طرف نشرہ کی چیخوں نے گھر کے ایک ایک فرد کو جگا دیا تھا۔

اسکے سر پر چوٹ آئی تھی کافی گھیرہ زخم تھا چہرے پر ٹانکے لگے تھے ہاتھ پاؤں پر بھی چوٹیں لگی تھیں وہ اس وقت انڈر ابزرویشن میں تھا۔

دارہ نے اسے بیسٹ ٹریٹمنٹ دلوائی تھی۔

ہر چیز کی سہولت بہترین ڈاکٹر اور بہترین میڈیسنز کے ساتھ اسکا علاج کروا رہا تھا جبکہ رفتہ رفتہ یہاں سب بھر گئے تھے سعد بلال کے ساتھ انعام فیضان افنان اور احمد بھی وہاں موجود تھے۔

سب شہروز کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے دارہ ان سب سے الگ کھڑا تھا ڈاکٹرز نرسز اور باقی عملہ اسے ہاتھوں ہاتھ لے رہا تھا اسے بہت عزت دے رہا تھا آخر کو وہ ایک بہت بڑا افسر تھا اور اسکے کئی انٹرویوز بھی ٹی وی چینل پر آئے ہوئے تھے اور سب سے اہم وہ یہاں اپنا کارڈ دیکھا چکا تھا۔

جس کی وجہ سے مزید اسکو پروٹوکول دی جا رہی تھی سب یہ دیکھ رہے تھے وہ اباجی کو نہیں لائے تھے جب کہ وہ سب کو کال کر کر کے پوچھ رہے تھے۔

ڈاکٹر نے طویل انتظار کے بعد شہروز کے ہوش میں آنے کا بتایا تو دارہ ہی تھا جو سب سے پہلے ان سب کے جانے سے پہلے اندر گھس گیا فقت اپنی بہن کی وجہ سے کیونکہ نشرہ ایک لمحے کے لیے بھی فون بند نہیں کر رہی تھی اور باقی کوئی اسے یہاں اندر نہیں آیا تھا

اب آپ ٹھیک ہیں" وہ بولا وہ لوگ بھی اگئے

شہروز نے انکھوں کے اشارے سے بتایا کہ ہاں۔

" گریٹ۔۔ کہیں پین تو نہیں ہو رہا

وہ پھر سے پوچھنے لگا۔

ایکسیڈینٹ سیریس تھا بس اللہ تعالیٰ کا کرم تھا یہ اب آپ ریسٹ کریں میں

" چلتا ہوں

اسنے سب کو کہا اور پلٹنے لگا کہ اسکے قدم رک گئے

شہروز کے زخمی ہاتھ نے اسکی انگلی کو پکڑا تھا۔

دارہ حیرانگی سے پکڑا سب چپ چاپ دیکھ رہے تھے یہ سب۔۔

شہروز نے اسے آنکھ کے اشارے سے جھکنے کے لیے کہا۔

دارہ جھکا

تھنکیو" وہ بے حد آہستگی سے بولا تھا

دارہ کے لیے یہ شاکینگ ہی تھا مگر نہ جانے کیوں اس سیریس سچویشن پر

اسے ہنسی آگئی۔

" بھائی ہیں آپ میرے

اسنے اسکا شانا مسکرا کر سہلایا اور وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ وہ سب اسکی اچھائی کے پیچھے سے گرویدہ ہو گئے تھے اور شاید وہاں کھڑا ایک ایک شخص یہ چاہتا تھا کہ دارہ جیسے انسان سے واقعی انکا خاندان جڑنا چاہیے۔

پورے تین دن لگے تھے اور ان تین دنوں میں گھر کی خواتین پاگل سی ہو رہیں تھیں وہ تین دن بعد اپنے قدموں پر گھر واپس لوٹا تو اسکے چاہنے والوں کی تعداد کھڑی تھی ابا جی نے آگے بڑھ کر اسے سینے میں جکڑ لیا۔

" یار تم جان ہی نکال دی تم نے تو۔

وہ اسکی پیشانی چوم کر بولے۔

شہروز کے چہرے پر شدید شرمندگی تھی۔

کہ وہ ان سے کتنی بدتہذیبی سے پیش آتا تھا اور وہ کس طرح اس سے محبت کرتے تھے پھر رابعہ اسکے گلے ملی تو شہروز کو ہی اسے سنبھالنا پڑا

امی میں ٹھیک ہوں گی" وہ بولا ہلکا سا مسکرا دیا۔

باری باری سب ملے تھے۔

اور پہلی بار اسکی نظروں نے نشرہ کو تلاشہ جو اسے نظر نہیں آئی مایوسی سے نگاہیں پلٹ آئیں

بھیا کو ریسٹ کی ضرورت ہے اور ویسے بھی کل مہندی کا فنکشن ہے انھیں

" جلد صحت یاب ہونا ہو گا

معاذ بولا تو سب بھیگی نظروں سے مسکرا دیے۔

وہ چاروں اسے اوپر چھوڑنے کے لیے آئے تھے جہاں نشرہ بھی موجود تھی بس وہ اسے دیکھ کر اپنے آنسو نہیں روک پائی۔

اور دور کھڑی بچوں کیطرح رو دی۔

شہروز نے اسکی جانب دیکھا معاذ ارتاش بلال فائق یہاں تک کے سعد نے بھی دل سے دعا کی تھی کہ شہروز کا دل اس معصوم سی لڑکی کے لیے نرم ہو

جائے اور یہ معجزہ۔۔وہ لوگ نہیں جانتے تھے انھوں نے اپنی آنکھوں سے ابھی دیکھنا تھا

شہروز نے خود کو چھڑوایا اور وہ اسکے کی جانب بڑھا۔

اور نشرہ کے گرد اپنے دونوں بازوں کا حصار باندھ لیا۔

ان چاروں کا منہ کھل گیا

" مارا نہیں ہوں ایسے مت رو

وہ بولا

کیسی باتیں کر رہے ہیں" نشرہ نے پریشانی سے سر اٹھایا۔

جبکہ شہروز کو شاید علم تھا باخوبی کہ وہ چاروں پیچھے ہی کھڑے ہیں

اب تم لوگ دفع ہو گے یہ تم لوگوں نے ایموشنل اور رومنٹک فیلم بیقوقت دیکھنی ہے"

وہ گھور کر بولا تو وہ چاروں سٹپٹا ہی گئے نشرہ شرمندگی سے الگ ہونے لگی مگر شہروز نے اسے الگ ہونے نہیں دیا وہ لوگ جلدی جلدی فرار ہو گئے۔

شہروز نے اسکی جانب دیکھا جواب حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی وہ۔

مسکرا رہا تھا۔

نشرہ کو یقین نہیں آیا سر پر چوٹ لگنے سے بھیا کی یاداشت لوٹ آئی ہے مجھے

"لگتا ہے ہمیں مٹھائی بانٹنی چاہیے

ان چاروں کے قہقہے تھے جن میں بلال کا محسوس نہیں ہوا تھا۔

نشرہ اس سے جدا ہو گئی۔

"آپ ریسٹ کریں

وہ جانتی تھی وہ خود کو کسی خوش فہمی کا شکار کرنا نہیں چاہتی تھی وہ تبھی الگ ہو گئی تھی اس سے۔۔۔

تبھی رابعہ ہلدی دودھ لے کر آئی تو شہروز لیٹ گیا

اور وہ نشرہ کو دیکھنے لگا جو روم سے باہر نکل گئی رابعہ کے آتے ہی۔

ہاں اسے کیسے یقین آتا ایکدم اسکی نرمی حیرانگی ہی تو تھی اسکے لئے۔۔۔

شہروز کا سب ہی بہت خیال رکھ رہے تھے اور نشرہ بھی بہت رکھ رہی تھی مگر وہ اسکے پاس کم ہی ارہی تھی جبکہ شہروز بار بار یہ چاہتا تھا کہ وہ اسکے ارد گرد رہے مگر موقع بھی نہیں مل رہا تھا اور نہ ہی شاید آج جب اسکی چاہت تھی کوئی موقع دے رہا تھا۔

گزشتہ دن اسکی زندگی کا ایسا دن تھا جس نے اسکو بہت کچھ باور کرایا تھا۔ نشرہ کے ہاتھ پر چائے گیرنے سے لے کر اسکا اسے نظر بھر بھر کر دیکھنا اور اس عورت کا شوہر سے لڑنا پھر مارنا شہروز کے دماغ میں ہلچل سی مچا گیا تھا۔ وہ جو عورت کو غلامی کی جگہ پر سمجھ رہا تھا تو فوراً ہی اسنے دیکھ لیا کہ ہر عورت غلامی نہیں کرتی کچھ مردوں کی عزتیں یوں بھرے چھورائے پر اچھال دیتی ہیں۔

گاڑی چلاتے ہوئے بس اسے اسی بات کا احساس تھا کہ اسکی بیوی ایسی نہیں ہے ہاں اس وقت وہ اسے اپنا سمجھ کر سوچ رہا تھا

پھر گھر لوٹنے پر وہ بے تابی سے اسکو دیکھنے کا جب خواہشمند ہوا تھا اور جب وہ ... مل گئی تو دل میں اٹھنے والے سکون کو اسنے شدت سے محسوس کیا

یہ وہ اس لمحے جب اسکی گاڑی ٹکرائی اور وہ ہوش گواہ رہا تھا

تو ڈر گیا تھا۔

یہ اس لمحے آنکھوں کے آگے آنے والے اس معصوم چہرے کا خیال آیا تھا جسے اسکے علاؤہ کسی بات کی پرواہ نہیں تھی۔

وہ اس وقت سے شرمندگی کا شکار تھا اور اسنے آج دل کو جھٹکا نہیں تھا نہ ہی یہ سمجھا کہ یہ سب کچھ جو نشرہ اسکے لیے کر رہی ہے یہ شہروز کا حق اور نشرہ کا فرض ہے۔

وہ نہیں جانتا تھا اسکا دل بدل رہا ہے یہ اسے دنیا میں دیکھ کر فرق سمجھ اگیا تھا

۔

وہ بستر پر لیٹا خواہشمند تھا وہ کمرے میں آئے مگر ایک ہنگامہ آرائ تھی گھر میں اور نشرہ تو بہت ہی اہم تھی آج وہ دوسری نظر سے دیکھ رہا تھا سب کچھ جب وہ بہت دیر بعد بھی نہیں آئ تو وہ نکل کر باہر اگیا اوپر سے کھڑا وہ نیچے دیکھنے لگا سارا گھر مہندی کے حساب سے سجا ہوا تھا جن دو لڑکیوں کی مہندی تھی وہ غائب تھیں باقی سب ہنستے مسکراتے نظر ارہے تھے۔

بلال دیکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن ارتاش بھی وہاں موجود تھا۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا اور کچن کی جانب دیکھا یہاں سے اندر کا تو کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔

وہ ابھی پیچھے ہٹتا کہ نشرہ چائے کی ٹرے بھر کر لے آئ۔

معاذ ارتاش فائق اور سعد کو کپ دینے کے بعد وہاں جو لڑکے تھے انھیں بھی دینے لگی

بھابھی یہ پھول آپکے لیے ہے آپ نے آج پھول لگانے ہیں" سعد نے ایک پھول تھال سے اٹھا کر اسکی جانب بڑھایا اسنے مسکرا کر پکڑ لیا۔۔۔

" ویسے بھابی آپکی شاپینگ ہو گئی تھی کیا پہنیں گی آج آپ

معاذ نے پوچھا کیونکہ وہ وریشہ کے لیے بہت ہی خوبصورت لباس لے کر آیا

تھا اور موقع ملتے ہی اسے دینے والا تھا۔

نشرہ مسکرادی۔

"میرے پاس بہت سارے کپڑے ہیں کچھ بھی پہن لوں گی

اسنے کہا تو وہ چاروں اسکی جانب دیکھنے لگے۔

نشرہ مزید وہاں کھڑی نہیں ہوئی۔

شہروز کو واقعی جھٹکا لگا تھا۔

اس سے پہلے تو اسے ہوش بھی نہیں تھا وہ پلٹ گیا۔

دارہ کیا مقصد ہے اس بات کا۔" امی غصے سے بولیں تھیں

میں کیا کر سکتا ہوں" وہ لاپرواہی سے شانے آچکا گیا

تمھیں پہلے سے پتہ تھا نہ کیوں تم مجھے پاگل کر رہے ہو بہن کا سسرال بھی ہے وہ" امی نے غصے سے کہا۔

" پتہ ہے مجھے مگر بات صاف ہے پانچ دن میں ایو لیبل نہیں ہوں تو نکاح کیسے کرو گے"

وہ بھڑ کیں۔

نکاح فون پر بھی ہو سکتا ہے" وہ مسکرایا۔

دارہ جان بوجھ کر کر رہے ہو نہ یہ سب تم وہ بچی کیا سوچے گی تمھارے بارے میں اسکی کوئی عزت ہے بھی یہ نہیں اسکا دل کیسے ٹوٹے گا جب اسکے ساتھ اسکی بہن کا دولہا تو ہو گا مگر اسکا دولہا پنڈی میں بیٹھا ہو گا" امی نے غصے سے کہتے اسکے کپڑے پھینکے بیڈ پر۔۔

پہلی بات وہ بچی میرے بارے میں کیا سوچتی ہے اس تھپڑ نے بتا ہی دیا ہو گا آپکو اور اسکی اسنے جتنی عزت مجھے دی ہے میں اس سے زیادہ ہی دے رہا ہوں اسے اور سب سے اہم میں وہ تھپڑ بھولا نہیں کوں تو جتنے لیول پر میں

اسے رکھ رہا ہوں اسے اتنے پر ہی رہنا چاہیے بڑی بات ہے کہ اب بھی اسے

" اپنے نکاح میں لے رہا ہوں

" اور جو تم نے مارا تھا تھپڑ اسکے بارے میں کیا خیال ہے

امی نے گویا یاد دلایا ہلکہ اپنا بدلا وہیں پورا کر کے آئے تھے تم۔

وہ ایکدم کاری ایکشن تھا مائے مام خیر فلحال بحث کا وقت نہیں ہے مجھے ابھی

" گھنٹے میں نکلنا ہے

" دارہ تم مجھے بے عزت کر رہے ہو میں ان لوگوں کو کیا جواب دوں گی

امی پریشانی سے بولی۔

کہہ دینا آپکا بیٹا آپکے قابو کا نہیں ہے " وہ شانے آچکا کر ہنسا۔۔۔

" مجھے پتہ ہے یہ سب جان بوجھ رک کر رہے ہو تم

دارہ نے جواب نہیں دیا

آج اسکی مہندی تھی ان لوگوں کو وہاں جانا تھا اور آج ہی وہ پنڈی جا رہا تھا اپنی ایک اہم میٹنگ کے لیے اب اسنے یہ جان بوجھ کر کیا تھا یہ بائے چانس ہوا تھا کوئ نہیں جانتا تھا اسکے علاوہ۔۔۔

جبکہ وہ ایسے مطمئین تھا جیسے جو بھی ہو رہا ہو بلکل درست ہو۔

امی البتہ پریشان تھیں انھوں نے جب دارہ کو اپنے قابو میں آتے نہیں دیکھا تو نشرہ کو تھک ہار کر کال کر دی۔

ساری بات بتائی تو نشرہ تو ڈر ہی گئ

امی شہروز مجھے جان سے مار دیں گے پلیز آپ اسے روکیں ابھی جانا ضروری ہے اسکا"

نشرہ کی فکر مند آواز پر امی نے سر تھام لیا

آپ آپی سے کہیں میں ارہا ہوں آپکو لینے اتنی بھی کیا بیگانگی اکلوتے بھائ کی شادی میں مجال ہے ایک دن بھی آئیں ہوں"

وہ سکون سے کافی پیتا بولا

" اس سے تو کہیں بات نہ کرے یہ مجھ سے اگر یہ پنڈی گیا

دارہ ہنس دیا۔

کیوں آپکی نند کو برا لگے گا" وہ مزے سے بولا۔

دارہ مذاق کا وقت نہیں ہے بہن کے بارے میں ہی سوچ لو" امی نے اسے

بلیک میل کرنا چاہا۔

" یار میری نوکری کا سوال ہے میں کچھ نہیں کر سکتا

وہ شانے اچکا گیا

میں اسکے کان کھینچتی ہوں اچھے سے اکر" ایکدم نشرہ کی غصیلی آواز آئی

" بھئی واہ چلیں میں لینے آتا ہوں

وہ اٹھا

" نہیں کوئی ضرورت نہیں میرے گھر میں اور بھی لوگ ہیں

وہ غصے میں لگی۔

میں اپنی ہونے والی بیوی کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں آپکو کیا ہے" وہ اترا کر بولا

تو ساری نظریں رات میں ڈال لینا

"آپی شرم کریں کسی باتیں کر رہیں ہیں

وہ بولا جبکہ محظوظ بھی ہوا۔

پتہ ہے مجھے اتنے تم میسنے ہو" وہ بھڑک کر فون بند کر گئیں۔

" جبکہ دارہ اٹھا میں لے کر آتا ہوں

وہ مسکراتا ہوا بولا

" بہت ڈھیٹ ہو تم دارہ

تھنکیو اماں جان" وہ آنکھ دبا کر نکل گیا

کاش تمھارے ابو ہوتے آج تو تمھیں میں پیٹواتی" وہ بھڑک کر اٹھیں۔

دارہ نے شانے اچکائے اور گاڑی میں سوار ہوا گارڈز کو ساتھ چلنے سے روک دیا تھا سیگریٹ جلائے اور لبوں میں دبالی۔۔۔

فلائیٹ پر جانے کے لیے وہ ریڈی تھا۔

بلیک کرتا شلوار میں تھا وہ وہاں سے نکلا اور راستے میں سے کچھ سامان لیا وہ ہمیشہ نشرہ کے گھر کچھ نہ کچھ لے کر ہی جاتا تھا

اور جب وہ وہاں پہنچا تو دروازے پر ہی فائق مل گیا انکا پورا گھر آج خوشبوں سے مہک رہا تھا پھول اور روشنیوں کی جگمگاہٹ کافی خوبصورت لگ رہی تھی

دولہے کا سہرا سوہنا لگتا ہے۔۔

" دولہن کا تو دل دیوانہ لگتا ہے

فائق جو پھول لگوا رہا تھا اچانک اسے گاڑی سے اترتا دیکھ کر پھولوں کی لڑی لے کر ناچتا ہوا اسکی جانب بڑھا اور اسکے گلے میں گیندے کے پھول ڈال دیے۔

دارہ نے اپنی گاگلز اتارے اور اسکی بکواس حرکت پر بس مسکرا دیا۔

کس لیے آئے ہو دولہا میاں شرم ورم بھگادی کیا جو منہ اٹھا کر سسرال پہنچ گئے "فائق نے گھورا۔

سعد بھی اگیا۔

رہا نہیں گیا دارہ بھائی سے "سعد نے دانت نکالے

ایسی بھی پری نہیں وہ "اسنے سوچا۔

" نشرہ آپی کو بلاؤ انھیں لینے آیا ہوں

ارے ارے آپ اندر قدم رکھیں ورنہ ابا جی ہماری گردنوں پر جوتیوں سے نشان بنادیں گے"

سعد اور فائق اسے لے کر اندر اگئے نشرہ سامنے ہی کھڑی تھی دارہ اسے دیکھ دیکھ کر مسکرایا جبکہ اسنے ناراضگی سے منہ موڑ لیا اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا تھا۔ سب اگئے تھے اور اوپر بھی یہ خبر پہنچ گئی تھی کہ دارہ نیچے آیا ہوا ہے اور سوہائے اور عینی نے بہارے کو روک دیا تھا کہ تم تو نیچے نہ ہی جانا۔

بہارے اس شادی سے ہی خوش نہیں تھی کجا کے اب اسے دیکھنے جاتی اسنے سر جھٹکا

دوسری طرف دارہ کے گارڈز نے بہارے کا جوڑا اور شگن کا سامان بھی لاونج میں رکھ دیا

وہ سب یہ دیکھ کر ہی بہت خوش ہوئے تھے دارہ البتہ لاپرواہ ہی تھا اس سب سے اسنے کسی کو بتایا نہیں تھا وہ خود ہی لے آیا تھا۔

بھئی پہلا دولہا ہے جو اپنی بیوی کی چیزیں لے کر خود آرہا ہے "ارتاش نے مسکرا کر کہا تو دارہ نے شانے آچکائے

جب میری بہن کو قید کر کے رکھ لو گے تو ایسا ہی ہو گا۔" وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے اور سب مسکرا دیے۔

بیٹھو بیٹھو۔" ان سب نے اسے کہا

نہیں تھنکیو میں بیٹھنے نہیں آیا میں آپی کو لینے آیا ہوں اگر شہروز بھائی اجازت دیں تو اچھلی امی اکیلی ہیں "

وہ بولا۔۔۔

ہاں دیکھو ہمیں تو خیال ہی نہیں رہا انکا اپنی ہی تیاریوں میں لگے رہے۔" رابعہ نے افسوس سے کہا نشرہ بھی وہاں اگئ۔

دارہ نے نشرہ کی جانب دیکھا وہ خفا تھی خود ہی اٹھ کر وہ اس سے ملا وہ اپنی ہنسی روک رہا تھا۔

نشرہ کا خون جل رہا تھا۔

بہت میسنے ہو تم دارہ جیسے ان سب کو دیکھ رہے ہو نہ مجھے پتہ ہے ویسے بلکل بھی نہیں ہو" نشرہ آہستگی سے اسے گھورتی ہوئی بولی۔۔۔

" فلحال تو آپکا سسرال آپکے بھائ سے ایمپریس نظر آرہا ہے

وہ بھی آہستگی سے اسکے کان میں بولا جبکہ نشرہ نے نفی میں سر ہلایا اور دارہ ایک آنکھ دبا گیا۔

وہاں غیر متوقع طور پر شہروز بھی اگیا دارہ خود اٹھ کر اس سے ملا تھا شہروز کو شرمندگی ہوئ اسنے ہر وقت اس سے ضد لڑائ باندھ کر رکھی اور اتنا سب

ہونے کے باوجود بھی آج وہ اسے عزت دے رہا تھا کیسے ہی آپ کی طبعیت

"صحت ٹھیک ہے

وہ بولا شہروز نے سر ہلا دیا۔

خیریت سے آئے ہو" شہروز نے پوچھا

جی وہ بس اگر آپ اجازت دیں تو آپی کو لے جاؤں امی کو کام میں ہیلپ

چاہیے" وہ بولا تو شہروز خاموش ہو گیا

اسکی خاموشی پر ایکدم سب بے چین ہو گئے اگر وہ پھر سے اسے ویسا ہی

جواب دیتا تو شاہد آج بہت برا ہوتا۔

دارہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا

"ہاں لے جاؤ آنٹی کی ہیلپ کرا دے گی خود خیال رکھنا چاہیے تھا نہ

وہ نشرہ کی جانب دیکھ کر بولا اور سب شاکڈ رہ گئے۔

دارہ مسکرا دیا دل سے وہ ایکدم خوش ہوا تھا شہروز کے رویے پر۔

"چلتا ہوں پھر

وہ اٹھ گیا جبکہ وہ سب اسے روکتے رہے مگر وہ نفی میں سر ہلاتا باہر نکل گیا نشرہ بھی اسکے ساتھ ہی نکلی تھی البتہ وہ حیرانگی تھی کہ اسنے کیسے اجازت دے دی لیکن وہ پھر بھی چلی گئی اور وہ گاڑی میں بیٹھنے لگا تبھی اسکی نگاہ اوپر اٹھی اور اوپر بہارے پر گئی وہ بلکنی میں کھڑی تھی اپنی بھڑکی ہوئی نظروں سے نیچے ہی دیکھ رہی تھی دارہ چند لمحے دیکھتا رہا اور پھر بہن کے بیٹھتے ہی گاڑی زن سے لے گیا بہارے کا رویہ نشرہ کے ساتھ اب بھی بدلہ نہیں تھا۔

مہندی کے فنکشن کے لیے سب ریڈی تھے سوہائے اور بہارے تیار تھیں شگن کے جوڑوں میں بے حد حسین لگ رہیں تھیں۔

بلال تو گھر سے ہی غائب تھا

جبکہ ارتاش کو محسوس ہو رہا تھا یہ اسکے اعصابوں کی جنگ ہے اور وہ انھیں بہت سنبھال کر چل رہا ہے نصرت نے اسے بہت پیار کیا تھا آج کے دن مگر

وہ انھیں کسی بھی تکلیف سے دوچار نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی اسنے ریسپونس نہیں دیا تھا وہ باہر نکل گیا وہ کام میں مصروف رہ کر اس سے دور رہ کر خود کو صرف آزما رہا تھا مگر آج جیسے ہی نگاہ اسپر گئی اندر جیسے ٹوٹ ہی گیا سب اسے اسکے لیے تیار ہونا تھا اسے اسکے لیے سجنا سنورنا تھا۔

لیکن نہیں اسکے ساتھ بیٹھا اہشام اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ اسکی نہیں اسنے گھیرے سانس بھرے مگر سینے میں سانس ہی کہیں اٹک گیا تھا۔۔

سوہائے کو مہندی لگائی جا رہی تھی اہتشام نے اسکے چہرے پر مہندی لگائی وہ سجی سنوری پلکیں جھکائے بیٹھی تھی جبکہ ارتاش کا سر درد کرنے لگا وہ وہاں سے ہی باہر نکل گیا۔

اسنے باہر نکل کر سیگریٹ سلگائی اور وہ وہیں کھڑا ہو گیا۔

فائق اور معاذ اسکے پاس آئے تھے

"تمھیں کب سے ڈھونڈ رہے ہیں یار

وہ بولے جبکہ ارتاش کی سرخ آنکھیں دیکھ کر وہ دونوں چپ ہی رہ گئے۔

دونوں کو اسکے دل کی کیفیت کا بہت احساس تھا معاذ نے اسے گلے لگا لیا

ارتاش کچھ نہیں بولا

سوری یار" وہ بولا مگر ارتاش پھر بھی کچھ نہیں بولا۔

جاؤ اندر" اسنے بس بے گانگی سے اتنا ہی کہا۔

وہ دونوں اسکو اکیلا چھوڑ کر ہٹ گئے۔

دوسری طرف بہارے کی مہندی آئی تو صرف نشرہ اور اسکی والدہ کو دیکھ کر سب تھوڑا حیران ہوئے۔

جبکہ اسکی امی نے شرمندگی سے سب کو دارہ کی اہم میٹنگ کے بارے میں بتایا بہارے کا خون ہی کلس گیا

وہ ایکدم کھڑی ہوئی۔

جبکہ سوہا نظے نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

اسنے مجھے بے عزت کیا ہے سوہائے" اسکی آنکھیں بھیگ گئیں

" پلیز فلحال تم یہیں بیٹھو بہت لوگ ہیں بہارے

نہیں اسکی جرت کیسے ہوئی اسنے مجھے جان بوجھ کر سب کے سامنے بے عزت

"کیا ہے اور یہ سب ان کی وجہ سے ہو رہا ہے

وہ نشرہ پر بگڑی نشرہ شرمندہ ہو گئی

اسے واقعی میٹنگ کی وجہ سے جانا پڑا ہے بہارے۔۔

"بس کریں آپ آپکا بھائی پر پردے تو ڈالیں لے گی

وہ بھڑک کر بولی۔

جبکہ نشرہ ایکدم چپ ہو گئی یہ تو عام بات تھی جس کا دل کرتا تھا اسکو بے

عزت کر دیتا تھا۔

بہارے "شہروز کی سخت آواز پر وہ جو سنا رہی تھی ایکدم چپ ہو گئی

"اب میں نہ دیکھو تمھیں بولتے ہوئے

وہ گھور کر بولا اور بہارے کی زبردستی مہندی کی رسم کی گئی تھی وہ مٹھیاں

بھینچتی بیٹھی تھی۔

بے حد غصے میں۔

فنکشن کے اختتام سے پہلے ہی وہ خود اٹھ کر چلی گئ
جبکہ سوہائے کو بھی وریشہ لے گئ تھی۔

وریشہ بہت بار معاذ کے پاس سے گزری تھی مگر معاذ نے اسکی جانب نہیں دیکھا کیونکہ اسنے بہت بار اسکے پاس پیغام بھیجا تھا مگر فرزانہ کی نگاہیں جو سارا دن اسپر لگیں ہوئیں تھیں اس وجہ سے وہ بلکل بھی اسکے پاس نہیں جا پائ تھی جبکہ دل میں خواہش تھی اسکی بات سننے کی۔

معاذ کی قربت اسکی توجہ اور احساس نے وریشہ کے دل میں بھی اسکے نام کی ہلچل سی مچادی تھی۔

اسنے اسکی بات نہیں سنی تھی تبھی معاذ کا رویہ بہت سخت تھا وہ اسکی جانب آنکھ اٹھانے کے لیے تیار نہیں تھا۔

ساری باتیں ایک طرف اسنے یہاں ایک بات محسوس کی تھی کہ یہاں سب لڑکے بے حد اکڑے ہوئے تھے۔

وہ افسردہ تھی کمرے میں چلی گئ۔

دوسری طرف رامین بیٹے کے نہ آنے پر پریشان تھی جبکہ احمد نے رامین پر سختی کی ہوئ تھی کہ وہ اپنے بیٹے کو سمجھائے فائق نے بھی اسے بہت سمجھایا مگر وہ جا چکا تھا۔

کسی کی بھی سنے بنا ہی۔

شہروز بیٹے میں معافی چاہتی ہوں بس دارہ کا کام۔۔۔

آپ ایسے کہہ کر شرمندہ نہ کریں مجھے "شہروز ایکدم بولا تھا

نشرہ نے شہروز کی جانب دیکھا۔

ہاں ممکن ہے اسکا اہم کام ہو سکتا ہے آپ فکر مت کریں میں باقی کام سنبھال لوں گا آپکے "وہ بولا تو امی کی آنکھیں بھیگ گئیں

وہ بے ساختہ رو پڑیں نشرہ کیطرف دیکھ کر۔

بیٹا میری بچی کو بہت کم خوشیاں ملی ہیں میری گزارش ہے تم۔۔۔۔۔

"آپ پلیز مت کریں ایسی باتیں اپنی غلطیوں کا احساس مجھے پہلے ہی ہو چکا ہے

نشرہ بے یقین تھی۔

اور نہ جانے اسے کیا ہوا ایکدم لہرا کر زمین بوس ہو گئ۔

نشرہ "شہروز فورا اسکو سنبھال چکا تھا مگر وہ ہوش میں نہیں آئ۔

وہ اسے اندر لے کر آیا۔

اور اسے صوفے پر لیٹا دیا۔

کھایا بھی تو نہیں اسنے بے بی پی لو ہو گیا ہو گا رابعہ بولی۔

"ڈاکٹر کو بلا لو بچی زرد ہو گئ ہے

ابا جی اب کے غصے سے بولے۔

ڈاکٹر کو فائق نے کال کر دی دس منٹ شہروز کے لیے ایک طویل انتظار تھا

اور جب ڈاکٹر نے خوشخبری سنائی تو جیسے خوشیوں میں اضافہ ہو گیا

رابعہ نے تو آگے بڑھ کر بیٹے کا چہرہ ہی چوم لیا

گھر میں سب بہت خوش تھے یہ خبر آگ کیطرح پھیلی تھی۔

اباجی نے شہروز کو پکڑ کر کہا۔

اب اگر نشرہ کو کوئی تکلیف دی تو ہاتھ پکڑ کر باہر پھینک دوں گا تمھیں۔

پر دادا بننے والا ہوں میں "انکی خوشی انکے چہرے سے پھوٹ رہی تھی شہروز مسکرا دیا نشرہ کا بہت سارا خیال رکھنا اور پرو پر چیکپ کا کہہ کر ڈاکٹر چلی گئیں۔

جبکہ تھوڑی ہی دیر میں نشرہ بھی ہوش میں اگئ اور جب سنا تو سب کے سامنے اسکا چہرہ لال سرخ ہو گیا۔

سب نے اسے پیار کیا تھا اسکی نگاہیں نہیں اٹھ سکیں تھی

ایک عجیب سی خوشی دل میں امڈ رہی تھی کیا اسکا بچہ اتنا خوش نصیب تھا کہ شہروز بدل رہا تھا

اسکی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں مگر سب کے خوشی سے تمتمانے چہروں کی وجہ سے وہ آنسوں چھپا گئ۔

جب امی جانے لگی تو اسنے انکے ساتھ جانے کی بات کی۔۔

شہروز چپ ہو گیا

نشرہ نے اباجی سے پوچھا تو انھوں نے اسکی خوشی کے لیے اجازت دے دی۔

کیونکہ وہ تو خود نہیں چاہتے تھے اب وہ جائے مگر اسکی خوشی کے لیے خاموش ہو گئے۔

بارات کا فنکشن اگلے دن ہی تھا۔

صبح سے ہی سب کاموں میں مصروف تھے امی کا دم نکل رہا تھا دارہ کو بار بار فون کر رہیں تھیں مگر اسکے کان پر جوں بھی نہیں رینگ رہی تھی آخر وہ کیا کرتیں نشرہ خود بھی پریشان تھی۔

وہ چائے بنانے کچن میں گئی تو شہروز کی کال اگئ۔

نشرہ نے کال پیک کی تھوڑی سی حیران تھی مگر اب زیادہ نہیں ہوئ۔

جی "اسنے کہا۔

کیسی ہو "وہ پوچھنے لگا۔

نشرہ کا دل دھڑکا نئی نویلی دولہن کی طرح کیونکہ اس نے کبھی ایسی باتیں نہیں کیں

ٹھیک ہوں بس تھوڑی سی پریشانی ہے یہ پھر بہت بڑی "وہ ڈرتے ڈرتے بولی

۔

کیسی پریشانی "شہروز متوجہ ہوا۔

"دارہ کی اب تک واپسی نہیں ہوئی اور شاید رات بھی نہ ہو سکے

وہ بولی شہروز چپ رہ گیا۔

یہ یہ سب ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیا کسی کو نہیں پتہ تھا وہ اچانک ہی پھنس گیا وہ۔۔

اچھا میں نے تو تم سے تفصیل نہیں مانگیں "شہروز نے گھیرہ سانس بھرا۔

لیکن میں آپکو بتا رہی ہوں کبھی آپ غلط نہ سمجھیں مگر ہمارے پاس کوئی حل

" نہیں آسکا

رہنے دو چھوڑ دو اسے اسکے حال پر۔

بہارے نے جو بھی کیا ہے وہ اس سے اسکا بدلہ لے رہا ہے۔

"ہو جائے گا وہ بھی ٹھیک

آپ مرد بس عورتوں سے بدلے ہی لیتیں ہیں بھلے عورتوں کا قصور نہ ہو"

دارہ کی حمایت کرنے پر نشرہ کو ایکدم غصہ آیا اور اسنے فون بند کر دیا۔

ماں بنے کے بعد مجھے نخرے دیکھا رہی ہو" وہ پانی پی رہی تھی تبھی میسیج آیا۔

نشرہ کے لب مسکرا رہے۔

ہاں" اسنے بھی اترا کر میسیج کیا اسکے بعد شہروز کا جواب نہیں آیا۔

جبکہ پریشانی انکی ابھی بھی وہیں کھڑی تھی۔

اور جیسے جیسے وقت گزرتا رہا وہ دونوں عورتیں کچھ نہ کر سکیں

نشرہ تیار ہو کر امی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

امی دارہ یہ بہت برا کر رہا ہے آپ دیکھ لیجیے گا بہارے کے دل سے یہ بات

"ساری زندگی نہیں نکلے گی اور وہ تو سارا قصور ہی میرا سمجھتی ہے

وہ افسردہ ہو گئیں امی بھی چپ تھیں۔

جبکہ وہ دونوں گھر سے اللہ توکل پر نکل گئیں۔

دوسری طرف سوہائے اور بہارے دولہن بنی بے حد خوبصورت لگ رہیں تھیں جیسے دو پریاں آسمان سے اتر آئیں ہوں

اور بہارے پر تو ایسا روپ تھا کہ دیکھنے والے کی نگاہ اسپر ٹک ہی جاتی۔

دوسری طرف دارہ اپنی مجبوریوں کے لمبے چوڑے قصے ان لوگوں کو بتا چکا تھا اور ان لوگوں کو فون پر نکاح کرنے پر قائل کر چکا تھا۔

یہ سب وہ جان بوجھ کر کر رہا تھا اسکے علاوہ کوئی اور جانتا بھی نہیں تھا۔

بہارے کو جب پتہ چلا تو اس نے ایک ادھم ہی اٹھا دیا کہ وہ نکاح کرے گی ہی نہیں اور جب وہ کسی کے قابو میں نہیں آئی تو شہروز کی گھورتی نظروں نے اسے روتے روتے دارہ کو قبول کیا تھا۔

اور وہ بہت روئی تھی۔

ان سب پر غصہ کر رہی تھی

"مجھے ذلیل کر رہے ہیں ابا جی بس آپ

وہ بھڑک کر بولی

"بہت لوگ ہیں یہاں چپ ہو جاؤ بہارے

دارہ نے بھی فون پر قبول ہے کہا تھا بہارے نے یہ آواز سنی جبکہ مٹھیاں بھینچ گئی

آج وہ بچ گیا یہاں نہ ہونے پر ورنہ وہ اسے ضرور گنجا کر دیتی ہاں اتنے ہی انتقامی جذبے اس میں اٹھ رہے تھے۔

اور دوسری طرف بہارے کے آدھے گھنٹے بعد بھی سوہائے کے نکاح کے لیے انتظار ہی کرتے رہے مگر فرزانہ کی بہن اور اسکا بھانجا گدھے کے سر پر اسے سینگ کیطرح غائب ہی ہو گئے تھے۔

اور جب وقت اوپر چڑھنے لگا تو لوگ نے سوال شروع کر دیے

فیضان کا سارا زلزلہ فرزانہ پر اتر رہا تھا

" کہاں ہے تمھارا بھانجا

وہ بھڑک کر بولے

جبکہ فرزانہ کے رنگ اڑ رہے تھے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

وقت اوپر چڑھ رہا تھا

مہمان باتیں بنا رہے تھے سوہائے ماں کی جانب دیکھ رہی تھی

معاذ کو شدید غصہ چڑھ رہا تھا۔

امی بس بہت ہو گئ ہے رات کے دو بج رہیں ہیں تماشہ بن گیا ہے ہماری عزت کا" وہ دھاڑا جبکہ فرزانہ کا دم ہی نکل گیا۔

میں مجھے نہیں پتہ "فرزانہ کچھ کہہ نہیں پائ

انکا گھر بند ہے بھائ "سعد اور فائق اہتشام کے گھر گئے تھے اور یہ خبر سن کر معاذ نے ماں کی جانب دیکھا

اب میں جو بھی کروں آپ ایک لفظ نہیں بولیں گی" وہ غرایا اور وہاں سے چلا گیا۔

فرزانہ سر تھام گئی کچھ سمجھ نہیں آیا یہ بے ساختہ کیا ہوا سب سب کچھ چھوڑ کر سوہائے کے پاس تھے بہارے نے اسکے ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔

جبکہ وہ پتے کیطرح کانپ رہی تھیں لوگوں کی باتیں سن سن کر۔

ارتاش باہر گاڑی کے پاس کھڑا سیگریٹ پھونک رہا تھا تبھی معاذ فائق اور سعد سمیت شہروز بھی اسکے پاس آئے۔

ارتاش کو اندر ہونے والے معاملے کا نہیں پتہ تھا فائق نے اسے سارا معملہ سنایا

مجھ سے کیا چاہتے ہو" اسنے معاذ کی جانب دیکھا

"ہماری عزت تمھارے ہاتھ میں ہے

آج "ارتاش بھڑکا

آج جب ضرورت پڑی۔

اپنی بہن کے لیے قبر میں سے بھی نکال کر لاؤ ہنتشام کو لاؤ" وہ سر جھٹک کر

بولا

یہ وقت نہیں ہے ارتاش" شہروز نے سختی سے کہا

بھیا مجھے فورس نہ کریں" وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا۔

ارتاش "ابا جی کی آواز پر وہ غصے سے پلٹا

مجھے بلی کا بکرا نہ بنائیں" ایکدم وہ چیخا یہ کیا طریقہ تھا جب دل کیا سب کچھ جدا

جدا کر دیا اور آج صرف ضرورت کے لیے اسے استعمال کیا جا رہا تھا۔

"اب تمھارا دادا اپنی پگ اتار کر تمھارے قدموں میں رکھے

وہ بولے تو ارتاش ایکدم خاموش ہو گیا فیضان بھی اگیا۔

اور اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے

ارتاش نے دانت پر دانت چڑھا لیے۔

اور انکے ہاتھ تھام لیے اسکے باپ نے اور سب نے مل کر اسے اس نکاح پر فورس کر لیا تھا اور فرزانہ کے خوابوں پر ارتاش اپنے قدم رکھے اسکی بیٹی کو اپنانے کے لیے آیا تھا۔

سوہائے فرزانہ یہاں تک کے سب یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

اب پس پشت کیا تھا۔

اس بات سے کوئی آگاہ نہیں تھا۔

ارتاش سنجیدگی سے نکاح نامے پر سائین کر کے بگڑے ہوئے تیوروں سے اٹھ کر جا چکا تھا سوہائے ساکت بیٹھی یہ منظر دیکھ رہی تھی اسے یہاں آنے سے پہلے یقین نہیں تھا اسکی دعاوں یوں رنگ لائیں گی اسکی دعاؤں میں اتنی طاقت ہو گی کہ وہ یوں بس لمحوں میں اسکا ہو جائے گا اور وہ بھی پوری عزت سے وہ بھی اسطرح کے اسکی ماں اسکے احسان تلے دب جائے۔

کیااسطرح یہ جنگ ختم ہونی تھی۔

اسنے پلٹ کر بہارے کی جانب دیکھا آخر کوایک دوسرے کارونا تڑپنا توان دونوں نے ہی دیکھا تھا بہارے جتناخوش تھی شاید اتنااپنے نکاح پر نہیں تھی خیر اپنا نکاح تواسے گولی کیطرح لگا تھا۔

اسنے جھک کر سوہائے کی پیشانی چوم لی سوہائے سمجھ بوجھ سے اب بھی بیگانی تھی جبکہ فیضان نے افنان کی جانب مشکور نظروں سے دیکھا لیکن افنان نے انھیں ایسااحساس نہیں ہونے دیا تھا۔

انھوں نے اپنے بھائ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر یہ واضح کر دیا کہ وہ اسکے ساتھ ہے اور آخر کو سوہائے ان سب کی عزت تھی اسکے ساتھ کیسے کچھ غلط ہونے دیتے وہ لوگ اور شاید ان دونوں کا نصیب ایک ساتھ ہی لکھا تھا وہ الگ ہو ہی نہیں سکتے تھے یہ پھر سوہائے کی دعاؤں میں اتنی طاقت تھی کہ اسکی دعا سنی گئ تھی قبول کی گئ تھی اور تکمیل ہوئ تھی اس دعا کی۔

سوہائے سر جھکا گئ اباجی نے بھی پوتی کو پیار کیا۔

اب سب گھر چلیں "شہروز نے کہا کیونکہ بہت سارے مہمان تو جا چکے تھے کھانا وہ لوگ پہلے ہی کھلوا چکے تھے۔

اور باقی گھر کے افراد تھے سب کو ہی گھر چلنے کا کہا تو نشرہ اور امی کو بہارے کی فکر ہوئی آج جتنی شرمندگی دارہ کی وجہ سے ہوئی تھی اتنی تو کبھی نہیں سہی وہ ابا جی کی جانب بڑھیں اور بہارے کو ساتھ لے جانے کی بات کی۔

میں نہیں جاؤں گی "بہارے نے ابا جی کے کہنے سے پہلے ہی سرد لہجے میں خود ہی کہہ دیا۔

جبکہ ابا جی کو خود یہ ہی بات کرنے والے تھے کہ دارہ آئے گا تو لے جائے گا اسکی ایکدم ہٹ دھرمی پر قنھوں نے لمھوں میں فیصلہ بدل لیا۔

آپکی بہو ہے آپکے ساتھ ہی جائے گی "وہ مدھم آواز میں بولے بہارے اس بے عزتی پر بل کھا کر رہ گئی

ابا جی یہ آپ کیا کر رہے ہیں" وہ پاؤں پٹخ کر رونے والی تھی ابا جی تو اس شخص کے سامنے اسے بس کلین بنا دینا چاہتے تھے جس پر وہ شان سے کھڑا ہو رہا تھا

۔

مگر وہ ایسا ہونے نہیں دے گی اسنے نشرہ اور اسکی والدہ کو آج سارے فنکشن میں رویہ دیا تھا نہ ان سے بولی اور نہ ہی انکیطرف سے آنے والے مہمانوں کی جانب دیکھ کر یہاں تک کہ نہ مسکرائی تھی۔

وہ دونوں تو اسی شرمندگی میں تھیں کہ یہ بے عزتی صرف دارہ کرا رہا تھا انکی

۔

" بہارے بیٹا آپ کو اپنے گھر جانا چاہیے

ابا جی نے۔اسکے سر پر ہاتھ رکھ دکھ بھی ہو رہا تھا آج انھیں اسکی آنکھوں میں شکوے شکایت دیکھ کر انکی بیٹی کی یاد آگئی جب وہ بھی غصہ ہوتی تھی انکے سینے سے لگی بھری بھری آنکھوں سے یوں ہی دیکھتی تھی ابا جی کو اسکے غصے پر پیار آیا اور انھوں نے زور سے اسے خود میں بھینچ لیا۔

اسکی پیشانی پر پیار کیا تو وہ بھی پگھل گی اُس احساس سے کہ وہ ابا جی سے دور جا رہی ہے۔

چار و جانب بہارے نے ایمو شنل سین کریٹ کر دیا تھا۔

سب ہی اس سے ملے تھے ایک بار پھر ابا جی نے اسکو چپ کرا دیا تھا اور یوں بہارے باہر کھڑی چھبیس گاڑیوں میں سے ایک سب سے مہنگی گاڑی میں سوار ہوئ تھی اور نشرہ اور امی اسکے ساتھ نہیں بیٹھیں تھیں ایک تو وہ غصے میں بہت تھی اور دوسرا ادارہ نے اسکے لیے ایسی گاڑی کرائ تھی بہارے کے بیٹھنے کے بعد جگہ کب بچی تھی اسکا لہنگا بہت بھاری اور بڑا جو تھا۔

یہ دارہ نے بارات بھیجی تھی حال میں سے سفید رنگ کی چھبیس گاڑیاں ناک کی سید میں ایک دوسرے کے پیچھے نکلتی واقعی یہ احساس دلا رہیں تھیں کہ بیورو کریٹ کی دولہن جا رہی ہے اب اس میں بیورو کریٹ صاحب لا پتہ تھے یہ الگ بات تھی۔

بہارے نے خفگی سے آخری بار کسی کو نہیں دیکھا تھا جبکہ پھر وہ سب بھی اسے اللہ کے سپرد کر کے گاڑیوں میں سوار ہوئے اور گھر کی راہ لی۔

ارتاش تو پہلے ہی جا چکا تھا۔

ہو گیا کام "اسکی آواز میں جو مسکراہٹ تھی دارہ کا قہقہہ نکلا۔

ویلڈن "اسنے اسے اپریشیٹ کیا۔

ہمم "ارتاش نے ہنکارہ بھرا

"اہتشام کہاں ہے

ارتاش نے پوچھا تو دارہ نے اسے بتایا کہ جب وہ اور اسکی ماں آنکھ کھولیں گے تو ایسی جگہ ہوں گے جہاں سے واپسی کا بھی انھیں پتہ نہیں ہو گا۔

"لیکن اگر فرزانہ تائی کو پتہ لگ گیا تو میری طلاق کرا دے گی

ارتاش ہنسا اس آدمی کے دماغ چلانے پر۔۔

ایسے ہی کرادے گی فلحال تو تم تگنی کا ناچ نچاؤاسے باقی مجھ پر چھوڑ دو اہتشام

" واپس نہیں لوٹے گا وہ پہلے ہی ڈر چکا تھا

دارہ نے لاپرواہی سے کہا۔

" امید تو ایسی ہی ہے۔

تم نے اسے گھوسے جتنے مارے تھے وہ اپنی کرپٹ حرکتوں پر کانپ گیا تھا وہ کبھی واپس نہیں آئے گا" دارہ ہنسا۔

" میری سوہائے اس دو نمبری بزنیس مین سے شادی کرتی اور میں ہونے دیتا ارتاش زرا بھڑک کر بولا۔۔

ایک منٹ ایک منٹ یہ میری سوہائے کیسے ہوئی کل تک تو تم یہ کہہ رہے

" تھے ایسے بدلے لوں گا یاد رکھے گی مجھے چھوڑنے کی بات بھی کیسے کی۔

دارہ نے اسے اسکے الفاظ واپس لوٹائے۔

وہ ایکچلی "ارتاش سر کھجا کر رہ گیا وہ آدمی تو کافی تیز تھا ایک ایک بات یاد رکھی ہوئی تھی

بس بس سب سمجھ رہا ہوں" وہ بولا تو ارتاش کا قہقہہ ابھرا۔

نہیں میرا پیار اسکے لیے بے لوث ضرور ہے مگر اسے میری تکلیف کا احساس ضرور ہو گا" ارتاش سنجیدگی سے بولا۔

"اتنا مت دلانا کہ وہ تمھارے ساتھ سانسیں گننے لگے

" یہ بات تو میں بھی کہہ سکتا ہوں

تمھاری بیوی اور میری بیوی ٹائیپ چڑیل میں زمین آسمان کا فرق ہے" وہ ایکدم بگڑ کر بولا۔

شی از ٹو کیوٹ اینڈ نروس گرل" ارتاش نے بتایا۔

"اوہ آئی سی تبھی کھینچ کر منہ پر چماٹ مار دیا نروس ہوتے ہوتے

او بھائی تمھیں اپنا کیوں نہیں یاد چار دن اسکے منہ پر سے نشان نہیں ہٹا"

ارتاش زرا غصے سے بولا۔

اینی ویز شیٹ آپ" کہہ کر کھٹک سے فون بند کر دیا جبکہ ارتاش پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ آخر کب واپس لوٹ رہا ہے مگر دارہ نے اسکی ہیلپ ضرور کی تھی اپنے متعلق کچھ نہیں بتایا۔

ایک میٹنگ میں ان دونوں کا آمنا سامنا ہوا تھا اور ارتاش کے پریشان چہرے کو دیکھ کر اسنے خود ہی بھانپ لیا اور ارتاش جو چنگاری لگتے ہی پھٹتا تھا اسکو جو راہ دیکھائی ارتاش نے فورا اسپر عمل پیرا کیا اور اہتشام کے بارے میں ساری معلومات اکٹھی کر کے اسنے اہتشام کو اچھا خاصا دھو دیا۔

وہ بینک کرپٹ بندہ تھا قرضوں کا ایک انبار بنا تھا اسپر اور وہ سوہائے سے اسی لئے شادی کرنا چاہتا تھا تاکہ معاذ سے پیسے وصول کرے۔۔۔

اور پھر دارہ اور ارتاش نے اسے اتنا ڈرا دھمکا دیا کہ جہاں بے ہوشی کی حالت میں ان لوگوں نے اسے پہنچایا تھا وہ وہاں سے کبھی واپس نہ آتا۔

اور اجاتا تو الگ بات تھی۔

وہ مطمئین سا مسکرا دیا۔

اپنے کمرے کو ایک نظر دیکھا اور فریش ہونے چلا گیا کیونکہ باہر گاڑیوں کی آوازیں جو آرہیں تھیں۔

وہ سمجھ گیا تھا وہ سب لوٹ آئے ہیں۔

فرزانہ بری طرح نڈھال تھی اسکی بہن اسکے ساتھ یہ سب کر سکتی ہے اسنے سوچا بھی نہیں تھا اسکی آنکھ سے آنسوں ہی بند نہیں ہو رہے تھے بیٹا اور شوہر اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے قصور سارا اسکا ہو۔

سب کچھ اس عورت کی وجہ سے ہوا ہے اگر آج میرا بھتیجا نہ ہوتا تو مجھے بتاؤ کیا کرتی تم کیسے ہوتی ہماری بیٹی کی شادی کون کرتا میری بیٹی سے شادی تمھارے بھاگے ہوئے بھانجے نے اپنی اصلیت دیکھادی اب رو کیوں رہی وہ "شکر ادا کرو احسان مند ہو نصرت بھابھی کی

فیضان غصے سے بولے کیونکہ اس عورت نے سب کو تنگ کیا ہوا تھا

فیضان "اباجی نے ٹوک دیا۔

اس وقت کوئی بات مت کرو جاؤ بچیوں سوہائے کو ارتاش کے کمرے میں

"چھوڑ آؤ جاؤ نصرت

وہ بولے تو نصرت کو بے پناہ خوش تھی بیٹے کی خوشیاں جو اسے مل رہیں تھیں سوہائے کا ہاتھ تھام کر وہ اس نازک سے لڑکی کو اپنے بیٹے کے کمرے میں لے گئیں۔

جبکہ نیچے اباجی نے سب کو کمروں میں جانے کے لیے کہا۔

وریشہ روتی ہوئی فرزانہ کے پاس آگئی کیونکہ وہاں دوسرا کوئی بھی اسکے لئے نہیں رکا تھا اسکی اپنی بیٹی عینی بھی نہیں اسنے سوہائے کو تڑپتے ہوئے دیکھا تھا اور اسکی ماں نے جو دھمکی دی تھی کیا چھپی ہوئی تھی تبھی وہ سب بد ظن ہو چکے تھے۔

آپکی طبعیت خراب ہو جائے گی آنٹی "وریشہ نے کہا تو فرزانہ نے نفی میں سر ہلایا۔

مجھے یقین ہی نہیں ارہا" وہ روتے ہوئے بولی۔

سوہائے کا نصیب ارتاش بھائ کے ساتھ تھا تبھی وہ انھیں کے نکاح میں ہیں

آپ اب ان سے نفرت کا اظہار مت کیجیے گا۔۔

ہماری عزت کے محافظ بنے ہیں وہ" وریشہ بولی تو فرزانہ نے اسکی جانب دیکھا۔

اور سر ہلا دیا

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو ارتاش نہ ہوتا تو میری بیٹی رسوا ہو جاتی مگر میں اپنے غلط فیصلے پر پشتا رہی ہوں کوئ سمجھ نہیں رہا" وہ رونے لگیں تو وریشہ نے انکے ہاتھ تھام لیے۔

"میں آپکے ساتھ ہوں اور سب بھی بہت جلد مان جائیں گے

وہ مسکرائ تو فرزانہ نے اپنی ہر غلطی کو تسلیم کرتے اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا

جاؤ تم بھی" وہ بولیں تو وریشہ کو بہت خوشی ہوئ تھی انکے رویے سے وہ مسکرا کر انکے پاس سے اٹھ گئ۔

معاذ جو قریب ہی کھڑا تھا سخت تیوروں میں اسے دیکھنے لگا وہ ذرا اثر مندہ سی ہوتی ایکطرف ہو گئی معاذ نے اپنی ماں کو اٹھایا اور اسکے پاس سے لے گیا۔

وریشہ کو اسکی ناراضگی کا احساس ہوا تھا۔

نصرت نے سوہائے کو ارتاش کے کمرے میں بیٹھا دیا تھا سوہائے ڈر رہی تھی

چچی وہ غصہ ہوں گے "وہ منمنائی۔

کچھ نہیں ہوتا تم منا لینا خوشی تو اس بات کی ہے کہ تم دونوں ایک ساتھ ہو

"وہ مسکرائیں تو سوہائے نے ایک سانس لمبا کھینچا اسکا سامنا کرنے کی بھی خود میں ہمت نہیں تھی مگر یہ حقیقت تھی دل میں اطمینان کی جو فضا تھی وہ بہت بھلی لگ رہی تھی

واشروم سے پانی گیرنے کی آوازارہی تھی وہ نروس تھی بے پناہ نروس آج وہ اسکے پاس اسکے کمرے میں تھی وہ چاہتاتواسے اس کمرے سے نکال بھی تو باہر کر سکتا تھاآخر وقت میں توسوہائے نے ہی ساتھ چھوڑ دیا تھااسکا۔۔۔

سوہائے انھیں سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی کہ کھٹک سے دروازہ کھولااور ارتاش باہر نکل آیا۔

ارتاش نے سیدھاسوہائے کی جانب دیکھاجو بن سنور کراسکے سامنے بیٹھی تھی۔

یہ تواندر اندر وہ جانتا تھاکہ وہ اسکے لیے بن سنور رہی تھی مگر سوہائے کادل تو یہ ہی جانتا تھانہ کہ وہ اہتشام کے لیے اپنے حسن کودوآتشا کر رہی تھی وہ غصے سے چہرہ موڑ گیااس کو مخاطب نہیں کیا۔

وہ پورے بیڈ پر خود کو سجائے اسکی منتظر تھی وہ جانتا تھاچور نظروں سے اسی کی پشت کو گھوراجارہا تھا۔

ارتاش نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں میں برش چلایا۔

خود پر بھی سپرے کیا۔

اور وہ پلٹتا کے سیل فون بجنے لگا۔

اسکی اہم کال تھی وہ تو چاہتا تھا اسے انتظار کرایے اس سے بولے نہ جبکہ اسکی جانب دیکھ کر دل میں جو ہلچل تھی اسکا کوئ اندازا نہیں لگا سکتا تھا۔

پورے آدھے گھنٹے اسنے بلاوجہ بات کی تھی۔

اور پھر جب وہ اندر آیا تو سوہائے جوان زیورات اور بھاری لہنگے سے تھک رہی تھی پیچھے ٹیک لگا چکی تھی ایکدم سیدھی ہو گئ اُسکی جانب دیکھنے لگی۔

ارتاش بیڈ کے نزدیک ارہا تھا۔

یہ ایک خواب تھا جو دو دلوں کا تکمیل کو پہنچا تھا۔

لیکن کیسے پورا ہوا تھا ان دونوں میں سے ایک ہی جانتا تھا۔

وہ بیڈ کے نزدیک آیا۔۔۔

سوہائے کنفیوز تھی بے حد۔۔۔

" اپنا یہ تام جھام سمیٹو اور سائیڈ پر ہو جاؤ

اسنے سرد لہجے میں کہا تو سوہائے نے اسکی جانب دیکھا

"ج۔۔جی

بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا۔۔۔

"کیا جی

وہ تو کھانے کو دوڑا تھا۔

کھڑی ہو جاؤ" ماتھے پر بل ڈالے بولا۔

سوہائے جلدی سے کھڑی ہو گئ۔

ارتاش اسے اپنی غصیلی نظروں سے گھورتا ہوا تکیہ درست کر کے لیٹ گیا۔

سوہائے دوسری طرف آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔

ارتاش نے کچھ دیر تو برداشت کیا۔۔

یہاں کھڑے ہو کر میرا جائزہ اگر لے لیا ہو تو لائیٹس بند کر دو" وہ آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹا کر اسپر بگڑ کر بولا۔

سوہائے کی آنکھیں بھیگنے لگیں تھیں ارتاش نے فل اگنور کیا کوئی توجہ نہیں دی وہ بھی بہت ہلکان ہوا تھا اسکے پیچھے اور اسے تو بنا محنت کے ہی ارتاش مل گیا وہ تو آرام سے بنا محنت کے بیٹھی تھی ماں کے سامنے کھڑے ہونے کی ہمت نہیں تھی اور اب رونا رہا تھا۔

سوہائے نے لائٹس آف کر دیں۔

اسکی سوں سوں کمرے میں اٹھنے لگی۔

جبکہ چوڑیوں کی پائیل کے شور اور اسکے وجود کی بھنی بھنی مہک ارتاش مٹھیاں بھینچ گیا خود پر قابو پانا اور اسپر غصہ نکالنا یہ بے حد مشکل کام تھا

یہ کیا سوں سوں لگا رکھی ہے بند کرو ان چوڑیوں کو دور کرو ورنہ اٹھا کر باہر پھینک دوں گا جا کر اپنی ماں کے پاس رہنا پھر" وہ غرایا سوہائے نے ایکدم سانسیں روک لیں۔

اسنے سب سے پہلے اس اندھیرے میں چوڑیاں اترنے کی کوشش کی مگر ڈریسنگ ٹیبل پر ہاتھ لگتے ہی کوئی چیز اسکے قدموں میں آگیری۔

جس سے پھر کمرے میں شور برپا ہو گیا۔

ایکطرف چوڑیوں کا شور تو دوسری طرف چیزیں گیرا رہی تھی وہ

ارتاش نے غصے سے سائیڈ لیمپ اون کیا اور اس ہلکی پہلی روشنی میں سوہائے کو

دیکھا جو شرمندہ سی اپنے آنسوں صاف کر رہی تھی

یہ یہ میں نے نہیں گیرایا سچ میں "وہ بولی۔۔

وہ اسے گھورتا رہا۔

یہ شور کریں گی۔۔ورنہ اتریں گی نہیں"۔وہ بے بسی سے بولی

اگر تم میں اتنا ٹیلینٹ ہوتا تو شاید یہ موقع خوشی کا ہوتا زبردستی کا نہیں اور

بات سنو میری یہ جو ہنگامہ آرائی تم مچا کر میری نیند برباد کر رہی ہو اگر میں

نے سونے کا ارادہ ترک کر دیا تو کل سارے دن نیند سے جھولے کھاتی رہو

گی میں تمھیں سونے نہیں دوں گا۔"وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگا۔

سوہائے نے چوڑیاں اتارنے کا ارادہ ہی ترک کر دیا۔

وہ ویسے ہی سب پہن کر صوفے پر ٹانگیں اوپر کر کر بیٹھ گئی نہ وہ حرکت کرے گی نہ شور پیدا ہو گا ارتاش نے اسے دیکھا تھا سر جھکائے وہ بنا آواز کے رو رہی تھی۔۔۔۔

" کیوں اسیبوں کی طرح میرے سر پر سوار ہو گئی ہو

وہ بگڑ کر بولا سوہائے کو اب اپنی غلطی نہیں پتہ تھی

میں نے کیا کیا ہے " وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

اتنی تم معصوم ہو میں نے کیا کیا ہے یہ سارا کباڑا پہن کر وہاں بیٹھی رہو گی تا

" کہ میری آنکھ اگر کھل جائے تو تمھیں دیکھ کر ہارٹ اٹیک اجائے

اللہ نہ کرے " وہ جلدی سے بولی۔

"ڈرامے بند کرو اور ادھر آؤ

وہ بولا سوائے نے اسکی جانب دیکھا۔

اور صوفے پر سے اٹھ کر چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی اسکی جانب بڑھی۔

ارتاش کو اس پری پیکر کو نظر انداز کرنا آسان کام نہیں لگا تھا وہ فاصلے پر آ کھڑی ہوئی۔

بیٹھو" وہ بولا نظر بھر کر اسکا روپ آنکھوں میں اتار لیا۔

سوائے بیٹھ گئی سر جھکا ہوا تھا آنکھیں اٹھنے کے لیے تیار نہیں تھیں۔

ارتاش خود ہی اسکے نزدیک اگیا۔

سوہائے کے چہرے کو ایک نظر بھر کر دیکھا اور اور ہاتھ بڑھا کر اسکے سر سے دوپٹہ نکال دیا۔

سوہائے ایکدم چونک کر اسکی جانب دیکھنے لگی۔

ہلنا مت اگر انکا شور میرے کانوں سے ٹکرایا تو یہ رات بہت بڑی ہو جائے گی سوہائے کیونکہ مجھے تم میں ذرا بھی انٹرسٹ نہیں ہے اور جو کام انٹرسٹ کے

" بغیر ہوتا ہے وہ خود با خود لمبا ہو جاتا ہے

وہ ہلکی آواز میں اسکو دھمکاتا بولا۔

جبکہ سوہائے نے کسی بھی قسم کی حرکت سے خود کو بعض رکھا تھا حالانکہ وہ اس سے سوال کرنا چاہتی تھی وہ کہنا چاہتی تھی۔

کہ جو بھی ہوا جو اسنے کہا اسکے لیے اسے معاف کر دے مگر ایک دن بھی اسنے اسکے علاوہ کسی کا تصور نہیں کیا تھا اسکی محبت بلکل سچی ہے

لیکن وہ صرف اسے ڈانٹ رہا تھا۔

دوپٹہ ہٹتے ہی وہ مزید حسین لگ رہی تھی۔

ارتاش نے ہاتھ بڑھا کر اسکا ایک جھمکا اسکے کان سے جدا کیا۔

ٹھنڈی انگلیوں کے ہلکے پھلکے لمس نے سوہائے کو پریشان کیا تھا۔

اسکا دوسرا ہاتھ اسکی گردن میں پھنسے نیکلس پر تھا۔

جس کی ڈوری کھینچی تو سیٹ ڈھیلا ہو کر اسکی گردن سے نیچے لٹک گیا اور لہنگے کا گھیرہ گلا اسکی نظروں کے سامنے اسکا امتحان لینے کا تھا۔

ارتاش نے زور سے آنکھیں بند کر لیں۔

وہ یہ سب برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

" چلی جاؤ یہاں سے۔

سختی سے بول کر وہ لیمپ آف کر کے لیٹ گیا۔

جبکہ سوہائے نے اندھیرے میں اسکے وجود کی جانب دیکھا۔

اور وہ اٹھ گئی۔

سمجھ نہیں آیا کیا کرے تو خیال آیا اپنے کمرے میں جا کر فریش ہو جاتی ہے

کیونکہ شور ہو گا تو وہ پھر غصہ کرے گا۔۔۔

وہ آہستگی سے بنا احساس کے باہر نکلنے لگی

کہاں جا رہی ہو" وہ سخت عاجز آیا۔

وہ میں اپنے کمرے میں چینج کر لوں گی" وہ نروس ہوتی بولی۔

وہاں ڈریسنگ روم ہے وہاں چلی جاؤ" وہ بولا اور دوبارہ کروٹ لے لی جبکہ

سوہائے نے عافیت جانتے ہوئے جلدی سے وہاں دوڑ لگا دی۔

ارتاش نے تکیے کو بانہوں میں سختی سے بھینچا۔

اور آنکھیں بند کر لیں۔۔

یہ امتحان سے کم نہیں تھا اور وہ امتحان جس میں فیل ہونے کی خواہش نے سر پٹخ دیے تھے۔

دوسری طرف سوہائے نے سب کچھ اتار دیا تھا مگر اسے رونا بھی ارہا تھا وہ تو بہت بدل گیا تھا وہ اسکے ساتھ کتنا سختی سے پیش ارہا تھا۔

اسنے گال پر بہتا آنسو صاف کیا اور کپڑے کیسے بدلتی۔

مزید روم آیا اسکا تو کوئی ڈریس یہاں نہیں تھا اگر وہ باہر جاتی تو وہ اٹھ جاتا نہ جاتی تو وہ کھینچ کر باہر نکلتا اپنے کمرے میں جاتی تو شاید اب تھپڑ کھاتی اس سے

۔

وہ بے بس سے ہونٹ کاٹنے لگی۔

پھر وارڈروب پر نگاہ گئی تو اسکے کپڑے دیکھ کر جو پہلا خیال آیا وہ۔۔۔وہ کیسے کر لیتی سرخ چہرہ ہو گیا تھا اسکا بے ساختہ مگر اتنا بھاری لباس اوپر سے اسکے شانے ایسے ہو رہے تھے گویا اب ٹوٹ جائیں گی۔

وہ کچھ دیر وہاں کھڑی سوچتی رہی گھڑی میں وقت دیکھا صبح کے چار بج رہے تھے۔

نیند بھی اسے ارہی تھی اور بے حد بھوک لگی تھی ایک لقمہ صبح سے اب تک نہیں کھایا تھا۔

وہ رونے لگی اب کیا کرے کیا کرے۔

وہ اس سے بھی حل نہیں پوچھ سکتی تھی کیسے اجنبیوں کی طرح اس سے بات کر رہا تھا

تبھی اسنے یہ لباس تو اتارنے کا فیصلہ کر ہی لیا۔

اور اگلے دس منٹ میں وہ اس بھاری کام دار لباس سے آزاد ارتاش کے سفید لمبی شرٹ اور بے حد لمبی اور کھلی پینٹ میں تھی۔

کہ دونوں چیزوں کو ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا۔

اسنے خود کو تسلی دی ویسے بھی کمرے میں بہت اندھیرہ تھا اور پھر وہ اسکے اٹھنے سے پہلے اٹھ کر کمرے سے بھاگ جائے گیا اور جتنی دیر سے وہ گئی تھی

وہ سو گیا ہو گا ان سب سوچوں نے اسے مطمئین کر دیا تبھی وہ وہاں سے باہر نکلی اور باہر نکل کر اسنے ارتاش کو ہی سب سے پہلے دیکھا تھا۔

وہ تکیہ چہرے پر رکھے سو رہا تھا وہ مطمئین ہو گئی اور کمرے میں صوفے کو دیکھا وہ یہاں سکون سے سو سکتی تھی تبھی ارتاش کے دوسری سائیڈ پر تکیہ لینے کے لیے آئی اور جیسے ہی اسنے اہستگی سے تکیہ اٹھایا۔

ارتاش نے چہرے پر سے تکیہ ہٹا کر اسکی جانب دیکھا تو اندھیرے میں ہی دنگ رہ گیا

وہ کیا چاہ رہی تھی کیا چاہ رہی تھی آخر۔

وہ کیا کر ڈالے اتنا صبر کا امتحان نہیں لیا جا رہا تھا سوہائے کنفیوز شرمندہ سی سر جھکا گئی۔

ڈرامے بازی کم کرو تمھاری پسند کا شوہر اہتشام نہیں ہوں جو تمھارے یہ نکھرے اٹھائے۔

بلکہ بھگیڑ واہتشام شرافت سے یہاں سو جاؤ جب سوہائے بی بی محبت ہی باقی

" نہیں رہی تو یہ سب چیزوں بھی میٹر نہیں رکھتی

اسنے اسے گھور کر کہا۔

جبکہ سوہائے کا دل کٹ گیا محبت باقی نہیں رہی۔

محبت اب اب کیا وہ اس سے محبت نہیں کرتا بس ایک رات ہی تو اسکے لیے

اس سزا کے طور پر کافی تھی وہ سسکی بھر کر وہیں بیٹھ گی ارتاش اسکی پشت پر

بکھیرے لمبے بالوں کو دیکھنے لگا چاہت یہ ہی تھی ہاتھ بڑھا کر چھو لے۔

مگر وہ اپنا وقار نہیں کھو سکتا تھا آخر کو ایس ایچ او تھا۔

اور جس دن اسنے ہار مان لی تھی محبت کو رسوا کیا تھا اس دن سے ارتاش کا دل

اس سے باغی ہوا ہوا تھا۔

سوہائے نے پلٹ کر دیکھا ارتاش نے کروٹ لے لی۔

سوہائے اسکی جانب کروٹ لے کر لیٹ گئ۔

اسپر بلنکیٹ بھی نہیں تھا سردی بھی لگ رہی تھی۔

جبکہ ارتاش صاحب پورا بلنکیٹ لیے لیٹے ہوئے تھے

سوہائے روتے روتے کب سو گئی پتہ نہیں چلا اور اسکی مدھم مدھم معصوم سانسوں نے جیسے ہی بھاری ہونے کا شروع کیا ارتاش جلدی سے پلٹا۔

اسپر کمبل ڈالا اور اسکی کمر میں بازو حائل کر کے اسے خود سے بے حد نزدیک کر لیا ایسے کے وہ اسکے سینے پر سر رکھ چکی تھی اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں نیند میں ہی بھینچ لیا۔

جبکہ ارتاش نے اسکے نرم و ملائم چہرے پر اپنی بھاری ہتھیلی رکھی۔

غصہ تو تم پر اتنا ہے کہ ساری زندگی تمھیں اگنور کر کر کے ماروں

مگر میرا دل میرے بس میں نہیں وہ نرمی سے اسکی پیشانی پر پیار کرتا اسکے ٹھنڈے وجود کو خود میں پیوست کر چکا تھا

اسنے مسکرا کر آنکھیں بند کر لیں۔

اسے سینے میں بھینچ کر اپنا ثابت کر کے دنیا پر کہ وہ اسکے علاوہ کسی کی نہیں ہو سکتی۔

جتناوہ خوش تھااتناشاید کوئی اپنی شادی پر خوش ہوتاہو

وہ اسکے گھنے بالوں میں انگلیاں چلارہا تھا۔

وہ مدھر مدھر سانسیں اسکی گردن پر لے رہی تھی۔

جبکہ اسی کی شرٹ پکڑے سو رہی تھی۔

تمھارے لیے یہ وقت بڑی مشکل سے آسان کیا ہے میں نے ورنہ دل میں تو بہت طوفان اٹھ رہیں ہیں لیکن اگر تم ان کی ضد میں اگئی تو مجھے گلٹ رہے گا

"وہ بولا اور خود بھی سونے کی کوشش کی جو بے حد مشکل ہی تھی۔

لیکن وہ اتنی آسانی سے اسے معاف کرنے پر راضی بھی نہیں تھا۔ بھلے اسکے ارمان اسکے جزبات کا کتنا ہی خون کیوں نہ ہو جاتا جب تک وہ اپنی ماں کے سامنے سٹینڈ لینا اور اسکی محبت کے لیے کچھ بھی کر جانا ہر حد پار کر جانا نہیں سیکھ لے گی تب تک وہ اسے معاف نہیں کرے گا

اسنے سوچ لیا تھا اور اسے خود میں ہی بھینچے آنکھیں بند کر لیں۔

گاڑیاں گھر کی دہلیز کے پاس رکیں تھیں نشرہ امی دونوں جلدی سے باہر نکلیں بہارے کا لہنگا کافی بھاری تھا۔ تبھی اسکی ہیلپ کرنا چاہی تھی باقی مہمان تو اپنے گھر جا چکے تھے۔

اور اتنے انکے کچھ خاص رشتے دار بھی نہیں تھے تبھی گھر پر کوئی نہیں آیا تھا۔ یہاں صفدر تھا جو کسی چھوٹے بچے کیطرح اچھلتا پھیر رہا تھے کیونکہ گھر میں بھابھی آگئیں تھیں۔ نشرہ تھی امی تھیں۔

آج نشرہ ایک بار پھر سے شہروز سے بچ کر یہاں آ۔ گئی تھی۔

جبکہ وہ جانتی تھی شہروز ایسا نہیں چاہتا تھا۔ پھر بھی نشرہ یہاں اگئی تھی کیونکہ اصل بات یہ تھی گھر پر دارہ نہیں تھا امی بہارے کا شاید استقبال سہی سے نہ کر پاتی تبھی نشرہ یہاں امی کی ہیلپ کرنے آئی تھی۔

بہارے ان لوگوں کی مدد سے گاڑی سے نکلی اور باہر نکلتے ہی اسنے اپنا ہاتھ نشرہ سے الگ کر لیا۔

نشرہ ہلکا سا مسکرا کر تھوڑا سا دور ہوئی تھی

اجاؤ بیٹا اندر اجاؤ" امی نے کہا۔ وہ اندر کی جانب چلنے لگی موڈ شدید اف تھا نشرہ اسکے پیچھے تھی جبکہ صفدر اپنی خوشی میں اسپر پھول برسا رہا تھا۔

پلیز یہ تو گیرانا بند کرو" اچانک وہ زرا غصے سے بولی۔

صفدر کا ہاتھ رک گیا۔۔

جبکہ نشرہ اور امی بھی تھوڑا۔ شرمندہ ہوئیں

صفدر نہ کرو بھابھی کو تنگ" امی نے صفدر کو گھورا۔

وہ اداسی سے اس سے پہلے وہاں سے ہٹتا۔ کہ دارہ کی آواز پر رک گیا۔

کیوں۔ رک گئے۔ ہر دولہن کے ساتھ ایسا ہی ہوتا۔ چلو صفدر شاباش اپنی بھابھی کا اچھے سے استقبال کرو

" بلکہ اپنے بھائی کا بھی کرو یار۔ تمھارا بھائی بھی دولہا ہے

وہ صفدر کا شانا تھپتھپا کر شان سے اسکے پہلو میں اکھڑا ہوا۔

نشرہ اور امی بری طرح حیران تھی۔کیونکہ اسنے کہا تھا کہ وہ کل یہ پرسوگھر لوٹے گا۔

جبکہ بہارے نے اسکی جانب دیکھا اور اسے گھورنے لگی۔

صفدر دارہ کی اجازت ملتے ہی۔بے ہنگم سا گانا گانے لگا جبکہ دوسری طرف ان

لوگوں پر پھولوں کی برسات کر رہا تھا جو۔بعد میں اسی کو صاف کرنی تھی مگر وہ خوش تھا۔

دارہ نے بہارے کی جانب دیکھا۔

کوئ کہہ نہیں سکتا تھا۔اسکا حسن کسی کو بھی ہلا کر رکھ سکتا تھا۔

اور اسپر نخرہ توبہ توبہ۔

اب گھورنا بند کرو۔گھر والے کیا سوچیں گے۔"وہ ایک آنکھ دبا کر۔اسکی جانب زرا جھکتا ہوا بولا تو بہارے اس سے۔دور ہو گئ۔۔

دارہ کی مسکراہٹ نہ رکی۔

" تو یہ سب کچھ آپ لوگوں نے جان بوجھ کر کیا تھا

بہارے غصے سے پھنکاری

آپ دونوں بھی شامل تھیں اپنے بھائی کے اس کھیل میں مجھے نیچا دیکھانے

" کے لیے وہاں مجھے بے عزت کرنے کے لیے

وہ غصے سے بھنائی۔

آپی اپنی نند کو سمجھائیں زیادہ گند پھیلانے کی ضرورت نہیں اور۔ابھی ابھی تو انھوں نے اپنے ان قدموں کو میرے گھر میں رکھا ہے۔ابھی سے کیوں

" پھڑ پھڑا رہیں ہیں

وہ صوفے پر آرام سے بیٹھتا ہوا بولا۔

" دارہ

امی نے اسے گھورا۔ نشرہ تو کب سے اسے گھور رہی تھی مگر مجال ہو جو وہ کسی بات کا اثر لے

نہیں بیٹا ہمیں سچ میں نہیں پتہ تھا دارہ نے تو کل یہ پر سو آنا تھا۔یہ تو اچانک آیا ہے"

بکواس اور جھوٹ "اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

تمیز سے بات کرو"ایکدم سنجیدگی سے وہ زرا بلند آواز میں اسے ٹوکتا ہوا بولا جب آپ اور آپ کے گھر والے مل کر مجھے بے عزت کریں گے وہاں ہزاروں لوگوں کے سامنے تو میں چیخوں بھی نہ" بہارے بھڑک اٹھی۔ چیخوں۔ جتنا چیخنا ہے چیخوں لیکن فقت میرے سامنے میرے گھر والوں کے سامنے زیادہ سین بنا کر خود کو مظلوم ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ۔ تم میری بیوی بن کر اس گھر میں آئی ہو تو اپنی آواز کو مجھ سے نیچا ہی رکھو زیادہ میری دادی بننے کی ضرورت نہیں ہے اور عزت بے عزتی تمھاری ساری مجھ سے۔ہے۔۔

تمھارا خود کا کچھ نہیں ہے۔مائے ڈیئر وائف۔"وہ مسکراتا۔ہوا سکون سے بولا۔

دارہ دارہ کیا کر رہے ہو بچی ابھی آئی ہے تم اس سے لڑنے لگے ہو "امی کو تو حول ہی لگ گی کہ یہ کیا ہو رہا تھا۔ایکدم۔

نہیں لڑنے دیں یہ تو آپکے بیٹے کی اصلیت ہے۔جو۔آپ دونوں چھپا چھپا کر " زبردستی مجھے یہاں۔

دارہ ایکدم کھڑا ہوا تو وہ دو قدم دور ہوئی۔

" بیٹھ جاؤ۔بیٹھا رہا ہوں تمھیں کافی پینک لگ رہی ہو دیکھو کیسے پسینہ ارہا ہے وہ اسکی پیشانی چھوتے ہوئے بولا لبوں کی تراش میں محظوظ کن مسکراہٹ تھی۔

دارہ کیوں تنگ کر رہے ہو اسے "نشرہ غصے سے بولی۔

" لو خیال کروں تو بھی غلط نہ کروں تو۔۔۔تو غلط ہی غلط

اسنے زبردستی اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے صوفے پر بیٹھایا جبکہ۔بہارے بیٹھنا نہیں چاہتی تھی۔

نہیں یہاں بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔بہارے تھکی ہوئی ہو گی۔وہ کمرے میں آرام کرے گی"امی نے کہا۔

توصفدر کی رسموں کا کیا ہو گا۔اور ویسے بھی دولہن صاحبہ یہ آرام کی رات تو نہیں"

وہ دوسری بات قدرے دھیمے لہجے میں اسکی جانب جھکتا بولا تھا۔

"دور رہیں مجھ سے

وہ ایکدم برسی تھی اسپر دارہ کا قہقہہ ابھرا

امی اور نشرہ تو بے حد پریشان تھیں

خیر یہ تو بعد کی بات ہے۔اب زرا ایک شرم وحیا والی دولہن کی طرح ایکٹینگ کرلیں یہ تو ہم جانتے ہیں آپ میں شرم وحیا تو دور تک نہیں ہے اجاؤ بھئ صفدر کیا کیا رسمیں گنوا رہے تھے تم مجھے کرواب ساری"اسنے صفدر کو آواز لگائ

"کیا سچ میں دارہ بھائ

وہ جوش سے بولا۔

" ہاں نہ۔مجھے یقین ہے تمھاری بھابھی کو بھی پسند آئیں گی

بہارے نے سر جھکالیا۔وہ اسکی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی خون کھول رہا تھا اسکا۔رونا الگ ارہا تھا۔

جبکہ نشرہ اور امی بہت فکر مند سی کھڑی تھیں صفدر جلدی سے دوڑتا ہوا پانی کا باول لے آیا جو پھولوں کی پتیوں سے بھرا ہوا تھا کہ پانی نظر نہیں آ۔رہا تھا پتیاں ہی پتیاں دیکھائی دے رہیں تھیں دارہ دلچسپی سے دیکھنے لگا۔

یہ کیا کر رہے ہو صفدر "امی کو صفدر پر بھی غصہ چڑھا تھا۔

" صفدر فکر نہ کرو۔تم اپنی رسم کرو۔امی یار کیا ہو گیا آپ بھی انجوائے کریں اسنے ماں کو بھی بیٹھنے کا کہا

دارہ وہ تھک گئی ہو گی "نشرہ عاجزا۔کر بولی

اچھا ٹھیک ہے کوئی فرق نہیں پڑتا" وہ لاپرواہی سے بولا۔

اور صفدر کی رسم پر توجہ دی جبکہ بہارے نے پہلو بدلا یہ سب ڈرامے کر رہے تھے اسکے ساتھ

" اب آپ اپنی اور بھابھی کی انگوٹھی مجھے دیں

صفدر نے کہا۔

یہ لو" دارہ نے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتار کر دے دی جبکہ۔ بہارے اپنی جگہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو دارہ نے اسکا نازک ہاتھ تھام کر اس میں سے انگوٹھی کھینچ لی۔

آہ" بہارے نے غصے سے ہاتھ کھینچ لیا۔

اتنی نازک مزاجی اچھی نہیں۔ یہاں ہم نے چھوا نہیں وہاں آپکا دم نکلنے لگا" وہ آہستگی سے بولا۔

بہارے غصے سے فاضلہ بنا کر بیٹھ گئی۔

بکواس کیے جارہا تھا اپنی ماں بہن کا خیال کیے بنا دارہ کھل کر ہنسا اور صفدر کو انگوٹھی دے دی صفدر نے انگوٹھی پانی میں ڈال کر زور زور سے اسنے پانی میں ہاتھ چلایا۔

اب جو پہلے انگوٹھی ڈھونڈے گا وہ۔دوسرے بندے پر راج کرے گا۔

"اور گھر پر بھی اسی کی چلے گی۔اور اور کیا کہتے ہیں نشرہ آپی وہ پوچھنے لگا نشرہ بھی مسکرادی کیونکہ وہ خوش بہت تھا اور وہ دوسرے بندے سے محبت بھی بہت کرے گا۔" نشرہ نے کہا

ارے واہ۔یہ تو کافی دلچسپ ہے" دارہ مسکرایا۔

اور۔جانتا تھا بہارے کبھی ہاتھ خود سے نہیں بھڑائے گی تبھی اسنے بہارے کا ہاتھ تھام کر زبردستی باؤل میں۔ڈال دیا۔

باؤل میں ہاتھ جاتے ہی بہارے کی انگلی کے نیچے انگوٹھی اگئ مگر اسنے باہر نہیں نکالی وہ۔ شخص اترا تا بلاوجہ۔

وہ یوں ہی بیٹھی رہی۔

جبکہ دارہ نے پورے باول میں ہاتھ چلایا جب دونوں انگوٹھیاں ہی بہارے کے ہاتھ کے نیچے تھیں تو اسے کیسے ملتیں

یار کہاں چھپادیں مجھے تو کچھ بھی نہیں مل رہا" دارہ نے کہتے ہوئے ایک بار پھر اور پھر دوسری بار باؤل میں ہاتھ گھما کر نکالا مگر بے سود کوئی فائدہ نہ ہوا

مجھے لگتا ہے بھابی کو مل گئیں ہیں" صفدر ایکدم چیخا تو بہارے نے چار نچار اپنا ہاتھ نکالا اور اس میں دونوں انگوٹھیاں تھیں۔

اسنے دونوں انگوٹھیاں باؤل سے باہر پٹخ دیں

دارہ کا قہقہہ بلند ہوا۔

چلو یہ رسم تو تمھاری جھوٹی ثابت ہوئی۔ یہ کریلے جیسی کڑوی اوپر سے نیم چڑھیں کیسے کسی سے محبت کر سکتی ہیں۔ اور گھر پر راج۔ اور مجھ پر راج کرنا انکی اپروچ میں نہیں آتا اگلی بار کچھ اور ٹرائے کرنا۔" وہ صفدر کو کہنے لگا۔

بہارے جانتی تھی وہ ضرور بکواس کرے گا۔ تبھی وہ ہاتھ نہیں نکال رہی تھی

۔

کلس کراور فاضلہ بنا گئ ُدارہ یہ سب نوٹ کر رہا تھا مسکرا دیا۔

ابھی امی کچھ کہتی ہی کہ لینڈ لائین زور و شور سے بجنے لگی

اس وقت "وہ حیرانگی سے نشرہ کے اٹھانے سے پہلے ہی فون اٹھا چکا تھا

ہیلو" وہ بولا

دوسری طرف سناٹا چھا گیا۔

ہیلو" وہ پھر سے بولا

" ہ۔۔ہاں دارہ وہ میں۔ شہروز بات کر رہا ہوں۔

ارے شہروز بھائ ٓآپ۔کیسے یاد کیا ہم لوگوں کو وہ بھی رات کے تین بجے "

وہ شرارتی نظروں سے بہن کو دیکھتا بولا جو شرما سی گ ٔ تھی۔

وہ بس۔ نشرہ کی خیریت کے لئے فون کیا تھا مجھے لگتا ہے اس نے کھانا نہیں

" کھایا اسکا سیل فون پاور آف ہے۔ کیا اس سے بات ہو سکتی ہے

جی بلکل سو فیصد ہو سکتی ہے آپکی بیوی ہے بھلے ساری رات بات کریں بھلے

سارا دن بات کریں۔

چاہیں تو ساری زندگی۔ بات کریں بلکہ

اچھا بس کرو اب " نشرہ نے اسکے ہاتھ سے فون چھینتے ہوئے گھور کر اسکی جانب دیکھا

یوں نکھرے دیکھاتی ہیں بیویاں اپنے شوہروں پر ایک ہماری ہے خیر " وہ گھیرا سانس بھر کر اٹھا۔

نشرہ اپنی مسکراہٹ روک رہی تھی دارہ اور اسکی ماں دونوں ہی یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔

چلو بہارے بیٹا اب کمرے میں چلو آپ بھی بہت رات ہو گئی ہے آرام کر لو "

امی نے بڑی محبت سے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔

جو اسنے تھاما نہیں۔ دارہ بھڑک کر کچھ بولتا کہ امی نے اسے روک دیا۔ جبکہ بہارے خود ہی کھڑی ہو گئی۔

دارہ جبکہ وہاں سے۔ نہ جانے کہاں نکل گیا تھا۔

امی بہارے کو اسکے کمرے میں لے آئیں سارا کمرہ پھولوں کی مہک سے معطر تھا اور یہاں اس کمرے کی سجاوٹ اور پھولوں کی خوشبو نے ایکدم اسے گھبرانے پر مجبور کیا تھا۔

امی نے اسے بیڈ پر بیٹھایا۔

وہ بس لحاظ کرتی ہوئی بیٹھ گئی ورنہ دل ے وکر رہا تھا ساری سیج سارے پھول اور ساری چیزیں تھس نھس کر دے۔

در حقیقت یہ بات تو دارہ بھی نہیں جانتا تھا اسکا کمرہ سجا ہوا ہے کیونکہ یہ سب فائق کے کارنامے تھے۔

میں نے کھانے پینے کا سامان رکھ دیا ہے بیٹا کچھ کھا لینا بلکہ جو دل کرے اگر کسی اور چیز کی طلب ہو تو وہ بھی بتا دو

کچھ نہیں چاہیے" وہ سنجیدگی سے بولی۔امی سر ہلا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھتی جانے لگیں کہ پھر سے رک گئیں

وہ دل کا برا نہیں ہے بس۔ ضدی ہے۔ جس بات کے پیچھے پڑ جائے بس پڑ

" جاتا ہے اگر تم اسے سمجھو تو۔ تمھیں اچھا بھی لگے گا۔

مجھے آپکے بیٹے کو سمجھنے کی ضرورت نہیں" وہ تڑخ کر بولی

جو کچھ وہ میرے ساتھ کر چکے ہیں۔ اسکے بعد آپ آپکی بیٹی اور بیٹا ایک

دوسرے کو اچھے سے سمجھ لیں" وہ غصے سے اپنے آنسو پیتی بولی۔

" بیٹا ہم سچ میں

مجھے کچھ نہیں جاننا آپ اتنی بڑی ہو کر اپنے بیٹے کی سائیڈ لے رہیں تھیں میں

میں زلیل ہو۔ گی سب کے سامنے" اسکے گال پر آنسو نکل ایا۔

" خدا کی قسم بیٹے میں اور نشرہ کچھ نہیں جانتے تھے

وہ اپنی صفائیاں دینے لگیں۔

بہارے چپ ہو گی اُسے نہ ان پر یقین تھا اور نہ وہ کرنے والی تھی۔ کسی قسم

کے اعتبار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

امی افسوس سے وہاں سے اٹھ گئیں جبکہ انکے جاتے ہی بہارے نے غصے سے گال پر سے آنسو صاف کئے اور۔

وہ لڑیاں ہٹاتی اٹھی اور خود کا عکس آئینے میں دیکھا۔

بھیگی بھیگی پلکوں سے وہ اور بھی حسین لگ رہی تھی اسنے۔اپنے ہاتھوں سے چوڑیاں کھینچ کر اتاریں اور ڈریسنگ کے شیشے پر کھینچ کر ماری۔

پھر دوسرے ہاتھ کی اتار کر کھینچ کر ماری انگوٹھیاں بھی پھینک دیں۔ابھی وہ گلے سے نکلس نکال ہی رہی تھی کہ۔دروازہ کھولا اور وہ سیب کھاتا ہوا اندر داخل ہوا تو اچانک زور کی کھانسی آئی تھی کمرے کو دیکھ کر۔

"یہ کس ڈرامے باز نے کیا ہے

وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا

رات دیوانی

کمرہ کافی خوبصورت لگ رہا تھا پھر اسنے اپنا سیل چیک کیا بہارے کو اسکے اس بھلے پن کی ایکٹینگ پر شدید غصہ آیا دل کیا جا کر اسکے بال ہی کھینچ دے مگر وہ سیل فون پر کچھ چیک کر رہا تھا۔

اور پھر ہنس کر اسنے سیل بند کر دیا فائق کا میسیج تھا جو اسے بتا رہا تھا کہ اسنے کتنا حسین کارنامہ کیا تھا

ٹیبل پر سیل فون رکھا اور وہ بیڈ کے ارد گرد گری سفید لڑیاں ہٹا کر سکون سے بیڈ پر لیٹ گیا ایک ہاتھ سر کے نیچے لگا لیا اور دوسرے ہاتھ سے سیب کھاتے ہوئے وہ بہارے کو دیکھنے لگا

وہ جو یہ سب اپنے اوپر سے اتارنا چاہتی تھی اسکی موجودگی میں فلحال یہ بے حد مشکل تھا۔

مگر پھر بھی اسنے نیکلس اتار کر پھینک دیا۔

کہ اسکی چیزوں کی بہارے کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں۔

خوش آمدید بہارے سکندر" مسکرا کر وہ دلکش آواز میں بولا۔

خبر دار جو آپ مجھ سے بولے یہ مجھے ٹیز کرنے کی کوشش کی اپنے کام سے کام رکھیں ورنہ اچھا نہیں ہو گا آپکے ساتھ۔ سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو جب دل کیا جو مرضی جیسے مرضی کر دیا کہہ دیا

ساری دنیا کے سامنے مجھے ذلیل کر دیا ہے اور اب سکون سے پڑے ہیں یہاں

"

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جبکہ وہ اسپر چیخی اور وہ لڑیاں جو دارہ پہلے سے ہٹا چکا تھا تبھی وہ راستے میں حائل نہیں تھیں وہ اسکے سامنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتی بولی۔

" میرا کام آج رات کیا ہو سکتا ہے۔

وہ ایک جمپ لگا کر اٹھا لبوں پر مسکراہٹ تھی

بہارے دور ہوئی۔

غصے سے اسے اب بھی گھور رہی تھی دارہ نے سیب سائیڈ پر رکھا۔

ہلکی سی مسکراہٹ سے اسکی جانب دیکھا اور اچانک بلکل اچانک اسنے بہارے کی سفید نازک کلائی کو اپنے سخت ہاتھ کی گرفت میں جکڑ کر اسکا ہاتھ گھمایا اور موڑ کر اسکی کمر پر لگا دیا۔

کہ وہ سسک اٹھی۔

وہ دونوں آئینے کے بلکل سامنے تھے بہارے کا چہرہ اسنے اپنے ہاتھ کی گرفت میں لے لیا۔

سرخ لیپسٹک میں وہ تل کتنی شان سے چھپا مسکرا رہا تھا۔

دارہ نے نظریں بمشکل ہی سہی پھیر لیں۔

اتنا تو تم باخوبی جانتی ہو کہ میں تمھارا کوئی عاشق دیوانہ تو ہوں نہیں۔

تو تم یہ ناز نخرے اٹھا کر ذرا سائیڈ پر رکھو۔

اور سب سے اہم بات میں۔۔دارہ سکندر تمھارے لیے اس پوری۔۔۔۔"

اسنے اسکے حسین چہرے پر اپنی انگلی سے سرکل بنایا۔

اس پوری دنیا میں سب سے زیادہ عزت کے قابل ہوں تو تمھارا حق بنتا ہے
کہ تم میرا نام عزت سے لو کیونکہ بد تمیز عورت کسی مرد کی خواہش نہیں
ہوتی خیر مجھے تو بد تمیزی کا پورا پیکج ملا ہے اور تمھارے دادا نے میرے لیے
تمھیں چوز کیا ورنہ۔

تمھیں تو میں نے چنا بھی نہیں تھا یاد ہو گا نہ تمھیں۔

اور رہ گئی بات بے عزت ہونے کی۔

تو تمھاری ساری عزت مجھ سے ہے اگر۔۔۔اگر تمھارے ماں باپ کچھ
عرصہ مزید زندہ رہتے تو شاید تم کسی بھی مرد کی پہلی اولین خواہش ہوتی۔
کیونکہ جتنی تمھاری زبان بری ہے میرا مزاج اس سے زیادہ برا ہے۔

میری ماں اور میری بہن دونوں میرے لیے کیا ہیں اس بات کا ثبوت تو تم خود
جانتی ہو کہ تم خود ہو۔

ورنہ اپنی بہن کے سسرالیوں کو تو میں ٹکے کا بھی نہیں سمجھتا

تو تمھیں صرف اتنا کہوں گا میری نظر تم صرف میری بیوی ہو اور میں تمھارا شوہر۔

" تو بیہیو لائیک آ گڈ وائف سوئیٹ ہارٹ

اسکا گال تھپتھپا کر وہ اس سے الگ ہوا تھا۔

بہارے غصے سے اپنے آنسو پینے لگی۔

مجھے آپ سے سخت نفرت ہے اور میں نہ ہی آپ کو اپنا شوہر سمجھتی ہوں اور نہ ہی میں آپکی عزت کروں گی "

وہ زبردستی اپنے گال صاف کرتی آنسو حلق میں اتارتی بولی۔

چلو ٹھیک ہے جب تک تمھیں عزت تمیز تہذیب کے اصل معنی نہیں سمجھ آتے تب تک کے لیے تمھارا یہاں سے باہر جانا بند او کے ہنی" وہ آنکھ دباتا صوفے پر بیٹھ گیا امی مزے مزے کی کھانے کی چیزیں جو بہارے کے لئے رکھ کر گئیں تھیں آرام اور سکون سے خود کھانے لگا۔

آپ آپ ہوتے کون ہیں مجھے روکنے والے یہ قید خانے سے میں خود بھاگ

" جاؤ گی ایک دن یاد رکھیے گا

وہ چیخی اسکا بس نہیں چل رہا تھا دارہ کو جان سے مار دے وہ اسے ذبح کر رہا تھا

دارہ نے اسکی جانب دیکھا۔

" اگر تمھیں اس سردی میں وہاں نہیں کھڑا ہونا تو زبان بند کر لو

اسنے بلکنی کی طرف اشارہ کیا اور آرام سے کیک کھانے لگا

بہارے نے مٹھیاں بھینچ لیں

یہ کہاں پھنسا دیا تھا ابا جی نے۔۔کہاں۔۔۔آج اس وقت اسے احساس ہو رہا

تھا اس شخص سے تو زیادہ اچھا بلال تھا۔

کچھ بھی تھا اسکی نظر میں صرف بہارے کی اہمیت تھی۔

وہ بہارے کا غصہ اسکی بد تمیزی اسکی ہر قسم کی بات کو مسکرا کر سہہ جاتا تھا اور

یہ شخص صرف دھمکیاں دے رہا تھا۔

وہ جیسے تھک گئی اُسنے ساری چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکیں تھیں خود پر سے اتار کر کچھ نیچے پھینک دیا کچھ ٹیبل پر پھینک دیا۔

اور وہ وارڈروپ کھول کر کھڑی ہو گئی دارہ اسے ہی دیکھتے ہوئے کیک کے ساتھ انصاف کر رہا تھا سچ تو یہ تھا بہارے صبح سے بھوکی تھی۔

اور وہ اس سپیڈ سے سب کھا رہا تھا گویا سب ختم کر دے گا۔

اور ایسا ہی ہو رہا تھا رفتہ رفتہ وہ ساری چیزیں کھا گیا تھا

اسنے سارے کپڑے بھی الٹ پلٹ کر دیے۔

ایک ڈریس نکال کر وہ واشروم میں چلی گئی۔

اچھے بھلے کمرے کا حلیہ بگاڑ چکی تھی وہ ضدی لڑکی۔

دارہ نے کوئی ریسپونس نہیں لیا۔

اگلے پندرہ منٹ میں وہ اچھے سے رو دھو کر منہ صاف کر کے باہر نکلی تو سفید رنگ میں سرخیاں قدرتی طور پر بکھری بکھری تھیں بالوں کو سمیٹا ہوا تھا۔

جبکہ دوپٹہ بھی گلے میں تھا اور وہ باہر آئی اور بیڈ پر سے تکیہ اٹھانے لگی

دارہ نے چمچ کو ٹیبل پر پھینکا اور اٹھا۔

اسکے پاس آیا۔

اسکے ہاتھ سے تکیہ کھینچ کر دوبارہ بستر پر پھینکا۔

اٹھاؤ یہ سارا سامان سنجیدگی اور سرد لہجے میں وہ حکم دے رہا تھا

"نہیں اٹھاؤ گی

وہ بھی اکڑ کر بولی

دارہ نے اسکی کلائی پھر سے بے رحمی سے موڑ دی کہ اسکی چیخ نکلی اور اگلے لمحے اسنے اپنی ہتھیلی سے اسکی چیخ کا گلہ بھی گھونٹ دیا۔

میرے ہاتھوں ٹوٹ کر مزاہ نہ لو شرافت سے بات کر رہا ہوں۔

اٹھاؤ یہ میری ماں نے تمھارے لیے بہت چاہت سے اکٹھا کیا تھا اور سب سے اہم میرے حلال کی کمائی لگی ہوئی ہے ان سب پر۔ سمجھی تمھارے ابا جی کی طرح میلیں نہیں لگی ہوئی میری کہ منہ اٹھایا اور جو مرضی کیا ابھی اٹھاؤ سارا سامان۔" وہ غرایا۔

بہارے کو لگا اسکی کلائی ٹوٹ جائے گی۔

اسکی آنکھ سے آنسو گیرنے لگا۔

" آئی سیڈ اٹھاؤ یہ سب اور تمیز سے جہاں جس چیز کی جگہ بنانا چاہو وہاں رکھو

بے حد سختی سے وہ اسے وارن کر رہا تھا۔

بہارے نے سر ہلا دیا اسکے ہاتھ میں بہت تکلیف ہو رہی تھی اور وہ جنگلی بلکل رحم کھانے کے موڈ میں نہیں تھا اسنے بہارے کے سر پر کھڑے ہو کر اس سے ایک ایک جیولری کپڑے اور وہ قیمتی لہنگا جو اسنے واشروم میں پھینکا تھا اٹھوایا۔

دارہ کی نظر واشروم میں لٹکے ایک اور لباس پر گئی تھی۔

وہ فلحال واشروم میں ہی کھڑا تھا بہارے جس سے نگاہ چرا کر نکلی تھی اسنے سب چیزیں سیٹ کر دیں تھیں۔

وہ آنسو صاف کرتی اپنی قسمت پر روتی۔

دوبارہ بیڈ پر سے تکیہ اٹھانے لگی کہ دوبارہ اسکی کلائی جکڑی گئی تھی

"پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے پہلے ہی درد ہو رہا ہے

وہ پھنکاری

" واشروم میں تمھارا اس وقت کا ڈریس لٹکا ہوا ہے وہ پہن کر باہر آؤ۔

وہ دوبارہ حکم دے کر بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔

بہارے کی آنکھیں پھیل گئیں

" ک۔۔۔کیا کیا مطلب ہے اس بکواس کا

وہ سٹپٹا گئی یہ اسنے نہیں سوچا تھا کہ دارہ اس سے کسی اور قسم کی ڈیمانڈ بھی رکھتا ہے وہ تو اس شخص کو منہ نہیں لگانا چاہتی تھی وہ اسے کچھ سمجھتی نہیں تھی پھر کس قسم کی بات تھی یہ۔۔۔

وہی بکواس جس میں کوئی خاص بات نہیں ابھی کچھ لمحوں پہلے تمھیں آگاہ کر چکا ہوں کہ میں تمھیں بیوی سمجھتا ہوں اور میں تمھارا شوہر ہوں اسکے علاوہ بھی کوئی تفصیل چاہیے"

وہ شانے آچکا کر مزے سے بولا کیونکہ بہارے کے چہرے کے رنگ جو بلکل اڑ گئے تھے ہاتھوں میں لرزش سی اتر آئی وہ اس قسم کی کوئی سوچ لے کر اس گھر میں داخل نہیں ہوئی تھی

م۔۔۔میں میں ایسا کچھ نہیں نہیں کروں گی نہایت بد تمیز۔۔اور

" ۔۔اور۔۔۔۔۔اور۔۔۔ نفس پرست انسان ہیں آپ

وہ بھکلا کر بولی اور تکیہ کھینچ کر۔۔جانے لگی۔

نفس پرست " وہ ایکدم بھڑک کر اٹھا

دوکان کے نیچے لگاؤ گا تو عقل ٹھکانے آجائے گی یہ جو کھینچی کی طرح تر تر چل رہی ہے زبان تمھاری ابھی باہر دھکیل دوں گا تمھیں اور جانا پھر اپنے باپ کے پاس اور پوچھنا کہ تمھارے شوہر نے کون سی تم سے انوکھی ڈیمانڈ کر دی

"جو اتنی پھلجڑی کیطرح پھڑ پھڑا رہی ہو

وہ سختی سے اسپر غراتا بولا۔

" م۔۔۔میں ایسا کچھ نہیں کروں گی

ایسی کی تیسی تمھاری جو میں کہوں گا وہی ہو گا اور میں نے جو کہا ہے وہ تمھیں

" کرنا پڑے گا ورنہ مجھ سے کسی بھی لحاظ کی امید مت رکھنا

ویسے کون سا لحاظ دیکھا رہے ہیں آپ بتا دیا ہے آپ نے کہ میں آپکی خواہش

نہیں ہوں آپکی مرضی آپکی خواہش تو سوہائے تھی تو مجھ سے یہ ڈیمانڈ کیوں

کر رہے ہیں" وہ اپنے آنسو پیتی بولی دونوں اس وقت ایک دوسرے کے بہت

قریب کھڑے تھے دارہ تقریبا اسپر جھکا ہوا تھا جبکہ بہارے چاہ کر بھی اس

سے دور نہیں ہو پا رہی تھی۔

دارہ مسکرا دیا۔

سچ تو یہ ہی ہے مگر یہ بھی تو سچ ہے کہ میری ماں نے اپنے پوتا پوتی کے بہت

خواب دیکھے ہیں اور وہ اس گھر کو انکی چہل پہل سے بھر دینا چاہتی تھی اب

میرے پاس دو چار تو بیویاں ہیں نہیں کہ تمھیں چھوڑ کر میں اپنی ماں کی

" خواہش کو ان سے پورا کروں تو

وہ رک گیا اسکی جانب دیکھا بہارے کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

دور ہٹیں" وہ بولی لہجہ کانپ سا گیا تھا۔

دارہ نے اسے زبردستی واشروم میں دھکیل دیا۔

"تب باہر نکلنا جب میری خواہش پوری کرو

وہ مزے سے بول کر پیچھے ہٹ گیا۔

سچ تو یہ تھا اسکا تل اور دارہ کا اسپر حق۔۔۔دارہ کو اسکی جانب مائل ہونے پر مجبور کر رہے تھے اسپر حق کا احساس ہی اتنا غالب تھا کہ دارہ کے اندر اسکی خواہش نے مچل کر کروٹ لی تھی۔۔۔۔

۔۔دوسری طرف بہارے تادیر دیوار سے ٹیک لگائے روتی رہی۔

دل تو کیا ساری رات ہی لگا دے باہر ہی نہ نکلے۔۔۔

اور وہ کافی دیر وہاں ہی کھڑی رہی مگر جب اسکی ٹانگیں شل ہو گئیں اور اسنے دیکھا ہلکا سا دروازہ کھول کر وہ سکون سے موبائل استعمال کر رہا ہے تو اسے نہ چاہتے ہوئے بھی خود سے ہی مجبور ہو کر وہ وہیات لباس اٹھانا پڑا اور جب اسنے دیکھا تو اسے لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی۔

باہر ارہی ہو یہ اندر او" اسکی کڑک آواز پر وہ ایکدم سیدھی ہوئی۔

بہارے بہت زیادہ گھبرا رہی تھی یہاں تک کے اسکے ہاتھوں کی لرزش اتنی تھی کہ اس سے کچھ سنبھل نہیں رہا تھا۔

دارہ نے دروازہ کھولنا چاہا۔

آ۔آرہی ہوں۔۔۔کیا پرو بلم ہے آپ کو" وہ غصے اور غم سے چلائی۔۔

" گریٹ مجھے لگا تم مر گئی ہو اندر ہی اندر

وہ ہنستا ہوا بولا اور پیچھے ہٹ گیا۔

جبکہ بہارے نے وہ پہن لیا مگر ہمت اپنا عکس دیکھنے کی بھی نہیں تھی۔

اسنے واشروم کی لائیٹس بند کی۔

کمرے کی لائٹس اون تھی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا وہ یوں باہر جاتی۔

وہ باہر جا کر اس سے لڑ سکتی تھی ایسی باتیں سنا سکتی تھی وہ خود پیچھے ہٹ جاتا مگر یہاں یوں کھڑے ہونا اسے واقع مار دیتا۔کیونکہ سردیاں اب کافی بڑھ چکیں

تھیں اور رات میں تو بہت زیادہ ہوتی تھی اور بہارے کو تو ضرورت سے زیادہ لگتی تھی

اسنے دوبارہ دروازہ تھوڑا سا کھولا اب لائٹس آف تھیں۔

وہ دروازہ کھول کر باہر آئی اور اس سے پہلے اسکا عکس بنتا۔

اسنے جلدی سے واشروم کا دروازہ اور لائٹ بند کر دیں

آپ آپ جو سوچ رہے ہیں میں ک۔۔ کبھی پورا نہیں کروں گی آپکی خواہش

" کو

وہ غصے سے بولی۔

اور اندازے سے سیدھا چلنے لگی۔

دارہ کو جیسے غصہ چڑھا

" زیادہ نخرے دیکھانے کی ضرورت نہیں ہے

اچانک اسکی ٹانگوں میں ٹانگیں اڑا کر اسنے اسے بیڈ پر گیرا لیا تھا۔

اور ایکدم اسپر حاوی ہوتا وہ بولا۔

بہارے کا جیسے سانس ہی رک گیا۔

"آپ گھٹیا انسان ہے آپ نفس پرست ہیں آپ بے حد برے ہیں

وہ رونے لگی۔

جو مرضی کہو۔" وہ لاپرواہی سے بولا اور سائیڈ لیمپ اون کر دیا۔

جبکہ بس ایک پل کے لیے دارہ کو لگا اسکا دماغ ماؤف ہو جائے گا۔

وہ نہ قابل بیان لگ رہی تھی۔

اور جس حلیے میں تھی اسکی تھی اسکے پاس تھی بے انتہا حسن سے مالا مال اسکے پہلو میں تھی اسکی بیوی کی حیثیت رکھتی تھی۔

دارہ بنا پلک جھپکائے اسکی جانب دیکھنے لگا جو خود کو چھپا رہی تھی مگر کس طرح چھپاتی وہ بلکل اسکے روبرو تھا۔

اسی کیا جانب دیکھ رہا تھا۔

بہارے نے آنکھیں بند کر لیں زور سے آنکھیں میچ لیں کہ شاید اس وقت وہ اس دیو ہیکل شخص کے سامنے کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اسنے اسکے ہاتھوں

کو جکڑ رکھا تھا خود کو چھڑوانے کی جیسے تگ ودو میں وہ تھک گئی تھی اسکی انکھوں سے آنسو بہنے لگے جنھیں دارہ نے بہکتے ہوئے جھک کر چن لیا دونوں کے لیے یہ انوکھا تھا

بہارے تلملا ہی گئی۔

اسکا لمس اسے قبول نہیں تھا جبکہ دارہ کو اسکے مسلسل اگنور کرنے پر غصہ چڑھ رہا تھا۔

تم کچھ نہیں کر سکتی بہارے کچھ بھی نہیں۔" وہ اسکے کان کے قریب بولا۔

ب۔۔بہت برے ہیں آپ" وہ رونے لگی شاید خود کو بے بس تصور نہیں کیا جا رہا تھا۔

خود کو دیکھا ہے کبھی تم کتنی خطرناک ہو" وہ اسکی گردن پر جھکا بہارے نے اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی مگر دارہ کے مظبوط ہاتھوں نے اسے آزاد نہیں کیا۔

دارہ خماری میں بھکنے لگا اسکے حسن کے آگے کون گٹھنے نہیں ٹیک سکتا تھا اور وہ شاید وہ شخص تھا جو بار بار اسکے حسن کی جانب سے چونکتا تھا اور آج جب وہ مکمل دسترس میں آئی تو اسنے اپنا حق وصول کرنا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ بہارے کی سانسوں کو بے ہنگم کر گیا وہ جو ضد تھی شاید دارہ کے عمل نے توڑ دی تھی وہ بے ہمت سی بے بس ہونے لگی۔

دارہ نے اسکے ہاتھوں پر گرفت کو ڈھیلا کیا۔

اور دارہ نے اسکا چہرہ سختی سے جکڑ لیا بہارے نے آنسوں سے تر آنکھیں کھولیں۔

وہ مسکرایا اسکی آنکھوں میں دیکھ کر

مجھے یقین ہے یہ جو تم نے ہمت ہاری ہے

تم بھوکی ہو صبح سے۔۔۔

مگر کیا کر سکتے ہیں تمھارے حصے کا سارا میں کھا چکا ہوں۔اور یہ تمھارا تل شاید اپنے رنگ کھودے آج معاف کرنا" وہ ہنسا اور اسکے چہرے پر جھکا

شدت ایسی تھی کہ بہارے بے چین ہوئ ہھڑ پھڑائ۔

خود کو آزاد کرانے کی کوشش میں سر پٹخنے لگی مگر دارہ

کو وہ تل پسند تھا شروع دن سے اسکی توجہ کا مرکز رہا تھا۔

اسنے اسے مزید کچھ منٹوں میں بے بس کر دیا

کہ وہ اب کوئ زور نہیں آزما رہی تھی۔

دارہ رفتہ رفتہ اسپر حاوی ہوتا گیا اور وہ بے بس ہوتی گئ۔اس میں واقعی ہمت نہیں رہی تھی جبکہ وہ شیر بنا اپنی۔ من مانیوں پر اترا ہوا تھا۔ بہارے کے جہاں وہم و گمان میں بھی یہ سب نہیں تھا اسے اسی چیز کا سامنا کرنا پڑا تھا ایک بات تو طے تھی کہ وہ جس چیز کا تصور نہیں کرتی تھی دارہ سکندر اسی چیز سے آگے چلتا تھا۔اور۔شاید آگے بھی زندگی میں وہ اس سے چھ قدم آگے ہی رہنا تھا۔

دارہ نے اپنی شرٹ اتار کر پھینکی۔تو بہارے نے خود کو سمیٹ لیا۔

مگر دارہ کے دماغ پر صرف بہارے سوار تھی اپنا حق سوار تھا اپنی حثیت سورا تھی آج کی یہ قربت ایک اور بھی درس دیتی تھی بہارے کو کہ وہ اسپر کتنا حق رکھتا ہے۔

وہ اسکی بیوی ہے دارہ نے اسے ثابت کرنا تھا اور رفتہ رفتہ وہ اسے ثابت کر رہا تھا۔

اسکا تل معصومیت سے جیسے دارہ کو دیکھ رہا تھا جسے بار بار دارہ۔اپنے قبضے میں کر لیتا۔

وہ بے جان سی ہو رہی تھی اور دارہ اسے خود میں الجھا رہا تھا۔

تمھیں ساری زندگی میری قربت کو یوں ہی سہنا ہے بہارے۔یوں ہی سہنا ہے۔

کیونکہ تم میری ہو۔دارہ سکندر اپنی چیزوں پر حق جماتا ہے انھیں یوں ہی نہیں چھوڑ دیتا۔

تمھیں کوئ اور چھو بھی نہیں سکتا۔

وہ دیوانگی سے۔اسکے کان میں بول رہا تھا۔

جبکہ بہارے اسکی سرگوشیوں کو سن رہی تھی۔مگر ہمت نہیں تھی ایک لفظ بھی بولنے کی۔

وقت یوں ہی کروٹیں لیتا رہا۔اور دارہ سکندر کی ہر شدت کو بہارے نے سہا

۔

اسنے پہلی بار دن نکلتے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

اپنی پیشانی پر اسکا لمس محسوس ہوا۔پھر اپنے تل پر۔ایک شدت بھرا اور پھر وہ ایکطرف ہو گیا۔اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود میں بھینچ لیا۔

بہارے کورونا ارہا تھا اور وہ اسکے بالوں کو انگلیاں چلا رہا تھا

گھیری گہل میں اترتے اسنے آخری لفظ بس یہ ہی کہے تھے۔

م۔۔مجھے ن۔۔ نفرت ہے آپ سے"۔۔۔۔

جبکہ اسکے کانوں نے اسکا تر کی باتر کی جواب بھی سنا تھا

مجھے بھی تم سے محبت نہیں ہے۔"اسکے گال کو شدت سے چھوتے وہ بولا تھا

۔

بہارے نے اسکے ہی سینے میں چہرہ چھپالیا تھا۔

جبکہ وہ ایک بار پھر اسکی پیشانی پر پیار کر گیا کمبل اچھے سے اسپر ڈال کر وہ گھیری نیند میں اترتا اسے سن کر خود بھی جلد ہی سو گیا۔۔۔۔۔۔

رات بھی معاذ نے اس سے کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی اب جب وہ جلدی اٹھ گئی اور لون میں بیٹھی تھی تو وہ باہر سے جاگنگ کر کے آیا اور سیدھا اندر چلا گیا جبکہ وہ اسے دیکھ کر اٹھی تھی مگر دوسری طرف سے کوئی عمل نہیں آیا اور وہ اندر چلا گیا وہ واقعی ہی خفا ہو گیا تھا وہ کچھ پریشان سی ہو گئی مگر کرتی کیا۔

اسنے اداسی سے اندر کی راہ لی اور سب کے لیے خود ہی ناشتہ بنانے لگی

جبکہ وہ اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔

محسوس ہو رہا تھا اسکا رویہ۔

یا تو پیچھے ہی پڑ گیا تھا اور اب بلکل بھی نہیں دیکھ رہا تھا اسے۔

وہ اسکے لیے ناشتہ بنانے لگی ناشتے میں کافی بنائی اور اور کچھ سمجھ نہیں آیا کچھ بھی تو اسنے اسکے لیے ٹوسٹ بنا لیے

ٹرے میں ناشتہ لگا کر وہ باہر نکلی۔

ابھی وہ معاذ کے کمرے میں جانے کا سوچتی ہی کہ سعدا گیا

اوہ بہت شکریہ بھابھی آپ نے بنا دیا رات بڑی مشکل سے سویا ہوں یقین مانیے سمجھ ہی نہیں لگ رہی تھی ایسے وحشیوں والی بھوک کیوں لگی ہے مجھے"

وہ ٹرے اسکے ہاتھ سے کھینچ کر چیئر پر بیٹھا اور مزے سے کھانے لگا

معاذ کی نگاہ وریشہ سے ملی۔

جو پریشانی سے اسے دیکھنے لگی وہ تو اسی کے لیے لے جا رہی تھی غصے سے اسے گھور کر وہ کچن میں خود ہی چلا گیا۔

تبھی وہاں فائق بھی اگیا وہ کسی کو فون ملا رہا تھا

یار معاذ مجھے بھی ایک کپ دے دو سر درد کر رہا ہے کب سے بلال کو کال کر رہا ہوں یہ شخص ایسے غائب ہو گیا ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ غصہ آرہا ہے مجھے اسپر مما بارات سے پریشان ہیں اور یہ عجیب گھامڑ آدمی ہے

"ایک بات کے پیچھے پڑا ہے

وہ تپ کر بولا۔

معاذ نے دو کپ ریڈی کیے۔

میں بنا دوں" وریشہ کچھ جھجھکتے ہوئے بولی کیونکہ وہ سب ہی اٹھ رہے تھے۔

معاذ نے کوئی جواب نہیں دیا

نہیں بھابھی تکلف کیوں کریں گی آپ جب کام والی مائی ہے تو آپ زحمت نہ کریں"

وہ دانت نکال کر معاذ کو دیکھنے لگا

"ہر وقت بکواس کروالو بس

معاذ نے بھڑک کر کہا۔

اوپس مزاج گرم ہیں "فائق نے اسکے ہاتھ سے کپ لیا کبھی وہ اسکے سر میں دے مارتا۔

معاذ باہر نکل گیا جبکہ وریشہ اداسی سے گھیرہ سانس بھر گئ۔

" مجھے لگتا ہے۔۔۔م۔میری وجہ سے

وہ بولی تو فائق نے اسکی جانب دیکھا

آپکی وجہ سے کیوں حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ آپ دونوں کی شادی کا ذکر نہیں چھیڑا۔

تو اس میں اتنا برا ماننے والی کیا بات ہے یہ تو اسنے شادی ہی نہیں کرنی تھی اور اب تیور دیکھو اسکے "فائق کچھ اور سمجھا تھا اسکی پشت گھورتا بولا

نہیں وہ "وریشہ چپ ہو گئ۔

اوہو "فائق اپنے آپ کہانی سوچ چکا تھا اسکے چپ ہونے پر۔۔۔

تو آپ نے نواب کو منہ نہیں لگایا تو اسکا منہ بن گیا

کتنا تیز آدمی ہے ہمارے سامنے کیسے اتراتا ہے اور پیچھے پیچھے گھنا میسنا" وہ نفی میں گردن ہلانے لگا

نہیں ویسا تو کچھ بھی نہیں ہے بس۔" وہ کچھ بول نہیں پائی جھجھک بھی رہی تھی۔

ارے آپ ٹنشن نہ لیں ابھی دیکھیں کیسا دماغ درست کرتا ہوں اسکا" وہ باہر آ گیا وریشہ بھی کچن کے دروازے میں اکھڑی ہوئیں معاذ موبائل سکرول کر رہا تھا

اوئے توبھا بھی سے کیوں نہیں بول رہا جب ہمارے پیچھے بولتے ہوئے کوئی تکلیف نہیں تو ہمارے سامنے بولتے ہوئے کیوں تجھے دورے پڑتے ہیں" فائق نے اسکا موبائل چھینا۔۔۔

فائق" وہ اتنے غصے سے بولا کہ ایکدم سب کی ہنسی کو بریک لگے تھے۔

معاذ بنا کچھ بولے اسے گھور کر اس سے موبائل چھینتا وہاں سے اپنے روم میں چلا گیا جبکہ کافی کا مگ بھی ساتھ لے گیا تھا

لگتا ہے معاذ بھائی اپنے اصل روپ میں اچکے ہیں" سعد بولا تو فائق نے سر ہلایا۔

ہاں لگ تو ایسا ہی رہا ہے" وہ دونوں ایک دوسرے سے مخاطب تھے اور وریشہ کی جان پر بن رہی تھی۔

وہ تھوک حلق میں نگلتی جلدی سے روم میں بھاگ گئی کیونکہ بہت چاہ کر بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس سے بات کرنے کی۔

اسکی آنکھ کھلی تو خود کو ارتاش کے بازوؤں میں پایا ایکدم شرما کر گھبرا کر جھجھک کر وہ اس سے دور ہوئی تو ارتاش کی بھی اسکی اس ہلچل پر آنکھ کھل گئی۔

اور اسکا دماغ پورے حواسوں میں اگیا مگر اسنے ترچھی نظروں سے سوہائے کو دیکھا جو جھجھکتی ہوئی کچھ فاصلے پر ہو رہی تھی۔

"خوامخواہ چمٹنے کی ضرورت نہیں

سرد لہجے میں کہہ کر وہ کروٹ موڑ گیا

سوہائے شرمندگی سے دھری ہونے لگی کیا وہ واقعی سوتے سوتے اسکے بازوؤں میں چلی گئی مگر مگر ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا۔

وہ اور عینی ساتھ ہی سوتی تھیں پھر ایسا کیوں ہوا۔

بے حد شرمندہ سی وہ بستر سے اٹھی اور جلدی سے واشروم میں چلی گئی شاید اس سے چھپنا چاہتی تھی جبکہ نیند میں بھی ارتاش کے لبوں پر مسکراہٹ تھی

۔

جیسے وہ اسکو تنگ کر کے بے حد خوش ہو رہا ہو۔ کیونکہ اسنے بھی کوئی گھٹ اسے تنگ نہیں کر کے رکھا تھا۔

سوہائے کی دوسری طرف ہمت نہیں تھی وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو وہ اب تک سو رہا تھا اسکا ارادہ تھا جلدی سے وہ وہاں سے غائب ہو جائے اور ہوا بھی ایسا ہی اسنے کچھ نہیں کہا تو وہ باہر نکل گئی باہر آئی تو تھوڑا سکون ہوا۔

وہ اسکی وجہ سے بلکل بدل گیا تھا کیسے غصے سے بولا تھا ابھی بھی۔

وہ افسردہ سی ہو گئی اُسنے بھی تو اسکے ساتھ کچھ اچھا نہیں کیا تھا

کیسے اسے انکار کر دیا تھا اور جب ضرورت پڑی تو اسے ہی استعمال کیا۔ مگر وہ اپنی ماں کی وجہ سے مجبور تھی ورنہ کبھی بھی اسکے علاؤہ کسی دوسرے شخص کو نہیں سوچا تھا وہ اسی سوچوں میں چلتی جا رہی تھی کہ فرزانہ سے ٹکرا گئی۔

جس کا رو رو کر الگ برا حال تھا

امی" اسنے ماں کا چہرہ تھام لیا۔ حیران تھیں فرزانہ کی آنکھیں رونے کے باعث سوجی ہوئیں تھیں

مجھے معاف کر دو سوہائے مجھے۔۔ جس پر بہت بھروسہ تھا دیکھو وہ کیسے تنہا چھوڑ گئے ہاں ارتاش بہت اچھا ہے اسنے میری عزت کو اپنا لیا اس مشکل گھڑی میں جب جب کوئی نہیں اپنا تا میری بیٹی کو بارات کا لوٹ جانا کوئی عام بات تو نہیں بارات کا نہ آنا اور دولہن کی منتظر نظریں عام بات نہیں تھیں

" میری بچی مجھے بہت خوف آیا تھا بہت۔

وہ اسے سینے سے لگائیں بہت زیادہ پریشان اور غمزدہ دیکھ رہیں تھیں سوہائے کی بھی آنکھیں بھیگ گئیں کیونکہ اس لمحے تو وہ خود بھی جیسے بے آسرا ہو گی تھی

اگر ارتاش نہ اپناتا تو کون اسے اپناتا۔

وہ ماں کے سینے سے لگی رہی جبکہ فرزانہ اسے پیار کرتی رہیں تھی تادیر اور پھر وہاں سے کمرے میں لے گئیں سوہائے کے ہی وہاں وریشہ اور عینی پہلے سے ہی موجود تھیں۔

" وہ اسکا رویہ تمھارے ساتھ ٹھیک ہے کیا

فرزانہ ایک ماں کی حیثیت سے پریشان تھیں کیونکہ انھوں نے بھی کچھ کم نہیں کیا تھا ارتاش کے ساتھ۔۔۔

اور اب وہ فکر مند تھیں کہ ارتاش کا رویہ انکی بیٹی کے ساتھ یقیناً برا ہو گا۔

"امی۔۔آپ فکر مند نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا وقت کے ساتھ

سوہائے انکے ہاتھ تھام کر بولی۔یعنی کچھ ٹھیک نہیں تھا وہ مزید پریشان ہوئیں اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

فرزانہ خاموش ہو گئ۔۔

آپ پریشان مت ہوں "سوہائے آہستگی سے بولی اور انکے آنسوں صاف کیے

"میں ارتاش سے معافی مانگ لوں گی

فرازنہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

وہ تینوں چپ رہ گئیں۔۔ مگر سوہائے کو ماں کی یہ بات اچھی نہیں لگی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے غلطی ساری ان لوگوں کی تھی۔ مگر ماں اسطرح جھک کر معافی مانگتی اسے اچھا نہیں لگا تھا

وہ اٹھ کر فریش ہو کر نیچے ایا تو گھر میں سب تھے سب اس وقت تک اٹھ چکے تھے بہارے کا ناشتہ لے جانے کی تیاریاں ہو رہیں تھیں۔

ارتاش کسی سے فون پر بات کر رہا تھا اسنے کسی کی جانب نہیں دیکھا تھا

" امی پلیز ناشتہ دے دیں مجھے ابھی جانا بھی ہے۔رات لیٹ آؤں گا

اسنے نصرت کی جانب دیکھا کچن میں جھانک کر۔۔

سوہائے نے اسکی جانب نگاہ اٹھائی۔وہ بھی ڈائینگ پر ہی بیٹھی تھی اباجی سے خاص کر ملنے گئی تھی انھوں نے ارتاش کے بارے میں پوچھا بھی تھا مگر وہ مسکرادی تو وہ چپ ہو گئے شاید وہ جائز تھا اور اسکا یہ ہی ری ایکشن تھا۔

نصرت نے اسکے سامنے ناشتہ رکھا۔

لیکن بیٹا کہاں جانا ہے تم نے اس وقت

" شادی ہوئی ہے تھوڑے دن چھٹیاں ہی لے لو

نصرت بولی تو اباجی نے اور احمد صاحب نے بھی پیچھے سے کہا

" ہاں چھٹیاں لے لوں۔

نہیں چھٹیاں نہیں لے سکتا میری شادی کون سا پلینگ سے ہوئی ہے

" زبردستی ہوئی ہے اور ایسی شادیوں پر۔کام سے فارغ نہیں ہوا جاتا

وہ تلخی اسے کہہ کر ناشتہ کرنے لگا اس بات پر تو اسے سب سے زیادہ غصہ تھا

کہ اپنے لیے جو بھی کیا اسنے خود ہی کیا نہ یار دوستوں نے کچھ کیا نہ ہی اسکے

باپ اور اباجی نے اسنے سب کے سامنے اپنی محبت کی داستان رکھی تھی۔

آج اگر دارہ اسکو یہ سب کرنے پر نہ اکساتا تو یہ لڑکی جو۔اسکے سامنے اسکی

بیوی بنی آنکھیں چرا رہی تھی اسی سے کسی اور کی بانہوں میں ہوتی۔

سب ایکدم چپ ہو گئے تھے۔

"کمرے میں آوارتاش تم میرے

اباجی کہہ کر اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ ارتاش سکون سے ناشتہ کر رہا تھا۔

وہ اب کسی کو کھاتے میں رکھنے والا نہیں تھا۔

ارتاش جو تمھارے اباجی بات کریں اسے سمجھ لینا" نصرت نے کہا

امی آپ فکر کیوں کر رہی ہیں فلحال تو میں سب سمجھ گیا ہوں اینی ویز مجھے رات لیٹ ہو جائے گا آپ پریشان مت ہونا" کہہ کر وہ ماں کے پاس سے اٹھ کر آخری نظر اسکے جھکے چہرے پر ڈال کر وہاں سے اٹھ کر ابا جی کے کمرے میں آگیا وہاں معاذ پہلے سے موجود تھا ارتاش نے معاذ سے رخ ہی موڑ لیا۔

" بیٹھو

ارتاش بیٹھ گیا۔

"جوائیں بن کر آئے ہو یہ پوتے

وہ پوچھنے لگے

آپکو کیا لگ رہا ہے" ارتاش نے انکی جانب دیکھا

تمھارے تیور تو بتا رہے ہیں جوائ بن کر آئے ہو" ابا جی نے گھور کر دیکھا وہ چپ ہو گیا

ٹھیک ہے جو کچھ ہوا تمھارے ساتھ زیادتی ہوئ ہے۔ مگر اسکا یہ مطلب

" نہیں سارے گھر کو تم باتیں سناؤ اور ذلیل کرو

میری کہاں مجال ہے میں تو وہ انسان ہوں جس نے اپنی محبت کو ٹوکرے میں رکھا اور سب کے سامنے بھیک مانگنے نکل گیا۔

مگر کسی نے میری سنی ہی کہاں۔آج اگر قدرت یہ فیصلہ نہ کرتی تو کیا لگتا ہے

" اباجی آپکو سوہائے میرے کمرے سے نکلتی

وہ تلخی سے بولا۔

" ارتاش

پلیز معاذ مجھے کسی سے بات نہیں کرنی فلحال مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اور فکر نہ کرو تمھاری بہن کے ساتھ شہروز بھائی والا کوئی سلوک نہیں کروں گا۔

"انھیں اسی بات کا تو خوف تھا۔یہ ہی تو خوف تھا ان لوگوں کو کہ وہ شہروز جیسا ہے۔وہ اپنی بیٹی کی سیفٹی ہی تو سوچ رہے تھے۔

ارتاش اسے طعنہ مارتا وہاں سے نکل گیا۔

جبکہ معاذ نے سر تھام لیا۔

جاؤ اسکے پیچھے۔

ہو جائے گا ٹھیک ابھی غصے میں ہے "ابا جی نے کہا تو معاذ اسکے پیچھے بھاگا اور وہ باہر۔جو گاڑی میں بیٹھنے والا تھا معاذ نے ایکدم اسے روک لیا۔

یار تم جانتے ہو امی بلکل راضی نہیں ہو رہیں تھیں "معاذ نے بتایا اسنے کوشش کی تھی مگر بے سود گئی تھی

میں نے تم سے شکایت نہیں کی "وہ سر جھٹک کر بولا

میں جانتا ہوں مگر یار پلیز۔ہم دوست ہیں میرے دل کی اولین خواہش تھی کہ میری بہن کی شادی تم سے ہو مگر مما بہت آگے جا رہیں تھیں وہ رک نہیں رہیں تھیں۔۔

وہ کسی کے کہنے میں نہیں ا رہیں تھیں

"ٹھیک ہے چلو اب جو بھی ہوا قدرتی طور پر ہو ہی گیا

وہ بگڑا بگڑا سا بولا۔

پلیز ناراضگی ختم کرو یار تمھارے بغیر تو ادھورے ہیں ہم سب ایک دوسرے کے بنا ادھورے ہیں"

معاذ بولا تو ارتاش نے گا گلز اتار کر اسکی جانب دیکھا۔

جزبات اسکی آنکھوں میں دکھ رہے تھے۔

رلائے گا اب" وہ ہنسا۔ جبکہ اسکے بغل گیر ہوا۔

معاذ بھی ہنستا ہوا اسکے گلے لگ گیا۔

اب تم اندر چلو" معاذ بولا

نہیں بھئ مجھے آرڈرز ہیں ڈیوٹی کے فلحال میرا جانا ضروری ہے مگر جلدی ا

" جاؤں گا

اسنے کہا اور شانا تھپتھپا کر اپنی گاڑی لیتا وہاں سے چلا گیا جبکہ معاذ کے سر سے

ایک وزن اتر گیا تھا۔

نورت" فرزانہ نے نصرت کی جانب دیکھا۔

نصرت جانتی تھی وہ کیا کہنے والی ہے

آپ فکر نہ کرو وہ ٹھیک ہو جائے گا" نصرت کو اندازا تھا وہ ایک ماں ہے وہ پریشان ہو سکتی ہے۔

نہیں میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔ میں میں نے ہی سب غلط کیا مجھے اپنے بھانجے پر اتنا مان تھا کہ ارتاش میں ہی ساری برائیاں نظر آتی تھیں آپ سے رویہ برار کھا میں بے حد شرمندہ ہوں آپ سب میری بیٹی کو دل سے قبول کر لیں میں میں"

ارے کیسی باتیں کر رہی ہو" رابعہ نے فرزانہ کے جڑے ہوئے ہاتھ کھولے

۔

سوہائے تو ہماری بچی ہے۔ وہ تمھاری ہے بھی نہیں وہ تو شروع سے ہی ارتاش کی تھی اور دیکھو اسی کی ہوئی قسمت میں ان دونوں کا ساتھ لکھا تھا پھر اہتشام کے بھاگ جانے اور۔ چلے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم پریشان نہ ہو۔

رابعہ نے کہا تو نصرت نے بھی مسکرا کر سر ہلایا

ایسا ہی ہے اور سوہاے میرے ارتاش کی دولہن ہے اس سے زیادہ بھلا کون

"عزیز ہو گا مجھے

وہ پیار سے بولیں۔اور سوہائے کو سینے سے لگا لیا۔

" ارتاش بھی ٹھیک ہو جائے گا۔پریشان نہ ہو

فرزانہ کے دل کو تسلی ہوئ تھی اور شرمندگی اور بھی زیادہ ہو رہی تھی کہ وہ تو اتنی اچھی تھی پھر بھی وہ اسکے ساتھ ہمیشہ برا رویہ رکھتی رہی۔

"اب بس تم بھی اپنی بہو کو قبول کرو اور بیٹے کی بارات کا سوچو

رابعہ نے کہا جبکہ۔فرزانہ نے وریشہ کی جانب دیکھا جو کچھ کنفیوز سی تھی۔ سر جھکائے کھڑی تھی۔

نہیں بھابھی بس۔یہ شادی تو۔ایسے ہی ہو گئ۔میں اپنے بیٹے کی پوری دھوم دھام سے شادی کروں گی۔

"اب میرا داماد بھی تو مجھ سے راضی ہو جائے

فرزانہ نے مسکرا کر نصرت کو دیکھا اور وریشہ کو ساتھ بیٹھا لیا

وریشہ کے ساتھ ساتھ سب۔بہت خوش ہوے تھے۔

فرزانہ کے رویے کے بدلنے پر۔

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔"سب ہسنے لگے تھے مگر وریشہ کے دل میں فکر تھی۔

دوسری طرف سوہائے بھی فکر مند تھی

چلواب جلدی جلدی سب اٹھو سوہائے کو لینے جانا ہے اسکا ناشتہ لے جاتے

"ہیں اور اباجی سے پتہ کرتی ہوں ولیمے کی دعوت آج کی ہے یہ کل کی

رابعہ بولی۔

توسب نے سر ہلایا۔

چلو جاؤ سوہائے اچھے سے تیار ہو جاؤ۔بھئی ایک دن کی دولہن ہو"نصرت

مسکرا کر بولی۔

توسوہائے سر ہلا کر اٹھ گئی۔

جاؤ بیٹا تم بھی۔تیار ہو جاؤ"فرزانہ نے بھی نصرت کی جانب دیکھ کر۔وریشہ

کو کہا۔

وریشہ بہت خوش ہوئی تھی وہ۔لوگ بہارے کے گھر جانے کے لیے اٹھنے لگے تبھی شہروز نے ماں کو پکارہ

رابعہ نے اسکی طرف دیکھا۔

" وہ میں کہہ رہا تھا آپ لوگ تیار نہیں ہوئے۔جانا نہیں ہے۔

شہروز کی شکل دیکھ کر۔سب دبا دبا ہنسے تھے

" بہارے سے زیادہ لگتا ہے اس لڑکے کو اپنی بیوی کو دیکھنے کی خواہش ہے

رامین نے اسے چھیڑا تو وہ۔

مسکرا دیا۔

میری بیوی ہے افکورس اسے دیکھنے کی خواہش بھی مجھے ہی ہو گی" وہ شانے آچکا کر انھیں جلد تیار ہونے کا کہہ کر وہاں سے چلا۔گیا جبکہ سب ان دونوں سمیت سب کی اچھی زندگی کے دعا گو تھے۔

شاید کمرے کے ماحول اور تھکاوٹ نے یا پھر گھیری نیند نے دونوں کو ہی اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔

کہ دن کا دن چڑھا آیا اور وہ دونوں سوتے رہے گھر پر نشرہ اور امی ہی تھیں اور نہ ہی ناشتہ ابھی بہارے کے گھر سے آیا تھا تبھی ان دونوں نے دونوں کو ہی ڈسٹرب نہیں کیا۔

نشرہ کے پاس مسلسل شہروز کی کالز ارہیں تھیں۔

اور سوال ایک ہی تھا میں لینے اجاؤں تمھیں جبکہ وہ اسکی بے تابیاں پر اتنا خوش تھی کہ چہرہ خوشی سے ہی پھولنے لگا تھا اور امی نشرہ کی جانب سے مطمئین ہوئیں تو دارہ کی جانب سے فکر لگ گی مگر وہ جانتی تھی وہ من مانی کرنے کا قائل تھا وہ انکی بات سنے گا ہی نہیں نشرہ تو بیٹی تھی اور بیٹیاں تو جلدی ڈھل جاتی ہیں اور دارہ سکندر انکا وہ بیٹا تھا جس نے ہر ذمہ داری کو بہت چھوٹی عمر سے سنبھالا تھا تبھی وہ ضد کا پکا تھا وہ اپنی بات سے آگے چلنے بھی

نہیں دیتا تھا کسی کو مگر یہ بھی جائز تھا کبھی ناجائز کسی کام کی ضد نہیں کی تھی اسنے۔

الارم کافی دیر سے بج رہا تھا۔

دارہ نے جھنجھلا کر ٹیبل پر ہاتھ مارا اور سائیڈ ٹیبل کلاک زمین پر پھینک دیا مگر شاید وہ بھی ڈھیٹ تھا تب ہی بجتا رہا۔

بلکہ ایسا محسوس ہو رہا تھا اور بھی تیزی سے بج رہا تھا تبھی اسے آنکھیں کھولنی پڑیں جبکہ ایسا محسوس ہوا گویا ہاتھ بھی سن ہو چکا ہے۔

اسنے چہرہ موڑا وہ سکڑی سیمٹی اب بھی اسکے بازوؤں میں اسکے سینے میں چہرہ چھپائے گھیرے سانس بھر رہی تھی۔

دارہ نے اسکے سر کے نیچے سے پہلے ہاتھ نکالا۔

اور اٹھ کر بیٹھ گیا

"توڑ دیا میرا ہاتھ

وہ اپنے ہاتھ کو دباتا کراہتا بولا تھا۔

بے زاریت اور الجھن ہو رہی تھی شاید وہ مزید سونا چاہتا تھا مگر اسے یہ ہوش آ گیا تھا کہ کل اسکی شادی ہوئی ہے اور شادی کی پہلی صبح ہے اور باہر اسکی ماں اور بہن ہیں یہ اتنی دیر کمرے میں بند رہنا اصولاً بلکل جائز نہیں تھا۔

وہ اٹھا ایک نظر پھر بہارے کی جانب اٹھی۔

کمبل ذرا سرک گیا تھا اسکی ہلچل سے مگر دوسری جانب وہ ہوش میں ہوتی تو خود کو کب کا چھپا لیتی۔

دارہ نے سکون سے اسے دیکھا تھا۔

گزری شب اپنے نشانات کافی چھوڑ گئی تھی اسپر جو صاف اور واضح نظر آ رہے تھے۔

نہ جانے اسکی نظروں کی تپش تھی یہ کچھ اور بہارے نیند میں ہی اسکی جانب سے رخ موڑ گئی۔

دارہ جبکہ نظر پھیر گیا۔

الارم کا گلہ گھونٹ کر وہ فریش ہونے چلا گیا فریش ہو کر اچھا احساس ہوا تھا اور اسنے شاور بھی ٹھنڈے پانی سے لیا تھا۔

تاکہ وہ ہوش میں آجائے ورنہ حالات تو ایسے تھے کہ مد ہوش ہی پڑا رہتا وہ خود بھی مگر وہ ہوش میں اگیا تھا۔

وہ باہر نکلا کمرے کی لائٹس اون کی تو اسکے دلکش حسین چہرے پر ہلکی سی ناگواری آئی تھی وہ مسلسل اسے ہی نوٹس کر رہا تھا۔

وہ جانتا تھا ہوش میں آتے ہی شاید وہ اپنا حلیہ اور دارہ کو یوں اسے دیکھتے پا کر پاگل نہ ہو جائے تبھی اپنی شرٹ جو بیڈ کے پاس ہی پڑی تھی اٹھا کر اسپر پھینک دی۔

اور خود تیار ہونے لگا اسنے اپنا سیل فون چیک کیا تھا ایک ضروری میل تھی اور اسے ایک دو گھنٹے کے لیے کام پر جانا ہی پڑتا۔

تبھی وہ ریڈی ہو رہا تھا۔

اور جب وہ تیار ہو گیا اور بہارے پھر بھی نہ اٹھی تو

وہ توجہ دیے بنا ہی باہر نکلنے لگا کہ رک گیا مڑ کر اسکی جانب دیکھا۔

اور بس دماغ نے اپنی مرضی ٹھان لی۔

وہ اسکی جانب بڑھا اور اسے جھنجھوڑ دیا

اس میڈیم اپنے گھر میں نیند پوری نہیں کی تھی جو ایک دو سال کی نیند پوری کرنے میرے گھر آئی ہو" اسنے کہا۔

"س۔۔ سونے دیں مجھے

وہ ہلکی سی آنکھیں کھول کر اسکو دیکھتی اپنے بازو اس سے آزاد کرا گئی جبکہ نیند سے بھاری ہوتی آواز دارہ کو شدت سے محسوس ہوئی تھی مگر اس وقت کسی بھی چیز کو اہمیت دیے بنا وہ دوبارہ اسے جھنجھوڑ گیا

"بعد میں سونا اٹھو ابھی مجھے آفس جانا ہے ناشتہ تم بنا کر دو گی

وہ گھڑی پہنتے ہوئے بولا

بہارے کو لگا اگر وہ آنکھیں بھی کھولے گی تو جیسے اسکے سر پر کوئی ہتھوڑے مار رہا ہو گا

اور آنکھیں کھولنا ہی بھاری تھی اسکے لیے۔

اٹھ رہی ہو یہ اٹھاؤ پھر تمھیں" وہ اب کے سختی سے بولا کیونکہ وہ دوبارہ نیند میں جا رہی تھی۔

کیا مصیبت ہے آپکے ساتھ" اچانک وہ غصے سے بھڑ کتی اٹھ گئ۔

دارہ نے غور سے اسکیطرف دیکھا جبکہ بہارے سٹپٹا ہی اٹھی۔

مجھے کوئ مصیبت نہیں ہے سیدھی بات ہے سوئیٹ ہارٹ میری بیوی جب میرے کمرے اور گھر میں ہے تو کام میری ماں بہنیں کیوں کریں گی اب اٹھو شاباش اور ناشتہ بناؤ۔" بہارے کے سرخ ہوتے چہرے پر حق بھری مسکراہٹ اچھالتا اسے مزید تپاتا وہ بولا تھا

" میں باہر جا رہا ہوں مجھے پانچ منٹ میں تم میرے سامنے چاہیے ہو

وہ ٹائم دیکھتا اسے وارن کرتا باہر نکلنے لگا۔

مجھے نہ اپکے گھر کے کسی کام میں دلچسپی نہیں ہے جو لوگ پہلے کرتے تھے وہ

" اب بھی کر لیں میں سو رہی ہوں

اسکی شرٹ کو خود پر سے وہ ہٹا نہیں سکتی تھی مجبوری تھی مگر غصہ تو بہت تھا تبھی اسے دو ٹوک جواب دے کر وہ دوبارہ لیٹتی کے وہ جو اپنی شرٹ کے کھڑا بازو فولڈ کر رہا تھا اسکے سر پر دندناتا ہوا پہنچا اور ایکدم اسپر سے کمبل الٹ دیا۔

بہارے کی چیخ نکلی۔

جبکہ دارہ نے اسے بازوؤں میں آچک لیا اسکی لاکھ مزاحمت کے باوجود بھی وہ اسے زبردستی واشروم میں لے آیا۔

مزید کچھ بھی مجھ سے کرانا ہے یہ اتنا کافی ہے" سرد لہجے میں سوال کیا

بہارے ایک لفظ منہ سے نکال نہیں پائی کیونکہ اسکی پوزیشن بلکل اس قابل نہیں تھی وہ جھگڑا کرتی۔

دارہ طنزیہ مسکرایا اور باہر نکل گیا جبکہ اسنے کھینچ کر دروازہ اسکے منہ پر مارا تھا

دارہ ناگواری سے اس بند دروازے کو دیکھتا رہا۔

اور خود باہر نکل گیا۔

یہ جنگ تو شاید ساری زندگی کی تھی ایک شیر تھا تو دوسرا سوا سیر۔۔

وہ باہر آیا تو امی اور نشرہ چائے پی رہیں تھیں۔

اسنے عادت کے مطابق سلام کیا امی اسکی جانب دیکھ کر مسکرائیں اور اٹھ کر اسکی پیشانی چوم لی۔

جبکہ وہ کچھ خفیف سا ہوا تھا۔

مجھے تھوڑی دیر کے لیے کام پر جانا ہے پندرہ منٹ تک نکلتا ہوں بس" وہ ان دونوں کے بیچ بیٹھتا بولا۔

کیوں بہارے کا ناشتہ ارہا ہے تم ناشتہ نہیں کرو گے اور ویسے بھی سب ارہے ہیں اباجی کو بلکل اچھا نہیں لگے گا دارہ تم چھٹی کر لو آج" نشرہ پریشانی سے بولی

اپی آپ اب بھی ڈر رہیں ہیں اپنے سسرالیوں سے انکے گھر کی سب سے بھاری چیز تو میں اپنے گھر لے ایا ہوں اب وہ لوگ بھی خوش اور آپ بھی خوش" وہ شانے آچکا کر بولا تو امی نے اسکے سر پر چپت لگائی۔

" تمھاری زبان نہ آج کل بہت چلتی ہے

وہ خفگی سے بولیں

" سچ بولا ہے یار میں نے

وہ بولا۔

"چپ ہو جاؤ بس میں ناشتہ بنا کر لاتی ہوں تمھارا

آپ کیوں" وہ فورا انکا ہاتھ تھامتا انھیں بیٹھاتا ہوا بولا۔

بیوی کو صرف عیاشی کے لیے نہیں لایا میں" وہ بولا تو امی اور نشرہ سر تھام گئیں وہ کچھ زیادہ ہی بے ہودہ ہو چکا تھا۔

دارہ اسکے ہاتھ کی مہندی کا رنگ بھی ابھی نہیں اترا اور تم دوسرے دن اس سے کام کی توقع کر رہے ہو۔

جب آپ دوسرے دن ہی اپنے سسرال سے مائیکے واپس آسکتی ہیں تو میری بیوی بھی دوسرے دن کچن میں جا سکتی ہے یہ فضول رسمیں ہیں آپی میں

"نہیں مانتا انھیں

سامنے سے آتی بہارے کو دیکھ کر وہ بولا

وہ ہلکے پیلے رنگ کے لباس میں تھی جبکہ دارہ نے نوٹ کیا اسنے خود کو میکپ سے کور کیا ہوا تھا وہ اپنی مسکراہٹ روک گیا۔

اسکی شدتوں کو چھپا کر وہ ذرا غصے سے باہر نکلی تھی جبکہ اسے امید نہیں تھی وہ باہر بھی آئے گی مگر اسے یاد آیا کہ وہ بھوکی تھی خود بھی تبھی شاہد بھوک اسے یہاں تک لے آئی۔

بہارے کی جانب دیکھ کر امی اور نشرہ بے تابی سے اٹھیں

" آجاؤ بیٹے اجاؤ کیسی ہو

امی نے بہت پیار سے اس سے پوچھا جبکہ بہارے کا دل کسی سے بات کرنے کا نہیں تھا مگر وہ پھر بھی رونے لگی۔

نشرہ اور امی ایکدم پریشان ہوئیں اور دارہ کی جانب دیکھا جو امی کی چھوڑی ہوئی چائے کا کپ اٹھا کر لبوں سے لگا گیا۔

" ارے کیا ہوا ہے چندہ تم ٹھیک ہو

نشرہ بے حد پریشانی سے بولی۔

مجھے اپنے گھر واپس جانا ہے" بہارے نشرہ ہی جانب دیکھ کر بولی۔

دارہ کا سکون اور اطمینان قابل دید تھا۔

بیٹا یہ بھی تو آپ کا ہی گھر ہے بلکہ آپکا ہی تو ہے۔"امی نے اسکے آنسو صاف کیے۔

نہیں یہ میرا گھر نہیں ہے یہ اس آدمی کا گھر ہے اور مجھے ان کے ساتھ بلکل نہیں رہنا بس" وہ غصے سے دارہ کو دیکھتی بولی دارہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

امی اور نشرہ ایکدم حیران ہی رہ گئیں۔

اسنے کپ واپس رکھا اور اسکی جانب دیکھا

اگر تمھارے ڈرامے کی آج کی اپیسوڈ ختم ہو گئی ہو تو کچن میں جا کر مجھے ایک کافی کا کپ بنا دو"

دونوں ہاتھ صوفے پر پھیلائے وہ ریلکس تھا بیٹھا بہارے کی جانب دیکھ کر بولا۔

بہارے نے غصے سے اسکی طرف دیکھا۔

" میں یہاں سے جا رہی ہوں

وہ بولی۔

اچھا جا کر دیکھاو" وہ سنجیدگی سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

"دارہ

اس سے پہلے وہ بہارے کیطرف آتا نشرہ بیچ میں آ گئی جبکہ بہارے خود بھی گھبرا سی گئی وہ سنجیدہ ہی اتنا تھا اسکو بہارے کی یہ بات بلکل پسند نہیں آئی تھی خیر پسند تو اب تک اسکی کوئی بات نہیں آئی تھی انسان کا صرف شکل و صورت سے خوبصورت ہونا کافی نہیں ہوتا جب تک زبان میں الفاظ میں لہجے میں اخلاق میں کوئی خوبصورتی نہ ہو تب تک شکل کتنی ہی حسین کیوں نہ ہو۔بدصورت ہی رہتی ہے۔

اپنی زبان کو منہ میں بند ہی رکھو بہارے دارہ سکندر اس نام اور اس نام کی اہمیت کو اپنے دماغ میں بیٹھا کر رکھو اور مزید مجھ سے بحث کیے بنا جا کر ناشتہ

بناؤ" وہ انگلی اٹھا کر سخت تیوروں میں وارن کرتا دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا نشرہ کا تو دل ہی ہل گیا تھا دارہ کے ایکدم اٹھنے پر۔۔۔

" بیٹا

امی نے بہارے کو پکڑا جس نے انکا ہاتھ جھٹک دیا

یہ سب آپ لوگوں کا قصور ہے بلکہ بھابھی کا قصور ہے یہ ان کی وجہ سے میں پھنسی ہوں اور میری زندگی برباد آپ نے کی ہے کبھی معاف نہیں کروں گی میں آپکو" وہ بھڑک کر کہتی دوبارہ کمرے میں بھاگ گئی۔

جبکہ دارہ نے اپنا غصہ بڑی مشکل سے کنڑول کیا تھا نشرہ کا ایکدم چہرہ ہی اتر گیا

۔

" یہ لڑکی زیادہ ہوا میں ہے دو تھپڑ کہے گی انسان کی بچی بن جائے گی

وہ بہن کو کہتا اٹھا کہ نشرہ نے اسکو روک دیا۔

نہیں دارہ نہیں تم اسکے ساتھ ویسا کچھ مت کرنا جو شہروز نے میرے ساتھ کیا پلیز اسپر ہاتھ مت اٹھانا پلیز" وہ ایکدم بولی تو جزباتی ہو گئی جبکہ دارہ نے اسکی

جانب دیکھا اسکی آنکھوں میں گزشتہ گزرے لمہوں کی تکلیف تھی جو اسنے سہی تھی کسی اور نے نہیں۔

آپی "اسنے اسے روکا وہ ایسا کچھ نہیں کرنے والا تھا مگر یہ بھی مطلب نہیں تھا کہ بہارے اسکی ماں بہن سمیت اسے بھی سناتی پھیرتی۔

ٹھیک ہے ابھی نہ جاؤ کمرے میں امی نے اسے روک دیا۔

دارہ چپ ہو گیا۔

دوسری طرف ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ ان سب کی گاڑیاں پورچ میں رکیں

دارہ دانت بھینچے بیٹھا تھا۔

اس وقت اسے بہارے بے حد ناگوار گزر رہی تھی۔

وہ سب مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے سب سے آگے ہی شہروز تھا۔ وہ اندر ایا تو دارہ نے اپنے فیس ایکسپریشن پر کنڑول کیا اور اٹھ کر شہروز سے ملا۔

وہ دونوں بغل گیر ہوئے لگ ہی نہیں رہا تھا کہ ایک وقت تھا یہ دونوں ایک دوسرے کو کس کس طرح باتیں سناتے تھے۔

شہروز کو دارہ نے بیٹھایا باقی سب کو بھی اسنے عزت سے بیٹھایا تھا۔۔۔

وہ لوگ کھانے پینے کا بہت سامان لائے تھے۔

وہ مسکرا کر سب کو ریسیو کر رہا تھا امی اور نشرہ نے بھی سب کو ریسیو کیا۔

آپی چائے بنالیں سب کے لیے "دارہ بولا۔

تو نشرہ نے سر ہلایا۔

اور اٹھ گئی سب کی آنکھیں بہارے کی منتظر تھی اسے تلاش کر رہے تھے

"بہارے نظر نہیں آرہی

اباجی نے سوال کیا دارہ کی جانب دیکھا۔

آپکی نواسی ہے آپکو بہتر معلوم ہو گا اسکی عادات کا" وہ بولا چہرے بلکل ایکدم سپاٹ ہو گیا تھا امی تو دل تھام گئیں اس لڑکے کی زبان کے آگے تو جیسے خندق تھی بلکل بھی لحاظ نہیں تھا اس میں۔

" جاؤ سوہائے بیٹا دیکھو بہارے کو

اباجی بولے کچھ شرمندہ بھی ہوئے تھے۔

جبکہ سوہائے عینی اور وریشہ تینوں ہی اٹھ کر نشرہ کے بتائے گئے راستے پر چلی گئیں۔

اباجی اور شہروز ہی رہ گئے تھے جبکہ باقی وہ تینوں لڑکیاں آئیں تھیں۔

ولیمے کی دعوت کل کی ہے آپ سب نے آنا ہے" وہ اچانک ہی بولا تو اباجی نے اسکیطرف دیکھا۔

ولیمے میں تو موجود ہو گے نہ تم بیٹا" اباجی بولے تو دارہ نے چونک کر انکیطرف دیکھا اسے لگا گویا وہ اسپر طنز مار رہے ہوں

طنز مار رہے ہیں" وہ بلا جھجھک بولا۔

ارے نہیں اباجی کا مطلب ہے کہ تم ولیمے کی دعوت اپنے شڈیول کے حساب سے رکھنا فنکشن میں تم ہی نہیں ہو گے تو کیا فائدہ" شہروز بولا۔

جبکہ اباجی نے بھی سر ہلایا۔

جی بلکل میرا فنکشن ہے میں خود ہوں گا" وہ زرا ناگواری سے بولا تھا۔

بھئی اب میری دولہن کو بھی بھیج دو "شہروز ماحول کی کثافت کم کرتے ہوئے بولا۔

آپکی ہی ہیں لے جائیں "دارہ ہنسا تو ابا جی بھی مسکرائے اور دوسری طرف شہروز بھی کھل کر ہنس دیا جبکہ بہارے نے جب ان سب کو دیکھا تو وہ ان تینوں کے پاس آنے کے بجائے بھاگتی ہوئی باہر نکل آئی اور سیدھا ابا جی کے سینے سے جا لگی۔

اور بری طرح رو دی

یہ حقیقت تھی اسکا اس جگہ پر دم گھٹ رہا تھا اسکا اس کے ساتھ دم گھٹ رہا تھا

۔

ابا جی کے ساتھ ساتھ ایکدم شہروز بھی پریشان ہوتا اٹھ کھڑا ہوا نشرہ اور امی تو بلکل خاموش ہو گئیں نا جانے اب کیا ہو گا۔

کیا ہوا ہے بہارے "شہروز ایکدم اپنی ٹون پر واپس لوٹتا بولا جبکہ ابا جی کا بھی یہ ہی حال تھا

مجھے واپس جانا ہے مجھے آپ لوگوں کے ساتھ جانا ہے میرا دم گھٹ رہا ہے

"یہاں مجھے واپس لے جائیں

وہ بولی اور روایسے رہی تھی گویا اسپر نہ جانے ظلم کتنے توڑے ہوں دارہ بس برداشت کر رہا تھا۔

ہاں بیٹا اتمھیں لینے ہی آئیں ہیں چلو شاباش رونا بند کرو" ابا جی پھیکا سا مسکرائے۔

"شاید گھبرا گئی ہے

وہ آہستگی سے سب کی جانب دیکھتے بولے تھے دارہ کو سیدھا سیدھا یہ صرف بہارے کا ڈرامہ لگ رہا تھا اور شدت سے ہتک محسوس ہو رہی تھی۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں کہ ابا جی

وہ ابا جی کی جانب دیکھتی بولی۔

ہاں بلکل سچ" وہ مسکرائے شہروز کو بھی بہارے کی یہ حرکت ناگوار گزری تھی۔

نشرہ نے سب کے لیے ناشتہ لگا دیا تو سب ناشتے پر بیٹھ گئے ان لوگوں نے تو تھوڑا بہت ہی لیا بہارے وہاں ناشتہ کرنے کے لیے تیار نہیں تھی اور دارہ سکون سے ناشتہ کر رہا تھا جیسے اس ڈرامے بازی کی پرواہ اسے بلکل نہیں تھی

۔

اور ہو گا ویسا ہی جیسا وہ چاہے گا۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب جانے کے لیے کھڑے ہو گئے بہارے بہت خوش تھی کہ وہ یہاں سے جا رہی ہے

وہ اس ادمی سے دور جا رہی ہے۔۔

بیٹا رسم کے مطابق بہارے کو لے کر جا رہے ہیں ولیمے کی دعوت سے پہلے

" آپ لوگ لینے اجایئے گا

ابا جی نے دارہ کی جانب دیکھا۔

معاف کیجیے گا شجاع صاحب مگر اتنے عرصے آپ میری بیوی کو اپنے ساتھ رکھ کر کیا مطمئین نہیں ہوئے جو لے جا رہے ہیں خیر میں ان فضول رسموں

کو پورا کرنے کا قائل نہیں ہوں تو بہارے فلحال تو نہیں آپ لوگوں کے

"ساتھ جارہی یہ زیادہ ہمارے ساتھ رہے گی تو ہمارے ساتھ گھلے ملے گی

وہ ہاتھ پر ہاتھ باندھتا بولا۔

ابا جی ایکدم خاموش ہو گئے جبکہ وہ آہستہ آہستہ بول رہی تھی

نہیں ابا جی پلیز مجھے اپنے ساتھ لے جائیں" وہ رونے کو تھی۔

دارہ کا بس نہیں چلا کھینچ کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ مارے اتنی ہی چیڑ ہو رہی تھی

اسے مگر صبر کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

ابا جی کو شاید اسکی بات سمجھ اگئ تھی

سر ہلا گئے۔

چلو ٹھیک ہے جیسے تم راضی ویسے ہم راضی" وہ مسکرائے۔

جبکہ دارہ مسکرایا بھی نہیں

جی ابا جی ٹھیک کہہ رہا ہے دارہ" شہروز بھی بولا۔

تو ابا جی نے سر ہلایا

"چلو پھر اجازت دو ہمیں

اباجی "بہارے کو ایک بار پھر سے انکی اس بے وفائی پر بری طرح رونا آیا

بیٹا یہ تمہارا اپنا گھر ہے دل لگاؤ یہاں" وہ پیار سے بولے۔

اور اسکی آنکھوں میں پوشیدہ آنسوں کو نظر انداز کرتے وہاں سے وہ سب جیسے آئے تھے ویسے چلے گئے مگر دل میں بہارے کا رویہ بہت کھٹک رہا تھا ان کے نکلتے ہی دارہ نے اسکی کلائی جکڑی اور اسے کھینچتا ہوا کمرے میں لے گیا جبکہ وہ رو رہی تھی۔

نشرہ اور امی کے فکر مند چہرے تھے وہ دونوں ہی دارہ کے پیچھے بھاگیں تھیں کہیں سے نہیں ٹوڑ پھوڑ کر رہا آپکی بہو کے ساتھ ساتھ امی فکر نہ کریں مگر

" اسے یہ احساس دلانا ضروری ہے کہ یہ کس کی بیوی ہے

اسنے ماں کے فکر مند چہرے کی جانب دیکھ کر کہا اور دروازہ بند کر لیا

اس وقت منظر کچھ ایسا تھا کہ سرمئی رنگ کی پورے کا مدار میکسی میں وہ سر سے پاؤں تک سجی ہوئی تھی اس کے زیورات اسکا لباس اسکے جوتے یہاں تک کے ہاتھ میں پہنی ایک انگوٹھی بھی اتنی قیمتی اور قابل رشک تھی کہ دور سے سب اسکی جانب دیکھ رہے تھے۔

جبکہ دولہا آج بھی اسکے ساتھ نہیں بیٹھا تھا یہ ولیمے کی دعوت چونکہ اسکی طرف سے تھی تبھی وہ سارے مہمانوں کو دولہا ہونے کے باوجود خود ریسیو کرتا اور خود ہی سب کچھ دیکھ رہا تھا

اسکے گھر والے بھی آئے تھے اس سے ملے بھی مگر اسنے کسی سے بات نہیں کی اور وہ کرتی بھی کیوں؟

کیونکہ ہر کوئی تو دارہ کے سپورٹ میں تھا جو کچھ دارہ کہہ اور کر رہا تھا بس وہ ہی درست سمجھا جا رہا تھا۔

وہ کافی دیر سے اسے سیاہ کرتا شلوار میں کبھی ادھر کبھی ادھر کبھی اسکو ریسیو کرتے کبھی اس کو ریسیو کرتے دیکھ رہی تھی اسکی امی اور نشرہ بھی بہارے

کے پاس آئیں مگر بہارے نے کسی سے بات نہیں کی سوہائے عینی وریشہ اسنے سب کو اگنور کر دیا تھا

در حقیقت وہ خود الجھ چکی تھی وہ اس کے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

وہ چاہتی ہی نہیں تھی کہ دارہ کے ساتھ زندگی گزارے۔

وہ نہ ہی اسے پسند کرتی تھی اور نہ اسکے ساتھ رہ سکتی تھی پھر اسکے ہر رویے نے بہارے کے اندر اسکے خلاف بہت کچھ بھر دیا تھا کہ اسے یہ رشتہ قید لگ رہا تھا۔

تھوڑی دیر وہ کچھ سوچتی رہی اور پھر اچانک کھڑی ہو گئ۔

رابعہ نے اسکی جانب دیکھا اسکے چہرے پر کچھ ایسے تاثرات نہیں تھے کہ وہ کچھ اچھا کرنے جا رہی ہے

دارہ کی جانب دیکھتی ہوئ وہ نیچے اتری۔

جبکہ دارہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھا بہت بڑے بڑے افسر تھے جو آئے ہوئے تھے وہ مصروف تھا لیکن جیسے ہی سب کی نگاہ بہارے پر گی تو دارہ بھی متوجہ ہوا

بہارے نے ہلکی سی مسکان اسکی طرف اچھالی اور وہ وہاں سے خود ہی اٹھ کر چلی گئی یہ فنکشن دارہ کے لون میں تھا۔

تبھی وہ کمرے میں اندر چلی گئی اُسنے کسی کی عزت کا خیال نہیں کیا تھا جیسے دارہ نے اسے بے عزت کیا تھا۔

بلکل ویسے ہی وہ سب کے سامنے اٹھ کر وہاں سے اندر اگئی نشرہ امی یہاں تک کے سب کے ایکدم رنگ فق ہو گئے تھے دارہ کے لبوں پر مسکان تھی۔

بس چند لمحے ہی تو لگے تھے وہ چلی گئی اُسنے پیٹھ موڑ لی

"خیریت ہے مسٹر دارہ آپکی وائف اٹھ کر چلیں گئیں

اسکے ایک افسر کی بیوی نے پوچھا۔

آئی تھنک شی از ٹائیر ڈ آف دیز ایونٹس" وہ مسکرا کر بولا۔

ہاں ایسا ہی ہے مگر اپ دونوں کا کپل بہت خوبصورت ہے وہ بے حد

" خوبصورت ہیں تو آپ بھی کچھ کم نہیں

وہ ہنس کر بولی تو دارہ بھی ہنس دیا۔

اسنے بلکل بھی بہارے کے چلے جانے کو اہمیت نہیں دی جس نے پوچھا اسکو یہ ہی جواب دے کر۔

اسنے مطمئین کر دیا وہ نشرہ اور امی کی جانب آیا اور اسنے ان دونوں کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر جیسے باور کرایا کہ یہ بڑی بات نہیں ہے۔

" مگر سب لوگ باتیں بنا رہے ہیں

امی پریشانی سے بولی۔

" کوئی میرے سامنے ایک لفظ نہیں بول سکتا اپ فکر نہ کریں

وہ ماں کو لاڈ سے کہہ کر اپنی ماں اور بہن کو اپنے حصار میں لیے فوٹو شوٹ کرانے لگا حالانکہ اس جگہ بہارے کو ہونا چاہیے تھے وہاں بیٹھے اباجی شہروز

معاذ فائق سعد ارتاش نے بھی یہ بات محسوس کی تھی مگر بہارے تو خود اٹھ کر جا چکی تھی

جبکہ اسکے سسرالی منہ جھانک رہے تھے بہارے کی اس حرکت کو سمجھ گئے تھے جس طرح طنزیہ مسکان اچھال کر گئی تھی واضح تھا وہ دارہ سے بدلہ لے کر گئی ہے بیچ محفل میں اسکی اہمیت واضح کر گئی جس طرح اسنے اسکی اہمیت جتائی تھی۔

وہ سب شرمندہ تھے مگر جیسے دارہ نے کیا ویسا بہارے نے کر دیا۔ تبھی کسی میں کچھ کہنے کا حوصلہ نہیں ہوا مگر دارہ کے سٹیمنے پر سب ہی حیران تھے ایک بار بھی اسکے ماتھے پر شکن نہ آئی اور چہرے پر کسی فکر کا احساس نہ ابھرا۔
وہ اسی طرح مطمئین سا کھڑا تھا۔

کھانا کھلا تو ایسا لگا دنیا جہان کے لوازمات اگئے ہوں اتنا کچھ تھا کہ دیکھنے والے کی نگاہ نے ایسی دعوت اپنی زندگی میں کبھی نہ کھائی ہو۔

کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو نے اندر بہارے کو بھی مچلنے پر مجبور کیا تبھی اسنے کمرے کا دروازہ کھولا۔

اور اسے صفدر نظر آیا

صفدر "اسنے اسے پکارہ۔

"جی بھابھی جی

صفدر مؤدب سا بولا۔

" کیا تم میرے لیے کھانا لا سکتے ہو

وہ بے چارگی سے بولی بدلہ تو لے آئی تھی بھوک کا کیا کرتی پورے دو دن ہونے کو آئے تھے وہ پانی اور چھوٹے موٹے سنیکس پر گزارا کر رہی تھی۔

اب بس جان نکل رہی تھی

" جی بھابھی جی میں ابھی لایا

صفدر "ایک دبنگ آواز پر بہارے جہاں چھپ گئی وہیں صفدر مڑا

"یار تم عجیب انسان ہو باہر کٹلری پوری کرو جلدی

اسنے بہارے کو دیکھا نہیں تھا صفدر کو کام کا کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ بہارے اپنے پیٹ کو پکڑ کر رہ گئ جو بھوک بھوک چلا رہا تھا کاش کوئ اسکے لیے کھانا لے آئے وہ مسلسل ایک ہی بات سوچ رہی تھی مگر گھنٹہ گزرنے پر بھی جب کوئ نہیں آیا تو۔

وہ نہ امید ہو گئ لباس اور زیورات تبدیل کیے وہ سفید رنگ کے کھلے سے ٹراؤزر شرٹ میں اس ناٹک کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی اور جب باہر سے شور و غل ختم ہوا تو وہ منتظر تھی کہ اسکے گھر والے آئیں گے اس سے ملنے بھلے وہ ناراض تھی مگر امید تھی مگر وہ لوگ نہیں آئے تا دیر انتظار کے بعد بھی وہ کمرے سے خود ہی باہر نکل گی آنٹی لاونج میں بیٹھیں تھیں دارہ نہیں تھا وہاں اگر اسے کچھ کھانے کو نہ ملتا تو شاید وہ پاگل ہو جاتی۔

آنٹی تھوڑا سا کھانا ہے" وہ باہر آکر بولی۔

ارے "امی تو فورا کھڑی ہو گئیں حالانکہ انکی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔ تھکاوٹ ہو رہی تھی۔

دارہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے سن لیا تھا جبکہ بہارے کی پشت تھی اسکی جانب سے۔

صفدر "دارہ کی آواز پر وہ پلٹی۔

وہ سنجیدہ تھا حالانکہ بہارے کو پوری پوری توقع تھی کہ اسکی اس حرکت کے بعد وہ اس سے خوب لڑے گا اور وہ بھی تو سنانے کے لیے تیار بیٹھی تھی۔

مگر وہ کچھ نہیں بولا۔

کھانا لگادو یہاں "صفدر کو کہہ کر وہ خود بھی اپنا لباس تبدیل کرنے کے لیے اندر چلا گیا۔

جبکہ امی مسکرادیں چلو تھوڑا بہت ہی سہی احساس تو تھا اسے۔۔۔۔

بہارے صوفے پر پاؤں اوپر کر کے جلدی سے بیٹھ گی اُمی اسے دیکھ رہیں تھیں وہ مسکرا رہیں تھیں وہ چھوٹے بچوں کیطرح کھانے کے لیے بے تاب ہو رہی تھی صفدر نے کھانا لگایا۔

صفدر ڈیزرٹ بھی لاؤ جلدی جاؤ شاباش "امی نے کہا اور اسے جلدی سے کھانا نکال نکال کر دینے لگی۔

تھنکیو "وہ ہلکا سا مسکرائی اور کھانے لگی پہلا لقمہ لیتے ہی اسکا دل کیا شکر ادا کرے اللہ کا اور اسنے کیا بھی کہ اسے بہت بھوک لگی تھی۔

وہ جلدی جلدی کھا رہی تھی امی نے مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا

میں آرام کرنے جا رہیں ہوں بہت تھک گئی ہوں صفدر دارہ سے بھی کہنا کھانا کھالے سارا وقت تو مہمانوں میں لگا رہا ہے کچھ نہیں کھایا اسنے بھی "

وہ کہتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

جبکہ صفدر نے سر ہلایا اور وہ بھی باہر چلا گیا۔

بہارے کو پرواہ نہیں تھی کھانا تھا تو کھالیتا نہیں کھانا تو نہ کھائے۔

وہ اپنا کھانا کھا رہی تھی کھانے میں لوزامات بہت زیادہ تھے اور بہت ہی مزے دار کھانا تھا۔

اس وقت وہ اپنے ہی ولیمے کا کھانا بے پناہ رغبت سے صوفے پر دونوں پاؤں چڑھائے چمچ کے بجائے ہاتھ سے کھانے میں مصروف تھی مرچوں کے باعث بار بار سوں سوں بھی کر رہی تھی۔

اچانک کافی مشین کی آواز پر اسنے پلٹ کر دیکھا وہ بھی تھکا تھکا سا کافی بنا رہا تھا بہارے نے زرا تیکھی نظروں سے گھور کر اسکی جانب دیکھا اور پھر سے کھانا کھانے لگی۔

دارہ نے کافی بنائی اور وہ بلکل اسکے سامنے اکر بیٹھ گیا۔

بہارے نے بڑی بڑی سنہری آنکھوں سے اسے دیکھا دونوں ہی خاموش تھے

۔

وہ کافی کے گھونٹ بھر رہا تھا جبکہ وہ کھانا کھا رہی تھی

بہارے نے نگاہ کھانے کی جانب کر لی دارہ اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا اور سب تو یہ تھا اسکی نظروں سے بہارے تھوڑی بد سکونی کا شکار ہوئی وہ کچھ اس طرح دیکھ رہا تھا کہ خود بخود بہارے کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔

اسنے جھنجھلا کر سر اٹھایا اور کھانے کی پلیٹ سائیڈ پر رکھ دی۔۔

کیا مسلہ ہے آپکے ساتھ" بالآخر خود ہی بول اٹھی۔

ایک لفظ بھی کہا ہے میں نے تمھیں" وہ شانے آچکا کر بلکل سرد لہجے میں بولا

۔

پھر پھر اسطرح دیکھنے کا کیا مقصد ہے" وہ کچھ کنفیوز ہوئی شاید پہلی بار۔۔۔۔

"اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں کوئی غیر لڑکی تو نہیں ہے

وہ کافی کا گھونٹ بھرتا مجال ہوا سپر سے نگاہ ہٹانے کو تیار ہو۔

میں آپکی بیوی نہیں ہوں" وہ چیڑ کر بولی۔

ویری انٹرسٹینگ اور ابھی کچھ ہی منٹوں پہلے میں نے آپکی اپنی زندگی میں آمد پر لاجواب ولیمہ دیا ہے اور یہاں آپ فرما رہیں ہیں میری بیوی ہی نہیں ہیں"

وہ کپ ٹیبل پر رکھتا بولا۔

یہ آپ نہ اتنا سیدھے نہ بنیں اتنے سیدھے آپ ہیں بھی نہیں" وہ انگلی اٹھا کر بولی۔

تم خوامخواہ مجھ سے الجھنا چاہا رہی ہو" دارہ نے تھکاوٹ سے گردن پیچھے ڈال دی

اچانک اسکا سیل فون بجنے لگا۔

اوہ ناٹ ناو" وہ بولا بہارے اسی کیطرف دیکھ رہی تھی سارے اختلافات تھے مگر وہ آدمی ایک گریس رکھتا تھا۔

بہارے نے نگاہ ہٹالی کہیں وہ نوٹس ہی نہ کرلے مگر اب اس سے کھایا نہیں جاتا تھا اور یہ فقت دارہ کی وجہ سے ہوا تھا۔

اسنے کھانا چھوڑ کر میٹھے پر حملہ کیا۔

وہ فون پر بات کر رہا تھا جبکہ بہارے اسی کے سامنے لاپرواہ اس سے بلکل کھانا کھا رہی تھی۔

ابھی" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

سر تھام لیا بہارے نے پھر سے اسکیطرف دیکھا۔

نہیں کوئی ایشو نہیں ہے چلیں ٹھیک ہے میں کرتا ہوں تیاری اچھا مجھے پھر

" ساری فائلز کے کاپی چاہیے

وہ بولا گھیرہ سانس بھر کر۔

اوکے "اسنے گھڑی میں ٹائم دیکھا

آدھے گھنٹے میں مجھے پک کر لینا" کہہ کر اسنے فون بند کیا۔

بہارے کیطرف دیکھا جو ڈیزرٹ کھا رہی تھی اسکے ریشمی بال چہرے پر ا

رہے تھے جبکہ بلکل کسی چھوٹے بچے کیطرح ہاتھ چہرہ کھانا لگنے سے گندہ ہو

چکا تھا۔

وہ کچھ دیر دیکھتا رہا۔

پھر اٹھا اور بکل اسکے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔

بہارے کے ہاتھ رک گئے۔

دارہ جھکا اور اسکے بالوں کی لٹوں کو خود سے کان کے پیچھے کر دیا۔

بہارے سٹپٹا گئی اُسکی انگلیوں کے پوروں نے اسکے چہرے سے کانوں تک حرکت کی تھی۔

اسکی پیشانی پر بل ڈل گئے۔

کیابد تمیزی ہے یہ "وہ جھنجھلا کر بولی۔

میں یہ ہی سوال کرنے آیا ہوں پہلی بار کھانا ملا ہے تمھیں کس طرح جہالت سے کھا رہی ہو "

دارہ ایکدم اسکی آواز پر سیدھا ہوا تھا ورنہ بہک تو اس طرح رہا تھا کہ اسکے چہرے پر لگا سارے ڈیزرٹ کا ذائقہ خود چکھ لے گا چلو اپنے ولیمے کا کچھ تو وہ بھی کھا ہی لیتا۔

مگر بہارے کی آواز نے زور سے حقیقت میں لا پٹخا۔

بہارے کا چہرہ سرخ ہوا۔

م۔۔میں ایسا نہیں ہے مجھے مجھے بھوک لگی تھی اور ویسے بھی۔۔کل کچھ کھانے کب دیا تھا آپ نے "

وہ چیڑ کر بولی جبکہ دارہ کی مسکراہٹ نے اسے مزید غصہ دلایا۔

تمھیں میرے ساتھ رہنا ہے تو ہو گا تو ایسا ہی" وہ شانے آچکا کر بولا۔

میں آپ کے ساتھ نہیں رہنے والی بہت جلد چلی جاؤں گی یہاں سے" اسکے منہ پر کہہ کر اسنے پلیٹ پٹخ دی۔

آہ چیونٹی ہے خواب میں ہاتھی ارہا ہے" وہ سکون سے بولا۔

شیٹ آپ" بہارے گھور کر بولی۔

" زبان چلانا بند کرو اور میری پیکینگ کرو مجھے ابھی لاہور کے لیے نکلنا ہے

وہ اٹھ کر کہتا ہوا اس سے پہلے ہی کمرے میں اگیا۔

میں کیوں کروں" وہ بھی اسکے پیچھے اگئ۔

بہارے میں تھکا ہوا ہوں اس وقت بلکل لڑنے کا موڈ نہیں ہے میرا تم سے

"سے

وہ عاجز آکر بولا اسکی آنکھوں کے گرد سرخی اور چہرے پر تھکاوٹ اصل تھی وہ احساس کرنے والے انداز میں الماری کی طرف بڑھ گئ ورنہ کبھی نہ کرتی یہ کام۔

"بس احسان کر رہی ہوں آپ پر

وہ بولی دارہ نے جواب نہیں دیا۔

اس وقت کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا بس سونا چاہتا تھا اور یہ میٹنگ سر پر آن پہنچی وہ فریش ہونے واشروم میں چلا گیا جب واپس آیا تو وہ سوٹ کیس بند کر کے ہاتھ جھاڑ رہی تھی۔

دارہ مسکرا دیا کام کتنا سا تھا اور فخر اسے خود پر اتنا ہو رہا تھا گویا کے۔ ٹو سر کر چکی تھی۔

اسنے اپنا کوٹ ڈالا پرفیوم سپرے کیا اور وہ پلٹا۔

بہارے جبکہ اپنا سیل فون اٹھانے کے لیے ابھی جاتی ہی کہ دارہ کے ہاتھ میں اسکی کلائی آگئ۔

اسنے ماتھے پر بل ڈال کر دارہ کی جانب دیکھا۔

دو دن لگ جائیں گے مجھے ان دو دنوں میں تمھیں صرف ایک کام کرنا ہے اور وہ یہ کہ امی کو اکیلا مت چھوڑنا فنکشن اور شادی کی وجہ سے تھک گئیں ہیں نشرہ آپی بھی جا چکیں ہیں شہروز بھائی کے ساتھ تو امی ک خیال تم رکھنا صفدر میرے ساتھ جا رہا ہے تو ان دو دنوں کے لیے اپنی ماں کو تمھارے پاس "چھوڑ رہا ہوں امید ہے تم خیال رکھو گی

وہ اسکے سلجھے ہوئے بالوں کو مزید سلجھاتا ہوا بولا بہارے کے لیے یہ سب کافی حیران کن تھا۔

نہ ہی اسے غصہ آیا فنکشن کو یوں چھوڑ کر دارہ سے بدلہ لینے پر

نہ ہی اسنے اسے کچھ کہا الٹا وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے بلکل نارمل ہو۔

بہارے ایک قدم اس سے دور ہوئی۔

آپکو ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میں وہ سب کرنے والی ہوں جو آپ کہہ رہے ہیں "ناگواری اور سختی سے بولی۔

دارہ نے سر ہلایا۔

یہ مجھے بھی نہیں معلوم مگر مجھے لگتا ہے تم انکا خیال رکھو گی اور ایکچلی یہ اب تمھارا گھر ہے میں اور میری ماں تمھاری زمہ داری ہیں ہاں ہاں جانتا ہوں مجھے تو تم کسی کھاتے میں نہیں رکھتی میں تمھیں کون سا رکھتا ہوں مگر ماں میرے خیال سے تو ان دو دنوں میں انکے بہت قریب ہو جاؤ گی کیونکہ وہ تم سے بہت پیار کرتی ہیں اور ماں تو شاید پیار کے قابل ہوتی ہے تو مجھ سے جنگ " میرے آنے کے بعد لڑنا

اسکا گال تھپتھپا کر وہ اسے بہت پیار سے سمجھا رہا تھا بہارے کی اندرونی حالت بہت عجیب سی ہونے لگی۔

وہ اس سے مزید دور ہو گئ۔

نہ جانے کیوں اسکے ہاتھ خود بخود کانپنے لگے وہ دارہ کی جانب دیکھ رہی تھی پیشانی پر اب بھی بل تھے۔

جبکہ اپنے کانپتے ہاتھوں پر غصہ آنے لگا جن کو دارہ نے نہیں دیکھا کیونکہ وہ بروقت چھپا چکی تھی۔

دارہ وہاں سے اسے بائے کہہ کر چلا گیا صفدر نے اسکا بیگ اٹھا لیا تھا۔

اور وہ اپنی ماں کے کمرے میں چلا گیا۔

تقریبا دس منٹ بعد وہ باہر نکلا اور وہ اس ہلکے پھلکے اندھیرے لاونج سے بلیک جینز بلیک شرٹ پر بلیک ہی کوٹ اور رات گئے میں گاگلز لگا کر جب باہر نکلا تو ایسا لگا اپنے ساتھ ساتھ سارا اثر لے گیا ہو۔

بہارے نے سر جھٹکا۔

وہ اسے کیوں دیکھ رہی تھی۔

اسنے ذرا غصے سے سوچا اور وہاں سے ہٹ گئ۔

شکر ادا کیا کہ وہ جا چکا ہے وہ کھل کر مسکرائ اب وہ آرام سے یہاں سے چلی جاتی اور اسے کوئ روکنے ٹوکنے والا بھی نہ ہوتا سب سے پہلے جا کر تو وہ

سارے گھر والوں سے لڑنے والی تھی کہ کوئی بھی اس سے محبت نہیں کرتا اسے یہاں پھینک کر سب ہی مطمئین ہو گئے۔

معاذ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا تھا وہ عینی پر بگڑ رہا تھا

" ہر وقت موبائل میں لگی رہتی ہو ناشتہ بھی بنانا نہیں آتا

وہ ایکدم غصے سے بولا تو عینی ڈر گئی ُوریشہ جو کچن میں ہی تھی وہ بھی باہر آئی۔

اور ساتھ کے ساتھ سب جو وہاں موجود تھے سب نے اسکی جانب حیرانگی سے دیکھا

کیا ہو گیا ہے معاذ کیوں غصہ ہو رہے ہو" ابا جی نے سختی سے سب سے پہلے کہا

"ابا جی اسے کچھ نہیں کرنا آتا معلوم نہیں کیا کرے گی آگے جا کر

ٹھیک ہے تم ابا میاں نہ بنو سیکھ لے گی" ابا جی نے جھڑک دیا

جبکہ عینی نے مزے سے گردن ہلائی۔

"ٹھیک ہے آپ لوگ چاہتے ہی نہیں میں ناشتہ کروں

وہ غصے سے کہہ کر بنا ناشتہ کیے ہی آفس چلا گیا

میں دوبارہ بنا دیتی ہوں بھائی" عینی بولی مگر بے سود وہ جا چکا تھا۔

وریشہ بیٹا" ابا جی نے پیچھے کھڑی وریشہ کو پکارہ۔۔

جی" وہ آگے آئی۔

اتنا مزے دار ناشتہ بناتی ہو تم اپنے خاوند کو بھی اپنے ہاتھ کا ذائقہ کھلاؤ" وہ مسکرا کر بولے تو لہجہ شرارتی تھا وریشہ سرخ پڑ گئی۔

چلو آج سے تم نے اسے کھانا دینا ہے او کے" وہ بولے تو وہ سر ہلا گئی۔

جبکہ دوسری طرف شہروز جو کل رات ہی نشرہ کو لے کر آیا تھا اسکا ایک واویلا تھا گھر میں۔

یار میری شرٹ کہاں ہے بلیک والی" وہ اوپر سے ہی چیخا۔

وہ میں نے وہیں رکھی تھی" نشرہ گھبرا کر بولی اسکی آواز سے خوف سا آگیا

اوپر آؤاور ڈھونڈ کر دو مجھے" وہ سختی سے بولا۔

تمیز و میز تو ہے ہی نہیں اس گھر کے مردوں میں" ابا جی نے گھور کر شہروز کو

دیکھا جو چپ ہو گیا نشرہ جلدی سے اوپر آئی وہ تو بلکل پہلے کیطرح بولا تھا کیا وہ

پھر سے بدل گیا تھا اب بس اسے ایک ہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ شہروز بدل نہ

جائے انکی زندگی میں اولاد کے آنے سے اسکا رویہ تبدیل ہوا تھا کچھ اور اب

اگر وہ پھر پہلے جیسا ہو گیا تو شاید وہ اب کچھ سنبھال نہ پائے وہ اڑے اڑے

رنگوں سے اوپر آئی۔

"ش۔۔ شہروز یہ سامنے ہی تور کھی آآ

اوہو کیا پٹوانا چاہتی ہو ابا جی سے مجھے پہلے ہی تمھاری حمایت میں کیسے عقاب

"کیطرح گھور رہے تھے مجھے

اسے جلدی سے بازوؤں میں قید کرتے وہ اسکے شانے پر ٹھوڑی رکھتا لاڈ سے

بولا۔

ی۔۔یہ کیا تھا" وہ حیران ہوئ

ام م میں اٹھا فریش ہوا پھر مجھے تمھاری یاد آئ اب اباجی کے سامنے یہ تو کہہ نہیں سکتا تھا نشرہ بی بی آپ یوں نکھری نکھری اچھی لگ رہیں ہیں اوپر آنے کی مشقت اٹھائیں تبھی ایسے بول دیا

وہ بولا مگر نشرہ کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں آئ وہ نہیں شرمائ۔۔

میں ڈر گئ تھی" وہ بولی لہجہ بھی گویا لڑکھڑا گیا۔

نشرہ" وہ حیران ہوا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو شہروز پہلی بار جیسے جزباتی ہوا تھا اسکے لیے۔۔۔

اسکے آنسوں کو جلدی سے صاف کیے۔۔۔

کیا ہوا ہے میں تو ویسے ہی بولا کہ اباجی کے سامنے کیسے بلاتا تمھیں" وہ اسے تفصیل دینے لگا۔

نہ نہیں" وہ نفی میں سر ہلانے لگی

"مجھے لگا آپ پہلے جیسے ہو گئے ہیں آپ۔۔۔آپ

ایم سوری" وہ ہلکی آواز میں بولا تو نشرہ اسکی طرف دیکھنے لگی۔

میں آئندہ تمھیں سب کے سامنے بھی لاڈ سے بلاؤ گا" وہ مسکرایا۔

جبکہ نشرہ نے آنسو صاف کیے

میں نے اب ایسا بھی نہیں کہا آپکو" وہ منہ بنا کر بولی۔

شہروز مسکرادیا اسے خود میں سمو لیا آج اسے احساس ہوا تھا کہ اسکے برے رویے نے ایک لڑکی کی شخصیت کو مار دیا تھا۔

اور یہ احساس بہت شدت سے ہوا تبھی اسنے اسے خود میں تادیر سموئے رکھا

۔

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں مگر جس وقت میرے پاس کوئی نہیں تھا پھر بھی تم تھیں ایسا لگا تھا جیسے تم پریشان ہو میرے لیے۔۔۔

ایسا لگا جیسے تم سب سے پہلے مجھ تک پہنچ جاؤ گی۔

اور تم یہ دارہ جو تمھارے توسط سے مجھ تک پہنچا سب سے پہلے مجھ تک پہنچے تھے تب جب میں شاید زیادہ دیر ہونے پر آخری سانسیں بھر تا نشرہ نے گھبرا کر اسے یہ سب بولنے سے منع کیا مگر اسنے نفی کی۔۔۔

بولنے دو مجھے میں اپنی زندگی میں اس سے زیادہ کبھی شرمندگی محسوس نہیں کر سکتا جو ناجائز میں نے تمھارے ساتھ اور تمھارے گھر والوں کے ساتھ کیا

"وہ اسکا چہرہ تھامے کہہ رہا تھا۔

" میں ساری زندگی بھی اس بات پر پشیمان ہوں یہ شرمندہ ہوں کم ہے

وہ بولا۔

آپ "نشرہ نے کچھ کہنا چاہا نہیں مجھے بولنے دو میں خود نہیں جانتا کہ میں تمھارے دل سے اس بات کا خوف کیسے نکالوں گا۔ مگر میرا تم سے وعدہ ہے میں کبھی ماضی کی کوئی تکلیف دہ یاد تمھارے سامنے دوبارہ نہیں آنے دوگا"

وہ چاہت سے بولا تھا۔

میں نے اپنے آخری لمھوں میں تم سے کی گئی ہر زیادتی کو شدت سے محسوس کیااور تم جانتی ہو میرے دل میں خوف سا ابھرا کہ اگر میں مر گیااور تمھارے بارے میں مجھ سے پوچھا گیا۔" وہ اسکی پیشانی پر پیار کر گیا۔

میرے پاس جوب نہیں ہو گا تمھارے ساتھ کسی بھی ناانصافی یہ کی گئی زیادتی کا۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

معاذ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا تھا وہ عینی پر بگڑ رہا تھا

" ہر وقت موبائل میں لگی رہتی ہو ناشتہ بھی بنانا نہیں آتا

وہ ایکدم غصے سے بولا تو عینی ڈر گئی ُوریشہ جو کچن میں ہی تھی وہ بھی باہر آئی۔

اور ساتھ کے ساتھ سب جو وہاں موجود تھے سب نے اسکی جانب حیرانگی سے دیکھا

کیا ہو گیا ہے معاذ کیوں غصہ ہو رہے ہو" ابا جی نے سختی سے سب سے پہلے کہا

"اباجی اسے کچھ نہیں کرنا آتا معلوم نہیں کیا کرے گی آگے جا کر ٹھیک ہے تم ابا میاں نہ بنو سیکھ لے گی" اباجی نے جھڑک دیا جبکہ عینی نے مزے سے گردن ہلائی۔

"ٹھیک ہے آپ لوگ چاہتے ہی نہیں میں ناشتہ کروں وہ غصے سے کہہ کر بنا ناشتہ کیے ہی آفس چلا گیا

میں دوبارہ بنا دیتی ہوں بھائی" عینی بولی مگر بے سود وہ جا چکا تھا۔

وریشہ بیٹا" اباجی نے پیچھے کھڑی وریشہ کو پکارہ۔۔

جی" وہ آگے آئی۔

اتنا مزے دار ناشتہ بناتی ہو تم اپنے خاوند کو بھی اپنے ہاتھ کا ذائقہ کھلاؤ" وہ مسکرا کر بولے تو لہجہ شرارتی تھا وریشہ سرخ پڑ گئی۔

چلو آج سے تم نے اسے کھانا دینا ہے اوکے" وہ بولے تو وہ سر ہلا گئی۔

جبکہ دوسری طرف شہروز جو کل رات ہی نشرہ کو لے کر آیا تھا اسکا ایک واویلا تھا گھر میں۔

یار میری شرٹ کہاں ہے بلیک والی" وہ اوپر سے ہی چیخا۔

وہ میں نے وہیں رکھی تھی" نشرہ گھبرا کر بولی اسکی آواز سے خوف سا آگیا

اوپر آؤ اور ڈھونڈ کر دو مجھے" وہ سختی سے بولا۔

تمیز و میز تو ہے ہی نہیں اس گھر کے مردوں میں" ابا جی نے گھور کر شہروز کو دیکھا جو چپ ہو گیا نشرہ جلدی سے اوپر آئی وہ تو بلکل پہلے کیطرح بولا تھا کیا وہ پھر سے بدل گیا تھا اب بس اسے ایک ہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ شہروز بدل نہ جائے انکی زندگی میں اولاد کے آنے سے اسکا رویہ تبدیل ہوا تھا کچھ اور اب اگر وہ پھر پہلے جیسا ہو گیا تو شاید وہ اب کچھ سنبھال نہ پائے وہ اڑے اڑے رنگوں سے اوپر آئی۔

"ش۔۔شہروز یہ سامنے ہی تو رکھی آآ

اوہو کیا پٹوانا چاہتی ہو ابا جی سے مجھے پہلے ہی تمھاری حمایت میں کیسے عقاب کیطرح گھور رہے تھے مجھے"

اسے جلدی سے بازؤں میں قید کرتے وہ اسکے شانے پر ٹھوڑی رکھتا لاڈ سے بولا۔

ی۔۔یہ کیا تھا" وہ حیران ہوئ

ام م میں اٹھا فریش ہوا پھر مجھے تمھاری یاد آئ اب ابا جی کے سامنے یہ تو کہہ نہیں سکتا تھا نشرہ بی بی آپ یوں نکھری نکھری اچھی لگ رہیں ہیں اوپر آنے کی مشقت اٹھائیں تبھی ایسے بول دیا

وہ بولا مگر نشرہ کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں آئ وہ نہیں شرمائ۔۔

میں ڈر گئ تھی" وہ بولی لہجہ بھی گویا لڑکھڑا گیا۔

نشرہ" وہ حیران ہوا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو شہروز پہلی بار جیسے جزباتی ہوا تھا اسکے لیے۔۔۔

اسکے آنسوں کو جلدی سے صاف کیے۔۔۔

کیاہواہے میں تو ویسے ہی بولا کہ اباجی کے سامنے کیسے بلاتا تمھیں" وہ اسے تفصیل دینے لگا۔

نہ نہیں" وہ نفی میں سر ہلانے لگی

"مجھے لگا آپ پہلے جیسے ہو گئے ہیں آپ۔۔۔آپ

ایم سوری" وہ ہلکی آواز میں بولا تو نشرہ اسکی طرف دیکھنے لگی۔

میں آئندہ تمھیں سب کے سامنے بھی لاڈ سے بلاؤ گا" وہ مسکرایا۔

جبکہ نشرہ نے آنسو صاف کیے

میں نے اب ایسا بھی نہیں کہا آپکو" وہ منہ بنا کر بولی۔

شہروز مسکرادیا اسے خود میں سمو لیا آج اسے احساس ہوا تھا کہ اسکے برے رویے نے ایک لڑکی کی شخصیت کو مار دیا تھا۔

اور یہ احساس بہت شدت سے ہوا تبھی اسنے اسے خود میں تادیر سموئے رکھا

۔

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں مگر جس وقت میرے پاس کوئی نہیں تھا پھر بھی تم تھیں ایسا لگا تھا جیسے تم پریشان ہو میرے لیے۔۔۔

ایسا لگا جیسے تم سب سے پہلے مجھ تک پہنچ جاؤ گی۔

اور تم یہ دارہ جو تمھارے توسط سے مجھ تک پہنچا سب سے پہلے مجھ تک پہنچے تھے تب جب میں شاید زیادہ دیر ہونے پر آخری سانسیں بھر تا نشرہ نے گھبرا کر اسے یہ سب بولنے سے منع کیا مگر اسنے نفی کی۔۔۔

بولنے دو مجھے میں اپنی زندگی میں اس سے زیادہ کبھی شرمندگی محسوس نہیں کر سکتا جو ناجائز میں نے تمھارے ساتھ اور تمھارے گھر والوں کے ساتھ کیا

"وہ اسکا چہرہ تھامے کہہ رہا تھا۔

" میں ساری زندگی بھی اس بات پر پشیمان ہوں یہ شرمندہ ہوں کم ہے

وہ بولا۔

آپ "نشرہ نے کچھ کہنا چاہا نہیں مجھے بولنے دو میں خود نہیں جانتا کہ میں تمھارے دل سے اس بات کا خوف کیسے نکالوں گا۔ مگر میرا تم سے وعدہ ہے

میں کبھی ماضی کی کوئی تکلیف دہ یاد تمھارے سامنے دوبارہ نہیں آنے دوگا"

وہ چاہت سے بولا تھا۔

میں نے اپنے آخری لمھوں میں تم سے کی گئی ہر زیادتی کو شدت سے محسوس کیااور تم جانتی ہو میرے دل میں خوف سا ابھرا کہ اگر میں مر گیااور تمھارے بارے میں مجھ سے پوچھا گیا۔" وہ اسکی پیشانی پر پیار کر گیا۔

میرے پاس جوب نہیں ہو گا تمھارے ساتھ کسی بھی ناانصافی یہ کی گئی زیادتی کا۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

اور آئندہ تم سب کے سامنے بھی پیار محبت چاہت سے بلاؤ گا" وہ بولا اور شرارت کرنے کو بڑھا کہ نشرہ شرما کر دور ہوئی۔

یہ شرٹ یہاں رکھی ہے ابا جی کا فوکس تھا کیا سوچیں گے پہلے تو ایک واویلا "آپ نے مچایا ہوا تھا اچانک آپ بلکل ہی خاموش ہو گئے

اباجی نے ایسے ہی اتنے بچے نہیں کر لیے انھیں بھی پتہ ہو گا شوہر کا منہ بیوی ہی بند کر سکتی

شیٹ آپ" وہ جلدی سے اسکی بے قابو سی شرارتوں اور جسارتوں سے دور ہوئی۔

بہت خوب اب تم مجھے یوں سناؤ گی" وہ ائبرو آچکا کر بولا۔

ہاں میرا تو بہت بڑا خواب ہے آپ کو اچھی خاصی سنانے کا لیکن آگے سے آپ کچھ نہیں بولیں گے" وہ انگلی اٹھا کر بولی۔

" میری جان منہ سی لوں اب تمھارے آگے حکم کرو

نہیں اتنے بھی سیدھے نہیں ہیں آپ" وہ اپنی انگلی آزاد کرا کر جانے لگی۔

رک جاؤ ساتھ چلیں گے" وہ اسکی کمر میں بازو ڈال کر اسکے بھیگے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرتا گھمبیر لہجے میں بولا۔

شہ۔۔شہروز" وہ اس سے آزاد ہونے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی

" بس تھوڑی دیر

لہجے کی تپش نے نشرہ کو جیسے جھلسا ہی دیا وہ جلدی سے دور ہوئی تھی اس سے اتنی شرم آئی کہ سرخ چہرے سے اس کی جانب دیکھ بھی نہ پائی اور فورا باہر نکل آئی۔

جلدی سے دوپٹہ سر پر رکھا کہ اسکے چہرے پر کھلے قوس قزح کے رنگ سب نے دیکھ لیں شرمیلی سی مسکان کے ساتھ وہ جلدی سے کچن میں چلی گئی کہ اچانک اسے باہر سے آوازیں آنے لگی

"ارے میرا بچہ میری لاڈلی میری بیٹی دارہ کے ساتھ آئی ہو

اباجی کی لاڈ بھری آوازیں گھر میں گونجنے لگی تو اسے اندازا ہوا کہ بہارے آئی ہے وہ مسکرا کر باہر نکلی سب گھر والے اس سے مل رہے تھے دارہ نہیں تھا شاید اسے چھوڑ گیا تھا۔

آپ مجھ سے بات نہ کریں" بہارے منہ بنا کر ناراضگی کا اظہار کرتی صوفے پر بیٹھ گئی۔

"بھئی دیکھ لو لڑکیوں کیسے نکھرے بڑھ گئے ہیں اسکے

اباجی عینی اور وریشہ سے بولے۔

" نکھرے نہیں دیکھار ہی ناراض ہوں آپ سے

وہ غصے سے بولی۔

لو کوئی وجہ ہے نہیں نارضگی کیسی "اباجی تو بہت خوش تھے

کل آپ مجھے وہاں چھوڑ کر آ گئے مجھے اپنے ساتھ نہ لانے کی قسم کھائی ہے

"آپ نے

وہ منہ بسور کر بولی۔

"کیونکہ چندہ تمھاری اب وہاں شادی ہو چکی ہے

شہروز ڈریسپ ہو کر آ چکا تھا اس سے بولا۔

مگر شہروز بھائی اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ میں یہاں آؤں ہی نہ اور آپ لوگ

مجھے بھول ہی جائیں "وہ بولی

اسکے کہنے پر اور شکواہ کرنے پر سب ہی مسکرا رہے تھے۔

دارہ کہاں ہے وہ نہیں آیا" فائق نے چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے سوال کیا

بس دارہ دارہ۔" وہ جھنجھلا کر بولی

بری بات تمھارا شوہر ہے" شہروز نے ٹوکا

جبکہ سب نے جیسے شہروز کے ساتھ سہمتی دی اور بہارے نے سر جھٹکا۔

بڑے بیوی کے فرض پورے کیے تھے اسنے جو شوہر کے درس دینے بیٹھ گیا تھا۔

اچھا چلو بھئ میری بیٹی پہلی بار شادی کے بعد آئ ہے اب سب چیزیں اسکی پسند کی بنیں گی اور کوئ اسے تنگ نہیں کرے گا" اباجی نے مسکرا کر اسکے پھولے پھولے گال کھینچے

" اور نہ ہی کوئ مجھے یہاں سے جانے کا کہے گا

وہ ساتھ کے ساتھ نخرے دیکھاتی بولی جبکہ اباجی نفی میں سر ہلانے لگے چلو یہ تو بعد کی بات ہے ابھی فلحال تو غصہ تھوک دو" وہ بولے آخر کو اسکے اتنے نخرے بڑھانے میں بھی انکا اپنا ہی ہاتھ تھا۔

بہارے مسکرادی اور۔

جیسے سب ہی مسکرا اٹھے۔

سب نے اسکے لیے مزے دار کھانے کا انتظام کیا تھا

" سوہائے کہاں ہے

اسنے عینی کی طرف دیکھا اور عینی اسے پکڑ کر کمرے میں لے گی اُنکے پیچھے وریشہ بھی جانے لگی پھر خیال آیا کہ وہ اس گھر کی بیٹی نہیں بہو ہے اب یہاں الگ بات ہے کہ جس کے نام سے پہچانا جانا تھا وہ تو روٹھا ہوا تھا۔

وہ کچن میں اگئ۔

شہروز فائق ناشتہ کر کے آفس کے لیے نکل گئے جبکہ معاذ پہلے جا چکا تھا۔

اور ارتاش ان سب سے پہلے نکل گیا تھا۔

سوہائے ایکدم ہڑبڑا کر اٹھی اندازا ہی نہ وہ سکا وہ اتنی دیر کیسے سوئی۔۔رات ولیمے سے آنے کے بعد سے ہی اسے اتنی نیند ارہی تھی کہ ارتاش کے آنے سے پہلے ہی سو گئی تھی۔

وہ کیا سوچتا ہو گا کہ اسے منانے کے بجائے اسے صرف اپنی نیندوں کی پرواہ تھی وہ شرمندہ ہو گئی ہمت بھی نہیں ہوئی باہر جا سکے سارے گھر والوں کی چھل پہل کی آوازیں توار ہیں تھیں اب اس میں وہ باہر نکلتی تو سب کیا سوچتے وہ شرم سے اور گھبراہٹ سے جلدی سے اٹھی بستر کی شکنیں درست کی جو اس بات کی گواہی دے رہیں تھیں وہ رات اسی کے پہلو میں تھی مگر اتنی گھیری اور پر سکون نیند حالانکہ کبھی اسنے اتنی گھیری نیند نہیں لی وہ خود کو کوستے ہوئے جلدی جلدی کمرہ درست کر کے فریش ہو کر باہر نکلی تو

ایکدم جیسے اور بھی شرمندہ ہو گئی عینی اور بہارے کمر پر ہاتھ رکھیں کھڑی اسے ہی گھور رہی تھی۔

معلوم نہیں اتنی دیر کیسے سوئی" وہ معصومیت سے منہ بسور کر بہارے کے گلے لگ گئی

" مجھے سب معلوم ہے اتنی گھیری نیند کیوں اور کب آتی ہے

وہ بے شرمی سے اسے گھورتے ہوئے بولی

بہارے "سوہائے نے اسے گھورا کہ عینی کا تو لحاظ کرو۔

دیکھو لیڈیز میں کنواری ہوں تم دونوں کے بیچ" وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر ڈرامہ کرنے لگی کہ بہارے اور سوہائے ہنس پڑی۔

اچھا لگ رہا ہے تمھیں ہنستے ہوئے دیکھ اور یہ رات تم نے کیوں کیا ایسا کہ اٹھ "کر چلی گئیں

سب میں سے سوہائے نے اس سے یہ سوال کیا تھا۔

میری مرضی" وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

" کیا مطلب میری مرضی یار تم نے بہت غلط کیا

دیکھو سوہائے تم شوہر پرست ہو گی میں نہیں ہوں اور وہ بھی وہ شوہر جو

زبردستی مجھ پر مسلط کیا گیا ہو اور میں کیوں اسکی عزت کا خیال کروں جب

اسنے میری عزت کا نہیں رکھا تمھیں اندازا ہے مجھے کتنی تکلیف ہوئی اپنی ہی

بارات اور مہندی پر لوگوں کی بے کار چیما گویاں سن کر اور یہ فقت میں نے

اباجی کی وجہ سے سنی اور اس منحوس اور فضول انسان کے لیے برداشت کی

کسی کو میرے جزبات کا احساس نہیں اور ایک بات صاف ہے اباجی نے

میرے ساتھ صرف زیادتی کی ہے اور میں اس شادی کو کسی صورت نہیں

مانوں گی کیونکہ دارہ صاحب کو تو تم پسند تھی انھوں نے تو رشتہ بھی تمھارے

لیے بھیجا پھر میری شادی کیوں کی "

وہ بھڑک کر بولی۔

سوہائے اور عینی خاموش رہ گئیں

"تم جانتی ہو کہ میں ارتاش کے علاوہ کسی کے بارے میں نہیں سوچ سکتی

سوہائے نے جیسے اسے یقین دلایا کیونکہ اسے محسوس ہوا تھا کہ دارہ کی یہ بات شاید اسے سب سے زیادہ بری لگی تھی کیونکہ وہ ہر بار یہ ہی ذکر کرتی تھی۔۔

میں جانتی ہوں تم اور ارتاش بھائی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو اور تمھارا مسلہ تو نہیں ہے یار جو تم مجھے صفائیاں دو گی مسلہ تو وہ انسان ہے جو اپنی مرضی سے ٹھرا ہو جاتا ہے اپنی مرضی سے سیدھا میں نے بھی سوچ لیا ہے

" اب نہیں جاؤ گی واپس

سر جھٹک کر سوہائے سے بولی۔

معلوم نہیں کیوں مجھے ایسا لگتا ہے تم اور دارہ بھائی ایک دوسرے کے لیے بنے ہو وہ تمھارے لے بلکل ہر فکٹ ہیں"

عینی بولی۔۔۔

"تمھیں چشمے کی ضرورت ہے پر فکٹ تو یوں میرے لیے بلال بھائی بھی تھے

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

نہیں وہ پرفکیٹ نہیں تھے لیکن میں وجہ نہیں جانتی بس مجھے لگتا ہے "عینی نے کہا تو سوہائے نے بھی اسکی بات پر حامی بھری۔۔

"خیر چھوڑو یہ سب ابھی ہم سب ساتھ ہیں آج کہیں باہر چلتے ہیں عینی نے کہا تو وہ دونوں سر ہلانے لگیں۔

" ٹھیک ہے باہر چلتے ہیں

وہ سب ریڈی ہو گئیں اور انھوں نے وریشہ کو بھی اپنے ساتھ لے جانے کا سوچ لیا تھا۔

یہ دن اسکی زندگی کا بہترین دن تھا نہ ابا جی کی روک ٹوک نہ گھر والوں کی نہ کسی دارہ کا وزن اور نہ کسی اور شخص کا۔

وہ بہت خوش تھی کیونکہ وہ چاروں ڈرائیور کے ساتھ باہر آئیں تھیں سعد کے پیپرز سٹارٹ تھے تبھی وہ مصروف تھا۔

وہ لوگ گھر لوٹے تو ارتاش گھر پر موجود تھا معاذ بھی تھا اور شہروز بھی جبکہ سعد نے کافی کی فرمائش نشرہ سے کی تھی تبھی وہ لوگ لون میں بیٹھے تھے اور نشرہ انھیں کافی سرو کر رہی تھی

بھابھی آپ کتنی گریٹ ہیں" فائق نے سب سے پہلے اکر پیچھے سے کپ اچک لیا۔۔

یار میرا تھا بھیو" سعد چیڑ کر بولا۔

نو ٹنکی ہوا ایک نمبر کی تم۔" فائق بلکل بھی اثر لیے بنا چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا

بھابھی آپ ان کو بتانا ضروری سمجھیں گی کہ یہ بندہ ناچیز پورے دن سے پڑھ رہا ہے"

سعد غصے سے بولا۔

اور شہروز بھائی اس بندہ نہ چیز نے چھ گھنٹے میں تین بار نیٹفلکس اکاؤنٹ اٹیچ کر کے مووی دیکھی ہے"

جیسے ہی فائق نے کہا شہروز نے ایکدم سعد کی جانب دیکھا اور ارتاش اور معاذ کے منہ سے کافی کا فوارہ پھوٹ پڑا

اور بلند و بالا قہقہے پورے لون میں گونج گئے۔

شہروز جو موبائل پر کچھ سرچ کر رہا تھا سیدھا ہو گیا سعد کی البتہ بینڈ بج چکی تھی

ن۔۔ نہیں تو وہ تو م۔۔ مئں نے سکرین اپنے دو۔۔ دوست سے شئیر کی ہوئ ہے م۔ میں تو پڑھ "

آہ" شہروز کا ہتھوڑے جیسا ہاتھ گردن پر پڑا تو وہ اٹکنا بھول گیا۔

"تمھیں شرم ورم نہیں آتی پیپرز ہو رہے ہیں اور تم نیٹفلکس دیکھ رہے تھے بھائ تین بار نہیں ہو گا دو بار کھولا تھا بس" وہ منہ بنا کر بولا فائق البتہ سکون سے بیٹھا تھا ارتاش اور معاذ بھی مزے میں تھے۔

یہ چھوٹا پٹاخہ کافی اوپر کی چیز تھا اور وہ اکثر سب مل کر اسکا بینڈ بجاتے تھے مگر جب اسکا دماغ ہلتا تھا تو وہ اکیلا بھی سب کا بجا دیتا تھا

موبائل دواپنا" شہروزغصے سے بولا۔

رہنے دیں مجھے پتہ ہے وہ صبح سے پڑھ رہا ہے" نشرہ نے فوراحمایت لی توسعد کولگا جیسے فرشتہ بیچ میں اکھڑا ہوا ہو۔

بھابھی دیکھ رہیں ہیں آپ پورے بائیس سالہ لڑکے کی گودی سیکھ دی آپکے شوہر نے" وہ اپنی لال ہوتی گردن پر ہاتھ پھیرتا بولا۔

منہ بھی سیکھ سکتا ہوں آئندہ یہ بکواس نہ پتہ چلے مجھے ہٹاؤ اسکا اکاؤنٹ اس ایپ سے" وہ فائق سے بولا۔

جی حضور" فائق نے دانت نکالے جبکہ سعد نے پیچھے پیچھے جیسے کہا تھا کہ بعد میں ملو بتاتا ہوں۔

اگئیں محترمائیں" فائق کا اگلا ٹارگٹ اب ان سب کیطرف تھا۔

اسلام علیکم بھابھی جان" وہ وریشہ سے جھک کر بولا۔

جبکہ وہ شرماسی گئی سر ہلا کر تھوڑا دور ہوئی۔

اچھا بھئی میں چلتا ہوں ریسٹ کرنے۔۔بلال صاحب تو نکل گئے چھٹیوں پر

"اب سارا کام یہ آپکے شوہر مجھ سے کراتے ہیں

وہ نشرہ کو اپنی دکھ بری داستان سنا کر سب سے پہلے اٹھا اور ارتاش اور معاذ بھی ساتھ ہی اٹھ گئے

شہروز بھی سعد کو غصے سے وارننگ دے کر چلا گیا جبکہ سعد نشرہ کو بھر بھر کر شکائتیں لگا رہا تھا شہروز مسکرا دیا یہ منظر اسے اچھا لگا وہ کتنا بیوقوف تھا منظر تو سارے ہی اچھے تھے اسنے قیمتی وقت بس ضائع کیا تھا۔

نشرہ نے سعد کو تسلی دے کر کمرے میں جانے کا کہا اور وریشہ کیطرف دیکھا۔

وریشہ معاذ کو کھانا دے دو۔" وہ مسکرا کر اسکا گال تھپتھپا کر بولی تو وریشہ نے سر ہلایا۔

بہارے یہ سب دیکھ رہی تھی۔

سوہائے بھی چلی گئی۔

جبکہ رفتہ رفتہ سب ہی چلے گئے وہ اکیلی وہاں کھڑی رہ گئی۔

ایک لمحے کے لیے اسنے سوچا جو کچھ وہ نشرہ کے ساتھ کر رہی ہے کیا غلط ہے۔
لیکن اسے احساس ہوا کہ دارہ اسی کا بھائی ہے اور اسکا رویہ بلکل ٹھیک ہے نشرہ
کے ساتھ۔

اسنے ساری ہمدردی ایکطرف رکھی اور خود بھی سونے چلی گئی۔

سوہائے نے اسکے لیے کھانا گرم کیا اور روم میں ہی لے آئی جہاں ارتاش کی
جانب دیکھ کر ایکدم اسکے ہاتھ سے ٹرے چھٹتے چھٹتے بچے۔۔۔
ارتاش "جلدی سے ٹیبل پر ٹرے رکھ کر وہ اسکی جانب بڑھی وہ پلٹ کر
اسکیطرف دیکھتے ہوئے شرٹ پہنے لگا وہ جانتا تھا وہ زخم دیکھ کر گھبرا جائے گی
تبھی اسنے شرٹ پہن لی
"یہ یہ چوٹ کیسے لگی آپکو اتنا اتنا بڑا زخم

اسکی دیکھتے ہی دیکھتے آنکھیں بھیگ گئیں اور کانپتے ہاتھوں سے اسکے بازو تھام لیے

کچھ نہیں ہوا مجھے اور تمھیں کیا پرواہ ہے میری پرواہ ہوتی تو یوں مجھے تنہا تو نہ چھوڑتی"

اسنے سر جھٹکا اور اسکے ہاتھ اپنے بازوں سے ہٹائے۔

سوہائے جلدی سے اسکے سامنے آگئ۔

ای۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے آپ کیسے سوچ لی ہیں یہ ساری باتیں" آنسو اسکے گالوں پر بہنے لگے۔

"میں بلکل بھی تمھاری اس معصوم صورت پر یقین نہیں کرنے والا اب ارتاش نے گھور کر کہا۔

ٹھیک ہے نہ کریں مگر دوائ تو لگائیں اسپر یہ بہت گھیرہ زخم ہے پتہ نہیں کیوں کرتے ہیں آپ یہ جاب" اچھا بھلا بیزنیس ہے

وہ روتے ہوئے زبردستی اسے بیٹھا کر اسکی شرٹ اترنے لگی۔

جبکہ ارتاش نے اپنی مسکراہٹ روکی۔۔۔

اسکی انگلیوں کے ٹھنڈے پورا رتاش کی پشت پر لگ رہے تھے۔

اور جیسے اسکے اندر کی تمام حسوں کو اجاگر کر گئے۔

" یہ۔۔یہ اس پر کیا لگاؤ میں یہ بہت گھیرہ زخم ہے

وہ رونے لگی

اس پر لگی ہوئی ہے دوائ اور یہ عام بات ہے ایس اتچ او کے لیے کہ گولی اسے چھو کر گزری ہے" وہ بولا۔

اور یہ زخم اتنا گھیرہ نہیں اس زخم کی گہرائی ناپ لو جو تم نے میرے دل میں دیا ہے" اسکا ہاتھ جھٹک کر وہ کھڑا ہو گیا۔

ماتھے پر بل تھے۔

میں" وہ پھر سے اسکے آگے اگئ۔

آپکے سوا کسی کو۔۔کسی کو نہیں سوچ سکتی ارتاش اور اور میں میں نے بہت دعائیں کی تھیں کیونکہ میرے بس میں وہ دعا ہی تھی ہر پل ہر گھڑی ان

ہاتھوں نے اٹھ اٹھ کر آپکو مانگا ہے آپ کیسے مجھے نہ ملتے یہ قسمت ایسے ہی ہمارے حق میں نہیں ہوئی یہ میری دعاؤں نے آپکو مجھے دیا ہے آپ مجھ سے رخ موڑیں منہ پھیری یہ خفا ہوں میں راضی ہوں اپنے رب کے اس فیصلے سے اور آپکو اپنی زندگی میں پا کر بہت خوش ہوں آپ اپ مجھ سے نفرت نہ کریں میں خیال بھی آپکے علاوہ کسی کو سوچ نہیں سکتی اتنی محبت کرتی ہوں آپ سے" وہ اسکی شرٹ مٹھیوں میں جکڑتی بولتی چلی گئی اور ارتاش کے دل میں اسکے الفاظ جیسے بے حد نرمی سے اتر رہے تھے وہ اسکی بھیگی اور برستی آنکھوں کو دیکھنے لگا جو اسی کے لیے برس رہیں تھیں۔

اسنے بے ساختہ سوہائے کو بازوؤں میں بھر لیا۔

اور اسکی انھیں بھیگی آنکھوں کے قیمتی موتیوں کو خوبصورتی سے چن لیا۔

اور سوہائے مزید رو پڑی۔

میں آپکو کیسے چھوڑ سکتی ہوں مجھ سے بد گمان نہ ہوئیں" وہ اسکی شرٹ تھامتی بولی جبکہ یہ تو ارتاش ہی جانتا تھا کہ ان دونوں کا ملن کس طرح ہوا ہے لیکن

شاید اسکی دعاؤں نے اسے اس فیصلے پر مجبور کیا ایک وہ ہی اس محبت کو پانے کے لیے خوار نہیں ہوا وہ بھی محنت تو کر رہی تھی اسے اس پر یقین تھا اور وہ اس سے ناراض تھا نفرت نہیں کرتا تھا۔

اور شاید اس بھیگی برستی بارش کی پہلی بوند جیسی شفاف لڑکی کی یہ ہی ادا اسے پسند تھی کہ وہ کسی موتی کیطرف بلکل صاف ہے اسکے اندر جو ہے وہ ہی باہر ہے۔

سوہائے اسکے سینے سے لگی کھڑی تھی۔

ارتاش اسے خود میں سموئے کھڑا تھا جیسے کبھی نکلنے ہی نہ دے گا۔

اسکا رونا ختم ہوا تو زخم کی یاد پھر سے اگئ۔

آپ آپ کو گولی کیسے لگی "گال صاف کرتے وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

کھیل رہا تھا لگ گئ" ارتاش نے شانے اچکائے شرارتی نظروں سے اسکیطرف دیکھا۔

یہ بھلا کیا بات ہوئی کسی بات کا سیدھا جواب نہیں دیتے آپ "وہ ٹرے اٹھا کر ٹیبل پر رکھنے لگی۔

تم سیدھی ہو نہ کافی ہے یہ ہی "اسنے اسکا گال کھینچا سوہائے ذرا شرما سی گئی۔

ویسے بھوک بہت لگ رہی تھی۔"وہ کھانا کھانے لگا۔

تم نے کچھ کھایا یے "اسنے سوال کیا تو سوہائے نے جوش سے سر ہلایا۔

" ہم کے ایف سی گئے تھے

سہی موجیں ہیں تمھاری۔۔۔بہارے کے ساتھ دارہ بھی آیا تھا"۔

وہ بلکل نارملی اس سے بات کر رہا تھا سوہائے کو بہت اچھا لگ رہا تھا بس ایک خواب ہی تو تھا یہ کہ وہ اسکے ہمراہ ہوتا اور وہ اسکے پاس بیٹھی اسکو کو دیکھتی اور وہ اس سے ہلکی پھلکی گفتگو کرتا۔

نہیں "اسنے جواب دیا۔

کیوں "ارتاش نے پھر سے سوال کیا۔

معلوم نہیں کیوں بس وہ صبح آئی تھی سب پر غصہ کر رہی تھی کہ اسے کل

" چھوڑ کر اگئے

سوہائے نے تفصیل دی۔

" مجھے تو خود غصہ آرہا تھا ابا جی پر نہ کل اسے ساتھ لے کر آئے اور نہ پرسوں

وہ ذرا موڈ بگاڑتا بولا۔

دارہ بھائی کو جو پسند ہے وہ کرنا چاہیے بہارے کو" وہ مدھم آواز میں بولی۔

تو دارہ کو بھی سمجھنا چاہیے بہارے کو کیا پسند ہے دیکھو ہمارے درمیان ایک رشتہ اتنا خراب ہو کر جڑا ہے کہ سب کو اسی رشتے سے نصحیت حاصل کر لینی چاہیے ہر کوئی دوسرے سے بس اس بات سے ڈرتا ہے کہ لڑکا شہر وزنہ بن

" جائے ویسے بھی تمھاری والدہ نے مجھے اسی معیار پر تو پرکھا تھا

وہ خوامخواہ طنز کر گیا۔

ارتاش" سوہائے نے پکارا وہ ہما تنگوش تھا۔

مما بہت شرمندہ ہیں آپ گھر پر نہیں ہوتے تبھی آپ سے بات نہیں ہو سکی

۔

" انھیں نے نصرت چچی سے بھی معزرت کی ہے

وہ بولی تو خود بھی شرمندہ تھی۔

خیر مجھے انکی معذرت کی ضرورت نہیں سوائے اس بات کے کہ وہ مجھ سے اور تمام سے دور رہیں کیونکہ اب کوئی ہمارے بیچ آیا میں بلکل برداشت نہیں کروں گا اور تم مجھ سے آگے کے لیے کوئی امید مت رکھنا کہ میں کسی کی مداخلت اپنی زندگی میں برداشت کروں گا پہلے میری مجبوری یہ تھی کہ تم میرے نکاح میں نہیں تھی اب تم میرے نکاح میں ہو اور جلد میرے بچوں کی ماں بھی بنو گی"

اسکے منہ میں لقمہ دیتے وہ ایک آنکھ دبا کر بولا جبکہ سوہائے کا سر جھک گیا شرم سے حیا سے چہرہ سرخ اناری ہو گیا۔

ارتاش کھل کر ہنسا۔

وہ کھانا کھا چکا تھا اور سوہائے بھاگنے کے لیے پر تول رہی تھی

جلدی رکھ کر واپس آؤ" وہ اسکے کان کے قریب بولا۔

سوہائے کے ہاتھ سے ٹرے چھٹتے چھوٹتے بچی تھی۔

ارتاش کی گھیری اور خوبصورت نظروں کا مرکز ہو ہی تھی وہ جلدی سے وہاں سے بھاگ کر باہر نکل گئی۔

وہ جانتا تھا کہ اہتشام کبھی نہیں لوٹے گا مگر اگر وہ لوٹ آیا۔

تب بھی وہ اپنے رشتے میں اب کوئی دراڑ آنے نہیں دے گا۔

وہ شہروز نہیں تھا وہ ثابت کرنا چاہتا تھا وہ اپنی بیوی سے بے پناہ محبت کرتا تھا

اسکی عزت کرتا تھا اور سب کے سامنے اسکی عزت کرانا بھی جانتا تھا۔

لیکن اسے یہ علم بھی تھا جس دن فرزانہ کو یہ علم ہو جاتا اس دن شاید بہت کچھ

برا ہونا تھا مگر فلحال مستقبل کی ہر سوچ پر سوہائے کا ساتھ حاوی تھا۔

وہ اسکا انتظار کرنے لگا۔

مگر بہت دیر گزرنے کے بعد بھی سوائے نے کمرے کا راستہ نہ دیکھا۔

اسنے موبائل اٹھایا اسے بیل دی تو کمرے میں ہی سیل فون چارج ہو رہا تھا۔

" عجیب بیوقوف لڑکی ہے۔

وہ چیڑ چیڑا سا ہوتا اپنی جگہ سے اٹھا۔

اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

باہر تو ایسا سماں تھا گویا دن نکل آیا ہو۔

ایسا کوئی ماحول ہی نہ تھا کہ وہ کمرے میں بند ہو جاتا جبکہ خواہش اتنی تھی کہ وہ بس ضبط کر رہا تھا وہ سامنے عینی کے ساتھ بیٹھی تھی ارتاش نے اسے گھور کر دیکھا جبکہ وہ بے چاری سے شکل بنا گئی۔

سعد بھی بیٹھا تھا جبکہ فائق بھی یہیں تھا البتہ معاذ نہیں تھا اور ویسے بھی آج کل وہ کافی سنجیدہ ہوا ہوا تھا۔

اب معلوم نہیں کیوں۔

وہ خود بھی سعد کے ساتھ بیٹھ کر ایل سی ڈی دیکھنے لگا۔

جبکہ سوہائے پر غصہ بھی آیا تھا۔

وہ کب سے کھانے کی ٹرے ریڈی کیے کچن میں کھڑی تھی ڈر لگ رہا تھا اسکے کمرے میں جاتے ہوئے نہ جانے کیوں اس سے چھپتی پھیر رہی تھی اور اب خود ہی بکری شیر کا نوالہ بننے جا رہی تھی۔

ہاں اسکی فون پر کالز اور میسیجز کا انبار لگا ہوا تھا جو اسنے نہ ریسیو کی اور نہ ہی اسکا کوئی جواب نہیں دیا

وجہ کوئی اور نہیں تھی بس اتنی تھی کہ جب جواب دینے کا سوچتی تب گھبراہٹ سے کچھ کر نہ پاتی۔

اور سب سے اہم بات کوئی نہ کوئی اجاتا اور وہ موبائل چھپا دیتی۔

لیکن یقینا یہ ایسی وجہ نہیں تھی جس کے باعث وہ اس کو معاف کر دیتا الٹا وہ اس سے بات نہ کرنے کے ساتھ ساتھ سارے ہی گھر پر برس رہا تھا

بعض اوقات اسے یقین نہیں آتا تھا کہ اپنی عمر سے سات آٹھ سال بڑے شخص کے لیے وہ اپنے دل میں فیلنگز محسوس کرتی ہے۔

ہاں وہ اس سے عمر میں کافی بڑا تھا۔

مگر پھر بھی اچھا لگتا تھا دور سے ہی جب چلتا ہوا آتا تھا تو ایسا لگتا پاس ائے گا تو سب کچھ اپنے بس میں کر لے گا مگر وہ پاس سے اسے اگنور کر کے چلا جاتا تھا اور وہ کم عمر سی لڑکی اس کے سامنے مزید نہیں ٹک پاتی تھی۔

اور اسکی یہ اگنورنس بھی تو برداشت نہیں ہو رہی تھی یہ تو وہ اسکے ایکدم ہی پیچھے پڑ گیا تھا اسکے دل میں احساسات جگا کر اب کیسے منہ موڑ گیا تھا۔

وہ ڈرتے ڈرتے باہر نکلی۔۔

اور باہر لاونج میں سب جہاں خوش گپیوں میں مصروف تھا وہ جلدی سے ٹرے لے کر معاذ کے کمرے کے سامنے اگئ۔

یہ تو شکر تھا کہ اسکا کمرہ ذرا اوٹ میں تھا ورنہ سب دیکھتے اور کیا سوچتے بس یہ ہی فکر تھی اسے۔۔۔

اسنے دروازہ بجایا۔

مگر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔۔

دروازہ پش کیا ہمیشہ کیطرح دروازہ کھولا تھا

نہیں وہ کوئی گزشتہ منظر نہیں چاہتی تھی کہ وہ کوئی وحیات سی مووی دیکھ رہا ہو اور وہ بیچ میں پہنچ جائے وہ اندر داخل ہوئی

تو کمرے میں ملگجا سا اندھیرہ تھا اور وہ چیئر پر بیٹھا لیپٹاپ میں کوئی کام کر رہا تھا

کمرے میں صرف ٹیبل لیمپ جل رہا تھا

عینی۔۔ میری شرٹ پریس کر دو ذرا مجھے ابھی ایک دوست سے ملنے جانا ہے"

اسے لگا عینی ہے وریشہ کا خیال بھی نہیں تھا۔

وریشہ میں ہمت نہیں ہوئی دروازہ بند کرے مگر کرنا پڑا تھا۔

اسکے ہاتھ ایسے کانپ رہے تھے جیسے سامنے جن دیکھ لیا ہو۔

دوسری طرف یہ خاموشی اور کانپتی ٹرے معاذ کو احساس دلا گی کہ پیچھے اسکی بہن نہیں زوجہ محترمہ ہیں۔

اسنے چیئر موڑی اور ہاتھ مار کر لائٹس اون کر دی۔

وہ بلکل اسکے سامنے کھڑی تھی۔

معاذ نے سکون سے اسکیطرف دیکھا۔

خیریت سے یہاں آنا ہوا ہے" وہ بولا

لہجہ اجنبی تھا وریشہ نے اسکی جانب نگاہیں اٹھائیں۔

" وہ کھانا کھالیں

کیوں" وہ بگڑا۔

آپ کام سے آئیں ہیں" وہ بولی غلطی اسی کی تھی تبھی آج چونچ بند تھی۔

تو پہلی بار کام پر سے آیا ہوں جو تم کھانا لے آئی ہو پہلی بار یہ یاد آگیا ہے ایک

" شوہر بھی ہے تمھارا

طنز کرتا سر جھٹکتا وہ دوبارہ چیئر موڑ گیا۔

وریشہ کیا کہتی کچھ سمجھ نہیں آیا۔

" وہ صبح اباجی نے کہا تھا آپ کو کھانا اب میں دیا کروں

اتنے اباجی سگے ہوتے تور خصتی کرا دیتے۔

وہ ایکدم بھڑکتا ہوا بولا۔

اس۔۔۔۔اس میں میرا۔۔۔میرا تو کوئی قصور نہیں" وہ منمنائی۔

رئیل میں پاگلوں کیطرح تمھیں کالز میسیجز کر رہا ہوں تم سے ملنے کی

کوشش کرتا ہوں اور تم۔۔۔

بیسیکلی تم مجھ سے بدلے لے رہی ہو آج ان باتوں کے جو چار دن تمھیں

سننے کو ملیں بہت احساس اور شکریہ اس کھانے کا اب جا سکتی ہو اور سب سے

اہم بات میری ماں بہنیں زندہ ہیں مجھے کھانا دے سکتیں ہیں تو تمھیں اس

"مشقت کی زبردستی ضرورت نہیں

ایسا نہیں ہے" وہ جلدی سے بولی۔

آئی سیڈ جاؤ یہاں سے" وہ بھڑک کر بولا۔

وہ۔۔میں "وریشہ کو اندازا نہیں تھا بات اتنی بڑھ جائے گی۔

آئندہ ایسا نہیں کرو گی "وہ بولی بھیگی نظروں سے اسے دیکھا

آئندہ ایسی نوبت بھی نہیں آئے گی جا کر میرے بارے میں پہلے معلومات

"حاصل کرو کہ میرے مزاج کیا ہیں اسکے بعد ہی بات آگے بڑھے گی

ٹرے اسکے ہاتھ سے کھینچ کر اسنے ساتھ پڑی ٹیبل پر پٹخ دی۔

وریشہ کی آنکھوں میں اسکے اتنے سخت رویے سے آنسو بھر گئے۔

آئی سیڈ جسٹ گیٹ آؤٹ "وہ سختی سے بولا۔

وہ پلٹ گئی۔

اتنے سخت رویے کی امید نہیں تھی اسے۔

وہ جلدی سے بھاگ کر باہر نکلی اور اس طرح وہ نکل کر اپنے کرنے میں بھاگی

نیچے موجود لوگوں کو احساس ہو گیا۔

معاذ باہر نکل کر عینی پر چیخا

"تمھیں ایک گھنٹہ پہلے بلایا تھا کسی کام چوری لگائی ہوئی ہے تم نے

وہ چیخا۔

عینی ہڑ بڑا کر اٹھی۔

"جی بھائی"

اسنے کہا

میری شرٹ پریس کر دو" وہ بولا اور دوبارہ روم میں بند ہو گیا

اسے کیا ہوا ہے" ارتاش نے سعد کی جانب دیکھا

بھابھی سے پیار" سعد نے دانت نکالے۔

تمھارے نہ سدھرنے کے ارادے نہیں ہیں تھپڑ کھا کر بھی وہی ہڈی وہی

" کھال ہے

وہ نفی میں سر ہلاتا اٹھ گیا۔

یہ فائق بھائی کو تو نہیں چھوڑوں گا میں" وہ غصے سے بولا۔

جبکہ ارتاش ہنستا ہوا اٹھا اور سوہائے کی طرف اگیا

سوہائے پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی کیونکہ یہ منظر سعد پورے دانت نکال کر دیکھ رہا تھا

چلیں "اسنے نرمی سے کہا۔

اور اسکی جانب ہاتھ بڑھا دیا۔

سوہائے نے کانپتا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیا تو سعد کی سیٹی سے پر ارتاش کا قہقہہ ابھرا اور سوہائے جو پہلے ہی شرم سے دھری ہو رہی تھی وہ ہاتھ چھڑا کر خود ہی کمرے میں چلی گئ۔

ارتاش بھی اسکے پیچھے کمرے میں اگیا۔

آپ کو شرم نہیں آتی "وہ خفا ہوئ۔

"سعد کیا سوچے گا ہمارے بارے میں

نکاح نامہ دے آتا ہوں اسے بیوی کو لے کر کمرے میں آیا ہوں پورے حق سے "اسنے آگے بڑھ کر اسے بازؤں میں قید کیا

سوہنائے کو اسکے ارادے نیک نہیں لگ رہے تھے۔

ارتاش" وہ اس سے الگ ہونے لگی۔

شششش" اسنے اسکو مزید کچھ کہنے سے روک دیا۔

بہت دن بلاوجہ کی ناراضگی میں ضائع کیے ہیں میں نے اب تو میں نے سیدھا ہنی مون پر جانا ہے" وہ اسکے چہرے پر خوبصورت سی لکیر کھینچتا بولا۔

سوہائے بس اتنے میں ہی بے دم سی ہونے لگی جبکہ ارتاش نے مسکراہٹ روکی وہ سارا وزن اسپر چھوڑ چکی تھی جسے اسنے بہت خوش دلی سے تھام رکھا تھا۔

تم میری ہو اور تمھیں مجھ سے کوئی اہتشام یہ ایکس وائے زیڈ الگ نہیں کر سکتا تھا۔

ایسے کیسے کوئی منہ اٹھا کر ہماری زندگی میں اجاتا" وہ بولا اور اسکے کان کے قریب جھک کر ایک پراسرار سی جسارت کر ڈالی کہ سوہائے کے کانپتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ جکڑلی۔

وہ مدھم سرگوشیوں سے اسکے اوسان خطا کر رہا تھا اور جس جس طرح وہ ڈھیر ہو رہی تھی ارتاش کے لیے محظوظ کن تھا صبر اور ہمت جو سب جواب دے رہا تھا اسکی بانہوں میں سوہائے نے مندی مندی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا وہ مسکرا رہا تھا وہ شرما گئی۔

اور اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپا لیا جبکہ ارتاش کے لیے یہ لمحے اسکی زندگی کا کل اثاثہ تھے ایکدم اسے بازوؤں میں آچک کر وہ بیڈ کی جانب لے گیا۔

جبکہ وہ خود میں سمٹ رہی تھی۔

ہولے ہولے کانپ رہی تھی اسنے لائٹس آف کیں روم کی اور سوہائے کی جانب اس سے پہلے وہ بڑھتا کے فون کی بیل زور و شور سے بجنے لگی

ایکدم جیسے فسوں ٹوٹ گیا

سوہائے ہر بڑا کر سیدھی ہوئی تو ارتاش نے جیسے فون کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا الٹا دارہ کا نمبر دیکھ کر تو دل ہی کلس گیا۔

وہ اس سے دور ہوا اور گھیرہ سانس بھر کر ٹیرس پر آ گیا۔

جی فرمایئے یہ کوئی وقت ہے کال کرنے کا وہ چیڑ کر ٹائم دیکھنے لگا گیارہ بج رہے تھے۔۔۔

یہ وہ بھی وقت نہیں ہے جو تم کر رہے ہو ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں وہاں پہنچو جلدی اور ایک منٹ سالے صاحب۔۔

تیور دوسرے کریں۔۔۔

اپکا بوڈی گارڈ نہیں ہوں جو آپکے کباب کی ہڈی پر نظر رکھو" الٹا اسی کو جھاڑ کر وہ پھاٹک سے فون بند کر گیا۔

ارتاش نے مٹھیاں بھینچ لیں

وہ مایوس سا پلٹ کر آیا یہ تو وہاں جا کر پتہ چلتا کہ اہتشام واپس اگیا تھا یہ کوئی اور وجہ تھی۔۔۔

وہ کمرے میں آیا سوہائے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

اسکا دل مرجھا گیا جبکہ غصہ بھی چڑھنے لگا آخر کو اسی کا کزن تھا۔

وہ منہ بنا کر الماری کی جانب بڑھا اور شرٹ غصے سے کھینچی۔۔۔

کہیں آج رہے ہیں" وہ پوچھنے لگی

ہاں جارہاہوں تھوڑی دیر تک آتاہو" وہ بولا۔

کہاں جارہے ہیں" وہ وقت دیکھتی پوچھنے لگی

یار تم نے ابھی سارے سوال کرنے ہیں

وہ چیڑ گیا سوہائے چپ ہو گئ۔

میں نے تو بس پوچھا تھا" اسنے کہا تو ارتاش کو اسپر ٹوٹ کر پیار آیا۔

اسکا قصور ہی کیا تھا اصل تو وہ پھنسا ہوا تھا محبت تھی کہ انجام کو نہ پہنچ پا رہی تھی شادی وہ کر بھی کنواروں والے حالات تھے اچانک اسکا چہرہ تھام کر اسنے اسے خود سے نزدیک کر لیا۔

میں جلد آتاہوں سونامت" وہ چاہت سے بولا۔

سوہائے اس سے دور ہو گئ۔

غصہ کرتے ہیں آپ مجھ پر" وہ منہ بنا گئ کبھی پیار کبھی غصہ آخر کو چاہتا کیا تھا وہ۔۔

" میں واپس اکر تمھارا غصہ ختم کر دوں گا

وہ ہلکی سی جسارت اسکے گال پر کرتا مسکرا کر بولا اور نہ چاہتے ہوئے بھی اسے جانا پڑا۔

دیر مت کیجیے گا" سوہائے فکر سے بولی جبکہ ارتاش مسکرا دیا۔

بس یوں گیا یوں آیا بس تم سو نا مت" وہ آنکھ دبا کر بولا۔

اور باہر نکل گیا سوہائے بھی شرما سی گئ۔۔۔۔

وہ واپس لوٹا تو ہلکے ہلکے خراٹوں نے اسکا استقبال کیا لبوں کی تراش میں مسکراہٹ سی سما گئ اُسنے وقت دیکھا صبح کے چار بج رہے تھے۔

اہتشام کو سندھ کے کسی علاقے میں دارہ صاحب نے پہنچا دیا تھا جہاں سے نکلنے کی وہ تگ و دو میں تھا۔

اسے امید نہیں تھی اتنی جلد وہ واپس لوٹنے کی کوشش کرے گا تبھی ارتاش نے غصے میں سندھ پولیس کو اسکا ریکارڈ سینڈ کر دیا تھا۔

جس کے باعث سو فیصد اسنے اریسٹ ہونا تھا۔

اور ہوا بھی ایسا ہی کہ رات ورات اسنے اسے اریسٹ کروا دیا تھا۔

ایسے کرپٹ لوگوں کا پھر انجام بھی ایسا ہی ہونا تھا۔

باقی تمام انفارمیشن اب اسی کے پاس آتی وہ دارہ کا شکر گزار تھا کہ اسنے اس وقت میں بھی اسکی ہیلپ کی۔

اور یہ سب کرتے کرتے رات گزر گئی۔

وہ لوٹا تو وہ سو رہی تھی یقینا سو فیصد اسنے اسکا انتظار کیا ہو گا۔

ٹوٹ کر پیار آیا تھا اسپر۔

بس شاید کل ملن کی رات نہ تھی۔۔

وہ تھکا تھکا سا فریش ہو کر اسکے پاس آیا۔۔

اور ایک ہی بلنکیٹ میں گھس کر اسے خود میں سمیٹ لیا وہ دوسری طرف اسکی موجودگی کو پا گئ۔

" ا۔۔اپ اتنی دیر سے آئے ہیں

ایم سوری" وہ اسکے گالوں کو چھو گیا چاہت سے وافنگی سے۔۔۔

سوہائے نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر ارتاش نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا

سو جاؤ۔۔۔سو جاو" وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا خود بھی تھک گیا تھا بند آنکھوں میں شمار زدہ لہجے میں بولتی وہ اس وقت دنیا کی حسین ترین لڑکی لگ رہی تھی۔

جبکہ سوہائے اتنا سنتے ہی دوبارہ بھاری بھاری سانسیں بھرنے لگیں اور اسکے سونے پر ارتاش کو بھی جلد ہی نیند نے جالیا تھا۔

مستقبل سے انجان وہ دونوں ایک دوسرے کی بانہوں میں مطمئین تھے۔

دو دن کا ٹور تھا مگر وہ تیسرے دن تقریبا شام کے چار بجے گھر واپس لوٹا تھا۔

اس قدر تھک گیا تھا کہ غصے کا گراف اپنے آپ چڑھ رہا تھا۔

جبکہ گھر میں مکمل سناٹا اور خاموشی تھی۔

" صفدر میں فریش ہو رہا ہوں میرے لیے کھانا لگاؤ۔

اسکی تھکی تھکی آواز پر صفدر جو سارے راستے سوتا ہوا آیا تھا ایک دم سیدھا ہو گیا۔

جی بھائی "اور کچن کی جانب بڑھنے لگا۔

یار تم کتنے غلیظ آدمی ہو سفر سے آئے ہو اور یوں ہی کھانے میں ہاتھ ڈال دو گے "

وہ چیڑ کر بولا۔

بھائی دیکھ تو لیں میرے ہاتھ صاف ہیں "صفدر بھی منہ بنا گیا۔

بہت تم منہ لگے ہو چکے ہو یہ صاف ہاتھ جتنے صاف ہیں نہ مجھے پتہ ہے راستے میں چھ بار تو تم باتھروم گئے تھے" وہ غصے سے چیخا

ہاں تو کیا میں ہاتھ نہیں دھوتا" صفدر کمر پر ہاتھ رکھ کر اسکو دیکھنے لگا وہ اس سے ایسے ہی فرینک تھا کیونکہ چھوٹا سا تھا تب سے انکے گھر میں رہتا تھا اور پلا بڑھا تھا۔

اور اسکی ساری زمہ داری دارہ نے ہی اٹھائی تھی۔

دارہ نے صوفے پر پڑا کشن اٹھا کر اسکے منہ پر دے مارا۔

دفع ہو جاؤ اور اب اپنی شکل نہ دیکھنا" وہ سنجیدگی سے آنکھیں نکال کر بولا۔

یہ کہیں بھابھی کے ہاتھ سے کھائیں گے مجھے سنائے جا رہے ہیں" وہ منہ بنا کر بڑبڑاتا ہوا نکل گیا۔

جبکہ دارہ نے ضبط کیا تھا اگر وہ اسے مارتا تو امی اسے مارتی ایک تو اسکی ماں سب کی حمایتی تھی۔

نفی میں سر ہلا کر اسنے گھر کی خاموشی پر غور کیا۔

سب سے پہلے اپنے کمرے کی جانب دیکھا۔

آوازیں توسب کو آگئیں ہو گیں پھر نہ امی نہ بہارے کوئ بھی باہر نہیں نکلا۔

وہ امی سے پہلے اپنے کمرے کیطرف جاتا اس سے پہلے اسے لینڈ لائین کا خیال آیا تھا۔

جس پر کال کر کر وہ تھک گیا مگر لینڈ لائین ہی خراب تھی شاید اسنے اٹھا کر چیک کیا تو واقعی خراب تھی صفدر پر اور بھی غصہ چڑھا تھا۔

کام چور اسکا دماغ تو میں درست کرتا ہوں۔" اسنے دانت پیس کر سوچا۔۔۔

تین دن سے وہ کالز کر رہا تھا مگر مجال ہے گھر میں کسی سے رابطہ ہو اور پھر وہ خود بھی اتنا مصروف تھا کہ زیادہ کسی سے رابطے نہیں کر سکا۔

نہ نشرہ سے اور بہارے جو کہ اسکی بیوی تھی اسکا نمبر تو اسکے پاس تھا بھی نہیں

گھیرہ سانس بھر کر اپنے کمرے کا دروازہ کھولا شاید پہلی بار اپنی ماں سے ملنے سے پہلے وہ یوں اپنے کمرے کی طرف آیا تھا۔

مگر خالی کمرے نے اور بکھرے سامان نے اور اسی بیڈ شیٹ نے جو وہ اس بیڈ پر پرسوں چھوڑ گیا تھا استقبال کیا تو اسکا دماغ اچانک الرٹ ہوا اور تقریبا بھاگنے کے انداز میں وہ۔۔

امی کے کمرے میں آیا تھا اسنے جھٹکے سے دروازہ کھولا۔

تو امی کو زمین پر پایا۔۔۔

"امی

وہ جلدی سے اندر ایا اور انھیں تھام لیا۔

وہ زمین پر پڑیں تھیں شاید بے ہوش ہو گئیں تھیں اسنے پیشانی چھوئی تو شدید بخار تھا۔

صفدر "اسکی دھاڑ پورے گھر میں گونجی۔۔

کہ مردے بھی جاگ جاتے صفدر بھاگتا ہوا اسکے پاس ایا

امی امی کو کیا ہوا ہے دارہ بھائی "صفدر امی کیطرف بڑھا۔

گاڑی نکلواؤ جلدی" اسنے امی کو بازؤں میں اٹھایا اور وہ لے کر انھیں باہر آیا۔۔۔

اور بھاگتا ہوا انھیں گاڑی تک لے گیا۔

سر میں ڈرائیو کرتا ہوں" اسکے گارڈ نے کہا۔

جو بد قسمتی سے سارے ہی اسکے ساتھ گئے تھے۔

اگر وہ یہاں ہوتے تو شاید امی کے بارے میں بہتر جان پاتا وہ مگر نہیں یہ اسی کی لاپرواہی تھی سراسر اسکا اپنا قصور تھا کہ کسی اجنبی لڑکی پر بھروسہ کر کے وہ اپنی ماں کو کیسے چھوڑ گیا۔

نہیں" اسنے گارڈ کو دور دھکیلا اور خود ڈرائیو کرنے لگا۔

وہ طوفان کیطرح گاڑی لے کر گھر سے نکلا تھا۔

صفدر اسکے ساتھ تھا امی بے ہوش تھیں وہ اس بے ہوشی کی وجہ نہیں جانتا تھا

۔

اگر کوئی کہتا اسکے قدموں تلے زمین کھسک چکی تھی تو ہاں اپنی ماں کو یوں بے آسرا پڑا دیکھ اسکے قدموں تلے زمین نکل چکی تھی۔

اسکی پیشانی پر آج سے پہلے اتنے بل نہیں پڑے۔

اس سے پہلے اسنے اتنی گھبراہٹ محسوس نہیں کی۔

ایسی تکلیف تو باپ کے مرنے پر ہوئی تھی جب شاید اسکے بس میں کچھ نہیں تھا۔

نہ ہی اتنا پیسہ کہ وہ انکا علاج کرا سکتا اور نہ ہی اتنا اختیار اور آج جب سب اسکے پاس تھا تو وہ اپنی ماں کو تنہا چھوڑ گیا۔

دل تو کیا اپنا سر سٹیرنگ پر مار دے۔

ہاسپیٹل کے سامنے جھٹکے سے گاڑی رکی اور وہ امی کو یوں ہی بازوؤں میں سمیٹے اندر بھاگا تھا۔

ایمرجنسی میں انھیں اندر لے جایا گیا اور باہر اسکا انتظار کرنا بے حد مشکل ہو گیا۔

صفدر صاحب رونے میں مصروف تھے

صفدر "اسنے بمشکل اپنا ہاتھ اٹھانے سے خود کو بعض رکھا تھا ورنہ اس وقت ایسی حالت تھی اسکی کہ وہ اپنا سارا زلزلہ کسی پر نکال دیتا۔

"بھیا امی

"کچھ نہیں ہوا امی کو کوئی ضرورت نہیں ہے رونے کی

اسکے اسطرح کہنے پر کچھ ترس اگیا اسپر تبھی اسکو خود سے لگائے تسلی دینے لگا

اسکے گارڈز بھی پریشان کھڑے تھے اسکی ماں تھی ہی ایسی وہ ان سب کا خیال رکھتی تھی

ڈاکٹر باہر نکلا تو وہ انکی جانب بڑھا۔

ڈاکٹر از شی فائین" وہ پوچھنے لگا

"نو فلحال انکی ای سی جی کر رہے ہیں آپ کچھ دیر ویٹ کریں اور دعا کریں کیا مطلب ہے اسکا بات کا ای سی جی میرا مطلب میری ماں کو کوئی ایشو نہیں ہے دل کا "

وہ کلئیر کرنے لگا۔۔۔

سر اچانک بے ہوش ہو جانا کوئی عام بات نہیں اور آپکی مدر کی ای سی جی کے

" بعد ہی میں آپکو درست بات بتا سکتا ہوں

وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا دارہ سر تھام گیا۔

یہ اچانک "پریشانی سے اسنے تقریبا دو گھنٹے ہسپتال میں یوں ہی گزارے تھے اور پورے دو گھنٹے کے بعد جا کر ڈاکٹر نے امی کے ٹھیک ہونے کی اطلاع دی تو جان میں جان آئی تھی۔

وہ ڈاکٹر کے روم میں چلا گیا جاننا چاہتا تھا وہ بے ہوش کیوں ہوئیں تھیں۔

سر یہ ایم آر آئی ہے اور یہ ای سی جی اس میں آپ ہارٹ بیٹس چیک کر سکتے ہیں انکی ہارٹ بیٹ ایکدم ڈاؤن ہوئی ہے یعنی ہارٹ اٹیک کا خطرہ تھا یہاں پر

۔۔

بٹ آپ وقت پر لے آئے بے ہوشی کا ہارٹ اٹیک جان کا نقصان بھی ہو سکتا تھا۔

لیکن انھیں دل کا آج تک کوئ مسلہ نہیں ہوا" وہ سمجھ نہیں سکا ایسا کیوں ہوا

۔

یس بٹ دیز رپورٹس شوز ڈفرنٹ سچویشن۔

غرض آپکی مدر کا دل بہت حساس کنڈیشن پر ہے انکا خیال رکھیں اور وقت پر کھانا اور یہ دوائیاں دیں اور کوشش کریں کسی بھی خطرناک خبر اور گھر کے ماحول کا کوئ اثر ان پر نہ پہنچیں۔"

اسنے کہا اور دارہ کے ہاتھ میں سب چیزیں سے دی اور اسکے پکڑنے سے پہلے وہ چیزیں اسکے گارڈنے پکڑ لی

"کیا میں مل سکتا ہوں

یس سر انھیں روم میں شفٹ کر دیا ہے" ڈاکٹر بولا تو وہ سر ہلا کر اسکے روم سے نکلا اور سیدھا امی کے پاس آ گیا۔

صفدر انکے پاس بیٹھا تھا۔

رو رہا تھا جبکہ امی ہوش میں تھیں ہلکا ہلکا مسکرا رہیں تھیں۔

آوے جھلے کیوں رو رہا ہے ابھی مری نہیں ہو۔"امی نے صفدر کے گال پر ہلکا سا تھپڑ لگایا۔

امی ایسی باتیں نہ کیا کرو مجھ سے میرا کیا بنے گا آپ آپ کہیں نہیں جاؤ گی یہ دارہ بھائی تو میری جان لے لے گا۔

پتہ ہے آپکو صاف ستھرے ہاتھ ہیں میرے پھر بھی مارا ہے انھوں نے مجھے کہ میں ہاتھ نہیں دھوتا" وہ امی کے ہاتھ پکڑے بچوں کیطرح شکایتیں لگا رہا تھا۔

جبکہ امی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔۔

" کھینچتی ہوں میں اسکے کان تم تو بڑے صاف ستھرے بچے ہو بس امی آپکو ہی میری پرواہ ہے" وہ امی کا ہاتھ تھام گیا۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے میں نے نہیں مارا اسکو"صفدر کے سر پر تھپڑ رسید کرتے وہ بولا۔

وہ امی کے سامنے کوئ غصہ کرنا نہیں چاہتا تھا اسکی ماں کا دل حساس ہو گیا تھا تو دارہ اس دل کی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کر کرتا۔۔۔

"دیکھا دیکھا امی ابھی بھی مارا ہے

صفدر انھیں بولا تو دارہ نے نفی میں سر ہلایا۔

جبکہ امی نے اسکی جانب دیکھا۔

سفید شرٹ کا کھلا گریبان فولڈ بازو اور رف بال جو ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر تھکان اور پریشانی لیے وہ صفدر کو گھور رہا تھا۔

دارہ" امی نے پکارہ تو اسنے ماں کیطرف دیکھا۔

امی ہنس دیں اسکے دیکھنے پر۔

ٹھیک ہوں میں بیٹے" انھوں نے اپنے بازو اسکے لیے کھول دیے جبکہ وہ ان بازؤں میں سما گیا۔

نہیں آپ ٹھیک نہیں ہو میری غلطی ہے ساری میں اس منحوس آدمی کو بھی ساتھ لے گیا۔

مجھے آپی کو کہہ کر جانا چاہیے تھا ایم سوری امی" وہ ماں کے ہاتھ چومتا فکر سے بولا۔

میں سچ میں ٹھیک ہوں مجھے تو بلکل بھی کوئی مسلہ نہیں ہوا" وہ اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگیں۔

ہاں ایسی ہی آپ تیس مار خان ہیں" وہ بولا تو وہ ہنس دیں

"چلو مجھے یہ تو علم ہوا میرے بچے مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں

وہ بولیں تو دارہ نے نفی کی

اس پیار کو جاننے کے لیے آپ کو بلکل بھی اس ہاسپٹل کے بستر پر آنے کی ضرورت نہیں ہے امی میں میں بابا کے بعد اب کسی کو اس ہسپتال کے بستر پر نہیں دیکھ سکتا" وہ بولا آنکھوں میں نمی در آئی

دارہ میری جان میں ٹھیک ہو بیٹے تم کچھ مت سوچو" وہ اسکا گال چھو گئیں۔

دارہ نے ہر جزبے کو ایک طرف ڈالا اور سر ہلا دیا۔

امی آپکو پتہ ہے یہ دارہ بھائی نے راستے میں کچھ کھانے کو بھی نہیں دلایا مجھے "
صفدر ماحول کی اداسی کو دور کرتا پھر شکایتوں پر اتار آیا دارہ نے سر تھام لیا۔
سہی ماں کا چمچہ لے گیا تھا وہ اپنے ساتھ۔
" سلاے جھوٹے تیری۔
وہ اٹھا صفدر امی امی چلانے لگا۔
دارہ دارہ تم سیدھی طرح یہاں بیٹھو" امی نے دونوں کو الگ الگ کیا۔
یار بکواس کر رہا ہے کسی مشین کی طرح ٹھونس رہا تھا سارے راستے" وہ گھور کر بولا۔
اسے چپس کہتے ہیں کھانا نہیں کہتے خود تو بڑے بڑے ہوٹل میں کھانا کہتے
" تھے مجھے پوچھا بھی نہیں
ہاں تیری شکل ایسی ہے اپنے آفیسرز کے سامنے لے جاتا یار تو بکواس بند
"کرے گا اپنی
" بس مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں جب سے آیا ہوں ڈانٹے جا رہے ہیں

صفدر منہ بنا کر بولا۔

امی کھل کر ہنسی۔

نہ ڈانٹو چھوٹا بھائی ہے دارہ۔۔

لواب یہ میرا بھائی ہے یہ جو آپکا نام نہاد بیٹا ہے نہ میرے سینے کا وزن ہے یہ گدھا" وہ گھورنے لگا۔

ٹھیک ہے دارہ بھائی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ کہہ لیں آپ مجھے ایسے۔" وہ منہ بنا کر صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

" بہت مہربانی کچھ دیر میری ماں سے دور رہنا

وہ امی کے پاس بچوں کیطرح لیٹ گیا جبکہ امی ہنس رہیں تھیں اور جتنا وہ ہنس رہیں تھیں دارہ کا سٹریس کم ہو رہا تھا۔

ایک بات بتائیں امی آپ نے مجھے مس کیا یہ ان کو "صفدر بولا دارہ نے بھی اپنی ہنسی روکی۔

بس چند لمحے تھے وہ رونے بیٹھ جاتا۔

میں نے تو اپنے بیٹے کو مس کیا کوئی تھا ہی نہیں مجھے چٹکلے سنانے والا "امی بولیں تو صفدر نے فخر سے دارہ کی جانب دیکھا کہ دیکھ لو اب۔

"میں مسخرہ تو ہوں نہیں تو امی نے زیادہ مسخرے کو ہی مس کیا ہے

اسکی بات پر صفدر تو رونے بیٹھ گیا جبکہ امی نے دارہ کے سر پر چپت لگائی۔

"صفدر صفدر بیٹے مرد روتے نہیں چلو اٹھو یہ پتہ ہے نہ تنگ کرتا ہے تمھیں امی نے پیار سے اسے کہا۔

دارہ کا فون بلنک کرنے لگا۔

ضروری کال تھی۔

تبھی وہ اٹھا اور صفدر کے پاس ایا

" کھانا بھیج رہا ہوں ہاتھ دھو کر امی کو بھی کھلاؤ اور خود بھی کھا لینا یہ ہاتھ دھونے کی کیا رٹ لگائے ہوئی ہے آپ نے "وہ چیڑ گیا دارہ کا قہقہہ ابھرا

اچھا بھائی پاک صاف صفدر امی کو کھانا کھلا دینا۔

وہ بولا

میں چامنگ کھاؤ گا" اسنے فرمائش ٹھوک دی۔

پہلے سپیلنک سنا چامنگ کے" وہ ہاتھ سینے پر باندھ کر اسے دیکھنے لگا

امی" صفدر نے پاؤں پٹخے

دارہ" امی نے گھورا

ہائے" جبکہ وہ سرد سانس کھینچ گیا تینوں ہی ہنس پڑے اور وہ باہر نکل گیا۔

اسنے کال بند کی تبھی فائق حیرانگی سے اسکے پاس آیا۔

تم یہاں خیریت ہے کیا ہوا ہے" وہ پوچھنے لگا فائق کی جانب دیکھ کر اسنے گھیرہ سانس بھرا۔

تپ تو اسے بہت تھی مگر فلحال امی کی وجہ سے کوئ تماشہ نہیں چاہتا تھا۔

امی اڈمیٹ ہیں" وہ سرد لہجے میں بولا۔

کیا"فائق حیران رہ گیا وہ اپنے کسی کلائنٹ کے باپ کی طبعیت پوچھنے یہاں آیا تھا اور دارہ کو دیکھ کر فکر سے اسکی جانب اگیا۔

" ہاں

" لیکن کیا ہو سکتا آنٹی کو تم کہاں تھے۔

" تمھاری بہن کہاں تھی میری بیوی اور میری ماں کی بہو

وہ سخت تیوروں میں پوچھنے لگا۔

وہ تو گھر ہے "فائق کی سمجھ میں کچھ نہیں ارہا تھا۔

" بلکل اور اب اسے اپنے گھر میں سجا کر رکھ لو کہیں اسپر دھول نہ بیٹھ جائے

اسنے سرد مہری سے کہا

دارہ یار پلیز بات کلئیر کرو مجھ سے یہ طنز بعد میں مار لینا" فائق عاجز اکر بولا۔

تو دارہ نے ساری بات اسے سنادی فائق شرمندہ سارہ گیا۔

واقعی نہ گھر میں بہارے کو کسی نے جانے کا کہا اور نہ ہی اس سے سوال کیا۔۔

الٹا نشرہ بھابھی نے بھی کسی سے بات نہیں کی

بھابھی کو پتہ تھی یہ بات" وہ پوچھنے لگا دارہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔

" اگر آپی کو کہہ جاتا تو ایسا نہ ہوتا۔

وہ مڑ گیا اندر جانے لگا جبکہ فائق اسکے پیچھے گیا۔

سوری یار مجھے ایک بار کہہ جاتے قسم سے آنٹی کے پاس سے نہ اٹھتا" وہ بولا۔

تم لوگوں کے خون میں وفا نہیں ہے اور اگر ہوتی بھی ہے تو بہت دیر سے آتی ہے جب اس وفا کی ضرورت نہیں ہوتی" دارہ نے ترچھی نظروں سے اسکی جانب دیکھا اور اندر چلا گیا۔

فائق کو شدید غصہ آیا تھا۔

معلوم نہیں وہ لاپرواہی پر کیوں اتر آئے۔

وہ اندر آ گیا۔

"اسلام علیکم آنٹی کیا حال چال ہیں ارے یہ کیا آپ یہاں کیوں

وہ خوش مزاجی سے بولا دارہ نے نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا امی مسکرا دیں

بس بیٹا ہلکا سا بخار کیا ہوا یہ لڑکا تو ہسپتال کے بستر پر لے آیا۔

وہ بولیں دارہ کی جانب دیکھا جو پہلی بار فائق سے منہ موڑے بیٹھا تھا۔

صفدر باہر آرڈر اگیا ہے پک کرو جا کر" وہ بولا۔

فائق نوٹ تو کر رہا تھا اور شاید وہ جائز تھا۔

وہ کچھ دیر وہاں بیٹھا باتیں کرتا رہا تھا اس دوران صفدر کا ٹیپ ریکارڈر بھی چلتا رہا تھا جبکہ دارہ یوں ہی چپ رہا

دارہ بھائی آپ نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا" صفدر جب سب ختم کر گیا پھر بولا حیرانگی سے۔۔

" بیٹے تو ٹھونس لے کہیں سے تیرا پیٹ خالی نہ رہ جائے

وہ ترچھی نظروں سے بولا اور دوبارہ موبائل میں لگ گیا۔

دارہ کھانا کھاؤ جا کر" امی کو فکر ہوئی آپ پریشان نہ ہوں اس روٹھی ہوئی محبوبہ کو میں دیکھتا ہوں آپ آرام کریں اور صفدر اب منہ بند کر کے خود بھی سو جاؤ اور آنٹی کو بھی آرام کرنے دو" وہ بولا تو صفدر نے سر ہلایا

اور یہاں سے ہلنا بھی مت" وہ بولا اور دوسری طرف فائق نے زبردستی دارہ کو کھینچا اور دونوں باہر آ گئے۔

یار اب غصہ تھوک دو" فائق نے کھانا آرڈر کرتے ہوئے کہا۔

" میں غصہ نہیں ہوں فائق سر نہ کھاؤ میرا

منہ دیکھ اپنا کیسا ریسپونس دے رہا ہے ٹھیک ہے ہم اسکا کچھ نہیں کر سکتے وہ تیری بیوی ہے اب تیرا کام ہے اسے سنبھالنا اسے قابو میں کرنا تو کسی اور سے

" کیوں ایکسپیکٹ کر رہا ہے کہ وہ تیرے لیے کچھ کرے گا

اگر اسکی تربیت اچھی کی ہوتی تو آج یہ نہ کہنا پڑتا مجھے" دارہ نے ترچھی نظروں سے دیکھا فائق چپ ہو گیا۔

اور سب سے اہم میں کسی کو بھی مدد کے لیے نہیں پکار رہا جو میرا ہے اسے

"میں اپنا کر کے ہی رہوں گا۔

وہ ضدی لہجے میں بولا۔

" تواب مجھ سے تو غصہ تھوک دے

وہ بولا تو دارہ نے سر جھٹکا

کھانا منگادو دن سے یوں ہی پھیر رہا ہوں" وہ بولا اور آرڈر آیا تو دونوں نے سکون سے کھانا کھایا۔

" سر پھٹ رہا ہے اور کام ہے ختم ہونے میں نہیں ارہا چھٹیاں لے لے کچھ دن" فائق بولا

میری پوسٹ ایسی نہیں ہے کہ چھٹی کر کے بیٹھ جاؤں۔۔۔

مگر اب لگتا ہے ایک دو چھٹی کرنی پڑے گی میری نیند تین دنوں سے پوری نہیں ہوئی ہے" وہ تھکا تھکا بولا

" تم ایسا کرو گھر جا کر ریسٹ کرو آنٹی کے پاس میں بیٹھ جاتا ہوں

" نہیں میں خود ہی کر لوں گا سب۔

" دارہ

فائق میں اپنے باپ کو کھو چکا ہوں میری ماں میرے لیے ہر رشتے سے زیادہ قیمتی ہے اور ایک بات واضح ہے جو میری ماں کو قیمتی سمجھے گا وہ میری نظر میں "قیمتی ہے باقی مجھے کسی کی پرواہ نہیں

وہ بولا۔

فائق سمجھ گیا تھا وہ باور کرا رہا تھا اسے۔۔

چلو تم جاؤ میں جاتا ہوں اندر" وہ بولا اور اٹھا

فائق نے سر ہلایا اور دونوں الگ الگ چل دیے۔

دارہ کو اس ہاسپٹل سے شدید سٹریس ہو رہا تھا تبھی اسنے ڈاکٹر سے پرمیشن لے کر ماں کو گھر شفٹ کرنے کا کہا۔

اور اگلے ایک گھنٹے میں وہ لوگ گھر پہنچ گئے تھے۔

فائق گھر پہنچا اور بہارے سوہائے عینی وریشہ سب بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

فائق ان سب کو اگنور کر کے اندر چلا گیا۔

یہ فائق بھائی کو کیا ہوا بنا کسی پنگے کے ہی گزر گئے

عینی نے کہا۔۔۔

جب باقی سب بھی یہ ہی سوچ رہے تھے وہ تو کسی کو ٹنگ کیے بنا ہی نہیں رکتا تھا۔

وہ اندر آیا۔

بھابھی آپ کی امی کی طبعیت نہیں ٹھیک وہ ہاسپیٹل میں تھیں ابھی انھیں سے " مل کر آیا ہوں

اسنے کچن میں جھانک کر نشرہ سے کہا جو ایکدم مڑی۔

" کیا ہوا ہے امی کو۔

وہ پریشانی سے بولی رابعہ فرزانہ نصرت اور رامین بھی وہیں آکر کھڑی ہو گئیں

۔

جبکہ ایک دم اونچی آواز سن کر وہ چاروں بھی اندر آ گئیں۔

دارہ دو دن سے گھر پر نہیں تھا بہارے کو کہہ کر گیا تھا کہ وہ گھر پر رہے آنٹی وہاں اکیلی ہیں کیونکہ صفدر اور اسکے گارڈز بھی اسکے ساتھ ہی گئے تھے مگر بہارے یہاں اگئ اور پیچھے سے معلوم نہیں کیسے انکی طبعیت خراب ہو گئ جب وہ گھر پہنچا آج تو آنٹی بے ہوش تھیں گیر گئیں تھیں شاید۔

کافی پریشان ہے وہ کیونکہ ڈاکٹرز نے ہارٹ کا ایشو بتایا ہے ہارٹ اٹیک آتے آتے " بچ گیا ہے انھیں۔

ساری تفصیل سرد لہجے میں سنا کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ نشرہ ایکدم منہ پر ہاتھ رکھ گئ اُسکی آنکھیں بھیگ گئیں

اسنے کچھ بھی نہیں دیکھا اور جلدی سے شہروز کو کال کرنے اوپر بھاگی۔

" نشرہ بیٹا دھیان سے آرام سے جاؤ

رابعہ کو فکر ہوئ اسکی کنڈیشن بھی دوسری تھی وہ کمرے میں شہروز کو فون کرنے گئ جبکہ وہاں سب نے بہارے کی جانب دیکھا جو کھڑی کھڑی چور بن گئ تھی۔

اسکے پاس کوئ جواب نہیں تھا۔

نشرہ رونے لگی تھی اسکی امی بلکل ٹھیک تھیں پھر اچانک کیا ہو گیا تھا۔

تم مت رو بیٹے ایسا کرو تم اور میں ڈرائیور کے ساتھ چلتے ہیں شہروز کو گھر

"لوٹنے میں بھی وقت لگے گا۔

رابعہ نے کہا۔

جی بھابھی میں بھی چلتی ہوں اللہ صحت دے انھیں بہت اچھی خاتون ہیں"

فرزانہ رابعہ دونوں نشرہ کو لے کر ڈرائیور کے ساتھ انکے گھر چلی گئیں تھیں

۔

کیونکہ فائق نے بتادیا تھا انھیں جاتے دیکھ کے وہ اب گھر پر ہیں۔۔

کسی نے بہارے سے نہیں کہا۔

کہ وہ جائے یہ نہیں وہ چپ چاپ کھڑی تھی سوہائے عینی اور وریشہ نے اسکی

جانب دیکھا امین تو نفی میں سر ہلا کر چلی گئ

بس پتہ نہیں یہ لڑکی ایسی کیوں ہو گئی ہے اچھی بھلی تھی ابا جی نے اسکی تربیت

"میں کوئی کسر تو نہیں چھوڑی تھی

وہ نصرت سے بولی

" ایسے مت کہو اسے تو نہیں پتہ تھا

بھابھی حمایت کبھی بچوں کی بے جا نہیں لینی چاہیے میں اسکے خلاف نہیں

ہوں لیکن جب دارہ کہہ کر گیا تھا کہ اسکی ماں کا خیال رکھے وہ تو اسکا فرض تھا

وہ کرے یہ نہیں تھا وہ یہاں آجائے اور تین دن میں ایک بار بھی پلٹ کر اس

" بوڑھی عورت کا نہ پوچھے

رامین سخت برہم ہو رہی تھی بہارے کو سب سنائی دے رہا تھا

اسکا چہرہ سرخ ہونے لگا وہ اوپر اپنے کمرے میں اگئی۔

اسکے پیچھے وہ تینوں بھی آئیں۔

" تمھیں چاہیے کہ تم شہروز بھائی کے ساتھ ابھی وہاں چلی جاؤ۔

وریشہ نے ہی سب سے پہلے کہا۔

بہارے نے اسکیطرف دیکھا۔

مجھے کیا پتہ تھا یہ سب ہو گا مجھے لگا وہ پہلے بھی اکیلے رہتی ہیں اب میرا انکے

"پاس رکنا ضروری تو نہیں تھا

بہارے نے ہلکی آواز میں صفائی دینا چاہی۔

تو تمھارے چہرے پر اتنی شرمندگی کیوں ارہی ہے بار بار "سوہائے نے

سوال کیا جبکہ بہارے نے ایکدم اسکیطرف دیکھا اور چپ سی رہ گئی۔

" میں میں نہیں جارہی کہیں۔

اسنے کہا اور وہاں سے اٹھ کر باہر آگئی۔

اسے اندازا نہیں تھا یہ سب ہو گا۔

لیکن اسے شرمندگی ہو رہی تھی سب کے سامنے۔

اسنے اہمیت نہیں دی اس بات کو اور پیچھے کہانی بن گئی ابھی تو ابا جی کو علم نہیں

ہوا تھا وہ تو بہت برہم ہو گے۔

وہ لب کاٹنے لگی۔

"تمھیں اباجی بلا رہے ہیں

عینی نے ٹیرس پر اکر کہا تو وہ ڈرتی ڈرتی نیچے آئی نہ چاہتے ہوئے بھی چہرے پر شرمندہ سے تاثرات تھے اباجی اسے گھور رہے تھے

میں میں نہیں جانتی تھی یہ ہو گا" وہ منمنائی

تم نے مجھے بتایا کہ دارہ گھر نہیں ہے" وہ سختی سے سوال کرنے لگے

آپ مجھے واپس بھیج دیتے" وہ رونے لگی کیونکہ بس اتنا ہی سٹامینا تھا اسکا۔

نصرت گھبرا کر آگے بڑھی اسکے رونے پر سب ایسے ہی ہو جاتے تھے

نہیں بہو آگے مت آنا۔۔مجھے سوال کرنے دو اس سے اور اگر آج یہ رو رہی ہے تو خود بھی شرمندہ ہے۔

ہاں ٹھیک ہے شادی زبردستی ہوئی ہے مگر جنگ اسکی دارہ سے ہے اس عورت سے نہیں جو بہت مان سے اسے بیاہ کر لے گئی ہے بہت بری لگی ہے مجھے تمھاری یہ حرکت اب سیدھی طرح اپنے گھر جاؤ اور اس دن تک یہاں

مت آنا جس دن تک تمھارا شوہر تمھیں اجازت نہ دے پہلے ہی دارہ ہم

" سب سے اتنا بد ظن ہے اور ان معملات کے بعد اور بھی ہو جائے گا۔

وہ سخت لہجے میں بولے

ابا جی " بہارے آگے بڑھی

نہیں شاید میرے بے جا لاڈ پیار نے ہی تمھیں اتنا منہ زور کر دیا ہے کہ کسی کی پرواہ نہیں کرتی تم " وہ غصے میں لگے اور جب غصے میں آجاتے تھے ایسے ہی ہو جاتے تھے۔

تب تک شہروز بھی اگیا

اندر آتے ہی پہلا سوال نشرہ کا کیا تھا۔

" نشرہ کہاں ہے

" بیٹا وہ رابعہ اور فرزانہ ابھی دارہ کے گھر گئے ہیں

نصرت نے کہا تو وہ پلٹنے لگا تو آنسو صاف کرتی بہارے پر نظر گئی۔

" بہت افسوس ہو رہا ہے آج مجھے اپنی بہن پر

شہروز نے نفی میں سر ہلایا۔

"بھیا مجھے نہیں پتہ تھا انکی طبعیت خراب ہو جائے گی

پھر بھی تمھارا فرض ہے اپنے گھر میں رہنا" وہ بنا لحاظ کے اسے جھاڑتا بولا۔

شہروز "نصرت سوہائے دونوں نے بہارے کو پکڑا جو اسکے جھاڑنے سے ڈر گئی تھی۔

ابا جی کچھ نہیں بولے تھے

یہ لڑکی وہ ہی کر رہی ہے جو میں نے کیا ہے اور صرف پشتاوا ہو گا تمھیں بعد

" میں اور کچھ نہیں

وہ بولا اور نکلنے لگا

ساتھ لے کر جاؤ شہروز بہارے کو "ابا جی بولے بہارے نہیں جانا چاہتی تھی

ان دونوں نے اسے اتنا سنائی تھی تو دارہ اسکا کیا انجام کرتا وہ ڈر گئی تھی ہاں

پہلی بار ہی سہی اسکا دل دارہ سے ڈر رہا تھا خوف زدہ ہو رہا تھا

مجھے نہیں جانا" وہ بولی۔

توسب سر ہی تھام گئے۔

"دو منٹ میں باہر نکلو بس بہت ہو گئی تمھاری ہٹ دھرمی

وہ تپ گیا تھا فائق بھی کمرے سے باہر کھڑا دیکھ رہا تھا اور شہروز اسے وہاں سے زبردستی لے گیا۔

معاذ بھی اندر داخل ہوا تو یہ منظر دیکھ لیا۔

اسنے شہروز کو روکنا چاہا مگر شہروز سنے بنا ہی بہارے کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے گیا جبکہ معاذ اندر آیا تو جب ساری بات کی خبر ہوئی تو اسے بھی بہارے پر غصہ آیا۔

وہ شادی کے بعد بھی لاپرواہی پر اتری ہوئی تھی

شہروز گھر پہنچا تو سر جھکائے بہارے بھی اسکے ساتھ داخل ہوئی شہروز کی نظر نشرہ پر گئی جس کی رونے کے باعث آنکھیں سوجی ہوئیں تھیں۔

اسنے شہروز کیطرف دیکھااور شہروزاسکی جانب بڑھا۔

"کیاہواہے تم کیوں رورہی ہو طبعیت خراب ہو جائے گی تمھاری

شہروزنے اسکاچہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

شہروزامی۔۔امی کودل کامسلہ ہو گیاہے میرے بابا کے ساتھ بھی یوں ہی ہوا تھا" وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

بہارے یہ سارامنظر کھڑی دیکھ رہی تھی۔

کچھ نہیں ہو گا تم ریلکس ہو جاؤاچھے سے اچھے ڈاکٹر کے پاس آنٹی کو لے

" جائیں گے کچھ نہیں ہو گا

شہروزاسے تسلیاں دے رہاتھا بہارے کواس وقت اپناآپ بہت تنہا محسوس ہوا۔

نشرہ خوش قسمت تھی ہاں اسنے بہت کچھ سہااوراسکے بعد چلواسے شہروز کی محبت تومل رہی تھی لیکن یہ سہناکوئی آسان کام تونہیں ہوتااسے لگاوہ اجنبی ہے یہاں۔

رابعہ اور فرزانہ اندر تھیں۔

آپ اندر چلیں میں چائے لے آتی ہوں" نشرہ کو احساس ہوا کہ وہاں بہارے بھی ہے تبھی اسنے کہا۔

"نہیں بہارے لے آئے گی تم چلو اندر

شہروز نے بہارے کو آنکھ سے اشارہ کیا۔

اور نشرہ کو لیے اندر چلا گیا جبکہ نشرہ کو یہ ٹھیک نہیں لگا وہ اسے روکنا چاہ رہی تھی مگر شہروز نے نہیں سنا۔

بہارے پورے لاونج میں تنہا کھڑی تھی۔

معلوم نہیں کیوں بس اسے رونا ارہا تھا۔

بہت سارا اور وہ آنسو صاف کرتی کچن میں اگئ۔

سامان ڈھونڈ کر چائے بنانے لگی۔

تبھی باہر سے صفدر اگیا

بھابھی آپ آگئیں" وہ جوش سے بولا۔

بھابھی آپ رو رہی ہیں "صفدر نے دیکھ لیا تبھی پریشان ہوا۔

آپ ہٹ جائیں میں بنا دیتا ہوں چائے "اسنے کہا تو بہارے نے سر نفی میں ہلایا۔

"صفدر کون آیا ہوا ہے

وہ کچن میں نہیں آیا تھا باہر کھڑا ہی پوچھ رہا تھا

" نشرہ آپی اور آپکے سسرالی

صفدر نے دانت نکالے

دانت توڑ دوں گا تمھارے میرا کوئی سسرالی نہیں ہے اس گھر میں

سائیڈ پر ہو اب۔۔۔

"کافی بنانے دو اور ان سب کے لیے چائے کا انتظام

وہ رک گیا اندر پیٹھ موڑے بہارے ہی تھی وہ سوں سوں بھی کر رہی تھی۔

صفدر مہمانوں کو کچن تک کیوں آنے دے دیا" طنز مارتا وہ کافی بنانے لگا۔

بہارے نے انسو صاف کیے اور بس اسی پر غصہ اتارنا تھا باقی سب کے آگے پتہ نہیں کیوں وہ بول نہیں پائ۔

" صفدر اپنے بھائ سے کہہ دو مجھ پر طنز نہ برسائیں

پوچھ لو صفدر ان سے یہ نواب زادی ہیں جو انپر طنز بھی نہ برسائے جائیں

"اب

"صفدر میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا ہے بتادو انھیں

واللہ جان بوجھ کر اور کیسے ہوتا ہے پوچھ کر بتادو ان سے" وہ بھی سر جھٹک کر بولا جبکہ صفدر کبھی ایک کیطرف تو کبھی دوسرے کی طرف بیوقوفوں کیطرح دیکھ رہا تھا۔

یہ والی مجھ سے مسٹیک ہو گئ ہے صفدر اور میں آنٹی سے سوری کر لوں گی تو

"اپنے بھائ سے کہو مجھ سے زیادہ نہ بولیں

وہ بولی۔

" لو مجھے کون سا شوق چڑھا ہے ان سے بولنے کا

اسنے چمچ ہلایااور چمچ شیلف پر پھینک دی۔

"سب مجھے ہی ڈانٹتے ہیں آپ بھی ڈانٹ لیں دل کو تسلی ہو جائے گی

وہ اسکی جانب مڑی اور بہت سارے آنسو آنکھوں میں اسمائے۔

دارہ جوابھی وہاں سے نکلتا اسکے اسکی جانب ڈائریکٹ دیکھنے اور بولنے پر صفدر کیطرف دیکھا۔

اب ذرانودو گیارہ ہو گے تم" وہ گھور کر اسکو بولا۔

جبکہ صفدر باہر بھاگ گیا عجیب جنگ لڑ رہے تھے دونوں۔

" کس نے سنائی ہے تمھیں میں نے تو تمھیں کچھ نہیں کہا

وہ اسکے نزدیک آیا۔

بہارے کو اسکے نرم لہجے کی توقع نہیں تھی وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔

یہ بھی ٹھیک ہے غلطی کرواور پھر ایسے حالات بنادو کے سامنے والا ناک سے لکیریں کھینچ دے کہ واللہ جو آج کے بعد کچھ کہا تو "

وہ گھور کر بولا۔۔۔

مگر وہ اس پر غصہ نہیں کر رہا تھا اور بہارے صرف شرمندہ تھی اور ابا جی اور شہروز کے رویے سے ہرٹ ہوئی تھی جبکہ باقی گھر والوں کے رویے سے بھی لیکن اسے اپنی اس غلطی پر بہت شرمندگی تھی تبھی وہ رو رہی تھی۔

"اب کیا میرا گھر بھرو گی رو رو کر

اسنے اسکی آنکھوں پر سے خود ہی ہاتھ ہٹا دیے۔

اسکی سوجھی سوجھی آنکھیں بھیگی ہوئیں تھیں۔

دارہ نے کافی کا گھونٹ بھرا اور کپ سائیڈ پر رکھ دیا۔

"یہ کس بات کا احتجاج ہے میں نے جب کچھ نہیں کہا تو کیوں بلاوجہ رو رہی ہو نہ جانے تھکاوٹ تھی یہ کچھ اور یہ شاید اسکے رونے کی وجہ سے دارہ نے اسے کچھ نہیں کہا اور جبکہ اس سارے قصے کو وہ صرف اپنی غلطی سمجھ رہا تھا ماں اسکی تھی بہارے کی نہیں جو کچھ وہ محسوس کر سکتا تھا انکے لیے وہ نہیں کر سکتی تھی۔

"لیکن کہنا تو چاہتے تھے نہ کہنے تو والے تھے نہ

وہ سوں سوں کرتی بولی دارہ نے گھیرہ سانس بھرا۔

یعنی نہ کردہ گناہ کی سزا ہے" وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر اسکی جانب دیکھنے لگا۔

بہارے نے سر اٹھا کر اسکیطرف دیکھا۔

آپکی وجہ سے ابا جی نے شہروز بھیا نے اور سب گھر والوں نے مجھے ڈانٹا مجھے اتنا برا بیہیو دیا ہے اسی لیے میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی سب آپکو

"پسند کرتے ہیں اور آپکی وجہ سے مجھے سناتے ہیں

وہ غصے سے بولی دارہ خود باخود ہنس دیا۔

یہ کافی گھمبیر کہانی ہے اینی ویز میں پوچھ لیتا ہوں ان سب سے کہ یہ تمھیں

" کیسے ڈانٹ سکتے ہیں دارہ سکندر کی بیوی ہو تم کوئی عام بات تو نہیں ہے۔

اسنے کافی کا گھونٹ بھرا وہ اپنے رونے میں بھولی بیٹھی تھی کہ اسکے کتنے قریب کھڑی وہ شکایتیں لگا رہی تھی اسی کو جسے شاید اپنا بہت بڑا دشمن سمجھتی تھی۔

ہاں آپ نے پوچھ لیا اور میرے لیے کیوں پوچھیں گے کون سا آپ مجھ سے

"رک گئ

ابھی وہ مزید فضول بول دیتی۔

اسنے رخ موڑ لیا چائے سوکھ چکی تھی دارہ اسی کی حرکات دیکھ رہا تھا

"ہاں مجھے پتہ ہے یہ میں نے ہی کیا ہے

اسنے پہلے ہی اس چائے کی بربادی کو اپنے ذمہ لے لیا۔

"اتنے اچھے نہیں ہیں آپ جتنے بن رہے ہیں

بہارے نے اب کے ذرا جیرانگی سے کہا۔

تمھارے لیے میں کبھی اچھا ہوں بھی نہیں تو یہ سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں

" ہے تمھیں

اسکے گال پر چٹکی کاٹ کر وہ وہاں سے باہر چل گیا جبکہ بہارے کا گال لال

سرخ ہو گیا وہ سی سی کرتی رہ گئ

جاہل منہ سے پہلا لفظ ہی یہ نکلا تھا۔

وہ چائے بنا کر اندر جانے لگی تو اندر اسی کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی

آپ لوگوں کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں میری ماں میری زمہ داری ہے میری بیوی کی نہیں اور جو کچھ بھی ہوا اس میں صرف میری غلطی ہے۔ میں جو کچھ اپنی ماں کے لیے محسوس کر سکتا ہوں وہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ میں اس بات کو بحث کا حصہ نہیں بننا چاہتا تو آپ لوگوں کو بھی بہارے کو قصوروار ٹھرانے کی ضرورت نہیں ہے اور دارہ سکندر کی بیوی کو رویہ بھی دینے کی ضرورت نہیں وہ جیسی بھی ہے اب دارہ سے تعلق ہے اسکا اسکے نام سے جانی جائے گی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا میرے علاوہ کسی بھی متعلق اس " سے کوئی بھی شخص باز پرس کرے

دارہ کی آواز سن سکتی تھی وہ عجیب سا احساس ہوا تھا

وہ اندر داخل ہوئی تو سب چپ ہو گئے۔

دارہ اب بھی کافی پی رہا تھا۔

اول تو اسے نیند ارہی تھی اور سب کی وجہ سے اسے جاگنا پڑ رہا تھا پھر بار بار امی کا بھی خیال ارہا تھا۔

تبھی اسنے نیند بھگانے کے لیے بلکل بلیک کافی پی تھی۔

اسنے بہارے کی جانب نہیں دیکھا جبکہ بہارے نہ جانے کیوں اس محفل میں بیٹھی بار بار اسکیطرف دیکھ رہی تھی دارہ البتہ شہروز سے بات کر رہا تھا وہ اسکی جانب متوجہ بھی نہیں تھا۔

لیکن پھر کیوں وہ بار بار اسکیطرف دیکھ رہی تھی اسکے اندر آتے ہی آنٹی نے اسے بہت پیار کیا تھا اور وہ بہت شرمندہ بھی ہوئی تھی۔

انکے اتنے پیار اور اپنی لاپرواہی پر۔۔۔

جبکہ باقی سب نے موضوع ہی بدل دیا تھا وہ ذکر نہیں کیا۔۔

لیکن دارہ نے اسکی جانب نہیں دیکھا اور بہارے کی نگاہ اسپر سے ہٹی نہیں۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن ناشتے کے فورا بعد سب دارہ کی امی کی طبعیت پوچھنے چلے گئے تھے صرف وریشہ اور سوہائے ہی گھر پر تھیں کیونکہ معاذ اور ارتاش گھر سے باہر تھے۔

وہ دونوں شام میں لون میں بیٹھیں باتیں کر رہیں تھیں۔

وریشہ کافی اداس تھی اور سوہائے یہ بات نوٹ کر رہی تھی۔

بھابھی آپ ٹھیک ہیں کافی بجھی بجھی سی لگ رہی ہیں" سوہائے نے کہا۔

ہم ہاں میں تو ٹھیک ہوں" وہ پھیکا سا مسکرادی۔

پھر ایسے اداسی سے کیوں بیٹھیں ہیں" وہ مسکرانے لگی۔

کیا معاذ بھیا سے بات نہیں ہوئی" وہ ہنسی۔

ایسی بات نہیں میں ان سے بات تو کرتی بھی نہیں" وریشہ بولی اب کیا بتاتی کس طرح اسنے باہر نکال دیا تھا اور وہ اس سے کیسے ڈر گئی تھی۔

کیوں نہیں کرتیں آپ بات آپ دونوں نکاح میں ہیں اور ہمارے گھر میں ایسی ویسی پابندیاں بلکل نہیں ہیں اور شکر ہے اللہ کا امی نے آپکو قبول بھی کر لیا ہے پھر کیا مسلہ ہے "سوہائے نے پوچھا۔

وہ۔۔۔"وہ رک گئ۔

"کیا میں تم سے بات کروں تو کسی کو بتاؤ گی تو نہیں

وریشہ نے پہلے تسلی چاہی حالانکہ وہ اس سے بہت بڑی تھی مگر پھر بھی دونوں رشتے کے حساب سے مخاطب ہوتی تھیں۔

افکورس بھابھی میں کسی کو کیوں بتاؤ گی عینی اور بہارے نہیں ہیں شکر منائیں

" ورنہ انکے منہ نہیں رکتے

سوہائے نے ہنسی روکی۔

تو وریشہ نے اسے ساری روداد سنادی کہ کیسے معاذ نے اسے موبائل دیا تھا اور وہ ان لوگوں کی شرماشرمی موبائل کا استعمال نہیں کر پائے اور نہ ہی وہ معاذ سے بات کرتی اور یہ اسکے بلانے پر اسکے پاس جاتی جس کی وجہ ڈے اسنے اسکو

کمرے سے ہی نکال دیا اور نہ ہی اسکے ہاتھ کا کھانا کھاتا جب بھی وہ لے کر جاتی وہ عینی سے کھانا منگا لیتا

کہتے کہتے اسکی آنکھیں بھی بھیگنے لگیں تھیں کافی گھمبیر مسلہ تھا اور سوہائے ایکدم سنجیدہ ہو گئ۔

آپ روئیں تو مت "اسنے وریشہ کے گال صاف کیے۔

م۔۔۔میں مجھے سمجھ نہیں ارہی اب کیا کرنا چاہیے "وہ افسردہ سی بولی۔

بھابھی آپ دونوں نکاح میں ہیں اگر آپ بھائ سے بات کر بھی لیں گی تو کوئ نقصان نہیں ہو جائے گا یار آپ نے میرے بھائ کو لٹکایا ہوا ہے "وہ بولی تو وریشہ نے سر اٹھایا۔

میں نے تمھیں حمایت کا تو نہیں کہا "وہ منہ بسور کر بولی۔

اوہ اچھا اچھا پھر اب آپ بھائ کو منالیں بس سیمپل ویسے وہ مانتے وانتے نہیں کسی سے یہ مشکل بات ہے تھوڑی مگر آپ کوشش کریں مان جائیں گے " سوہائے سکون سے بولی۔

کیوں نہیں مانتے ایسے ضدی ہیں" وہ شکایت کرنے لگی۔

سوہائے کھل کر ہنسی۔

آپ کو نہیں پتہ اس گھر کے سارے مرد ہی ٹیڑھے ہیں مگر ایکچلی آپ نئی ہیں تبھی آپ انڈ سٹینڈ نہیں کر پاتی دیکھیں اباجی سے شروع کریں تو جتنی ضدان میں ہے اللہ کی پناہ کسی اور میں نہیں ہر کام زبردستی اور ڈنکے ہی چوٹ پر کرتے ہیں جہاں انکا دل راضی ہو گا بس وہ ہی ہو گا پھر انکے سارے بیٹے اپنی مرضی اور منمانی کرنے والے اور پوتے تو واللہ ماشاءاللہ۔

ایک سے بڑھ کر ایک ہے اور ان سب میں معاذ بھائی ایسے ہیں ایک بار منہ بنا لیں تو سمجھیے منت کرانے میں پسینے چھڑوا دیتے ہیں نہ وہ کسی کے ساتھ جلد اڈجیسٹ ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی سے مانتے ہیں اب تک امی سے بات نہیں کی انھوں نے" وہ افسوس سے بولی تو وریشہ تو اور بھی ڈر گئی جب وہ کسی سے نہیں مانتا تو اس سے کیا مانے گا اور وہ کیسے منائے گی۔

ارتاش بھی آپکو بتاؤ کسی سے کم نہیں ہیں بس اپنی جاب کی وجہ سے گھر سے زیادہ باہر رہتے ہیں یہ تو میں ہی بتا سکتی ہوں کتنا اڑیل ہیں۔۔۔

بچپن سے مجھے ایک ہی سبق دیا ہے انھوں نے کہ تم میری ہو۔" وہ مدھم سا مسکرائی۔

بچپن سے " وریشہ حیران ہوئی۔

تو سوہائے ہنس دی اس ہنسی میں جلترنگ تھے خوشی تھے جیسے یہ بات بتاتے ہوئے وہ خود بہت خوش ہو۔

ہاں نہ بچپن سے یہ بات بتاتے تھے مجھے اور جب بڑی ہو گی تو کسی سے ساتھ کھیلنے کودنے تو کیا مجھے میری کسی خالا ماموں حتی کہ نانو کے جانے نہیں دیتے تھے کیونکہ وہاں میرے کزنز ہوتے تھے۔

اور ہمارے گھر اہتشام بھائی اجاتے تو انپر کبھی پانی پھینک دیتے کبھی معاذ بھائی اور فائق بھائی اور بلال بھیا کے ساتھ مل کر مارتے انھیں۔

وریشہ ہنس دی۔

معاذ بھی مارتے تھے حالانکہ ان کے کزن تھے" وہ دلچسپی سے سن رہی تھی

معاذ بھیا ہمیشہ سے ارتاش کے ہی حق میں تھے اور مجھے یقین ہے یہ اپنے حق

میں انھوں نے ہی بھیا کو کیا ہوا تھا تبھی وہ سب سے چیڑتے تھے۔

یہاں تک کے میں سکول میں دوست نہیں بنا سکتی تھی کیوں کیونکہ ارتاش کو

" لگتا تھا وہ ہی میرے دوست ہیں

تم چیڑتی نہیں تھی" وریشہ ہنساتے ہوئے بولی۔

ایک بار تو کہہ دیا تھا میں نے بھی دوست کی بھائی کی منگنی پر جانے نہیں دے

رہے تھے میں نے کہہ دیا زہر لگتے ہیں آپ" وریشہ نے حیرانگی سے

اسکیطرف دیکھا اس سے ان لفظوں کی امید جو نہ تھی۔

" پھر

پھر پھر کیا" سوہائے جیسے ماضی یاد کر کے نفی میں سر ہلانے لگی۔

وہ تو بولے نہیں ہوں گے تم سے" وریشہ نے اندازا لگایا۔

نہیں جی ایک تھپڑ مار کے کہا گھر کے اندر چلی جاؤ ورنہ چار کھاؤ گی اور آئندہ کسی سہیلی کے باپ کی منگنی ہو تب جانا کسی بھائی وائی کی منگنی پر نہیں جاؤ گی یہ کہہ کر زبردستی کمرے میں بند کر دیا۔" وہ منہ بسور گئی جبکہ وریشہ کی اداسی ختم ہو گئی تھی وہ کھل کر ہنسی۔۔۔

وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں یعنی" وریشہ نے اسکے چہرے پر گال کھلتے دیکھے

۔

ہاں لیکن میں نے انکا ساتھ چھوڑ دیا مجھے ہمیشہ دکھ رہے گا" وہ افسردہ ہوئی۔

اور وریشہ کو بھی یاد آیا کہ اسنے بھی معاذ کے ساتھ کچھ اچھا نہیں کیا۔

دونوں ہی چپ ہو گئیں۔

بہت مسکرایا جا رہا ہے" اچانک معاذ کی آواز پر وریشہ کی مسکراہٹ نے دم توڑ دیا اور وہ آنکھیں پھیلائے اچانک اسے اپنے سامنے دیکھ کر تھوڑا حیران ہوئی تھی۔

معاذ بھی اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔

بھیا مسکرا نہیں بھابھی تو ہنس رہیں تھیں "سوہائے نے شرارتی لہجے میں بھائی سے کہا جبکہ وریشہ نے حلق میں تھوک نگلتے سوہائے کو دیکھا۔

ہاں تمھاری بھابھی محترمہ میں بہت اٹیٹیوڈ ہیں سب کے ساتھ ہنس مسکرا سکتی ہیں ایک اپنے شوہر کے ساتھ مسکراتے ہوئے بھی انکی جان جاتی ہے در حقیقت تمھیں پتہ ہے سوہائے یہ مجھ سے بدلے لے رہیں ہیں اور انھیں پتہ نہیں بکری صرف شیر کا شکار بنتی ہے اسکی دشمن نہیں" وہ گھورنے لگا۔

سوہائے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکنے لگی وریشہ کی شکل ہی ایسی ہو رہی تھی

ا۔ایسا ک۔کچھ نہیں ہے" وریشہ ہمت کرتی بولی۔

جیسا ہے وہ بھی ہمیں پتہ لگ ہی گیا ہے۔

اینی ویزا نجوائے کریں اس گھر میں کرنے ہی یہ آئیں ہیں" وہ اجنبی سے لہجے میں بولا کر وہاں سے چلا گیا جبکہ وریشہ نے سوہائے کی جانب دیکھا جو ایکدم ہنسی۔۔

ارتاش بھائی کو آنے دو وہ تم سے ناراض ہوں گے نہ تب دیکھو گی یہ دانت

" نکلتے ہیں یہ نہیں

وہ غصے سے بولی جبکہ سوہائے اب بھی ہنس رہی تھی ویسے آپ کا دم کیوں

نکل رہا ہے جلدی سے جائیں اور منالیں۔۔

مجھے منانا نہیں آتا" وریشہ منہ بنا گئی۔

خیر منانا تو اپکو ہی پڑے گا کیونکہ معاذ بھیا کسی کو مناتے نہیں ہیں آنا میں یوں

ہی ضد لگائے بیٹھے رہیں گے لیکن آپ منالیں مان بھی جائیں گے بس تھوڑی

سی مشکل سے "سوہائے نے وریشہ کو سمجھایا۔

وریشہ اپنی جگہ سے اٹھی۔

اچھا سنیں "سوہائے بولی۔

وہ کچھ اچھا سا ڈریس پہن لیں جو بلیک ہم لائے تھے فراک "سوہائے نے یاد

دلایا۔

کیوں وہ کیوں کتنی عجیب لگو گی" وریشہ کو اچھا نہیں لگا۔

" اف ہو بھابھی یوں ہی منایا جاتا ہے جائیں وہ فراک پہنیں۔

وہ اسے زبردستی کھینچ کر پہلے کمرے میں لے گئ۔

سوہائے مطمئین سی وریشہ کو دیکھنے لگی جبکہ وریشہ حونک تھی کیونکہ اس فراک کے پیچھے ڈوریوں سے گلہ بندھا ہوا تھا اور تقریبا کمر دیکھ رہی تھی آگے کا گلہ بھی کافی ڈیپ تھا جبکہ بازوں بھی موکیش کے تھے تبھی نیچے سے سارے بازؤں کا دیدار ہو رہا تھا جو کافی جازب نظر لگ رہے تھے کیونکہ سیاہ رنگ کے نیچے سے گورا رنگ کو جھلک رہا تھا۔

وریشہ بری طرح سرخ ہو رہی تھی

تم پاگل ہو گئ ہو میں کھانا دینے یوں جاؤں گی۔

آپ کھانا دینے نہیں منانے جا رہی ہیں" اسنے اسکے چہرے پر لیپسٹک اور تھوڑا سا میکپ کر دیا وریشہ کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔

ایسے کون مناتا ہے "وہ رو دینے کو تھی۔

بیویاں ایسے ہی مانتی ہیں "سوہائے ہنس دی۔

تمھارا وقت آنے دو پھر بتاتی ہوں "وہ منہ بسور کر بولی جبکہ سوہائے نے اسے باہر جانے کا کہا۔

وریشہ کو بہت اکورڈ لگ رہا تھا یہ سب۔

ہاں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی مگر اس طرح تو بہ ہے۔

اسنے دروازہ بجایا اندر سے ہمیشہ کیطرح آواز نہیں آئی تھی اسے علم تھا دروازہ کھلا ہی ہو گا اسنے دوپٹہ اچھے سے لپیٹ رکھا تھا حالانکہ سوہائے نے گردن کے ساتھ چیپکا دیا تھا۔

وہ اندر آ گئی اور اسے پہلے روز والا منظر ملا وہ کاوچ پر لیٹا تھا خود پر بلنکیٹ ڈالے

۔

تکیے اور کوشنز ارد گرد لگائے ایل سی ڈی پر مووی دیکھ رہا تھا۔

اور یقینا اس مووی میں کچھ اچھا تو ہو گا نہیں اسے اندازا ہو گیا۔

وہ بھاگنا چاہتی تھی اس طرح کے ماحول میں اسے لگا وہ سانس بھی نہیں لے پائے گی۔

ہاتھ ایسے کانپنے لگے کہ ابھی ٹرے چھوٹ جائے معاذ نے اسکی جانب بس ایک نظر دیکھا اور نگاہ پھیر لی۔

وریشہ ہمت کرتی آگے آئی اور ٹیبل پر ٹرے رکھ دی

کھانا کھالیں" وہ بمشکل بولی تھی۔

سوہائے سے کہہ دو اسکا لایا ہوا کھالوں گا" وہ سنجیدگی سے بولا۔

وہ انگلیاں چٹخانے لگی۔

ا۔۔۔ایم۔۔ایم سوری وہ۔۔۔سب ہو ہوتے تھے سب بلا لیتے تھے تو۔۔

" میں اسی لیے

میں نے کوئی صفائی مانگی ہے" گھور کر بولا۔

"ن۔۔نہیں مگر آپ ناراض ہیں

تمھیں کیا فرق پڑتا ہے تم نے شادی مجھ سے نہیں میرے خاندان سے کی ہے تو وریشہ بی بی ان کے ساتھ جا کر رہو" وہ بگڑ کر بولا۔

وریشہ سر جھکا گئ۔

چلو شکر تھا بول تو رہا تھا ورنہ وہ تو ڈر رہی تھی اگر بولے ہی نہ تو۔۔۔

"میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا کچھ آئندہ آپکو شکایت نہیں ملے گی وہ آہستگی سے بولی۔

اور ایکدم اسکا ہاتھ کھینچا اور وہ معاذ پر جا گیری۔

شکایت میں کسی کو دوسرا موقع نہیں دیتا" وہ اسکے چہرے کا ایک ایک نقش بہت قریب اور غور سے دیکھتا بولا۔

وریشہ نے اٹھنے کی کوشش نہیں کی کانپتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ تھام لی۔

ا۔۔ایک بار دے دیں میں میں سچ کہتی ہوں اب۔۔اب ایسا نہیں ہو گا" وہ بولی۔

تھوڑی منٹ کرو سماجت کرو اس طرح کیسے مان جاؤں" اسنے اسے دور دھکیل دیا۔

وریشہ جلدی سے کھڑی ہو گئ۔

کیسے کیسے کروں" وریشہ نے پیشانی پر سے پسینہ صاف کیا۔

یہ تمھیں پتہ ہو گا" وہ شانے آچکا کر ایل سی ڈی کی آواز تیز کر گیا۔

وریشہ کے دماغ میں کچھ بھی نہیں ارہا تھا۔

وہ ایسے ہی کھڑی رہی اور اسکے بت بنے کھڑے رہنے پر معاذ کو غصہ چڑھنے لگا۔

وریشہ کو نظر ارہا تھا وہ برہم ہو رہا ہے۔

یہ کھانا لے جاؤ اور سوہائے کو بھیجو" وہ سختی سے بولا

م۔۔۔معاذ۔۔ایم۔۔ایم سوری میں دوبارہ آپکو اگنورن۔۔ نہیں کروں گی میں۔۔میں نے سچ میں اب بھی نہیں کیام۔۔ مگر لا پرواہی ہو گئ۔۔پلیز آپ

مان جائیں آگے سے آپ جو کہیں گے وہ میں کروں گی نہ"۔وریشہ تھوڑی سی جگہ بنا کر سر جھکا کر بولی۔

معاذ نے گھور کر دیکھا۔

لیکن اسکے گال پر آنسو دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ وہ اس کا اتنا برہم ہونا نہیں سہہ سکتی۔

چہرہ اوپر کرو" وہ مگر اب بھی مصنوعی غصے سے بولا۔

وریشہ نے اسکی جانب دیکھا۔

پہلی بات تم مجھے جانتی نہیں ہو بس اسی لیے تھوڑی نرمی کر رہا ہوں۔

وریشہ ایکدم سیدھی ہوئی۔

چلو شکر ہے وہ مان رہا تھا۔

دوسری بات کہ جس وقت جہاں جیسے رات دن صبح دوپہر شام بلاؤ شرافت سے میرے کمرے میں اجانا انتظار کرایا تم نے ایک منٹ بھی پھر اپنے گھر رہو میں نے رخصتی بھی نہیں کرنی پھر۔"

وہ دھمکی دیتا بولا۔

وریشہ اسکے مزاجوں اور نخروں پر حیران تھی۔

اور میری کال یہ میسیج کو تم نے اگنور کیا تو وہیں اکر سر میں کچھ مار دوں گا" وہ

اس بات پر تو زیادہ پیٹا ہوا تھا

بلکہ میں کیوں کروں میسیج اب تم مجھے میسیج کرو گی" وہ انگلی اٹھا کر بولا۔

وریشہ نے سر ہلا دیا۔

گڈ یوں ہی فرمابردار رہو" اسنے کہہ کر اسکا گال تھپتھپایا۔

وریشہ خوش ہو گئ وہ مان گیا تھا۔

ہاں اسے منانے میں اسے پورا آدھا گھنٹہ لگا تھا وہ خوش تھی کہ اب جا کر

سوہائے کو بتائے گی اتنا بھی مشکل نہیں تھا۔

اب میں جاؤں" وریشہ نے سوچا یہ بھی پوچھ ہی لوں۔

کہاں" معاذ نے کھانے کی ٹرے کھینچی اور اپنے پاؤں پر رکھ لی۔

وہ۔۔ باہر" وہ بولی۔

منایا کب ہے تم نے مجھے "وہ کھانا کھاتے ہوئے ایک آئی بروآچکا کر بولا۔

ی۔۔یہ ابھی ابھی تو منایا ہے "وہ حیرانگی سے بولی۔

میری جان اسکو تو منہ زبانی منانا کہتے ہیں "وہ سکون سے بولا۔

تو۔۔تو پھر کیسے مناؤ "وہ پوچھنے لگی۔

کھانا کھانے دو پھر تفصیل سے سمجھاؤ گا۔

سردی ہو رہی ہے کمبل میں بیٹھو "وہ نارملی کھاتے ہوئے بولا جیسے آج سے پہلے بھی دونوں اسی طرح مخاطب ہوتے تھے وریشہ تو سن ہونے لگی۔

معاذ نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

وہ واقعی ٹھنڈی برف ہو رہی تھی۔

اسنے اسے بلنکیٹ میں ہونے کا کہا تو وریشہ نے پاؤں اوپر کرتے تھوڑا سا بلنکیٹ اپنے پاؤں پر ڈال لیا اور زور سے دوپٹہ پکڑ کر بیٹھ گئی۔

جبکہ اچانک اسکی نگاہ معاذ پر سے ہٹ کر ایل سی ڈی پر گئی بے ساختہ وہ چیخ اٹھی وہ یہ سب کتنے سکون سے دیکھ رہا تھا۔

آنکھوں پر ہاتھ رکھے استغفر اللہ کہنے لگی

معاذ ہنسی روکے اسکی حرکات دیکھنے لگا۔

مگر بولا کچھ نہیں البتہ ولیم جان بوجھ کر بڑھا دیا۔

" با۔۔ باہر آپکی بہن ہے وہ یہ سن لے گی

وریشہ ایکدم سوہائے کا خیال کرتی بولی۔

تو میں کہہ دوں گا تمھاری بھابھی کی خواہش تھی" وہ آنکھ دبا کر بولا۔

ن۔۔ نہیں میں میں نہیں دیکھتی ایسی چیزیں" وہ منہ بنا گئ۔

آج دیکھ لینا" وہ ہاتھ نیپکین سے صاف کرتا بولا۔

کھانے کی ٹرے خود اٹھ کر دوسری طرف رکھی وریشہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

وہ دوبارہ کمبل میں اسی شان سے ابیٹھا۔

اور ایک ہاتھ بڑھا کر وریشہ کو بلکل اپنے ساتھ کھینچ لیا۔

وریشہ موم کی گڑیا کیطرح بلکل اس طرح جس طرح وہ چاہتا تھا اسکے ساتھ

بیٹھ گئ۔

کیونکہ اس میں اتنی طاقت تھی کہ اسکے احتجاج کی کوئی اہمیت نہیں تھی

معاذ نے اسکے شانے پر ہاتھ پھیلایا۔

اور اچانک خالی کندھا محسوس ہوا تو اسنے موو ی پر سے نگاہ ہٹا کر اندھیرے میں اسکے سیاہ لباس سے چھلکتے وجود کو دیکھا جو الگ ہی چمک رکھتا تھا۔

ایکدم جیسے دماغ ماؤف سا رہ گیا۔

یہ تم میرے لیے اتنا خطرناک ہو کر آئی ہو" وہ اسکا جھکا جھکا چہرہ اپنی جانب کرتا بولا۔

"م۔۔میں نے نہیں کیا یہ وہ۔۔۔سوہائے نے زبردستی

کافی ذہین ہے میری بہن تو" معاذ مسکرایا اور اچانک اسپر سے دوپٹہ کھینچ کر دور اچھال دیا۔

اس موو ی کا پسندیدہ سونگ ہلکا ہلکا چلنے لگا

وریشہ کو لگا چکرا کر اسی کی بانہوں میں بے ہوش ہو جائے گی۔

اسکے ہاتھوں نے وریشہ پر گرفت سخت کر لی۔

بہت خوبصورت ہمم تو تم واقعی مجھے منانے کی صلاحیت رکھتی ہو" اہستگی سے سرگوشی کی تھی۔

جس پر وریشہ کو دل پھڑ پھڑاسا گیا۔

معاذ نے اسکی گردن پر خوبصورتی سے اپنا نام لکھا۔

اسکی انگلی کی حرکت وریشہ کے اوسان خطا کر گئ۔

اسنے بلینکیٹ زور سے تھام لیا اسے اندازا نہیں تھا معاذ ایسا کچھ جرت گا اصل

اسکے رنگ فق ہوئے جب وہ بلکل اچانک اسکی گردن پر جھکا۔

اور جیسے ہر چیز سے لاپرواہ ہو گیا۔

وہ پہلی بار اسکے اتنا نزدیک اس انداز میں آیا تھا۔

وریشہ نے اسکی شرٹ پکڑ لی۔

جسے معاذ نے چھڑوا کر اسکی انگلیوں میں انگلیاں پھنسالیں وہ بلکہ اسپر حاوی تھی

کیوں کہ اس لڑکی نے دور رہ کر بھی اسکے دل میں اپنے لیے جگہ بنالی تھی

معاذ جیسے اسی دن کے انتظار میں تھا وریشہ کی بھاری ہوتی سانسیں اور بے

سب اندازا سے مزید پاگل سا کر رہا تھا۔

اسکے فراک کی دوریاں ڈھیلی پڑ رہیں تھیں۔۔۔

یہ تمھارے لئے اچھا ہے یہ برا معلوم نہیں مگر مجھے تم پسند ہو اور میری پسند

محبت میں ڈھلنے لگی ہے۔۔اور جس سے مجھے محبت ہو جائے۔

وہ میری شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہو جاتا ہے پھر تمھیں کسیے میں فاصلے

پر رکھو گا۔

دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھامے وہ آہستہ آہستہ بولتا اسکے چہرے پر جھکا اور

درماں خراماں اسکو اپنی پیار کے برسات میں بھگونے لگا

وریشہ نے زور سے آنکھیں بند کر لیں۔

وہ اپنے جزبات اس پر انڈیل رہا تھا۔

بہت خوبصورتی سے اسے بھگو رہا تھا۔

اسکے گالوں کو چھواور یشہ کی سانسیں بھال ہوئیں۔

اور معاذ نے ہاتھ بڑھا کر اسکے فراک کی دوریاں کھول دیں

" م۔۔۔معاذ۔۔

وہ پریشانی سے اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپا گئ۔

اور ابھی معاذ مزید دیوانہ ہو جاتا کہ اسکے کمرے کا دروازہ بجا۔

دونوں تیر کی سی تیزی سے الگ ہوئے تھے۔

معاذ جانتا تھا باہر کون ہے

اسکا سیل فون بھی بجنے لگا۔

ارتاش کی کال تھی۔

" دولہے میاں باہر نکلو امی نے دارہ کے گھر بلایا ہے

وہ بولا۔

معاذ کا بس نہیں چلا تگڑی تگڑی سی گالیاں دے۔

وریشہ جلدی سے اسکے چنگل سے نکل کر بھاگی وہ گھیرہ سانسیں بھر کر فون بند کر گیا جبکہ وریشہ اور بھی دور ہو گئ معاذ اسکی بچکانہ سی حرکت پر مسکرا دیا وہ جانتی تھی وہ اسے دور رہنے نہیں دے گا پھر بھی اس سے دور بھاگ رہی تھی۔

لیکن اس وقت ارتاش اسے زہر لگ رہا تھا۔

وریشہ نے دروازہ کھولا شکر تھا باہر ہوئ نہیں تھا۔

اور وہ معاذ کے پکارنے کے باوجود وہاں سے بھاگ کر کمرے میں بند ہو گئ۔

روکا تھا آپکو میں نے کسی کو تنگ کر کے کیا فائدہ ملا" سوہائے خود ارتاش سے اپنے آپ کو چھڑاتی بولی تھی۔

ایک منٹ میں کون سا شادی کر کے شادی شدہ ہو گیا ہوں جو وہ نکاح کر کے

"اوور ہو رہا ہے

وہ سوہائے سے لڑنے لگا۔

شرم تو نہیں آتی آپکو" وہ افسوس سے بولی دارہ کے گھر جانے کے لیے ہلکا سا ریڈی ہو رہی تھی۔

شرم کر لوں تاکہ اس گھر میں میرے بچوں کی آواز ہی نہ آئے" وہ اسکو پھر سے بانہوں میں لیتا بولا۔

ارتا۔۔اش" سوہائے شرما ہی گئ۔

ہاں نہ سچ کہہ رہا ہوں بلکہ میں سوچ رہا ہوں کتنا غلط کیا ہے میں نے کیا ضرورت تھی جانے کی۔۔۔

وہ اسکے لمبے گھنے بال گردن سے ہٹا کر ایک شانے پر ڈالتا خوبصورت سی "

جسارت کر گیا۔

سوہائے نے گھیرہ سانس بھرا۔

یہ آپکا ہی گھر ہے واپس یہیں لوٹنا ہے آپ نے" وہ اسکی بے چین نگاہوں پر مسکرا کر بولی۔

لگتا تو نہیں ہر دوسرا شخص توٹانگ اڑا رہا ہے ہمارے رشتے میں ہمارے ملن میں۔۔۔وہ منہ بنا گیا۔

سوہائے کھل کر ہنسی

ہنستی ہو آگے سے" وہ پھر سے اسکو جکڑ گیا اور اس سے پہلے ایک جنونی سی جسارت کرتا اسکے کمرے کا دروازہ اسی شور سے بجا جس شور سے معاذ کا بجا کر آیا تھا

" باہر نکل ورنہ بنا لحاظ کے اندر آجاؤں گا

معاذ تھا باہر سے ہی دھاڑا۔

ارتاش نے گھور کر دروازے کی جانب دیکھا البتہ سوہائے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنستی رہی

تمھیں تو چھوڑو گا نہیں اپنے بھائی کے کارنامے پر ہنس رہی ہو۔دیکھتا ہوں رات کون بچائے گا" وہ گھور کر اسے باہر نکلا۔

جب میاں بیوی کمرے میں ہیں تو یہ منہ اٹھا کر دروازے تک پہنچنے کا کیا مقصد ہے سالے صاحب "ارتاش کمر پر ہاتھ جمائے سوال کرنے لگا۔

یہ ہی بات آپکے لیے بھی ہے بہنوئی صاحب۔۔۔آپکی ٹانگیں توڑ دوں گا آئندہ میرے کمرے کے دروازے تک بھی پہنچے تو۔۔۔

معاذ اس سے زیادہ تپا بیٹھا تھا ارتاش کا قہقہہ ابھرا جبکہ وہ بھڑک کر دیکھنے لگا تب تک وہ دونوں بھی اگئیں تھیں وریشہ نے تو سر ہی نہیں اٹھایا اور وہ سب معاذ کی گاڑی میں سوار خوشگپیوں میں دارہ کے گھر کے لیے نکل گئے۔

اسکو لگ رہا تھا اسکی آنکھیں پتھر کی ہو گئیں ہیں۔

سر بھاری ہو رہا ہے جبکہ دماغ بلکل خراب ہو چکا تھا۔

وہ ان سب سے تھوڑی دیر کے لیے ایکسکیوز کر کے باہر نکلا تو بہارے کچن میں تھی دو دن سے دیکھ رہا تھا وہ جب سے اسکے گھر والوں نے دارہ کے گھر کا سکون برباد کیا تھا وہ تب سے کافی مطمئین تھی کچن میں بھی کام کر رہی تھی اور کسی بھی بات کی نہ لڑائی تھی اور نہ جھگڑا وہ خوش تھی رات بھی اسے ہی امی کے لیے جاگنا پڑا کیونکہ اسکی بیوی تو امی کے ساتھ سو چکی تھی جیسے سارے دن کی تھکی ہوئی وہ ہی تھی جبکہ وہ کافی پی پی کر خود کو اڑا چکا تھا۔ تبھی اسکا دماغ بلکل آؤٹ ہو رہا تھا اور آج کل کام کے برڈن کی وجہ سے اسنے سیگریٹ پینا شروع کر دیا تھا مگر گھر میں امی کے سامنے پینے کا مقصد کھلے عام چھتتر کھانا تھا ورنہ وہ ایسا ناراض ہو جاتیں کہ بس۔۔۔ تبھی وہ کب سے اپنی خواہش کو دبائے بلاوجہ اپنی بہن کے سسرالیوں کو وقت دے رہا تھا حالانکہ وہ اسکا بھی سسرال تھا مگر ایک پرسنٹ بھی وہ مانتا نہیں تھا۔

وہ سب امی کے پاس تھے خوشگپیوں میں مصروف تھے اور بدقسمتی سے آج اتوار بھی تھا تو دارہ کو محسوس ہو گیا تھا اسکا اتوار بربادی کی سٹیج پر ہے۔

وہ اٹھ کر باہر آیا سیگریٹ پی نہیں سکتا تھا تبھی کافی کا سوچا تھا وہ بہارے کو اپنا کوئی کام نہیں کہہ رہا تھا وہ صفدر کو ہی کہنے آیا تھا۔

بہارے کے ساتھ صفدر بھی تھا ان دونوں نے کل سے اب تک میں بازار سے چیزیں منگا منگا کر کچن بھرا ہوا تھا اور دارہ کو سخت کوفت تھی بازار کے کھانوں سے تبھی کل سے وہ صبر کا دامن صرف صرف فقت اپنی ماں کی وجہ سے تھامے ہوئے تھا۔

ورنہ ان دونوں کو دو منٹ میں ایسا جھاڑ کر رکھتا کہ یاد رکھتے اور وہ اسکی خاموشی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے تھے۔۔

وہ اندر آیا تو بیکری کا ڈھیروں ڈھیر سامان پلیٹوں میں نکال کر وہ چائے جوس اور ریفریشمنٹ کے ساتھ سرو کرنے کے لیے ریڈی کر رہے تھے۔

یار صفدر ایک کپ کافی بنا دو سٹرونگ سی" وہ ہر چیز کو اگنور کر کے چیئر کھینچ کر بیٹھا اور سر دونوں ہاتھوں میں گیرا لیا۔

دارہ بھائی آپ کل سے کافی پیے جارہے ہیں کچھ بھی نہیں کھایا۔ کہیں تو کھانا لگادوں "صفدر کو ہی خیال آیا۔

جبکہ بہارے نے بھی سنا مگر مڑی نہیں

نہیں میں بازار کی کوئی چیز نہیں کھاتا تمھیں پتہ ہے فلحال بس کافی دو" وہ بولا

۔

"مگر آپ بیمار پڑ جائیں گے

یار جو تمھیں کہا ہے بس اتنا کر لو امی کی جگہ کیوں سنبھال لی تم نے" وہ چیڑ کر بولا صفدر منہ بنا گیا ایک تو وہ احساس کر رہا تھا اور وہ ڈانٹ رہا تھا۔

رہنے دو صفدر کچھ لوگوں کی زبان کبھی نرم نہیں ہو سکتی" بہارے نے منہ بنائے صفدر کو کہا۔

اور کپ کافی کی مشین کے نیچے رکھ دیا۔

دارہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ذرا تم باہر جانا" اسنے بس اتنا ہی کہا صفدر باہر چلا گیا۔

بہارے نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا یقیناً وہ اب اسے سنانے والا تھا وہ کہاں سننے کو تیار تھی الٹا سنانے کو تیار بیٹھی تھی۔

کب جائیں گے تمھارے گھر والے" وہ دوٹوک بولا۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔" بہارے سمجھی نہیں۔

میری ماں کی طبعیت اب بلکل ٹھیک ہے تو ان لوگوں سے کہو اب نودو گیارہ ہو جائیں نقلی مسکرا مسکرا کر میرا منہ اکڑ چکا ہے اور میرا سر پھٹ رہا ہے بیکوز آئی وانٹ سلیپ" چھٹی اس لیے نہیں آئی تھی کہ میں تمھارے گھر" والوں کو بیٹھ کر وقت دوں" وہ غصے سے بولا۔

بہارے کو دیکھائی دے رہا تھا وہ نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے الجھا الجھا سا تھا آنکھوں میں بھی سرخی تھی۔

میں کیوں کہوں کسی کو وہ آنٹی کے لیے آئیں ہیں سب اور کتنا اچھا لگ رہا ہے

"اس وقت سب ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔

وہ بولی کافی تیار کر چکی تھی اسکی جانب بڑھادی۔

دارہ نے کپ اٹھالیا۔

پلیز بہارے میں مزید کسی کے پاس نہیں بیٹھ سکتا"کافی سے بھی دل اچاٹ ہو گیا تھا۔

بہارے کو ایک لمحے کے لیے اسکی بوجھل آنکھوں پر ترس آیا۔

وہ کچھ سوچ میں پڑ گئ

ٹھیک ہے میں اباجی کو کہہ دیتی ہوں دارہ صاحب نے سونا ہے آپ چلے جائیں"

وہ ہاتھ سینے پر باندھ کر گھور کر بولی۔

کیا بکواس ہے"دارہ نے بھی گھور کر دیکھا۔

آپکو ہی شوق تھا نہ شادی کرنے کا تو شادی کے بعد تو یہ ہی کچھ ہوتا ہے اب نبھائیں رشتے داریاں جیسے زبردستی مجھ یہاں بیٹھا رکھا ہے اور میں نبھا رہی ہوں یہ فضول سے کام کر رہی ہوں"اسنے لگے ہاتھ سنا بھی ڈالی۔

دارہ نے شدید سخت نظروں سے اسکی جانب دیکھا جو اس وقت جبکہ وہ دیکھ رہی ہے کہ وہ خود سے بھی عاجز آرہا ہے تب اسے باتیں سنا رہی تھی۔

اور وہ ایک پرسنٹ بھی خود کو جھکانے پر تیار نہیں تھی نہ ہی سچویشن دیکھتی تھی بس جو ٹھان لی وہی کرنا اور بولنا ہے اسنے

دوسری طرف دارہ نے بھڑک کر ہاتھ اٹھایا اور کپ سینک میں پھینک دیا بہارے ایکدم ڈر گئ۔

کپ کے جہاں دو ٹکڑے ہوئے وہیں کافی بھی سینک میں جا گیری۔۔

دارہ نے دانت پیس کر اسکیطرف دیکھا اور اٹھ کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر گیا اور جہاں سب تھے وہاں چلا گیا۔

بہارے البتہ اسکی پشت دیکھنے لگی۔۔

برا تو بہت لگا پہلی بار کسی کے لیے کافی بنائ تھی اور ایک گھونٹ سے زیادہ اسنے پی نہیں لیکن وہ اپنی تیز چلتی زبان نہیں روک رہی تھی۔

وہ صفدر کے ساتھ ریفریشمنٹ کا سامان لے کر کمرے میں آئی اور سب کو دیا

۔

اور خود بھی چائے کا کپ لے کر بیٹھ گئی

دارہ صوفے پر پھیل کر بیٹھا تھا اسکی جانب نہیں دیکھا۔۔

جب کمرے میں سب کو چائے دے دی تو وہ رہ گیا۔

نشرہ اٹھتی کہ اباجی نے پہلے ہی کہا

"بہارے بیٹے دارہ کو چائے نہیں دی آپ نے

وہ بولے تو بہارے اٹھی۔۔

نہیں میں چائے نہیں پیتا میری کافی صفدر لے آئے گا آپ لوگ لیں" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا صاف واضح تھی یہ مسکراہٹ زبردستی کی تھی۔

اباجی نے سر ہلایا۔

صفدر خود ہی کچھ دیر بعد اسے کافی کا بلیک مگ دے گیا جسے وہ اگلے ڈیڈ گھنٹے گھونٹ گھونٹ بھرتا رہا وہ سب خوشگپیاں کرتے رہے اور دارہ نے محسوس

کیا امی بہت خوش تھیں اور انکی خوشی کے لیے وہ اپنی تھکاوٹ اپنی الجھن اپنی نیند اپنی چڑچڑاہٹ کو بھی ایک طرف کر کر مسکرا رہا تھا

بہارے کی نظریں ایک بار پھر سے اسی پر تھیں

مگر دارہ نے توجہ نہیں دی تھی۔۔

بہارے دارہ کو پلیٹ میں کچھ سامان نکال دو وہ کب سے بچہ بس کافی پی رہا ہے

"

دارہ معاذ سے بات کر رہا تھا تبھی رابعہ بولی آواز ہلکی تھی۔۔

"مامی جان انھوں نے لینا ہو گا تو خود لے لیں گے

وہ بولی لاپرواہی سے جبکہ ابھی کچھ دیر پہلے نظریں اسی پر تھیں

بہارے "رابعہ ذرا خفگی سے اسے گھورنے لگی۔۔

کیا ہو گیا یار" وہ منہ بنانے لگی۔

" بہارے بچوں کیطرح بیہیو مت کرو اٹھو دو دارہ کو

نصرت نے بھی کہا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور کچھ سامان پلیٹ میں سیٹ کر کے وہ اسکے سامنے لے آئی۔

معاذ ارتاش سعد شہروز تو آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے جبکہ فائق کے منہ میں چٹکلا لوٹ پوٹ ہو رہا تھا جسے اسنے ابا جی کی وجہ سے دبا لیا۔

دارہ نے بہارے کیطرف دیکھا۔

بہارے رہنے دو دارہ نہیں لے گا میں اسکے لیے کچھ کھانے کو بنا دیتی ہوں۔

دارہ باہر کی چیزیں نہیں کھاتا" نشرہ جلدی سے اٹھی۔

کس قدر لڑکیوں والے نخرے ہیں انکے "اسنے دل میں کلس کے سوچا۔

نہیں آپی مجھے بھوک ہوتی تو خود کہہ دیتا آپ ریلکس کریں" وہ مسکرا کر بولا۔

اور بہارے اس سے پہلے پلیٹ لے کر مڑتی دارہ نے پلیٹ پکڑ کر اپنے سامنے رکھ لی۔

نشرہ اور امی مسکرائیں اگر یہ کام صفدر کرتا تو ضرور یہ پلیٹ صفدر کے سر پر پڑتی۔

وہ دوبارہ ان لوگوں کی جانب متوجہ ہو گیا اور بہارے پھر سب کے ساتھ بیٹھ گئی کچھ دیر اسے نوٹس کرتی رہی اور جب اسنے ایک لقمہ توڑ کر منہ میں رکھ کر برا سا منہ بنایا اور اسکے بعد دوبارہ ہاتھ پلیٹ کی جانب نہیں گیا تو بہارے نے بھی نگاہ ہٹالی۔

رات کا کھانا وہ لوگ کھا کر گئے تھے اور سارا کھانا باہر کا تھا۔
سب نے سکون سے کھایا تھا مگر دارہ کی بد سکونی عروج پر تھی
انکے جاتے ہی وہ امی کے پاس آ گیا۔
" تھک گئیں ہیں آپ
وہ انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا پوچھنے لگا۔
ہاں بس تھوڑا تھوڑا مگر آج کتنا اچھا لگا سب کتنے مطمئین اور خوش دیکھ رہے تھے نشرہ شہروز کے ساتھ اور بہارے کتنی پیاری لگ رہی ہے گھر میں چلتی

پھرتی میں کہتی تھی نہ اسکے آنے سے میرے گھر کی رونق بڑھ جائے گی دیکھو کیسے رونق لگی تھی۔" وہ خوشی سے بولیں دارہ بنا کچھ بولے مسکراتا رہا یہ تو وہ ہی جانتا تھا کہ کیا رونق لگائی تھی اس پھوڑ لڑکی نے سارا کچن برباد کیا ہوا تھا شوہر نے پورے دن سے ایک لقمہ نہیں توڑا تھا پرواہ نہیں تھی۔۔۔

" آپ یہ دوائیاں لیں اور آرام کریں

اسنے مسکرا کر دوائیاں دیں تو انھوں نے لے لیں

میں تو کہتی ہوں ایک ملازمہ لگوالو میری بہو اتنا کام کیسے کرے گی" وہ بولیں تو دارہ نے گھیرہ سانس بھرا طویل اور تھکا ہوا سانس۔۔۔

ٹھیک ہے امی لگوادوں گا بلکہ ایک کام کرتا ہوں آپکی پھوڑ بہو کو ہتھیلی پر بیٹھا

" لیتا ہوں

چپ کر ود یکھا نہیں کیسے سارا دن پھرتی رہی ہے اور آج تو تم لوگوں نے کوئی تلخ کلامی نہیں کی جانتے ہوئے مجھے کتنی خوشی ہوئی جب وہ تمھارے لیے پلیٹ لے کر آئی۔۔۔

ٹھیک ہے ابھی اسے تمھاری پسند نہ پسند نہیں پتہ سے مگر آہستہ آہستہ سب سیکھ جائے گی"

وہ اسے سمجھانے لگیں تو دارہ مسکرا دیا۔

اسکی ماں خوش جو تھی اور اس سے بڑھ کر اسکے لیے کچھ نہیں تھا۔۔۔

میں لائٹس آف کر رہا ہوں آپ سو جائیں" وہ بولا تو انھوں نے سر ہلا دیا۔

اور وہ باہر نکل آیا۔

اپنے کمرے میں جانے لگا کہ صفدر اور بہارے کو لاونج میں بیٹھا دیکھا وہ کوئی مووی لگا رہے تھے

صفدر" وہ دھاڑا۔

صفدر ایکدم اچھلا۔

جاؤ اپنے کمرے میں" وہ گھور کر بولا۔

بہارے نے بھی غصے سے اسکیطرف دیکھا مگر اسکے کچھ بولنے سے پہلے صفدر بھاگ اٹھا تھا۔

دارہ نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور کمرے میں چلا گیا۔

بہارے کو شدید غصہ آیا وہ آرام سے صفدر کے ساتھ دیکھتی۔۔ مووی ہار ر

تھی اسنے دوپہر میں سوچا تھا صفدر سے پوچھے گی

مگر شاید دارہ کو سکون نہیں تھا وہ صرف جنگ ہی چاہتا تھا۔

وہ اٹھی اور اسکے پیچھے پیچھے کمرے میں اگئ۔

وہ واشروم سے چہرہ دھو کر نکلا تھا سرخ تھکی تھکی آنکھوں سے اسکیطرف

دیکھا۔

آپ کیسے انسان ہیں کہ اپ مجھے یہاں خوش رہنے دینا چاہتے ہیں نہ ہی اباجی

کے گھر اور آپ آپ کی وجہ سے مجھے دھمکی ملی ہے کہ کبھی وہاں نہ آؤ کتنی

منت کی اباجی کی لے جائیں یہاں سے مگر نہیں انھیں بھی آپ ہی پسند۔۔

شششش "ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسنے بہارے کی جانب دیکھا جیسے اسکے ہر

لفظ پر ناگواری محسوس کر رہا ہو بس کمرے میں اسکی اتنی ہی آواز گونجی تھی

بہارے بڑی بڑی آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھنے لگی۔

یہ تو کمرے سے باہر چلی جاؤ یہ اگر کمرے میں رہنا ہے تو تمھاری آواز میرے کانوں میں نہ آئے"

سیدھی بات کر کے وہ بستر پر لیٹ گیا اپنے کمفرٹر میں آکر ایسا لگا بس ابھی سو جائے گا۔

"میں میں آنٹی کے پاس سو گی

سونے کی بات سے اسے کچھ یاد آگیا تھا تبھی بولی۔

خبر دار جو امی کی نیند ڈسٹرب کی تو تم نے یہاں آؤ اور شرافت سے سو جاؤ"

دارہ نے ذرا غصے سے کہا۔۔

م۔۔ مگر مجھے آپکے س۔۔ ساتھ۔۔۔ ساتھ نہیں سونا" وہ بولی بمشکل ہی اپنے لہجے پر قابو پایا تھا۔

" نہیں کھاتا تمھیں لیٹ جاؤ ادھر اور سو جاؤ

وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر بولا آنکھوں پر ہاتھ رکھنے کا فائدہ اٹھا کر وہ باہر نکلنے لگی کہ اسکی اچانک آواز بلند ہوئی کمرہ لاک ہے آٹو میٹک لاک ہے کہ جب تک

میں نہیں کھولوں گا نہیں کھولے گا تو آرام سے یہاں آکر سو جاؤ اور اگر تم سمجھ رہی ہو کہ میں تمھارے ساتھ کچھ کرنے والا ہوں تو مجھے تم میں کوئ انٹرسٹ نہیں ہے "

صاف دوٹوک اسکی بے عزتی کر کے وہ کروٹ موڑ گیا بہارے کو ایکدم قدموں میں لگی اور سر پر جا کر بجی۔

مطلب یہ شخص اپنے آپ کو سمجھتا کیا تھا ہر جگہ اسے بے عزت کر دیتا تھا اور اب اسکی اہمیت جیتا گیا تھا کہ جب تک اسکا دل کرے گا وہ جو مرضی کرے گا اسکے ساتھ ورنہ وہ جو مرضی کرے فرق نہیں پڑتا اور اسی بات پر بار بار اسے یاد آتا تھا کہ اسنے رشتہ سوہائے کو بھیجا تھا۔۔۔۔

وہ تو مفت میں اسے ملی تھی بنا انٹرسٹ کے ملی تھی۔

شدید غصے سے سرخ ہوتی وہ پلٹی اور ڈور کھولنے کی کوشش کرنے لگی دروازہ واقعی بند تھا مگر اسکا دماغ خراب ہو چکا تھا۔

وہ ٹیرس میں اگئ

سردی میں شیشے کا دروازہ کھولا اور اسے بند کر کے باہر بیٹھ گئ۔ ٹیرس میں ایک جھولا ہی رکھا ہوا تھا۔

جو کافی بڑے سائز کا تھا۔

وہ اس میں بیٹھ گئ جا کر۔۔۔

ٹھیک ہے وہ ہمیشہ سب کے لیے غیر ضروری ہی رہی تھی۔

تو اسکی زندگی میں ایک اور شخص جو اسے غیر ضروری سمجھے۔

اور وہ بھی وہ شخص جس کے ساتھ پوری زندگی گزارنی تھی۔

نہیں کبھی نہیں بلکل نہیں گزارے گی وہ اس انا پرست اور خود غرض شخص کے ساتھ۔

بھاگ جائے گی وہ یہاں سے اگر ابا جی نے اسے گھر لوٹنے نہ دیا۔۔

شدت سے احساس ہوتا تھا اسے ان وقتوں میں کہ اسکے ماں باپ کیوں نہیں ہیں۔

وہ انھیں سوچوں میں غلطان تھی کہ اچانک ساری لائٹس آف ہو گئیں۔

چاروں جانب اندھیرہ چاہ گیا۔

اور بہارے جھٹکا کھا کر اپنی جگہ سے اٹھی۔

اندھیرہ اسکی جان نکالتا تھا۔۔

اسے کہیں دور لا پٹختا۔۔۔اسنے خود کو سنبھالتے ہوئے۔دروازہ کھولنا چاہا مگر نہیں دروازہ نہیں کھولا۔۔

اور چاروں جانب سے اس درخت کو ٹیرس نے گھیرہ ہوا تھا نیچے کا منظر بھی کچھ ایسا ہی تھا۔

اچانک کسی کے ہنسنے کی آواز پر وہ ساکت رہ گئ۔۔۔۔۔

جاری ہے

Sorry readers u tube issue kr rae thi 😑😑😑 kindly fb pr active rhy. Aisa na

ho KY fb ki reach hi down ho jay fb pr b thumb Ror lgaya kary . inshAllah daily ay g

Episode 24 ka part 2 upload ho gya hai ♥ ap prh lain whn Sy .

https://youtube.com/@taniatahirnovelsرا

ت دیوانی

تانیہ طاہر ناول

پارٹ2 24

کسی کے ہنسنے کی آواز پر وہ ساکت رہ گئ

یہ آواز وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔

اسکے کانپتے ہاتھوں نے شیشے کا دروازہ پکڑ رکھا تھا اور خوف وہراس سے پھیلی پھیلی آنکھیں چاروں طرف دیکھ رہیں تھیں ہنسنے کی آواز گھیری ہو رہی تھی ایسا الگ رہا تھا اب بلکل کان کے پاس اگئ ہے وہ آواز۔۔۔۔

م۔م

ما۔۔۔ مما" اس وقت وہی چھ سالہ بچی لگ رہی تھی جس نے اس آواز پر چیخ چیخ کر ماں کو بلایا تھا۔

تمھارے پاس میرے علاؤہ کوئ نہیں ہے بہارے" کتنی قریب سے وہ آواز آئ تھی۔

"بہارے

اچانک دروازہ کھولا اور دارہ کی آواز پر وہ پلٹی۔

اگر کوئ کہتا اس وقت وہ نجات تھا اسکے لئے کم نہیں تھی یہ بات وہ پلٹی اور بنا کچھ سوچے سمجھے اسکے سینے میں جا سمائ۔

دارہ شاکڈ تو ہوا تھا۔

مگر اسکے کانپتے وجود پر تھوڑا حیران ہوا۔

کیا وہ اندھیرے سے ڈر رہی تھی۔

نہیں اسکی جیسی لڑکی جو ہر وقت چڑیلوں کا روپ دھارے رکھے وہ کسی چیز سے ڈر نہیں سکتی تھی مگر یہاں معملہ کچھ اور تھا کیونکہ اسکے سینے میں چہرہ چھپائے وہ رو رہی تھی۔

دارہ جو اسے سخت سنانے بلکہ دو چار تھپڑ لگانے کے لیے یہاں آیا تھا کہ وہ اسکی نیند کی دشمن بنی ہوئی تھی۔

اسکی حالت کی سنگینی دیکھ کر اسکے گرد بازو باندھ گیا۔

بہارے کی سسکی نکلی اور وہ مزید اس میں سمٹ گئی۔

اور یہ سسکیاں بڑھنے لگیں وہ کیوں رو رہی تھی دارہ نہیں جانتا تھا۔

" تمھیں اندھیرے سے ڈر لگ رہا ہے

اسنے خود ہی اس سے سوال کر لیا بہارے نے جلدی سے سر ہلایا۔

جب ہمت نہیں ہے تو باہر کیوں نکلی تھی ہٹواب میں دیکھتا ہوں کیوں لائٹس آف ہوئی ہیں" وہ بولا اور اسے دور کرنے لگا۔

ن۔۔۔ نہیں نہیں مجھے اکیلا مت چھوڑیں۔۔ میں میرا دم نکل جائے گا میرے میرے ساتھ رہیں میں میں اکیلی ہوں میں میں نہیں لڑ لڑ سکتی اس سے"

وہ بول رہی تھی اسکے آنسو دارہ کے سینے پر گیر رہے تھے وہ محسوس کر سکتا تھا اپنی شرٹ کا گیلا پن۔

دارہ نے گھیرہ سانس کھینچا فلحال اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا۔

اول تو انکے گھر کا سوئچ آف کبھی نہیں ہوتا تھا آخر کو حکومتی افسر کا گھر تھا۔

اور جب آف ہوا تھا تو آج ہی اسکی بیوی کو اس کے اندر گھسنا تھا۔

اسنے ہاتھ بڑھا کر دروازہ بند کر دیا۔

اور اسے لے کر بیڈ پر آ گیا۔

وہ اسے ایک منٹ کے لیے چھوڑنے کو تیار نہیں تھی اور متواتر رو رہی تھی۔

دارہ خاموش تھا اندھیرے سے اتنا شدید کوئ کیسے ڈر سکتا ہے۔

جس طرح وہ ٹھنڈی پڑی ہوئ تھی اور کانپ رہی تھی۔

بید پر لیٹتے ہوئے اسنے اسکے گرد اپنے حفاظتی بازو باندھ لیے تھے وہ اسکے اتنا قریب تھی کہ فیصلے کی کوئ جگہ ہی نہیں تھی جبکہ دارہ اس انتظار میں تھا کہ وہ رونا بند کرے تو وہ کوئ دوسرا کام کرے۔

لیکن یہاں اسکا خوف نہیں کر رہا تھا۔

ل۔۔۔لائٹ لائٹ کیوں نہیں اجاتی" وہ سر اٹھا کر بولی اندھیرے میں اسکا چہرہ دیکھائی نہیں دے رہا تھا مگر دارہ کو اپنے چہرے کے بے حد نزدیک وہ چہرہ محسوس ضرور ہو رہا تھا۔

اگر محترمہ آپ مجھے چھوڑیں تو میں یہ ہی پتہ کر لوں کہ لائیٹس آتی کیوں نہیں" وہ بولا آواز مدھم تھی۔

جیسے وہ اندھیرے میں بھی اسکے چہرے کا نقش نقش پڑھ رہا تھا۔

جزبات میں تغیر سا اٹھ رہا تھا اور وہ انجان بنی اس کی پناہوں میں چھپنا چاہ رہی تھی۔

بہارے کچھ نہیں بولی تو دارہ نے ہاتھ ہٹا کر مڑنا چاہا۔

نہیں نہیں۔"اسنے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ لیا یہ وہ ہی جانتی تھی اس وقت اگر دارہ اس سے دور گیا تو وہ آواز پھر اسکے نزدیک اجائے گی اور اب اسکا دل پھٹ جائے گا۔

بہارے ٹیک ایٹ ایزی بس دو منٹ میں لائٹس اون ہو جائیں گی ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ مجھے امی کی بھی فکر ہو رہی ہے"

نرمی سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ بولا۔

م۔۔میں یہ یہ ہاتھ پکڑ لوں پھر" وہ بولی اور اسکا ہاتھ تھام لیا۔

ہمم" دارہ ہلکا سا مڑا اب یہ کم بخت موبائل کہاں دفع ہو گیا تھا۔

اسے یاد آیا اسنے ڈیوائڈر پر رکھا تھا۔

اب غصہ چڑھنے لگا چیڑ چیڑا تو وہ ایسا ہی تھا لمحوں میں غصہ چڑھتا تھا

دوسرا بہارے اسے چھوڑنے کو امادہ نہیں تھی

"تمھارا موبائل کہاں ہے۔

اسنے سوال کیا۔

بہارے نے جواب نہیں دیا۔

دارہ اٹھنے لگا۔

نہیں دارہ پلیز" وہ اسکی گردن پر ہاتھ رکھ گئ۔

دارہ کے لیے اب یہ مشکل ہوتا جارہا تھا۔

اسنے ایک بازو گھمایا اور بہارے کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔

بہارے نے کوئ احتجاج نہیں کیا۔

احتجاج والی پوزیشن میں جو نہیں تھی اس گھیرے اندھیرے میں وہ سانس سہی سے نہیں لے پارہی تھی کہاں احتجاج کرتی بازو میں اسے اٹھائے وہ ڈیوائڈر تک ایا موبائل ٹٹولا اور موبائل جیسے ہی ملا اسنے ٹارچ اون کردی انکھیں بند کیے وہ اسے سختی سے جکڑے۔۔۔

اسی کے بازوں اور گلے کا ہار بنی ہوئی تھی۔

ویسے مجھے تمھاری تصویریں کھینچ لینی چاہیے تاکہ صبح جب تمھاری کھنیچی کیطرح زبان چلے تو میں یہ دیکھا سکوں کہ پدی سی تمھاری جان ہے اور اچھلتی

" ایسے ہو جیسے کوئی بڑی توپ چیز ہو

وہ محظوظ سا ہوتا بولا بہارے نے سرخ آنسوں سے تر نظریں اسکی جانب اٹھائیں ان نظروں میں کتنی بے بسی تھی دارہ کا سارا مذاق ہوا ہو گیا اسنے سب سے پہلے لائٹس اون کروانے کا ہی فیصلہ کیا۔

گارڈ کو کال ملائی۔

اور خود دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔

وہ اب بھی اسی کے بازوؤں میں تھی۔

"لائٹس آف کیوں ہوئی ہیں

دارہ نے سختی سے سوال کیا۔

سر معلوم نہیں میں وہی چیک کر رہا ہوں بس دو منٹ میں لائٹس اون کر دیتا ہوں۔۔

"منیب مجھے دو منٹ بھی نہیں چاہیے ابھی لائٹس اون کرو رائیٹ ناؤ بلند آواز میں حکم دیتا وہ بولا

"جی سر

آگے سے اسکے گارڈ نے اپنے کام میں مزید عجلت بڑھا دی۔

اسنے سیل فون رکھا۔

اور سیل فون کی ہلکی ٹارچ کی روشنی میں ایک بار پھر اسے دیکھا۔

جو برسات کے بعد کا منظر دے رہی تھی بھیگی بھیگی پلکیں۔

سر جھکائے وہ لگ ہی نہیں رہی تھی وہی بہارے ہے جو کسی کو بھی پاگل کر سکتی ہے۔

دارہ نے ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو صاف کیے تو بھر بھر کر آنسو مزید آنے لگے۔

کیا ہوا ہے" وہ آہستگی سے بولا۔

اسنے سر اٹھایا۔

"لائٹ کب آئے گی

بس ابھی" وہ نرمی سے اسکے گال پر ہاتھ رکھتا بولا۔

بہارے نے سر ہلایا۔

وہ۔۔۔وہ ٹیرس اچھی نہیں ہے" اسنے کہا۔۔۔

کیوں" ایک نظر ٹیرس کو دیکھا کر وہ پوچھنے لگا۔

وہ۔۔وہاں اندھیرہ ہے" وہ بے بسی سے بولی۔

میں روشنیاں کرادوں گا تمھارے لیے" وہ بولا۔

بہارے کی نگاہیں اسی پر تھیں۔

دارہ بھی اسی کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

" اندھیروں میں روشنیاں کرادیں گے آپ

وہ جیسے بے یقینی سے پوچھ رہی تھی دارہ نے ہلکا سا سر ہلایا۔

ہاں جہاں اندھیرا ہو گا وہیں تمھارے لیے روشنی کر دوں گا" نرمی سے اسکے چہرہ چھوٹے وہ اس مسکراتے تل کو دیکھ کر گھیرہ سانس بھر گیا۔

وہ اگنور کرنے والی شے نہ تھی

اور اس سے پہلے دارہ اس تل پر جھکتا اور اس وقت کے اپنے منہ زور جزبات کا اظہار اس سے کھل کر کرتا کہ ایکدم چاروطرف روشنی بکھر گئ۔

دونوں گھیری روشنی میں ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگا۔

ایکدم بہارے اس سے دور ہوئ دارہ نے بھی نگاہ پھیر لی جبکہ یہ نگاہ کا پھیرنا اس وقت دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔

بہارے بیڈ کے دوسری طرف اگئ۔

اس سے رخ موڑ کر بیٹھ گئ۔

دارہ نے سوال نہیں کیا شاید اسکی طبعیت ٹھیک نہ ہو وہ لیٹ گیا کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور یوں ہی اسے دیکھتے دیکھتے اسکی آنکھ لگ گئ۔

بہارے نے اپنی پشت پر گھیری اور بھاری ہوتی سانسوں کا احساس کیا تو مڑی

وہ سوچکا تھا۔

بہارے کا دل ابھی بھی زور سے دھڑک رہا تھا۔

اور اتنی شدت تھی کہ وہ دل پر ہاتھ پھیرنے لگی پانی کا پورا گلاس پیا اور ٹیرس کی جانب دیکھا۔

جلدی سے بھاگ کر سارے پردے آگے کر دیے تو وہ منظر چھپ گیا

اسنے ہر کھڑکی پر پردہ کر دیا۔

اور کمرے میں مزید لائٹس اون کر کے ادھر دھر دیکھنے لگی۔

دارہ سو رہا تھا اب بھی۔۔

اسے بھی سو جانا چاہیے تھا وہ جلدی سے بستر میں اگئ۔

مگر اپنا کمبل چھوڑ کر اسنے دارہ کا بلنکیٹ آہستگی سے خود پر ڈال لیا اور پشت پھیر کر وہ لیٹ گئ۔۔

اسکی آنکھوں میں بار بار آنسو ارہے تھے۔

جبکہ وہ خود کو بہت سمجھا رہی تھی کہ کچھ نہیں ہوتا مگر خوف اب بھی اسے توڑ رہا تھا۔

وہ سمجھا رہی تھی خود کو یہ سب اسکا وہم تھا مگر وہ خود کو سنبھال نہیں پا رہی تھی اچانک اسکا بازو پھر سے خود پر اسنے محسوس کیا اسنے نیندوں میں ہی شاید لاشعوری طور پر بھی اسے پروٹکٹ کیا تھا۔

اسے جھٹکے سے خود کے نزدیک کر کے اسنے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا بہارے دور نہیں ہوئی شاید اسے اس پروٹیکشن کی اس احساس کی ضرورت تھی اس وقت کہ وہ تنہائی محسوس نہ کرے جو ہمیشہ سے ان لمحات میں وہ کرتی آئی تھی اس نے آنکھیں بند کر لیں کئی منظر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے پٹ سے دوبارہ آنکھیں کھول لیں تبھی اسکا دوسرا ہاتھ جو اسکے سر کے نیچے تھا اسنے انکھوں پر رکھ دیا کیا وہ یہ جان بوجھ کر کر رہا تھا مگر گھیرے سانس گواہ تھے وہ نیند میں ہے اسنے روتے ہوئے دارہ کے ہاتھ تھام لیے اور پہلی بار اس ٹروما میں جانے کے بعد اسے نیند آنے لگی ورنہ ساری ساری رات

بلکہ ایک دو دن وہ اس کیفیت سے نکلتی نہیں تھی وہ نیند میں اترنے لگی اور جلدی ہی اسکے ساتھ ساتھ گھیرے سانس بھرنے لگی اسکے سانس بھاری ہوتے ہی دارہ نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جو اسکے بازو تھامے ہوئے تھی اور دوبارہ لیٹ گیا یہ سب کیا تھا ایک نارمل انسان کا اندھیرے سے ڈر اتنا شدید نہیں ہوتا۔۔۔

پھر یہ سب کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا

صبح امی کی وجہ سے اسے جلدی ہی اٹھنا تھا۔

آج وہ کام پر لیٹ جانے والا تھا تبھی وہ آرام سے صوفے پر بیٹھا وہی گرم کافی پی رہا تھا۔

جبکہ صفدر اسکے پاس ہی بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا نہ جانے باہر سے کیا کیا کچھ اٹھا کر لایا تھا اپنے لیے۔

بہارے نہیں اٹھی تھی آج اسنے اسے اٹھایا بھی نہیں تھا خود سے

کچھ سو کر اسکے اعصابوں کی تھکن تو کم ہوئی ہی تھی مگر اگر اسے مزید ایک

چھٹی مل جاتی تو وہ بلکل فریش ہو جاتا۔کافی زیادہ سو کر۔

مگر فلحال ایسا ممکن نہیں تھا اور وہ۔ تبھی ایل سی ڈی پر نیوز دیکھنے میں مشغول

تھا تبھی وہاں امی اگئیں۔

"امی مجھے بلا لیتیں آپ کیوں باہر اگئیں

وہ بولا۔اور انکا ہاتھ پکڑ کر اسنے انھیں ساتھ بیٹھا لیا۔

کچھ کھایا پیا بھی ہے یہ بس یہ کالا پانی حلق میں اتارے جا رہے ہو" امی نے

اسکے بال سنوارتے ہوئے پوچھا۔

کہاں کچھ کھانا نصیب ہوا ہے۔مجھے" اسنے شانے آچکا دیے

دارہ ہر چیز کھانے کی عادت ڈالو بیٹے تمھارے نخرے تو۔بہت ہو گئے ہیں کیا

"کہے گی میری بہو کے یہ کیا فینسی لڑکا پیدا کیا ہے میں نے

وہ اٹھتے ہوئے بولیں آخر کو ماں تھیں بیٹے کی طبعیت سے بھی خوب واقف تھیں

میں اگر فیسنی ہوں تو آپکی بہو پھوڑ ہے۔ پیچھلے تین دن سے صرف بازار کا کھا رہی ہے۔

مجھے حیرانگی ہوتی ہے باہر کے کھانے لوگ اتنے شوق سے کیسے کھا لیتے ہیں"

وہ امی کے پاس اٹھ کر آیا

لیکن ان ساری باتوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کچن میں اپ کھڑی ہو جائیں۔

"ابھی کچھ دیر میں صنم آتی ہو گی۔ میں اس سے بنوالوں گا۔

صنم صنم کو کیوں بلایا ہے تم نے دارہ بہارے کو اچھا نہیں لگے گا" امی کو فکر ہوئی۔

پلیز امی۔ مجھے یہ گھر

گھر کیطرح چاہیے اور بد قسمتی سے آپکی بہو میں یہ کائلٹیز نہیں ہیں تو پھر تبھی میں نے صنم کو بلایا ہے وہ ویسے بھی پاکستان ارہی تھی تو اسے یہیں رہنا تھا۔

جل اسکا فون آیا تو مجھے تسلی وہی کہ وہ آپکا بھی خیال رکھے گی اور۔گھر کا بھی

"

ورنہ آپکی بہو نے اور یہ جو آپکی منہ بولی اولاد ہے نہ۔میرے سینے کا بوجھ اسنے بھی اسکے ساتھ مل کر کوئ قصر نہیں چھوڑی۔"اسکا رخ صفدر کی جانب ہو گیا ۔میں نے کیا کیا ہے جو بھابھی نے منگایا لے آیا مجھے سنائے جا رہے ہیں"

صفدر۔جلدی سے بولا۔

"تیری

" دارہ۔بچہ ہے ہر وقت جھڑکتے ہو سب کو مجھے تو فکر ہی ہے بہارے کی۔ میری فکر کر لیں میری ماں میری۔"وہ چیڑ کر صوفے پر بیٹھ گیا اور انھیں بھی سامنے بیٹھا لیا۔

تبھی فریش فریش سی بہارے باہر نکلی۔اور امی مسکرا دیں

وہ بلیک کلر کے ڈریس میں تھی۔اور یہ سوٹ وہی تھا جو وہ اور نشرہ بہت شوق سے اسکے لیے لائیں تھیں

اور وہ باہر آئی تو چہرے پر میکپ نہ ہونے کے باجود اتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔

کہ بے ساختہ انھوں نے اس اسکے لیے بازو کھول دیے

آجاؤ بیٹے آجاؤ ماشااللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو" وہ بولیں تو دارہ نے بھی موڑ کر دیکھا وہ واقعی اسے ہر بار چکنا کرنے کی خود میں صلاحیت رکھتی تھی

پھر منہ بلاوجہ پھولا ہوا تھا۔وہ اسی کیطرف دیکھ رہا تھا جس کی امی سے کچھ انڈرسٹینڈنگ ہونے لگی تھی اب اور اسے یقین تھا یہ صرف امی کی وجہ سے ہے ورنہ۔وہ لڑکی کسی کو منہ لگالے بڑی بات تھی۔۔۔

بہارے امی کے کھلے ہوئے بازؤں میں سما گئی یقیناً یہ رات کی وجہ سے تھا

" ارے میرا بچہ کیا ہوا ہے کیوں اداس ہو

اتنی بڑی نوٹنکی ہے یہ لڑکی "دارہ نفی میں سر ہلاتا دوبارہ کافی کا کپ اٹھا کر پینے لگا۔

"مجھے رات ڈر لگ گیا تھا آنٹی آپ کے گھر میں لائیٹس بھی جاتی ہے

وہ امی سے سوال کرنے لگی

نہیں ایسا بلکل نہیں ہوتا۔امی نے کہا

"آنٹی مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے

بہارے کی توجہ دارہ پر نہیں تھی جبکہ دارہ نے چونک کر اسکیطرف دیکھا اسکے لہجے میں عجیب سی بات تھی کل رات بھی وہ اسکے ری ایکشن پر حیران تھا۔

ارے نہیں گھبرانا نہیں۔ایسا ہوتا نہیں شاید کوئ مسلہ ہو گیا ہو گا دارہ تم کہاں تھے "امی نے دارہ کو گھورا۔

یہ نہ پوچھیں میں کہاں تھا یہ پوچھیں یہ محترمہ کہاں تھیں۔اگر یہ اجازت دیں تو بتا دیتا ہوں آپکو تاکہ کم از کم اعتبار کر کے آپ گھورنا تو بند کریں مجھے

ابھی اسکی بات بھی مکمل نہیں ہوئ تھی کہ اچانک ہی صنم اندر داخل ہوئ۔

اسلام علیکم "اسنے خوشی سے سب کو سلام کیا۔

صنم آپی "صفدر اٹھااور صنم کے پاس پہنچ گیا۔

ارے تم کتنے بڑے ہو گئے ہو "صنم ہنسی۔وہ ہنستی بہت تھی۔اور دوسرا اسکی ہنسی کافی خوبصورت تھی۔بولتی بھی نان سٹاپ تھی

تھینک گاڈ تم آ گئ۔ "دارہ اپنی جگہ سے اٹھا

بہارے جیسے ہوش میں آئ پہلی بار کسی لڑکی سے اسے یوں فرینڈلی ہوتے دیکھا تھا۔

صنم مسکرائ

دیکھو میں ہمیشہ تمھاری ایک پکار پر آ۔جاتی ہوں کبھی میرے پاس بھی امریکہ میرے ایک کہنے پر آجایا کرو۔ مما تمھیں بہت مس کر رہیں تھیں آج سے تقریبا دو سال پہلے ہی تم نے کوئ چکر لگایا ہو گا "صنم بولی تو دارہ ہنس دیا۔

صنم نے امی کیطرف دیکھا۔

کیسی ہیں پھو پھو جان آپ "وہ انکے آگے جھکی تو امی نے اسے گلے لگا یا

" میں بلکل ٹھیک ہوں بیٹا تم کیسی ہو

میں تو ٹھیک ہوں دارہ نے بتایا اپکی طبعیت نہیں ٹھیک تو بس سامان اٹھایا اور ا

گی آپکے پاس "وہ مسکرائی جبکہ امی بھی مسکرادیں اس سارے قصے میں

بہارے بیوقوفوں کیطرح کبھی دارہ تو کبھی صنم اور کبھی صفدر کی ایکسائٹمنٹ

اور کبھی امی کو دیکھتی۔

اچھا کیا اگئیں "امی مسکرائیں۔

صنم نے بہارے کی جانب دیکھا۔

یہ "امی اس سے پہلے تعارف کراتی اسنے جلدی سے نفی میں سر ہلایا

"نو نو میں گھس کرتی ہوں شی از بہارے دارا ز وائف رائیٹ

وہ مڑ کر چٹکی بجا کر دارہ سے بولی

دارہ نے سر ہلادیا

بہارے نے جیسے آنکھیں سکیڑ کر اسکیطرف دیکھا سر ہلاتے ہوئے بھی اسکے سر پر بوجھ پڑ رہا تھا۔

اوہ شی از ٹو پریٹی" جلدی سے چٹاچٹ اسنے بہارے کے گالوں کو چوم لیا۔

جبکہ دارہ نے ائی بروا چکائی۔

"تمھاری یہ عادت سخت زہر لگتی ہے مجھے

وہ ناگورای سے بولا۔

ارے بھئی لگے گی۔بیوی جو ہے" وہ ہنسی۔تو دارہ نے نفی میں سر ہلایا ساتھ اسے گھور بھی ڈالا۔امی کے سامنے کیسے فضول بول رہی تھی۔

ایم سوری میں تمھاری شادی میں نہیں اسکی کچھ سٹڈی تھی کچھ جاب بس اسی وجہ سے۔بٹ مائے مام سیریسلی۔

انھوں نے تو تمھاری تعریفوں میں زمین آسمان ایک کیا ہوا تھا تبھی مجھے تمھیں دیکھنے کا شوق تھا"

بس اتنی تعریفیں نہ کرو پہلے ہی محترمہ کا دماغ خراب ہے مزید ہونے کا خطرہ ہے مجھے۔" وہ بولا پلر سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

"دارہ

امی نے سخت نظروں سے گھورا۔ تو وہ شانے آچکا گیا۔ جیسے کہہ رہا ہو سچ ہی کہہ رہا ہوں۔

خوبصورتی کی تعریف کی ہی جاتی ہے۔ مسٹر دارہ اور لڑکیوں کی تعریف نہ ہو تو انکا کھانا پانی ہضم نہیں ہوتا پتہ نہیں تم لڑکوں کو یہ بات کیوں نہیں سمجھ آتی"

صنم دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر بولی۔

مجھے سمجھ اگئ ہے بہت اچھے سے جلدی سے مزے دار سی کوئ ڈش بنا دو۔ ائم سیر یسلی ہنگری" دارہ نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتا ہوا۔ کچن میں لے آیا

البتہ صنم نے اسکے بازو پر مکے برسا دیے

بلکل مہمان نواز نہیں ہو تم" وہ غصے سے بولی۔

تم تو گھر کی ہو" اسنے انکھ دبائیبہارے کی آنکھیں یہ مناظر دیکھ کر باہر نکل آئیں

کریلے سے بھی زیادہ کڑوا شخص۔ کس طرح اپنی کزن پر

فدا ہو رہا تھا۔

اسنے امی کی جانب مڑ کر دیکھا۔

میرا بیٹا کھانے کا ہی بھوکا ہے بس" امی کو بھی دارہ پر غصہ آیا۔ اور وہ عاجز اکر بولیں

کیوں کیوں بلایا ہے یہاں" وہ سوال کرنے لگی۔

بہارے اگر تم کھانا بنانا سیکھ لو تو ضرور یہ اوچھی حرکتیں نہیں کرے گا۔ اور ویسے ایک بات ہے۔ صنم اور دارہ بچپن کے دوست ہیں تو یہ دونوں کافی فرینڈلی ہیں ایک دوسرے کے ساتھ" امی بولیں شاید اسے بدگمان ہونے سے روکنا چاہا تھا۔ جبکہ بہارے۔

نے ان دونوں پر سے نگاہ ہٹالی۔

ٹھیک ہے میں اپنے گھر چلی جاتی ہوں جب اپکے بیٹے کا شوق پورا ہو جائے گا

"تب اجاؤ گی

وہ اٹھی۔

ارے "امی نے اسے دوبارہ بیٹھالیا۔

یہ کیا بات ہوئی بیٹا یہ تمھارا گھر ہے اور سچ تو یہ ہے کہ صرف تمھارا گھر ہے میں بوڑھی جان آج ہوں کل نہیں۔ تو اس گھر کی باگ دوڑ تو تمھارے ہاتھ میں ہے تم اپنے گھر سے کیوں جاؤ گی بھلہ۔

" ہاں صنم کو بھیج دو۔ بس

امی نے سمجھایا تو اسکے پلے یہ بات پڑی کہ واقعی یہ اسی کا گھر ہے

" نہیں اللہ نہ کرے آپکو کچھ ہو۔ آپکا بیٹا نہایت بد تمیز ہے

وہ منہ بسور کر بولی۔ نہ جانے کیوں جلن محسوس ہو رہی تھی اسے کسی اور کے ساتھ ہنستے مسکراتے دیکھ کر جیسے وہ بہت خوش ہو۔ اور اسکے ساتھ ہمیشہ سڑا ہوا منہ لے کر گھومتا تھا۔

ہاہا"امی کھل کر ہنسی تھی

" چلواب جاؤ۔کب تک ان دونوں کو دیکھ کر کلسو گی شوہر تو تمھارا ہے نہ۔

"میں نہیں مانتی۔ایسے بد تمیز بھی شوہر ہوتے ہیں

وہ بولی۔لہجے میں غصہ تھا۔

امی نفی میں سر ہلانے لگی۔

جیسا بھی ہے بس تمھارا ہے۔تم بھیبا سے اپنا مانو۔وہ تمھارا ہی رہے گا۔بیٹا یہ آپسی جنگ ختم کر دو دونوں۔۔۔۔دارہ دل کا برا نہیں ہے الٹا جس سے محبت کرنے لگے

اسکے علاوہ کسی کو دیکھنا بھی گناہ سمجھتا ہے" وہ پیار سے اسے سمجھا رہیں تھیں

وہ مجھ سے محبت کیوں کریں گے سوہائے کے لیے ہی تو بھیجا تھا رشتہ مجھ میں

" دلچسپی ہوتی تو میرے لیے بھیجتے۔

وہ بلآخر اپنے اندر کی سب سے بڑی چبھن بتا گئ۔

امی مسکرادیں سچ تو یہ ہے کہ وہ جانتا تھا سوہائے اور ارتاش کے بارے میں۔ اور یہ بھی جانتا تھا تمھارے اباجی کے پاس ایک اوپشن تم ہی ہو بس۔ انا اس "لڑکے کے آڑے اتی تھی تمھارا نام لیتے ہوئے۔

بہارے نے حیرانگی سے انکیطرف دیکھا

ہاں مجھے تو خود تم بہت پسند تھیں۔ اور جب میں نے تمھارے متعلق بات کی تو کوئ اختلاف نہیں کیا تھا مطلب دارہ جانتا تھا۔ کہ تم ہی اسکی ہو گی۔ یہ بات مت سوچو بیٹا آگے کی زندگی کا سوچو یہ دن بہت خوبصورت ہیں بار بار یہاں سے جانے کی بات کرو گی چپڑ کھائے گا۔ پھر۔ انا پرست بھی ہے۔ اور انا " رشتے خراب کر دیتی ہے۔

وہ بولیں اور پہلی بار بہارے کسی کو چپ چاپ سن رہی تھی ورنہ اب تک ہزاروں سوال اور ترکی باتر کی جواب دے چکی ہوتی۔

" اب جاؤ دیکھو کیا کر رہے ہیں

وہ مسکرا کر بولیں۔

تو بہارے اپنی جگہ سے اٹھی اور کچن کی جانب اگئ۔

صفدر صفائ میں لگ گیا تھا۔

بہارے کچن کے دروازے میں کھڑی ہو گئ۔

اندر صنم دارہ کو چمچ سے کچھ اپنے ہاتھ سے چکھا رہی تھی

بریلینٹ "اسنے تعریف کی۔

واقعی مجھے لگا میں پاکستانی کھانے بنانا بلکل بھول چکی ہوں "صنم ہنسی۔

بہارے کو سخت غصہ آیا تھا۔ تبھی وہ کچھ بولے بنا کمرے میں چلی گئ۔

ایکدم سے موبائل کی میسیج ٹون پر اسکی آنکھ کھل گئ اسنے دوسرے بیڈ پر پہلے عینی کو دیکھا جو سو رہی تھی آج کل اسکے اور سعد کے پیپرز ہو رہے تھے

دونوں ہی اپنی اپنی پڑھائی میں مصروف تھے پڑھنے کا تو اسے بھی بہت شوق تھا مگر جلد شادی نے یہ شوق یہ خواہش پوری نہ ہونے دی ایف ایس سی کے بعد اب تک دوبارہ اڈمیشن نہیں لیا تھا اسنے۔۔۔

اسنے موبائل کی جانب دیکھا اور ہلکا سا مسکرا دی

شاید وہ اس سے بات کرنے کی وجہ سے سوتا ہی نہ تھا رات بھی کافی دیر تک بات کرتا رہا تھا۔۔۔

اور اب اس سے جاگنگ پر جانے کے لیے سوال کر رہا تھا۔۔

حالانکہ وہ کبھی اتنی جلدی اٹھ کر خود کو تھکانے اور فٹ رہنے والوں میں سے نہیں تھی

اسنے ایک ایموجی سونے والا بھیج کر انکار کر دیا۔

"تم باہر ارہی ہو یہ میں اندر آؤں

معاذ نے غصے والا ایموجی بھیج کر نیچے وائس نوٹ بھیجا۔

وریشہ کچھ دیر سوچتی رہی سچ تو یہ تھا اسکا بلکل موڈ نہیں تھا۔

پلیز مجھے بہت نیند ارہی ہے اور ویسے بھی مجھے نہیں پسند یہ جاگنگ "اسنے ہلکی سی نیند میں ڈوبی آواز میں میسیج کیا۔

مجھے صبح صبح تمھیں دیکھنا ہے "اسنے ضد کی۔۔۔

رات بھی تو دیکھا تھا" وہ منہ بنا گئ وہ ایکدم میسیج بھیج کر خود ہی خفیف سی ہو گئ

۔۔۔

اسے دیکھنا نہیں کہتے ہنی رخصتی کے بعد اس بات کا مطلب تمھیں اچھے سے سمجھاؤ گا فلحال جلدی شاباش دو منٹ میں لون میں پہنچو میں ویٹ کر رہا ہوں

" تمھارا بہت سردی ہے یار یہاں

اسنے میسیج کیا اور فون رکھ کر وہ لون میں ٹھنڈے بینچ پر بیٹھ کر اسے پیکچر بھی سینڈ کر گیا کہ واقعی ویٹ کر رہا ہوں جلدی آو۔۔۔

وریشہ جلدی سے اٹھی اور فریش ہو کر گرم لباس پہن کر وہ لون میں نیچے آ گئ گھر میں کوئ نہیں جاگ رہا تھا اور اسے لگا وہ پاگل ہے وہ منہ بسور کو معاذ کو دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں چمک ہی اسکی جانب دیکھ کر الگ اگئ تھی۔

گڈ مارننگ وائف" وہ پیار سے بولا۔

گڈ مورینگ بٹ یہ زبردستی مورنیگ ہے" وہ ناراضگی سے بولی

ایسی ہی مورنیگز نصیب ہوں گی تمھیں اب کیا کر سکتے ہیں تمھارے میاں کی عادت ہے یہ صبح جاگنگ پر جانا فٹ رہتا ہے انسان یار" اسکے شانے پر سکون سے ہاتھ رکھتا وہ آگے چلنے لگا وریشہ کچھ گڑ بڑائی ضرور مگر اسکا انداز بہت فرینڈلی تھا اور وریشہ کو اچانک ہی اچھا احساس سا ہوا تھا تبھی وہ ہلکا سا مسکرا دی وہ دونوں باہر نکل آئے تھے۔

انکا گھر گھر نہیں بلکہ ایک بہت بڑی کوٹھی تھی جس کا ایک پورشن بہت بڑا تھا اور باہر سے ہی ڈبل سٹوری ہی پورشن کافی خوبصورت دیکھتا تھا لیکن اسے دارہ کا گھر زیادہ اچھا لگتا تھا۔

وہاں گرینری زیادہ تھی اور سارا گھر سبز بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

لیکن میں فٹ ہوں" کچھ دیر بعد وہ بولی تو معاذ مسکرا دیا۔

لیکن جو تازہ ہوا اسکے چہرے سے ٹکرا رہی تھی بہت اچھا احساس دے رہی تھی وہ بھی معاذ کیطرح اس ہوا کی تازگی کو محسوس کرنے لگی۔

ہم کہاں جا رہے ہیں" جب کچھ دیر تک وہ نہیں بولا تو وہ خود سے ہی بول اٹھی

--

ہم یہ پاس ہی بینچ ہے یہاں بیٹھیں گے پھر آگے جائیں گے یہاں پر بہت مزے دار ناشتے کی شاپ ہے ہم ناشتہ کریں گے اور ہم ایک گھنٹے میں سب کے اٹھنے سے پہلے گھر پہنچ جائیں گے" وہ اسکا چہرہ اپنی جانب کرتا اسے بتانے لگا جبکہ وریشہ اسکے انداز پر مسکرا دی وہ اسے بچوں کیطرح ٹریٹ کر رہا تھا۔ اور وہ اسکے ساتھ چلتی اس سے چھوٹی بھی تو کافی لگ رہی تھی وریشہ ایکسائٹیڈ سی ہو گئ

ایکدم سے موبائل کی میسیج ٹون پر اسکی آنکھ کھل گئی اسنے دوسرے بیڈ پر پہلے عینی کو دیکھا جو سو رہی تھی آج کل اسکے اور سعد کے پیپرز ہو رہے تھے دونوں ہی اپنی اپنی پڑھائی میں مصروف تھے پڑھنے کا تو اسے بھی بہت شوق تھا مگر جلد شادی نے یہ شوق یہ خواہش پوری نہ ہونے دی ایف ایس سی کے بعد اب تک دوبارہ اڈمیشن نہیں لیا تھا اسنے۔۔۔

اسنے موبائل کی جانب دیکھا اور ہلکا سا مسکرا دی

شاید وہ اس سے بات کرنے کی وجہ سے سوتا ہی نہ تھا رات بھی کافی دیر تک بات کرتا رہا تھا۔۔۔

اور اب اس سے جاگنگ پر جانے کے لیے سوال کر رہا تھا۔

حالانکہ وہ کبھی اتنی جلدی اٹھ کر خود کو تھکانے اور فٹ رہنے والوں میں سے نہیں تھی

اسنے ایک ایموجی سونے والا بھیج کر انکار کر دیا۔

"تم باہر ارہی ہو یہ میں اندر آؤں

معاذ نے غصے والا ایموجی بھیج کر نیچے وائس نوٹ بھیجا۔

وریشہ کچھ دیر سوچتی رہی سچ تو یہ تھا اسکا بلکل موڈ نہیں تھا۔

پلیز مجھے بہت نیند ارہی ہے اور ویسے بھی مجھے نہیں پسند یہ جاگنگ "اسنے ہلکی سی نیند میں ڈوبی آواز میں میسیج کیا۔

مجھے صبح صبح تمھیں دیکھنا ہے "اسنے ضد کی۔۔۔

رات بھی تو دیکھا تھا" وہ منہ بنا گئ وہ ایکدم میسیج بھیج کر خود ہی خفیف سی ہو گئ

۔۔۔

اسے دیکھنا نہیں کہتے ہنی رخصتی کے بعد اس بات کا مطلب تمھیں اچھے سے سمجھاؤ گا فلحال جلدی شاباش دو منٹ میں لون میں پہنچو میں ویٹ کر رہا ہوں "تمھارا بہت سردی ہے یار یہاں

اسنے میسیج کیا اور فون رکھ کر وہ لون میں ٹھنڈے بینچ پر بیٹھ کر اسے پیکچر بھی سینڈ کر گیا کہ واقعی ویٹ کر رہا ہوں جلدی آو۔۔۔

وریشہ جلدی سے اٹھی اور فریش ہو کر گرم لباس پہن کر وہ لون میں نیچے آ گئی گھر میں کوئی نہیں جاگ رہا تھا اور اسے لگا وہ پاگل ہے وہ منہ بسور کو معاذ کو دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں چمک ہی اسکی جانب دیکھ کر الگ اگئی تھی۔

گڈ مارننگ وائف" وہ پیار سے بولا۔

گڈ مورینگ بٹ یہ زبردستی مورنیگ ہے" وہ ناراضگی سے بولی

ایسی ہی مورنیگز نصیب ہوں گی تمھیں اب کیا کر سکتے ہیں تمھارے میاں کی عادت ہے یہ صبح جاگنگ پر جانا فٹ رہتا ہے انسان یار" اسکے شانے پر سکون سے ہاتھ رکھتا وہ آگے چلنے لگا وریشہ کچھ گڑبڑائی ضرور مگر اسکا انداز بہت فرینڈلی تھا اور وریشہ کو اچانک ہی اچھا احساس سا ہوا تھا تبھی وہ ہلکا سا مسکرا دی وہ دونوں باہر نکل آئے تھے۔

انکا گھر گھر نہیں بلکہ ایک بہت بڑی کوٹھی تھی جس کا ایک پورشن بہت بڑا تھا اور باہر سے ہی ڈبل سٹوری ہی پورشن کافی خوبصورت دیکھتا تھا لیکن اسے دارہ کا گھر زیادہ اچھا لگتا تھا۔

وہاں گریزی زیادہ تھی اور سارا گھر سبز بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

لیکن میں فٹ ہوں" کچھ دیر بعد وہ بولی تو معاذ مسکرا دیا۔

لیکن جو تازہ ہوا اسکے چہرے سے ٹکرا رہی تھی بہت اچھا احساس دے رہی تھی وہ بھی معاذ کیطرح اس ہوا کی تازگی کو محسوس کرنے لگی۔

ہم کہاں جا رہے ہیں" جب کچھ دیر تک وہ نہیں بولا تو وہ خود سے ہی بول اٹھی

--

ہم یہ پاس ہی بینچ ہے یہاں بیٹھیں گے پھر آگے جائیں گے یہاں پر بہت مزے دار ناشتے کی شاپ ہے ہم ناشتہ کریں گے اور ہم ایک گھنٹے میں سب کے اٹھنے سے پہلے گھر پہنچ جائیں گے" وہ اسکا چہرہ اپنی جانب کرتا اسے بتانے لگا جبکہ وریشہ اسکے انداز پر مسکرا دی وہ اسے بچوں کیطرح ٹریٹ کر رہا تھا۔

اور وہ اسکے ساتھ چلتی اس سے چھوٹی بھی تو کافی لگ رہی تھی وریشہ ایکسائٹیڈ سی ہو گئ

بینچ کے پاس پہنچ کر وہ ٹھنڈے درختوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔اس سائے میں اکر اسکے اندر سردی کا احساس سا جاگا تو معاذ جو پہلے ہی اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا موقع ملتے ہی اسے خود سے نزدیک کر لیا اور اپنا ایک بازو اسپر لپیٹ دیا۔

ہم روڈ پر ہیں کوئی دیکھ لے گا" وہ سٹپٹا کر بولی۔

بیوی ہو تم میری" معاذ نے شانے اچکائے وریشہ بھی خاموش ہو گئی۔

اسے کچھ یاد آیا تو معاذ کی جانب دیکھا دل کیا اس سے یہ بات کرے۔

معاذ" وہ بولی تو معاذ نے اسکیطرف دیکھا آنکھوں میں اسکے لیے بے پناہ چاہت تھی۔

حکم" وہ بولا تو وہ شرما گئی۔

وہ میں نے ایک بات کرنی تھی" اسنے پھر بھی ہمت کرتے بات کا آغاز کیا۔

ہمم" وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

وہ ایکچلی میں نے ایف ایس سی کے بعد سٹڈی کو نٹینیو ہی نہیں کی اور میں سارے دن گھر میں بور ہوتی ہوں گھر کا کام بھی ہو جاتا ہے تو وقت میرے پاس بہت ہوتا ہے میں سوچ رہی تھی عینی کے ساتھ میں بھی آگے اڈمیشن لے لوں تو مصروفیت ہو جائے گی اسطرح خالی بیکار بیٹھ کر کیا کرنا ہے میں نے" وہ تفصیل سے بولی۔

ابھی کچھ دنوں میں تمھاری میرے ساتھ رخصتی ہو جائے گی تو اس پڑھائی کا اچار ڈالوں گی ٹھیک تو ہے ایف ایس سی بھی ٹھیک ہے مجھے نہیں لگتا تمھیں زیادہ پڑھنے کی ضروت ہے اور تمھیں بور ہونے کی ضرورت نہیں تم میرے بارے میں سوچو مجھے یاد کرو۔ بس وقت یوں چٹکیوں میں گزرے گا" کہ پتہ بھی نہیں چلے گا

وہ بولا۔

تو وریشہ کچھ حیرانگی سے اسکیطرف دیکھنے لگی

اول تو اسے اس جواب کی امید نہیں تھی وہ خود کتنا پڑھا لکھا تھا اور اکثر عینی کو بھی پڑھائی کے معاملے میں ڈانٹ ڈپٹ کر دیتا تھا۔۔

حیران کیوں ہو میری جان تم نے جتنا پڑھ لیا کافی ہے اب مجھ پر توجہ دو مجھ پر دھیان نہیں دو گی تو تمھیں مجھ سے محبت کیسے ہو گی میں جو ہر وقت

" تمھارے بارے میں سوچتا ہوں تو تم کیسے سوچو گی

وہ اسکی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتا بولا۔

" لیکن ہماری ابھی رخصتی تو نہیں ہوئی اور پڑھائی تو میرا شوق ہے

وریشہ یہ تو تمھیں مجھ سے نکاح کرنا چاہیے تھا یہ اپنے شوق کو اہمیت دینی

" چاہیے تھی میں تمھیں کہہ رہا ہوں اس سب کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ شانے اچکا کر بولا نہ جانے کیوں وریشہ کی آنکھیں بھیگ گئیں وہ شاکڈ تھی شاید۔۔۔

آپکے بھی تو شوق یوں گے جنھیں آپ پورا کرتے ہوں گے "اسنے اپنے آنسو اندر اتار کر سوال کیا آواز مدھم ہی تھی۔

" تم مجھ سے بحث کرنے کے ارادے سے آئی ہو تو سامنے گھر ہے چلی جاؤ۔

" میں نے بحث تو نہیں کی بس میں نے بتایا تھا

"اور میں منع کر چکا ہوں اب موڈ سپوئیل مت کرو چلو ناشتہ کرتے ہیں

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھ تو وریشہ اسکے ساتھ چلنے لگی۔

وہ کچھ بول نہیں پائی رونا اسے آنے لگا تھا اور وہ اس سے بڑا تھا بات ایسے کرتا تھا جیسے بس جو کہہ دیا بات ختم۔

اسنے بمشکل چہرے پر مسکراہٹ سجالی۔

وہ ناشتہ کرنے پہنچے معاذ بلکل نارمل تھا وہ اس سے باتیں کر رہا تھا۔

انجوائے کر رہا تھا ان لمحوں کو مگر وریشہ نہیں کر پا رہی تھی وہ بار بار سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھتی اور ایک ہی سوال سوچتی کہ باقی کسی میں تو گھر میں اسنے ایسی بات محسوس نہیں کی تھی۔۔۔

پھر وہ اپنی بیوی کو کیوں نہیں پڑھانا چاہتا تھا۔

شہروز بھائی تو پڑھائی کے حق میں ہی لڑ رہے تھے ارتاش نے بھی سختی سے بہارے کو اس دن سب کے سامنے ڈانٹا تھا۔

اور بلال بھائی اسے اکثر ریڈ ینگ کرتے دیکھائی دیتے تھے۔

اور سوہائے عینی اور بہارے کو بکس بھی سیجیسٹ کرتے تھے فائق کو بھی اسنے رینڈ نگ کرتے دیکھا تھا پھر معاذ اور وہ چپ ہو گئ۔

کوئ جواب تو نہیں ملا تھا وہ واپس لوٹ آئے دروازے پر پہنچتے ہی معاذ نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے۔

تم کچھ بولی نہیں کیوں" وہ شاید محسوس کر گیا

شاید ٹھنڈی ہوا لگ گئ ہے مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا" وہ بولی سر اب بھی جھکا تھا۔

" چلو پھر تو جلدی سے چلو

وہ فکر مند ہوتا اسے اندر لے آیا۔

وریشہ اندر آتے ہی سیدھا کمرے میں چلی گئ

میں دوائ بھیجوا رہا ہوں بستر میں لیٹ جانا" گھر میں واقعی کوئ نہیں اٹھا ہوا تھا وہ سر ہلا کر اوپر چلی گئ۔

جبکہ دل ٹوٹ سا گیا تھا اسکا ایک ہی خواب تھا کہ وہ ڈاکٹر بنتی اگر معاذ اس خواب کو پورا کروانے میں اسکی مدد کرتا تو شاید وہ اسکی احسان مند رہتی ساری زندگی مگر اسنے آگے بات ہی ختم کر دی اور اس طرح کہا گویا قلم ہی ٹوٹ گیا ہو آگے کچھ لکھا نہیں جا سکتا۔

وہ بجھے بجھے دل سے اندر آ گئ اور لیٹ گئ۔۔

" ارتاش یہ کس کا میسیج ہے وہ کہہ رہا ہے آدمی علاقے سے باہر نہیں نکلے گا۔ سوہائے اسکے پاس موبائل لے کر آئ جسے اسنے ایکدم جھپٹا۔

" آپ شاور لینے گئے تھے کافی دیر سے بج رہا تھا

وہ اسکے ری ایکشن پر شرمندہ ہوئی شاید اسے اچھا نہیں لگا کہ سوہائے نے موبائل لیا اسکا۔

" ہاں ٹھیک ہے تم ایسا کرو ناشتہ بناؤ میں آتا ہوں

وہ لاپرواہی سے بولا اور چلا گیا سوہائے نے مڑ کر دیکھا۔

اور وہ نیچے اگئی۔

دکھ بھی ہوا بار اسکے رویے کا احساس ہوا۔

رات بھی لیٹ آیا تھا اور صبح ایسا رویہ۔

وہ اسکے لیے ناشتہ بنا چکی تھی تبھی ارتاش اگیا نکھرا نکھرا اور فریش تھا جبکہ فرزانہ بھی وہیں تھی ارتاش فرزانہ سے نہیں بولتا تھا باقی سب سے بات کر لیتا تھا اسے اچھا تو نہیں لگتا تھا مگر وہ بولتی بھی کچھ نہیں تھی کہ اسکی ماں نے بھی کچھ اچھا نہیں کیا تھا اسکے ساتھ وہ تبھی خاموش رہتی تھی۔

فرزانہ اسکے پاس آگئی ارتاش کی جانب دیکھا۔

وہ بیٹا مجھے آپ سے بات کرنی ہے "فرزانہ شاید شرمندہ تھی۔

تبھی بولی مگر ارتاش کے انداز میں رتی بھی تبدیلی نہیں آئی آخر کو یہ ہی عورت تھی جس نے سارا وابال ڈالا ہوا تھا اور اس حد تک کے وہ اس نوبت پر آگیا کہ ایک آدمی کو کڈنیپ کیا ہوا تھا جو باہر نکل کر اسکی زندگی تباہ کرنے کو بے چین تھا کیونکہ وہ ارتاش کو پہچان چکا تھا اب اصل مسلہ ہی یہ تھا کہ وہ اس جگہ سے نکل کر یہاں تک پہنچنے کے لیے بے قرار تھا ویسے تو اسے فرق نہیں پڑتا تھا مگر یہ ٹھیک بھی نہیں تھا۔

وہ میں بیٹا آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں میں نے جو بھی کیا غلط کیا آپ نے "میری بیٹی کی عزت کی حفاظت کی ورنہ کون کرتا میری بیٹی سے شادی تائی جان سوہائے کو تو میرا ہی ہونا تھا یہ بات آپ نہیں سمجھ رہی تھی۔

اور کوئی اور اس سے شادی کر بھی نہیں سکتا تھا" سخت اور کڑوے لہجے میں وہ بولا فرزانہ کی نگاہوں میں شدید شرمندگی تھی سوہائے بے چین ہو گئی بہت برا لگا تھا اسکی ماں کیسے ہو رہی تھی اور وہ اپنا انداز اور مزاج بدلنے کو تیار نہیں تھا۔

"جی بیٹا میں شرمندہ ہوں اور اپ سے

مما پلیز سوری نہ کریں آپ کیوں کر رہیں ہیں جو ہونا تھا ہو گیا ہے اب ان

باتوں کا کوئی فائدہ نہیں "سوہائے نے ماں کے ہاتھ پکڑ لیے

ٹھیک کہہ رہی ہے آپکی بیٹی ان باتوں کا کیا فائدہ ہے جو آپ نے کرنا تھا وہ تو

"آپ کر چکی ہیں

وہ سرد لہجے میں کہہ کر اٹھ کر چلا گیا۔

جبکہ سوہائے حیرانگی سے ارتاش کی پشت دیکھنے لگی۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے میری وجہ سے وہ تمھارے ساتھ بدسلوکی نہ کرے

پلیز مما ایسا کچھ نہیں ہے "اسنے ماں کو گلے سے لگا لیا جب سے انکا بھانجا یہ کر

کے گیا تھا بہت خاموش ہو گئیں تھیں دکھ بہت ہوتا تھا سوہائے کو نہ بابا بولتے

تھے اور معاذ اور عینی بھی دور دور رہتے تھے وہ سب کو سمجھا کر تھک گئی تھی

کہ جب اسے کوئی مسلہ نہیں تو باقی سب کیوں ایسا کرتے ہیں مگر سب کا اپنا

موقف تھا مگر آج کا ارتاش کا رویہ اسے اچھا بلکل نہیں لگا تھا۔

نشرہ کی طبعیت کافی خراب تھی تبھی وہ کمرے میں تھی اور شہروز نے ہر ممکن طریقے سے اسکا خیال رکھا تھا وہ آج چھٹی پر تھی نشرہ کی وجہ سے۔۔۔

اسے ناشتہ خود لا کر دیا تو رابعہ ہنسنے لگی۔

میرا بیٹا اتنا پیارا ہو جائے گا مجھے یقین نہیں آرہا" وہ پیار سے بولیں۔

تو مسکرا دیا کچھ بولا نہیں اور اوپر آگیا۔

نشرہ کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کرایا۔

میں سوچ رہا ہوں ایک پیکنیک کا پلین کروں جس سے تمھاری طبعیت پر اچھا اثر پڑے گا۔

کیا سچ میں" نشرہ ایکدم جوش سے بولی تو شہروز نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔

اور دونوں ہی مسکرا دیے

افکورس سچ ہے یہ بس ساری فیملی کا پلین کرتے ہیں ویسے بھی تمھارے بھائ کو شاری کا تحفہ نہیں دیا کوئ بھی" شہروز کچھ سوچتا بولا۔

کیا اب بھی وہ بس میرا ہی بھائ ہے" نشرہ نے آہستگی سے پوچھا

ارے بابا میرا بھائ دارہ بس خوش" شہروز ہنسا تو وہ مسکرادی۔

بعض اوقات یہ سب ایک خواب لگتا ہے شہروز ہمارا بچہ کتنا خوش نصیب ہے

" آپ ہمیشہ ایسے ہی رہیے گا

وہ اسکے ہاتھ تھامتی بولی۔

ایسا ہی ہو گا میں اب تمھاری آنکھوں میں مایوسی کسی دن بھی نہیں دیکھنا چاہتا

"وہ بولا۔

تو نشرہ نے اسکے سینے پر سر رکھ لیا وہ مسکرادیا۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ فیملی پیکنیک ارینج کرتے ہیں اور اسطرح شادی شدہ

" کپلز کا ہنی مون بھی ہو جائے گا

اسکی بات پر نشرہ ایکدم ہنسی اور ہنستی چلی گئ۔

وہ اسے ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

شہروز ہنی مون کون فیملی کے ساتھ کرتا ہے بھلا ان سب کو آپ ٹکٹس دے دیں الگ الگ"

اسنے مشورہ دیا

کیوں میں کیوں دوں میں نے ہنی مون منایا تھا جو یہ منائیں گے اور یہ فیملی پیکنیک آپ کے اعزاز میں ہو گی میڈیم باقی مجھے کسی کی پرواہ نہیں تمھاری طبعیت پر اچھا اثر پڑنا چاہیے"

کتنے چالاک اور خود غرض ہیں آپ جو آپ نے نہیں کیا مطلب کوئ بھی نہ کرے" وہ افسوس سے اسے دیکھنے لگی

بلکل میں تو کرنے کی نہیں دوں گا ان دونوں کو ورنہ مجھے بھی ہنی مون ٹکٹ چاہیے"

اسکی بات پر نشرہ کھل کر ہنسی۔

چلو بس جگہ بتاؤ سکردو ہنزہ یہ کشمیر۔

" ان میں سے کوئی ایک جگہ سلیکٹ کر لو

اف سکرو میں تو بہت ٹھنڈ ہو گی۔" وہ کانپ ہی گئی سوچ کر۔۔

شہروز نے بھی سر ہلایا۔

ام م م کشمیر۔" وہ مسکرائی تو شہروز نے سر ہلایا۔

چلو جیسے تم چاہو" وہ بولا۔

" اب میں فیملی گروپ میں میسیج کر رہا ہوں یہ ٹرپ میری طرف سے ہو گا

اسنے موبائل اٹھایا نشرہ بھی اسکے موبائل کیطرف دیکھ رہی تھی اسنے میسیج کیا

سب سے پہلے سعد کی میسیج آیا تھا آنکھیں نکال کر اسنے "کیا" لکھا تھا۔

اسکے بعد فائق عینی کا آیا۔

جس پر شہروز نے ان سب کو تیاری کرنے کا کہا تھا۔

ابا جی سے تو پوچھ لیں سب خود سے سیٹ کر رہے ہیں" نشرہ نے یاد دلایا تو وہ

ایکدم کھڑا ہو گیا

یار کتنی ذہین ہو تم تھنکیو" وہ بول کر جلدی سے نیچے بھاگ اٹھا جبکہ نشرہ پیچھے ہنس دی۔

یہ یہ تھا اسکے صبر کا پھل اور اسکی اولاد کا نصیب وہ مسکرادی

خوشی اور اطمینان کی چمک نے اسکے چہرے کو اور بھی پیارا کر دیا تھا۔

بھابھی آپ سے کوئی ملنے آیا ہے" سعد کی آواز پر وہ پلٹی۔

حیرانگی ہوئی کون اس سے ملنے اسکتا تھا۔

جاؤ جاؤ بیٹا گھبرا کیوں رہی ہو" رابعہ نے نرمی سے کہا تو اسے حوصلہ ہوا اور وہ باہر آئی تو سامنے احمر کو دیکھ کر جلدی سے بھاگ کر وہ اسکے آپس پہنچ گئ

احمر" وہ چیخی بے پناہ خوشی اسکے چہرے پر عیاں تھی۔

کیسے ہیں آپ اتنے دنوں بعد میرا خیال آیا ہے آپکو۔

وہ اداسی سے بولی۔

"تم تو اڑ ہی گئی میں کیا چلا گیا تم نے اتنی بے گانگی دیکھا دی

وہ مسکرا کر بولا۔

حالات ہی ایسے ہو گئے تھے دادا جان اچانک ہی" وہ اداس ہو گئی۔

اللہ انکی مغفرت فرمائے" احمر بھی اداس ہوا۔

آپ آپ کب آئے امریکہ سے" وہ بولی۔

میں کل ہی آیا ہوں تمھارے گھر گیا تو پتہ چلا تمھارا نکاح ہو چکا ہے" احمر کے

چہرے پر اداسی تھی۔

وریشہ مسکرا دی۔

جی معاذ نام ہے انکا بس آتے ہی وہاں گے افس سے۔۔۔ارے دیکھیں بھول

"ہی گی آپکو اندر بلانا اندر آیئے

وہ ابھی اسے لے کر اندر جاتی کہ معاذ کی گاڑی اندر داخل ہوئی معاذ وریشہ کو

دیکھ چکا تھا اور اسکے ساتھ کھڑے نوجوان کو بھی۔۔۔ سنجیدگی چہرے پر چھا

گئی وہ بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے وہ گاڑی سے نکل کر ان تک آیا۔

"یہ معاذ ہیں

وریشہ نے تعریف کرایا۔

میرے حریف "احمر ہلکا سا مسکرایا اور اسکے آگے ہاتھ بڑھایا مگر معاذ نے اسکا ہاتھ نہیں تھاما۔۔۔

کیا مطلب ہے اسکا بات کا اور کون ہو تم "وہ سختی سے پوچھنے لگا۔۔۔

"احمر میرے کزن ہیں

وریشہ جلدی سے بولی احمر اب بھی مسکرا رہا تھا

کافی بڑے ہیں آپ تو وریشہ سے مسٹر معاذ اپنی عمر کی لڑکی سے شادی کرنی چاہیے اصولاً تو اپکو "احمر نے شانے اچکائے۔

کیا یہ آپکا پرو بلم ہے مسٹر احمر یہ آپ میرے باپ لگ رہے ہیں جو مجھے نصیحت دے رہے ہیں "اچانک ہی تلخ کلامی شروع ہو گئ

" کیا کیا ہو گیا ہے معاذ

شیٹ آپ" بے ساختہ وہ بلند آواز میں وریشہ کو جھڑک گیا اور وریشہ حیرانگی سے خاموش ہو گئ۔

"جا سکتے ہیں آپ اور دوبارہ نہ ہی آئیں تو زیادہ مناسب ہے

وریشہ ایکچلی میں تمھیں انوائیٹ کرنے آیا ہوں امی اور بیلا بھی ساتھ آئیں ہیں تو اچھا ہوتا اگر تم آتی گھر تو وقت ملے تو ضرور آنا" اسنے کہا اور پلٹ گیا۔۔۔

جبکہ معاذ اس سے پہلے سرد مہری سے بول کر وریشہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر چلا گیا تھا

کہ احمر کی بات بھی پوری نہیں ہوئ تھی

جاری ہے

بیوی ہو تم میری" معاذ نے شانے اچکائے وریشہ بھی خاموش ہو گئ۔

اسے کچھ یاد آیا تو معاذ کی جانب دیکھا دل کیا اس سے یہ بات کرے۔

معاذ" وہ بولی تو معاذ نے اسکیطرف دیکھا آنکھوں میں اسکے لیے بے پناہ چاہت تھی۔

حکم" وہ بولا تو وہ شرما گئ۔

وہ میں نے ایک بات کرنی تھی" اسنے پھر بھی ہمت کرتے بات کا آغاز کیا۔

ہمم" وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

وہ ایکچلی میں نے ایف ایس سی کے بعد سٹڈی کو نٹینیو ہی نہیں کی اور میں سارے دن گھر میں بور ہوتی ہوں گھر کا کام بھی ہو جاتا ہے تو وقت میرے پاس بہت ہوتا ہے میں سوچ رہی تھی عینی کے ساتھ میں بھی آگے اڈمیشن لے لوں تو مصروفیت ہو جائے گی اسطرح خالی بیکار بیٹھ کر کیا کرنا ہے میں نے" وہ تفصیل سے بولی۔

ابھی کچھ دنوں میں تمھاری میرے ساتھ رخصتی ہو جائے گی تو اس پڑھائ کا اچار ڈالوں گی ٹھیک تو ہے ایف ایس سی بھی ٹھیک ہے مجھے نہیں لگتا تمھیں زیادہ پڑھنے کی ضروت ہے اور تمھیں بور ہونے کی ضرورت نہیں تم

میرے بارے میں سوچو مجھے یاد کرو۔بس وقت یوں چٹکیوں میں گزرے گا

" کہ پتہ بھی نہیں چلے گا

وہ بولا۔

تو وریشہ کچھ حیرانگی سے اسکیطرف دیکھنے لگی

اول تو اسے اس جواب کی امید نہیں تھی وہ خود کتنا پڑھا لکھا تھا اور اکثر عینی کو بھی پڑھائی کے معاملے میں ڈانٹ ڈپٹ کر دیتا تھا۔۔

حیران کیوں ہو میری جان تم نے جتنا پڑھ لیا کافی ہے اب مجھ پر توجہ دو مجھ پر دھیان نہیں دو گی تو تمھیں مجھ سے محبت کیسے ہو گی میں جو ہر وقت

" تمھارے بارے میں سوچتا ہوں تو تم کیسے سوچو گی

وہ اسکی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتا بولا۔

" لیکن ہماری ابھی رخصتی تو نہیں ہوئی اور پڑھائی تو میرا شوق ہے

وریشہ یہ تو تمھیں مجھ سے نکاح کرنا چاہیے تھا یہ اپنے شوق کو اہمیت دینی

" چاہیے تھی میں تمھیں کہہ رہا ہوں اس سب کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ شانے اچکا کر بولا نہ جانے کیوں وریشہ کی آنکھیں بھیگ گئیں وہ شاکڈ تھی شاید۔۔۔

آپکے بھی تو شوق یوں گے جنھیں آپ پورا کرتے ہوں گے "اسنے اپنے آنسو اندر اتار کر سوال کیا آواز مدھم ہی تھی۔

" تم مجھ سے بحث کرنے کے ارادے سے آئی ہو تو سامنے گھر ہے چلی جاؤ۔

" میں نے بحث تو نہیں کی بس میں نے بتایا تھا

"اور میں منع کر چکا ہوں اب موڈ سپوئیل مت کرو چلو ناشتہ کرتے ہیں

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھ تو وریشہ اسکے ساتھ چلنے لگی۔

وہ کچھ بول نہیں پائی رونا اسے آنے لگا تھا اور وہ اس سے بڑا تھا بات ایسے کرتا تھا جیسے بس جو کہہ دیا بات ختم۔

اسنے بمشکل چہرے پر مسکراہٹ سجالی۔

وہ ناشتہ کرنے پہنچے معاذ بلکل نارمل تھا وہ اس سے باتیں کر رہا تھا۔

انجوائے کر رہا تھا ان لمحوں کو مگر وریشہ نہیں کر پا رہی تھی وہ بار بار سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھتی اور ایک ہی سوال سوچتی کہ باقی کسی میں تو گھر میں اسنے ایسی بات محسوس نہیں کی تھی۔۔۔

پھر وہ اپنی بیوی کو کیوں نہیں پڑھانا چاہتا تھا۔

شہروز بھائی تو پڑھائی کے حق میں ہی لڑ رہے تھے ارتاش نے بھی سختی سے بہارے کو اس دن سب کے سامنے ڈانٹا تھا۔

اور بلال بھائی اسے اکثر ریڈینگ کرتے دیکھائی دیتے تھے۔

اور سوہائے عینی اور بہارے کو بکس بھی سیجیسٹ کرتے تھے فائق کو بھی اسنے رینڈنگ کرتے دیکھا تھا پھر معاذ اور وہ چپ ہو گئی۔

کوئی جواب تو نہیں ملا تھا وہ واپس لوٹ آئے دروازے پر پہنچتے ہی معاذ نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے۔

تم کچھ بولی نہیں کیوں" وہ شاید محسوس کر گیا

شاید ٹھنڈی ہوا لگ گئ ہے مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا" وہ بولی سر اب بھی جھکا تھا۔

" چلو پھر تو جلدی سے چلو

وہ فکر مند ہوتا اسے اندر لے آیا۔

وریشہ اندر آتے ہی سیدھا کمرے میں چلی گئ

میں دوائ بھیجوا رہا ہوں بستر میں لیٹ جانا" گھر میں واقعی کوئ نہیں اٹھا ہوا تھا وہ سر ہلا کر اوپر چلی گئ۔

جبکہ دل ٹوٹ سا گیا تھا اسکا ایک ہی خواب تھا کہ وہ ڈاکٹر بنتی اگر معاذ اس خواب کو پورا کروانے میں اسکی مدد کرتا تو شاید وہ اسکی احسان مند رہتی ساری زندگی مگر اسنے آگے بات ہی ختم کر دی اور اس طرح کہا گویا قلم ہی ٹوٹ گیا ہو آگے کچھ لکھا نہیں جا سکتا۔

وہ بجھے بجھے دل سے اندر آ گئ اور لیٹ گئ۔۔

" ارتاش یہ کس کا میسیج ہے وہ کہہ رہا ہے آدمی علاقے سے باہر نہیں نکلے گا۔

سوہائے اسکے پاس موبائل لے کر آئی جسے اسنے ایکدم جھپٹا۔

" آپ شاور لینے گئے تھے کافی دیر سے بج رہا تھا

وہ اسکے ری ایکشن پر شرمندہ ہوئی شاید اسے اچھا نہیں لگا کہ سوہائے نے

موبائل لیا اسکا۔

" ہاں ٹھیک ہے تم ایسا کرو ناشتہ بناؤ میں آتا ہوں

وہ لاپرواہی سے بولا اور چلا گیا سوہائے نے مڑ کر دیکھا۔

اور وہ نیچے اگئی۔

دکھ بھی ہوا بار اسکے رویے کا احساس ہوا۔

رات بھی لیٹ آیا تھا اور صبح ایسا رویہ۔

وہ اسکے لیے ناشتہ بنا چکی تھی تبھی ارتاش اگیا نکھرا نکھرا اور فریش تھا جبکہ

فرزانہ بھی وہیں تھی ارتاش فرزانہ سے نہیں بولتا تھا باقی سب سے بات کر لیتا

تھااسے اچھاتو نہیں لگتا تھا مگر وہ بولتی بھی کچھ نہیں تھی کہ اسکی ماں نے بھی کچھ اچھا نہیں کیا تھااسکے ساتھ وہ تبھی خاموش رہتی تھی۔

فرزانہ اسکے پاس آگئی ارتاش کی جانب دیکھا۔

وہ بیٹا مجھے آپ سے بات کرنی ہے "فرزانہ شاید شرمندہ تھی۔

تبھی بولی مگر ارتاش کے انداز میں رتی بھی تبدیلی نہیں آئی آخر کو یہ ہی عورت تھی جس نے سارا وابال ڈالا ہوا تھااور اس حد تک کے وہ اس نوبت پر آگیا کہ ایک آدمی کو کڈنیپ کیا ہوا تھا جو باہر نکل کر اسکی زندگی تباہ کرنے کو بے چین تھا کیونکہ وہ ارتاش کو پہچان چکا تھااب اصل مسلہ ہی یہ تھا کہ وہ اس جگہ سے نکل کر یہاں تک پہنچنے کے لیے بے قرار تھا ویسے تو اسے فرق نہیں پڑتا تھا مگر یہ ٹھیک بھی نہیں تھا۔

وہ میں بیٹا آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں میں نے جو بھی کیا غلط کیا آپ نے "میری بیٹی کی عزت کی حفاظت کی ورنہ کون کرتا میری بیٹی سے شادی تائی جان سوہائے کو تو میرا ہی ہونا تھا یہ بات آپ نہیں سمجھ رہی تھی۔

اور کوئی اور اس سے شادی کر بھی نہیں سکتا تھا" سخت اور کڑوے لہجے میں وہ بولا فرزانہ کی نگاہوں میں شدید شرمندگی تھی سوہائے بے چین ہو گئی بہت برا لگا تھا اسکی ماں کیسے ہو رہی تھی اور وہ اپنا انداز اور مزاج بدلنے کو تیار نہیں تھا۔

"جی بیٹا میں شرمندہ ہوں اور اپ سے

مما پلیز سوری نہ کریں آپ کیوں کر رہیں ہیں جو ہونا تھا ہو گیا ہے اب ان

باتوں کا کوئی فائدہ نہیں" سوہائے نے ماں کے ہاتھ پکڑ لیے

ٹھیک کہہ رہی ہے آپکی بیٹی ان باتوں کا کیا فائدہ ہے جو آپ نے کرنا تھا وہ تو

"آپ کر چکی ہیں

وہ سرد لہجے میں کہہ کر اٹھ کر چلا گیا۔

جبکہ سوہائے حیرانگی سے ارتاش کی پشت دیکھنے لگی۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے میری وجہ سے وہ تمھارے ساتھ بدسلوکی نہ کرے

پلیز مما ایسا کچھ نہیں ہے" اسنے ماں کو گلے سے لگا لیا جب سے انکا بھانجا یہ کر کے گیا تھا بہت خاموش ہو گئیں تھیں دکھ بہت ہوتا تھا سوہائے کو نہ بابا بولتے تھے اور معاذ اور عینی بھی دور دور رہتے تھے وہ سب کو سمجھا کر تھک گئی تھی کہ جب اسے کوئی مسلہ نہیں تو باقی سب کیوں ایسا کرتے ہیں مگر سب کا اپنا موقف تھا مگر آج کا ارتاش کا رویہ اسے اچھا بلکل نہیں لگا تھا۔

نشرہ کی طبعیت کافی خراب تھی تبھی وہ کمرے میں تھی اور شہروز نے ہر ممکن طریقے سے اسکا خیال رکھا تھا وہ آج چھٹی پر تھی نشرہ کی وجہ سے۔۔۔

اسے ناشتہ خود لا کر دیا تو رابعہ ہنسنے لگی۔

میرا بیٹا اتنا پیارا ہو جائے گا مجھے یقین نہیں آرہا" وہ پیار سے بولیں۔

تو مسکرا دیا کچھ بولا نہیں اور اوپر آگیا۔

نشرہ کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کرایا۔

میں سوچ رہا ہوں ایک پیکنیک کا پلین کروں جس سے تمھاری طبعیت پر اچھا اثر پڑے گا۔

کیا سچ میں "نشرہ ایکدم جوش سے بولی تو شہروز نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔ اور دونوں ہی مسکرا دیے

افکورس سچ ہے یہ بس ساری فیملی کا پلین کرتے ہیں ویسے بھی تمھارے بھائ کو شاری کا تحفہ نہیں دیا کوئ بھی "شہروز کچھ سوچتا بولا۔

کیا اب بھی وہ بس میرا ہی بھائ ہے "نشرہ نے آہستگی سے پوچھا

ارے بابا میرا بھائ دارہ بس خوش "شہروز ہنسا تو وہ مسکرا دی۔

بعض اوقات یہ سب ایک خواب لگتا ہے شہروز ہمارا بچہ کتنا خوش نصیب ہے

" آپ ہمیشہ ایسے ہی رہیے گا

وہ اسکے ہاتھ تھامتی بولی۔

ایسا ہی ہو گا میں اب تمھاری آنکھوں میں مایوسی کسی دن بھی نہیں دیکھنا چاہتا

"وہ بولا۔

تو نشرہ نے اسکے سینے پر سر رکھ لیا وہ مسکرا دیا۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ فیملی پیکنیک ارینج کرتے ہیں اور اسطرح شادی شدہ

"کپلز کا ہنی مون بھی ہو جائے گا

اسکی بات پر نشرہ ایکدم ہنسی اور ہنستی چلی گئ۔

وہ اسے ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

شہروز ہنی مون کون فیملی کے ساتھ کرتا ہے بھلا ان سب کو آپ ٹکٹس دے

"دیں الگ الگ

اسنے مشورہ دیا

کیوں میں کیوں دوں میں نے ہنی مون منایا تھا جو یہ منائیں گے اور یہ فیملی پیکنیک آپ کے اعزاز میں ہو گی میڈیم باقی مجھے کسی کی پرواہ نہیں تمھاری

"طبعیت پر اچھا اثر پڑنا چاہیے

کتنے چالاک اور خود غرض ہیں آپ جو آپ نے نہیں کیا مطلب کوئ بھی نہ

کرے" وہ افسوس سے اسے دیکھنے لگی

بلکل میں تو کرنے کی نہیں دوں گا ان دونوں کو ورنہ مجھے بھی ہنی مون ٹکٹ

"چاہیے

اسکی بات پر نشرہ کھل کر ہنسی۔

چلو بس جگہ بتاؤ سکردو ہنزہ یہ کشمیر۔

" ان میں سے کوئی ایک جگہ سلیکٹ کر لو

اف سکردو میں تو بہت ٹھنڈ ہو گی۔" وہ کانپ ہی گئی سوچ کر۔۔

شہروز نے بھی سر ہلایا۔

ام م م کشمیر۔" وہ مسکرائی تو شہروز نے سر ہلایا۔

چلو جیسے تم چاہو" وہ بولا۔

" اب میں فیملی گروپ میں میسیج کر رہا ہوں یہ ٹرپ میری طرف سے ہو گا

اسنے موبائل اٹھایا نشرہ بھی اسکے موبائل کیطرف دیکھ رہی تھی اسنے میسیج کیا

سب سے پہلے سعد کی میسیج آیا تھا آنکھیں نکال کر اسنے "کیا" لکھا تھا۔

اسکے بعد فائق عینی کا آیا۔

جس پر شہروز نے ان سب کو تیاری کرنے کا کہا تھا۔

اباجی سے تو پوچھ لیں سب خود سے سیٹ کر رہے ہیں" نشرہ نے یاد دلایا تو وہ ایکدم کھڑا ہو گیا

یار کتنی ذہین ہو تم تھنکیو" وہ بول کر جلدی سے نیچے بھاگ اٹھا جبکہ نشرہ پیچھے ہنس دی۔

یہ یہ تھا اسکے صبر کا پھل اور اسکی اولاد کا نصیب وہ مسکرا دی خوشی اور اطمینان کی چمک نے اسکے چہرے کو اور بھی پیارا کر دیا تھا۔

بھابھی آپ سے کوئی ملنے آیا ہے" سعد کی آواز پر وہ پلٹی۔

حیرانگی ہوئی کون اس سے ملنے اسکتا تھا۔

جاؤ جاؤ بیٹا گھبرا کیوں رہی ہو" رابعہ نے نرمی سے کہا تو اسے حوصلہ ہوا اور وہ باہر آئی تو سامنے احمر کو دیکھ کر جلدی سے بھاگ کر وہ اسکے آپس پہنچ گئی

احمر "وہ چیخی بے پناہ خوشی اسکے چہرے پر عیاں تھی۔

کیسے ہیں آپ اتنے دنوں بعد میرا خیال آیا ہے آپکو۔

وہ اداسی سے بولی۔

"تم تو اڑ ہی گئ میں کیا چلا گیا تم نے اتنی بے گانگی دیکھادی

وہ مسکرا کر بولا۔

حالات ہی ایسے ہو گئے تھے دادا جان اچانک ہی" وہ اداس ہو گئ۔

اللہ انکی مغفرت فرمائے "احمر بھی اداس ہوا۔

آپ آپ کب آئے امریکہ سے" وہ بولی۔

میں کل ہی آیا ہوں تمھارے گھر گیا تو پتہ چلا تمھارا نکاح ہو چکا ہے "احمر کے چہرے پر اداسی تھی۔

وریشہ مسکرادی۔

جی معاذ نام ہے انکا بس آتے ہی وہاں گے افس سے۔۔۔ارے دیکھیں بھول "ہی گی آپکو اندر بلانا اندر آیئے

وہ ابھی اسے لے کر اندر جاتی کہ معاذ کی گاڑی اندر داخل ہوئی معاذ وریشہ کو دیکھ چکا تھا اور اسکے ساتھ کھڑے نوجوان کو بھی۔۔۔ سنجیدگی چہرے پر چھا گئی وہ بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے وہ گاڑی سے نکل کر ان تک آیا۔

"یہ معاذ ہیں

وریشہ نے تعریف کرایا۔

میرے حریف "احمر ہلکا سا مسکرایا اور اسکے آگے ہاتھ بڑھایا مگر معاذ نے اسکا ہاتھ نہیں تھاما۔۔۔

کیا مطلب ہے اسکا بات کا اور کون ہو تم "وہ سختی سے پوچھنے لگا۔۔۔

"احمر میرے کزن ہیں

وریشہ جلدی سے بولی احمر اب بھی مسکرا رہا تھا

کافی بڑے ہیں آپ تو وریشہ سے مسٹر معاذ اپنی عمر کی لڑکی سے شادی کرنی چاہیے اصولاً تو اپکو "احمر نے شانے اچکائے۔

کیا یہ آپکا پرو بلم ہے مسٹر احمر یہ آپ میرے باپ لگ رہے ہیں جو مجھے نصحیت دے رہے ہیں "اچانک ہی تلخ کلامی شروع ہو گئ

" کیا کیا ہو گیا ہے معاذ

شیٹ آپ" بے ساختہ وہ بلند آواز میں وریشہ کو جھڑک گیا اور وریشہ حیرانگی سے خاموش ہو گئ۔

" جا سکتے ہیں آپ اور دوبارہ نہ ہی آئیں تو زیادہ مناسب ہے

وریشہ ایکچلی میں تمھیں انوائیٹ کرنے آیا ہوں امی اور بیلا بھی ساتھ آئیں ہیں تو اچھا ہوتا اگر تم آتی گھر تو وقت ملے تو ضرور آنا" اسنے کہا اور پلٹ گیا۔۔۔

جبکہ معاذ اس سے پہلے سرد مہری سے بول کر وریشہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر چلا گیا تھا

کہ احمر کی بات بھی پوری نہیں ہوئ تھی

وہ اسے اندر لایا اور غصے سے لاونج میں چھوڑ دیا وریشہ سہم گئی تھی اسکے اس غصے سے۔۔۔لاونج میں اس وقت کوئی نہیں تھا سب ادھر ادھر تھے وہ انگلی اٹھا کر کچھ بولتا کہ خود ہی رک گیا۔

اسے گھور کر وہاں سے چلا گیا۔

وریشہ کو رونا آنے لگا اور وہ بھی اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

کتنے بہت سارے دنوں میں اسکے گھر اسکے خاندان سے تو کوئی بھی نہیں آیا تھا اسکے بارے میں جاننے بات کرنے وہ بس اسی کے گھر کا حصہ بنی ہوئی تھی

۔

لیکن اگر آج کوئی آیا تھا تو اسنے کیسا رویہ دیا تھا۔

وہ آنسو صاف کر رہی تھی تبھی عینی اندر آگئی۔

کیا ہوا ہے بھابھی" وہ بھاگ کر اس تک پہنچی

نہیں کچھ نہیں" وہ ہلکا سا مسکرائی

معاذ بھائی نے کچھ کہا ہے جلدی بتائیں میں بڑے ابا سے انکے کان کھنچواتی ہوں" وہ بولی

ارے نہیں نہیں وہ مجھے بھلا کیوں کچھ کہیں گے تم بتاؤ پیپر کیسا ہوا آئی تھینک لاسٹ تھا" وہ پوچھنے لگی کہ اسکا ذہن یہاں سے ہٹ جائے۔

بہت اچھے ہو گئے ہیں پیپرز تو لیکن مزے دار بات یہ ہے کہ شہروز بھیو نے پیکنیک کا پلین بنایا ہے وہ بھی کشمیر میں اف میں تو پہلی بار جاؤں گی اور آپ "

وہ ایکسائٹیڈ سی بولی۔

میرا جانا ضروری بھی نہیں" اسنے اداسی سے کہا اور واشروم میں بند ہو گی مُعینی کو یقین ہو گیا تھا کچھ گڑ بڑ ہے۔

لیکن وہ بہارے نہیں تھی کہ سب کے بھنڈ کھولتی پھرتی تبھی چپ ہو گئ۔

اور اسے تنہا چھوڑ دیا کہ وہ ریلکس ہو جائے گی۔

وریشہ منہ دھو کر باہر آئی۔

اور سب سے پہلے نماز پڑھی کیونکہ مغرب کی نماز کا وقت ہو چلا تھا۔

نماز پڑھ کر وہ اٹھی اور نیچے سب کے پاس آ گئی۔

سب ہی لاونج میں موجود تھے وہ بھی بیٹھا تھا رف ٹراؤزر شرٹ میں ایل سی ڈی پر کچھ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

جب وریشہ آئی اسنے ایک نظر بھی وریشہ کیطرف نہیں دیکھا اور اپنے کام میں مگن رہا۔

نہ جانے وہ اتنا سخت کیوں تھا۔

وہ سر جھکا کر سائیڈ پر بیٹھ گئی۔

تو میں نے اپنی بیوی کے لیے پیکنیک ارینج کی ہے تاکہ وہ فریش ہو ماحول کا اچھا اثر پڑے اور میرے بہن بھائیوں کے سڑے سڑے منہ دیکھ کر بھی تو تھک جاتی ہے" شہروز ہنسا تو سب نے آنکھیں دیکھائی۔

ہاں تو خود جاؤ ہنی مون پر ہمیں کیوں لے جا رہے ہو" یہ جلا کٹا جواب معاذ کیطرف سے ہی تھا۔

احسان ہے بیٹے کیونکہ میری بیوی تم سب کے ساتھ جانا چاہتی ہے میں ہنی مون پر جاؤں گا لیکن ایسا لگتا ہے پہلا آدمی ہوں گا جو بچے کے ساتھ جائے گا" اسکی بات پر سب ہنسنے لگے۔

نہیں ٹھیک بات ہے فیملی گیٹ ٹو گیدر کرتے ہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے ویسے بھی اور کل بلال بھی ارہا ہے" فائق بولا تو سب نے اسکی بات پر سر ہلایا۔

معاذ پھر تم رائڈز بک کرا لینا آج جا کر دارہ اور بہارے کو بھی کہہ آؤں گا تو "سب اپنی پیکینگ کر لیں

بھیا مگر بہت سردی ہو گی وہاں" عینی بولی۔

افکورس چندہ سردی ہو گی تو موٹے کپڑے رکھنا" شہروز پیار سے بولا تو اسنے سر ہلا دیا۔

سب ہی راضی تھے اور خوشی بھی تھی۔

اچھا اب ہم چلتے ہیں" شہروز اٹھا نشرہ بھی اسکے ساتھ ہی اٹھی اجازت لے کر وہ باہر نکل آئے۔

دونوں ہی ساتھ چلتے بہت پیارے لگ رہے تھے کہ سب نے ان دونوں کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

وہ آفس سے گھر لوٹا تو۔۔

صنم نے ہی اسے ریسیو کیا تھا اس دن کے بعد سے اسکی بیوی اکھڑی ہوئی تھی مگر دارہ نے زیادہ توجہ نہیں دی تھی کیونکہ وہ تو پہلے روز سے اس سے اکھڑی ہوئی تھی۔

" امی کیسی ہیں

ماشاءاللہ اب تو بہت اچھی ہیں بی پی بھی نارمل جا رہا ہے" صنم نے کہا۔

گریٹ بہارے کہاں ہے" اسنے اسی سے سوال کر لیا کیونکہ وہ جلی کٹی بلی کہیں دیکھائی نہیں دے رہی تھی

تمھاری بہارے امی کے پاس ہے ویسے آئی فیل مسٹر دارہ وہ مجھ سے جیلس ہے "صنم کو اسکا بیہیو بہت روڈ لگتا تھا تبھی وہ بولی

واہ بڑی بات ہے وہ تم سے جیلس ہو گئی ہے "دارہ ہنسا۔

ہنسنے کی بات نہیں ہے بلاوجہ تم نے میرا پہلا حریف بنا دیا۔ حالانکہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو لوگوں سے دشمنیاں پالتے پھیریں پیار محبت سے رہنا اچھی بات ہے "صنم بولی۔

بس یہ ہی اسے ہضم نہیں ہو رہا کہ اتنی پیار محبت کہاں سے آ گئی" وہ منہ میں بڑبڑایا۔

کیا بولے "صنم کو سمجھ نہیں آئی

کچھ نہیں تم پہلے یہ بتاؤ بنایا کیا ہے بہت بھوک لگ رہی ہے یار" وہ بولا۔

بنایا تو کچھ نہیں تم تازہ کھانا کھاتے ہو تو سوچا آنے کے بعد ہی بنالوں گی۔

ویسے آج لیٹ ہو گئے ہو "اسنے ٹائم دیکھا عام روٹین میں وہ 6 بجے لوٹ آتا تھا اس وقت ساڑھے سات ہو رہے تھے

ہمم کچھ کام زیادہ تھاایسا کرو بریانی بنالو میں فریش ہو کر بھی آیا" وہ بولااور اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

اوکے "صنم اسکے فرمائشی پروگرام پر ہنس دی۔

وہ کمرے میں جاتا کہ بہارے بھی دروازہ کھول کر نکل آئی۔

دارہ اور اسکی نظر کا تصادم ہوا۔

لیکن دارہ نے کوئی ریسپونس نہیں دیا وہ اندر چلا گیا۔

نہ وہ اس سے لڑ رہا تھا اور نہ ہی بہارے صنم کے آنے کے بعد اس سے بات کر رہی تھی مگر دعا بار بار کر رہی تھی کہ صنم چلی جائے وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کیوں مگر وہ خواہش مند تھی صنم چلی جائے وہ زیادہ وقت امی کے ساتھ گزارتی جو دارہ کیطرف سے اسکی مسلسل برین واشنگ کر رہیں تھیں شاید اسکا اثر تھا یہ کسی اور کو اسکے ساتھ دیکھ کر یہ ہوا تھا۔

صنم بہارے کو دیکھ کر مسکرائی اور دارہ کا سامان ٹیبل پر سے اٹھا کر روم کی جانب جانے لگی۔

رہنے دو صنم یہ میں رکھ دو گی" بہارے نے کہا یہ کہتے ہوئے بھی اسکے دل کی دھڑکنیں بہت تیز ہو گئیں تھیں۔

اوکے پھر میں تمھارے فرمائشی شوہر کے لیے بریانی بنا لیتی ہوں" وہ بولی اور مسکرا کر چلی گئ۔

امی بھی نکل آئیں تھیں

بہارے نے امی کیطرف دیکھا جنھوں نے آنکھ کے اشارے سے ہی کہا کہ جاؤ سامان رکھ کر آؤ۔

وہ کمرے میں چلی گئ۔

دارہ واشروم میں تھا شاور کے گرنے کی آواز آ رہی تھی۔

اتنی ٹھنڈ میں نہا رہا تھا اسے جھرجھری سی آئ اور اسکا سامان رکھ کر وہ باہر اگئ

۔

صنم بریانی کے لیے چیزیں نکال رہی تھی۔

میں سوچ رہی ہوں آج میں بنا لیتی ہوں بریانی" بہارے جوش سے بولی۔

ہاں ہاں بیٹے کیوں نہیں "امی مسکرائیں۔

تمھیں بنانی آتی ہے "صنم مڑی چہرے پر اسکے بھی مسکراہٹ تھی دوستانہ مگر بہارے تو جل کڑھ رہی تھی اسکی مسکراہٹ کو طنزیہ ہی سمجھا۔

ارے ہاں کیوں نہیں آتی میں تو بہت بریانی بناتی ہوں ہٹو میں بناؤ "اسنے صنم کو ہٹایا۔

گریٹ چلو آج تمھارے ہاتھ کا ذائقہ چکھ لیتے ہیں میں ذرا ایک میل بھیج دوں اوکے ابھی آتی ہوں تمھاری ہیلپ کر دوں گی۔" صنم نے کہا

نہیں نہیں مجھے کسی کی ہیلپ کی ضرورت نہیں یہ کام تو چٹکیوں میں ہو جائے گا" وہ بڑکیاں مارنے لگی صنم مسکرا کر کچن سے ہی نکل گئی اور بہارے رونے والی ہو گئی بریانی کھانے کے علاوہ تو اسے کچھ بھی نہیں آتا تھا جبکہ امی منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی روک رہیں تھیں

میں بتاتی رہتی ہوں تم بناؤ "امی بولیں تو بہارے مسکرادی

سر ہلا کر وہ لگن سے اسکے لئے کھانا بنا رہی تھی جو اسکا ہی سب سے بڑا دشمن تھا جس کو وہ دھمکیاں دیتی تھی کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے گی۔

جو شخص اسے پہلے روز سے نہیں پسند اسی کے لیے۔

تقریبا گھنٹہ لگا اسے سب کچھ کرنے میں اس میں جگہ جگہ سے ہاتھ جلا لیے تھے اسنے اور اسکی چیخ و پکار باہر تک سنائی دے رہی تھی۔

لیکن بہت محنت اور مشقت کے بعد اسنے کھانا بنا لیا۔

امی بھی باہر آ گئیں تھیں کچن میں ایک ادھم مچا ہوا تھا۔

کھانا بن گیا" وہ ایسے چلائی جیسے بہت بڑا معرکہ مارا ہو۔

امی اپنی اناڑی سی بہو کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہیں تھیں دارہ نے ایل سی ڈی سے نظر ہٹا کر اسکیطرف دیکھا وہ سرخ ہو رہی تھی۔

اور اسنے نظر پھیر لی۔

بس پھر کھانا لگاؤ کھانا کھاتے ہیں" امی نے کہا اور دارہ اور امی ٹیبل پر آ گئے۔

صنم کچن میں اسکی ہیلپ کے لیے گئی تھی بٹ بہارے نے اسے بلکل آؤٹ کر دیا۔

اور صنم باہر اگئی وہ کھانا نکال کر لے آئی۔

رائتہ سلاد امی بنا کر آئیں تھیں تبھی وہ بلکل پرفیکٹ تھیں۔

وہ باہر آئی اور ٹیبل پر سامان رکھا

خوشبو اچھی تھی نہ جانے ذائقہ کیسا ہو۔

وہ جوش میں کھڑی تھی یقیناوہ صنم کے کھانوں کیطرح اسکے کھانے کی بھی تعریف کرے گا نہ جانے کیوں وہ اس کے منہ سے تعریف سننے کو بے چین تھی۔

بیٹھ جاؤ کھڑی کیوں ہو" دارہ نے سنجیدگی سے کہا۔

وہ چیئر کھینچ کر بیٹھ گئی بلکل بچوں کیطرح خوش ہو رہی تھی۔

دارہ امی صنم نے ایک ساتھ ہی کھانا نکالا اور کھانا کھانے لگے بہارے ایسے بیٹھی تھی جیسے ابھی پیپر دیا تھا اور بلکل ابھی ریزلٹ آؤٹ ہو جائے گا۔

ویری نائیس اچھی بنی ہے "صنم نے مسکرا کر بہارے کو دیکھا۔۔

کیا سچ میں "بہارے حیران ہوئی پہلی بار وہ اتنی اچھی کیسے بنا سکتی تھی

سچ میں "صنم پھر مسکرائی

دارہ ابھی تک کچھ نہیں بولا تھا۔

جبکہ اسنے امی کے آگے سے پلیٹ ہٹالی۔

یار ڈاکٹر نے آپکو منع کیا تھا آپ یہ سب نہیں کھا سکتی صنم تم نے کل قیمہ بنایا

"تھا وہ دے دو امی کو۔

وہ بولا۔

جبکہ صنم سر ہلا کر اٹھ گئ

بہارے اب بھی منتظر تھی اسکے دو حرف کی امی بھی چپ تھیں

جب وہ لوگ نہیں بولے۔

اور ایک چمچ کے بعد اسنے منہ میں دوسرا چمچ نہیں ڈالا تو

بہارے نے کھانا پلیٹ میں نکال لیا۔

امی اسے روکنا چاہتی تھیں مگر بہارے نے جیسے ہی چمچ منہ میں لیا سارا نوالا باہر اگلنا پڑا اتنی مرچی تھی اتنی مرچی تھی ایسا لگا پورا ڈبہ اسنے مرچوں کا ڈال دیا ہو جبکہ نمک بے انتہا کم ہونے کے ساتھ ساتھ چاول سخت بھی تھے۔

بہارے سر جھکا گئی شدید بے عزتی کا احساس ہوا صنم نے یعنی اسکا مذاق بنایا تھا

۔

بہارے کچھ نہیں ہوتا بیٹا پہلی بار تو بنائی تھی تم نے "امی نے اسکی حوصلہ افزائی کی۔

تب تک صنم بھی اگئی۔

ایسا ہی ہے بہارے پہلی بار تم نے بنائی تھی میں اس میں اب دوبارہ دم ڈال آئی ہوں اب ٹھیک ہو جائے گی نمک کم ہونے کی وجہ سے بس مرچی تیز لگ "رہی ہے

آپ لوگ بس کریں مجھے بھلاوے دینا حقیقت تو یہ ہے مجھے کچھ بنانا نہیں آتا وہ ذرا غصے سے بولی اور آنکھوں میں انسو اگئے۔

وہ وہاں سے اٹھ کر اندر چلی گئ۔

اگر تم بھی تعریف کر دیتے تو وہ ڈس ہارٹ نہ ہوتی

صنم کو دارہ پر غصہ آیا۔

" میں خوامخواہ جھوٹی تعریفیں نہیں کر سکتا جس دن اچھا بنے گا کروں گا

اسنے اس سارے معاملے کا کوئ اثر نہیں لیا اور وہ جو قیمہ لائ تھی وہ کھانے لگا

۔

دارہ "امی نے گھور کر دارہ کو دیکھا۔

جاؤ اسے مناؤ کھانا اس نے بھی نہیں کھایا اور کتنی دیر سے وہ تمھارے لیے

محنت کر رہی تھی " وہ شدید غصے میں تھی

یار میں کیا کروں اس بارے میں اب میں نے ایک لفظ منہ سے نہیں نکالا جا

" کر میں مناؤں اسے

غلطی تمھاری ہے یہ نہیں منانا تمھیں ہی پڑے گا اور یہ ہی لڑکیوں کا رول

ہوتا ہے اب جاو " صنم بھی بھڑکی۔

جبکہ دارہ نے گھیرہ سانس بھرا۔

"میں اسے پیزا آرڈر کردوں گا وہ ہو جائے گی نارمل

وہ بولا تو امی اور غصہ ہو گئیں

اس جگہ پر پیٹ بھر کر دارہ نے ہی کھانا کھایا تھا باقی تو بس ایک دوسرے کو ہی دیکھ رہے تھے۔

ابھی وہ کھانا کھا کر اٹھے ہی تھے کہ شہروز اور نشرہ آگئی۔

"ارے آپ آئے ہمارے گھر میں خدا کی قدرت

وہ آگے بڑھ کر شہروز سے ملا جبکہ شہروز اور نشرہ ہنس دیے۔

کافی خوش ہے آج میرا بھائی" وہ پیار سے اسے دیکھنے لگی

آپ دونوں کو ساتھ دیکھ کر کون خوش نہیں۔" وہ مسکرایا۔

"صنم تم کب آئی

نشرہ نے صنم کی جانب دیکھا اور آگے بڑھ کر ملی دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگی جبکہ شہروز کا ہاتھ تھام کر دارہ نے اسے صوفے پر بیٹھا لیا۔

"اور سنائے شہروز بھائی کیا حال چال ہیں

وہ کافی کا صفدر کو آنکھ کے اشارے سے کہہ کر شہروز کیطرف دیکھنے لگا۔

بلکل فٹ بس ایک پلین ہے اور تم اور بہارے بھی اس میں شامل ہو شہروز

بولا۔

کیسا پلین" وہ سمجھا نہیں تو شہروز نے اسے ساری تفصیل دی۔

" اوپس ہم کیسے جائیں گے امی کے پاس کون رہے گا

وہ شانے اچکا گیا

"امی کو بھی ساتھ لے چلو اس میں کیا ہے

امی ابھی لمبا سفر نہیں کر سکیں گی۔" دارہ بولا۔

جبکہ شہروز متفکر سا ہوا۔

"آپ لوگ ایسا کریں جائیں ہم پھر کبھی سہی

وہ بولا

بہارے کدھر ہے" نشرہ نے سوال کیا۔

"منہ بنا کر اپنے کمرے میں راج کماری پدھاری ہوئی ہیں

وہ کھل کر ہنسا

شیٹ آپ دارہ" صنم نے اسے ٹوکا۔

جبکہ دارہ نے ایکسکیوز کیا

میرا مطلب وہ روم میں ہے آجائے گی صفدر اندر بتادو شہروز بھائی آئے ہیں"

اسنے صفدر کے ہاتھ سے کپ لیا اور کہا جو بہارے کو بتانے چلا گیا۔

پیچھے وہ لوگ خوشگپیوں میں لگ گئے۔

کچھ دیر میں بہارے بھی اگئی۔

شہروز سے سلام کیا اور نشرہ سے بھی کر لیا سرسری سا مگر نشرہ نے محسوس کیا

تھا بہارے کا یہ رویہ۔

دارہ شہروز اور باقی سب نے بھی نوٹ کیا دارہ کی مسکراہٹ ایکدم سمٹ کر

سنجیدگی میں ڈھل گئی۔

وہ دانت بھینچ گیا۔

بھیا مجھے گھر جانا ہے" وہ شہروز کی جانب دیکھ کر بولی۔

میرا یہاں دل نہیں لگتا" وہ سب کے سامنے بولی سب ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔۔

بری بات بہارے ایسے کیوں کہہ رہی ہو" شہروز نے اسے سمجھایا۔

بہارے نے ایک نظر دارہ کی جانب دیکھا جو بولا کچھ نہیں تھا مگر اسے دیکھ ایسے رہا تھا جیسے ابھی سنا دے گا۔

امی کو بھی افسوس ہوا اچھی بھلی وہ لڑکی ذہنی طور پر اڈجیسٹ ہو رہی تھی اور اب دوبارہ وہیں پہنچ گئی تھی۔

"اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو پیکنیک کا پلین ہے ہم سب کا وہ بھی کشمیر شہروز نے بتایا تو وہ خوشی سے انکی جانب دیکھنے لگی

"واقعی سب سب جائیں گے

"میں اور تم نہیں جائیں گے کیونکہ امی ابھی ٹریول نہیں کر سکتی

یہ دارہ تھا جس نے اسکی خوش فہمی پر پانی ڈالا۔

وہ دارہ کو دیکھنے لگی

"آپ نہ جائیں میں چلی جاؤں گی

اسنے سر جھٹک کر کہا۔

دارہ نے ایک طویل سانس کھینچ کر اسکی طرف دیکھا۔

شہروز بھی سر تھام گیا۔

بہارے آنٹی کی طبعیت ویسے بھی ٹھیک نہیں ایک اہم کرتے ہیں جب انٹی سفر کرنے قابل ہو جائیں گی پھر چلے جائیں گے"

شہروز نے حل نکالا

شہروز بھائی ہماری طرف سے معذرت ہے آپ ہماری وجہ سے اپنا پلین خراب نہ کریں۔

آپ لوگ جائیں مجھے ویسے بھی اسلامہ آباد جانا ہو گا تو ہم پھر کبھی چلے جائیں گے" وہ مسکرا کر بولا بہارے اختلاف کرنا چاہتی تھی مگر شہروز نے اسکا ہاتھ دبا دیا

" چلو ٹھیک ہے جیسے تمھیں مناسب لگے

ارے کچھ لائے نہیں صفدر تم "دارہ کو ہی خیال آیا

میں دیکھتی ہوں "صنم مسکرا کر اٹھی بہارے کو شدید غصہ آنے لگا وہ پھر سے باتوں میں لگ گئے تھے۔

صنم نے ری فریشمنٹ کا سامان سرو کیا اور تقریبا آدھے ایک گھنٹے میں وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے

جب وہ چلے گئے تو صنم نے دارہ کو مخاطب کیا۔

" ایکچلی مجھے لاہور جانا ہے دو تین دن کے لیے کل صبح کی میری فلائیٹ ہے اب تمھیں کیوں جانا ہے یار "وہ عاجز آ کر بولا۔

ہاہا میں نے جاب کے لیے اپلائی کیا تھا ایک بہت بڑی کمپنی میں میری جاب " لگی ہے بس اسی سلسلے میں انکے ہیڈ آفس سے کچھ ٹریننگز لینی ہیں تبھی بس اسنے تفصیل دی۔۔

اب تمھیں یہ جاب کی ضرورت کیوں پیش اگی" دارہ کو برا لگا اور وہ بھولا بیٹھا تھا اسکی بیوی کو کتنا برا لگ رہا تھا۔

تم جانتے ہو میں مکمل طور پر یہاں شفٹ ہونا چاہتی ہوں اور جب میں شفٹ ہوں گی تو مام کو بھی یہاں بلاؤ گی تبھی سیٹل ہونے کی کوشش کر رہی ہوں

"جب میں ہوں تو تمھیں کس بات کی فکر ہے

وہ بولا تو صنم مسکرادی۔

یہ میری سیلف ریسپیکٹ کے لیے ہے پلیز اختلاف مت کرو" وہ نرمی سے بولی تو وہ مان گیا۔

امی خاموش تھیں

دوسری طرف بہارے بھی دونوں کو سن رہی تھی

چلو ٹھیک ہے جیسے تمھاری مرضی۔۔۔

اسنے کہا اور شانے آچکا دیے۔

اوکے میں چلتی ہو ریسٹ کروں گی کچھ پیکینگ بھی کرنی ہے گڈ نائیٹ آنٹی"
وہ امی سے ملی اور چلی گئی۔

چلیں امی آپ بھی آرام کریں" دارہ نے امی کو بھی اٹھایا اور کمرے میں لے آیا۔

بہارے کو بھی خود سے کہہ دینا بیٹا چھوٹی ہے تم سے۔۔۔

"اور ذرا ضدی ہے تبھی ایسا بیہیو دیتی ہے اس نے کچھ کھایا بھی نہیں
اوکے آپ ٹنشن مت لیں میں دیکھ لیتا ہوں آپکی بہو کو" وہ مسکرایا امی کو کوئی فکر نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

امی مطمئین ہوئیں اور وہ کچھ دیر انکے پاس بیٹھا رہا اور جب وہ غنودگی میں جانے لگیں تو احتیاط سے اٹھ کر باہر آگیا۔

باہر وہ موجود نہیں تھی۔

دارہ کمرے میں آگیا

وہ بستر میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

منہ پھلائے۔۔۔

میں نے جانا ہے سب کے ساتھ "وہ بولی۔

تمھارا شوہر میں ہوں یہ تم میرا شوہر ہو" وہ بھی بگڑ کر بولا

اور یہ کیا تم منہ اٹھا کر سب کے ساتھ جانے کی ضد لگا لیتی ہو مجھے بلکل نہیں پسند اپنے آپ کو بچی سمجھنا اب بند کر دو بہارے تم مجھے غصہ دلانے والی حرکتیں نہ ہی کرو تو بہتر ہے"

میں آپکو غصہ کیوں دلاؤ گی آپ ہر وقت غصے میں رہتے ہیں صنم یہ صنم وہ اتنا ہنس ہنس کے کبھی اپنی بیوی سے بات کی ہے جب آپکو میں نظر نہیں آتی تو مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے "وہ غصے سے کوشن زمین پر پھینکتی بولی۔

" تو تمھیں میری توجہ چاہیے

وہ سینے پر ہاتھ باندھ گیا۔

خوش فہمی کو دور کریں "وہ بھی سر جھٹک کر بولی۔

" نظر تو یہ ہی ارہا ہے

دیکھائی تو یہ بھی دیتا ہے جب صنم کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں" وہ اٹھ کر اسکے سامنے اگی آئینے میں انکا عکس دیکھا جاتا تو وہ سر اٹھا کر اس سے بات کر رہی تھی جبکہ وہ سر جھکا کر اسے دیکھ رہا تھا یعنی قد میں وہ اتنی ہی چھوٹی تھی پھر بھی پورا نخرہ رکھتی تھی۔

یہ کیا تم نے صنم صنم لگائی ہوئی ہے تمھارے بھی کزن ہیں تم سب سے بات " کرتی ہو میں نے کچھ کہا

"وہ میرے بھائی ہیں دارہ صنم آپکی بہن ہے بتائیں مجھے

" وائے آر یو سو جیلس

ایکدم ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسنے اسے اپنی جانب کھینچا کہ وہ اسکے چوڑے سینے سے الگی

ایکدم ہی اسنے اسے کھینچا کہ وہ اسکے چوڑے سینے سے الگی۔

دونوں کی نظروں کا تصادم بہت شاندار تھا۔

دارہ اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسکی جیلسی اچھی لگ رہی ہو اور بہارے یہی بات اسکی آنکھوں میں بھانپ گئ۔

ایکدم اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے اور اسے دور دھکیل دیا۔نرم گرم لمہوں کی گنجائش ہی نہ چھوڑی۔

" دور رہیں مجھ سے جائیں اس صنم کے پاس

وہ مڑ کر کشن اٹھاتی غصے سے بولی ارادہ بیڈ پر دوبارہ لیٹنے کا تھا۔

دارہ نے گھیرہ سانس بھرا حقیقت تھی مزید کچھ دیر قریب کھڑی رہتی تو وہ۔ بہک جاتا۔

نہایت بد تمیز لڑکی ہو تم۔زرا جو تمھارے ابے نے تمھیں تمیز سیکھائی ہو۔"

وہ بھی صوفے پر بیٹھ گیا نیند تو پہلے بھی نہیں ارہی تھی۔اپنا لیپ ٹاپ کھول لیا

بہارے ایکدم مڑی

یہ ابے کیا ہوتا ہے ابا جی ہے انکا نام۔

نام تو شجاع ہے۔"اسنے بھی پوری جنگ کا ارادہ کیا ہوا تھا جبکہ امی سے کہہ کر ایا تھا کہ سمبھال لے گا۔۔

آپ نے اپنی بد تمیزیاں دیکھیں ہیں جو دوسروں کا سناتے پھیرتے ہیں جب دیکھو اکڑ کے چلتے ہیں اپنی مرضی کے لوگوں سے بات کرتے ہیں اور بچوں کیطرح بیہیو کرتے ہیں باہر کا نہیں کھاؤ گا۔" وہ منہ بنا کر بولی

اچھا اتنی اوبزرویشن کی ہے تم نے مجھ پر "اسنے مصروف سے انداز میں اسے سلگا دیا۔

جب مجھے یہاں لا کر پٹخ دیں گے اور کوئی کام نہیں ہو گا تو یہ ہی نظر ائے گا مجھے

" ۔۔دو، دو منٹ میں یہاں سے چلی جاؤں گی

تمھیں کیا لگتا ہے میں تمھاری اس بکواس دھمکی پر ڈر جاؤں گا۔اپنی چونچ بند کرو اور جا کر سو جاؤ۔اب مزید میرا سر کھایا تو۔۔

" وہ رک گیا۔

تو"وہ بھی اکڑ کر بولی

بتادیں تو۔تو کیا کریں گے آپ کر کیا لیں گے "بہارے کو سخت غصہ آرہا تھا۔

ایک تو بھوک لگ رہی تھی اور وہ آدمی بلاوجہ لڑ رہا تھا۔

گزشتہ ساری رات سونے نہیں دوں گا میں تمھیں۔"وہ اسکی آنکھوں میں

آنکھیں ڈالتا باور کرا رہا تھا۔کہ آؤاب لڑو۔

بہارے اسکی نظروں سے کچھ سٹپٹا گئ۔دارہ نے طنزیہ سر جھٹکا بس اس پانچ

فٹ کچھ انچ کی لڑکی میں اتنا ہی دم تھا۔

ک۔۔۔کیا مطلب ہے اس بکواس کا۔"آواز مدھم ہو گئ

یہ سچ تھا وہ اس روز کے بعد اسکے نزدیک بھی نہیں آیا تھا

صنم جو مل گئ تھی اسے۔شدید تپ چڑھی تھی۔

امریکہ سے باورچی منگواتے ہیں باہر کے کھانے نہیں کھاتے سمجھتے کیا ہیں

اپنے آپ کو آئے بڑے"۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی کمرے سے ہی نکل گئ۔

دارہ نے غصے سے اسکو باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔

مٹھیاں بھینچ لیں۔

صرف اسکا خون سڑا رہی تھی یہ لڑکی۔

پھر اچانک جیسے ایک خیال آیا۔اسنے اپنا سیل فون اٹھایا۔

اور اپنے گارڈ کو کال لگائی۔

"یس سر

" الیکٹرسٹی کا خیال رکھنا گھر کی لائٹس اف نہ ہوں

وہ اسکا خیال رکھ رہا تھا۔غصے میں بھی کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا۔وہ دوبارہ

اندھیرے سے خوف کھائے تبھی۔

گارڈز کو آرڈرز دے کر۔

وہ اپنے لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگا۔

اسے لگ رہا تھا وہ زیادہ دیر باہر نہیں ٹکے گی۔

مگر وہ کوئی عام چیز تو تھی نہیں۔

جب آدھا گھنٹہ گزر گیا تو دارہ خود ہی باہر آگیا۔

اب اسے بس لیٹنا تھا بستر پر۔ تبھی وہ عاجز آتا باہر نکلا تھا۔

وہ لاؤنج میں موجود نہیں تھی گھر کی لائٹس اون ہی تھیں۔

اسنے امی کے کمرے میں جھانکا اس سے لڑ کر وہیں جا سکتی تھی۔

مگر امی تو سکون سے سو رہیں تھیں اسنے احتیاط سے دروازہ بند کیا اور۔ باہر آگیا

۔

وہ۔لون میں چکر لگا رہی تھی۔بہت تیزی سے کبھی غصے سے پھولے سرخ چہرے سے ادھر جاتی کبھی ادھر دارہ لاونج کے دروازے میں کھڑا اسے گھورنے لگا

بالفرض یہاں الیکٹرسٹی بند ہو جائے تب بھی یوں ہی مارشلاٹ کرتی رہو گی"

اسکی آواز پر بہارے نے اسکی جانب دیکھا۔

الیکٹرسٹی کے بند ہونے پر ایکدم اسکا دل ڈوبا تھا۔

مگر جب روشنیاں ارد گرد دیکھیں تو۔۔اتنا خوف محسوس نہیں ہوا۔پھر وہ بھی تو سامنے ہی کھڑا تھا تو ڈر کا احساس نہیں ہوا۔

مجھے آپ کے کمرے میں نہیں آنا" وہ وہیں سے بولی۔

بچوں والی حرکتیں مت کرو۔چلو اندر باہر سردی ہے" وہ عاجز آکر بولا۔

مجھے نیند نہیں ارہی میں نے کچھ نہیں کھایا خود تو مزے سے کھاتے رہیں ہیں " وہ پاؤں پٹخ کر بولی۔

تو سیدھا سیدھا نہیں کہہ سکتی بھوک لگ رہی ہے کب سے تماشے دیکھا رہی ہو۔ "

آپ سیدھا سیدھا صنم کو باہر نکال سکتے ہیں یہاں سے" وہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھ کر بولی۔

میری برداشت ختم ہو رہی ہے بہارے بس" وہ سنجیدگی سے۔اسکی جانب دیکھ کر بولا۔

تو اتنی دیر سے آپکو کیوں لگ رہا ہے میں مزاق کر رہی ہوں میرے اور آپکے

" درمیان کوئی مزاق نہیں ہے

وہ منہ بنا کر منہ پھیر گئی۔

دارہ لون میں آیا۔اور اسکا رخ اپنی جانب کیا۔

کیا کھانا ہے تم نے " وہ اپنے غصے کی تمام تر کیفیت کو دباتا پوچھنے لگا۔

سٹریٹ فورڈ " وہ بولی۔ بھوک جو بہت لگ رہی تھی۔

دارہ نے برا سا منہ بنایا۔

ٹھیک ہے میں آرڈر کرتا ہوں۔" سر جھٹک کر وہ مڑا۔

دارہ صاحب۔ سٹریٹ فورڈ کا مطلب روڈ پر لگے ٹھیلوں کا کھانا ہوتا ہے۔

جو کہ آرڈر نہیں ہوتا " وہ اسکا مزاق اڑاتی بولی۔

دارہ تپ کر مڑا۔

تو اب میں تمھیں باہر لے کر جاؤں " وہ گھور کر بولا جبکہ وہ شانے آچکا گئی۔

" میں کون سا آپکے ساتھ جانا چاہتی ہوں

بند کرو اب یہ نخرے ناٹک ہی ختم نہیں ہوتا۔

" جاؤ میری گاڑی کی چابیاں لے کر آؤ

اسنے اسے اندر جا کر چابیاں لانے کے لیے کہا۔ جبکہ وہ ایکدم ایکسائٹیڈ سی ہوتی اندر بھاگی۔

اسے تو لگ رہا تھا بہت عرصہ گزر گیا اسنے باہر سے کچھ نہیں کھایا جبکہ تین دن اسنے اس کچن میں ادھم اٹھایا تھا۔

وہ بھاگتی بھاگتی باہر آئی دارہ۔ گارڈ سے بات کر رہا تھا۔

میں نے امی کا روم دیکھ لیا ہے وہ سو رہی ہیں" وہ خود ہی بتانے لگی سانسیں بھی پھول رہیں تھیں۔۔

دارہ نے سر ہلایا۔ اچھا لگا اسے فکر ہوئی تھی۔ اسکی ماں کی۔

اچانک گارڈ کے سامنے اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ۔ اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا۔

بہارے کو اس وقت۔ بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ بھلے گارڈ ہی تھے۔ جس کا کام اسکی ہر بات پر سر کو جھکانا تھا۔ مگر اسنے اسے اہمیت دی تھی۔

وہ پہلی بار اسکی گاڑی میں بیٹھی تھی۔

کافی بڑی گاڑی تھی۔۔

اور گاڑی میں موجود خوشبو یقینا اسکی ہی فریگنینس تھی۔

جبکہ گاڑی میں اسکے بیٹھتے ہی دھیما سا میوزک چلنے لگا۔

وہ حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

دارہ نے بھی اسکیطرف دیکھا۔

کیا ہوا" گاڑی سٹارٹ کرتے اسنے سوال کیا جبکہ گاڑی کی آواز سے ہی بہارے کا دل گدگدا اٹھا معلوم نہیں یہ کیوں ہو رہا تھا وہ اسکے ساتھ اسکے احساس۔ اسکی اہمیت پر اتنا کیوں خوش ہو رہی تھی جیسے پہلے کبھی ایسی خوشی نہ ملی ہو۔

وہ آپ کے بیٹھنے سے گاڑی میں میوزک کیوں چلا" اسنے سوال کر ہی لیا۔

"میری گاڑی ہے۔۔۔اسی لیے

یہ اسکا سسٹم ہے" وہ چھوٹے بچوں کیطرح سوال کر رہی تھی کیونکہ اسکے گھر میں تو کوئی ایسی گاڑی نہیں تھی۔

ہمم" دارہ نے سر ہلایا۔

لیکن میرے بیٹھنے سے بھی تو چل سکتا تھا۔وہ منہ بنا کر بولی جبکہ پھر سے لڑنے کے لیے تیار ہونے لگی۔

ہاتھ دو" دارہ نے ایک ہاتھ سے سٹیرنگ سنبھالتے دوسرا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔

بہارے نے ایک نظر اسکا ہاتھ دیکھا اور پھر کچھ جھجھکتے۔ہوئے اسکے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔

دارہ نے البتہ اسکا انگوٹھا سیدھا کیا۔

سامنے لگی ایل سی ڈی پر ایک سسٹم اون کیا۔

اور۔نہ جانے کیا کچھ کر کے۔اسنے ایک جگہ بہارے کے فنگر پرنٹس منشن کر دیے۔

اور پھر ہاتھ چھوڑ دیا۔

وہ ان احساسات سے انجان تھی ہمیشہ سے بے گانہ اپنے دل کو سمبھال نہیں پا رہی تھی کیوں اسکا دل چاہ رہا تھا دارہ اسکا ہاتھ تھامے رکھے۔

اب تم جب بیٹھو گی تو۔میوزک چل جائے گا" اسنے بتایا۔

بہارے مسکرا دی۔

اب ٹھیک ہے۔ویسے بس میں اور آپ ہی بیٹھیں گے تب چلے گا یہ اس صنم کا

" بھی انگوٹھا یوں ہی لگایا ہوا ہے

" اووووو کم اون بہارے وہ میری کزن ہے جسٹ۔

جسٹ کزن صدقے ہی جاؤں اس جسٹ کزن پر۔ایسی خطرناک اور چالاک

" لڑکی۔

وہ سر جھٹک گئی۔

"دنیامیں تمھارے سے زیادہ یہ دو کالٹیز کسی میں نہیں ہو سکتی

دارہ نے نفی میں سر ہلایا۔

آپکو تو میں لگتی ہی زہر ہوں۔سب سے زیادہ زہر۔

"تو مہربانی کریں یہ زہر کھا کر مر جائیں آپکی مشکل آسان ہو جائے گی

وہ غصے سے اسے گھور کر بولی جبکہ دارہ نے اسکی جانب سر گھمایا۔

اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں بہارے کے لیے جو پیغام تھا اسپر وہ سمٹ سی گئ

زبان دانتوں تلے دبالی۔

ٹھیک ہے۔مرنے کی بات تو میں نہیں جانتا۔لیکن یہ زہر کھانے کا مشورہ اچھا

ہے اسکے بارے میں سوچوں گا"یوں ہی دیکھتے آنکھ دباتے۔وہ مسکرایا۔

جبکہ بہارے ایکدم سیدھی ہو گئ اگر گاڑی میں میوزک نہ چل رہا ہوتا تو

ضرور اسکی دھڑکنوں کا شور گاڑی میں ردھم اٹھا دیتا۔

دارہ مسکرادیا۔

ویسے یہ جنگلی قسم کی لڑکیاں بھی شرماتی ہیں"وہ سوال کر گیا۔

" میں جنگلی نہیں ہوں آپکی صنم جنگلی ہے

وہ مڑ کر پھر سے گھورنے لگی دارہ کا دل کیا سٹیر نگ پر سر مار لے۔

وہیں کی وہیں سوئی اٹکی ہوئی تھی اسکی۔ مجال ہے جو ادھر سے ادھر ہو۔

خیر صنم تو میری نہیں ہے "اسنے صبر سے جواب دیا۔

آپکا کون ہے پھر " بے ساختہ ہی سوال کر گئ۔ شاید سننے کی خواہ تھی۔ کچھ خاص کچھ عام سے مختلف جو واقعی اسکی دھڑکنوں کے شور کو اس میوزک سے زیادہ کر دے۔

دارہ کچھ دیر خاموش رہا۔

کوئ نہیں۔ کوئ میرا ہونا ہی نہیں چاہتا۔ "اسنے شانے آچکا دیے۔ بہارے کا منہ سا اتر گیا اور دارہ نے ایک ٹھیلے کے آگے گاڑی روک دی۔

وہ بر گر بنا رہا تھا۔

تم نے یہ کھانا ہے " وہ پوچھنے لگا بہارے نے سر ہلا دیا۔

جبکہ وہ دیکھ اسی کی جانب رہی تھی

اگر اسے سر سے پاؤں تک دیکھا جاتا وہ بلکل پرفیکٹ تھا۔

اسکی لیشیز کتنی بڑی تھیں عام طور پر مردوں کی لیشیز اتنی بڑی نہیں ہوتی تھی مگر اسکی آنکھیں حقیقتا بہت خوبصورت تھی۔۔ایک مکمل مرد اسے ملا تھا۔

وہ بے دھیانی میں اسکی جانب دیکھے جا رہی تھی دونوں پاؤں اوپر کر کے اسنے رخ دارہ کی جانب ہی موڑ لیا۔

دارہ نے اسکے آگے پلیٹ کر دی۔

ٹشو بھی دے دیں" وہ ٹھیلے والے سے بولا۔

صاحب ٹشو تو نہیں ہے" اسنے کہا تو۔دارہ کو کوفت ہوئی جبکہ بہارے نے پلیٹ پکڑ کر کھانا بھی شروع کر دیا۔

دارہ کچھ دیر تو برداشت کرتا رہا۔

پھر۔اسے یاد آیا کہ ٹشو اسکی گاڑی میں ہو سکتا ہے اسنے۔چیک کیا تو رول مل گیا اسنے ٹشو اسکی جانب بڑھا دیا۔

پکڑ واسے اور انسانوں کیطرح کھاؤ۔ایسالگ رہاہے پہلی بار ملاہے "وہ چیڑ کر بولا۔

" بر گر توایسے ہی کھایاجاتاہے اب آپکی طرح ہر کوئ فینسی مناتو ہے نہیں فینسی منا" وہ آنکھیں نکال کر اپنے نام پر۔ حیران تھا۔

افکورس" بہارے شانے اچکا گئ۔

" میں ایساہی ٹھیک ہو۔

نہیں ہو کیا جائے گا آپ بھی چکھ کر دیکھیں یہ بہت مزے دار ہے "اسنے اسکی جانب بڑھادیا۔

" نہیں پلیز تم کھاؤ میں نہیں کھاتا یہ چیزیں

اوہو چکھ کر تو دیکھیں اگر اچھانہ لگے تو نکال دیجیے گا" اسنے اسکے شانے پر ہاتھ مارااور اپنے ہاتھ میں موجود بر گر پھر سے اسکی جانب بڑھادیا۔

"بہارے میں کبھی نہیں کھاوگادور کرواسے

میں تو کھلا کر رہو گی

منہ کھولیں" وہ باقی بر گرڈیش بورڈ پر رکھتی اپنے ہاتھ میں موجود بر گر کو لے کر اسکی جانب تھوڑا سا اٹھی

"میری گاڑی

وہ چلایا اسکی گاڑی خراب کر رہی تھی ساری۔

"منہ کھولیں پہلے

بہارے سیر یسلی مجھے بلکل نہیں پسند تم کھاؤ جب مجھے اچھا" بولتے بولتے ا سنے اسکے منہ میں بائیٹ دے دی۔

دارہ نے واقعی ہی پہلی بار باہر کی کوئ چیز کھائ تھی۔

اسکی شکل رونے والی ہو گئ تھی یہ کیا لڑکی اسکے نصیب میں لکھی گئ تھی

اف ہواب چبا بھی لیں" وہ اگلی بائیٹ خود لیتی بولی۔

دارہ نے اسے زبردستی اندر نگلا۔

اچھا ہے نہ" وہ اسکی شکل دیکھ کر ہنسی روکتی پوچھنے لگی

۔اتنا اچھا ہے دل کر رہا ہے کھینچ کر دو تھپڑ ماروں۔دور ہٹو اب"۔

وہ غصے سے بولا۔

"اور کھائیں گے

وہ ہنستی ہوئی بولی۔اصل اسکی شکل دیکھ کر ہنسی ارہی تھی۔

دارہ نے سخت گھوری لگائی۔

جبکہ وہ لاپرواہی سے شانے آچکا گئی۔اسے کہاں اس سے ڈر لگتا تھا۔

جلدی جلدی اسنے دیکھتے ہی دیکھتے برگر کھا کر ہاتھ جھاڑ دیے۔

دارہ نے گاڑی کا ڈیش بورڈ ٹیشو سے صاف کیا۔

منہ بھی صاف کرو اپنا" وہ زرا بے زاری سے بولا۔

اور گاڑی موڑلی۔

"مجھے اور بھی کھانا ہے ابھی

اسنے کہا۔

دارہ خاموش ہو گیا۔

پھر جہاں جہاں جس جس جگہ اسنے کہا وہ اسے لے کر گیا۔

اور۔اپنی مرضی سے اسنے دارہ کو چیزیں بھی کھلائی اسکی گاڑی کا حشر بگڑ چکا تھا جگہ جگہ آئسکریم اور کیچپ کے نشان تھے۔

سیٹ پر۔ڈیش بورڈ پر۔ایل سی ڈی پر۔

"بس اب گھر چلتے ہیں

آئسکریم بکس باہر پھینکتے وہ بولی۔

نہیں ملازم ہوں تمھارا ساری رات لے کر گھوموں گا مجھے تو کوئی کام ہی نہیں

"

وہ اسکے چیڑنے پر ہنس دی۔

"ابھی دو ہی تو بجے ہیں

لگتا ہے کافی انرجی بھر گئی ہے تم میں"۔

وہ اسکیطرف دیکھ کر بولا۔

بہارے نے نگاہ پھیر لی۔

جبکہ دارہ بھی خاموش ہو گیا۔

بہارے اپنے دل کی کیفیت شاید اسے بتا نہیں سکتی تھی۔

یہ رات اسکی زندگی کی بہترین رات تھی اسنے بہت انجوائے کیا تھا۔

وہ گھر پہنچے تو دارہ نے گارڈ سے گاڑی کی صفائی کا کہا اور۔اسکے ساتھ اندر آگیا

دارہ نے رک کر امی کے روم میں جھانکا۔وہ اب بھی سو رہیں تھیں دیکھا تو

بہارے نے بھی تھا۔

وہ دونوں ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے بہارے کی فیلینگز بہت عجیب

سی ہو رہیں تھیں دارہ تھک کر لیٹ گیا۔جبکہ بہارے فریش ہو کر آئی۔

دارہ نے اسکیطرف دیکھا۔

بہارے کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔

جیسے آج سے پہلے اسکی دھڑکنوں سے تو وہ واقف ہی نہیں تھی۔

"اب بھی تمھارا جاگنے کا پلین ہے

وہ سنجیدگی سے بولا۔

ن

نہیں" بہارے ایکدم ہوش میں آئ۔

توسو جاؤ" وہ بولا۔اور خود بھی لیٹ گیا بہارے کچھ اور ہی سمجھی تھی۔کچھ دیر پھر بھی اسکی جانب دیکھتی رہی اور پھر لیٹ گئ۔

دل ایکدم اداس ہو گیا۔

وہ رخ موڑے سو چکا تھا شاید جبکہ اسکی نیندیں تو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

شجاع ہاؤس میں صبح بہت روشن ہوئ تھی

اور ناشتے پر ہی بلال کو دیکھ کر سب بے حد خوش ہوئے تھے۔

مگر بلال بے حد سنجیدہ تھا۔

اسنے کسی سے بات نہیں کی اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

جبکہ اسکے پیچھے فائق اٹھ کر گیا تھا۔

معاذاورارتاش بھی اسکے پیچھے اسکے روم میں چلے گئے کوئ کچھ نہیں بولا وہ ایک دوسرے سے سب باتیں شئیر کرتے تھے تبھی تھوڑی سپیس دی تھی

۔

بلال تم جانتے بھی ہو مما بابا کتنا پریشان ہیں تمھاری وجہ سے "فائق سنجیدگی سے بولا۔

پلیز فائق مجھے سبق نہ دو ماں باپ کا ماں باپ میرے ہوتے تو۔آج بہارے بھی میری ہوتی۔ "

اسے جس کا ہونا تھا ہو چکی ہے تم اپنی زندگی برباد کرنے پر کیوں تل گئے ہو" ارتاش زرا غصے سے بولا۔

اسے میرا ہی ہونا تھا یہ بات تم لوگوں کو سمجھ کیوں نہیں آتی۔میری محبت اس سے آج یہ کل کی نہیں ہے جو منہ اٹھا کر بھول جاؤں۔ "

اچھاتو پھر کیوں بھاگے۔لڑپڑتے اسنے تو تمھارے حق میں فیصلہ کیا تھا۔پھر کیوں رامین چچی نے اسکے ماضی کو کریدہ اسکے ماضی کو تم برداشت کر سکتے ہو۔

" ۔ہاں۔اسکا ماضی جس دن تمھارے سامنے منہ اٹھا کر اجاتا تو کیا لڑ لیتے

" تو تم لوگوں کو کیا لگتا ہے اسکے ماضی جان کر دارہ اسے اپنے پاس رکھ لے گا اسنے اچانک معاذ کا گریبان جکڑ لیا۔

ایکدم سب خاموش ہو گئے

گھسیٹ کر اپنے گھر سے نکال دے گا اور میں میں لے کر جاؤں گا اسکے ماضی کو ۔دارہ کے سامنے تم لوگوں۔کو یہ لگتا ہے نہ کہ وہ بہت بڑا مرد ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ کیسے کیسے اسکے ماضی سے وہ لڑے گا۔دو منٹ میں نکال باہر پھینکے گا اسے "

بلال "فائق کو اسکے بولنے کے انداز پر غصہ آیا انکے خاندان کی لڑکی کے بارے میں وہ کیسے بول رہا تھا۔

وہ اسے باہر پھینکے یہ اپنے گھر میں سجا کر رکھے تم کون ہوتے ہو کسی کی زندگی برباد کرنے والے جو چھپا ہوا ہے اسے باہر مت نکالو تمھارا اور مما کا قصور تھا " ہمت اور جرت رکھتے اگر محبت کرتے تھے تو

وہ بھڑک کر بولا۔

" چلے جاؤ تم لوگ یہاں سے

وہ غصے سے بولا۔

پاگل ہو چکے ہو تم "ارتاش بولا۔

مجھے پاگل ہی رہنے دو۔ "اسنے کہا اور۔ واشروم میں چلا گیا۔

جبکہ وہ تینوں فکر مندی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے

اسے دارہ کے گھر مت جانے دینا نظر رکھو اسپر "معاذ نے فائق سے کہا جس نے سر ہلایا اور تینوں باہر اگئے

سب انھیں دیکھ رہے تھے لیکن انکے چہرے بتا رہے تھے معملات اب بھی وہیں کے وہیں کھڑے ہیں

اباجی نے گھیرہ سانس بھرا۔

" میں بات کرتا ہوں اس سے

کوئی فائدہ نہیں ہے جسے عقل نہ ہو وہ یہ ہی کرتا ہے " معاذ نے چیڑ کر کہا۔اور وریشہ کا لایا ہوا ناشتہ اگنور کر کے۔وہ سیب اٹھا کر کاٹ کر کھانے لگا۔

وریشہ نے اسکی جانب دیکھا۔وہ اسے چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہلکان کر رہا تھا۔

وہ اپنا قصور جاننا چاہ رہی تھی اس سارے قصے میں ہاں اسے دکھ ہوا تھا مگر وہ کسی پیغام پر گئی تو نہیں وہ احمر کے ساتھ کہیں نہیں گئی اور جب نہیں گئی تو کیوں وہ اسے ایسا رویہ دے رہا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔

جبکہ دوسری طرف ارتاش نے سوہائے کی جانب دیکھا۔

انداز میں غصہ تھا۔

وہ اس سے کل رات بھی نہیں بولی تھی ارا تش تھک کر آیا تھا تبھی اسنے کچھ نہیں کہا۔

وہ ناشتہ کر کے کمرے میں چلا گیا اور سوہائے کو آواز دی۔

لیکن سوہائے فرزانہ کے روم میں پہلے ہی جا چکی تھی فرزانہ کی طبعیت جو ٹھیک نہیں تھی اگر وہ اسکی آواز سنتی تو ضرور اسکے پاس جاتی لیکن ارتاش دیکھ چکا تھا وہ کس طرح اسے اگنور کر رہی تھی

شدید غصے میں دندناتے ہوا وہ فرزانہ کے کمرے میں پہنچ گیا۔

"تمھارے کانوں میں میری آواز نہیں پڑتی

وہ بھڑک کر بولا معاذ اور سوہائے دونوں تھے جبکہ عینی اندر داخل ہو رہی تھی

۔

ارتاش یہ کیا بد تمیزی ہے" معاذ کو اچھا نہیں لگا۔ سب کے سامنے وہ یوں بول رہا تھا

ارتاش شاید معاذ کی وجہ سے برداشت کر گیا باہر چلا گیا۔

جاؤ سوہاے بات سنو اسکی" معاذ نے بہن سے کہا تو۔ وہ سر ہلا کر۔ وہاں سے اپنے کمرے میں آ گئی جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی۔

ارتاش نے ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا اور دیوار سے لگا دیا۔

مجھے اگنور کرو گی تم وہ بھی اس عورت کے لیے جو ہماری دشمن تھی سب سے بڑی "

ارتاش وہ میری امی ہیں۔" وہ بولی مگر لہجہ کمزور سا تھا۔

سوایئے مجھے اپنے اور تمھارے بیچ کوئی ایک فرد بھی برداشت نہیں ہے اگر ایسا ہی رہا تو۔ میں تمھیں اپنے ساتھ لے جاؤ گا نہ تم یہاں رہو گی نہ تمھارے دل میں ہمدردی اٹھے گی"

وہ اسکے دونوں ہاتھ جو ارتاش کو خود سے دور کر رہے تھے۔ اوپر دیوار پر جکڑ کر بولا

آپ آپ کا فرض ہے میری میری ماں کی عزت کرنا کیونکہ میں نصرت آنٹی اور۔۔ اور احمد چاچو کی بہت ریسپیکٹ کرتی ہوں" اسکا لہجہ بھیگ گیا۔

جس نے مجھے ذلیل کیا میں اسکی عزت کروں گا" وہ غصے سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

ارتاش انھوں نے معافی مانگی ہے اپ سے آپ جانتے ہیں مجھے کتنا دکھ ہو رہا

"

بس۔۔۔۔۔۔شاید کل پرسوں تک مجھے پندرہ بیس دنوں کے لیے پنڈی جانا

"پڑے اپنی تیاری رکھنا۔تم میرے ساتھ جاؤ گی

مزید کچھ سنے بنا وہ اسکے ہاتھ چھوڑتا بولا۔سوہاے نے کوئ اختلاف نہیں کیا

مگر اسے۔اپنی بات ناجائز نہیں لگی تھی۔

اسکے سخت رویے پر نکلے آنسوں کو صاف کر کے وہ۔باہر چلی گئ۔

جبکہ ارتاش نے غصے سے مڑ کر دیکھا

وہ اسکے قریب ہونا چاہتا تھا۔مگر سوہائے۔کو منظور ہی نہیں تھا۔

سب کی مصروفیات کی وجہ سے اور خاص کر دارہ اور بہارے کی وجہ سے

پیکنیک کا پلین پوسپون کرنا پڑا تھا۔

شہروز کو اپنا بھی کام نکل آیا تھا۔آفس کا۔

جس کی وجہ سے اسنے باقائدہ نشرہ کو سوری کیا تو نشرہ کھلکھلا کر ہنس دی اسے یقین ہی نہیں آیا یہ شہروز ہے جو اتنی سی بات کے لیے اسے سوری کر رہا ہے

۔

اٹس اوکے۔کیا ہو گیا ہے آپکو۔آپ بیزنیس دیکھیں پیکنیک پر ہم امی کی طبعیت ٹھیک ہونے کے بعد چلے جائیں گے "وہ مسکرائے تو شہروز نے اسکا گال پیار سے سہلایا۔

اچھا۔ایسا ہے کہ تم کوئی کام نہیں کرو گی میں۔کوشش کروں گا جلدی ا جاؤں اور اگر نہ اسکا۔تو امی کو کہہ کر جاؤں گا ریگولر چیکپ کے لیے وہ لے جائیں گی "وہ اسے بتانے لگا ساتھ ساتھ تیار بھی ہو رہا تھا۔

ٹھیک ہے۔میں سوچ رہی تھی کچھ دن امی کے پاس رک جاؤں وہ بیمار ہوئیں میں بس مہمانوں کیطرح پوچھ کر اگئی" وہ اداسی سے بولی۔

اور میرا کیا ہو گا یہاں۔"وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بولا۔

آپ کے پاس تو بہت سارے لوگ ہیں۔" وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتی بولی۔

" اور تم

میں تو پہلے بھی نہیں ہوتی تھی تب بھی تو آپ سب کے ساتھ ہی رہتے تھے"

نشرہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا شہروز نے اسکی جانب دیکھا۔

اور بنا کچھ کہے منہ موڑ گیا۔

ٹھیک ہے چلی جانا میں سعد سے کہہ دوں گا۔ کہ وہ تمھیں ڈراپ کر دے گا

بٹ اپنا خیال رکھنا" سنجیدگی سے کہہ کر اسنے گاڑی کی چابی اٹھائی۔

" ایم س۔۔ سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ میں تو

نشرہ میں اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہوں لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے تم مجھے

طنز مارو" وہ سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا اسکیطرف

نہیں نہیں میں طنز نہیں مار رہی میں تو۔ بس۔ ایم سوری میرے منہ سے نکل

گیا میں نہیں جاؤں گی آپ ناراض نہ ہوں" وہ فکرمندی سے بولی۔

شہروز ہنس دیا

میں ناراض نہیں ہوں اور سچ تو یہ ہے کہ میرا دل ہی نہیں کرتا تم سے ناراض ہونے کا۔ تم جاؤں اپنے بھائی صاحب کے گھر میں تمھارے پیچھے پیچھے اجاؤں گا۔ تھوڑی اسے خدمت کا موقع ملے گا میری ثواب کی بات ہے" وہ ہنسا۔

اور اسکے ہسنے سے نشرہ بھی ریلکس ہو گئی۔

وہ آپکی پہلے ہی بہت عزت کرتا ہے مجھے یقین ہے مہمان نوازی بھی اچھی ہی کرے گا" اسنے شہروز کی ناک کو چھوا۔

ہاں بڑا تمھیں اپنے بھائی صاحب پر مان ہے" وہ گھیرہ سانس بھر گیا۔

تو میرا بھائی لاکھوں میں ایک ہے۔" وہ پیار سے بولی۔

اور شوہر۔ سو دو سو میں ایک" وہ ترچھی نظروں سے دیکھتا بولا۔

پچاس ساٹھ میں" نشرہ منہ پر ہاتھ رکھ کر کھل کر ہنسی جبکہ شہروز نے پکڑ کر ایکدم ہی اسے کھینچا۔

اب اسکا وجود بھرنے لگا تھا تو بھاری بھاری لگتی تھی۔

وہ اسکے سینے سے الگی کہ شہروز پر سارا وزن اگیا۔

مجھے گنتی نہیں چاہیے بس تم چاہیے ہو ہمارا بچہ چاہیے ہے۔اور۔میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ماضی کی کوئی یاد دوبارہ نہیں دھراوگا" وہ۔بولا تو نشرہ نے۔

سر ہلایا۔

اسے اچھا لگ رہا تھا اسکے سینے پر سر رکھنا وہ اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔

آنکھیں بند کر لیں۔

تھوڑی دیر گزرنے کے بعد شہروز کی دبی دبی آواز ابھری۔

ن۔۔نشرہ تم بہت بھاری ہو چکی ہو" وہ بولا۔جیسے بڑی دقت میں ہو نشرہ جھٹکا کھا کر دور ہوئی تو شہروز سنا سیں بھرنے لگا

آپ کتنے بد تمیز ہیں" وہ شرمندہ ہو گئی۔

اف وزن دیکھا ہے اپنا۔رومینس کی موز بھی چینج کرنی پڑیں گی" وہ دل پر ہاتھ رکھتا اٹھا کہ نشرہ نے اسکے بازو پر چپت لگا دی شرمندہ الگ ہو رہی تھی۔

شہروز کھل کر ہنسا۔

اور اسکی پیشانی پر پیار کیا۔

" میں سعد کو کہتا ہوں وہ چھوڑ دے گا۔

یہ رہا سعد اور اللہ کی پناہ سب دیکھ بھی چکا ہے "سعد دروازہ کھول کر اندر آیا۔

نشرہ کے تو چہرے کے رنگ ہی اڑ گئے۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے۔ شہروز کو دیکھنے لگی جو اسے سمجھا رہا تھا بکواس کر رہا ہے

جن قدموں سے یہ انٹری ماری ہے انھیں قدموں سے واپس باہر نکل جاؤ نیچے ہی ارہا ہوں میں "شہروز نے انگلی کے اشارے سے اسے نکلنے کو کہا۔

یار بھائی بے مروتی کی بھی حد ہوتی ہے۔ "سعد نے منہ بنایا۔

یہ ایکٹینگ تو میں تمھارے ریزلٹ پر نکالوں گا۔ "اسنے گھورا ایک بار پھر بال درست کیے اور۔ اسکی جانب بڑھا

اوہو طعنے کیوں مار رہے ہیں ویسے میں تو پیسے لینے آیا تھا۔ پوکٹ منی ختم ہو چکی ہے اس نہ چیز کو مزید امداد کی ضرورت ہے "

وہ جس انداز میں مانگ رہا تھا نشرہ کی ہنسی چھوٹ گئی شہروز نے نشرہ کو بھی گھورا

سوری" وہ دوبارہ ہونٹ سکیڑ گئی

" تم جانتے ہو اس بار پوکٹ منی کتنی ملی ہے تمھیں

شہروز نے غصے سے پوچھا

جی بلکل پچاس ہزار ہی دیے تھے آپ نے اس سے زیادہ ایک روپیہ بھی

" نہیں

سعد نے بتایا۔

نشرہ کی آنکھیں کھل گئیں اف پچاس ہزار۔اور وہ کھا بھی گیا خیر شاید لڑکوں کے خرچے نہ دیکھتے ہوئے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

کوئی پیسے نہیں ہیں۔بھاگو اب" شہروز نے اسے باہر دھکیلا۔

اور خود بھی باہر آگیا

نشرہ نے بھی دوپٹہ درست کیا اور اٹھ کر باہر آگئی۔

ابو سے مانگو تو آپ کا کہتے ہیں آپ سے مانگو تو دھکے دیتے ہیں میری کوئی عزت بھی ہے اس گھر میں" وہ لاونج میں چیخا تو شہروز کا تھپڑ گدی پر پڑا۔

گلا پھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے کیش نہیں ہے میرے پاس۔

اچھا تو یہ میرا اکاؤنٹ نمبر ہے سینڈ می پلیز" وہ فوراہی دھیمے لہجے میں دانت نکالتے بولا تو۔ شہروز نے کارڈ لے لیا۔

وہاں سب ناشتہ کر رہے تھے۔

ارتاش تم پنڈی جا رہے ہو" اسنے سوال کیا۔

جی۔ دس پندرہ دن لگ جائیں گے تو ابا جی میں سوچ رہا تھا سوہائے کو ساتھ لے جاؤں" اسنے کہا۔ تو فرزانہ معاذ فیضان صاحب عینی ابا جی۔ بلکے سب نے اسکی جانب دیکھا آج سے پہلے وہ تو کبھی ذکر بھی نہیں کیا تھا سوہائے البتہ خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی۔

بچی کو کیوں ہلکان کر رہے ہو۔ جاؤ جیسے پہلے جاتے تھے" ابا جی بولے۔

اب شادی شدہ ہوں میں" ارتاش مسکرایا۔

اور یہ شومار ناچاہتے ہیں اپنی بیوی کی کیونکہ میں جانتا ہوں انکے پورے بیچ میں انھیں کی شادی ہوئی ہے باقی سب کنوارے سنگل پھر رہے ہیں" سعد بولا تو سب کی ہنسی نکلی تھی۔

اچھا بھئی یہ بات ہے تو لے جاؤ" ابا جی نے اجازت دے دی ارتاش مسکرا دیا۔

پیکینگ کر لینا" سب کے سامنے اسنے کہا سوہائے نے اسکی جانب نہیں دیکھا

۔

فرزانہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر رک گئی۔

امی مجھے جلدی ناشتہ دے دیں" وہ تیار ہو کر نکلا۔ تو۔ آج دیر ہو گئی تھی اسے میٹینگ کے لیے کالزار ہیں تھیں۔ اور وہ بہت ہی عجلت میں تھا۔

بہارے اس سے پہلے کی اٹھی ہوئی تھی۔

صنم بھی لاہور جانے کے لیے تیاری کر رہی تھی۔

جبکہ۔ایک بار پھر بہارے کچن میں تھی۔امی کو خوشی ہو رہی تھی وہ کوشش کر رہی تھی اسکے لیے۔

بہارے نے ناشتہ اسکے سامنے لا کر رکھا تو دارہ نے سلائس اٹھا لیا مگر وہ اسکی جانب دیکھ نہیں سکا۔

شاید جلدی میں تھا۔

میں جوس دوں یہ دودھ۔

کافی" دارہ نے سر اٹھا کر جیسے اسکی یاداشت میں اضافہ کیا تھا کہ وہ بچہ نہیں ہے۔

وہ سلائس کھانے لگا۔

بیٹا بولنا مت آج وہ ناشتہ بنا رہی تھی تبھی بس یہ ہی ہے۔"امی نے بہارے کے کچن میں جاتے ہیں دارہ کو کہا۔

میں تو کچھ نہیں بولا" وہ ایک سلائس جو بے حد سخت تھا کہا کر۔اٹھ گیا۔

صنم یہ سب دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔اسنے البتہ پراٹھا انڈا اپنے لیے خود بنایا تھا تبھی وہ یہ کھا رہی تھی۔

بہارے کافی کا کپ لے آئی۔

دارہ کے ہاتھ میں دیا ابھی ایک گھونٹ لیا تھا کہ اسنے واپس نگل دیا۔

اس میں نمک ہے بہارے" وہ بے حد برداشت سے بولا۔

ن۔۔نمک" وہ حیران ہوئی اور پھر ہسنے لگی

مجھے لگا وہ چینی ہے۔" وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی۔

میں مزاق کر رہا ہوں" وہ سنجیدگی سے اس سے سوال کرنے لگا۔

میری ایک بات سن لو جب تمھیں کچھ بنانا نہیں آتا تو کچن میں مت جایا کرو میں نے تمھیں کسی بات کے لیے فورس نہیں کیا تو تم میرے لیے یہ محنت نہ کیا کرو۔"کافی کا کپ ٹیبل پر پھینک کر وہ وہاں سے باہر نکل گیا۔

جبکہ صنم اور امی کے سامنے اسکا اسطرح بے حد روڈ ہو کر کہنا۔بہارے کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

وہ مزید صنم کے سامنے کھڑی نہیں ہو سکتی تھی بھاگ کر کمرے میں چلی گئ۔

" بہت بد تمیز ہے یہ لڑکا۔

بہت غلط بات ہے۔ابھی وہ سیکھ رہی ہے دارہ کو ایسے نہیں کرنا چاہیے "صنم کو بھی برا لگا۔

تم جانتی تو ہو بیٹا۔وہ بعض اوقات بے حد سنجیدہ ہو جاتا ہے۔یاد ہے ایک بار صفدر کو کیسے جھاڑا تھا مگر اب سب تو اسکی عادت سے واقف نہیں ہوں گے "۔

امی پریشانی سے بولیں تھی۔

یہ تو آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں خاص کر آفس جاتے ہوئے وہ چیڑ جاتا ہے بہت " ساری چیزوں سے

وہ بولی اور گھیرہ سانس بھرا۔

چلیں میں اور آپ اسے منا لیتے ہیں"۔

صنم اٹھی تو امی نے بھی سر ہلایا۔

دونوں اسکے روم میں آ گئیں

" بہارے میری بچی نہ رو وہ شام میں آتا ہے کان کھینچوں گی اسکے۔

امی نے لاڈ سے اسکا ہاتھ پکڑا۔

جبکہ صنم بھی بولی۔

" بہارے فکر نہ کروں آنٹی بلکے اس سے سوری بھی کروائیں گی یہ سب تمھارے وجہ سے ہو رہا ہے۔جب تک تم یہاں رہو گی انھیں میری ہر چیز زہر ہی لگے گی اپنے گھر کیوں نہیں چلی جاتی تم" بہارے غصے سے بھڑکی

بہارے"امی نے اسے روکنا چاہا

" پلیز مجھے یہاں نہیں رہنا اگر یہ لڑکی یہاں رہے گی تو مجھے نہیں رہنا یہاں

وہ ان کے پاس سے اٹھ کر وہاں سے باہر نکلی تو دیکھا بلال اندر داخل ہو رہا تھا۔

بلال کو دیکھ کر اسکا دل بھر ایا۔ کوئ اپنے گھر سے نظر آیا تو وہ سمبھال نہ سکی اور سیدھا جا کر اسکے سینے سے لگ گئ۔

جہاں بلال چونکہ وہیں وہ دونوں بھی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

بلال بھائ مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے جانا ہے آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں"

وہ بولی۔

"بہارے بیٹا

بس جب اسے یہاں نہیں رہنا تو نہیں رہنا اور اپنے بیٹے سے کہہ دیجیے گا ۔بہارے صرف میری ہے" بلال تو پہلے ہی اکھڑا ہوا تھا کہہ کر اسے لے کر وہاں سے نکل گیا کوئ سوچ نہیں سکتا تھا اتنے دنوں کی بھڑاس جیسے نکلتی ہوئ محسوس ہوئ تھی۔

بہارے رو رہی تھی۔

صنم نے آنٹی سے نظریں چرائیں۔

اور اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ۔امی سر تھام گئیں تھیں۔انکے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں مگر وہ خود کو سمبھال کر بیٹھ گئیں۔۔۔

صفدر یہ سب دیکھ رہا تھا

امی جی" وہ دوڑ کر امی کے پاس آیا

صفدر مجھے پانی دو زرا" انھوں نے گھیرے سانس بھرتے کہا۔صفدر فکر مندی سے۔پانی لے آیا امی نے پانی پیا۔

میرے گھر کا سارا سکون برباد ہو گیا نہ جانے کس کی نظر لگ گئی ہے" وہ غمگیں سی ہو رہی۔ تھیں انکی آنکھیں بھیگ گئیں۔

جبکہ صفدر کو پہلی بار بہارے پر غصہ آیا تھا۔وہ امی کے پاس سے ہٹا اور اپنی جیب سے چھوٹا سا موبائل نکال لیا۔

دارہ ایک اہم میٹینگ میں مصروف تھا۔۔۔۔

آتے ساتھ ہی وہ۔میٹینگ روم میں آگیا تھا۔ بڑے بڑے افسر تھے وہ تھا اور وہ ایک ایریے پر سیلاب کی وجہ سے برباد اور تباہ ہونے والے گھروں کی کانسٹرکشن پر ڈسکشن کر رہا تھا کہ بیچ میں ہی اسکا سیل فون بجنے لگا۔

وہ ایک فون سائلینٹ کرنا شاید بھول گیا تھا۔

وہ صفدر کا نمبر دیکھ کر سائلنٹ کر گیا۔

اور تھوڑی دیر بعد کمرے میں وائبریشن بجنے لگی۔

یو مے گو ناؤ۔"ایک افسر بولا تو وہ ایکسکیوز کرتا اٹھ گیا۔

باہر آکر تپ کر فون کال پیک کی۔

دارہ بھائی بھابی بلکل اچھی نہیں ہے وہ کسی بلال کے گلے سے لگ گئیں تھیں بھابھی کی وجہ سے امی کی طبعیت خراب ہو جاتی اج پھر سے۔وہ تو کسی کے گلے لگ گئیں امی اور صنم باجی بھی دیکھ رہی تھیں اور وہ اسکے ساتھ جا بھی چکیں ہیں اور صنم آپی کو بھی کہا کے نکل جاؤ اس گھر سے اور امی پر بھی غصہ

ہوئیں اور کہہ رہی تھیں کہ میں گھر چھوڑ کر جا رہی ہوں جب تک صنم رہے

" گی میں نہیں آؤں گی۔۔

وہ ایک ہی سانس میں غصے میں بولا تھا۔

دارہ کے ماتھے پر بل پڑے بنا کچھ کہے فون بند کر کے وہ دوبارہ کمرے میں آ گیا

۔

تقریبا پچیس منٹ میں وہ فری ہو گیا تھا۔

"تم سائیڈ چیک کرنے چلو گے

اس سے پوچھا

ہاں لیکن کل۔" وہ کہہ کر۔۔

وہاں سے باہر نکل گیا

جب سے صفدر کی بات سنی تو ایس آ لگا اسکے تم بدن میں آگ سے بھڑک

رہی ہو اور

امی کی طبعیت سن کر وہ عجلت میں وہاں سے نکلا۔

گاڑی میں سوار ہوا اسکی گاڑی کے پیچھے گارڈز کی گاڑی تھی حکومتی گاڑی کو

آج وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا وہ کچھ ہی دیر میں گھر لوٹا۔

تو صنم کو کچن میں دیکھا۔

تم خیریت"۔

صنم حیرانگی سے بولی وہ چاہتی تھی وہ نہ آئے۔

بہارے کہاں ہے" صنم سے دارہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

" وہ وہ۔ یہیں ہے

شیٹ آپ صنم بتاؤ مجھے کہاں ہے وہ" وہ ایکدم شاید پہلی بار اسپر چلایا۔

مجھے نہیں معلوم وہ کون تھا وہ اسکے ساتھ چلی گئی ہے اسک امام بلال تاج" صنم نے بتادیا باقی بات خود سے منہ میں دبا گئی مگر وہ پریشان دکھ رہی تھی۔

دارہ نے فون سیدھا ابا جی کے پاس گھما دیا ابھی فون ملایا ہی تھا کہ سامنے سے

نشرہ اور سعد اندر داخل ہوئے

دارہ کی پشت تھی۔۔۔۔۔۔

آپکی بیٹی کی ہمت کیسے ہوئی کسی کے بھی ساتھ میرے گھر سے منہ اٹھا کر بھاگ نکلنے کی۔" وہ چیخا۔ نشرہ نے جلدی سے اسکا ہاتھ جکڑا جو آپے سے باہر ہو رہا تھا دارہ نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا جبکہ سعد پر ابھی نگاہ نہیں گئی تھی

میری عزت کو یہاں کھڑے دس لوگوں میں اس بلال کے سینے سے لگ کر دو ٹکے کا کر گئی ہے آپکی نواسی۔

ایک بات یاد رکھیے گا میری شجاع صاحب دارہ سکندر کوئی سڑک چھاپ نہیں ہے۔اور بہت باخوبی جانتا ہے کہ آپکی آوارہ نواسی کی لگامیں کیسے کھینچنے ہی۔ میری رعایت اور مروت پر وہ سر پر سوار ہو رہی ہے۔

وہ میرے گھر سے کسی کو نکالنے کا حق نہیں رکھتی۔۔۔۔۔وہ مڑا اور سعد کو دیکھا سعد چپ چاپ اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔

اور اس سے کہہ دیجیے گا جس منہ سے یہاں سے گئی ہے اسی منہ سے واپس لوٹے گی خود مرتے دم تک اسے اب دوبارہ اس گھر میں نہیں لاؤں گا میں۔

ارے میری بہن نے تو مر مر کر جی جی کر آپ لوگوں کے بیچ زندگی گزاری اور وہ لڑکی میری دو بات نہیں سن سکتی تو میری بہن کو سلام کیجیے گا آپ سب لوگ۔

دارہ کیا کر رہے ہو یہ تم" نشرہ کے ہاتھ پاؤں کانپ اٹھے تھے۔ جبکہ سعد وہاں سے پلٹ گیا۔

مجھے کچھ نہیں سننا" وہ ایکدم چیخا۔۔۔

میں اسے لینے نہیں آؤں گا اور اگر وہ

واپس نہ لوٹی تو اچھا نہیں ہو گا اور یاد رکھیے گا اسے اس بات کا جواب دینا ہو گا ۔جو میری عزت کو کسی کے سینے سے لگ کر۔ دھجیاں بکھیر کر گئی ہے۔ اور اگر اسے اتنا ہی گھر سے بھاگنے کا شوق تھا تو۔ اپنے گھر رکھنا تھا اسے" کھینچ کر غصے سے موبائل اسنے دیوار پر دے مارا

دارہ" نشرہ جیسے اسکے پاگل پن پر چلا اٹھی

بس آپی۔میرے صبر کا امتحان لے رہی ہے یہ لڑکی۔میں اس کو طلاق دے دوں گا۔یہ بات اسکو اپنے گھر والوں کو۔ سمجھا دیں" وہ آنکھیں نکال کر۔ بھڑکا۔

سب سے زیادہ تکلیف اس بات کی تھی کہ وہ بلال کے سینے سے لگ گئی اور یقیناً بلال کی بات صنم بتا دیتی تو وہ۔زمین آسمان ایک کر دیتا۔وہ اسکی بیوی ۔تھی بلال کے سینے سے۔اگر یہ منظر وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا تو شاید بہارے کے ٹکڑے کر دیتا۔اور صفدر نے یہ سب دیکھا تھا اسکی ماں نے صنم نے اسکے بارے میں سب کیا سوچیں گے وہ بے غیرت تھا۔

وہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا صنم دم سادھے کھڑی تھی پہلی بار اسکا یہ روپ دیکھا تھا

ہوا کیا ہے کوئی مجھے بتائے گا

وہ بلال میرے گھر کیوں آیا۔کیا لینے آیا تھا بتائیں مجھے" وہ نشرہ پر بھی چیخا بلال کب آیا ہے۔" نشرہ بھی حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

دارہ جبکہ کنڑول سے باہر تھا

دارہ پلیز ریلکس ہو جاؤ۔" صنم نے بھی روکنا چاہا

آنٹی کی طبعیت خراب ہو جائے گی میں نے انھیں بمشکل نیند کی گولیاں دے

کر سلایا ہے۔" صنم نے یاد دلایا تو وہ غصے سے ابلتی آنکھوں سے اسے دیکھتا

وہاں سے باہر چلا گیا

دارہ" نشرہ نے پکارہ بھی مگر وہ قابو میں نہیں ارہا تھا

ابا جی کمرے سے باہر نکلے بہارے باہر ہی موجود تھی رو رہی تھی۔ بلال بھی

پاس کھڑا تھا۔ جبکہ۔ باقی سب بہارے سے پوچھ رہے تھے کیوں رو رہی ہو

"مجھے نہیں جانا اس گھر میں میں نے نہیں رہنا وہاں

بہارے "اباجی کی کڑک آواز پر اسنے سر اٹھ کر انکی جانب دیکھا انکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

بہارے "اباجی کی کڑک آواز پر اسنے سر اٹھ کر انکی جانب دیکھا انکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

اپنے گھر جاؤ" انھوں نے بہت سخت اور سرد لہجے میں کہا تھا۔

سب ایکدم شاکڈ رہ گئے اباجی جو اسپر سب سے زیادہ جان چھڑکتے تھے۔ جو اسکو ایک انچ نہیں آنے دینا چاہتے تھے بے حد سختی اور ناگواریت سے بولے تھے۔

کہ سب انھیں دیکھتے رہ گئے

اباجی میں "بہارے انکے پاس آنے لگی لیکن وہ دور ہو گئے میں نے تمھیں کہا ہے کہ تم یہاں سے جس طرح آئی ہو چلی جاؤ اور تمھیں کوئی چھوڑنے نہیں جائے گا تم خود جاؤ گی"

وہ انگلی اٹھا کر بولے لہجے میں کوئی لچک نہیں تھی اب سب کو اندازا ہونے لگا کہ ضرور کچھ گڑ بڑ ہے تبھی کوئی کچھ نہیں بولا البتہ رامین کو بہت برا لگا تھا اپنے بیٹے کے ساتھ بہارے کا وجود۔۔۔

"آپ میری بات کیوں نہیں سن رہے

کیا سنیں گے اباجی تمھاری بات بہارے تم نے کسی ایک کا نہیں ہم سب کا تماشہ بنایا ہوا ہے مطلب حد ہو گئی ہے یار یہ محترمہ دارہ بھائی کی امی انکے ملازم اور گارڈز کے سامنے بلال بھائی کے سینے سے جا لگی تھی آپ سوچ سکتے ہیں دارہ بھائی نے گھر میں ایک ادھم اٹھایا ہوا ہے اور انھوں نے اباجی سے جس انداز میں بات کی ہے اور جس طرح کھری کھری سنائی ہے میرا ضبط

جواب دے رہا تھا لیکن نہ میں کچھ کہہ سکتا تھا اور نہ کر سکتا تھا کیونکہ غلطی ان دونوں کی ہے "سعد بری طرح چیخا تھا بلال ور بہارے پر۔۔۔

سب کی آنکھیں کھل گئی یہ تو ارتاش معاذ اور شہروز گھر پر نہیں تھے تبھی سعد بھڑک رہا تھا اکیلا۔

یہ کیا بے شرمی کی ہے تم نے "رامین غصے سے بلال کی جانب دیکھنے لگی کوئی بے شرمی نہیں ہے یہ۔۔۔وہ دارہ زبردستی میرے اور بہارے کے بیچ " آیا ہے

بلال "ابا جی کی کڑک آواز پر وہ ایکدم رکا۔

میں تمھارا لحاظ کر رہا ہوں تو اسے لحاظ رہنے دو ورنہ تم مجھے بہتر جانتے ہو کوئی "کچھ نہیں کہے گا جاؤ بہارے اپنے گھر

وہ بہارے پر ہی فوکس رکھے ہوئے تھے

" کیوں ابا جی جب وہ جانا نہیں چاہتی تو کیا مسلہ ہے

شادی شدہ ہے وہ اب بلال "رامین کو تو رونا آنے لگا ایک اکلوتا ہی تھا اسکا بیٹا بہارے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میں نے کہا ہے جاؤ اپنے گھر وہ تمھارا محافظ ہے اور عورت اپنے محافظ کے بغیر بھیڑیوں کے جھنڈ میں کھڑی ہوتی ہے کوئ بھیڑیا اسے نوچ لیتا ہے" وہ جیسے اسے بہت کچھ سمجھا رہے تھے گہری نظروں سے وہ انھیں دیکھ رہی تھی۔

جاؤ" وہ غصے سے بھڑکے تو وہ مرے مرے قدموں سے وہاں سے باہر نکلنے لگی اس وقت شدت سے رونا آرہا تھا۔

بہارے" بلال نے کچھ کہنا چاہا جبکہ رامین نے کھینچ کر سب کے سامنے اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

اباجی اسکی شادی کا سوچیں ورنہ شاید یہ اس بچہ کا گھر برباد کر دے"۔رامین افسوس سے بولی۔

میں بہارے کے علاوہ کسی کو نہیں سوچوں گا" بلال غصے سے سب کو کہہ کر باہر نکل گیا سعد کو بہت غصہ تھا وہ باہر نکلا اور جاتی ہوئی بہارے کا ہاتھ پکڑ لیا

۔

تم ہوش میں بھی ہو تم کیا کر رہی ہو اس۔۔اس آدمی پر یقین کرتے ہوئے تم اسکے ساتھ یہاں اگئی جو دارہ بھائی کو تمھارے متعلق سب بتانے وہاں آیا تھا" سعد دبے دبے لہجے میں سرخ نظروں سے اسے گھورتا ہو بولا۔

کیوں تم پاگل ہو رہی ہو کیوں تم ان سے جان چھڑانا چاہ رہی ہو۔" وہ بھڑکا مجھے سمجھ نہیں آتی تم انکی بیوی ہو تو انکے ساتھ کیوں رہنا نہیں چاہتی پاکستان میں نوے فیصد عورتوں کی شادی ناپسند کی ہوتی ہے مگر شاید وہ یہ سب نہیں کرتی ہوں گی بہارے اور کم از کم ایک ایسے آدمی پر اعتبار کر کے جو تمھارے لیے کچھ نہ کر سکے۔۔" وہ بولا شدید غصے میں لگ رہا تھا۔

میری ایک بات یاد رکھنا بہارے آج میں دارہ بھائی کی آنکھوں میں جو ناگواری دیکھ کر آیا ہوں۔۔اس سے واضح ہے تمھیں کوئی اور چھوئے گا وہ

اسکے بدن سے وہ ہاتھ جدا کر دیں گے جبکہ یہ یہ بلال بھائی شاید تمھیں اپنا کر چار دن محبت کا ڈھنڈورا پیٹتے اور پانچویں دن وہ تمھیں ٹیز کرنا شروع کر دیتے جنھیں صرف اپنی محبت کا حصول چاہیے وہ کسی کا نہیں ہو سکتا۔"

بہارے کو لگا اس میں جان نہیں رہی اسکے قدم لڑکھڑا اٹھے۔

وہ حیرانگی اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی

ہاں بہارے میری بہن یہ سب سچ ہے میں نے خود سنا تھا کہ معاذ بھائی نے فائق بھائی کو کہا بلال پر نظر رکھو دارہ کے گھر نہ جانے دینا اسکو اور بلال بھائی نے اپنے منہ سے یہ اقرار کیا کہ وہ جا کر تمھارے بارے میں سب دارہ بھائی کو بتا دیں گے اور وہ تمھیں گھسیٹ کر گھر سے باہر پھینک دیں گے تو وہ تمھیں ہمدردی کر کے اپنا لیں گے اور تم تم کتنی عقل مند ہو تم نے تو انھیں کسی بات کا موقع نہ دیا سارا گند اپنے گریبان میں ڈال لیا تم اتنی بڑی بیوقوف کیسے ہو سکتی ہو"

سعدا اسکے کانپتے ہاتھوں کو تھام گیا۔

بہارے رو نہیں رہی تھی مگر اسکی آنکھوں سے آنسو مسلسل پانی کیطرح بہہ رہا تھا جیسے کوئ بند نہ ہو۔۔۔۔۔۔

اباجی ٹھیک کہتے ہیں بہارے وہ محافظ ہیں تمھارے یہ بلال بھائ یہ انکے جیسا ایک بھی شخص تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا" سعد کی بات سنتے سنتے وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئ۔

سعد پریشانی سے اسکی جانب دیکھنے لگا۔

اٹھو میں تمھیں چھوڑ آؤں" سعد نے ہاتھ بڑھایا۔

بہارے کے ہونٹ خشک رہ گئے اسکے چہرے پر خوف و حراس پھیلا ہوا تھا۔

وہ جلدی سے خود ہی اٹھ کر اس گھر سے آج اپنی مرضی سے نکل گئ تھی۔

آج کوئ زبردستی نہیں ہوئ تھی۔۔وہ بھاگ کر گاڑی میں بیٹھ گئ۔

سعد کو اسپر اب ترس آیا مگر ایک طوفان اسکا منتظر تھا اور یہ طوفان اسکا اپنا کھڑا کیا ہوا تھا پھر اسکی روک تھام بھی اسی نے خود کرنی تھی۔

تبھی وہ کچھ کہے بنا ڈرائیو کرنے لگا۔

تم کچھ کھالو" سعد بولا تو اسنے کوئ جواب نہیں دیا۔

وہ بیس منٹ میں گھر پہنچ گئے۔

بہارے گاڑی سے اتر گئ۔

سعد نے اسکی جانب دیکھا مڑ کر اسنے بھی دیکھا تھا آنکھیں سرخ چہرہ پھیکا اور خشک ہونٹ وہ خوف زدہ لگ رہی تھی سعد واقعی اسکے لیے اس سے زیادہ کچھ نہیں کر رہا تھا وہ گھیرہ سانس بھر کر وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ بہارے اس گھر کے آگے کھڑی رہ گئ ایسا لگا اس دن کی روشنی میں بھی اسکے پاس کوئ اجائے گا تبھی وہ جلدی سے گھر ک دروازہ کھول کر اندر اگئ۔

وہ اندر داخل ہوئ۔

لاونج میں کوئ نہیں تھا۔

وہ دوڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئ۔

وہاں بھی کوئ نہیں تھا اسنے دروازہ بند کیا اور دروازے سے ہی ٹیک لگا کر بیٹھ گئ۔

اسکاوجود واضح لرزش میں تھاا گرا گروہ آج دارہ کو سب بتانے آئے تو وہ

وہ۔۔۔واقع ذلیل ہو جاتی۔

وہ وہ رسوا ہو جاتی۔

سب اسکے بارے میں کیا سوچتے۔

اسنے دروازے سے سر ٹکایا اور چھت کو گھورنے لگی۔

ک۔۔۔کیا واقعی یہ یہ سب لوگ۔۔بھیڑیے تھے اس اس کیطرح۔۔۔"

ایکدم جھپاکا ہوا اسنے بلند آواز میں رونا شروع کر دیا۔

مما"کانپ کر ماں کو پکارہ تھا جیسے برسوں پہلے بھی پکارا تھا آج سب تباہ ہوتے

ہوتے بچا گیا۔

اگر سعد اسے یہ سب نہ بتاتا تو وہ آج بھی بد گمانی لے کر یہاں آتی۔

"اور اور اگر کبھی دارہ کو پتہ۔

وہ جلدی سے نفی میں سر ہلانے لگی

وہ ایسا نہیں ہونے دے گی وہ۔۔وہ بلکل ایسا نہیں ہونے دے گی اسے کبھی پتہ نہیں چلے گا۔۔۔

وہ یہاں سے اب کبھی نہیں نہیں جائے گی ہاں اسے یہاں سے کبھی کسی نے نہیں نکالا اور جہاں وہ بھاگ بھاگ کر گئ وہی لوگ اسے بار بار نکالتے رہے تھے۔

وہ آنسو صاف کرتی اور بھی آنسو امڈ آمد آتے۔

اسکا دم گھوٹنے لگا تھا جلدی سے اٹھ کر بھاگ کر اسنے پانی کے جگ کو ہی منہ سے لگا لیا۔

کہ پانی سارا کپڑوں پر گیر گیا۔

اسنے جگ سائیڈ پر رکھ دیا اور بیڈ پر بیٹھ گئ۔

اپنے ہی بالوں کو نوچ لایا تھا۔

یہ یہ ذہنی اذیت کیوں نہیں جاتی اس کے پاس سے۔

وہ سوچنا نہیں چاہتی پھر بھی وہی سوچیں۔۔

اسکا دل سنبھالنے میں نہیں ارہا تھا۔

اسنے دارہ کے کمبل کی جانب دیکھا۔

اور اپنے کانپتے وجود کو اس کمبل میں چھپالیا۔

ایم سوری۔۔میں میں اب کہیں نہیں جاؤں گی۔م۔۔۔مجھے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔م۔۔۔میرے پاس اجائیں۔۔"وہ مٹھیوں میں اسکا کمبل بھینچے جیسے اسی سے مخاطب تھی۔

جو شاید کوئلوں پر چل رہا تھا۔

ارتاش کمرے میں آیا سوہائے شاید شاور لے کر نکلی تھی آج بہارے پر بھی اور بلال بھائی پر بھی بہت افسوس ہوا تھا اسے اور رونا بھی آیا تھا کہ انکے گھر کو آخر کیا ہو گیا تھا۔

تبھی اسکی روئی روئی آنکھیں تھیں

پیکینگ کرلی تم نے "ارتاش نے سوال کیا

جی کرلی "سوہائے نے سوچوں کو جھٹکا اور جواب دیا ارتاش کو امید نہیں تھی وہ جواب دے گی۔

تبھی اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا

مجھے تو لگا محترمہ جواب بھی نہیں دیں گی "ارتاش نے طنزیہ نظروں سے دیکھا

۔

میں کیوں نہیں دوں گی آپکو جواب "وہ خود ہی اسکے نزدیک آئی۔

وہ اپنی اور ارتاش کی زندگی کو بہارے اور دارہ جیسا نہیں چاہتی تھی نہ جانے کیوں پہلے شہروز سے خوف آتا تھا اور اب بہارے سے۔۔

تبھی اسنے ہر ہتھیار گیرہ دیا اور ارتاش کی جانب خود بڑھی یہ آنا یہ ضد شاید رشتوں کی خوبصورتی ختم کر دیتے ہیں۔

" آپکا نخرہ تو دو دن سے دیکھ ہی رہا ہوں

میں آپکو کبھی نخرہ نہیں دیکھا سکتی ہاں آپ کے نخرے دیکھنے والے ہوتے ہیں" وہ ہلکا سا مسکرائی۔

اب یہ اتنی خوبصورت مسکان دیکھا کر مجھے اپنی جانب مت کھینچو پنڈی کام کے لیے جارہا ہوں تم تو بے ایمان کر رہی ہو" اسنے اسکے گیلے بالوں کو چھوا اور خمار زدہ لہجے میں بولا۔

آپ کام کریں گا میں اپنا انتظار کروں گی۔" وہ دھیمی دھیمی مسکراہٹیں اسکو پاگل کر رہی تھی۔

میں لمحوں میں پنڈی پہنچنا چاہتا ہوں جہاں تمھارے اور میرے بیچ کوئی نہ ہو" اسنے اسکی بھیگی لٹ کان کے پیچھے کی اور تپش زدہ لہجے میں بولا۔

سوہائے نے اسکے بازوؤں کو تھام لیا۔

نظریں جھک جھک گئیں اسکی والہانہ محبت لٹاتی نظروں کو سہہ نہیں پائیں۔

ارتاش نے ان لمحوں کو ضائع کیے بنا دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں سوہائے کا چہرہ تھاما اور ابھی وہ اسکے حسین خوبصوت چہرے پر جھکتا ہی کہ عینی دھاڑ سے

اندر داخل ہوئی اور ارتاش پورے کا پورا گھوم گیا ڈریسنگ کے سامنے پہنچ گیا جبکہ سوہائے کا بھی دماغ کہاں ابھی اس جھٹکے سے نکلا تھا بے گانہ نظروں سے عینی کو دیکھنے لگی

کیا کر رہی ہو یہاں اب بیس دن تم یہاں نہیں ہو گی میرے لیے سینڈوچ بنا

"دو مجھے سخت بھوک لگی ہے وریشہ بھابھی کو تو بخار چڑھا ہوا ہے

اسنے بنا کچھ نوٹ کیے سوہسئے کا ہاتھ تھاما اور اسے باہر لے گئی جبکہ ارتاش کا دل کیا یہ برش پیچھے سے عینی کے سر پر دے مارے۔

سہی سالیوں والا کردار تھا۔

جبکہ اسکی بیگم کے ہوش و حواس اب بھی جگہ پر نہ تھے وہ ارے ارے چہرے سے کچن تک پہنچ گئی تھی ارتاش اوپر سے ہی اسے دیکھ رہا تھا اسکی بھی نگاہ اٹھی

ارتاش نے آئی برو اچکائی۔

جبکہ سوہائے سٹپٹا کر کچن میں گھس گئی۔

آہ یہ ظالم زمانہ تجھے میرا ہونے نہیں دے گا" وہ افسوس کرتا

کمرے میں چلا گیا انھیں ایک ڈیڈ گھنٹے میں نکلنا تھا اب۔

وریشہ بخار میں تپ رہی تھی اسکا بخار تیز ہو گیا تھا۔

عینی اسکا خیال رکھ رہی تھی فرزانہ رابعہ رامین نصرت سب ہی توجہ دے رہے تھے ڈاکٹر نے میڈیسنز بھی دیں تھیں مگر چہرہ سرخ اور بھاری بھاری آنکھیں وہ یوں ہی آنکھیں بند کیے پڑی تھی۔

اسے احساس ہوا کہ اسکے ارد گرد کوئی نہیں ہے اسنے آنکھیں کھولیں اور بے ساختہ اسے دادا جان کی یاد آگئی۔

یاد کیا آنی تھی وہ رونے لگی آنکھوں پر ہاتھ رکھے کمرے میں اسکی سسکیاں گونجنے لگیں۔

تبھی کمرے کا دروازہ کھولا اور لاٹھی کی آواز پر اسنے محسوس کیا ابا جی کمرے میں داخل ہوئے ہیں۔

ارے میری بیٹی کیوں رو رہی ہے "فکر مند سی آواز تھی۔

"وریشہ

وہ اٹھی اور دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو دی۔

داداجان بہت یاد آرہے ہیں ابا جی وہ وہ میرے بیمار ہونے پر بہت پریشان ہو جاتے تھے "وہ بولی۔

اوہو۔ "ابا جی اسکے پاس بیٹھ گئے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے سینے سے لگا لیا۔ میں ہوں نہ تمھارا دادا پریشانی کی کوئی بات ہے بتاؤ میری بیٹی کو کیا چاہیے "وہ مسکرا کر بولے

تمھیں پتہ ہے یہ سارے کے سارے بڑے شرارتی ہوا کرتے تھے اور اب نا سب کی شرارتیں اتنی بڑی ہو گئیں ہیں کہ پہلے ہنسی آتی تھی تو اب فکر ہوتی ہے اداسی ہوتی ہے۔

جب یہ میری بہارے اتنی سی تھی نہ بہت روتی تھی ماں باپ جو چلے گئے تھے چھوٹی سی عمر میں سات آٹھ سال کی بچی دل کرتا تھا اسے سینے میں چھپا لوں۔

پھر شرارتی بھی اتنی ہی تھی۔

اور یہ معاذ ارتاش فائق بلال ان سب کے ساتھ مل کر عینی اور سوہائے کو مارتی تھی اور تمھاری ساس بس " بھیگی بھیگی نظروں سے وہ ہنس دیے۔۔۔

میری وجہ سے غصہ ضبط کرتی رہتی تھی۔

وریشہ انکی جانب دیکھنے لگی۔

بڑے شوق میں پالا میں نے ان سب کو آج یہ سب میرے منہ پر چڑھ چڑھ آتے ہیں " وہ ہلکا سا مسکرائے۔

اباجی " وریشہ کو لگا اس سے زیادہ غمگیں شاید اباجی ہیں کیونکہ بار بار انکی آنکھیں بھیگ رہیں تھیں

نہیں بیٹا میری پرواہ نہ کرو میں تو ایسا ہی ہوں۔۔ عمر ہو گئی شاید ایسی کے اب برداشت نہیں ہوتا کسی بھی اپنے پوتا پوتی کو دکھ میں دیکھنا۔

اب تم بھی مت رونا تمھارے رونے سے بھی مجھے دکھ ہو گا ہاں بخار اتر جائے گا ایسے چھوٹے بچوں کے جیسے نہیں روتے" وہ بولے تو وریشہ مسکرا دی۔

یہ معاذ تو تمھارے ساتھ سہی رہتا ہے" وہ کچھ سوچ کر اسکی جناب دیکھ کر بولے۔

وریشہ سر جھکا گئی۔

تنگ کرتا ہے تمھیں" وہ ماتھے پر بل ڈال کر بولے۔

تو میری شکایتیں ہو رہی ہیں" معاذ اندر داخل ہوتا بولا۔

ہاں تو کیا مقصد ہے میری پوتی کو تنگ کرنے کا" ابا جی بولے تو معاذ نے وریشہ کیطرف دیکھا۔

اسکو بسہر گھمانے لے جاؤ بخار اتر جائے گا میری بیٹی اچھا محسوس کرے کھولی چلو۔" اسکی سنے بنا ہی ابا جی حکم دینے لگے۔

ابھی تو آفس سے آیا ہوں" معاذ نے نفی کی۔

کھوتے کے پتر جوتی کھائے گا" ابا جی غصے سے بولے۔

تو وریشہ ہنس دی۔

جی ابا جی" معاذ اسے گھور بھی نہ سکا۔

جتنا تجھے کہا ہے اتنا کر سارے کے سارے آوارہ بگڑے ہوئے دو نمبری پوتے ہیں میرے۔" وہ سر جھٹک کر اٹھے۔

نکل اب باہر اور شرافت سے لے کر جس اور جب تک میری بیٹی کی دل کی اداسی دور نہیں ہوتی تب تک تو لے کر گھومے گا اور واپس گھر آ تیری ٹانگیں توڑتا ہوں بہت تم سارے اوور ہو گئے ہو۔"

وہ جھڑکتے ہوئے اسے کھینچ کر باہر لے گئے کہ پیچھے سے وریشہ پر ہی نہ برسنا شروع ہو جائے اور معاذ تو تار کیطرح سیدھا ہو گیا۔

ابا جی کا کیا بھروسہ وریشہ کے سامنے ہی اپنی لاٹھی سے اسکی چھترول کر دیتے

۔

جبکہ وریشہ کو کہہ گئے بیٹا تیار ہو جاؤ وریشہ بھی اٹھ گی ہاں اسے بخار ہو رہا تھا مگر شاید وہ عاجز بھی تھی تبھی مان کر اٹھ گی۔

اباجی بیوی کے سامنے اتنی عزت "بہت لحاظ سے وہ شکایت کرنے لگا۔

تیرا باپ بھی میرے آگے نہیں بولے اور تم ایسے اچھل اچھل کے آتے ہو سارے یہ مینڈک جیسی شکلیں اپنی دور کر لو مجھ سے "وہ صوفے پر بیٹھتے بولے۔

معاذ شرمندہ ہی رہ گیا جبکہ سعد کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

لگ رہا تھا لاونج کی چھت ہی پھاڑ دے گا اسکا قہقہہ۔

اباجی کی جانب اچانک اسنے دیکھا تو اپنے قہقہے کو بریک لگائی

سوری اباجی "اسنے معذرت کیا عرض ہے آپکی خدمت میں میرے پیارے اباجی "فائق آفس سے واپس لوٹا تو انکے آگے جھکا جبکہ انھیں کچھ یاد آگیا۔

اسکی گردن میں لاٹھی کا ہک پھنسا دیا

" اباجی

تجھے کہا تھا میرا چشمہ ٹھیک کرادے مجھے ٹھیک نہیں دیکھ رہا" وہ غصے سے اسکی گردن جکڑتے یار بزرگ ہوں کرہا تھیوں جیسی تو طاقت ہے آپ میں تو نگاہ بھی عقابی ہی ہو گی میں تو یہ سوچ کر رک گیا۔

بکواس بس سارے کے سارے گھامڑ ہو آنے دو تمھارے باپوں کو تم لوگوں کو درست کراتا ہوں۔

یہ آپکو ارتاش کے جانے کے بعد کیوں یاد آیا" فائق بولا تو ابا جی کی چپیڑ منہ پر

" کھائی منہ بند

ابا جی اجازت دیں تو اپنی بیوی کو لے جاؤں" معاذ نے جان بچانا چاہی۔

بس اس بچی کا منہ نہ ہوتا تو پھر دیکھتے تم" ابا جی بولے تو شکر مان کر خود ہی وریشہ کا ہاتھ پکڑ کر نکل گیا۔

" ابا جی مجھے بھی بیوی چاہیے یہ کیا میں کنوارے آپکی عدالت سہیں

فائق نے رونا ڈال دیا جبکہ ابا جی ہنسنے لگے تھے اسکی اب بکواس پر باقی سب بھی ہنس دیے تھے کیونکہ اسکے چٹکلے ہی ایسے ہوتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح وہ کافی پر سکون اٹھی لیکن اٹھتے ساتھ ہی احساس ہوا کہ اسکے پاس کوئ بھی وجود نہیں بیڈ دوسری طرف سے خالی تھا۔..

اسنے ادھر ادھر دیکھا تو اسے واشروم میں بھی اسکا احساس نہیں ہوا۔۔کیا وہ کمرے میں آیا ہی نہیں ہاں اسے یہاں دیکھ کر امی کے کمرے میں چلا گیا ہو گا ۔" وہ افسردگی سے سوچتی ہوئ اٹھی بالوں کا جوڑا بنایا اور آئینے میں خود کو دیکھا آنسوؤں کے نشان اب بھی اسکے گالوں پر تھے کچھ دیر وہ خود کو دیکھتی رہی اور پھر واشروم میں چلی گئ اسکے دماغ میں کوئ سوچ نہیں تھی۔۔۔

لیکن بلال بھائ یہ سب کرنے کے ارادے سے آئے تھے بار بار یہ سوچتے ہی اسے لگتا جیسے روح کھینچ جائے گی۔

فریش ہو کر وہ باہر نکلی تو کمرے سے باہر نکلتے ہوئے بھی جھجھک ہوئ اسنے صنم کو بھی کتنا سنایا تھا۔

اگر وہ ہی اپنے گھر کو سنبھال لیتی تو کسی اور کی ضرورت نہ پڑتی۔

وہ جھجھکتے ہوئے باہر نکلی تو باہر وہ تینوں شاید اسی موضوع پر ڈسکس کر رہے تھے۔

امی میرا تو دل بیٹھتا ہے آخر کب ان دونوں کے بیچ اختلافات ختم ہوں گے۔

دارہ کو جب پتہ ہے وہ ابھی کوکینگ سیکھ رہی ہے تو اسے بہارے کو ڈانٹنا نہیں چاہیے تھا" نشرہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

وہ ابا جی سے اتنی بدتمیزی کر دیتا ہے آپکو پتہ ہے یہ انکی ہمت ہے کہ وہ اسے برداشت کرتے ہیں آپ مجھے بتائیں شادی کے بعد ایک دن بھی یہ وہاں آیا بڑے ہیں وہ۔۔۔۔۔" نشرہ شکایتیں لگانے لگی۔

بہارے کو مزید شرمندگی ہوئی اسنے نشرہ کے ساتھ بھی برا رویہ ہی رکھا تھا۔

بہارے" صنم کچن سے باہر نکلی تو اسکی جانب دیکھا۔

بہارے کے پاس کوئی بات نہیں بن سکی۔

تم کب آئی" نشرہ بھی کھڑی ہوئی۔

اجاؤ بیٹی یہاں آؤ وہاں کیوں کھڑی ہو "امی نے جب یہ کہا تو وہ ایکدم دوڑ کر ان تک پہنچی اور انکے سینے سے لگ کر رونے لگی

ایم سوری۔۔ایم سوری میں نے آپ لوگوں کو بہت تنگ کیا ہے آپ پھر بھی مجھ سے اتنی محبت سے بات کرتی ہیں "

وہ بولی امی پہلے تو حیران ہوئیں اور اسکے بعد ہلکا سا مسکرا دیں۔

کیونکہ مجھے میری بہو ہر حال میں پسند ہے کیونکہ مجھے میری بہو میں کوئ برائ نہیں لگتی" وہ پیار سے اسکا گال تھپتھپا کر بولی۔

صنم مسکرا دی نشرہ کو بھی اچھا لگا۔

ایسا تو نہیں ہے میں کتنی بد تمیز ہوں کم عقل ہوں اور مجھے کچھ بھی نہیں آتا اور ۔۔اور آپ لوگوں کے سامنے بلال بھائ کے ساتھ چلی گئ۔

میں آئندہ یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی" وہ نیچے سر جھکا کر بولی گویا شرمندہ وہ اپنے کیے پر۔۔۔

بس یہ ہوئی نہ اچھے بچوں والی بات اب تو ساری بات ہی ختم اب کوئی بات ہی نہیں ہے بیٹے یہ تمھارا گھر ہے اور کسی کا نہیں ہے تمھیں یہاں رہنا ہے" وہ بولیں تو بہارے کی آنکھیں سرخ ہونے لگی۔۔

چلو اب رونا بند کرو روتی ہوئی بلکل اچھی نہیں لگتی" نشرہ نے اسکا گال چھوا۔

سوری بھابھی" نشرہ سے بھی اسنے ایکسکیوز کیا تو نشرہ مسکرادی

ارے مجھ سے سوری کیوں کر رہی ہو پگلی" نشرہ نے اسکے گال کھینچے۔

جبکہ وہ شرمندگی سے اب صنم کی جانب دیکھنے لگی جو دور کھڑی مسکرا رہی تھی۔

مجھ سے سوری مت کرنا ایکچلی تمھارے شوہر کو بھی پتہ چلے گا کہ تم نے رفتہ رفتہ کر کے سب سے معذرت کا ٹھیکا اٹھایا ہے تو اسے بھی اچھا نہیں لگے گا"

وہ شانے آچکا کر بولی۔

"نہیں میں نے غلط کیا تمھیں

اٹس اوکے بہارے شاید میں تمھاری جگہ ہوتی تو یہ ہی کرتی یہ سب نیچرل ہے اور ویسے بھی میں تو لاہور جا رہی ہوں آج ہی" وہ بولی تو بہارے نے اسکیطرف دیکھا

میری وجہ سے" وہ افسردگی سے بولی۔

تو صنم ہنس دی

نہیں مجھے جانا ہی تھا۔" اسنے کہا۔

لیکن مجھے تم سے کوکینگ سیکھنی تھی اور اب تم جا رہی ہو" بہارے بولی تو سب ہی ہنس دیے۔۔۔۔

تم آنٹی سے سیکھ لینا شی از آبیسٹ کوک" وہ بولی تو بہارے نے سر ہلا یا دیا۔

دارہ کمرے میں ہیں؟؟

امی کے سوال پر بہارے چپ ہو گئی جبکہ صفدر اندر آیا وہ بہارے کو ہی گھور رہا تھا۔

دارہ بھائی اس وقت کے بعد سے گھر نہیں لوٹے۔

کیوں نہیں لوٹے کیا ہوا ہے تم نے فون پر پتہ کیا رات بھر میرا بچہ گھر نہیں آیا اور کسی نے مجھے بتایا نہیں "امی ایکدم اٹھیں۔

نشرہ نے دارہ کو کال ملالی جو اسنے اٹینڈ نہیں کی۔۔۔

بتادیا ہے انھوں نے وہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ اپنے حکومتی بنگلے میں ہیں "رات تک اجائیں گے

یہ کیسی لاپرواہی ہے بیوی گھر میں ہے وہ دوسروں کے ساتھ گلچھرے اڑا رہا ہے"

امی کو غصہ آیا کل ہونے والے ڈرامے کے بارے میں امی کو کسی نے نہیں بتایا تھا۔۔۔

دیکھ لو نشرہ عاجز کیا ہوا ہے اس لڑکے نے کیا سوچے گی بہارے نہ جانے کیسی تربیت کی ہے میں نے اسکی "امی غصے سے نفی میں سر ہلانے لگی بہارے چپ چاپ بیٹھی تھی جانتے تو سب ہی تھے کہ وہ گھر کیوں نہیں آیا۔۔۔

نشرہ کا فون دارہ نے نہیں اٹھایا تو وہ سیل فون سائیڈ پر رکھ گئی جبکہ بہارے بے چین سی ہو رہی تھی۔

ناشتہ کرنے کے بعد گھر پر کام کرنے والی آئی آج اسنے پہلی بار سب چیزوں پر غور کیا تھا اور اسنے گھر صاف کر دیا امی اور نشرہ نہ جانے کس رشتے دار کو ڈسکس کر رہے تھے اور صنم اپنے جانے کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی۔

دارہ رات کو آتا تو وہ کچھ بنانا چاہتی تھی تبھی وہ امی کے پاس آئی۔

امی میں کیا بناؤ پھر" وہ اتنی معصومیت سے اور ہلکی آواز میں راز سے بولی کہ صنم اور نشرہ کی ہنسی چھوٹ گئی اور امی نے اپنی بہو کو ہنستے ہوئے بہت سارا پیار کر ڈالا۔

اتنی پیاری میری بہو ہے اس لڑکے کے نصیب اچھے ہیں جو اتنی پیاری لڑکی ملی ہے میرا بیٹا کیا ضرورت ہے نشرہ ہے میں ہوں صنم ہے سب بنالیں گے"

امی نے کہاتو وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

نہیں پلیز آپ مجھے بتائیں نہ "وہ بولی۔

امی دارہ کی پسند کے کھانے بنانا چاہتی ہے شاید بہارے "نشرہ بولی تو امی نے ہاتھ جھٹکا۔۔

وہ کھاتا کیا کیا ہے معلوم بھی تو ہے تمھیں رونے کو اجاتی تھی تم۔۔۔بس بیٹا میرے بیٹے میں ایک یہ ہی برائ ہے گھر کا کھاتا ہے اور بے شمار کھاتا ہے "امی بولی جبکہ بہارے تو اب سب سیکھنا چاہتی تھی اسکے لیے۔۔۔

ایسا کرو کوفتے بنالو کافی دنوں سے کہہ بھی رہا تھا وہ مجھے "امی کچھ یاد کرتے بولیں۔

اوکے۔" بہارے جلدی سے اٹھ گئ۔

اسکے بعد ان سب نے بہارے کی بہت مدد کرنا چاہی مگر وہ سارا کام خود کتنا چاہتی تھی اور اسنے جتنا ممکن تھا سنجیدگی سے اسکے لیے محنت کی تھی وہ تھک بھی بہت گئ تھی پھر ٹیسٹ کیا تو کچھ اچھا ہی بنا تھا

وہ سب کو ٹیسٹ کرانے لگی آج جوش نہیں خوف تھا معلوم نہیں اسے پسند آئے بھی یہ نہیں۔۔۔

جبکہ سب نے اسکی بے حد تعریفیں کیں تھیں۔

اسے یقین ہی نہیں ارہا تھا اسی بھاگ دوڑ میں اسکا دن گزر گیا تھا مگر دیکھتے ہی دیکھتے رات ڈھل آئی جو کہ سردیوں میں ہمیشہ جلد ہی چھا جاتی تھی مگر وہ گھر نہیں لوٹا۔

سب جانتے تھے وہ منتظر ہے۔

اور امی بارا گر نشرہ کو دارہ کو کال کرنے کا کہہ رہیں تھیں کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھیں بہارے پھر سے خفا ہو کر یہاں سے جانے کی بات کرے صنم بھی بار بار کانٹیکٹ کرنا چاہ رہی تھی مگر وہ کسی کا فون نہیں اٹھا رہا تھا

اور پھر رات نو بجے اسکا فون آیا تو لینڈ لائین پر آیا جو صفدر سے کہہ کر سہی کرا دی تھی اسنے۔

کہاں ہو دارہ تم نو بج گئے رات کے اب تک تمھارا کچھ نہیں پتہ دو دن سے گھر سے باہر ہو تم "نشرہ اسپر بگڑی

ارے یار آپی کام سے نکلا ہوا ہوں آپکے شوہر کی طرح نائن ٹو فائف کی ڈیوٹی نہیں ہے یہاں بہت کچھ کرنا پڑتا ہے "

وہ شاید بیڑا بیٹھا تھا

بہت بد تمیز ہو چکا ہے یہ امی دیکھ لیں کیسے بول رہا ہے یہ "نشرہ نے امی کو فون دے دیا

دارہ میری جان میرے چاند گھر نہیں لوٹے بیٹے میں انتظار کر رہی ہوں بہارے انتظار کر رہی ہے "

امی بولیں تو وہ مسکرا دیا مگر بہارے کا نام سن کر لب سکڑ گئے۔

امی میں یہاں مصروف ہوں جیسے ہی وقت ملتا ہے میں گھر ضرور آؤں گا ایکچلی تھوڑا کام ہے تبھی میں آ نہیں سکا مگر مجھے فکر نہیں ہے صنم اور آپی آپکے ساتھ ہیں "وہ بولا بہارے دور کھڑی سن رہی تھی۔

اسکا تو نام سن کر بھی اگنور کر دیا تھا

میرے پاس تو میری بہو ہے اور مجھے کون چاہیے مگر تم۔۔تم بس یہ کام وام ختم کرو اور گھر لوٹو" وہ بولیں۔

" یارے میری امی جان بس کام ختم کر کے اجاؤ گا آپ فکر نہ کریں اپنی امی کو اکر سنبھال لینا میں اپنے سسرال جا رہی ہوں" نشرہ نے فون پکڑ کر کہا۔

آہ اتنا چنگا بھی سسرال نہیں ہے جو اڑاڑ کر جانذ چاہ رہیں ہیں" اسنے چھیڑا نشرہ نے گھور کر سکرین کو دیکھا جبکہ اسکی خاموشی پر دارہ جانتا تھا وہ دانت پیس رہی ہو گی اسنے ہنستے ہوئے فون بند کر دیا۔

جبکہ بہارے کا سارا جوش جھاگ کیطرح بیٹھ گیا۔

آنٹی میں کچھ سوچ رہی تھی" صنم آگے بڑھی کیونکہ بہارے کی آنکھوں میں ایک عجیب سی بات وہ دیکھ چکی تھی وہ بیوقوف لڑکی اپنے شوہر کو پسند بھی کرتی تھی اور مانتی بھی نہیں تھی

شاید محبت کے مرحلوں میں تھی شاید محبت اسکے ارد گرد اسکے دل میں اپنی جگہ بنا رہی تھی۔

وہ امی کے پاس بیٹھ گئ

" میں سوچ رہی ہوں بہارے کو دارہ کے پاس بھیج دیتے ہیں۔

نہیں نہیں میں کہیں نہیں جاؤں گا" بہارے نے فورا نفی کی۔

اوہو شوہر ہے تمھارا کیا مسلہ ہے وہ نہیں ارہا تو تم چلی جاؤ سیمپل" صنم مسکرا کر بولی۔

ہاں یہ آئیڈیا اچھا ہے" نشرہ بھی ایکسائیٹڈ ہو گئ تو امی بھی مسکرا دی یہ صفدر ہے نہ اسے سب پتہ ہے اسے ہی پکڑتی ہو

نشرہ نے صفدر کو بلایا جو فورا آگیا

" تمھیں پتہ ہے دارہ بھائ کے گھر کا ایڈریس

" جی آپی پتہ ہے کیوں" وہ سمجھا نہیں چلو پھر بھابھی کو وہاں چھوڑ کر آؤ

کیا"صفدر کی آنکھیں نکلی بہارے زندگی میں پہلی بار کنفیوز تھی ٹھیک تھاوہ دور تھی اب وہ اسکے پاس خود جارہی تھی یہ بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔

کیا مطلب ہے بھئی اس بات کا"امی نے گھورا

کچھ بھی نہیں امی دارہ بھائی غصہ کریں گے اور آپ جانتی ہیں وہ پھر کیسے اٹھتے بیٹھتے مجھے طعنے مارتے ہیں" وہ منہ بسور گیا۔

نہیں مارے گا جو میں کہہ رہی ہوں تم بس وہ کرو"امی نے کہا تو صفدر نے سر ہلا دیا۔

جاؤ بہارے فریش ہو جاو"امی نے کہا تو بہارے نے نفی میں سر ہلایا

آپ لوگ یہ کیا کر رہے ہیں ایسے اچھا نہیں لگتا وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہیں اور میں چلی جاؤں۔" بہارے گھبرائے ہوئے لگی۔

تو اسکے دوست یہ کام جو بھی ہے چلا جائے گا تمھارے اور اسکے رشتے کو وقت کی ضرورت ہے اور اگر تمھیں یہ سب ختم کرنا ہے تو آگے بڑھنا پہلے عورت کو ہی پڑتا ہے" نشرہ نے مسکرا کر مدھم آواز میں کہا تو وہ سر جھکا گئی۔

پریشان مت ہو اتنا بھی برا نہیں ہے میرا بھائی" نشرہ ہنسی تو بہارے نے منہ بسور لیا۔۔

نخرے دیکھیں ہیں آپ نے اپنے لاڈلے بھائی کے" وہ بولی تو وہ تینوں ہنسنے لگی

اسکے اندر ایک عجیب سا جزبہ ہلکورے لے رہا تھا جو دل گدگدا رہا تھا جو جوش سے پیدا کر رہا تھا اپنے آپ چہرے پر مسکراہٹ امڈ امڈ جا رہی تھی

اسنے اپنے ڈریسز میں سے ایک سرخ ریشمی کامدار ڈریس نکال لیا لیکن پہنتے ہوئے شرم اور شرمندگی الگ ہو رہی تھی نفی میں سر ہلاتی وہ ابھی رکھتی ہی کہ صنم اور نشرہ اسکے پاس پہنچ چکی تھیں

واہ بھئی بہت خوبصورت ڈریس نکالا ہے تم نے تو چیک کریں نشرہ آپی لڑکی کی خوشی" صنم نے چھیڑا تو وہ لال سرخ ٹماٹر کیطرح ہو گئی۔

جبکہ وہ دونوں ہنسنے لگی۔

اچھی بات ہے ابھی وقت ہے جلدی سے جاؤ چینج کرو اسنے کہا

نہیں بھائی یہ تو میں رکھ رہی تھی" بہارے کمزور سی ہو رہی تھی اسکا اثر اسکے نہ ہوتے ہوئے بھی اسکے دل و دماغ پر تھا اور کل سے اب تک میں تو اسنے اسکی غیر موجودگی میں اسے بہت دل سے محسوس کیا تھا شاید خواہشمند تھی کہ اگر پوری دنیا اسکے بارے میں سب جانتی ہے تو ایک وہ شخص اسکے بارے میں کچھ نہ جان پائے تو وہ سب سنبھالنے کی کوشش میں تھی۔

اور اپنی غلطی کا احساس بھی شدت سے تھا۔

زبردستی ان دونوں نے اسے تیار کیا تھا

اسکے بال مکمل سٹیٹ کر کے ہلکے ہلکے کرل ڈال دیے بہارے تو بے چین ہی ہو گئ

میں کوئ شادی میں جا رہی ہوں آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے" وہ بولی جبکہ ان دونوں نے ہی اسے گھورا۔

میری خاموشی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں" وہ منہ بنا گئ جبکہ وہ دونوں ہنسنے لگی

شاید آج تمھاری اہم رات ہو" صنم نے قہقہہ لگایا جبکہ بہارے کے ہاتھ بھی کانپ اٹھے وجود میں لرزش الگ تھی۔

آپ دونوں بہت بد تمیز ہو" وہ اٹھ گئ اور وہ جو ریڈ لیپسٹک لگانے کا ارادہ رکھتی تھیں اسنے لگانے ہی نہ دی۔

لو جی اب اس میں بد تمیزی کی کیا بات ہے۔

نشرہ نے اسے قابو میں کیا اور صنم نے زبردستی اسکے ہونٹ رنگ دیے "

اسکے بعد وہ آفت کیطرح لگ رہی تھی خود سے خود ہی شرما رہی تھی میں میں

"کہیں نہیں جاؤں گی

یا اللہ بہارے تمہیں نظر نہ لگے" نشرہ نے جلدی سے کاجل اسکے کان کے پیچھے مل دی۔

جبکہ بہارے کو لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی اتنا پریشان وہ شادی کی رات کو نہیں ہوئ تھی جتنا اس وقت کھڑی کانپ رہی تھی۔

" میں میں نہیں جاؤں گی بھلااسطرح کون کسی کے پاس جاتا ہے

"ایک بیوی شوہر اور بھی ناراض شوہر کے پاس اسی طرح جاتی ہے

"تمھیں بڑا پتہ ہے

بہارے غصے سے بولی مجھے توسب پتہ ہے "صنم نے قہقہ لگایااور بہارے نے اسکے بازو پر تھپڑ مارا۔

"میری جان کو آرہی ہے اور تم دونوں ہنس رہی ہوں

بس کل نہ تم زندہ واپس لوٹ آنا" صنم کی شوخیاں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں بھابھی" بہارے رونے والی ہوئی اچھااب تنگ مت کرو۔" نشرہ نے اسے روکااور وہ تینوں باہر نکلی وہ سیدھاامی کے پاس آگئی جو اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوئی تھیں

دیکھیں ان لوگوں نے کیا کیا ہے" وہ بولی جبکہ چہرہ سرخ لباس میں ہلکی ہلکی سرخیاں بکھیر رہا تھا۔

ماشاللہ ماشاللہ "امی واری صدقے ہوئے جارہیں تھیں اسکی نظراتاری سب ہی بہت خوش دیکھ رہے تھے بہارے بھی خوشی دل میں امڈتی محسوس کر رہی تھی یہ سارے احساس انوکھے تھے ہر ڈر خوف سے پرے۔۔۔۔

ہمیشہ لڑ جھگڑ کر ہی سب کچھ کیا تھا آج دل کی ہلچل نہ قابل بیاں تھی نہ جانے وہ اسے دیکھ کر کیا کہے کیا کرے۔

امی کی دعائیں کے ساتھ وہ صفدر کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو گئ۔

صفدر تم مجھ سے خفا ہو" بہارے بولی

جی" وہ فورا منہ پھٹ کڑک لہجے میں بولا۔

ٹھیک ہے میں دارہ کو تمھاری شکایت لگاؤ گی" وہ بھی غصے سے بولی۔

کیوں کیوں لگائیں گی "صفدر ایکدم بڑبڑایا

"تم مجھ سے ناراض ہو تو میں شکایت لگاؤ گی

"تو آپ شکایت دارہ بھائ کو کیوں لگائیں گی آپ مجھے منا سکتی ہیں

اچھا بتاؤ کیسے مناؤ" بہارے مسکرا کر پوچھنے لگی ویسے تو میں پانچ چھ ہزار میں مان جاؤ گا اور ساتھ شرط یہ بھی ہے کہ آپ دارہ بھائی کو نہیں بتائیں گی کہ میں نے آپ سے ماننے کے پانچ چھ ہزار لیے ہیں۔۔۔

"اور دوسری بڑی اہم شرط ہے

بہارے نے ہنسی روکتے ہوئے دوسری شرط معلوم کی۔

آپ مجھ سے وعدہ کریں آئندہ آپ ہمارے گھر سے کبھی نہیں جائیں گی جب سے آئی ہیں لگتا ہی نہیں بھابھی ہیں ہماری سب سے لڑتی جھگڑتی ہیں بلکل وہ ڈرامہ تھا کیا نام تھا اسکا اس میں بھی بہو ہر کسی سے لڑتی ہے" وہ ڈرامے کا نام سوچ رہا تھا بہارے کو بہت گلٹ محسوس ہوا۔

سوری صفدر" وہ جلدی سے بولی۔

"ٹھیک ہے معاف کر دیتا ہوں مگر میری شرطیں ابھی بھی وہیں ہیں اوکے میں پرومیس کرتی ہوں کچھ بھی ہو جائے اب تمھارے گھر سے کہیں نہیں جاؤں گی"

وہ بولی تو صفدر مسکرا دیا۔

"اب لائیں پانچ ہزار دیں

اسنے ہاتھ بڑھایا۔

لیکن میرے پاس تو ہیں نہیں" بہارے نے شانے اچکائے جبکہ منہ بھی بنایا

اب تک دراہ بھائی سے پیسے نہیں لیے آپ نے" وہ چیخا

تو کیا لینے تھے" بہارے حیران ہوئی یار کیسی بیوی ہیں آپ "صفدر ایسے

افسوس کر رہا تھا جیسے سب کچھ بہارے کو اب بس اسی کو سیکھانا پڑے گا۔

میں بتاتا ہوں ابھی آپ جائیں نہ تو سب سے پہلے تو ان سے پیسے لیجے گا یہ جو

شوہر ہوتے ہیں چالاک قسم کے ہوتے ہیں وہ چاہتے ہی یہ ہیں بیویاں لڑ جھگڑ

"کر گھر سے دور رہیں تاکہ انکی جیبیں بھری رہیں واہ جی کیوں۔

وہ آنکھیں نکال کر ایکدم ہاتھ گھما کر بولا بہارے دور ہوئی پسنی الگ چھٹ

رہی تھی۔

بھابھی اب سیریس ہو جائیں مجھے کچھ اچھی وائبز نہیں ارہی یہ دارہ بھائی

" بھوکے مجھے تو مر مر کر دیتے ہیں آپکے لیے میں لڑوں گا

"نہیں نہیں میں لے لوں گی

سچ کہہ رہی ہیں" وہ ایکدم خوشی سے ہاتھ بڑھا گیا

بلکل سچ" ہنستے ہوئے اسنے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارا

گڈ ہو گیا جی" بہارے کھلکھلا کر ہنس دی۔

یہ تو بڑے پیارے رشتے تھے جن سے وہ بھاگ رہی تھی۔

وہ یوں ہی سارے راستے اسے ٹیپس بتاتا رہا اور دارہ کا گھر اگیا وہ گھر نہیں تھا بنگلہ تھا۔

سرخ اینٹوں اور درختوں کی لمبی لمبی شاخوں اور ٹہنیوں میں قید یہ عمارت کافی خوبصورت دیکھ رہی تھی اسے ڈر نہ لگا کیونکہ پورا گھر جگ مگ کر رہا تھا۔

لیکن ایک احساس ہوا تھا اور وہ تھا سردی کا۔

جھرجھری سی آئی تھی اور وہ اندر آ گئی صفدر بھی اترا اور اسکے ساتھ اگیا۔۔

"آپ نے ویسا ہی کرنا ہے جیسے میں نے کہا ہے بھابھی

وہ اسکے کان میں بولا۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے" بہارے نے کہا اور وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو یہ تو واقعی بہت بڑی جگہ تھی۔۔۔

اتنے بڑے گھر میں اس آدمی کو ڈر بھی نہیں لگتا تھا کیا وہ ارد گرد اسکی تصاویر دیکھ رہی تھی۔

لگتا ہے دارہ بھائی کے دوست چلے گئیں ہیں صبح میں آیا تھا تو سب تھے"

صفدر ادھر ادھر جھانکتا بولا۔

بہارے بھی ساتھ ہی چل رہی تھی۔

وہ دونوں چلتے چلتے آگے اگئے جہاں ایک حد نگاہ پلاٹ تھا لمبے اونچے درختوں اور خوبصورتی سے سجے پودوں سے سے بھرا جس کے بیچ میں فقت ایک ہی آدمی کھڑا نظر آرہا تھا اور وہ دارہ سکندر ہی تھا اچانک بہارے کو اپنے رونگٹھے

سے اٹھتے محسوس ہوئے وجہ یہ نہیں تھی اسے سردی لگ رہی تھی وجہ یہ تھی کہ اس اندھیرے بنگلے میں وہ شخص کھڑا تھا اور وہ اس بنگلے کا مالک تھا۔

" لگتا تھا کافی رشوت لیتا ہو گا

خود ہی سوچ کر ہنسی۔

اسے نہیں پتہ تھا اسکا شوہر اتنی بڑی چیز ہے۔

دارہ بھائی دارہ بھائی میں بھی کھیلوں گا پلیز "صفدر کو نہ جانے کیا ہوا ایکدم چیختا ہوا اس کی جانب بھاگنے لگا بہارے گھبرا گئی

حیرانگی سے صفدر کو دیکھا دارہ نے صفدر پر توجہ دیے بنا ایک سڑک سے سفید کھیل golf چھوٹی سی بول پر ہٹ کیا جو اڑتی ہوئی کچھ فاصلے پر جا گیری وہ رہا تھا بہارے کو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آیا اب سمجھ آئی تھی کہ یہ جگہ اتنی روشنیوں میں کیوں تھیں۔

ناٹ گڈ صفدر "پیچھے مڑے بنا دیکھے بنا کہ کوئی اور بھی موجود ہے صفدر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر وہ افسوس سے بولا تھا۔

" یہ شاٹ سیدھا جانا چاہیے تھی بٹ

وہ خود پر افسوس کر رہا تھا

صفدر بہت شوق سے اسے دیکھ رہا تھا دیکھ تو بہارے بھی رہی تھی۔

پہلی بار کسی کو کھیلتے ہوئے دیکھا تھا اور رینگ میں نہ جانے پر افسوس کرتے ہوئے بھی۔

دارہ نے ایک اور بال جو کہ بہت چھوٹی تھی رکھوائی اور دور ہو کر اسپر کاشانہ بنایا اور اسے سٹک سے جیسے ہی ہٹ کیا اور کچھ ہی فاصلے پر زمین میں کھودے

" ایک حول میں سیدھا جا گیری

ایکسیلنٹ " وہ مسکرایا۔

جبکہ صفدر اچھلنے لگا۔

اب میں بھی کھیلوں گا " صفدر نے ضد کی تو وہ ہنستے ہوئے اسے سٹک تھما کر خود

جیسے ہی مڑا پیچھے بہارے کو دیکھ کر ہونٹ سکڑ گئے۔

مسکراہٹ سنجیدگی میں ڈھل گئی۔

فوراپلٹ کر غصے سے صفدر کو دیکھا اسے لگا وہ اسکے پاس ویسے ہی آیا تھا۔

صبح بھی آیا تھا جب وہ یہاں آتا تھا صفدر یوں ہی اس سے دن رات ملنے پہنچ جاتا تھا۔

لیکن وہ بہارے کو لایا تھا اپنے ساتھ مطلب کس خوشی میں بہارے کچھ اندھیرے میں تھی اسکا دل بری طرح دھڑک رہا تھا آج دل کی بے ہنگم دھڑکنوں نے بہارے کے اختیارات سے نکلنے کی ٹھان لی تھی

" چھوڑو اسے "اسنے سٹک لی اور غصے سے گھورنے لگا

"یار میں ابھی مارتا

" سر میں مار دوں گا تمھارے کیوں لائے ہے تم یہاں

بہارے سن رہی تھی وہ جھکا گئ۔

آپی نے کہا تھا" دارہ نے کان کھینچے تو صفدر چیخا۔

" نکلو یہاں سے شرافت سے

بھیا مجھے کھیلنا ہے "صفدر منہ بسورنے لگا

میں مار دوں گا تمھارے اب سزا ہے میری بات نہ ماننے کی نکلو" اسنے بے مروتی کی انتہا کر دی بہارے گھبرا اٹھی کیا وہ اسے بھی نکال دے گا۔

وہ دو قدم دور ہوئ وہ لوگ یہیں ارہے تھے۔

صفدر چیختا رہا مگر دارہ نے سزا دینی تھی تو دی اور اس بے چارے کو باہر نکال دیا۔

بہارے نے تھوک نگلا۔

کیا اب اسکی باری ہے اسے نکال کر وہ پلٹا تو پہلی بار وہ تھر تھر کانپنے لگی وہ جو اس سے لڑ بھیڑ کر زندگی گزار رہی تھی جس نے اسکے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مارا تھا وہ تب بھی نہیں ڈری تھی اس وقت کانپ رہی تھی وہ اسی کے پاس ارہا تھا۔۔۔

کیااب اسکی باری ہے اسے نکال کر وہ پلٹا تو پہلی بار وہ تھر تھر کانپنے لگی وہ جو اس سے لڑ بھیڑ کر زندگی گزار رہی تھی جس نے اسکے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مارا تھا وہ تب بھی نہیں ڈری تھی اس وقت کانپ رہی تھی وہ اسی کے پاس ارہا تھا ۔۔۔۔جتنے دارہ قدم آگے لیتا اتنے ہی قدم بہارے پیچھے لیتی جارہی تھی۔

اسکا چہرہ ڈل لائیٹس کے قریب جارہا تھا اور جس طرح وہ پیچھے ہٹ کر روشنیوں کی جانب بڑھ رہی تھی دارہ پر اسکا چہرہ اتنا واضح ہو رہا تھا۔

سخت دیوار جب اسکی پشت سے ٹکرائی تو گھبرا کر اسنے اپنے پیچھے سرخ اینٹوں کی دیوار کو چھوا۔

معلوم نہیں کیوں وہ اس وقت اس سے چھپنا چاہ رہی تھی۔

دارہ البتہ عین اسکے سامنے بس کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔

بہارے کو اپنی سانوں میں بھاری پن محسوس ہونے لگا اسنے اپنی گردن کو بے ساختہ چھوا۔

یہ سارے مناظر دارہ خاموشی سے کھڑا دیکھ رہا تھا اسکی اتھل پتھل سانسیں اسکی بے چینی۔

جبکہ دوسری طرف اسکی نظریں اسکے سرخ لبوں پر ٹھر گئیں جو پہلے ہی ہر وقت سرخی مائل رہتے تھے پھر وہ آج انھیں رنگ کرا اسکے پاس اگئی تھی۔

اور اس لیپسٹک سے وہ تل جو دارہ کی توجہ کا ہمیشہ مرکز رہا تھا وہ چھپ رہا تھا۔

دارہ نے اسکی اٹھتیں گیرتیں پلکوں کو غور سے دیکھا۔

اسکے دل و دماغ میں بہارے کے لیے غصہ تھا اور بے حد غصہ تھا شاید وہ اسی وجہ سے گھر بھی نہیں لوٹ رہا تھا۔

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکے غصے سے امی کی طبعیت پر ہوئی اثر پڑے

کیونکہ ڈاکٹرز نے ہی کہا تھا کہ امی کا خیال رکھنا ہے انکا دل کمزور ہے تبھی اپنے غصے کو دبا کر وہ یہاں تھا اکیلا۔۔۔

بہارے کو لگا اسکا گلا سوکھ رہا ہو۔۔اسکی نظروں نے ہی اسکو موم کی طرح پگھلانا شروع کر دیا تھا دارہ نے دو قدم مزید اسکی جانب اٹھائے بہارے مزید پیچھے ہونے لگی جیسے دیوار میں اسکے لیے کوئ جگہ بن جائے گی۔

اور دارہ اس ہلکے سے لیمپ کے بلکل نیچے اگیا۔

جہاں سے بہارے کے قیامت خیز حسن سامنے تھا اسکا تل چھپا چھپا مسکرا رہا تھا جو ہمیشہ سے دارہ کے دل کی ایک بیٹ میس کرتا تھا۔

اسنے ہاتھ بڑھا کر بہارے کا گردن کو چھوتا ہاتھ اپنے ہاتھ میں سختی سے جکڑ لیا

۔

بہارے نے بے ساختہ اسکی جانب نگاہ اٹھائ۔

دارہ اسکے حسین چہرے کو دوسری ہاتھ سے تھام کر جھٹکے سے اسکا چہرہ اوپر کر گیا بہارے کی دھڑکنوں کے شور نے جیسے ارد گرد ایک حسین میوزک بنا دیا تھا۔

اسکے ہاتھ کانپ اٹھے تھے وجود سردی سے شل ہونے لگا اور ایسا لگا وہ ابھی چکرا کر گیر جائے گی۔

کیا کرنے آئی ہو یہاں" سرد لہجے میں دریافت کیا جبکہ بہارے نے خشک ہوتے لبوں کو زبان پھیر کر تر کیا اور اسکی جانب سے جو نگاہ چرا رہی تھی اسکی طرف دیکھا دارہ کی نگاہ اسکے تل پر تھی اسنے انگوٹھے سے اسکے ہونٹوں کو سختی سے رگڑ دیا لیپسٹک اسکے گالوں پر پھیل گئ۔

بہارے کچھ نہیں بولی۔

بتاؤ مجھے کیوں آئی ہو اپنے ابا کے گھر میں کیوں نہیں رہتی تم۔" وہ سختی سے سوال کر رہا تھا۔

"م۔۔۔میں

شششش" اسنے بے دردی سے اسے بولنے سے ٹوک دیا دارہ کی آنکھوں میں جیسے الگ ہی بات تھی اسے محسوس ہی نہ ہوا وہ اسی دارہ سے مل رہی ہے جو

اسکے ساتھ رہتا تھا یہ واقعی کافی الگ تھا اب بہارے کی زبان ہی نہیں اٹھ رہی تھی اسکا اتنا اثر تھا ماحول پر کے وہ خود کو بے حد کمزور محسوس کر رہی تھی۔

تمھیں بولنے کی اجازت نہیں" وہ جس انداز میں بولا تھا بہارے ایکدم

چونک کر اسکی جانب دیکھنے لگی

ک۔۔۔کیا وہ ڈرنک تھا" وہ آنکھیں پھاڑے اسکیطرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں اسنے کبھی نہیں دیکھا تھا اسکا وہم ہو سکتا ہے۔

"ایم سوری۔۔میں نے غلط

سوری کا مطلب بھی جانتی ہو" ایکدم غصے سے بولتے اسنے جھٹکے سے اسکا رخ اپنی جانب سے موڑ دیا کہ اسکی پشت اسکے سینے سے ٹکرائی۔

۔۔دارہ م۔۔۔مجھے

۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ س۔۔سے" بہارے واقعی گھبرا رہی تھی تبھی اٹکتے ہوئے بولی۔

تو تمھیں یہاں وہ بھی اس وقت آنا نہیں چاہیے تھا" بہارے کو لگا اسکے بال اسکی گردن پر سے سرک گئیں ہوں اور دارہ کا دھڑکتا ہوا دل اسکے اوسان خطا کرنے لگا وہ بے ساختہ دونوں ہاتھوں سے دیوار کو تھام گئ۔

اسکی سانسوں کا ارتاش بہت تیز تھا۔

تیز تو اسکا بھی تنفس تھا جو دونوں کو ہی شاید بیگانہ کر رہا تھا۔

بہارے سارا وزن اسپر چھوڑ چکی تھی اور اسی دوران دارہ اسے چھوڑ کر اس سے دور ہو گیا۔

دور ہوتا جا کر صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ بہارے لہرا کر زمین بوس ہو گئ ایکدم زمین پر گیرنے سے اسکے پاؤں اور گھٹنوں پر چوٹ لگی۔

تو اسکے منہ سے آہ نکلی۔

اسنے دارہ کی جانب دیکھا جس نے سیگریٹ سلگا کر لبوں میں دبالی وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی وہ کیا سیگریٹ بھی پیتا تھا۔

تمھیں کیالگایہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر میرے سامنے اجاؤ گی تو میں تمھاری محبت میں پاگل ہو جو سب بھول کر اس سیاہ ٹھنڈی رات کو حسین بنانا شروع کر دوں گا تم بیوقوف ہو شاید بہت "اسنے کش لیااور سنجیدگی سے لائیٹر کو ہاتھ میں گھمانے لگا۔

بہارے زمین پر سے اٹھی اور اسکے پاس جانے لگی۔

ای۔۔ایسا نہیں ہے میں۔۔میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں "بہارے نے سر جھکایا جبکہ لہجہ بھیگنے لگا اسکے سخت گیر رویے پر۔۔

ادھر آؤ "اسنے انگلی کے اشارے سے اسے قریب بلایا خیر سچ تو یہ بھی تھا کہ وہ اسے بے ایمان کرنے کے تو پورے طریقے اپنا کر آئی تھی۔

بہارے اسکی جانب اگئی۔

اور اسی کے ساتھ بیٹھ گئی۔

جبکہ دارہ نے بے ساختہ ہی اسکے بالوں کو۔اپنی مٹھی میں سختی سے قید کر لیا۔

میں اسے غلطی نہیں گناہ سمجھتا ہوں یہ گناہ ہے میری نظر میں کہ میری عورت۔۔کسی اور مرد کے سینے سے جا لگے۔۔اور وہ بھی میری بہن اور ایک غیر لڑکی کے سامنے تم مجھے میری اوقات یاد دلا رہی تھی"

وہ دھوئیں بھرے منہ سے بول رہا تھا بہارے کی آنکھوں میں یہ دھواں جا رہا تھا جس سے اسکی آنکھوں سے پانی بہنے لگا دوسرا اسے رونے بھی ارہا تھا۔ اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔

"میں کیا تم" وہ ایکدم چیخا کل سے اب تک وہ جس طرح کڑھ رہا تھا یہ وہی جانتا تھا۔ تم جانتی ہو یہ ساری داستان مجھے صفدر نے بتائی ہے مطلب تم نے کسی کا لحاظ نہیں رکھا تمھیں ہوش ہی نہیں رہا تم کس کی بیوی ہو دارہ سکندر سڑک چھاپ نہیں ہے بہارے سکندر۔" انگلیاں ٹھاکر وہ بولا جبکہ دوسری انگلی میں سیگریٹ قید تھی اور آنکھیں نکال کر وہ بولا۔

"م۔۔میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔

تمھیں بہت شوق ہے میرے گھر سے جانے کا تم ایک بار ہی چلی جاؤ ویسے بھی میں تمھارے بارے میں فیصلہ کرنے کا سوچ چکا ہوں" اسنے ترچھی نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

ک۔۔۔کیا کیا کہہ رہے ہیں" وہ پلٹی۔۔آنکھوں میں حیرانگی کے ساتھ ساتھ بہت سارے آنسوں نے جگہ بنالی۔

سچ کہہ رہا ہوں میں فیصلہ کر چکا ہوں اور جلد ہی یہ فیصلہ تم تک بھی پہنچ جائے گا ان تکلفات کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔گارڈز باہر ہوں گے چلی جاؤ یہاں سے"

وہ بے لچک لہجے میں بولا۔

بہارے شاکڈ ہو گئی۔

وہ اسے طلاق دے گا شادی اسنے کیسے کی تھی۔

نہ اسکے ساتھ اکر بیٹھا نہ اسے لینے آیا نہ ہی اسے یہ احساس ہونے دیا ایک لمہہ بھی کہ ان کی شادی ہو رہی ہے اور آج وہ اسے یہ کہہ رہا تھا وہ اسے طلاق دے گا۔۔۔

مطلب اپنی شادی کے دو ماہ بعد ہی اسکی طلاق ہو جائے گی پہلے وہ کم بے عزت ہوئی تھی جو وہ اسے مزید بے عزت کر رہا تھا

" بہارے کی تمام حسیں جاگ اٹھیں تھیں اور دماغ میں غصہ سوار ہونے لگا وہ بے ساختہ اسکا گریبان دونوں ہاتھوں سے جکڑ گئ۔

اور اپنی آنسوں سے تر آنکھوں کو اسکی آنکھوں میں گاڑ دیا۔

آپ مجھے طالق دیں گے " وہ غصے سے چیخی۔

دارہ نے ایک آئی برو اچکائ

یہ طلاق والی بات تو اسنے نہیں کی تھی " وہ سوچنے لگا۔

اور پھر ایکدم کلک ہوا کہ وہ فیصلے کو طلاق سمجھ رہی ہے جبکہ اسنے فیصلہ اسکے اباجی سے کرانا تھا کہ وہ ان حرکتوں سے پرہیز کرے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔

دارہ سمجھتے ہوئے۔۔اسے گھورنے لگا۔

آپ آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو خود بڑے اچھے ہیں نہ میرے ساتھ شادی سے لے کر اب تک زہر لگتے ہیں آپ مجھے آپکو کیا لگتا ہے آپکے طلاق دینے سے مجھے تکلیف ہو گئی ٹھیک ہے ویسے میرے ساتھ کون ہے جو آپ ہوں گے چھوڑ دیں اچھی بات ہے اسی بات پر چھوڑ دیں سارا قصور ہی میرا ہے کہ میں اپکی طرف آنے کا آپکی طرف قدم بڑھانے کا سوچتی بھی ہوں۔

میرا ہی قصور ہے میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں ویسے بھی سب مجھے ہی ذلیل " کرتے ہیں تو ایک آپ اور سہی

وہ اسکا گریبان چھوڑتی اٹھی۔

اور اپنے گالوں کو صاف کرتی غصے سے وہاں سے جاتی کہ اسکی کلائی دارہ نے جکڑ لی۔۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے "وہ سنجیدگی سے سرد لہجے میں بولا۔

" چھوڑیں مجھے

وہ نخرہ دیکھانے لگی

تمیز سے بیٹھو ادھر کم عقل پھوڑ اور بیوقوف عورت ہو تم" وہ اسکی خوبیاں گنوانے لگا۔

"میں

شششش چپ بلکل چپ" دارہ نے ڈپٹ دیا۔

آپ" وہ پھر سے بولنے لگی کہ دارہ نے گھور کر دیکھا۔

ذرا تمھاری آنکھوں میں شرمندگی نہیں ہے اپنے کیے پر الٹا میرے سر پر ناچنے کے لیے تیار ہو تم میری ایک بات سنو بہارے میرے نام کو تمھارے پیچھے سے تو کوئی ہٹانے سے رہا یہ سکندر تمھارے ماتھے کا ٹھپا ہے" اسنے اسکے ماتھے پر ہتھیلی ماری۔

ابھی تو کہا ہے طلاق دیں گے" بہارے نے کہا۔

شیٹ آپ منع کیا ہے نہ نہیں بولنا تم نے" وہ پھر سے ڈپٹ گیا جبکہ بہارے منہ بنا کر بیٹھ گئی دارہ نے گہرہ سانس بھرا یہ لڑکی یہاں اسے منانے آئی تھی

۔

وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر جو دارہ شاید تھام چکا تھا پیچھے ہو کر بیٹھ گیا ٹھیک ہے وہ اگر نخرے والی تھی تو گھمنڈ اس میں بھی بہت تھا۔

اسنے سیگریٹ کو لبوں میں دبالیا اور سامنے دیورا کو گھورتے ہوئے سیگریٹ کے کش لگانے لگا ایسے جیسے اس سے اہم کام ہی کوئی نہ ہو۔۔۔

بہارے نے کچھ دیر انتظار کیا اور جب دارہ کا کوئی ریسپونس نہیں ملا تو وہ مڑ کر اسکی صورت دیکھنے لگی

ایم سوری نہ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی میں میں بس جزباتی ہو گئی تھی۔۔ مجھے پتہ نہیں چلا میں سچ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔" وہ بھیگی بھیگی نظروں سے دارہ کی جانب دیکھنے لگی دارہ خود کو اسکی جانب دیکھنے سے بچا نہیں سکا۔

جھوٹ اور بکواس نہ کرو میرے ساتھ کیونکہ میں تمھارے جال میں
پھنسانے والا آدمی نہیں ہوں اور یہ جو بلال ہے نہ اسکا تو انجام تم سمیت تمھارا
خاندان دیکھے گا" وہ غصے سے بولا۔
اپکو آپکو کیا ہو گیا ہے میں کہہ تو رہی ہو آئندہ ایسا نہیں کروں گی وعدہ لے
لیں" اسنے ہاتھ آگے بڑھا دیا
دارہ نے اسکا وہی ہاتھ موڑ دیا۔
آہ دارہ میرا ہاتھ" وہ بے ساختہ چلا اٹھی
چلو ٹھیک ہے بہارے آج وعدہ کرو شاید تمھارے لیے ان وعدوں کے بعد
"گنجائش بن جائے میرے دل میں
اسے تکلیف تو بہت ہو رہی تھی بنا مروت کے اسکا مکمل ہاتھ موڑ جو رکھا تھا
اسنے اسے لگا اسکی کلائی کی ہڈی ہی تڑخ جائے گی۔

وعدہ کرو تم دارہ سکندر کے علاؤہ کسی کو اپنا آپ چھونے نہیں دو گی" اسکے کان کے قریب اسکی سنسناتی آواز بہارے کے جسم کا رواں رواں کھڑا کر گئ تھی۔

اسکا حلق خشک ہو گیا جسے وہ بار بار تر کر رہی تھی۔

اسکی آنکھوں میں ایک منظر لہرا گیا

جس میں وہ چلا چلا کر خود کو کسی سے بچانا چاہ رہی تھی۔

لیکن وہ بچا نہیں پا رہی تھی۔

کرو وعدہ" دارہ نے اسے جھنجھوڑا وہ ایکدم ہوش میں آئ۔

ن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ نظیں چ۔۔۔ چھو۔۔۔ چھونے

۔۔د۔دوں گی میں میں وعدہ کر۔۔۔ کرتی ہوں آپ۔۔۔اپ کے۔۔علاوہ م۔۔مجھے کب۔۔ کبجی کسی۔۔۔نے نہی۔۔ نہیں چھوا" گالوں پر بہتے آنسوں اور گھٹتی سانسیں اسنے خود میں ہی جیسے ضبط کر لیں۔

دارہ کی جانب سے پشت تھی اسکی تبھی وہ جان نہیں سکا۔۔اسکی آنکھوں کی تکلیف کو دیکھ نہیں سکا۔

بار بار میرا گھر چھوڑ کر نہیں بھاگوں گی سخت زہر لگتی ہو جب یہ دھمکی دیتی ہو میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔"وہ غصے سے بھنایا۔

جبکہ بہارے نے اسکی گرفت خود پر ڈھیلی محسوس کی تو وہ ایکدم پلٹی اور داری کے سینے میں خود کو چھپالیا وہ اسکے سینے پر سر رکھے اس سی میں خود کو چھپاتی بولی۔

کہیں نہیں جاؤں گی اب اب کہیں نہیں جاؤں گی"وہ ضدی بچے کیطرح بولی تھی

دارہ حیران رہ گیا اس عمل کی تواضع جو نہیں تھی۔

نہ جانے کیوں اسے کچھ ایسا احساس ہونے لگا جیسے وہ ڈر رہی ہو۔

لائٹیں تو ساری ہی کھلیں تھیں۔

محبت کرو گی تو صرف مجھ سے۔۔۔ تمھارے اس تل کو چھونے کا حق صرف مجھے ہو گا تمھاری آنکھوں میں تمھاری سانسوں میں تمھارے لبوں پر زبان کے حروف پر دارہ سکندر راج کرے گا۔

وہ اسکا چہرہ اپنی جانب اٹھاتے بول رہا تھا۔ "

جبکہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ کا احساس بھی دلایا۔

وہ کسی گڑیا کیطرح اسکے بازؤں کے حلقے میں چھپی چھپی سی لگ رہی تھی۔

صرف آپ" وہ بس اتنا ہی بولی تھی دارہ کو اسکا یہ ڈھیلا اور اسطرح ڈھلنے کی وجہ کا علم نہیں تھا مگر اس وقت اسکی مسکراہٹ نے گویا بہارے کو بھی بتایا تھا کہ وہ کتنا خوش ہوا تھا۔

آپ نے محبت کا ذکر کیا ہے" اچانک ابھی وہ اسکے اسی تل پر جھوک کر اسکے رنگوں کو خود میں سمو لیتا کہ بہارے آنکھیں بند کرتی بولی۔

ہاں محبت" دارہ اسکو اپنی دسترس میں پا کر جیسے حواس گنوا رہا تھا۔

اسکی ہار دارہ کو جیت نہیں اسکے آگے ڈھیر کر رہی تھی اسکو بہارے سے زیادہ ہرا رہی تھی وہ اسکی پناہوں میں اسکی قید میں موم سی لڑکی بنی ہوئ تھی جسے اس قید سے نکلنا ہی نہیں تھا۔

کیا آپ کو مجھ سے ہے" بہارے نے آنکھیں کھولیں دارہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

کچھ باتوں کے راز تھے جنھیں وہ کھلوانا چاہتی تھی۔

مگر وہ بے بس تھا مجبور نہیں۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

تمھیں مجھ سے ہے" سوال پر سوال داغ کر اسکے بالوں کی لٹوں کو اپنی انگلی کی پور سے سنوارا۔

اور بے ساختہ دونوں کی ہنسی چھوٹ گئ۔

یہ عجیب تو تھا مگر حقیقت تھی بہارے لبوں پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی جبکہ دارہ اس سے دور ہوا اور آدھی سیگریٹ کا گھیرہ کش بھرا۔

اس سوال کا جواب آپکو ابھی نہیں ملے گا" بہارے سیدھی ہوئ۔

تو مجھ سے بھی پھر کبھی لے لینا" دارہ نے سارا دھواں اسکے منہ پر چھوڑ دیا۔

جسے بہارے نے ہاتھ کی مدد سے ہٹایا۔

مجھے سمو کر بہت برے لگتے ہیں" وہ ناگواری سے بولی۔

میں تو تمھیں ویسے بھی پسند نہیں ہوں اچھی بات ہے" وہ شانے اچکا گیا۔

ایسا بھی نہیں" وہ مدھم آواز میں بولی۔

واٹ" دارہ نے اسکی جانب سر گھمایا۔

کچھ نہیں" بہارے نفی کر گئ۔

ذرا اونچا بولیں گی محترمہ" وہ کان اسکے قریب کرنے لگا جبکہ بہارے دور ہو گئ۔

یہ آپکا گھر ہے" اسنے ادھر ادھر دیکھا۔

ہمم" وہ دوسری سیگریٹ سلگھاتے ہوئے بولا۔

یہ بہت خوبصورت ہے" اسنے تعریف کی۔

دارہ سر ہلانے لگا

آپ اتنے امیر ہیں مجھے پتہ نہیں تھا" وہ مسکرا کر دیکھنے لگ دارہ ہنس دیا۔

عام بات ہے تم تو شاید پیدا ہی سونے کے نوالے کھاتی ہوئی ہو گی میں نے البتہ یہ سب اپنی محنت سے کھڑا کیا یے بائے داوے یہ حکومتی گھر ہے جسے میں نے یہ نقشہ دیا ہوا ہے جب میں ریٹائیر ڈ ہو گا تو یہ گھر بھی میرا نہیں رہے گا تو اتنا بھی امیر نہ سمجھو مجھے" وہ حقیقت بیان کرتے ہوئے بولا۔

پھر آپ اس گھر کو خرید لینا یہ مجھے اچھا لگ گیا ہے۔" وہ بولی تو دارہ ہنس دیا۔

کل تک اسنے یہ سب نہیں سوچا تھا کہ وہ اسکے پاس یوں اسے منانے آئے گی

۔

میں نے آج آپکے لیے اپنے ہاتھوں سے کوفتے بنائے تھے" بہارے کو یاد آیا تو گھور کر بولی۔

شکر ہے میں زہریلا کھانا کھانے سے بچ گیا" دارہ نے سینے پر ہاتھ رکھا بہارے نے آنکھیں نکالیں۔۔

ایکسکیوزمی مسٹر دارہ وہ بہت اچھے بنے تھے امی نے میری بہت تعریف کی تھی معلوم بھی ہے "وہ فخر سے بتانے لگی

تو ادھر آکر امی کے بیٹے کو بھی اپنی تعریف کا موقع دو آئی پرومیس زہریلے کوفتے تمھارے ہاتھ سے ہی کھاؤ گا" وہ آئی آبرو آچکا کر اسے چیلنج کرتا بولا۔

جبکہ بہارے ایکدم جیسے منمنا گی اُسکی جانب سے رخ ہی موڑ لیا۔

" آپ گولف کھیلتے ہیں یہ بہت امیزنگ تھا

اسے واقعی یہ بہت اچھا لگا وہ گولف کھیلتا تھا یہ کھیل کتنا انوکھا سا تھا۔۔۔۔

آپ مجھے بھی سیکھائیں گے" وہ ایکسائٹیڈ سی بولی۔

دارہ نے گھیرہ سانس بھرا۔

پھر کبھی" اسنے اٹھتے ہوئے کہا۔

دو سیگریٹ پی چکا تھا اور اب اس لڑکی کی طرف دھیان بھٹک بھٹک کر جارہا تھا۔

اچھا مجھے بھوک بھی لگی ہے ہم باہر چلیں اس دن کیطرح" وہ جوش سے بولی

۔

"ہیلو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے

اسنے موڈ بنا کر کہا۔

پلیز اب دیکھیں اگر میں اچھی بیوی بنوں گی تو آپکو بھی اچھا شوہر بننا چاہیے"

وہ بلیک میلنگ پر اتری

یہ تمھارا پلین ہے کہ تم اچھی بیوی بننا چاہتی ہو میں نے ایسا ابھی کچھ نہیں سوچا

"میں تو ویسا ہی ہوں بہارے فوارے

وہ بڑی بڑی گلاس وال پر پردے ڈالتا بولا۔

سردی سے جسم شل ہو رہا تھا اب رات تھی اور وہ موٹے لباس میں نہیں تھا

تبھی سردی کا احساس ذرا زیادہ ہو رہا تھا اوپر سے اس گھر میں سردی کا احساس

اپنے آپ ہی زیادہ ہوتا تھا۔

بے حد بد تمیز ہیں آپ تو" بہارے ناک سکیڑ کر بولی

ابھی تم نے دیکھی ہی کہاں ہے میری بد تمیزی ویسے تمھیں کس نے کہا تھا یہ لال خون کی ڈریپ بن کر اجاؤ میرے پاس" وہ ایکدم اسے بازؤں میں آچک چکا تھا۔

دارہ" بہارے شاکڈ ہی رہ گئ۔

بہت دنوں بعد موقع ملا ہے کوئ بیوقوف ہی کم عقل ہی اس موقعے کو گنوانے گا اور میں بلکل بیوقوف نہیں ہوں" مدھم آواز میں اسکے کان کے قریب وہ بولا۔۔۔

بہارے کا چہرہ لال سرخ ہو گیا دارہ جبکہ اسے یوں ہی بازؤں میں لیے اوپر کی جانب چلنے لگا اوپر ایک کمرے میں وہ دونوں داخل ہوئے تو کمرے میں مکمل اندھیرہ تھا

ی۔۔یہاں اندھیرہ کیوں ہے" وہ بے چینی سے بولی۔

ٹیک ایٹ ایزی میں یہیں ہوں" دارہ نے اسے جیسے احساس دلایا اور تمام لائٹس ایک ہاتھ مار کر کھول لیں کمرہ جگمگا اٹھا اسکا چہرہ نارمل ہو گیا۔

م۔۔۔مجھے مجھے سچ میں بھوک لگی ہے آپ آپ سیریس ہی نہیں ہو رہے"
وہ تو بھوکی ہی تھی ناشتہ بھی جوش جوش میں تھوڑا سا کیا تھا اور اب تک کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔

" جو لڑکی دو دن میرا خون پی چکی ہو اسے خوراک کی ضرورت نہیں
دارہ نے سوفٹ لائٹس اون کیں اور ٹیرس کا دروازہ بند کر دیا۔
اس خیال کے تحت وہ ڈر نہ جائے۔
میں نے کوئی خون نہیں پیا ہے مجھے سچ میں بھوک لگی ہے پلیز کچھ اور کر دیں
"نہ
بہارے" وہ غصے سے پلٹا۔
آواز نہ نکلے اب تمھاری" انگلی اٹھا کر اسے چپ رہنے کا کہتے اسنے ارد گرد کے ماحول سے مطمئین ہوتے ہوئے بیڈ کی جانب دیکھا وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی
اس وقت جو اسکے جزبات اس لڑکی کے لیے وہ رہے تھے ایک پرسنٹ بھی
اس بات کا خیال اس لڑکی کو نہیں تھا

یہ اس چاکلیٹ سے زیادہ کچھ نہیں ملے گا تمھیں منہ بنانا بند کرو اب "اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے اسنے چاکلیٹ کھول کر اسکو تھمادی۔

آپ بھی کھاتے ہیں "بہارے حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

میٹنگ سے پہلے لے لیتا ہوں ایکٹیور کھتی ہے "اسنے لیٹتے ہوئے بتایا بہارے کی جانب اب بھی دیکھ رہا تھا۔

جبکہ بہارے ایسے چاکلیٹ کھا رہی تھی جیسے آج رات ختم کرنے کا ارادہ ہی نہ رکھتی ہو۔

اب بس کرو "دارہ نے خود ہی زچ ہو کر کھینچا اور اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔

بہارے اسکے سینے سے اگی دارہ کو اس میں سے اٹھتی اپنی مہک بے حد حسین لگی تھی اسنے ایکدم ہی اسپر حملہ کیا اور اسپر حاوی ہونے لگا اسپر اپنے بے شمار جزبات کا طوفان جیسے برسات کیطرح برسانے لگا بہارے آنکھیں بند کر گئیں مگر اپنے بچاؤ کے لیے اسنے ہاتھ اپنے کان کے نیچے رکھا ہی تھا کہ دارہ نے وہ ہاتھ جکڑ کر اس سے دور کر دیے۔

وہ نشے میں نہیں تھا مگر وہ لڑکی بھکار ہی تھی۔۔۔۔۔

دارہ نے اسکے بالوں میں ہاتھوں کو پھنسایا اور ایکدم اسکے چہرے پر جھکا وہ خود کو مطمئین کر رہا تھا اپنی خواہش پوری کر رہا تھا اسے اپنا بننے پر مجبور کر رہا تھا رفتہ رفتہ اسکے ہر عمل نے شدت اختیار کر لی بہارے آج اسکی اس قید سے بھاگنے کی نہیں سوچ رہی تھی وہ خود اپنے دل سے خود کو اسکے حوالے کر چکی تھی اسنے محبت کا سوال کیا تھا۔

وہ جب اپنے دل میں اس سوال کا جواب پانے کو جھانکتے تو شاید اپنے دل کو اسکے آگے مجبور پاتی تبھی وہ جھانکتے ہوئے جھجھک رہی تھی اور شاید تبھی جواب نہیں دے پائ تھی۔

دارہ ان لمھوں کو طویل تر کر دینا چاہتا تھا۔

اور اس نے کیا بھی بلکل ایسا ہی تھا ان لمحات کے طویل ہونے کی گواہ پہلی اذان تھی۔

اسنے خمار زدہ نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا جو گھیرے سانس بھر رہی تھی نیند میں ڈوبی ڈوبی سی آنکھیں بس جیسے سونے کو بے چین تھی۔

میں محبت نہیں تمھیں عشق کر کے دیکھاو گا تم میری ہونے کا سوچو تو سہی۔"

اسکی پیشانی کو چھوتے وہ چاہت سے بولا تھا۔

یہ عشق کیا ہے" وہ بند ہوتی آنکھوں سے سوال کر گئ۔

جو لفظوں میں بیان نہ ہو اسی پاگل پن کو میری نظر میں عشق کا نام دیا گیا ہے۔

"اسکے وجود کو سفید لحاف میں ڈھانپتے وہ خود میں اسے سمیٹتے اسکے کان کے قریب بولا اور بہارے نے آنکھیں بند کر لیں۔

جبکہ دارہ بھی جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔۔۔

وہ لوگ پنڈی میں تھے اور کراچی سے تو کی گنا زیادہ یہاں پنڈی میں سردی تھی کہ اسے لگا سردی سے ٹھٹھر ٹھٹھر کر مر جائے گی کیونکہ وہ کبھی شہر سے

باہر نہیں گئی تھی تبھی اسکے لیے بہت زیادہ سردی تھی یہ ارتاش یہاں آتے ہی کام میں مصروف ہو گیا تھا کہ ان دونوں کو ایک دن بھی اپنے لیے فرصت نہیں ملی تھی وہ گھر پر ہوتی وہ رات گئے آتا اور تھک کر سو جاتا۔

ابھی بھی وہ سو رہا تھا آج جلدی نہیں اٹھا تھا۔

جبکہ سوہائے مسکراتی نظروں سے دور دیکھتے پہاڑوں کو دیکھنے لگی۔

ہریالی ہی ہریالی تھی منظر خوبصورت تھا اسنے اپنے آپ کو ایک سفید شال جس پر جابجا سرخ پھول بنے تھے اس میں لپیٹا ہوا تھا شاید چھٹی تھی اسکی آج تبھی وہ سکون سے سو رہا تھا رات بھی تب آیا تھا جب وہ سو چکی تھی اسنے گہیرہ سانس بھرا۔

اور ابھی پلٹتی ہی کہ کسی کے بازؤں اپنے ارد گرد محسوس ہوئے تو اسے احساس ہوا کہ ارتاش ہی ہے۔

ارتاش۔" بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا۔

ہمم" وہ نیند میں ہی تھا جیسے۔۔۔

آپ اٹھ گئے تھوڑی دیر اور سو جاتے تین دن سے آپ کاموں میں مصروف تھے" وہ بولی اور مسکرادی کتنا ہلکا پھلکا سا محسوس ہو رہا تھا نہ کوئ غم نہ فکر نہ کسی چیز کی پرواہ وہ اسکے ساتھ تھا اور کیا چاہیے تھا وہ بہت اپنے رب کا شکر ادا کرتی تھی۔

اگر آج وہ کسی اور کی ہو جاتی تو کس کس طرح خود کو مارتی

اپنے آپ کو اور ارتاش۔۔اسکو کیسے دیکھتی جب وہ اسے ان نظروں سے دیکھتا جب وہ اسے بے وفا کہتا وہ ہر حال میں اسکے ساتھ وفا نبھانا چاہتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی شہروز اور نشرہ جیسا انکا حال ہو یہ بہارے اور دارہ کیطرح انکا رشتہ الجھ کر رہ جائے

یہ ہی تو پرو بلم ہے تین دن سے تمھاری صورت دیکھنا نصیب نہیں ہو رہی شکر ہے آج چھٹی ہے میری" وہ اسکے شانے پر ٹھوڑی رکھتا اسکے گرد بازؤں کا گھیرہ سخت کر گیا۔

سوہائے نے اپنے ہاتھ میں موجود چائے کا کپ اسکے ہونٹوں سے لگا دیا

گرم گرم چائے کا کپ لبوں سے لگتے ہی وہ ایکدم جھٹکا کھا کر دور ہوا اور سوہائے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔

ارتاش اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔۔

نہیں نہیں مجھے لگا آپ چائے پیے گئے میں نے سچ جان بوجھ کر نہیں کیا" وہ بری طرح ہنستے ہوئے اسے بتا رہی تھی مگر ارتاش نے اسے انگلی کے اشارے سے قریب بلایا۔

ادھر آؤ" جبکہ سوہائے جگہ سے نہ ہلی تو وہ بھڑک کر بولا۔

سوہائے اسکے قریب گئی ارتاش نے اسکے ہاتھ سے کپ لیا اور تھوڑے فاصلے پر رکھی ٹیبل پر رکھ دیا۔

" بتاتا ہوں تمھیں

بابا سچ کہہ رہی ہوں مجھے لگا آپ چائے پیئیں گے" وہ اسکے غصے سے گھورنے پر اسکے چہرے پر اپنی انگلیوں سے سطر کھینچنے لگی۔

ارتاش نے جھک کر اسکی پیشانی چوم لی۔

کتنا افسوس ہے مجھے مجھ پر۔۔۔شادی بھی کی اور اب تک کنواروں کیطرح

" پھیر رہا ہوں ویسے تمھیں مجھ پر ترس کیوں نہیں آیا

وہ افسوس سے بولا۔

آپ ہی موڈ بنائے پھیرتے تھے "وہ آہستگی سے بولی ارتاش نے گھیرہ سانس

بھرا۔

تمھاری ماں کے کام ہیں یہ وہ ہی ہمارے بیچ میں پھسنی ہوئی ہیں باقی سب کا تو

پتہ صاف کر دیا ہے میں نے "سر جھٹک کر وہ بولا۔بہت غلط بات ہے ارتاش

"آپ امی کو امی جی بھی تو کہہ سکتے ہیں

امی جی "وہ کھل کر اسکی نقل اتارتا ہنسا۔

وہ مجھے بیٹا تو دور کی بات داماد ہی سمجھ لیں بڑی بات ہے "وہ سر جھٹک کر بولا

۔

"وہ آپکو بیٹا ہی سمجھتی ہیں آپ بلاوجہ خفا ہوتے ہیں

وہ اسکی پیشانی پر پھیلے بالوں کو سنوارنے لگی۔۔۔۔

"تواہتشام کو بیچ میں کیوں لے کر آئیں

مگر اہتشام کا چیپٹر تو کلوز ہو گیا ہے" وہ نرمی سے بولی۔

ارتاش خاموش وہ گیا وہ ہی جانتا تھا کتنا کلوز ہوا ہے کتنا نہیں۔

" خیر چلو اندر اتنی سردی میں باہر کھڑی ہو

وہ جھکا اور اسے بازؤں میں اچک لیا۔

ارتاش" وہ گڑ بڑا کر بولی۔

کیا ارتاش" وہ لاپرواہی سے کہتا اسے اندر لے جانے لگا یہ چھوٹا سا فلیٹ ٹائیپ گھر تھا جس میں دو ہی کمرے اوپن کچن اور لاونج تھا وہ اندر آئے تو سردی کا احساس ذرا تھوڑا کم سا لگا وہ اسے کچن میں لے آیا۔

" کوئی دیکھ لے گا

یہاں بھی" وہ ہنسا اسکی بیوقوفی پر۔

پھر بھی کتنی چھوٹی چھوٹی دیواریں ہیں یہاں گھروں کی" وہ منہ بنا کر بولی۔

چلو آج میں ناشتہ کراتا ہوں تمھیں" وہ اسے کیبنٹ پر بیٹھا کر مڑا اور اسکے لیے ناشتہ بنانے لگا۔

اسکی شرٹ کے اوپری بٹن کھلے تھے اسکے بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے جبکہ اسکے ہاتھ اومیلیٹ بنانے کے لیے جلدی جلدی چیزیں کٹینگ کرتے کافی تیزی سے چل رہے تھے وہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی کیسی تیزی سے سب کچھ کر رہا تھا۔

آپکو ناشتہ بھی بنانا آتا ہے" وہ حیرانگی سے بولی چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

بہت کچھ کرانا آتا ہے مجھے تو تم ایک بار موقع تو دو" وہ آنکھ دبا کر اسکے نزدیک آیا ایک ہاتھ میں چھڑی جبکہ دوسرے میں انڈا تھا

سوہائے ہنسنے لگی۔

نہیں نہیں پہلے آپ ناشتہ بنالیں" اسنے اسے دور سے ہی وہیں رہنے کا اشارہ کیا دیکھو مجھ میں وٹامن وائف کی کمی ہو رہی ہے" وہ معصومیت سے بولا۔

ایسا کوئی وٹامن نہیں ہوتا" وہ اپنی مسکراہٹ دباتی اسے مصنوعی گھورتی ہوئی بولی۔۔۔

ارتاش گھور کر دور ہو گیا۔

اسنے انڈا پھیٹا اور پین میں ڈال دیا۔

سوہائے مسکراتی ہوئی اسے دیکھنے لگی۔

بہت اچھا لگ رہا تھا دل میں سکون سا تھا اور وہ دعا گو تھی یہ بد سکونی دوبارہ انکی زندگیوں میں کبھی نہ آئے جو گزر چکی تھی

کافی جلد ہی ارتاش نے ناشتہ بنا لایا تھا اسنے اسکے آگے انڈا پلیٹ میں رکھتے سرو کیا

میڈیم آپکی خدمت میں" وہ سر جھکا کر بولا۔

سوہائے نے مسکراتے ہوئے انڈے کا ایک لقمہ لیا وہ واقعی مزے دار تھا۔

واؤ یہ بہت مزے دار ہے" وہ حیران تھی کہ ارتاش کو یہ سب بھی کرنا آتا ہے

۔

تو گومی آکس انعام کے طور پر "وہ اپنا گال اگے کر گیا۔

سوہائے نے ہلکی سی چپت لگادی۔

" زیادہ نہیں پھیل رہے

میری جیسی شکلوں کو تو کبھی پھیلنے کا موقع ہی نہ ملا" وہ سر جھٹک کر ناشتہ رکھ کر ٹوسٹ نکال کر ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔

سوہائے بھی اتر گئی اور فریزر سے مزید ناشتے کا سامان لے آئی۔ چائے وہ پہلے کی تھرمس میں رکھ چکی تھی تبھی وہ گرم تھی۔

دونوں نے خوبصورت گفتگو کے درمیاں ناشتہ کیا۔

اور ارتاش کا فون بجنے لگا وہ کال اٹھانے کچن سے چلا گیا۔

جبکہ سوہائے نے پیچھے سے سارا صاف کیا اور اسکے پاس کمرے میں ہی اگئی

معلوم نہیں کس کا فون تھا

تھنکیو سر" وہ مسکرا کر بولا۔

اوکے سر" وہ کہہ کر فون بند کر گیا جبکہ سوہائے نے اسکی جانب دیکھا

دو دن کی چھٹی دی ہے سر نے کل ایک چھوٹے سے ڈنر کا بتا رہے تھے سارے سٹاف کو دیا ہے کیونکہ جس مشن کے پیچھے شادی سے پہلے لگا ہوا تھا یہاں اکر اسے پورا کیا ہے اٹس ٹوٹف ایک ڈرگز مافیا کا سین تھا اسکی جانب قدم اٹھاتے اسنے اسے آگاہ کیا۔

اوہ اچھا ارتاش آپکو کبھی ڈر نہیں لگا" ارتاش نے اسے پھر سے بانہوں میں سمیٹ لیا۔

ڈر کیسا بچپن سے تم جانتی تو ہو مجھے کتنا شوق تھا لڑائی جھگڑے کا" وہ ہنسا

" تم سے بھی تو ہر وقت جھگڑا کرتا تھا

وہ آنکھ مارتا بولا

جھگڑا نہیں مجھ پر تو بابا میاں بن جاتے تھے کسی کے ساتھ کبھی کھیلنے نہیں دیا پتہ نہیں کیسے آپکو عینی اور بہارے برداشت ہوتی تھیں۔۔

وہ تو میری بہنیں تھیں تم کسی غیر کے ساتھ کھیلو مجھے غصہ چڑھتا تھا" وہ بولا

دونوں پرانی باتیں یاد کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

ایک سوال کروں "سوہائے نے اسکے سینے پر سر رکھ لیا۔

ہم کرو" باہر بادلوں نے آسمان کو ڈھانپ لیا تھا کہ صبح بارہ بجے کا وقت شام

چھ کا پتہ دے رہا تھا۔

اہتشام بھائی کہاں گئے ہوں گے مطلب مما بہت اداس ہوتی ہیں میں اکثر

"سوچتی ہوں کہ وہ اچانک کیسے غائب ہو گئے

" تو تم چاہتی ہو کہ وہ واپس اجائے

وہ سختی سے بولا پل میں موڈ بدل گیا تھا

ارے نہیں نہیں میں تو بس ویسے ہی کہہ رہی ہوں۔

کہ عجیب بات ہے کہ کہ اچانک غائب ہی ہو گئے نہ خالا کا پتہ چلتا نہ اہتشام

بھائی کا" وہ شانے آچکا کر بولی

میرے علاوہ کسی اور کا پتہ معلوم بھی کرنے کی کوشش نہ کرنا اور تم نے ایسا

کیا تو سر پر گولیوں کی برسات کر دوں گا نہ یہ کھوپڑی رہے گی نہ کوئی

"یاداشت

آپ مجھے ماردیں گے "وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی

میرے خلاف جاؤ گی توایسا ہی کروں گا

میں آپکے خلاف کیوں جاؤں گی بھلا شانے آچکا گیٔ

ایسا ہی ہے اور سوچنا بھی مت خیر فالتو باتیں چھوڑو مجھ پر توجہ دو" وہ اسکا چہرہ

دونوں ہاتھوں میں تھام گیا

سوہائے مسکرادی۔

" بتائیں آپکی کیا خدمت کروں

شرمائے شرمائے سی وہ اسکی جانب دیکھنے لگی۔

تفصیل سے بتاؤ" مھم مگر گھمبیر لہجے میں اسکے کان کے قریب ہوتا وہ بولا۔

سوہائے دم بخود سی رہ گیٔ۔

ایک لب دانتوں تلے دبا گیٔ جسے بڑی خوبصورتی سے ارتاش نے اپنی دسترس

میں لیا اور اسپر جھکتا چلا گیا۔

سوہائے پیچھے دیوار سے جا لگی۔

یہ پندرہ بیس دن صرف میرے اور تمھارے ہیں "اپنی مرضی سے اسکی سانسوں کو اتھل پتھل کرتے وہ بولا۔

سوہائے مسکرادی کچھ نہیں بولی۔

اور کوئی ہم دونوں کی بیچ نہیں ہو گا۔

ویسے ایک بات بتاؤ" وہ ایکدم کچھ یاد کرتا اسکے گال پر نرمی سے انگوٹھا چلاتا بولا۔

اسنے اسکی جانب نگاہیں اٹھائیں۔

" اتنی خوبصورت تو نہیں ہو تم پھر بھی میرا دل تمھیں پر کیوں آیا

وہ شرارتی لہجے میں بولا سوہائے کا منہ کھل گیا۔

کتنے برے ہیں آپ" وہ زور سے تھپڑ اسکے مظبوط کسرتی بازؤں پر مارتی دور ہو گئی۔

ابھی سے کہاں جا رہی ہو" وہ ہنستا ہوا اسے پھر اپنی گود میں لے گیا۔

چھوڑیں مجھے۔" وہ غصے سے بولی۔

یہ نخرے کسی اور کو دیکھانا محترمہ آج میں تمھاری جان چھوڑنے والا نہیں ہوں تب تک جب تک میرا دل نہیں بھرتا" گھیرے لہجے میں کہتے اسنے ہاتھ بڑھا کر سوئچ پر سے روم کی تمام لائٹس آف کر دیں۔

سوہائے اپنا چہرہ چھپا گئی جبکہ ارتاش نے اپنی شرٹ کے ادھ کھلے بٹنوں کو مزید کھول دیا۔

اس سے ارتاش کی نظروں میں دیکھا ہی نہیں جا رہا تھا۔

ارتاش البتہ اسپر ایک بار پھر سے جھکا اور جھکتے چلا گیا کہ سوہائے پیچھے بستر پر جا گیری۔

ارتاش" سہمی سہمی سی آواز ابھری مگر وہ اپنی محبت کی بے شمار برسات میں اسکا پور پور بھگو کر محبت کے وجود کو امر کر دینا چاہتا تھا۔

مجھے بچے بہت پسند ہیں" آہستگی سے اسکے کان کے قریب بولا۔

اور میں چاہتا ہوں ہمارے ٹوئنز ہوں" وہ بولا سو ہائے سرخ ہوتی چلی گئی جبکہ اسکی نرم گرم محبت کی آغوش میں ہلکی پھلکی مدھم مسکراہٹ سے آنکھوں کو بند کر لیا۔

بلال میں نے تمھیں وارن کیا ہے اب اگر تم نے بہارے کے گھر کا رخ بھی کیا تو اچھا نہیں ہو گا" احمد صاحب نے بھڑک کر بیٹے کو کہا۔

کیا کر لیں گے بابا آپ بیٹے کے لیے تو کچھ کر نہ سکے اب مجھے روکنے میں کیا کر لیں گے" وہ بھی غصے سے بولا۔

زبان درازی بند کرو" وہ غصے سے دھاڑے۔

کمرے کے باہر تک آواز کی گونج تھی۔

میں بہارے سے محبت کرتا ہوں آپ لوگوں کو یہ سمجھ کیوں نہیں ارہی" بلال چیخا۔

شادی شدہ ہے وہ" فائق نے بلال کا گریبان جکڑ لیا ایک بات اسکی سمجھ میں بیٹھ ہی نہیں دے رہی تھی۔

اسکی شادی کا سوچ لیں بس احمد صاحب سارے گھر اور خاندان کے سامنے

" اسنے بے عزت کرنے کا ٹھیکا لیا ہوا ہے۔

مما میں کسی سے شادی نہیں کروں گا اور اگر آپ میری شادی کا سوچیں گی بھی تو اس لڑکی بلکہ آپ سب کے لیے شہروز بھائی سے بھی بری مثال بن جاؤں گا" اسنے فائق کے ہاتھ جھٹکے اور کمرے سے جانے ہی لگا تھا کہ افنان صاحب نے اسکا بازو تھاما۔

ٹھیک ہے آگر ایسی بات ہے تو ایسے ہی سہی میں تمھاری شادی کرواؤ گا اور دیکھتا ہوں تم کتنے بڑے سرما بن گئے ہو" وہ کہہ کر باہر نکلے

بابا" جبکہ وہ پیچھے سے چیخا۔

دماغ خراب ہو چکا ہے تمھارے بیٹے کا اس سے کہو ہوش میں رہے ورنہ بہت برا ہو گا اس کے ساتھ اس گھر سے نکال باہر کھڑا کروں گا میں اس بدبخت کو"

وہ کافی غصے سے بھڑکتے ہوئے وہاں سے اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ رامین کو اب رونا آنے لگا اسے تو بہارے پر ہی غصہ آرہا تھا نہ جانے کیا جادو کر دیا تھا اسکے بیٹے پر مجال ہو جو اس لڑکی کا بھوت بلال کے سر سے اترے۔

کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کی زندگی برباد کرنے کی لڑکیاں فالتو میں نہیں پڑیں ہوتی کہ آپ لوگ اپنے نکمے معشوق بیٹوں کو سدھارنے ہے لیے انکے ساتھ بیاہ دیں اور وہ بس اپنے صبر کو آزماتی رہے صرف اس لیے کہ ایک دن تو انکے نصیب میں بھی اچھا آئے گا میرے گھر کی کوئی لڑکی شادی نہیں کرے گی مما یہ یاد رکھیے گا"

"عینی بہت اچھی ہے وہ سنبھال کے گی بلال کو۔

آپکو کیا ہو گیا ہے عینی بہت اچھی ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن آپکا بیٹا اسکے قابل نہیں ہے"

فائق غصے سے بولا تھا۔

رامین نے نفی میں سر ہلایا میں کرتی ہوں فرزانہ بھابھی سے بات وہ اپنی ہی کہہ کر وہاں سے چلی گئیں جبکہ فائق کی آنکھوں میں عینی اگئ وہ ایک معصوم سی لڑکی تھی اور بلال جس جنون میں تھا جس طرح وہ بلال کو سہتی اور برداشت کرتی اور شاید کوئ بھی لڑکی کو یہ جانتی وہ کہ اسکا شوہر پہلے ہی کسی کو پسند کرتا ہو کون آنکھوں دیکھی مکھی نگلتا ہے۔

وہ کچھ پریشان سا وہاں سے باہر نکلا ارادہ دارہ کی جانب جانے کا تھا کافی دن ہو گئے تھے بلکہ جب سے بہارے کی شادی اس سے ہوئ تھی اسکے تو مزاج ہی آسمانوں ہو لگے ہوئے تھے۔

اسنے بہت کوشش کی تھی اس سے بات کرنے کی مگر معاذ کا مزاج واقعی گھر والوں سے بہت مختلف تھا۔

وہ اپنی بات اور اپنے رویے سے پیچھے نہیں ہٹا تو وریشہ کو بھی عجیب ضد سی بڑھ گئی تھی اب وہ ابا جی کے پاس دروازہ بجا کر آئی اور اندر آتے ہی اسنے سلام کے بعد اپنا مدعا رکھ دیا

وہ ابا جی آپ سے ایک اجازت چاہیے تھی" اسنے اہستگی سے سر جھکا کر پوچھا۔

کیا ہوا بیٹا" ابا جی پوچھنے لگے۔

میرے کزن ہیں ایک احمر چچا جان کے بیٹے ہیں وہ ملک سے باہر چلے گئے تھے کچھ سال پہلے اور چچی اور چھوٹی حنہ کو بھی اپنے پاس بلا لیا تھا ابھی کچھ دنوں پہلے وہ وہاں سے لوٹیں ہیں تو انھوں نے دعوت دی تھی میرا بہت دل کر رہا تھا ملنے کا اگر آپ اجازت دیں تو مل آؤں" وہ بولی تو ابا جی مسکرا دیے۔

ہاں بیٹا اس کی پوچھنے والی کیا بات ہے چی جاؤ بلکہ ایس اجر و معاذ کو بھی لے جاؤ۔" وہ بولے تو وریشہ نے سر نفی میں ہلا دیا

وہ تو بیزی ہیں اور مجھے ابھی جانا تھا" وہ افسردگی سے بولی تو ابا جی ہنس دیے

چلو ٹھیک ہے پھر ڈرائیو کے ساتھ چلی جاؤ" وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے بولے تو وریشہ مسکرادی

اسے لگ رہا تھا یہ خطرے کے سوا کچھ نہیں ہے مگر وہ یہ خطرہ مول لے رہی تھی وہ بھی صرف معاذ کی ضد میں۔

وہ باہر آئی اور جلدی سے ریڈی ہونے لگی عینی نے بھی اسکی ہیلپ کی ویسے بھابھی جان اتنا تو آپ گھر پر تیار نہیں ہوتی "عینی نے آنکھیں گھمائیں۔

ایسا کچھ نہیں ہے جارہی ہو بس انکے گھر پہلی بار" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔

اور پنک ریشمی ہلکے پھلکے کامدار لباس میں وہ ڈرائیور کے ساتھ احمر کیطرف چلی گئی۔

رات ساڑھے سات یہ آٹھ بجے کے قریب وہ گھر پر لوٹا تو آج گھر پر ضرورت سے زیادہ خاموشی تھی اسنے عینی کو آوازدی شہروز بھی اسی کے ساتھ آیا تھا مگر وہ نشرہ کے پاس چلا گیا تھا۔

عینی آئی تو اسنے سب کا پوچھا۔

ابا جی اور افنان چاچو اور احمد چاچو اپنے کسی دوست کے ہاں گئے ہیں۔

بابا اور تایا جان صبح سے ہی کہیں گئے ہوئے ہیں فائق بھیا دارہ بھائی کیطرف گئے ہیں اور امی وغیرہ بھی ساتھ گئیں ہیں آنٹی سے ملنے۔

اور بلال بھیا کمرے میں ہیں اور بھابھی اپنے کزن احمر کیطرف گئیں ہیں۔"

اسنے تفصیل سے بتایا اور عجلت میں لگی باقی سب تو ٹھیک تھا احمر کا نام سن کر وہ چونک گیا۔

کیا کرنے گئی ہے وہ "کچھ سختی سے پوچھا۔

انھوں نے دعوت دی تھی تو وہ ابا جی سے پوچھ کر گئیں ہی" وہ پھر سے بولی۔

معاذ مڑا اور باہر نکل گیا وریشہ کے نمبر پر کال ملائی بھیا کھانا تو کھا لیں" وہ پیچھے سے بولی مگر اسنے جواب نہیں دیا اور چلا گیا جبکہ شدید غصہ دماغ میں ابل رہا تھا منع کرنے کے باوجود وہ احمر کے گھر میں قدم بھی کیسے رکھ سکتی تھی۔۔۔

وہ بار بار وریشہ کے نمبر پر کال کر رہا تھا چونکہ اسے گھر کا پتہ معلوم نہیں تھا تبھی اسنے متواتر اسے کالز کی اور تقریبا پانچویں کال پر فون پیک کر لیا۔

کہاں ہو تم" بے حد غصے سے سوال کیا۔

وہ میں احمر بھائی کیطرف ہوں اباجی کو بتا کر آئی ہوں۔

شادی تم نے اباجی سے کی ہے" وہ دھاڑا وریشہ کا ایکدم رنگ سفید پڑ گیا۔ سب سامنے ہی بیٹھے تھے وہ وہاں سے اٹھ کر باہر آ گئی۔

"آپ اتنا غصہ

شیٹ اپ شیٹ اپ وریشہ میں نے تمھیں کہا تم نہیں جاؤ گی تم نے میری بات کو اتنی اہمیت دی کہ بس۔"

میں آپکے نکاح میں ہوں رخصت نہیں ہوئی ہوں ابھی اپ بلاوجہ اتنا غصہ کر رہے ہیں آپ اپنی مرضی سے مجھ سے بولتے ہیں اپنے مرضی سے کی کی دن بات تک نہیں کرتے آپکو صرف اپنا خیال اپنا احساس ہے میرا نہیں اور میں ابا جی سے پوچھ کر آئی تھی

جب میں رخصت ہو کر۔ آپکے کمرے تک پہنچ جاؤں گی آپ تب مجھ پر حکم جما لیجیے گا" کہہ کر غصے سے اسنے فون بند کر دیا جبکہ آنکھیں آنسوں سے تر تھیں۔

وہ شخص اسکی سمجھ سے باہر تھا وہ جتنا جھکتی جا رہی تھی وہ اتنا شیر ہو رہا تھا لیکن جائز تو ہو۔ وہ سب کچھ اسکی مرضی کا کرنے کی کوشش کرتی تھی مگر پھر کسی نہ کسی بات پر وہ ناراض ہو جاتا اکثر تو وہ سمجھ ہی نہیں پاتی اب وہ ناراض ہے یہ اس سے راضی۔

وہ کھانا دیتی تو کھاتا نہیں تھا۔

بلاوجہ غصہ وہ اس مزاج کو نہ سمجھ پا رہی تھی اور نہ ہی اب برداشت ہو رہا تھا

وہ آنسو پونچھ کر اندر آ گئی وہ سب لوگ بہت محبت سے پیش آئے تھے وہ کافی خوش ہوئی تھی یہاں آ کر اپنوں کا احساس ہی بہت تھا بہت اچھا لگ رہا تھا۔

وہ مسکراتی ہوئی اندر آ گئی

کیا ہوا ہے بیٹا سب خیریت ہے" چچی نے پوچھا تو اسنے سر ہلا دیا

احمر بھائی اسی کیطرف دیکھ رہے تھے

"تمھارے شوہر کا فون تھا نہ

جی وہ مجھے لینے انے کا کہہ رہے تھے مگر میں نے ہی روک دیا" وہ مسکرا کر بولی

اتنا تو اچھا نہیں لگتا تمھارا شوہر" وہ شانے آچکا کر بولے

وہ بہت اچھے ہیں" اسنے سنجیدگی سے جواب دیا۔

امید ہے ایسا ہی ہو خیر تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی" احمر بولا تو چچی اور حنا نے بھی کہا۔

ارے میں نے اتنا سب کچھ کھالیا ہے اور آپ لوگ اور کتنا زیادہ کھلائیں گے

وہ ہنس کر بولی۔

ایک بار پھر سے باتوں میں لگ گئے تھے پورے ایک گھنٹے بعد اسکی کل پھر سے آئی۔

وریشہ نے کال پیک کرلی۔اسے تھوڑی شرمندگی خود ہی ہو رہی تھی کہ اسنے کچھ زیادہ ہی کہہ دیا تبھی اسنے کال پیک کرلی۔اور کال پک جیسے ہی کی سرد لہجے میں وہ بولا تھا۔

" باہر نکلو میں باہر کھڑا ہوں

آپ باہر " وہ ایکدم اٹھ گئی حیرانگی ہوئی اسے گھر کا کیسے پتہ چلا اب وریشہ کی لوکیشن ڈھونڈنا اسکے لئے مشکل بھی نہیں تھا اسنے فون بند کر دیا تو وریشہ جلدی جلدی سے اٹھ گئی۔

چچی احمر اور حناسب اسے باہر تک چھوڑنے آئے بلیک پراڈو کے شیشے بھی نیچے کر کے اسنے دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

نہ ہی کسی کو سلام کیا وریشہ کو بہت شرمندگی ہوئی چچی نے مسکرا کر اسکے سر پر ہی ہاتھ رکھ دیا کیونکہ وہ تو شیشے نیچے کر کے بات کرنے یہ سلام دعا کرنے کو تیار نہیں تھا میں چلتی ہوں چچی" وہ بولی اور ان سب سے مل کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

وہ گاڑی میں جیسے ہی بیٹھی وہ زن سے گاڑی آگے بڑھا لے گیا اور جیسے ہی گاڑی آگے نکلی۔ تو وہ گاڑی کو جلد ہی اس محلے سے نکال کر روڈ پر لے گیا

آپ سلام کر لیتے وہ سب باہر ہی کھڑے تھے" وریشہ نے خود ہی بات شروع کی۔

میں جنھیں جانتا نہیں ان سے بات نہیں کرتا" وہ سرد لہجے میں بولا۔

مگر وہ میرے رشتے دار ہیں معاذ" اسنے کہا۔

مجھے تو یہ پتہ تھا کہ تمھارا ایک ہی دادا تھا اور وہ مر گیا ہے اس سے زیادہ کے رشتے دار تم ڈھونڈ ڈھونڈ کر لاؤ گی تو سب کو مان نہیں سکتا میں "

اسنے دوٹوک جواب دیااور جواب دے کر۔وہ گاڑی کی سپیڈاور بھی تیز کر گیا۔

گاڑی تقریبابیس منٹ بعدایک ہوٹل کے سامنے رکی

ہم یہاں کیوں آئیں ہیں" وریشہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

" بہت ساری باتوں کے جواب دینے ہیں تمھیں

سختی سے اسکاہاتھ جکڑتے وہ بولا۔تووریشہ کوکچھ ٹھیک نہیں لگا۔

وہ اسے گھسیٹ کر باہر نکال چکا تھا۔اسنے ہوٹل روم کی کی چین لی اپنا نکاح نامہ دیکھایااور وہ سیدھااسے گھسیٹتاہواوہ کمرہ نمبر 541 میں داخل ہوا۔

وریشہ کادل دھڑکنیں لگا۔

"معاذہم یہاں کیوں ائے ہیں مجھے اچھانہیں لگ رہاگھر چلیں

وہ گھبراکر بولی لوگ انھیں عجیب نظروں سے دیکھنے لگے تھے۔

وہ اندر آگئی رُوم کافی خوبصورت تھا۔اسنے بہت خوبصورت کمرہ بک کرایاتھا۔

لیکن وریشہ کے دل کو نہ جانے کیوں تسلی نہ ہوئی دھڑکا لگا ہوا تھا۔

معاذ نے دروازہ بند کیا اور اسکی جانب مڑا۔

وریشہ اسی کیطرف دیکھ رہی۔

"م۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے معاذ پلیز چلیں یہاں سے

اسے اسکی نظروں سے ہی عجیب احساس ہو رہا تھا۔

اچانک ہی معاذ نے اسکے دونوں بازوں اپنی گرفت میں جکڑ لیے۔

میری مرضی کے بنا تم پانچ گھنٹے اس احمر کی نظروں کے سامنے رہی اور فون پر مجھے یہ سبق دے رہی ہو کہ میرے نکاح میں ہی تو ہو۔کمرے تک نہیں پہنچی جس دن میرے کمرے تک پہنچو گی اس دن میرے حکم کو مانو گی چلو آؤ میں تمھارے اس چھوٹے سے ذہن میں یہ بیٹھاتا ہوں کہ کمرے تک پہنچنے کے بعد کیا ہوتا ہے اور کمرے تک پہنچا کسے کہتے ہیں یہ ہوٹل کا روم تمھیں یاد رہے گا۔اور اسکے بعد تمھیں یہ بھی یاد رہے گا کہ نکاح میں آنے کے بعد تم مکمل میری دسترس ہو تم سانس بھی لو گی میری مرضی سے لو گی"

وہ اسے زور سے بیڈ پر پھینکتا بولا۔

وریشہ کی چیخ نکل گئ۔

آپ آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں۔۔۔مجھے یہاں سے جانا ہے معاذ یہ

"سب کیا۔

کیا ہوا وریشہ گھبرا کیوں رہی ہو آج شوہر کے ساتھ کمرے میں ہو تم تم سمجھو کو تمھاری رخصتی ہو گئ ہے۔اب تم میری دسترس سے باہر نکل ہی نہیں سکتی اور آج۔۔کے بعد میری بات سے آگے چلی تو تمھیں یہ وقت یاداشت میں ضرور رہے گا۔اور۔تم میری بات سے آگے جانے کا کبھی نہیں سوچو گی۔"

وہ طنزیہ مسکراتا بولا۔

جبکہ وریشہ کے گال انسوں سے متواتر بہنے لگے

ن۔۔۔نہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے۔میں میں واقعی اباجی سے پوچھ کر آئ

" تھی اور احمر صرف ایک کزن ہیں۔میں میں

شششش

ایک لفظ بھی صفائی کا مت بولنا تم نے میرے اختیارات کو چیلینج کیا تھا نہ اب بھگتو در حقیقت نہ تمھارے جیسی لڑکیوں کے ساتھ اکثر یہ ہی سب کچھ ہوتا ہے جب زبان درازی ختم نہیں ہوتی تو انجام یہ ہی ہوتا ہے" وہ سختی سے بولا

۔

اور اس کے مچلتے وجود کو جکڑ لیا۔

آپ آپ غصے میں ہیں آپ غلط کر رہے ہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے میری اتنی " سی بات کی اتنی بڑی سزا نہیں دے سکتے آپ

وریشہ مچلتی ہوئی اسکے بازوؤں سے خود کو چھڑاتی بولی وہ بری طرح رو رہی تھی

۔

جبکہ معاذ تو جیسے حوش و حواس میں بھی نہیں لگا تھا وہ اس وقت اتنے شدید غصے میں تھا کہ مکمل طور پر سب بھلا چکا تھا یہ ہی کہ وہ اسی کی عزت ہے جسے وہ یہاں لے کر آیا ہے۔

غصے میں تمام حواس سلب ہو چکے تھے۔

نہیں نہیں کریں ایسا پلیز میں ایسا آج آج کے بعد سچی معاذ میں کہیں نہیں جاؤں گی مگر۔ مگر مجھے اسطرح رسوانہ کریں میں تو آپکی ہی عزت ہوں معاذ "مجھ سے اسطرح بدلا نہ لیں۔

وہ بری طرح روتے ہوئے بول رہی تھی۔

جبکہ معاذ نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکی آواز کا گلہ گھونٹ دیا۔

اچانک ہی وریشہ کو اپنی گردن پر اسکی بریڈز کی چبھن محسوس ہوئی تو اسے یاد آیا کچھ وقت پہلے بھی یہ لمس اسپر یوں ہی چھایا تھا مگر اس وقت اسکا دل گدگدا سا گیا تھا اور اس وقت جزبات بلکل مختلف تھے اس وقت یہ بریڈز کی چبھن اسے ایک اجنبی شخص کی لگ رہی تھی۔

اسکا محرم تھا وہ مگر پھر بھی محرم نہیں لگ رہا تھا۔

نہیں نہیں۔ یہ غلط ہے آپ میرے ساتھ اتنی بڑی زیادتی نہیں کر سکتے معاذ " میرا قصور کیا ہے میرے ساتھ ایسا مت کریں

لیکن معاذ پر تو جیسے۔ کوئ بات اثر نہیں کر رہی تھی اسنے وریشہ کے منہ میں اسی کا دوپٹہ ٹھونس دیا۔۔

اسکی آنکھیں پھٹ سی گئیں معاذ نے اپنی شرٹ کو اپنے ہی گریبان سے کھینچ کر جدا کیا

اور ایکدم اسپر جھکتا کہ وریشہ کی چیخیں۔ دبی دبی اور اسکا پاگل پن بڑھ گیا وہ خود کو اس سے ایسے بچا رہی تھی جیسے وہ اسکی عزت لوٹنے والا ہو۔

معاذ ہاتھوں پر وزن دیے وہیں رک گیا اور اسے گھورنے لگا۔

اسنے روتے سسکتے نفی میں سر ہلاتے رحم طلب نظروں سے اسکی جانب دیکھا

۔

معاذ پیچھے ہٹ گیا۔

وہ اسے تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا مگر وہ غصہ دلا دیتی تھی۔ وریشہ نے اپنے منہ سے دوپٹہ نکال کر خود کو اس دوپٹے میں ہی ڈھانپ لیا۔

یہ کیا حرکتیں کر رہی ہوں مجھے غصہ دلوا رہی ہو کون ہوں میں ہاں کون ہوں تمھیں یہ کیوں نہیں سمجھ آتا میں ہی ہوں تمھارا جو بھی ہوں" وہ چیخا۔

وریشہ دماغی طور پر شاکڈ میں تھی اسکے چیخنے پر خود بھی چیخ اٹھی اور بری طرح رو دی معاذ نے اپنے ہاتھ ہٹا لیے۔

وہ اٹھا۔

" کھڑی ہو اور فورا نکلو یہاں سے

کہہ کر وہ وہاں سے باہر نکال گیا جبکہ وہ اپنی حالت اپنی کیفیت اپنے جزبات خود کو سمبھالتی مرے مرے قدموں سے اسکے پیچھے چلنے لگی تھی اسکی آنکھیں رو رو کر سوج گئیں تھیں

وہ سمٹ کر گاڑی میں بیٹھ گی گاڑی میں اسکی سسکیوں کی آواز گونج رہی تھی۔

وہ سسک سسک کر رو رہی تھی۔

وہ کتنی بڑی سزا دینے والا تھا اسے بس اس بات کی کہ وہ اسکے آگے بولی۔

یہ وہ احمر کے گھر گئی وہ در حقیقت اسکی سمجھ سے باہر تھا یہ عمر کے فرق نے

وریشہ کے دل میں اسکے نام کی تمام تر نرمی اپنائیت کو ختم کر دیا تھا۔

وہ خوف زدہ ہو رہی تھی۔

گھر آتے ہی وہ بھاگ کر گاڑی سے نکل کر اندر چلی گئی گھر میں سب تھے۔۔

مگر وہ سب کی نظروں میں نہیں آئی تھی وہ وہاں سے بھاگ گئی تھی۔

جبکہ معاذ پیچھے ہی گھر میں داخل ہوا۔

اور سنجیدگی سے اسے بھاگتا ہوا دیکھ کر وہ بھی کمرے میں چلا گیا تھا۔

اباجی میں بلال سے بہت تنگ آگیا ہوں میں بلال کی شادی کا سوچ رہا ہوں

بہت جلد لڑکی آئے گی تو شاید اسکے دماغ بٹ جائے ورنہ

" یہ نہ جانے کیا کیا کر بیٹھے مجھے خوف آتا ہے

احمد بولے تو اباجی نے سر ہلایا۔

رامین سے پوچھ لو۔پھر جلد اسکی شادی کی تیاریوں کا انتظام کرو کیونکہ میں معاذ اور وریشہ کی بھی شادی کی تیاری کرنا چاہتا ہوں نکاح میں اتنے عرصے رکھنا اچھی بات نہیں رخصتی ضروری ہے" وہ بولے تو احمد نے سر ہلایا

,"درحقیقت رامین عینی کو پسند کرتی ہے بلال کے لیے

" فرزانہ کی مان جائے گی یہ فیضان سے ذکر ہوا ہے۔

ابا جی آپ بات کریں۔"احمد نے انکے حوالے کر دیا تو انھوں نے سر ہلایا۔

وہ مسکرا کر اونچے لمبے درختوں ہری بھری بل کھاتی ڈالیوں کو دیکھ رہی تھی۔ وہ دو دن سے یہاں تھی اور یہ دو دن اسکی زندگی کے سب سے خوبصورت دو دن تھے دل تھا کہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی زندگی میں کبھی ایسے بھی لمحے آئیں گے جو سب کچھ بدل کر رکھ دیں گے سوچنے سمجھنے سے لے کر ہر چیز تک۔۔۔۔

اس وقت وہ دارہ کی وائیٹ شرٹ اور اسی کی جینز بہت فولڈ کر کے چڑھائی زبردستی اسکے کپڑوں میں موجود تھی یہ کپڑے اسے اتنے بڑے تھے کہ وہ مکمل ان میں چھپ گئی تھی مگر اسے یہ ہی پہنے تھے اور اسے یہ ہی کپڑے اچھے لگ رہے تھے جن میں سے دارہ کی خوشبو ارہی تھی۔

وہ خود کو جس کیفیت میں اترتا محسوس کر رہی تھی وہ دل کے تہہ خانوں میں سے جیسے جزبات کا طوفان اٹھا رہے تھے۔

شادی کے بعد سے اب تک اسنے ایسا نہیں سوچا تھا کہ وہ دارہ سے محبت بھی کر سکتی ہے شاید یہ لفظ ان سے ناواقف ہی تھی۔

لیکن معلوم نہیں وہ ان دو دنوں میں دنیا کا سب سے حسین مرد کیوں لگ رہا تھا۔

یہ پھر اسکے ساتھ ہونے سے ہر خوف ہر ڈر کیوں چلا گیا تھا اسنے گھیرہ سانس بھرا بھوک بھی کافی لگی تھی۔

اسنے بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے کی شکل میں ایک چھوٹے سے کیچر سے پن کیا جس میں سے کچھ لٹیں نکل کر ہوا کی دوش پر لہرانے لگی تھیں۔

دوسری طرف وہ جلدی سے اندر آئی

حالانکہ سورج کی روشنی لاونج میں چاروطرف سے ارہی تھی مگر پھر بھی اس گھر میں کافی سردی تھی۔

اسنے کچن کی جانب دیکھا دارہ سو رہا تھا اسنے کل اپنی مرضی سے چھٹی کی تھی بہارے تو سو کر ہی بہت لیٹ اٹھی تھی۔

بہارے کا دل کیا اسکے لیے ناشتہ بنائے حالانکہ وہ جانتی نہیں تھی کہ وہ کیا کھانا پسند کرے گا مگر پھر بھی وہ ناشتہ بنانے کچن میں اچکی تھی اسے چائے بلکل پرفکٹ بنانی آتی تھی تبھی اسنے کافی کا تکلف چھوڑ کر چائے بنائی۔

اور اسکے بعد وہ اب آملیٹ بنانے کا سوچ رہی تھی۔

ویسے یہ آسان ہے بہارے اتنا بھی مشکل نہیں" اسنے آملیٹ بنانا شروع کیا تو اسے کافی دقت آئی تھی چائے تو اس سے سوہائے زبردستی بنوالیتی تھی مگر

باقی کسی کام کو اسنے کبھی ہاتھ نہیں لگایا تھا آج اسکے لیے وہ بہت کوشش کر رہی تھی کہ سب اچھا بنا لے تاکہ وہ کھا کر تعریف کرے جیسے صنم کی بات بات پر کرتا تھا۔

آملیٹ بنا کر ٹوس بھی ریڈی کر لیے یہ سمپل ناشتہ تھا آسانی سے اس سے بن بھی گیا تھا مگر جیسے ہی مڑ کر پیچھے دیکھا تو کچن کو دیکھ کر خود ہی شرمندگی ہو گئ

۔

تقریبا چھ انڈے توڑ کر اسنے دو انڈے درست بنائے تھے۔

پیاز کے چھلکے ادھر ادھر پڑے تھے اوئل بھی فرش پر گیرہ ہوا تھا جبکہ جو چیز اسنے استعمال کی ساری چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔ یہاں تک کے نمک بھی شیلف پر گیر گیا تھا اسے اپنے پھوڑ پن کا بہت زور سے احساس ہوا۔

اور ابھی وہ کچھ کرتی کہ قدموں کی آہٹ پر بھکلا گئ دو دن سے تو اسے ڈانٹ نہیں پڑ رہی تھی تبھی دارہ دنیا کا سب سے اچھا مرد تھا اسکے لیے لیکن یہ سب دیکھ کر دنیا کا سب سے اچھا مرد اسکی ایسی کلاس لیتا اور ایسے طعنے مارتا کہ وہ

شاید ہی یہاں ٹکتی۔ تبھی اسنے جلدی جلدی چیزیں اٹھا کر چھپانا شروع کر دیں۔

جب دارہ کچن تک پہنچا تو تقریبا کچن کا حلیہ گزارے لائق تھا۔

وہ بس آئل گر گیا" وہ آہستگی سے معصومیت سے سر جھکاتی بولی۔

دارہ نے آملیٹ ٹیسٹ کیا تو شکر تھا اس میں ذائقہ تھا۔

" گریٹ تم نے خود بنایا ہے یہ کسی کو پکڑ کر لائی تھی

وہ ارد گرد صاف ستھرا ماحول دیکھ کر بولا۔

میں نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے" اترا کر اسے اپنی انگلیاں دیکھانے لگی جس پر فرش کا میل چیپکا تھا۔

میرا مطلب تب صاف تھے میرے ہاتھ" جلدی سے ہاتھ چھپا لیے۔

پھر تمھارے ہاتھوں کی تعریف کی جائے یہ تمھارے اس چھوٹے سے دماغ کی جس نے میرا کچن تباہ کر دیا ہے" اچانک اسے اپنی جانب کھینچتا وہ اسے اسکی چھپائی ہوئی چیزیں اور گند دیکھانے لگا۔

بہارے شرمندہ شرمندہ سی ہونٹ کاٹنے لگی۔

وہ میں سیکھ لوں گی "آہستگی سے بولتی وہ اس سے پہلے دارہ کو کبھی اتنی معصوم نہیں لگی تھی۔

وہ ہلکا سا ہنس دیا۔

چلو دیکھتے ہیں "اسکے گال پر اچانک زور سے جسارت کرتے وہ مڑ گیا بہارے جبکہ گھوم کر رہ گئی کل سے پرسوں سے اب تک وہ یہ ہی حرکتیں کر رہا تھا ہر کچھ منٹ بعد اسکے دل کی دھڑکنوں کے سپیڈ کا گراف اوپر چڑھ جاتا جبکہ وہ تھکا تھکا سا باہر لون میں جا کر بیٹھ گیا بہارے جلدی سے ہاتھ دھو کر ٹرے اٹھا کر لے آئی۔

وہ اس جگہ پر بیٹھا سفید قمیض شلوار میں جیسے ایک ریاست کا بادشاہ معلوم ہو رہا تھا۔

وہ جلدی سے بھاگتی ہوئی اسکے پاس آنا چاہتی تھی۔

کہ راستے میں ہی اندھے منہ گیر گئ اور سارا ناشتہ ہوا میں اڑ کر لون کی خوبصورت گراس پر جا گیرہ۔

بہارے گیری اور دارہ نے سر تھام لیا۔

کر لو ناشتہ" بے ساختہ ٹھنڈی سانس بھرتے وہ بولا۔

ایک لمحے کے لیے دونوں یوں ہی رہ گئے۔

تم ٹھیک ہو" چار ناچار اٹھ کر اسکے پاس ایا جبکہ بہارے رونے لگی تھی۔

وہ بھی اونچی آواز میں دونوں ہاتھوں کو آنکھوں پر رکھے وہ دارہ کے ہاتھ دھکیلتی روتی جا رہی تھی دارہ کا قہقہہ بلند ہوا۔

اب اتنے بڑے کپڑے پہنو گی یہ سب تو ہو گا" اسنے قصور بتا ہی دیا کپڑوں کا تھا۔

"آپکا قصور ہے آپکے کپڑے ہیں یہ

تو اتار دو پہن کیوں رکھے ہیں میں مائینڈ نہیں کروں گا" آئ بروآچکا کر بولا

بہارے کی اچانک ہی سیٹی گم ہو گئ۔

دور ہٹیں "سرخ سرخ چہرے سے اسنے اسے دور دھکیلا

میں نے اتنا اچھا ناشتہ بنایا تھا" وہ افسوس سے بے حال ہو رہی تھی۔

چائے املیٹ ٹوس سب اب لون کی نظر ہو چکے تھے۔

ناشتہ ابھی تھوڑی دیر میں اجاتا ہے واویلا مچانا بند کرو آنکھیں اتنی بڑی بڑی صرف مجھے گھورنے کے لیے استعمال نہ کیا کرو اسے کسی اچھے کام میں بھی لے آؤ" اسکو اٹھاتے ہوئے وہ بولنے لگا۔

ہاں آپکو تو مجھ میں برائی ہی دیکھتی ہے آہ پتہ نہیں کون سی بیویاں ہوتی ہیں " جن کے شوہر انکی تعریف کرتے ہیں

وہ ہاتھ جھاڑتی بالوں سے کیچر نکالتی بولی۔

دارہ نے آنکھیں چڑھالی اور ہوا سے لہراتے بل کھاتے بالوں کو ہی زور سے اپنی مٹھی کی گرفت میں جکڑتے اسکے چہرے کو اپنی سانسوں سے نزدیک کرتا وہ اسکی آنکھوں اسکے سرخ گلاب سے ہونٹوں اور وہ آوارہ تل دیکھتا سوال کر گیا۔

پیچھلے دو دن سے تمھارے نقش نقش کی تعریف دارہ سکندر بنا کسی روک ٹوک کر کر رہا ہے تمھارا دل نہیں بھر رہا کیا" اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے مکمل اسے اپنی دسترس میں لے گیا۔

وہ اس کا جواب چاہتا تھا تبھی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔ بہارے کا حلق پھر سے سوکھ گیا۔

مگر کوئی راہ فرار نہ تھی۔

" م۔۔۔میرا وہ۔۔۔وہ مطلب ن۔۔ نہیں تھا۔۔۔۔می۔۔میں تو تم تو" وہ اسکے تل کے نزدیک جھکا اور آنکھیں دوبارہ بہارے پر اٹھائیں بہارے کی دھڑکنوں اور تنفس میں شور سا برپا ہو گیا۔

بھاری ہوتی سانسوں سے وہ بے حال سی ہونے لگی۔

جبکہ دارہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی گردن پر رکھ لیا ہلکی سی چھیڑ خانی اسکے تل کے ساتھ کی اور اسے سینے سے لگا لیا۔

ہلکا سا ہنسا۔

بہت گھبراتی ہو تم" وہ مذاق بنا رہا تھا اسکا۔

بہارے واقعی بے حال ہو جاتی تھی اسکی سانسیں بے قابو ہو جاتی تھی اسنے آنکھیں موند لیں۔

اور دونوں بازوں اسکے چوڑے شانے پر پھیلا لیا۔

دونوں کے دل ہی دھڑکنیں ایک ساتھ دھڑک رہیں تھیں۔

اگر کبھی آپکو میرے بارے میں کوئ ایسی بات پتہ چلتے جو نہ قابل قبول ہو تو

"آپ مجھے خود سے جدا کر دیں گے

آہستگی سے اسکے کان کو چھوتی وہ بولی تھی دارہ نے مزید اسپر گرفت سخت کر لی۔

لیکن جواب کوئ نہیں دیا تھا۔

بتائیں نہ" وہ اسکے چہرے کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

تم سر سے پاؤں تک نا قابل قبول ہو پھر بھی میں نے ہی قبول کیا ہے نہ پھر اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے" وہ شرارتی لہجے میں اسے کچھ فاصلے پر کرتا بولا

۔۔

بہارے نے سانس بمشکل اندر اتارا اور ہلکا سا مسکرا دی۔

اسکی جانب کچھ دیر دیکھتی رہی اور اسکی بریڈز کو چھونے لگی۔۔

خیریت ہے ایسی حرکتیں کرو گی تو گھر کیسے جاؤں گا" وہ بولا

اوپس" بہارے نے پیشانی پر ہاتھ مارا دارہ دلچسپی سے دیکھنے لگا

کتنے افسوس کی بات ہے آپ سے پہلے میری صلح امی سے ہوئی تھی مجھے انکے پاس جانا چاہیے تھے یہ دو دن سے آپ جو چیپک چیپک جا رہے ہیں نہ اب اپنے آپ کو کنٹرول کریں اور چھوڑیں مجھے اب مجھے گھر جانا ہے" وہ خود کو چھڑاتی جلدی سے تیز تیز بولی

دارہ ماتھے پر بل ڈال کر اسکیطرف دیکھنے لگا۔

لیٹ می ایکسپلین مس بہارے یہ ابھی ابھی جو اپنے میرے کان پر اپنا لمس

"چھوڑا پھر میرے چہرے پر تو میرا تو ابھی دل نہیں بھرا۔

بہارے آگے آگے جبکہ وہ پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔

آپ چپ رہیں کتنی شرمندگی ہو گی مجھے امی کے سامنے جاتے ہوئے"۔وہ

سرخ چہرے سے بولی۔

انھیں کے بیٹے کے پاس سے جا رہی ہو اس میں شرمندگی کی کیا بات ہے" وہ

اسکے گال پر چٹکی کاٹتا بولا

بہت برا لگتا ہے مجھے یہ۔۔سارا میرا گال سرخ کر دیتے ہیں"۔

گول گپے کیطرح پھلا کیوں لیتی ہو پھر اسے ویسے بات سنو گھر جا کر تم میں وہ

چڑیلیں لوٹ آئیں تو" وہ مصنوعی فکر مندی سے بولا بہارے اپنی ہنسی روک

کر اسے گھورنے لگی۔

شرافت سے چینج کریں ناشتہ امی کے ساتھ کریں گے"۔

وہ بولی اور اپنا سوٹ جو وہ پہن کر آئی تھی دیکھنے لگی جس کا برا حال دارہ نے کر دیا تھا دارہ کھل کر ہنسا جبکہ بہارے پھر سے منہ بنا گئی۔

کیا پہنو گی میں اب" وہ بولی۔

یہ ہی جو پہنا ہے تا کہ سب سب جان جائیں" وہ اسے چیڑاتا اس سے پہلے واشروم میں گھس گیا۔

"دارہ میں جان لے لوں گی

تم جان دے دو گی دونہ میں بے چین ہوں" وہ واشروم کا دروازہ کھولتا اسے دعوت دیتا بولا۔

اف" بہارے چیڑ گئی۔

اف" دارہ نقل اتارنے لگا۔

چلے جائیں"۔غصے سے بولی۔

تم مجھے ڈانٹ نہیں سکتی مجھے آگے ہی تم سے ڈر لگتا ہے"۔

کتنی بڑی نوٹنکی ہیں آپ۔" بہارے حیرانگی سے بولی۔

دارہ فلائنگ کس دیتا دروازہ بند کر گیا جبکہ بہارے پریشان تھی کہ اب کیا کرے کیا پہنے تبھی اسے روم کا دروازہ بجا اور ناشتے کی ٹرے کے ساتھ اسکا ایک سیمپل گیرے مہرون جوڑا بھی اگیا۔

وہ مسکرادی۔

تھنکیو" اسنے اس گارڈ سے لیا اور دروازہ بند کر دیا۔

خود پہلے فریش ہو گئ تھی تبھی اسنے ڈریسنگ روم میں جا کر کپڑے چینج کیے اور اسکے آنے سے پہلے ریڈی ہو کر۔۔بیٹھ گئ۔۔

دارہ بیس منٹ بعد ٹاول سے بال صاف کرتا باہر نکلا تو وہ ریڈی تھی۔

ناشتہ کر رہی تھی

اول تو تم میں مینرز نہیں ہیں" بجتے ہوئے فون کو اٹھاتے اسکے ساتھ بیٹھتے وہ بولا جبکہ بہارے ہنس دی دارہ نے گھورا۔۔

سوری" اسنے بنا آواز کے کہا اور خود اسکے منہ میں لقمہ دیا۔

"جی۔۔۔گڈ مارننگ سر

دارہ آگے بات کرنے لگا۔

جی ٹھیک ہے میں آفس ایک گھنٹے میں پہنچتا ہوں آپ اپنی فائلز وہاں سے لے لیجیے گا۔"

اسنے کہہ کر کال بند کی بہارے نے پھر سے لقمہ لیا اور اپنے گارڈ کو فون کرنے لگا۔

اگر گھر والے یہ منظر دیکھتے تو یقینا آنکھیں باہر نکل آتیں کہ وہ دونوں بنا لڑے بنا ایک دوسرے سے جنگ کیے ایک ساتھ بیٹھے کھا رہے تھے۔

یاسر پرسوں جو فائلز ارینج کی تھیں وہ لے کر آفس پہنچو میں گھنٹے میں پہنچتا ہوں" اسنے کہا اسکے بعد دس منٹ اسنے بات کی بہارے اسے اس دوران ناشتہ کراتی رہی۔

اور پھر اسنے فون بند کر دیا۔

بس بس مزید نہیں یہ کافی دے دو۔" اسنے موبائل سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا بہارے نے ویسا ہی کیا۔

اور اسنے اتنا ناشتہ کبھی نہ کیا تھا نہ وہ کرتی تھی پر اٹھا انڈے سے تو وہی ویسے بھی چیڑتی تھی دارہ کو ہی کرایا تھا خود بھی جیم ٹوس پر لے کر اسنے اسکے ہاتھ میں کپ دیا۔

اور اٹھ گئ۔

دارہ کچھ دیر سیل فون دیکھتا رہا اور پھر وہ بھی ریڈی ہونے لگا ساتھ ساتھ کافی بھی پی رہا تھا بہارے نے اسکی ہیلپ کی اور دارہ اسے بار بار چھیڑتا رہا۔

یہ سرچ لیپسٹک تو لگانا سب سے پہلے تمھارا بند ہے" وہ اپنے انگوٹھے سے چھو کر بولا۔

کیوں اچھی نہیں لگتی۔" بہارے پریشانی سے بولی۔

ہاتھ رک گئے جو اسکو کافی کا کپ دے رہے تھے۔

اچھی۔۔۔۔" دارہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

اور ایکدم اسپر جھکا تو بہارے ڈریسنگ پر لیٹتی چلی گئ۔

قیامت لگتی ہے پھر وہی ہوتا ہے جواب تک ہو رہا تھا۔"آنکھ مارتا وہ جھکا اور اسکی ساری لیپسٹک بہارے کے زبردست احتجاج کے باوجود برباد کر دی۔ اسکے گالوں پر لیپسٹک پھیل گئی جبکہ ہنستے ہوئے دارہ نے ٹشو سے اپنے چہرے پر لگی لیپسٹک صاف کی۔

اور مزے سے دور ہو گیا۔

بہارے کا بس نہیں چلا کھینچ کر کوئی چیز مارے بس برداشت کرتی ساری لیپسٹک ہی ہٹا گی پھر بھی ہونٹ سرخ ہو رہے تھے اور یہ سب دارہ کی ہی مہربانی تھی۔

دارہ نے اسکے ناراض ناراض چہرے کو پیار سے چھوا۔

اور۔۔گھیرہ سناس بھرتا اسے اپنے ساتھ باہر لے آیا۔

مجھے آفس میں لیٹ ہو جائے گا۔

جتنا ریسٹ کرنا چاہو کر لینا بعد میں مجھے کچھ مت کہنا" وہ اسے گاڑی میں بیٹھ کر سمجھانے لگا جبکہ بہارے سر تھام گئی دارہ کا قہقہہ بلند ہوا۔

"مجھے آپ کیطرف دیکھنا ہی نہیں

" ٹھیک ہے رات میں دیکھ لینا

آپ کچھ زیادہ ہی پھیل گئے ہیں" بہارے بولی۔

تو تم خود آئی تھی دعوت دینے کے شوہر صاحب کھل کر پھیل لیں تو میں تو کھیلوں گا ہی" وہ بولا تو بہارے نفی میں سر ہلانے لگی۔

سارے راستے وہ اسے یوں ہی تنگ کرتا رہا اور جب گھر پہنچے تو دونوں ایک ساتھ اندر داخل ہوئے امی اور نشرہ دونوں ہی انھیں دیکھ کر خوشی سے ایکدم اٹھیں

اسلام علیکم" دارہ امی سے ملا۔

جبکہ امی نے اسکی پیشانی چوم لی وہ بیٹھ گیا۔

اور نشرہ کی چائے کا ایک گھونٹ بھر کر برا سا منہ بنایا۔

صفدر میاں کافی کا کپ نصیب ہو گا"۔اسنے صفدر کو آواز لگائی حالانکہ ابھی پی کر آیا۔

بہارے بھی ان دونوں سے ملی شرمائی شرمائی سی بہت پیاری لگ رہی تھی

روپ ہی الگ تھا۔

تبھی وہاں شہروز آگیا۔

دارہ اٹھ کر شہروز سے ملا۔

ویسے یہ تکلفات کیوں آپ دونوں نے لگائے ہوئے ہیں لے جائیں آپ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ اب ہمیں اس کی ضرورت نہیں" دارہ صوفے پر بازو پھیلاتا بولا جبکہ بہارے تو شہروز سے مل کر کمرے میں چلی گئی تھی۔

اسکے چہرے کی سرخی ہی ختم نہیں ہو رہی تھی تبھی وہ اندر چلی گئی۔

امی دیکھ رہی ہیں آپ بیوی سے صلح کیا ہوئی بہن چبھنے لگی" نشرہ منہ بنا کر بولی

۔

جبکہ امی نے دارہ کو گھورا۔

اوہو صلح ہو گئی" شہروز ہنسا۔

تو دارہ نے بہن کو گھورا شہروز کا قہقہہ اٹھا۔

اچھی بات ہے چلو پھر آج شام تمھارا ڈنر ہے ہماری طرف اسی خوشی میں"

شہروز نے اسے دعوت دی۔

اوپس میں فلحال معذرت چاہتا ہوں کوئ ڈنر اٹینڈ نہیں کر پاؤں گا" دارہ نے

انکار کیا تو شہروز کا منہ سا اتر گیا۔

تھوڑا کام ہے شہروز بھائ پھر کبھی" وہ سنجیدگی سے بولا نشرہ سمجھ نہیں پائ

کہ اسنے انکار کیوں کیا

کیوں بیٹے جاؤ بھائ بلا رہا ہے ویسے بھی تمھارا سسرال ہے" امی بولیں

شادی کے بعد سے اب تک وہ گیا بھی تو نہیں تھا خیر وہ تو شادی پر بھی نہیں گیا

تھا۔

امی مصروفیات ہیں تھوڑی اسی وجہ سے نہیں جا پاوں گا اچھا میں آفس چلتا

ہوں پھر ملاقات ہو گی آپ سے" وہ مسکرا کر شہروز سے ملا اور کمرے میں

جانے لگا بہارے دروازے پر ہی کھڑی تھی وہ سن چکی تھی اسکا انکار آنکھوں

میں حیرانگی تھی سوال تو سب کا تھا کہ وہ کیوں نہیں جانا چاہتا اور نوٹس کرنے

کی بات تھی نہ وہ پیکنیک پر جانے کے لیے انکے ساتھ آمادہ ہوا تھا اور نہ وہ جاتا تھا۔

دارہ وہیں سے ہی پلٹ گیا جبکہ امی کو داماد کی فکر لگ گئ۔

بس بہت ہی کوئ بد تمیز ہے یہ لڑکا آئے گا بیٹے میں بھیجوں گی آپ فکر نہ کرو

"امی مسکرا کر بولیں۔

نہیں انٹی کچھ نہیں ہوتا میں جانتا ہوں اسکا ہم لوگوں سے دل نہیں ملتا اور وجہ

" میں ہی ہوں۔۔آپ اسے فورس مت کیجیے گا

وہ اٹھا اور نشرہ کی جانب دیکھا اگر تم چلنا چاہتی ہو تو چل لو" وہ بولا۔

نشرہ نے ماں کیطرف دیکھا

امی ہم بہارے اور دارہ کا انتظار کریں گے" نشرہ کہہ کر شہروز کے ساتھ نکل گئ جبکہ بہارے اور امی اکیلی وہاں رہ گئ۔

امی نے بہارے کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر بھی پریشانی تھی۔۔۔۔

اسے تو لگا سب ٹھیک ہو گیا ہے لیکن سب ٹھیک نہیں ہوا تھا۔

کیوں فکر کر رہی ہو جائے گا یہ کھوتے کا پتر ایسے کیسے نہیں جائے گا اسکا دماغ

" درست میں ہی کر سکتی ہوں

امی پورے جوش میں بولیں تھیں بہارے ایکدم ہنس پڑی کھوتے کا پتر "۔

اسے خوب ہنسی آئی تھی۔

فرزانہ نے بلال کے لیے عینی کے رشتے پر حامی بھر لی تھی عینی کو معلوم ہوا یہ سب تو وہ حیران ہوئی تھی مگر پھر چپ ہو گئی شاید وہ خود ہی راضی ہو گئی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ بہارے کو کس حد تک پسند کرتا ہے۔

وہ راضی ہو گئی تھی اور شاید خوش بھی۔

ابا جی نے جلد از جلد شادی کے انتظامات کا کہا تھا۔

شہروز نے ابا جی کو دارہ کو بلانے کا کہا اور ارتاش کو بھی بلانے کا کہا۔

ابا جی نے سر ہلایا اور پرسنلی دارہ کو فون کیا مگر اسکا وہی انکار تھا۔

گھر میں سب دارہ کے انکار پر چپ ہو گئے تھے جبکہ گھر میں ایک خوشی کی فضا اٹھ گئ تھی معاذ اور بلال کی شادی کی۔

پہلے شادی تو بہت اداسی سے ہوئ تھی مگر اب وہ لوگ سارے ارمان پورے کرنا چاہتے تھے اصل حیرانگی کی بات یہ تھی کہ شادی کی خبر سن کر معاذ ضرورت سے زیادہ خوش ہوا تھا

شکر ہے کچھ ہم بد نصیبوں کا بھی سوچا آپ نے" وہ ابا جی سے بولا۔

توسب ہنسنے لگے وریشہ نیچے نہیں اتری تھی اس دن کے بعد نہ اسکے سامنے آئ تھی۔۔بعد میں معاذ کو اپنے برے رویے کا بہت بری طرح احساس ہوا تھا تبھی وہ شادی پر خوش تھا اور اسے یقین تھا وہ اسکو منا لے گا۔۔۔.....

بلال کو بھی اطلاع دے دی گئی تھی عینی اور اسکی شادی کی اور اسنے صاف ٹکا سا جواب دے دیا تھا کہ وہ بلکل عینی میں دلچسپی نہیں رکھتا نہ ہی شادی کرے گا۔ فائق نے کافی کوشش کی تھی رامین کو راضی کرنے کی کہ وہ یہ سب نہ کرے مگر رامین کی اپنی ضد چل رہی تھی اور اسکے بعد اسنے کوشش نہیں کی جب فرزانہ رامین اور خود عینی بھی راضی ہیں تو وہ کیوں کسی بات کی پرواہ کرے گا ہاں البتہ دارہ سے بہت عرصے سے ملاقات نہیں ہو رہی تھی اسنے گھڑی میں وقت دیکھا چھ بجنے میں پندرہ منٹ تھے چھ بجے اسے چھٹی ہو جاتی تھی تو گھر پندرہ منٹ میں چلا جائے گا تبھی فائق اس سے ملنے جائے گا اور اسکے کان کھینچے گا کہ وہ کہاں مر رہا تھا دو بار وہ اسکے گھر گیا اور نواب رنگرلیوں میں مصروف تھے۔

اسے کافی تپ چڑھی ہوئی تھی تبھی وہ۔گھر آیا۔تو مسکراتی ہوئی عینی سے ٹاکرا ہو گیا۔

جو سوہائے سے فون پر بات کر رہی تھی۔شاید یہ بہارے تھی معلوم نہیں تھا

۔

شرم تو نہیں آتی بہن کی یہاں شادی فکس بھی ہو گئ ہے اور نہ ہی سوہائے آنے کو تیار ہے اور نہ بہارے تم۔اور وریشہ بھابھی کی الگ طبعیت خراب ہے نہ جانے کیوں۔

وہ بولی فائق اور اسکی نگاہ ملی فائق اسکے پاس سے گزرنے لگا عینی بھی اسے راستہ دے کر جانے لگی کہ عینی کا دوپٹہ فائق کی شرٹ کے بازو کے بٹن میں اٹک گیا۔

فائق رک گیا۔

ایک منٹ "عینی نے فون نیچے کیا۔

یہ کیا فائق بھائ آپ فیلمی ہیرو کیطرح دوپٹہ اٹکاتے پھیر رہے ہیں "عینی ہنس پڑی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر بٹن سے دوپٹہ الگ کیا۔

تمھاری جیسی چھپکلی کے دوپٹے میں کون اپنی شرٹ اٹکائے گا بھابھی جی"

اسنے بھی چھیڑا تو عینی کا چہرہ سرخ ہو گیا

ویسے اب آپکو میری عزت کرنی چاہیے یہ کیا چھپکلی کہہ رہے ہیں ابا جی کو

شکایت لگادوں گی میں" وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی

نکلو نکلو شکل دیکھو اپنی میں عزت دوں گا۔ٹڈی کو میرے جتنا قد بھی نہیں

ہے تمھارا" فائق طنز مارتا وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ عینی غصے سے گھور کر دوبارہ فون کان پر لگا گئ۔

یار تم نہ فورا یہاں پہنچو پھر ہی بات کروں گی میں" عینی نے کہہ کر فون بند کر

دیا سوہائے کی بھی کلاس لی تھی اسنے۔اور سوائے نے پنڈی میں ارتاش کے

سارے خوبصورت دنوں کا تین دن میں بینڈ بجا دیا تھا

مجھے واپس جانا ہے آپکو پتہ بھی ہے عینی اور بلال بھائ کی شادی فائنل کر دی

ہے سب نے۔اور میں سپر ایکسائٹڈ ہوں" وہ جوش سے پیکینگ کرنے لگی۔

کیابد تمیزی ہے شوہر گھرایاہے تم اسپر توجہ دینے کے بجائے اپنے خواہ مخواہ کے رشتے داروں پر وفکس کر رہی ہو

شوہر کا روز کا ہو گیا ہے۔اب مجھے واپس جانا ہے بس "سوہائے گھور کر بولی۔

ارتاش ہنس دیا

بیس دن کے لیے آئے تھے یہاں ہم یار ابھی تین دن ہوئے ہیں میرا کام "کہاں ختم ہوا ہے

مجھے نہیں پتہ "وہ منہ بنا کر بولی۔

جبکہ ارتاش نے زبردستی اسکے گالوں کو چھوا۔

پوری پٹاخا ہوتی جا رہی ہو اور شاید ہر گزرتے دن کے ساتھ مزید سے مزید حسین "وہ بولا۔تو۔۔سوہائے کو شرم آگئ

پلیز نہ "اسنے ضد کی

" لیکن پھر تمھیں چھڑوا دیتا ہوں میں مجھے تھوڑا وقت لگے گا

وہ بولا سوہائے نے نفی کی اکھٹے چلیں گے "تو پھر تمھیں مجھے یوں ہی برداشت کرنا پڑے گا میری۔ جان" وہ ایکدم ہی اسپر حملہ آور ہوتا بولا سوہائے جبکہ اس ڈھیٹ انسان کو خود سے دور کرنا چاہ رہی تھی مگر کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔

سوہائے ہمارے ڈھیر سارے بچے ہونے چاہیے "۔

وہ لاڈ سے بولا سوہائے کا چہرہ سرخ تھا۔

پھر ان ڈھیر سارے بچوں کے نام میں خود رکھو گا" وہ پھر سے بولا

ایک دو میں ہی راضی ہو جائیں گے آپ" وہ ہنسی۔

نہ جی محترمہ کم از کم بھی چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہوں میری"۔

آہ" سوہائے کا منہ کھل گیا۔ ارتاش کا قہقہ ابھرا اور وہ۔ پھر سے اسے اپنی محبت بھری بانہوں میں بھر گیا۔

جبکہ قسمت کو اس سے الٹ منظور تھا۔

شاید محبت کے کئی امتحاں تھے جو ابھی باقی تھی۔

امی کھانا دے دیں یار" دارہ نو بجے گھر پہنچا تو صوفے پر بیگ پھینکتے ہی فائق کا سمانا ہوا۔

اوہ میرا بھائی" وہ اسکی جانب بڑھا کہ فائق نے کھینچ کر لات ماری دارہ دوسرے صوفے پر جا گیرہ۔

اور وہ اکثر اسطرح لڑتے تھے بہارے کے توچھکے چھوٹ گئے دارہ فائق کو مار رہا تھا فائق دارہ کو مار رہا تھا

امی امی" وہ گھبرا کر۔

امی کو پکارنے لگی

صفدر رو کو دارہ۔ دارہ ہٹیں کیا کر رہے ہیں امی" وہ پریشانی سے چلانے لگی دارہ نے رک کر بہارے کو دیکھا جو رونے والی تھی فائق نے بھی اسکیطرف دیکھا ۔ تیری جان لے لیتا میں اگر میری بیوی نہ روکتی" دارہ دور ہوا۔

تو میں لے لوں گا میری کون سا بیوی ہے" فائق اسکی گردن جکڑ گیا۔دارہ۔ نے پھر سے اسے دبوچ لیا۔

ارے بہارے یہ یوں ہی پاگلوں کیطرح لڑتے ہیں میرا بچہ رونے والی کیا بات ہے" امی ہنستے ہوئے بولیں جبکہ اب بہارے نے دوبارہ ان دونوں کیطرف دیکھا تو وہ واقعی۔اسطرح نہیں لڑ رہے تھے جس طرح وہ سوچ رہی تھی۔

جبکہ صفدر صوفے پر چڑھا تالیاں پیٹ رہا تھا اور فائق نے اسے پیسے دیے تھے تو نعرے بھی فائق کے تھے بہارے نے گھیرہ سانس بھرا۔

نہ جانے کون سا منظر آنکھوں کے آگے جھپاکے کی صورت اگیا اباجی کے پاس ہوتی تھی تو وہ اسے ان سب چیزوں سے دور رکھتے تھے لیکن اب اسے یہ سب فیس کرنا پڑ رہا تھا اور وہ بہت دور نکل جاتی تھی جھک کر اسنے چائے کے ٹوٹے ہوئے کپ خاموشی سے اٹھانے شروع کر دیے

بس کرو اب تم دونوں "امی بہارے کی جانب دیکھ کر ان دونوں کو گھور کر بولی۔۔

بہارے سامان اٹھا کر اندر لے گئ۔

تو تو ادھر آ کس بات پر فائق بھائ فائق بھائ ہو رہا تھا" دارہ سانسیں بھرتا صفدر کو گھور کر بولا۔

جبکہ۔ صفدر نے دانت نکال کر پانچ ہزار کا نوٹ دارہ کی آنکھوں کے سامنے لہرایا

کتے "دارہ چیخا اسے سخت غصہ چڑھتا تھا۔

امی "صفدر امی کے پیچھے چھپ گیا

"امی اپنی نیت خراب کچرے جیسی اولاد کی تربیت کر لیں تھوڑی تیری بڑی اچھی ہوئ ہے "فائق نے ڈھونگا مارا۔

یار میری بیوی سیریس ہو گئ ہے ایک نظر اسکو دیکھ کر آتا ہوں پھر تجھے دیکھو گا

"دارہ اسے دور جھٹکتا۔

اٹھااور کچن میں بہارے کے پاس اگیا جبکہ پیچھے سے فائق کے شغل شروع ہو گئے تھے اسے خوشی بھی بہت ہوئی تھی کہ ان دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہو گیااور دوسری طرف۔مزاق کا موقع بھی مل گیا تھا جسے دارہ کان پر سے جھڑتا بہارے کے پاس اگیا۔

ہائے ہنی"اسنے پیچھے سے ہی اسے پکڑا۔اسکی کمر میں اپنے دونوں بازوں ڈال کر اسنے اسکے شانے پر اپنی ٹھوڑی رکھ لی اور وہیں سے اسکی بھیگی بھیگی پلکوں کا منظر دیکھنے لگا۔

کیاہوا"اسکی بھیگی پلکوں کو دیکھ کر۔دارہ سنجیدہ ہوا

وہ پھیکا سا ہنس دی۔

کچھ نہیں ہوا۔میں بس لڑائی جھگڑا افوڈ نہیں کر پاتی اسی لیے خیر آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔کوئی دیکھ لے گا"وہ سنبھلتی ہوئی بولی۔

اف اتنی معصومیت سے بول رہی ہو۔۔،"اسنے نرمی سے اسکے گال پر۔

بہارے کا دماغ سن کر دینے والی لے لحر کتیں شروع کر دیں۔

دیکھ لے میری بیوی ہو۔پتہ نہیں کیا کیا ہے جو تمھارا مجھ سے چھپا ہوا ہے چند دنوں سے میری رائے تمھارے بارے میں بدلنے لگی ہے تم مجھے بہت حساس اور چڑیا سی لگنے لگی ہو۔"اسکی پیشانی نرمی سے چھوتے ہوئے وہ بولا۔ تو بہارے کے حول سی اٹھی۔

م۔۔۔میں میرا تو کوئی راز نہیں "وہ پریشانی سے بولی۔

تم کیوں پریشان ہو رہی ہو "دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھام لیا۔

م۔۔میرا سچ میں کوئی راز نہیں ہے "وہ جلدی سے اسے یقین دلانے لگی۔

اوکے اوکے ٹیک اٹ ایزی "وہ بولا۔

مگر بہارے کے اس رویے نے چونکایا ضرور تھا۔

کچھ کھانے کو ہے تو دو "وہ بات بدلتا بولا۔

امی نے کہا ہے کھانا ابا جی کے گھر کھائیں گے سب

فائق بھائی اسی لیے آئیں ہیں "وہ سنبھلتی ہوئی ہلکا سا مسکرا کر بولی

کیا بکواس ہے مجھے نہیں جانا "وہ بولا۔منہ ہی بنالیا۔

اور وہ کس لیے" وہ گھورنے لگی۔

" میری مرضی بہنوئی ہوں میرا دل

یہ کیا بد تمیزی ہوئی۔" بہارے کو غصہ چڑھا۔

خوشامد کرو تو بات بنے گی۔

" بہت بد تمیز ہیں آپ

شروع دن سے یہ ہی بول رہی ہو تھوڑا چینج کرو ڈائلوگ جیسے میں کہوں تم بہت" وہ جو الفاظ بولنے والا تھا بہارے نے جلدی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

بد تمیز" وہ اہستگی سے بولی

خوبصورت" وہ نرمی سے اس تل کی رونق کو چھوتا بولا۔

بہارے دور ہو گئی۔

" جائیں امی سے کریں بات دیکھ لیں گی وہ آپکو

تمھیں کیا لگتا ہے میں کسی کے قابو میں آجاؤں گا" وہ چیلنج کرنے لگا

دارہ پلیز نہ ابا جی سے ملنا ہے" وہ بولی

خود مل او مجھے کوئی نہ کہے" کہہ کر وہ باہر نکل گیا اور بہارے نفی میں سر ہلانے لگی اسکی موجودگی سے وہ گزشتہ بات بھول کر دوبارہ جو کافی سارا دن لگا کر سیکھی تھی بنا کر باہر لے آئی۔

چلو گھر تمھارا ڈنر ہے آج" فائق بولا

یہ کون سا ڈنر ہوا۔ منہ اٹھایا میرا ڈنر ہے" بہارے سے کپ لیتے وہ تپ کر بولا۔

نہیں سمجھتے کیا ہوا اپنے آپ کو تم" فائق نے گھورا

تمھارا بہنوئی" وہ بھی گھور کر بولا۔

فائق بھائی یہ کچھ زیادہ ہی بہنوئی بن رہے ہیں میں امی اور صفدر تو چل رہے ہیں۔ باقی یہ خالی گھر میں ٹکریں ماریں" وہ بولی فائق کا کہاں قہقہ ابھرا وہیں دارہ سے گھونٹ اندر اتارنا مشکل ہو گیا۔

صدقے۔" وہ کپ سائیڈ پر رکھ کر اسے دیکھتا بولا۔

جبکہ بہارے نے مسکرا کر تعریف وصول کی۔

" تھنکیو

بتاتا ہوں میں تمھیں زیادہ دانت نکل رہے ہیں" وہ ماتھے پر بل ڈالتا بہارے کا خوبصورت چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔ جبکہ بہارے اسکی نظروں سے ہی گھبرا کر نگاہیں گھما گئ۔

یہ ہوئی نہ میری بہنوں والی بات۔ چلو اٹھو" وہ بولا اور کھڑا ہو گیا۔

میں کہیں نہیں جاؤں گا۔" دارہ سنجیدگی سے بولا۔

"دارہ۔ چپل لگے یہ تھپڑ سے مانو گے

امی کمرے سے تیار ہو کر آئیں تو۔ دارہ نے گھیرہ سانس بھرا

امی آپ نہ مجھے سسرال کے سامنے بچھا کر رکھیں۔" وہ عاجز۔ آکر بولا۔

فائق اور بہارے ہنسی روکے کھڑے تھے وہ کسی بچے کیطرح ضد کر رہا تھا کہ سکول نہیں جائے گا۔

مجھے غصہ نہ دلاؤ دارہ۔" امی نے انگلی اٹھائی۔

میں نہیں جارہا" وہ سر جھٹک کر بولا اور امی نے واقعی چپل اتار لی صفدر کا قہقہہ بلند ہوتے ہوتے رہ گیا کیونکہ دارہ اس چپل کو دیکھ کر ایکدم سیدھا ہو گیا تھا۔

بیوی والا ہوں اب میں کچھ تو لحاظ کریں" وہ منہ بنا کر بولا

بچوں والے بھی ہو جاؤ میرے تو بچے ہی رہو گے سیدھی شرافت سے بہارے کو لے کر اجاؤ یہ تمھاری ماں کا حکم ہے۔" وہ بولیں تو وہ یوں ہی اکڑا کھڑا رہا۔

دارہ "امی کو واقعی غصہ اگیا یوں ہی ہر بات کی بلاوجہ وہ ضد اور اڑ لگاتا تھا۔

امی آپ لوگ جائیں ہم لوگ آتے ہیں" بہارے نے ہی بیچ میں بول کر معملہ ختم کرایا ورنہ وہ تو پکا ہو چکا تھا۔

امی بہارے کی بات مان گئ۔

فائق اسے دانت نکال کر دیکھاتا صفدر اور امی کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ پیچھے بہارے اور دارہ رہ گئے تھے۔

کہیں نہیں جاؤں گا میں کچھ بھی کر لو۔" وہ بول کر کمرے میں چلا گیا۔

" کوئی وجہ بھی تو ہو۔اس روٹھا منائی کی

بہارے پوچھنے لگی۔

کوئی نہیں ہے میرا دل نہیں ہے تو نہیں ہے۔" وہ لیٹ گیا۔

پلیز چل لیں نہ " وہ اسکے پاس بیٹھتی اسکے گھنے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

بہارے مجھے ٹریپ نہ کرو پٹ جاؤ گی " دارہ نے کروٹ موڑلی۔

گھر میں اکیلے دو چار کام ہیں پھر وہ کر لیں "۔وہ ہنسی روکتی بولی۔

برتن دھو لیں اور لاونج گندہ ہو رہا ہے وہ صاف " وہ قہقہ لگا کر ہنسی۔

دارہ نے آئی برو آچکا کر دیکھا۔

اچھا تو نخرے کا موڈ ہے میں نے کسی کو منایا نہیں ہے آج تک۔" وہ دور ہوتی

بولی۔

" میں چینج کر رہی ہوں آپ بھی فریش ہو جائیں

کہہ کر وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

دارہ یوں ہی لیٹا رہا۔

اپنی ضد سے ہٹنے والا ہوتا تو کیا ہی بات تھی۔۔

وہ موبائل سکرول کرتا رہا جبکہ بہارے۔ سیاح ریشمی کا مدار لباس میں باہر نکلی تو اسکی چمکتی سفید رنگت پر وہ لباس جس پر گولڈن نگو کا کام ہو رہا تھا۔ بے انتہا حسین لگ۔ رہا تھا۔

اسنے بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا۔

اور اس وقت وہ شاید دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگ رہی تھی جو اسکے سمانے دوپٹے سے انجام اسکے کمرے کی اسکی دل کی اسکی آنکھوں کی رونق اور خوبصورتی لگ رہی تھی دارہ سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا جو شرٹ کے پیچھے کی ڈوری بند کر رہی تھی۔

بول بھی رہی تھی ساتھ کے ساتھ مگر دارہ کو۔ کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

اٹھ جائیں دارہ ایسے ضد نہ کریں" اب زرا عاجز آ کر بولی۔

دارہ واقعی اٹھ گیا۔ بہارے مسکرائی مگر واشروم جانے کے بجائے وہ اسکیطرف ارہا تھا۔

بہارے بھاگ کر صوفے کے پیچھے چھپ گئی۔

ادھر آؤ" دارہ نے سوکھا گلا تر کیا۔ سانسیں تو اسے دیکھ کر لینا بھول گیا تھا وہ۔

نہیں نہ" وہ منہ بسور کر بے بسی سے بولی۔

ادھر۔" وہ گھور کر ادھر آنے کا کہنے لگا وہ اسکے پاس چلی گئی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے سامنے اکھڑی ہوئی

دارہ جھکا اور اسکی شفاف گردن کو اپنی سانسوں کیلے بیچ قید کر لیا۔

بہارے۔ کی سانسیں بھاری ہو گئیں۔

اسنے دارہ کا۔ کسرتی بازو تھاما جبکہ وہ اسکی گردن پر جابجا حرکت کر رہا تھا۔

بہت تیزی سے۔ اور بہارے کنپنے لگی۔

جب وہ اپنی آرٹ سے مطمئین ہوا تو پیچھے ہٹ کر چمکتی آنکھوں سے اسکی گردن پر جابجا سرخ نشان دیکھ کر کھل کر مسکرایا۔

اور اسکا رخ آئینے کی جانب کر دیا۔

بہارے۔ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

کیسا لگا میرا ڈیزائن" وہ جیسے تعریف چاہتا تھا۔

جبکہ بہارے نے اسے دور دھکیلا پاس پڑا کشن اتار کر زور زور سے کھینچ کھینچ کر مارا

دارہ کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

اب اگر آپ ایک لفظ بھی بولے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" وہ چیخی۔

ہاں چیخوں چیخوں شوہر کی کوئی عزت نہیں ہے کیا سوچیں گے یہ در و دیوار کیا فائدہ دارہ سکندر تمھارے اسیسٹینٹ کمشنر ہونے کا" وہ واشروم کا دروازہ جو ابھی وہ اسے اندر کر کے بند کر چکی تھی کھولتا ہوا بولا۔

دارہ مجھے غصہ آیا نہ اچھا نہیں ہو گا" وہ سیدھی ہو گئی۔

ڈرتا نہیں ہوں تم سے آئی بڑی دھمکیاں دیتی ہے احسان کر رہا ہوں چل کر۔

"

وہ بھی اسے ڈپٹتا بولا۔

اور زور سے دروازہ بند کر دیا۔

جبکہ وہ اسکے کارنامے کو چھپانے کی کوشش میں لگ گئ

وہ دونوں گھر پہنچیں تو۔ وہاں زبردست ڈنر کا انتظام تھا۔ دارہ شادی کے بعد پہلی بار آیا تھا۔ وہ سب ہی اسکے استقبال کو کھڑے تھے۔ اباجی کے حکم پر گھر کا ایک ایک فرد لون میں موجود تھا۔

دارہ نے بلیک شرٹ اور بلیک ہی جینز پہنی ہوئ تھی جبکہ اسکے ساتھ بہارے بھی تھی وہ دونوں ایک ساتھ چلتے چاند سورج کی جوڑی لگ رہی تھی۔

بلال بھی وہاں موجود تھا بہارے جلدی سے دوڑ کر اباجی کے سینے سے لگ گئ

۔

اباجی کے چہرے کی خوشی دیکھنے لائق تھی وہ اتنا خوش تھے کہ چہرہ سرخ ہو رہا تھا سب ہی اسے خوش دیکھ کر خوش تھے۔

جبکہ دارہ سب سے ملا۔ سنجیدہ ہی تھا۔

اور پھر وہ بیٹھ گیا۔امی بھی کچھ فاصلے پر ہی بیٹھیں تھیں یہ انتظام لون میں کیا گیا تھا۔ ہلکا پھلکا سا فیملی ڈنر تھا جس میں مزیدار کھانے اور مل جل کر بیٹھنے کا بھانا تھا۔

بس اس ڈنر میں سوہائے اور ارتاش موجود نہیں تھے باقی سب ہی تھے۔

دارہ سے انعام صاحب باتیں کر رہے تھے وہ سنجیدگی سے سب کی باتوں کا جواب دے رہا تھا۔ جبکہ بہارے عینی کے گلے لگ گئ۔

چھپی رستم میں اور سوہائے کیا ادھر ادھر ہوئے شادی کی پلینگ ہی کر ڈالی۔

بہارے بولی۔ جبکہ عینی شرما سی گئ۔

تم دونوں ہی لیٹ آئ ہو" وہ بولی۔ بہارے نے وریشہ کی جانب دیکھا بیمار بیمار سی وہ سر جھکائے بیٹھی تھی

" بھابھی کو کیا ہوا ہے

معلوم نہیں بہت دنوں سے چپ چپ سی ہیں "اسنے کہا تو بہارے وریشہ سے بھی ملی وہ ویسے ہی ہلکی سی مسکان کے ساتھ اس سے ملی

دوسری طرف معاذ فائق اور۔ سعد دارہ کو دیکھ رہے تھے جو بس جی جی کر رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب بڑے اپس میں لگ گئے تو ان تینوں نے دارہ کا رخ اپنی جانب موڑ لیا بلال سے نزید یہ دارہ اور بہارے کے نام کی محفل برداشت نہ ہوئی تبھی وہ وہاں سے چلا گیا۔

کیونکہ وہ لمحوں میں چاہتا تھا کہ دارہ کو بہارے کا سارا سچ بتا دے اور اسپر کسی زبردستی سے پہلے ہی دارہ بہارے کو طلاق دے دے مگر ایسا فلحال ہوتا کچھ نہیں نظر آرہا تھا۔

کتنی بور ہے یہ محفل اور کتنے شوق سے تم مجھے لائے ہو یہاں "دارہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا گھیرہ سانس بھرتا واقعی بوریت کا شکار لگ رہا تھا۔

نہیں تو آپکی محفلوں میں اور ایسا کیا خاص ہوتا ہے نواب دارہ صاحب" معاذ نے مسکرا کر طنز دے مارا۔

کبھی چلو پھر تمھیں دنیا کی اصل رنگینی دیکھو" دارہ مسکرایا۔اور ایک ہاتھ صوفے پر پھیلا کر بیٹھ گیا۔

واہ واہ" معاذ نے تالی بجائی

بہارے" وہ تینوں بیقوقت بولے۔

دارہ نے ان تینوں کی طرف ایسی نظروں سے دیکھا جیسے ابھی نگل لے گا۔

جی بھیا" وہ فورا پہنچ گئی۔

" یہ تمھارے میاں کچھ فرمارہے ہیں غور کرو

فائق نے کہا جبکہ۔ سعد اور معاذ اپنی ہنسی روک رہے تھے۔

بہارے نے دارہ کی جانب دیکھا جو نہ چاہتے ہوئے بھی۔ گھبرا چکا تھا۔

ان تینوں کے قہقہے بلند ہوئے۔

میں انھیں کہہ رہا تھا پانی شانی ہی دے دو۔زبردستی بلا ہی لیا ہے تو"۔اسنے سانس بھرتے کہا۔جبکہ۔بہارے اسکے لیے سر ہلا کر پانی لینے چلی گئ

کمینے آدمی"وہ فائق کی گردن دبوچنے ہی والا تھا کہ سسرال کا احساس ہوا۔

" نہیں دارہ بھائ بلکل درست کہہ رہے ہیں یہ ڈنر واقعی بور ہے

سعد بولا۔

بیٹے تیری تو رنگینی ہی عمر ہے ابھی۔

میری بھی"فائق نے بھی دانت نکالے

یار یہ تم لوگ اس آدمی پر فوکس کیوں نہیں کرتے بھاندو کسی بھینس کے پلے اسے۔"۔دارہ بولا۔فائق نے گھورا۔

جبکہ۔بہارے مسکرادی وہ ان سب کے ساتھ ہنسی مزاق کر رہا تھا وہ اندر کی جانب پانی لینے جانے لگی کہ بلال نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا۔

بلال بھائ"وہ حیرانگی سے آنکھیں نکال کر۔اسکی جانب دیکھنے لگی۔

بہارے۔چھوڑ دو دارہ کو۔"وہ اسے دھمکانے لگا۔

ہاتھ چھوڑیں میرا

میں تمھیں کہہ رہا ہوں اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں دارہ کو سب بتا۔دو

" گا

م۔۔۔۔مجھے بلیک میل کر رہے ہیں "کانپتے لہجے سرخ آنکھوں اور لرزتے دل سے وہ بھڑکتی ہوئی بولی۔

ہاں کر رہا ہوں۔ کر رہا ہوں تمھیں بلیک میل اور کرتا رہوں گا اس دن تک جب تک تم میری نہیں ہو جاتی کسی عینی وینی سے شادی نہیں کرنی مجھے۔ تم میری تھی تم کسی اور کی نہیں ہو سکتی اور اسکے ساتھ تم اتنا خوش کیسے رہ سکتی ہو" بلال جیسے آپے سے باہر ہو گیا وہ ہوش میں نہیں لگ رہا تھا

بہارے کے دونوں بازو جکڑ کر وہ بولا اور اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا اسطرح کے اسکا سایہ بہارے کو مکمل ڈھانپ چکا تھا۔

" چ۔۔ چھوڑیں بلال بھائی پلیز یہ آپ ک۔۔کیا

اچانک بلال کی کمر پر کسی کا زبردست ہاتھ پڑا اور اس شدت سے اسے پیچھے کھینچ کر دیوار پر مارا کے بلال کی چیخ نکلی تھی۔

اور اسکے بعد شاید۔اسنے کچھ نہیں دیکھا۔

دارہ کے ہاتھ پاؤں۔مکے تھپڑ

یہاں تک کے بلال کو زمین پر لیٹا کر وہ منٹو میں اسکا حلیہ اسکے چہرے کا نقشہ بدل چکا تھا اور اس چیخوں پکار اور چیزوں کے گیرنے کے شور پر سب ہی اندر کی جانب بھاگے۔

لاونج کی ایک ایک چیز دارہ اسکے سر پر مار کر توڑ چکا تھا۔

"جرت کیسے ہوئ تمھاری میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی

پورے شجاع ہاؤس میں یہ دھاڑ گونجی تھی۔

بہارے ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اسکے وجود کا ایک ایک حصہ کانپ اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

بلال کو بھی اطلاع دے دی گئی تھی عینی اور اسکی شادی کی اور اسنے صاف ٹکا سا جواب دے دیا تھا کہ وہ بلکل عینی میں دلچسپی نہیں رکھتا نہ ہی شادی کرے گا۔ فائق نے کافی کوشش کی تھی رامین کو راضی کرنے کی کہ وہ یہ سب نہ کرے مگر رامین کی اپنی ضد چل رہی تھی اور اسکے بعد اسنے کوشش نہیں کی جب فرزانہ رامین اور خود عینی بھی راضی ہیں تو وہ کیوں کسی بات کی پرواہ کرے گا ہاں البتہ دارہ سے بہت عرصے سے ملاقات نہیں ہو رہی تھی اسنے گھڑی میں وقت دیکھا چھ بجنے میں پندرہ منٹ تھے چھ بجے اسے چھٹی ہو جاتی تھی تو گھر پندرہ منٹ میں چلا جائے گا تبھی فائق اس سے ملنے جائے گا اور اسکے کان کھینچے گا کہ وہ کہاں مر رہا تھا دو بار وہ اسکے گھر گیا اور نواب رنگرلیوں میں مصروف تھے۔

اسے کافی تپ چڑھی ہوئی تھی تبھی وہ۔گھر آیا۔تو مسکراتی ہوئی عینی سے ٹاکرا ہو گیا۔

جو سوہائے سے فون پر بات کر رہی تھی۔شاید یہ بہارے تھی معلوم نہیں تھا

۔

شرم تو نہیں آتی بہن کی یہاں شادی فکس بھی ہو گئی ہے اور نہ ہی سوہائے آنے کو تیار ہے اور نہ بہارے تم۔اور وریشہ بھابھی کی الگ طبعیت خراب ہے نہ جانے کیوں۔

وہ بولی فائق اور اسکی نگاہ ملی فائق اسکے پاس سے گزرنے لگا عینی بھی اسے راستہ دے کر جانے لگی کہ عینی کا دوپٹہ فائق کی شرٹ کے بازو کے بٹن میں اٹک گیا۔

فائق رک گیا۔

ایک منٹ "عینی نے فون نیچے کیا۔

یہ کیا فائق بھائی آپ فیلمی ہیرو کیطرح دوپٹہ اٹکاتے پھیر رہے ہیں "عینی ہنس پڑی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر بٹن سے دوپٹہ الگ کیا۔

تمھاری جیسی چھپکلی کے دوپٹے میں کون اپنی شرٹ اٹکائے گا بھابھی جی"

اسنے بھی چھیڑا تو عینی کا چہرہ سرخ ہو گیا

ویسے اب آپکو میری عزت کرنی چاہیے یہ کیا چھپکلی کہہ رہے ہیں ابا جی کو شکایت لگادوں گی میں "وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی

نکلو نکلو شکل دیکھو اپنی میں عزت دوں گا۔ٹڈی کو میرے جتنا قد بھی نہیں ہے تمھارا" فائق طنز مارتا وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ عینی غصے سے گھور کر دوبارہ فون کان پر لگا گئ۔

یار تم نہ فورا یہاں پہنچو پھر ہی بات کروں گی میں "عینی نے کہہ کر فون بند کر دیا سوہائے کی بھی کلاس لی تھی اسنے۔اور سوائے نے پنڈی میں ارتاش کے سارے خوبصورت دنوں کا تین دن میں بینڈ بجا دیا تھا

مجھے واپس جانا ہے آپکو پتہ بھی ہے عینی اور بلال بھائی کی شادی فائنل کر دی ہے سب نے۔اور میں سپر ایکسائٹڈ ہوں "وہ جوش سے پیکینگ کرنے لگی۔

کیا بد تمیزی ہے شوہر گھرایا ہے تم اسپر توجہ دینے کے بجائے اپنے خواہ مخواہ کے رشتے داروں پر وفکس کر رہی ہو

شوہر کا روز کا ہو گیا ہے۔اب مجھے واپس جانا ہے بس "سوہائے گھور کر بولی۔

ارتاش ہنس دیا

بیس دن کے لیے آئے تھے یہاں ہم یار ابھی تین دن ہوئے ہیں میرا کام "کہاں ختم ہوا ہے

مجھے نہیں پتہ "وہ منہ بنا کر بولی۔

جبکہ ارتاش نے زبردستی اسکے گالوں کو چھوا۔

پوری پٹاخا ہوتی جا رہی ہو اور شاید ہر گزرتے دن کے ساتھ مزید حسین "وہ بولا۔تو۔۔سوہائے کو شرم آگئ

پلیز نہ "اسنے ضد کی

" لیکن پھر تمھیں چھڑوا دیتا ہوں میں مجھے تھوڑا وقت لگے گا

وہ بولا سوہائے نے نفی کی اکھٹے چلیں گے "تو پھر تمھیں مجھے یوں ہی

برداشت کرنا پڑے گا میری۔ جان" وہ ایکدم ہی اسپر حملہ آور ہوتا بولا

سوہائے جبکہ اس ڈھیٹ انسان کو خود سے دور کرنا چاہ رہی تھی مگر کوئی فرق

نہیں پڑا تھا۔۔

سوہائے ہمارے ڈھیر سارے بچے ہونے چاہیے "۔

وہ لاڈ سے بولا سوہائے کا چہرہ سرخ تھا۔

پھر ان ڈھیر سارے بچوں کے نام میں خود رکھو گا" وہ پھر سے بولا

ایک دو میں ہی راضی ہو جائیں گے آپ" وہ ہنسی۔

نہ جی محترمہ کم از کم بھی چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہوں میری"۔

آہ" سوہائے کا منہ کھل گیا۔ ارتاش کا قہقہ ابھرا اور وہ۔ پھر سے اسے اپنی محبت

بھری بانہوں میں بھر گیا۔

جبکہ قسمت کو اس سے الٹ منظور تھا۔

شاید محبت کے کئی امتحاں تھے جو ابھی باقی تھی۔

امی کھانا دے دیں یار" دارہ نو بجے گھر پہنچا تو صوفے پر بیگ پھینکتے ہی فائق کا سمانا ہوا۔

اوہ میرا بھائی" وہ اسکی جانب بڑھا کہ فائق نے کھینچ کر لات ماری دارہ دوسرے صوفے پر جا گیرہ۔

اور وہ اکثر اسطرح لڑتے تھے بہارے کے تو چھکے چھوٹ گئے دارہ فائق کو مار رہا تھا فائق دارہ کو مار رہا تھا

امی امی" وہ گھبرا کر۔

امی کو پکارنے لگی

صفدر رو کو دارہ۔ دارہ ہٹیں کیا کر رہے ہیں امی" وہ پریشانی سے چلانے لگی دارہ نے رک کر بہارے کو دیکھا جو رونے والی تھی فائق نے بھی اسکیطرف دیکھا

۔تیری جان لے لیتا میں اگر میری بیوی نہ روکتی "دارہ دور ہوا۔

تو میں لے لوں گا میری کون سا بیوی ہے "فائق اسکی گردن جکڑ گیا۔دارہ۔

نے پھر سے اسے دبوچ لیا۔

ارے بہارے یہ یوں ہی پاگلوں کیطرح لڑتے ہیں میرا بچہ رونے والی کیا

بات ہے "امی ہنستے ہوئے بولیں جبکہ اب بہارے نے دوبارہ ان دونوں

کیطرف دیکھا تو وہ واقعی۔اسطرح نہیں لڑ رہے تھے جس طرح وہ سوچ رہی

تھی۔

جبکہ صفدر صوفے پر چڑھا تالیاں پیٹ رہا تھا اور فائق نے اسے پیسے دیے تھے

تو نعرے بھی فائق کے تھے بہارے نے گھیرہ سانس بھرا۔

نہ جانے کون سا منظر آنکھوں کے آگے جھپاکے کی صورت اگیا اباجی کے

پاس ہوتی تھی تو وہ اسے ان سب چیزوں سے دور رکھتے تھے لیکن اب اسے یہ

سب فیس کرنا پڑ رہا تھا اور وہ بہت دور نکل جاتی تھی جھک کر اسنے چائے کے

ٹوٹے ہوئے کپ خاموشی سے اٹھانے شروع کر دیے

بس کرو اب تم دونوں "امی بہارے کی جانب دیکھ کر ان دونوں کو گھور کر بولی۔۔

بہارے سامان اٹھا کر اندر لے گئ۔

تو تو ادھر آ کس بات پر فائق بھائ فائق بھائ ہو رہا تھا" دارہ سانسیں بھرتا صفدر کو گھور کر بولا۔

جبکہ۔ صفدر نے دانت نکال کر پانچ ہزار کا نوٹ دارہ کی آنکھوں کے سامنے لہرایا

کتے "دارہ چیخا اسے سخت غصہ چڑھتا تھا۔

امی "صفدر امی کے پیچھے چھپ گیا

"امی اپنی نیت خراب کچرے جیسی اولاد کی تربیت کر لیں تھوڑی تیری بڑی اچھی ہوئ ہے "فائق نے ڈھونگا مارا۔

یار میری بیوی سیریس ہو گئ ہے ایک نظر اسکو دیکھ کر آتا ہوں پھر تجھے دیکھو گا "دارہ اسے دور جھٹکتا۔

اٹھااور کچن میں بہارے کے پاس اگیا جبکہ پیچھے سے فائق کے شغل شروع ہو گئے تھے اسے خوشی بھی بہت ہوئ تھی کہ ان دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہو گیااور دوسری طرف۔مزاق کا موقع بھی مل گیا تھا جسے دارہ کان پر سے جھڑتا بہارے کے پاس اگیا۔

ہائے ہنی" اسنے پیچھے سے ہی اسے پکڑا۔اسکی کمر میں اپنے دونوں بازوں ڈال کر اسنے اسکے شانے پر اپنی ٹھوڑی رکھ لی اور وہیں سے اسکی بھیگی بھیگی پلکوں کا منظر دیکھنے لگا۔

کیا ہوا" اسکی بھیگی پلکوں کو دیکھ کر۔دارہ سنجیدہ ہوا

وہ پھیکا سا ہنس دی۔

کچھ نہیں ہوا۔میں بس لڑائ جھگڑا افوڈ نہیں کر پاتی اسی لیے خیر آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔کوئ دیکھ لے گا" وہ سنبھلتی ہوئ بولی۔

اف اتنی معصومیت سے بول رہی ہو۔۔،" اسنے نرمی سے اسکے گال پر۔

بہارے کا دماغ سن کر دینے والی لے لحر کتیں شروع کر دیں۔

دیکھ لے میری بیوی ہو۔پتہ نہیں کیا کیا ہے جو تمھارا مجھ سے چھپا ہوا ہے چند دنوں سے میری رائے تمھارے بارے میں بدلنے لگی ہے تم مجھے بہت حساس اور چڑیا سی لگنے لگی ہو۔"اسکی پیشانی نرمی سے چھوتے ہوئے وہ بولا۔ تو بہارے کے حول سی اٹھی۔

م۔۔۔میں میرا تو کوئی راز نہیں "وہ پریشانی سے بولی۔

تم کیوں پریشان ہو رہی ہو "دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھام لیا۔

م۔۔میرا سچ میں کوئی راز نہیں ہے "وہ جلدی سے اسے یقین دلانے لگی۔

اوکے اوکے ٹیک اٹ ایزی "وہ بولا۔

مگر بہارے کے اس رویے نے چونکایا ضرور تھا۔

کچھ کھانے کو ہے تو دو "وہ بات بدلتا بولا۔

امی نے کہا ہے کھانا ابا جی کے گھر کھائیں گے سب

فائق بھائی اسی لیے آئیں ہیں "وہ سنبھلتی ہوئی ہلکا سا مسکرا کر بولی

کیا بکواس ہے مجھے نہیں جانا "وہ بولا۔منہ ہی بنالیا۔

اور وہ کس لیے "وہ گھورنے لگی۔

" میری مرضی بہنوئی ہوں میرا دل

یہ کیا بد تمیزی ہوئی۔" بہارے کو غصہ چڑھا۔

خوشامد کرو تو بات بنے گی۔

" بہت بد تمیز ہیں آپ

شروع دن سے یہ ہی بول رہی ہو تھوڑا چینج کرو ڈائلوگ جیسے میں کہوں تم بہت" وہ جو الفاظ بولنے والا تھا بہارے نے جلدی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

بد تمیز" وہ اہستگی سے بولی

خوبصورت" وہ نرمی سے اس تل کی رونق کو چھوتا بولا۔

بہارے دور ہو گئی۔

" جائیں امی سے کریں بات دیکھ لیں گی وہ آپکو

تمھیں کیا لگتا ہے میں کسی کے قابو میں آجاؤں گا" وہ چیلنج کرنے لگا

دارہ پلیز نہ ابا جی سے ملنا ہے" وہ بولی

خود مل او مجھے کوئی نہ کہے" کہہ کر وہ باہر نکل گیا اور بہارے نفی میں سر ہلانے لگی اسکی موجودگی سے وہ گزشتہ بات بھول کر دوبارہ جو کافی سارا دن لگا کر سیکھی تھی بنا کر باہر لے آئی۔

چلو گھر تمھارا ڈنر ہے آج" فائق بولا

یہ کون سا ڈنر ہوا۔ منہ اٹھایا میرا ڈنر ہے" بہارے سے کپ لیتے وہ تپ کر بولا۔

نہیں سمجھتے کیا ہوا اپنے آپ کو تم" فائق نے گھورا

تمھارا بہنوئی" وہ بھی گھور کر بولا۔

فائق بھائی یہ کچھ زیادہ ہی بہنوئی بن رہے ہیں میں امی اور صفدر تو چل رہے ہیں۔ باقی یہ خالی گھر میں ٹکریں ماریں" وہ بولی فائق کا کہاں قہقہ ابھرا وہیں دارہ سے گھونٹ اندر اتارنا مشکل ہو گیا۔

صدقے۔" وہ کپ سائیڈ پر رکھ کر اسے دیکھتا بولا۔

جبکہ بہارے نے مسکرا کر تعریف وصول کی۔

" تھنکیو

بتاتا ہوں میں تمھیں زیادہ دانت نکل رہے ہیں" وہ ماتھے پر بل ڈالتا بہارے کا خوبصورت چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔ جبکہ بہارے اسکی نظروں سے ہی گھبرا کر نگاہیں گھما گئ۔

یہ ہوئی نہ میری بہنوں والی بات۔ چلو اٹھو" وہ بولا اور کھڑا ہو گیا۔

میں کہیں نہیں جاؤں گا۔" دارہ سنجیدگی سے بولا۔

"دارہ۔ چپل لگے یہ تھپڑ سے مانو گے

امی کمرے سے تیار ہو کر آئیں تو۔ دارہ نے گھیرہ سانس بھرا

امی آپ نہ مجھے سسرال کے سامنے بچھا کر رکھیں۔" وہ عاجز۔ آکر بولا۔

فائق اور بہارے ہنسی روکے کھڑے تھے وہ کسی بچے کیطرح ضد کر رہا تھا کہ سکول نہیں جائے گا۔

مجھے غصہ نہ دلاؤ دارہ۔" امی نے انگلی اٹھائی۔

میں نہیں جارہا" وہ سر جھٹک کر بولا اور امی نے واقعی چپل اتار لی صفدر کا قہقہہ بلند ہوتے ہوتے رہ گیا کیونکہ دارہ اس چپل کو دیکھ کر ایکدم سیدھا ہو گیا تھا۔

بیوی والا ہوں اب میں کچھ تو لحاظ کریں" وہ منہ بنا کر بولا

بچوں والے بھی ہو جاؤ میرے تو بچے ہی رہو گے سیدھی شرافت سے بہارے کو لے کر اجاؤ یہ تمھاری ماں کا حکم ہے۔" وہ بولیں تو وہ یوں ہی اکڑا کھڑا رہا۔

دارہ "امی کو واقعی غصہ اگیا یوں ہی ہر بات کی بلاوجہ وہ ضد اور اڑ لگاتا تھا۔

امی آپ لوگ جائیں ہم لوگ آتے ہیں" بہارے نے ہی بیچ میں بول کر معملہ ختم کرایا ورنہ وہ تو پکا ہو چکا تھا۔

امی بہارے کی بات مان گئ۔

فائق اسے دانت نکال کر دیکھاتا صفدر اور امی کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ پیچھے بہارے اور دارہ رہ گئے تھے۔

کہیں نہیں جاؤں گا میں کچھ بھی کر لو۔" وہ بول کر کمرے میں چلا گیا۔

" کوئی وجہ بھی تو ہو۔اس روٹھا منائی کی

بہارے پوچھنے لگی۔

کوئی نہیں ہے میرا دل نہیں ہے تو نہیں ہے۔" وہ لیٹ گیا۔

پلیز چل لیں نہ " وہ اسکے پاس بیٹھتی اسکے گھنے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

بہارے مجھے ٹریپ نہ کرو پٹ جاؤ گی " دارہ نے کروٹ موڑلی۔

گھر میں اکیلے دو چار کام ہیں پھر وہ کر لیں "۔وہ ہنسی روکتی بولی۔

برتن دھو لیں اور لاونج گندہ ہو رہا ہے وہ صاف " وہ قہقہ لگا کر ہنسی۔

دارہ نے آئی برو آچکا کر دیکھا۔

اچھا تو نخرے کا موڈ ہے میں نے کسی کو منایا نہیں ہے آج تک۔" وہ دور ہوتی

بولی۔

" میں چینج کر رہی ہوں آپ بھی فریش ہو جائیں

کہہ کر وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

دارہ یوں ہی لیٹا رہا۔

اپنی ضد سے ہٹنے والا ہوتا تو کیا ہی بات تھی۔۔

وہ موبائل سکرول کرتا رہا جبکہ بہارے۔سیاح ریشمی کامدار لباس میں باہر نکلی تو اسکی چمکتی سفید رنگت پر وہ لباس جس پر گولڈن نگو کا کام ہو رہا تھا۔بے انتہا حسین لگ۔رہا تھا۔

اسنے بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا۔

اور اس وقت وہ شاید دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگ رہی تھی جو اسکے سمانے دوپٹے سے انجام اسکے کمرے کی اسکی دل کی اسکی آنکھوں کی رونق اور خوبصورتی لگ رہی تھی دارہ سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا جو شرٹ کے پیچھے کی ڈوری بند کر رہی تھی۔

بول بھی رہی تھی ساتھ کے ساتھ مگر دارہ کو۔کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

اٹھ جائیں دارہ ایسے ضد نہ کریں"اب زرا عاجز آکر بولی۔

دارہ واقعی اٹھ گیا۔ بہارے مسکرائی مگر واشروم جانے کے بجائے وہ اسکیطرف ارہا تھا۔

بہارے بھاگ کر صوفے کے پیچھے چھپ گئی۔

ادھر آؤ" دارہ نے سوکھا گلا تر کیا۔ سانسیں تو اسے دیکھ کر لینا بھول گیا تھا وہ۔

نہیں نہ" وہ منہ بسور کر بے بسی سے بولی۔

ادھر۔" وہ گھور کر ادھر آنے کا کہنے لگا وہ اسکے پاس چلی گئی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے سامنے اکھڑی ہوئی

دارہ جھکا اور اسکی شفاف گردن کو اپنی سانسوں کیلے بیچ قید کر لیا۔

بہارے۔ کی سانسیں بھاری ہو گئیں۔

اسنے دارہ کا۔ کسرتی بازو تھاما جبکہ وہ اسکی گردن پر جابجا حرکت کر رہا تھا۔

بہت تیزی سے۔ اور بہارے کنپنے لگی۔

جب وہ اپنی آرٹ سے مطمئین ہوا تو پیچھے ہٹ کر چمکتی آنکھوں سے اسکی گردن پر جابجا سرخ نشان دیکھ کر کھل کر مسکرایا۔

اور اسکا رخ آئینے کی جانب کر دیا۔

بہارے۔ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

کیسا لگا میرا ڈیزائن" وہ جیسے تعریف چاہتا تھا۔

جبکہ بہارے نے اسے دور دھکیلا پاس پڑا کشن اتار کر زور زور سے کھینچ کھینچ کر مارا

دارہ کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

اب اگر آپ ایک لفظ بھی بولے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" وہ چیخی۔

ہاں چیخوں چیخوں شوہر کی کوئی عزت نہیں ہے کیا سوچیں گے یہ در و دیوار کیا فائدہ دارہ سکندر تمھارے اسیسٹینٹ کمشنر ہونے کا" وہ واشروم کا دروازہ جو ابھی وہ اسے اندر کر کے بند کر چکی تھی کھولتا ہوا بولا۔

دارہ مجھے غصہ آیا نہ اچھا نہیں ہو گا" وہ سیدھی ہو گئی۔

ڈرتا نہیں ہوں تم سے آئی بڑی دھمکیاں دیتی ہے احسان کر رہا ہوں چل کر۔

"

وہ بھی اسے ڈپٹتا بولا۔

اور زور سے دروازہ بند کر دیا۔

جبکہ وہ اسکے کارنامے کو چھپانے کی کوشش میں لگ گئ

وہ دونوں گھر پہنچیں تو۔ وہاں زبردست ڈنر کا انتظام تھا۔ دارہ شادی کے بعد پہلی بار آیا تھا۔ وہ سب ہی اسکے استقبال کو کھڑے تھے۔ اباجی کے حکم پر گھر کا ایک ایک فرد لون میں موجود تھا۔

دارہ نے بلیک شرٹ اور بلیک ہی جینز پہنی ہوئ تھی جبکہ اسکے ساتھ بہارے بھی تھی وہ دونوں ایک ساتھ چلتے چاند سورج کی جوڑی لگ رہی تھی۔

بلال بھی وہاں موجود تھا بہارے جلدی سے دوڑ کر اباجی کے سینے سے لگ گئ

۔

اباجی کے چہرے کی خوشی دیکھنے لائق تھی وہ اتنا خوش تھے کہ چہرہ سرخ ہو رہا تھا سب ہی اسے خوش دیکھ کر خوش تھے۔

جبکہ دارہ سب سے ملا۔ سنجیدہ ہی تھا۔

اور پھر وہ بیٹھ گیا۔امی بھی کچھ فاصلے پر ہی بیٹھیں تھیں یہ انتظام لون میں کیا گیا تھا۔ ہلکا پھلکا سا فیملی ڈنر تھا جس میں مزیدار کھانے اور مل جل کر بیٹھنے کا بھانا تھا۔

بس اس ڈنر میں سوہائے اور ارتاش موجود نہیں تھے باقی سب ہی تھے۔

دارہ سے انعام صاحب باتیں کر رہے تھے وہ سنجیدگی سے سب کی باتوں کا جواب دے رہا تھا۔ جبکہ بہارے عینی کے گلے لگ گئ۔

چھپی رستم میں اور سوہائے کیا ادھر ادھر ہوئے شادی کی پلینگ ہی کر ڈالی۔

بہارے بولی۔ جبکہ عینی شرما سی گئ۔

تم دونوں ہی لیٹ آئ ہو" وہ بولی۔ بہارے نے وریشہ کی جانب دیکھا بیمار بیمار سی وہ سر جھکائے بیٹھی تھی

" بھابھی کو کیا ہوا ہے

معلوم نہیں بہت دنوں سے چپ چپ سی ہیں "اسنے کہا تو بہارے وریشہ سے بھی ملی وہ ویسے ہی ہلکی سی مسکان کے ساتھ اس سے ملی

دوسری طرف معاذ فائق اور۔ سعد دارہ کو دیکھ رہے تھے جو بس جی جی کر رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب بڑے اپس میں لگ گئے تو ان تینوں نے دارہ کا رخ اپنی جانب موڑ لیا بلال سے نزید یہ دارہ اور بہارے کے نام کی محفل برداشت نہ ہوئی تبھی وہ وہاں سے چلا گیا۔

کیونکہ وہ لمحوں میں چاہتا تھا کہ دارہ کو بہارے کا سارا سچ بتا دے اور اسپر کسی زبردستی سے پہلے ہی دارہ بہارے کو طلاق دے دے مگر ایسا فلحال ہوتا کچھ نہیں نظر آرہا تھا۔

کتنی بور ہے یہ محفل اور کتنے شوق سے تم مجھے لائے ہو یہاں "دارہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا گھیرہ سانس بھرتا واقعی بوریت کا شکار لگ رہا تھا۔

نہیں تو آپکی محفلوں میں اور ایسا کیا خاص ہوتا ہے نواب دارہ صاحب" معاذ نے مسکرا کر طنز دے مارا۔

کبھی چلو پھر تمھیں دنیا کی اصل رنگینی دیکھو" دارہ مسکرایا۔اور ایک ہاتھ صوفے پر پھیلا کر بیٹھ گیا۔

واہ واہ" معاذ نے تالی بجائی

بہارے" وہ تینوں بیقوقت بولے۔

دارہ نے ان تینوں کی طرف ایسی نظروں سے دیکھا جیسے ابھی نگل لے گا۔

جی بھیا" وہ فورا پہنچ گئی۔

" یہ تمھارے میاں کچھ فرما رہے ہیں غور کرو

فائق نے کہا جبکہ۔ سعد اور معاذ اپنی ہنسی روک رہے تھے۔

بہارے نے دارہ کی جانب دیکھا جو نہ چاہتے ہوئے بھی۔ گھبرا چکا تھا۔

ان تینوں کے قہقہے بلند ہوئے۔

میں انھیں کہہ رہا تھا پانی شانی ہی دے دو۔زبردستی بلا ہی لیا ہے تو"۔اسنے سانس بھرتے کہا۔جبکہ۔بہارے اسکے لیے سر ہلا کر پانی لینے چلی گئ

کمینے آدمی"وہ فائق کی گردن دبوچنے ہی والا تھا کہ سسرال کا احساس ہوا۔

" نہیں دارہ بھائ بلکل درست کہہ رہے ہیں یہ ڈنر واقعی بور ہے

سعد بولا۔

بیٹے تیری تو رنگینی ہی عمر ہے ابھی۔

میری بھی"فائق نے بھی دانت نکالے

یار یہ تم لوگ اس آدمی پر فوکس کیوں نہیں کرتے بھاندو کسی بھینس کے پلے اسے۔"۔دارہ بولا۔فائق نے گھورا۔

جبکہ۔بہارے مسکرادی وہ ان سب کے ساتھ ہنسی مزاق کر رہا تھا وہ اندر کی جانب پانی لینے جانے لگی کہ بلال نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا۔

بلال بھائ"وہ حیرانگی سے آنکھیں نکال کر۔اسکی جانب دیکھنے لگی۔

بہارے۔چھوڑ دو دارہ کو۔"وہ اسے دھمکانے لگا۔

ہاتھ چھوڑیں میرا

میں تمھیں کہہ رہا ہوں اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں دارہ کو سب بتا۔دو

" گا

م۔۔۔۔مجھے بلیک میل کر رہے ہیں "کانپتے لہجے سرخ آنکھوں اور لرزتے دل سے وہ بھڑکتی ہوئی بولی۔

ہاں کر رہا ہوں۔ کر رہا ہوں تمھیں بلیک میل اور کرتا رہوں گا اس دن تک جب تک تم میری نہیں ہو جاتی کسی عینی وینی سے شادی نہیں کرنی مجھے۔ تم میری تھی تم کسی اور کی نہیں ہو سکتی اور اسکے ساتھ تم اتنا خوش کیسے رہ سکتی ہو" بلال جیسے آپے سے باہر ہو گیا وہ ہوش میں نہیں لگ رہا تھا

بہارے کے دونوں بازو جکڑ کر وہ بولا اور اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا اسطرح کے اسکا سایہ بہارے کو مکمل ڈھانپ چکا تھا۔

" چ۔۔ چھوڑیں بلال بھائی پلیز یہ آپ ک۔۔کیا

اچانک بلال کی کمر پر کسی کا زبردست ہاتھ پڑا اور اس شدت سے اسے پیچھے کھینچ کر دیوار پر مارا کے بلال کی چیخ نکلی تھی۔

اور اسکے بعد شاید۔اسنے کچھ نہیں دیکھا۔

دارہ کے ہاتھ پاؤں۔مکے تھپڑ

یہاں تک کے بلال کو زمین پر لیٹا کر وہ منٹو میں اسکا حلیہ اسکے چہرے کا نقشہ بدل چکا تھا اور اس چیخوں پکار اور چیزوں کے گیرنے کے شور پر سب ہی اندر کی جانب بھاگے۔

لاونج کی ایک ایک چیز دارہ اسکے سر پر مار کر توڑ چکا تھا۔

"جرت کیسے ہوئ تمھاری میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی

پورے شجاع ہاؤس میں یہ دھاڑ گونجی تھی۔

بہارے ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اسکے وجود کا ایک ایک حصہ کانپ اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

اسنے کچھ نہیں سنا تھا وہ نہیں جانتا تھا بہارے بلال کے ساتھ کیوں ہے یہ پھر بلال اس سے زبردستی کیا منوا رہا ہے۔

وہ بس اندر آپی کو دیکھنے آیا تھا کیوں کے صبح وہ ناراض ہو کر گئیں تھیں لیکن لاونج میں یہ تماشا دیکھ کر اسے لگا اسپر جیسے کسی نے تیزاب پھینک دیا ہو بلال بہارے کے بازوں کو جکڑا کھڑا تھا جبکہ وہ اس سے پریشان اور متفکر نظر آرہی تھی۔

اسکے بعد اسے کچھ نہیں دیکھا۔

اسنے بلال ہے چہرے کا نقشہ بدل دیا تھا فائق معاذ شہروز کون کہیں تھا جو اسے بلال سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر دارہ قابو میں آنے کا نام نہیں ہے رہا تھا۔

اسنے ان سب کو جھٹکا دیا تھا۔

اسکی اتنی جرت۔" وہ چیختا ہوا ایک بار پھر بلال کے منہ پر مکہ مار گیا۔

جس جس لڑکی کی اتنی حمایت لے رہے ہو اور میرے چھونے پر اتنے آگ بگولا ہو رہے ہو وہ تو بالکل اس سے پہلے منہ سے نکلتے خون کو صاف کرتا سب اگل دیتا کہ

آآآ" دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے بہارے کی چیخوں نے لاونج میں ہنگامہ برپا کر دیا تھا۔

دارہ ایکدم روکا ورنہ آج شاید وہ اسے جان سے مار دیتا۔

بہارے زمین پر لہرا کر گیری۔

آنسوں سے تر چہرہ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ زمین پر پڑی تھی سب اسکی جانب بھاگے۔

بہارے" دارہ نے اسکا سرد چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھر لیا۔

ابا جی دور کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

اسکا وجود بے سود تھا۔

دارہ نے کسی کو دیکھے بنا اسے اپنی بازؤں میں جکڑ لیا۔

میں نے کال کی ہی ڈاکٹر کو "سعد جلدی سے بولا اور دارہ کو جیسے وہاں سے نکلنے سے روکنا چاہا تھا

شیٹ آپ "دارہ پھر سے دھاڑا۔

جسٹ شیٹ آپ۔ "وہ آنکھیں نکال کر اسپر چڑھ دوڑا۔

اور سب دھکیل کر وہ وہاں سے اسے لے کر تنہا بھاگا تھا۔

پیچھے جاؤ اس بچے کے شہروز "انعام صاحب بولے جبکہ شہروز نے گاڑی کی چابی نکالی فائق معاذ شہروز سعد سب اسکے پیچھے نکلے تھے۔

ابا جی اب بھی ویسے ہی کھڑے تھے امی اور نشرہ حق ودق تھیں کچھ سمجھ ہی نہیں لگا کیا سے کیا ہوا۔

اور ایکدم ہی واویلا مچ گیا۔

بلال اپنے پھٹے ہوئے ہونٹ سے نکلتا خون صاف کر رہا تھا۔

امی جی گھر چلیں "صفدر پریشانی سے امی کے پاس آیا

ہاں وہ سر ہلا گئیں

م۔۔میری بہو کے پاس لے چلو۔"وہ ہانپتی ہوئی بولی۔۔

امی آپ گھر چلیں"نشرہ نے ماں کا ہاتھ تھاما اور رابعہ سے اجازت طلب نظروں سے دیکھا تو اسنے سر ہلا دیا۔

اور پھر وہ تینوں بھی وہاں سے نکل گئے۔

رامین تو بیٹے کی حرکتوں پر بری طرح رو رہی تھی جبکہ عینی سہمی ہوئی نظروں سے بہت دور سے یہ سب دیکھ رہی تھی وریشہ نے اسکا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔

اسپر بہارے کے نام کا پاگل پن اتنا چڑھ گیا تھا کہ برسوں سے جو بات گھر میں کوئی اسکے سامنے یہ آپس میں بھی نہیں کرتے تھے وہ وہ بات دارہ کو بتا رہا ہے وہ بہارے سے محبت کرتا تھا یہ بس پانے کی خواہش رکھتا تھا یہ کیسی محبت تھی جو اسے رسوائی دلانا چاہ رہی تھی عینی کا دل بیٹھتا جا رہا تھا۔

چلو یہاں سے"وریشہ زبردستی اسے وہاں سے گھسیٹ کر لے آئی۔

بلال بھی وہاں سے اٹھنے کو تھا کے ابا جی کی لاٹھی کھینچ کر کمر پر لگی وہ بل کھا کر پلٹا۔

یہ احمد صاحب تھے۔

تم نے کیا سمجھا ہوا ہے خود کو" وہ اسکا گریبان جکڑتے بولے بتاو مجھے اسکے باپ ہو تم۔۔ایک نمبر کے گھٹیا ذلیل انسان ہو تم آج مجھے شرمندگی ہو رہی ہے کہ میری اولاد ہو ہی تم کیوں دوسروں کو رسوا کرنے والا سب سے پہلے خود رسوا ہوتا ہے بھرے چھورائے پر خود رسوا ہوتا ہے" احمد اسکو لاٹھی سے پیٹ رہے تھے۔

جبکہ بلال ایک لفظ نہیں بولا۔

وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔

کیوں میرا بڑھاپا برباد کر رہے ہو بلال آخر کیوں" وہ رونے لگے جبکہ وہاں سب کی ہی انکھوں میں آنسو تھے آج وہ سب بول دیتا تو بہارے شاید پاگل ہو جاتی وہ اچھی بھلی لڑکی تھی کیوں بلال اسے بار بار ماضی میں لے جا کر اذیتیں دینا چاہ رہا تھا

بابا" وہ اپنے باپ کو بے بسی سے روتے دیکھ ایکدم سیدھا ہوا اسکے جسم پر اسکی کمر پر پاؤں پر لاٹھی سے کئی ضربیں لگی تھیں مگر احمد صاحب کو سب کے سامنے روتا دیکھ وہ بے چینی سے انکیطرف بڑھا

بس۔"احمد صاحب نے آنسو صاف کر کے جلال میں کہا۔

" میرا بوڑھا باپ رو رہا ہے اسکے آنسو قیمتی ہیں یہ میرے۔

بلال گھر سے دفع ہو جاؤ دفع ہو جاؤ تم یہاں رہنے قابل نہیں ہو۔۔میں میں مانتا ہی نہیں آج سے میرے دو بیٹے تھے میرے دو بازو تھے میں مانتا ہی نہیں دفع ہو جاؤ میرے گھر سے" وہ اسے باہر دھکیلنے لگے۔

نکلو یہاں سے "انھوں نے اسے جھٹکا دیا۔

با" وہ جیسے کچھ بولنے قابل نہیں رہا تھا۔

اگر تم نے اسی ضد پر اڑے رہنا ہے تو میں تمھیں عاق کر دوں گا" وہ بھڑکتے ہوئے بولے رامین دوڑتی ہوئی باپ بیٹے کے بیچ آگئی۔

کیا کر رہے ہیں وہ زخمی ہو چکا ہے "ہم بھی زخمی ہو گئے ہیں وہ بچی کیسے تڑپ کر چلائی تم آندھی عورت ہو آگئی نہ اپنی اولاد کے سامنے تب کہاں تھی جب یہ تمھارا بیٹا بکواس بک رہا تھا اسکی جرت کیسے ہوئی کسی اور کی بیوی کو چھونے کی اسے نہیں پتہ کہ اسکی شادی ہونے والی ہے اور جس کے ساتھ کرنا چاہ رہی ہو اس بچہ کے دل میں اسکے لیے کوئی نرمی آئے گی ارے تھوکے گا بھی نہیں کوئی تمھارے اس گھٹیا بیٹے پر "احمد صاحب چیخے جبکہ رامین بھی سر جھکا گئی بلال کا چہرہ بے حد سرخ ہو گیا تھا اسکی وجہ سے یہ ہوا تھا اچانک جیسے اسے اپنی غلطی کی سنگینیت کا احساس ہوا۔

دفع ہو جاؤ "احمد صاحب اپنی بات پر قائم رہے سب خاموش کھڑے تھے۔

" بابا

"مر گیا میں مار رہے ہو تم

وہ بھڑک کر کہتے وہاں سے جانے لگے کے بلال نے جلدی سے پیچھے سے انھیں پکڑ لیا۔

م۔۔مجھے معاف کر دیں" وہ بس اتنا ہی بولا۔

احمد صاحب اسے جھٹک کر وہاں سے چلے گئے۔

بلال ابا جی کیطرف بڑھتا کہ ابا جی بھی چلے گئے اور رفتہ رفتہ سب چلے گئے صرف رامین رہ گئ

جو نفی میں سر ہلاتی خود بھی جانے لگی تھی مگر بلال نے انھیں روک دیا

"مما میں

کیا صفائ دو گے بلال کیا میں۔۔میں تمھاری ماں اسے قبول نہیں کر رہی تھی تمھارے لیے۔

اس بچی نے دارہ کو چن لیا تمھارے مقابلے اب اسے چین سے جی لینے دو جی

"پینے دو میرے لیے یہ فیصلہ عذاب نہ بناؤ۔

وہ اسکے آگے ہاتھ جوڑتی اسے چھوڑ کر چلی گئیں جبکہ بلال سر تھام کر وہیں بیٹھ گیا۔

شی از پریگنینٹ آپکو انکا خیال رکھنا چاہیے۔
ایرلی پریگنینسی ہے ماں بچے کا خیال رکھیں۔
"ذہنی سٹریس بھی محسوس ہو رہا ہے یہ کچھ میڈیسنز ہیں آپ کیئر کریں انکی
ڈاکٹر بولی تو دارہ کو سمجھ نہیں آیا خوش ہو یہ غصہ کرے۔
وہ سب بھی حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے ایکدم ہی سب کے
چہرے کھل اٹھے تھے۔
لیکن دارہ کے چہرے پر ذرا برابر بھی نرمی نہیں تھی ان سب کے لیے۔
اسنے بس سر ہلایا اور وہاں سے پلٹا۔
مبارک ہو دارہ" شہروز مسکرا کر اس سے بغل گیر ہوا۔
دارہ نے سر ہلایا۔
یار پلیز ناراض مت ہو وہ پاگل ہو رہا ہے الٹی سیدھی حرکتیں

فائق مجھ سے اپنے بھائی کی حمایت لینے سے پہلے سو بار سوچ لینا دوستی ایکطرف رکھ کر پھر جو میں کروں گا وہ تماشا دنیا دیکھے گی" وہ سختی سے بولا

" یار میں حمایت نہیں لے رہا بس تم ناراض مت ہو خوشی کی خبر ہے۔ ایک منٹ ایک منٹ لگے گا اگر میں چھاوتو کتے کیطرح گھسیٹ کر پولیس تمھارے اس عزت دار بھائی کو لے کر جائے گی۔۔اور میں ایسا ہی کروں گا۔

دارہ سکندر کی بیوی ہے بہارے یہ یاد رکھنا" وہ انگلی اٹھا کر بولا

وہ سب ایکدم خاموش ہو گئے

ٹھیک ہے وہ غلطی پر ہے جو تم اسکے ساتھ کرو وہ سب جائز ہے مگر اس ناراضگی کو ختم کرو بہارے کو بھی تمھاری ضرورت ہے" معاذ نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔

یار دارہ بھائی پلیز ہم لوگوں سے تو خفا نہ ہوں آپ تو ایسے کھانے کو دوڑ رہے تھے" سعد نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائی جبکہ وہ تینوں تو ہنس دیے دارہ البتہ پھر سے بھی خاموش ہی رہا۔

اب تم لوگ ہٹو گے تو میں آگے چلوں گا" وہ عاجز آ کر چیڑ کر بولا۔

مزاج تو ایسا ہی تھا جب جو برا لگ جاتا تو لگ جاتا پھر اسکے دماغ سے اس بات کو کوئی نہیں ہٹا سکتا تھا۔

وہ سب ہٹے تو وہ روم میں بہارے کے پاس آیا جو سختی سے آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی۔

ابھی وہ آیا ہی تھا کہ اسکا سیل فون بجنے لاگ۔

واٹ دا" وہ کچھ بولتا کہ امی کا نمبر دیکھ کر دوبارہ باہر نکل گیا جبکہ وہ سب اس سے پہلے اندر آ گئے۔

بہارے" شہروز نے بہارے کو پکارہ اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا کہ ایکدم بہارے نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

ج۔۔۔ جسئیں جائیں آپ لوگ آپ لوگ جائیں میں میں آپ لوگوں سے کبھی نہیں ملوں گی آپ آپ سب دارہ کو بتا دیں گے وہ سب جان جائے گے

م۔۔۔ مجھے مجھے طلاق دے دیں گے وہ آپ سب سب یہ ہی چاہتے ہیں

میں۔۔۔میں میرے پاس سے جائیں میں نہیں جانتی آپ جائیں جائیں" وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

وہ چاروں جیسے بے چین ہو گئے۔

" بہارے چندہ ایسا کچھ نہیں ہے

معاذ نے اسے پکڑنا چاہا مگر وہ بے قابو تھی خود کو سمیٹ رہی تھی اسنے دونوں ٹانگیں جوڑ لیں اور ان سب سے دور ہونے لگی

جائیں جائیں آپ لوگ دارہ کو سب پتہ چل جائے گا بھیا۔۔بھیا آپ لوگ

" سب بتادیں گے

بہارے "فائق نے اسکا بازو پکڑا۔

جائیں "اسنے سسکتے ہوئے اسکا ہاتھ ہٹایا

تم ماں بننے والی ہو "فائق نے جیسے اسکے دماغ سے یہ سب نکالنے کے لیے اسے اچھی خبر دی تھی اور ایسا لگا جیسے وہ جھاگ کیطرح بیٹھ گئی ہو پھٹی پھٹی آنکھوں سے فائق کو دیکھنے لگی

ہاں اور ہم ماموں "سعد بھی مسکرایا۔

تمھارے ساتھ کچھ نہیں ہو گا دارہ کو کبھی کچھ نہیں پتہ چلے گا ہمیشہ اسکے ساتھ عزت اور وقار سے رہو گی "معاذ نے اسکا گال چھوا۔

اور بلال کو تو میں بخشوں گا نہیں وہ تمھارے سامنے کبھی نہیں آئے گا تم بلال پریشان نہ ہو اپنی اور اپنے بچے کی پرواہ کرو جب تک ہم لوگ زندہ ہیں کبھی " کوئی خوف تمھارے نزدیک نہیں ائے گا تم مت پریشان ہو

شہروز نے بھی کہا وہ چاروں اسکے ارد گرد جیسے اسکے حفاظتی بند کیطرح کھڑے تھے

اور اگر "وہ بے بسی سے بولی اگر مگر کچھ نہیں ٹھیک ہے کچھ بھی نہیں اگر مگر ذہنی ڈیپریشن نہ لو دارہ تمھارے لیے بہت پریشان ہے سمجھ یہ نہیں آیا یہ دو چار دن میں تم دونوں کو ایک دوسرے سے اتنی والہانہ محبت کیسے آٹھ گئی "شہروز شرارتی لہجے میں بولا۔

جبکہ بیارے کے گال انار کیطرح سرخ پڑ گئے۔

ان چاروں کا قہقہہ اٹھا

یہ فضول قہقہے کیوں لگائے جا رہے ہیں" دارہ فون کال بند کرتا اندر آیا بہارے بیٹھی تھی۔

دارہ وہی کھڑا ہو گیا

نہ جانے اسے یوں لہرا کر گیرتے دیکھ جیسے اسکا دم نکلا تھا

تمھیں کیا مسلہ ہے اگر ہم ہنس رہے ہیں" فائق نے کہا۔

بات تو تم نہ ہی کرو تو بہتر ہے" وہ گھور کر بولا بہارے کے نزدیک آیا وہ سب توڈھیٹ بن کر کھڑے تھے مجال تھا جو ادھر سے ادھر ہو جاتے

ٹھیک ہو تم" اسنے بس اتنا ہی پوچھا۔

" جی میں آپکے عشق میں آندھی ہوں

یہ سعد تھا جو زمانہ زنانہ آواز نکال کر بولا تھا۔

اور بہری بھی" دوسری طرف سے فائق کی آواز ابھری

شہروزاور معاذاپنی ہنسی روک رہے تھے دارہ نے جیسے بڑے ضبط سے

بہارے کی جانب دیکھا

میری برداشت سے باہر ہو چکے ہیں تمھارے بھائی ان سے کہو نکلیں یہاں

سے ورنہ"۔

اور ہیلو ایک ان میں تمھارا بہنوئی بھی ہے" فائق نے یاد دلا دیا۔

دارہ گھیرہ سانس بھر گیا۔

کمینے ٹھیک سے ڈپریشن میں بھی جانے نہیں دے رہے تھے۔

ہو گیا تیرا" وہ برداشت کر رہا تھا بس فائق کو۔۔۔۔

"اگر دو چار چھتوں کا مزید موقع مل جائے تو طبعیت ہشاش بشاش

آہ آہ" دارہ نے کھینچ کر لات ماری اسکی ٹانگ پر وہ لنگڑانے لگا

دارہ" بہارے نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

منہ توڑ دوں گا میں" وہ جیسے بتانے لگا کہ وہ نہ روکتی تو فائق زندہ نہ بچتا

بھئی میں مرنا نہیں چاہتا ابھی تو میں ماموں بنا ہوں "سعد بولا بہارے تو سر ہی جھکا گئی

وہ بھی اتنی جلدی "کراہتے ہوئے بھی فائق نے دارہ کی جان نہ چھوڑی۔

دارہ بل کھا کر مڑا کہ معاذ اور شہروز نے اسے پکڑا۔

وہ بھی ہنس رہے تھے

ہنس لیں ہنس لیں آج ہی آپ سب کو موقع ملا ہے "وہ چیڑ کر شہروز کو بولا۔

اب یہ تو سچ ہے خیر اکیلے میں تم سے اس بات کی دریافت ہو گی ابھی گھر چلو

" مجھے لگتا ہے بہارے بھی نارمل ہے اب

وہ سنجیدگی سے بولا۔

تو دارہ نے سر ہلایا۔

اور بہارے کو لے کر وہ سب باہر آئے اور اپنی اپنی گاڑیوں میں سوار ہو گئے

برو میں چلوں "فائق نے اسکی جانب دیکھا تبھی دارہ نے توبہ کے انداز میں

ہاتھ اٹھا دیے اور ان چاروں کا قہقہہ گاڑی میں گونجا بہارے بھی ہنس دی۔

" کم از کم بھی چھ ماہ شکل نہ دیکھانا

بول کر وہ زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔

عینی کے فون پر وہ پریشانی سے باہر ہی کھڑی تھی ارتاش آیا تو ایکدم اسکو سب بتانے لگی۔

ارتاش ہمیں گھر چلنا چاہیے آپ دیکھیں ہو کیا رہا ہے گھر میں " وہ بولی تو

ارتاش خود بھی پریشان ہو گیا الٹا غصہ بھی چڑھا

اس خبیث آدمی کو روکا بھی تھا" وہ غصے سے بولا۔

مجھے تو سمجھ نہیں ارہا کہ وہ آخر چاہ کیا رہے ہیں " سوہائے بیڈ پر بیٹھ گئ۔

دونوں کے چہرے ہی متفکر سے تھے

اوہ آپکو ایک اچھی نیوز تو سنائ ہی نہیں " سوہائے کو کچھ یاد آیا تو بولی۔

اب اتنی بڑی خبر کے ساتھ اچھی خبر بھی ہے " ارتاش اسکے پاس ہی لیٹ گیا۔

دارہ بھائ بابا بننے والے ہیں " وہ بولی جبکہ ارتاش ایکدم اٹھ کر بیٹھ گیا

ک۔۔کیا کیا کہا" وہ ایسے بولا سوہائے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔

واقعی "ارتاش سن ہی ہو گیا۔

جی واقعی "سوہائے نے یقین دہانی کرائی۔

اتنا فاسٹ "وہ بولا جبکہ سوہائے نے اسکے بازو پر ہلکا سا تھپڑ لگایا

اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کیسے بے شرمی والی باتیں کر رہے ہیں" وہ اٹھی اور اسکے لیے کھانا گرم کرنے جانے لگی۔

یار ہم کب بنے گے "ٹھنڈی آہ بھرتا وہ بولا۔

سوہائے ایکدم رک گئی۔

چہرے پر سایہ سا لہرا گیا

یہ تو اسنے کبھی سوچا نہیں تھا اسکی اور بہارے کی شادی ساتھ ہی ہوئی تھی۔

وہ خود میں ہی شرمندہ ہونے لگی۔

ارتاش نے سر اٹھا کر جب اسکی کوئی آواز نہ نکلی تو دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ اسنے یہ غلط کہا ہے۔

اوہو تم پریشان کیوں ہو رہی ہو" وہ جلدی سے اٹھ کر اسکے پاس آیا۔

بس کچھ دنوں میں ہمیں بھی مل جائے گی یہ اچھی اچھی سے خبر" وہ اسکا گال چھوٹا بولا۔

بس تم" وہ اسکے کان کے نزدیک جھک کر ایک بے شرم سی سرگوشی کرگی سوہائے کو لگا چکرا کر گیرے گی۔

اسے غصے سے تھپڑ مار کر وہاں سے کچن میں چلی گئ۔

"دیکھ لو موقع ہے کل سے تو وہی چڑیا گھر میں جانا ہے

ہم واقعی کل جا رہے ہیں" وہ خوش ہوئ میری بات پر فوکس نہ کرنا" ارتاش نے گھورا۔

"آپ فضول بولیں گے تو فوکس کروں گی بھی نہیں

"اچھا بتاتا ہوں کون فضول بولتا ہے

اسنے اچانک ہی اسے ایک کر کندھے پر ڈال لیا۔

سوہائے چیختی رہ گئی مگر ارتاش نے نہ آج اسے کھانے دینا تھا نہ خود کچھ کھانا تھا

کل ویسے بھی گھر لوٹنا تھا انھوں نے۔

وہ اندر داخل ہوئیں بہارے کی جانب بڑھیں اور وہ سب ایک دوسرے سے بے حد گرمجوشی سے ملیں تھیں

کیسی ہو تم "سوہائے نے پوچھا۔

"بلکل ٹھیک

بہت پیاری لگ رہی ہو بہت مبارک ہو بھئی تمھیں "وہ بولی تو بہارے تھوڑا شرما سی گئی امی اسکی جانب دیکھ کر مسکرانے لگیں۔۔۔

اس دن کے بعد بہت بدل گئی تھی وہ شاید ان سب کو اور اپنے رشتے کو ایکسیپٹ کر چکی تھی۔۔

وہ تینوں آنٹی سے ملیں جنھوں نے ناشتے کی آفر کی مگر وہ تینوں ناشتہ کر کے آئیں تھیں

آنٹی ہم تو ناشتہ کر کے آئیں ہیں اور ہم ناشتہ نہیں کھانا کھائیں گے "عینی بولی

۔

ہاں میری بہو کے ہاتھ کا ٹیسٹ کرو بہت مزے دار کھانا بناتی ہے "۔

کیا واقعی "وہ تینوں ہی چیخیں۔

جی ہاں بہت ٹیلینٹیڈ ہوں میں تم لوگوں کو کیا لگا "اسنے تعریف وصول کرتے اتارا کر کہا۔

"اتنی اتراوٹ ڈالی کس نے تم میں

دارہ نے "وہ خود ہی ترکی باتر کی جواب دیتی کھلکھلا کر ہنس دی جبکہ وہ سب بھی ہنسنے لگے۔

چلو بچیوں تم بیٹھو میں ذرا آرام کر لوں نماز کے وقت کی جاگی ہوئی ہوں "امی نے کہا اور اٹھ کر چلی گئیں صفدر بھی جا چکا تھا۔ وہ تینوں تھیں اور ایک شور و غل تھا آج انکے گھر میں۔۔۔۔

وہ غصے سے آفس آیا اور کام کرنے لگا تبھی اسکے سیل فون پر کال آئی۔

سر آپ پرمیشن دیں تو ہم ریڈ ڈال لیں "انسپیکٹر نے پوچھا تو اسنے گھیرہ سانس بھرا

شجاع ہاؤس پر ریڈ نہیں ڈالنی اس کے علاوہ وہ بندہ جہاں ملے اسے حوالات کی سیر کرا دینا "اسنے اپنی مرضی کی ہی تبدیلی کی تھی۔

اوکے سر "انسپیکٹر نے فون بند کیا اور دارہ موبائل غصے سے پھینک کر بیٹھ گیا

۔

پہلے ہی اسکے اتنے مہنگے موبائل پر کریک آچکا تھا غصے میں دو بار پھینکنے کی وجہ سے۔

مزید کریک اسکی آنکھوں کے آگے پڑے تھے اسنے گھیرہ سانس بھر کر دیکھا ۔

نقصان پر نقصان" سر نفی میں ہلاتا وہ موبائل کی بری حالت دیکھتا بولا

ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ صنم کی کال آنے لگی۔

اوہ تھینک گاڈ کال کی زحمت کی تم نے مجھے تو لگا تم لاہور میں ہی ڈیرہ ڈال چکی ہو واپس کیوں نہیں ارہی" وہ جھڑکتے ہوئے بولا۔

ویٹ غصے میں کس لیے ہو تم بلاوجہ مجھے ڈانٹ رہے ہو افکورس تمھیں بتایا تو تھا ٹریننگ پر ہوں"۔

کیا بتاؤ میری بیوی میرے دو نمبری سسرالیوں کی حمایت میں مجھ سے لڑ رہی ہے"۔وہ پیپر ویٹ گھماتے ہوئے بولا۔

جبکہ صنم کا قہقہہ بلند ہوا اور دارہ نے غصے سے ہی سکرین کو گھورا۔

شادی ہونے دو تمھاری تمھارے میاں سے پوچھو گا کہ آخر لڑکیوں کو دورے کیا پڑتے ہیں اتنا ہی شوق ہے اپنے گھر والوں کی عزت کا تو وہیں رہیں" وہ سر جھٹک کر بولا۔

زیادہ نہ رو مجھے یقین ہے تم ہی غلط ہو گے" وہ بولی۔

دارہ کچھ نہیں بولا۔

لڑکی ہو اسی کی حمایت لو گی اینی ویز تم پھوپھو بننے والی ہو" اسے گڈ نیوز یاد آئی تو بتایا۔

کیا" اسکی چیخ سے دارہ کا کان سن ہو گیا۔

مجھے تو لگا کم از کم گرمیوں تک یہ خبر دو گے تم مجھے"۔

لعنت ہی ہے صنم" وہ بھڑکا جبکہ صنم کا قہقہہ بلند ہوا۔

بہت مبارک ہو تمھیں ایم سو ہیپی یار" وہ بولی۔

دارہ مسکرا دیا

اب تو میں جلدی واپس آؤں گی" اسنے کہا۔

" اوکے میں ویٹ کروں گا

" ٹیک کیئر بہارے کا خیال رکھنا اور اسے تنگ مت کرنا

ہاں اتنی ہی اچھی ہے وہ" وہ چیڑ کر فون بند کر گیا۔

آفس کا دروازہ بجا اور اسکے پاس فائلوں کا ایک تحفہ اگیا گھیرہ سانس بھرتے اسنے بہارے پر سے دھیان ہٹایا اور اپنے کام پر فوکس کیا مگر بہارے سے ناراضگی کی جنگ جاری تھی۔

شادی کی ساری شاپینگ میں نے خود کرنی ہے بس امی وغیرہ تو ایسے بوڑھے کپڑے لے کر آتی ہیں" عینی منہ بنا کر بولی۔

میں نے تو سارے فنکشن کے کپڑے نئے لینے ہیں" بہارے بھی بولی۔

حالانکہ تمھارے بہت سارے ڈریسز نیو ہیں پہنے ہی کب ہیں تم نے" سوہائے نے یاد دلایا۔

نہیں بھئی دارہ کی جیب کاٹنی ہے مجھے" وہ مزے سے بولی وہ سب چائے پی رہے تھے گھر کے پیچھلے لون میں تھے در حقیقت یہاں بہارے بھی پہلی بار ہی آئی تھی۔

کافی خوبصورتی سے لون ڈیکوریٹ تھا۔

وریشہ بھابھی چپ چپ سی ہیں" بہارے نے اسکی جانب دیکھا۔

نہیں تو بلکہ آج میں تم لوگوں کے ساتھ اچھا محسوس کر رہی ہوں سب ساتھ ہوتے ہیں تو اچھا لگتا ہے"۔

معاذ بھائی اور انکی لڑائی چھڑائی ہوئی ہے" عینی خود ہی بولی۔

اچھا" بہارے نے اسکی جانب دیکھا اور ذرا ذو معنی سے انداز میں اچھا کو لمبا کھینچ دیا۔

رو کو ذرا بتاتی ہوں معاذ بھائی کو میری اتنی پیاری اور چھوٹی سی بھابھی کو خفا کر رکھا ہے۔" اسنے موبائل نکال کر معاذ کو کال گھما دی۔

بہارے یہ یہ کیا کر رہی ہوں" وریشہ کے تو رنگ ہی اڑ گئے اب نہ جانے وہ کیا سوچے پہلے ہی وہ اپنی مرضی سے بہت کچھ سوچ لیتا تھا۔

ارے یار ایک منٹ میں سیدھا کر سکتی ہوا پنے بھائیوں کو" اسنے معاذ کو کال گھمادی تھی معاذ نے کال پیک کی۔

کیا ہوا بہارے طبعیت ٹھیک ہے" وہ فکر مندی سے بولا اب تو دھڑکا ہی لگا تھا کہ کہیں دوبارہ بلال کو دورہ نہ پڑ جائے اور بہارے کی زندگی پر اثر نہ پڑے۔۔

بہن کی تو اتنی فکر ہو رہی ہے آپ بیوی کو تنگ کرتے ہیں کتنے افسوس کی بات ہے معاذ بھائی شادی ہونے والی ہے اور آپ ناراض کیے ہوئے ہیں وریشہ بھابھی کو" وہ بولی جبکہ معاذ ایکدم چپ ہو گیا۔

میری اتنی مجال تو نہیں ہے ویسے مگر تمھاری بھابھی خود ہی اکڑ رہی ہے لیفٹ نہیں کراتی اول تو وہ مجھے۔۔۔

"میں کہاں ناراض کروں گا اسے

اتنے بھی معصوم نہیں ہیں آپ سیدھی طرح بھابھی کو منالیں ورنہ بھول جائیں اپنی شادی" وہ بولی وریشہ سن رہی تھی عینی اور سوہائے مسکرا رہی تھیں

" نہیں یار یہ ظلم نہ کرنا میں کوشش کروں گا نہ کہ وہ مجھ سے مان جائے۔

کوشش میں بھیا آپ بھابی کو لونگ ڈرائیو پر لے جائیں" عینی نے مفت مشورہ دیا جبکہ وریشہ نے اسکی ٹانگ پر چٹکی کاٹی۔

تمھاری بڑی زبان لگی ہوئی ہے آج کل" معاذ بولا تو عینی زبان دباگئی کچھ خفیف سی ہوئی۔

اچھا بھئی حولداروں کوشش کروں گا آپکی حسین بھابھی کو منانے کی" وہ اچھے موڈ میں بولا۔

وریشہ کا چہرہ سرخ سا ہوا مجھے یقین ہے میری کھنچائی تو محترمہ شوق سے سن رہی ہوں گی" وہ بولا تو وہ تینوں ہنسنے لگی

اب فون بند کرو میں میٹنگ میں تھا جب تم نے میری کلاس لی ہے" معاذ نے انفارم کیا۔۔

اوپس سوری بھیو" وہ بولی تو معاذ نے نفی کی

اسکا بدلہ تمھاری بھابی سے لیا جائے گا معافی موفی کچھ نہیں ہوتا میری نظر

میں"

اسنے فون بند کر دیا جبکہ وہ تینوں وریشہ کے بچارے منہ کو دیکھ کر قہقہہ لگا کر

ہنسی

"لو بھئی بھابی شادی سے پہلے ہی بھیا تو موڈ بنا چکے ہیں ذرا بچ کر رہیے گا۔

بہارے" وریشہ نے گھورا جبکہ وہ لال سرخ ٹماٹر ہو رہی تھی

بہارے ہنسنے لگی اور اسکے بعد وریشہ کے ساتھ خوب چھیڑ خانی کی تو وہ پہلے

سے بہتر لگنے لگی تھی پہلے جو اداس اداس آنکھیں تھیں اب وہ نارمل لگ رہی

جیسے پہلے ہوتی تھی۔

بہارے کی چھیڑ خانی البتہ وقت کے ساتھ ساتھ بولڈ ہوتی جا رہی تھی اور

سوہائے نے ہی اسے یہ کہا تھا جس پر وہ شانے آچکا گئی اب شادی کے بعد بھی

یہ باتیں نہ کرو تو آخر کروں کب "اسنے دہائی دی تو سب کے قہقہے بلند ہوئے

۔

شادی کی تیاریاں اپنے زور پر تھیں روز ہی سب شاپینگ کے لیے نکل جاتے۔

بہارے بھی شجاع ہاؤس آئی ہوئی تھی دو دن سے دارہ اور وہ ایک دوسرے سے نہیں بول رہے تھے۔

جتنا دارہ اٹیٹیوڈ دیکھا رہا تھا اتنا ہی وہ دیکھا رہی تھی۔

جبکہ دوسری طرف معاذ فائق اور ارتاش پریشان تھے کہ بلال دو دن سے کہاں غائب ہے انھوں نے ہر جگہ چھان بین کر لی تھی۔

ابھی گھر میں یہ ہی کہا تھا کہ وہ کسی کام سے گیا ہوا ہے اگر وہ سب کو بتا دیتے کہ وہ غائب ہے تو سب پریشان ہو جاتے اور وہ اس ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

ارتاش نے خود ہی دوسرے اریے کے انسپیکٹر سے چھان بین نکلوائے تو وہ حوالات میں بند تھا اور اس پر ایف آئی آر کٹی ہوئی تھی اور پورے ایک ہفتے کا ریمانڈ الگ تھا۔

اسے اندازا ہو گیا تھا یہ سب کس نے کرایا ہے معاذ فائق کو جب یہ بات بتائی تو وہ لوگ ایک دوسرے کی شکل دیکھتے رہ گئے۔

" دارہ کو ڈھیٹ کہوں یہ بلال کو۔۔۔ سمجھ نہیں ارہا۔۔

دارہ کو " پیچھے سے شہروز کی آواز پر وہ تینوں مڑے۔

دارہ نے یہ اچھا نہیں کیا گھر کا معملہ تھا اور جب ہم چاروں کہہ آئے تھے تو یہ "گھر کا معملہ نمٹ بھی گیا تھا پھر اسے اس سب کی ضرورت نہیں تھی

وہ سنجیدگی سے بولا۔

بیل کراؤاسکی شادی ہے اسکی چند دنوں میں۔"شہروز ذرا غصے سے بولا۔۔

جی میں وہی کرانے جارہا تھا"ارتاش نے کہا۔

میں کرتا ہوں دارہ سے بات اپنی من مانی کرتا ہے ہر جگہ "وہ بگڑ کر بولتا وہاں سے چلا گیا۔

یار اصل میں یہ ٹھیک نہیں ہوا شہروز بھائی کا پتہ ہے سب کو اب یہ نشرہ بھابھی کو ٹارچر نہ کریں" معاذ پریانیڈ بولا۔

بدل گئے ہیں وہ کافی شاید بس دارہ پر ہی غصہ ہو"ارتاش نے کہا اور۔۔وہ وہاں سے نکلنے لگا کہ فائق نے کہا کہ وہ بھی ساتھ چلے گا۔

تبھی ارتاش اور فائق وہاں سے چلے گئے اور معاذ اندر آگیا۔

اسنے وریشہ کی تلاش میں نگاہ گھمائی تو وریشہ دیکھائی نہ دی کہیں۔

وہ آہستگی سے اوپر چڑھا۔

سب رابعہ تائی کے کمرے میں تھے شاید وہ اپنے کمرے میں ہو وہ آرام سے اوپر چڑھا گھر کا دوسرا بڑا بیٹا تھا اور حرکتیں بلکل ٹین ایجرز والی کر رہا تھا اسنے

دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو کمرہ خالی تھا منہ بنا کر وہ اس سے پہلے پلٹتا کہ وہ واشروم سے وضو کر کے نکلی تھی دھلا دھلا دمکتا چہرہ اور کچھ سردی کی شدت سے سرخ ہوتے گال وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی

وہ دروازہ کھول کر اندر آگیا اور دروازہ بند کر دیا۔ "وریشہ نے اب اسپر دھیان دیا تھا

آپ" وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی وہ کبھی انکے کمرے میں ایسے نہیں آیا تھا

ہاں میں کیوں تمھیں کسی اور کا انتظار تھا" وہ اسکے نزدیک آتے ہوئے بولا۔

میں نے یہ سب کہا ہے جو آپ سوچ رہے ہیں خود سے" وہ بولی وہ سب چیزیں خود سے اخذ کر لیتا تھا اور اسے شدید دکھ ہوتا تھا اسکی اس عادت پر۔

ہاں تم نے کہا نہیں لیکن تمھارا رویہ بتا رہا ہے تمھیں مجھ پر کتنا غصہ ہے۔" وہ اسکے نزدیک آتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے قریب کرتے ہوئے بولا۔

نازک سی کمر تھی فوراً اسکے بازوؤں کی گرفت میں قید ہو گئ

وریشہ اسکی جانب دیکھنے لگی۔

اس سے دور بھی ہونا چاہا۔

ویسے اس دن میں جو بھی کرتا اپنے دل اور جزبات کی رضامندی سے کرتا نہ کے غصے سے "وہ آہستگی سے اسکی گیلے بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتا بولا

۔

آپکی رضامندی شاید ہمارے رشتے میں اہمیت رکھتی ہے باقی اگر میں کسی بات پر سر اٹھاؤ گی تو مجھے یقین ہے آپ میرے سر کو مسل دیں گے اپنی بات "سے ہٹیں گے نہیں

وہ سنجیدگی سے کہہ کر اسکے ہاتھ جھٹک گئ۔

تم ایک ہی بات کے پیچھے کیوں پڑی رہتی ہو" وہ اب سنجیدگی اور کچھ خفگی سے بولا۔

معاذ مجھے احساس مت دلائیں کہ ہماری عمریں میں بہت فرق ہے میں آپکی عزت کرتی ہوں اور اپنے رشتے کو دل سے مانتی ہوں مگر میں اپنے رشتوں کو

بھی اہمیت دینا چاہتی ہوں ایک ذرا سی بات پر آپ اتنے ہائیپر ہو گئے کہ آپ اپنی ہی عزت لوٹنے چل پڑے"

بکواس نہ ہی کرو تو بہتر ہے اور نہ ہی اپنی عمر سے زیادہ بڑی باتیں کروں ایک بات طے ہے کہ مجھے وہ لڑکا نہیں پسند اس لڑکے کو میں تمھارے ارد گرد برداشت نہیں کر سکتا تو اتنا کافی ہونا چاہیے تمھارے لیے۔۔

اور ایک بات تو بتاؤ تم صرف میری عزت کرتی ہو اور اس رشتے کو مانتی ہو تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے" وہ ذرا حیرانگی سے پوچھنے لگا تھا اسے لگتا تھا جو اسکے دل میں وریشہ کے لیے جزبات ہیں وہی جذبات وریشہ بھی رکھتی ہے مگر اس وقت وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وریشہ نے اسکی بھیگی نظروں سے دیکھا وہ تو بہت پہلے ہی اسکے لیے دل میں جزبات کا طوفان محسوس کرتی تھی وہ جن نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی صاف واضح تھے کہ وہ نظریں اس سے بے حد محبت کرتیں ہیں مگر وہ اسکو سمجھے بھی تو۔

معاذ سر ہلاتا ہوا دور ہوا۔

ٹھیک ہے۔۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا تم مجھ سے محبت کرو یہ سخت نفرت تمھیں ہونا تو میرا ہی ہے اور میں تمھیں اس احمر کے آمنے سامنے بھی پھیرنے نہیں دوں گا کجا کہ تم۔۔اسکو اس شادی میں بلاؤ" وہ زبردستی اسکے چہرے کو پکڑ کر جھٹکتا وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ وریشہ کو رونا آنے لگا

کیا اسے اپنی ضد چھوڑ دینی چاہیے۔

ہاں ایسا ہی ہے اسے اپنا ہر رشتہ چھوڑ کر بس اسی کا ہونا تھا۔

آج اسنے اپنی ساری ضد چھوڑ دی تھی اور اسی کے لیے چھوڑی تھی اسی کی محبت میں چھوڑی تھی جو کچھ جاننے اور سمجھنے کو تیار نہ تھا۔

اسنے دوپٹہ سر پر لیا اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی۔

کیاہواہے آپکو" نشرہ کی طبعیت کچھ خراب تھی تبھی وہ لیٹی ہوئی تھی شہروز کے تیور ذرا بگڑے ہوئے تھے نہ ہی وہ اس سے بول رہا تھا اسنے شہروز سے بلآخر پوچھ ہی لیا۔

اپنے بھائی سے جاکر پوچھ لو" اسنے سنجیدگی سے کہا اور تیار ہونے لگا لہجہ بلکل پہلے جیسا تھا اور حقیقت تو یہ تھی اسکے لہجے کی سنگینی نے نشرہ کو سہما دیا۔

اسکے دل میں ایک ہی دھڑکا تھا اور وہ یہ کہ شہروز پہلے جیسا نہ ہو جائے۔۔۔

شہروز" نشرہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

نشرہ بلال میرا بھائی ہے اور اس سے غلطی ہوئی ہے میں جانتا ہوں مگر وہ پیچھے ہٹ تو گیا ہے پھر دارہ کو اسے جیل پہچانے اور اسکا ریمانڈ وہ بھی ایک ہفتے کا یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔" وہ مڑ کر ذرا غصے سے بولا۔

نشرہ حیران رہ گئی

"د۔دارہ نے ایسا کیا ہے

ہاں بن جاؤاب تو بھولی جیسے جانتی ہی نہیں پتہ توسب ہو گا تمھیں"۔وہ سر جھٹک کر بولا

خدا کی قسم میں کچھ نہیں جانتی مجھے تو علم بھی نہیں کہ دارہ یہ سب میں میں ابھی اس سے پوچھتی ہوں" نشرہ نے موبائل اٹھالیا جبکہ شہروز کو واقعی غصہ چڑھا ہوا تھا اسنے موبائل لے کر سائیڈ پر پٹخ دیا کوئی ضرورت نہیں ہے جب وہ من مانی کرنا جانتا ہے تو ہمیں بھی کرنی آتی ہے اپنے بھائی کو بس اتنا سمجھادو "رشتوں کی نزاکت کو سمجھے ورنہ بہت کچھ بگڑ سکتا ہے

آپ یہ کسی باتیں کر رہے ہیں" نشرہ کی آنکھیں بھیگ گئیں

جو تم سن رہی ہو" شہروز کا رویہ واقعی بدلا ہوا تھا۔

" میں کہہ تو رہی ہو میں بات کرتی ہوں۔

مجھے نہیں کرانی ایک بات سمجھ نہیں آرہی" وہ ایکدم چیخا نشرہ کی آواز کہیں دب گئی۔

وہ حونک نظروں سے شہروز کو دیکھ رہی تھی جبکہ شہروز نے شوز پہنے اور باہر نکل گیا۔

اسکی آواز باہر تک گئی تھی۔

بہارے عینی اور سوہائے لاونج میں موجود تھیں حیرانگی سے شہروز کو دیکھنے لگیں جو دیکھے بنا ہی ان سب کو چلا گیا تھا

یہ یہ بھیا کو کیا ہوا ہے" بہارے اپنی جگہ سے اٹھی۔

" معلوم نہیں

وہ تینوں ہی اوپر آئیں تو نشرہ بیٹھی کانپ رہی تھی جبکہ اسکی آنکھوں سے آنسو الگ جاری تھی

بھابھی" وہ تینوں اسکی جانب لپکیں۔

ت۔۔ تمھارے بھائی پہلے پہلے جیسے ہو گئے ہیں" وہ رونے لگی۔

حیران تو وہ سب بھی تھیں

ی۔۔یہ سب دارہ کی وجہ سے ہوا ہے اسنے ہی کیا ہے یہ سب "۔نشرہ غصے سے بولی۔

د۔دراہ نے کیا کیا ہے "بہارے کو حیرت ہوئ تھی۔

وہ اپنی بہن کو گھر بسنے ہی نہیں دینا چاہتا" نشرہ بھی الٹا ہی چل رہی تھی اور شاید جس پر اسکا بس چل سکتا تھا وہ اسی پر غصہ نکال سکتی تھی۔

بھابھی آپ یہ کسی باتیں کر رہی ہیں "عینی اور سوہائے بھی بولیں۔

بلال کو جو تھانے میں بند کرایا ہے اسنے ایک ہفتے کے ریمانڈ پر کتنا شرمندہ کیا ہے مجھے۔۔۔

۔۔۔شہروز کے سامنے اسکی وجہ سے شہروز مجھ سے ایسے بول رہے ہیں "

نشرہ نے بتایا تو عینی سوہائے بہارے خود بھی حیران ہو گئ اُسے لگا کہ دارہ کے سر سے یہ بھوت اتر گیا ہے

عینی نے نہ جانے کیوں بہارے کو پر شکواہ نظروں سے دیکھا تھا۔

اور وہ اٹھ کر چلی گئ۔۔۔۔

بہارے چپ ہی رہ گئ

جبکہ سوہائے نشرہ کو سنبھالنے لگی۔۔

ابا جی "بلال کی آواز پر وہ چونک کر اٹھے ساری رات سے نہیں سوئے تھے خوشی کی خبر پر بھی ٹھیک سے خوش نہ ہو سکے مندی مندی آنکھوں سے بلال کو دیکھا۔

مجھے معاف کر دیں۔۔"وہ شرمندگی سے بولا۔

تم نے چھوڑا ہی کہاں ہے خود کو اس لائق "وہ بولے اور اپنے پاؤں کھینچ لیے میں میں وعدہ کرتا ہوں اب کبھی بہارے کے راستے میں نہیں آؤں گا

اچھا تو بچے کی خبر سن کر حیا کھا رہے ہو "ابا جی ناگورای سے بولے

بلال خاموش ہو گیا۔

در حقیقت بہارے سے جو محبت تھی تمھارے دل ودماغ سے فرار ہو چکی ہے بلال تم صرف اسکی طلاق کرانا چاہ رہے تھے اصل افسوس تو اس بات کا ہے

"مجھے

"ابا جی

" بس چپ

تم نے کیا کیا یہ کیوں کیا خوشیوں کی گھڑیوں میں تم نے ایسا کیوں کیا" وہ بولے

مجھے معاف کر دیں" وہ بولا پھر سے

"معافی تمھیں تب ملے گی جب اپنی خوشی سے عینی سے شادی کرو گے

وہ بولے بلال ایکدم چپ ہو گیا۔

"میں۔۔

بلال ورنہ مجھ سے کوئی امید مت رکھنا" وہ بولے اور چہرہ موڑ لیا

بلال خاموشی سے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ اسکی خاموشی میں حامی محسوس ہوئی تھی انھیں۔

وہ کچھ مطمئین سے ہوئے کہ اس کا تو دماغ درست ہو ہی گیا۔

شاید اب چین کی نیند سو پاتے۔

دوسری طرف وریشہ نے عینی کی جانب دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

کیا تم واقعی بلال سے شادی کرنا چاہتی ہو" وریشہ عینی کی جانب دیکھنے لگی۔

جی بھابھی اس میں کیا بڑی بات ہے جب مجھ سے شادی ہو گی وہ سب بھول جائیں گے "عینی مطمئین تھی۔

" تم پاگل ہو چکی ہو

بھابھی آپ کی اور معاذ بھیا کی بھی تو یوں ہی ہوئی ہے بلکہ بہارے اور دارہ بھائی کی یہ نشرہ بھابھی کی اور شہروز کی اس گھر میں سیدھی شادی ہوئی کس کی ہے "وہ ہنسنے لگی۔

اللہ تعالیٰ یوں ہی تمھیں سدا خوش رکھے "وہ پیار سے دعا دینے لگی

عینی مسکرادی۔

جبکہ وریشہ کو بھوک لگی تھی وہ خود کے ارد گرد سرخ شال لپیٹتی نیچے اگئ کچن میں جانے لگی کہ کچن سے کافی کا کپ بناتے نکلتے معاذ سے ٹکر ہو گئ۔

وہ ایکدم دور ہوئ

معاذ نے اسکا ایکدم دور جانا ماتھے پر بل ڈال کر دیکھا۔

طبعیت ٹھیک ہے تمھاری" وریشہ جیسے ہی جلدی سے اندر بھاگ کر آئ معاذ بھی اندر آگیا۔

جی" مختصر اور دھیمی آواز میں جواب دے کر وہ اپنا کام کرنے لگی۔

اب تک اسی بات کے بخار میں ہو تم" معاذ نے کپ سائیڈ پر رکھا۔

اور اسکی پشت دیکھی۔

وریشہ کچھ نہیں بولی۔

جبکہ معاذ نے اسکا رخ موڑ لیا

وریشہ نے اسکے ہاتھ دور کیے۔

وریشہ" معاذ نے سختی سے اسکی جانب دیکھا۔

ہماری شادی ہونے والی ہے

اور میں کسی بھی بکواس اور رونے دھونے والی شادی کے موڈ میں بلکل نہیں ہوں میں اس وقت غصہ تھا تبھی فضول حرکتیں کر رہا تھا مزید تم اس ڈپریشن میں نہ ہی رہو تو بہتر ہے کیونکہ میں شاندار اور یادگار شادی کرنا چاہتا ہوں اور تم اس میں بھرپور ساتھ دو گی میرا" وہ اسکے کان کے قریب جھکا آہستہ آہستہ سرگوشی میں بول رہا تھا وریشہ چپ تھی۔

مجھے یقین ہے تم میری بات سمجھ گئی ہو گی خوش رہو اپنی شادی کو انجوائے کرو اور چلو مان لو کہ وہ سب تمھارے رشتے دار ہیں مگر صرف ایک فنکشن میں بلاؤ گی تم ان سب کو" وہ احسان کرنے لگا وریشہ کے انداز میں اب بھی فرق نہ آیا وہ صرف یہ دیکھ رہی تھی کہ وہ شخص اپنی من مانی اور اپنی بات منوانا چاہتا ہے مزید کوئی اسکے سامنے بولے گا تو شاید وہ اسی طرح اسی غصے کے گراف پر پہنچ جائے گا جس میں وہ اسکی عزت لوٹنے کو تیار تھا۔

" ٹھیک کہہ رہے ہیں

شادی انجوائے کریں" وہ بولی آواز مدھم تھی

سمارٹ ہو میری جان تم" وہ مسکرا دیا۔

وریشہ اسی کیطرف دیکھنے لگی۔

اور کچھ دیر کے بعد وہاں سے چلی گئ

معاذ کو اسکا رویہ عجیب تو لگا مگر وہ وقت پر سب ٹھیک ہونے کا سوچ کر خود بھی اپنے روم میں چلا گیا بہت دنوں بعد کوئ مووی دیکھنے کا پلین بنا تھا ارتاش بھی کچھ ہی دیر میں آنے والا تھا اور فائق اور معاذ نے سوچ رکھا تھا کہ آج اسے کمرے میں جانے نہیں دیں گے وہ انکے ساتھ مووی دیکھے گا۔

اگلی صبح ہی گھر میں شادی کی رونق لگنے لگی تھی۔

جبکہ ارتاش پوری رات اپنے دو نمبری کزنوں کے ساتھ جاگ کر اب کمرے میں آیا تھا جب اسکی بیوی میں فل چارجنگ بھر گئ تھی اور وہ جلدی سے

فریش ہو کر نیچے جانے کو بے چین تھی وہ نیند سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے پاس بلانے لگا۔

میں نہیں ارہی میں نیچے جارہی ہوں ہم پہلے بہارے کے پاس جائیں گے اسکے بعد میں عینی کے ساتھ شاپینگ پر جاؤں گی" وہ بال سنوارتی تیزی سے بولی۔

مجھے بہت سخت نیند آرہی ہے فلحال میں کچھ بھی نہیں کر سکتا ادھر آؤ جلدی" وہ بھری لہجے میں بولا۔

میں کوئ نہیں ارہی میں نے نہیں کہا تھا ساری رات جاگیں" وہ ذرا غصے سے بولی۔

سوہائے "ارتاش نے گھورا مگر مجال ہے گھرا کر اسکو کسی بات کا فرق پڑ رہا ہو وہ تو اڑتی پھر رہی تھی۔

میں آپکو صرف آدھا گھنٹہ دوں گی مجھے آدھے گھنٹے میں آپ نیچے چاہیے ہو ورنہ اباجی کو کہہ دوں گی اپ اور معاذ اور فائق بھائی ساری رات کیا کر رہے تھے۔"

یو بلیک میلر" وہ چیخا۔

سہی سمجھا" وہ مسکرا کر باہر بھاگ گئی جبکہ ارتاش کو سخت غصہ چڑھا اور ان گندھوں کی شادی کی دل سے دعا کی تھی تاکہ اسکی جان بھی چھٹے وہ تکیوں میں منہ دے کر کم از کم آدھے گھنٹے سونے کو غنیمت ماننے لگا تھا۔

دوسری طرف وہ نیچے اگئی۔

وریشہ سب کے ساتھ ناشتہ بنانے میں ہیلپ کر رہی تھی۔

ارے بھابھی آپ کیوں بنا رہی ہیں ناشتہ میں بناؤ گی اور آپ بس مایوں میں بیٹھ جائیں آپ اور عینی" وہ بولی اور وریشہ کو باہر کھینچ لائی۔

میں بنالوں گی سچ میں" وریشہ بولی۔۔

آہابس ایسا کریں گے امی ابو سب سے پہلے مایوں کا فنکشن ہی رکھیں گے بھیا کی شادی پوری دھوم دھام سے ہونی چاہیے" وہ بہت خوش دیکھائی دے رہی تھی جبکہ فرزانہ بیٹی کو خوش دیکھ کر مسکرادی البتہ نصرت تھوڑی چپ چپ تھی۔

رامین کی تو طبعیت ہی ٹھیک نہیں تھی تبھی وہ باہر ہی نہیں آئی تھی اور رابعہ بھی چائے کا کپ لیے سامنے بیٹھی تھی۔

ہاں یہ ہی سچ ہے میں نے کوئی سپیڈ میں شادی نہیں کرنی میرا برائیڈل شاور بھی ہو گا اور۔۔ سارے فنکشن الگ الگ ہوں گے بس" عینی بولی تو وہ سب ہنس دیں

بے شرم کیا باتیں کر رہی ہو دلہنیں اتنا نہیں بولتی" فرزانہ نے گھورا۔

بھئی میرا دل اب میں شرم کروں گی تو آپ لوگ تو میرے سارے اہم فنکشن کاٹ دیں گے" وہ منہ بسور کر بولی تو سب ہی ہنس دیے۔

ویسے امی ٹھیک کہہ رہی ہے عینی" سوہائے نے کہا

بہارے کو بھی بلالو نہ جلدی سے "عینی سوہائے کی جانب دیکھ کر بولی۔

نہیں نہیں کچھ دن وہیں رہنے دو اسے دیکھا نہیں کل کیا ڈرامہ لگا ہے ابھی مت بلانا اسکو وہ مینٹلی سٹریس سے بھی نکل آئے گی اسطرح "فرزانہ کے ساتھ نصرت بھی بولی جبکہ رابعہ نے سر ہلایا

بس اللہ ہدایت دے اس لڑکے کو۔ "رابعہ بولی۔

انشاللہ بھابھی شادی کے بعد ویسے سب ٹھیک ہو جاتا ہے ہمارے سامنے تو کئی مثالیں ہیں "فرزانہ نے کہا تو سب نے سر ہلایا۔

امی مجھے پیسے دیں میں بازار جاؤں گی "عینی شوخی سے بولی۔

اور میں تمھیں تھپڑ ماردوں گی شرم لحاظ کچھ نہیں ہے منہ اٹھا کر بولے جا رہی ہو "فرزانہ اسے گھور کر بولی۔

ٹھیک ہے میں ابا جی سے مانگ لوں گی "وہ اٹھ گئی سوہائے ہنسی روک رہی تھی وریشہ بھی مسکرا رہی تھی فرزانہ غصے سے پلٹی

دیکھ لیں بھابھی اسکی تیزیاں خبردار جو تم گئی اباجی کے پاس "فرزانہ نے ڈپٹا

ایک تو شادی بھی ہونے والی ہے اوپر سے کوئی عزت بھی نہیں "وہ منہ بنا کر ناشتہ کرنے لگی۔

چلو جلدی ناشتہ کرلو ہم تینوں بہارے سے ملنے جائیں گے "سوہائے نے کہا تو سب مان گئے وریشہ بھی شاید ماحول کی تبدیلی چاہتی تھی تبھی مان گئی۔

وہ سو کر اٹھی تو خود کو اسکے بازوؤں میں پایا یہ نیند بہترین نیند تھی۔

اور یہ صبح بھی کافی انوکھے احساس کی تھی وہ مسکرا گئی۔

جبکہ دارہ سامنے ایل سی ڈی پر کچھ دیکھ رہا تھا۔

بہارے کو بہت اچھا لگا وہ اسکے پاس تھا۔

اچانک سارا منظر کل کا آنکھوں میں لہرا گیا خدانا خواستہ اگر کل بلال بھائی کچھ بول دیتے تو آج اس خوشی بھری صبح میں وہ۔۔اسطرح نہیں اٹھتی نا جانے کتنے ماتم لے کر اٹھتی۔۔

وہ سنجیدگی سے سوچنے لگی در حقیقت اسے بلال سے نفرت ہو گئی تھی وہ اب اسکی کبھی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

کیا دارہ نے کچھ نہیں سنا تھا اسنے پھر سے اس مصروف انسان کیطرف دیکھا جو کہ ایل سی ڈی کی جانب ہی متوجہ تھا

وہ مسکرادی۔

گڈ مارننگ "اسنے اسکی بریڈز کو چھوا اور بولی۔

گڈ مارننگ "وہ واقعی اسے دیکھ نہیں سکا تھا چونک کر اسکی جانب دیکھا اور اسکی پیشانی چوم کر وش کیا۔

" طبعیت ٹھیک ہے تمھاری

جی میں تو بلکل ٹھیک ہوں "وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

بہارے" وہ حیرانگی سے بولا۔

کیاہوا" بہارے خود بھی حیران ہوئ

یاراب تم اکیلی تو نہیں ہوا حتیاط برتو" وہ سنجیدگی سے بولا بہارے مسکرادی۔

میں بلکل فٹ ہوں اورابھی آپکے لیے ناشتہ بھی بناؤگی کل ویسے بھی امی نے مجھے آپکی کافی اور ناشتہ بنانا سیکھایا تھا۔" وہ بستر سے اٹھی۔

مگر مجال ہے اسکے انداز میں کوئ احتیاط ہو۔۔

بہارے تم آرام سے نہیں چل پھر سکتی جان بوجھ کر ایسے پھرتیاں دیکھارہی ہو ویسے تمھارے سے کوئ کام نہیں ہوتا" وہ غصے سے بولا۔

دارہ مجھے بیماری نہیں ہوئ کوئ" وہ بھی چیڑ کر آنکھیں دیکھانے لگی۔

تم نہ دو تھپڑ کھا کر درست ہو جاؤگی بستر پر واپس لیٹو میں نے میڈ کا انتظام کر دیاہے وہ کرے گی سارے کام" وہ اٹھ کر اسکا یاتھ پکڑ کر اسے بستر پر جانے کو کہنے لگا۔

اوہو میرا موڈ نہیں ہے یہ کیا بات ہوئی بھلا اب میں نو مہینے اس بستر پر گزاروں گی۔" وہ بولی۔

" ہاں کیونکہ میں نہیں چاہتا تمھاری طبعیت خراب ہو

" اف اف دارہ دائی کیوں بن گئے ہیں میں بلکل ٹھیک ہوں

وہ جھنجھلا کر بولی اور اسکے پریشان چہرہ دیکھ کر ہنستی ہوئی قریب آئی۔

کیوں اپکو مجھ سے پہلے پیار ہو گیا ہے جو آپ اتنا کونشیس ہو گئے ہیں" وہ آنکھوں میں چمک لیے اس سے سوال کر رہی تھی جبکہ دونوں بازو بڑے پیار سے اسکی گردن میں حائل کر لیے تھے دارہ نے اسکی چالاکی پر گھیرہ سانس بھرا۔۔

" شکل دیکھی ہے تم نے اپنی دارہ سکندر تم سے پیار کرے گا آہ۔ فوارے شیٹ آپ میرا نام بہت پیارا ہے" وہ منہ بنا کر بولی۔

اوکے تم ایک بات بتاؤ اس نام کی کوئی لوکل ہے بہارے۔۔ آپ بھلا یہ

" یوزلیس نام کس پنڈو نے رکھا۔

دارہ" بہارے نے ایکدم اسے کھینچ کر تھپڑ مارا۔

" میرے اباجی نے رکھا تھا۔

آہ تمھارے اباجی نے تمیز نہ سیکھائی تمھیں شوہر پر منہ اٹھا کر تھپڑ مار رہی ہو

"

وہ گھورنے لگا۔

دارہ" اچانک وہ سب یاد کرتی بولی۔

حکم" وہ شاید نہیں جانتی تھی جو خوشی وہ اسے دینے جا رہی ہے اسکے بعد اسکی نظر میں وہ دنیا کی سب سے قیمتی عورت تھی معلوم نہیں شاید ہر عورت ماں بنتی ہے مگر دارہ سکندر کی بیوی۔ اسکے لیے قیمتی ہو گئی تھی لیکن اگر اس بات کا اظہار وہ کھلم کھلا کرتا تو شاید اسکی چھچھوری بیوی اور پھیل جاتی تبھی وہ زیادہ نہیں بولا۔

کل جو کچھ ہوا اس اس سب میں میرا قصور نہیں تھا میں سچ میں اپنے لیے پانی

" پینے گئی تھی وہ خود ہی سامنے آگئے اور

ششش "دارہ نے اسکے سرخ لبوں پر اپنی انگلی رکھ دی۔

مجھے کبھی اپنی صفائیاں مت دینا مجھے جو نظر آتا ہے میں اسپر یقین رکھتا ہوں اور مجھے سب نظر آرہا تھا اس انسان کے تو ہوش ابھی ٹھکانے میں لگوادوں گا

"

کیا مطلب "وہ چونک کر پوچھنے لگی

" جب پولیس اسے گھسیٹ کر تھانے لے جائے گی

"نہیں پلیز دارہ

حمایت نہ ہو اپنے گھٹیا رشتے داروں کی میرے سامنے "وہ اسے چھوڑ کر بیڈ پر بیٹھ گیا

وہ بلکل فریش تھا آفس جانے کے لئے اٹھا تھا مگر امی کی ڈانٹ پھٹکار کھا کر اسنے چھٹی لی تھی۔

جس پر شرمندہ بھی تھا کہ وہ کبھی کام سے اسطرح نہیں بھاگا تھا۔

" میں حمایت نہیں لے رہی مگر ابا جی کو دکھ ہو گا

ہوتا رہے میری بلا سے "وہ ناگواری سے بولا۔

" دارہ

بہارے مجھے کوئی درس نہ دو کیونکہ مجھے بلکل فرق نہیں پڑتا" وہ موبائل اٹھا کر باہر نکل گیا

میں امی کو شکایت لگاؤ گی" بہارے تنگ اکر بولی۔

تیری ایسی کی تیسی زبان تو کھولو تم۔۔ پھر بتاؤ گا" غصے سے کہہ کر وہ دروازہ مار کر باہر نکل گیا جبکہ بہارے نے گھیرہ سانس لیا آج تک کبھی شجاع ہاؤس میں پولیس نہیں چڑھی اباجی کو بہت دکھ ہو گا وہ بس یہ ہی سوچ رہی تھی فکر ہونے لگی تھی وہ جلدی سے فریش ہو کر باہر آئی تو دارہ کو ٹریپ کرنے کا سوچا اور آدھا سا لباس پہن کر لیپسٹک لگا کر اچھا سا تیار ہو کر وہ اسکے آدھے گھنٹے بعد کمرے سے نکلی۔۔۔

ماشاللہ ماشاللہ اللہ مبارک کرے ہر دن میری بیٹی کا" امی تو اسکی ہی منتظر تھی دارہ نے اسے دیکھا اور اسکی حرکت پر سانس ہی روک گیا۔

اسکی بیوی نہیں تھی پورا بم تھی جو اسپر ہر وقت پھٹنے کو اور اسکو بے بس کرنے کو تیار رہتا تھی وہ۔

امی ناشتہ میں بناؤ گی" بہارے بولی اور بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کر لیا۔

جبکہ پیچھے سے گلا بھی گھیرہ تھا

وہ چلتی پھیرتی آفت ہی لگ رہی تھی لیکن دوپٹہ ہونے کے باعث باہر تو محسوس نہیں ہوا دارہ نے منہ موڑ لیا اب دل کی کیفیت تو جو تھی وہ ہی جانتا تھا

۔

" نہیں بیٹا۔

پلیز امی میں بلکل ٹھیک ہوں اور بھابھی کو میں نے سارے گھر کے کام کرتے دیکھا ہے آپ میری بھی فکر نہ کریں" وہ بولی امی مسکرا دیں اور بہارے کچن میں چلی گئی دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھا۔

جاؤدارہ بہارے کی ہیلپ کرو"امی نے دارہ سے کہااور خود چائے کا کپ لے کراسکی جگہ پر اگئیں

ایک اسیسٹینٹ کمشنر کی چھٹی اسکی ماں نے بیوی کی کچن میں ہیلپ کے لیے کرائی یہ بریکینگ نیوز ہونی چاہیے ماں"وہ حیرانگی سے سر ہلاتا بولا۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے جاؤاب"امی لاپرواہی سے بولی دارہ کچن میں آیا تو اسکے لیے پورا اہتمام کیے وہ کھڑی منہ موڑے ناشتہ بنارہی تھی۔

گھیرہ گلے سے جھانکتے سفید گردن واضح تھی جبکہ بالوں کی لٹوں نے حسین گردن سے چھیڑ خانی کی ہوئی تھی۔

وہ گھیرہ سانس بھر کراسکے نزدیک آیا۔

یہ سب کیا حرکتیں ہیں"بھاری خمار زدہ مدھم لہجے میں وہ اسکی گردن کے پیچھلے حصے پر اپنی انگلی سے سطر کھینچتا کان کے نزدیک بولا۔

بہارے مسکرا کر پلٹی اسکی کٹینگ کی وجہ سے بکھرے بکھرے بال چہرے پر تھے۔

وہ پراٹھا بنانے کی کوشش کر رہی تھی دارہ ایمپریس ہوا۔

اور ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

بس ایک گزارش ہے آپ سے "وہ اسکی ناک پر آٹا لگاتی بولی۔

کیا "اسنے اسکی ناک پر رگڑ کر صاف کیا اور پوچھا۔

پلیز دارہ ابا جی بہت رنجیدہ ہوں گے ایسے پولیس جائے گی آپ نہ کریں پلیز یہ سب بھول جائیں میں واقعی بلال بھائی کی شکل بھی نہیں دیکھو گی کبھی بھی "وہ اسی بات پر تھی۔

فضول باتیں کر رہی ہو جو غلطی کرتا ہے اسے سزا ملنی چاہیے تاکہ وہ ہمیشہ یاد رکھے غلطی کا انجام "وہ نفی کرتا اپنی بات پر قائم رہا۔

دارہ آپ کیوں ضد کر رہے ہیں "بہارے کو بھی غصہ چڑھا۔

میری بات وہیں قائم ہے تم میری بات بدل نہیں سکتی بہارے مجھے وہ غلطیاں پسند ہی نہیں جن پر سزا ملے نہ میں کرتا ہوں اور نہ میں برداشت کروں گا میں نے تمھیں پہلے بھی کہا تھا تمھیں کوئی اور چھوئے گا میں اسکے

وجود کے ٹکڑے کر دوں گا میری بیوی ہو تم عام عورت نہیں ہو تو یہ بات اپنے بھی بھیجے میں بیٹھا لو۔ بلاوجہ موڈ خراب کر دیا ناشتہ دو مجھے آفس جانا ہے میں نے" وہ سنجیدگی سے اسے ڈپٹتا باہر ہی چلا گیا جبکہ بہارے پریشانی سے اسکی پشت دیکھنے لگی غصہ اسے بھی چڑھا تھا۔

وہ ایک ضد پر اڑے جاتا تو آڑ ہی جاتا تھا۔

اسنے غصے سے پراٹھا بنایا اور حیرات انگیز طور پر پراٹھا بہت اچھا بنا تھا غصے سے ہی اسکے آگے پراٹھا پٹخ کر وہ امی اور صفدر کے ساتھ بیٹھ گئ۔

دارہ نے دانت بھینچ لیے دل کیا یہ پلیٹ اٹھا کر ہی پھینک دے۔

اسنے پلیٹ کو سائیڈ میں کیا اور وہاں سے اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔

دارہ"امی حیرانگی سے بولیں ابھی تھوڑی دیر پہلے تک تو اسکا موڈ بلکل ٹھیک تھا۔

وہ تیار ہو کر نکلا اور بنا کسی کیطرف دیکھے گھر سے ہی چلا گیا۔

بہارے اب بھی سر جھکائے بیٹھی تھی۔

کیاہواہے "امی نے نرمی سے پوچھا۔

پاگل ہوگئے ہیں یہ "وہ بھڑک کر بولی امی نے اپنی ہنسی روکی۔

اگرانکابیٹاشیر تھاتووہ بھی شیر نی ہی تھی۔

وہ تومجھے پتہ ہے پاگل ہے یہ تم مجھے یہ بتاؤ ہواکیاہے "انھوں نے گھیرہ سانس بھرابھارے ساری بات بتاگئ۔

امی چپ ہوگئیں۔

اسے ایسانہیں کرناچاہیے "امی بولیں۔

میں یہ ہی ہی کہہ رہی ہوں مگرمان جائیں توانکانام نہ بدل جائے "وہ تپی تپی سی خود بھی ناشتہ چھوڑ کراٹھی ہی کہ سوہائے وریشہ اور عینی داخل ہوئیں

وہ گھر لوٹ آئے تھی ابھی تک بلال کے پکڑے جانے کی خبر بڑوں میں نہیں پھیلی تھی۔

وہ گھر آئی تو۔امی کے پاس بیٹھ گئی۔

آپکو پتہ ہے دارہ نے بلال بھائی پر ایف آئی آر کٹوادی ایک ہفتے کے ریمانڈ کی ۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی ارتاش بھیا اور فائق بھیا لے کر آئے ہیں انھیں وہ بھی پیٹنے کی وجہ سے انکی حالت ایسی تھی کہ وہ گھر نہیں لائے میں نے کتنا کہا تھا کہ اس بات کو بھول جائیں چھوڑ دیں مگر انھوں نے ایک نہ مانی اور۔اپنی من مانی کرلی اباجی یہ کسی اور کو گھر میں پتہ لگے گا تو ان لوگوں کو کتنا دکھ ہو گا۔اور سب سے اہم بات شہروز بھیا نے بہت ڈانٹا ہے نشرہ بھابی کو اسی وجہ سے۔"

وہ سب کچھ امی کو بتا گئی۔جو حیران ہی رہ گئیں

سر تھام لیا۔

بچپن سے ایسا ہی ہے جس بات کا سوچ لے کر کے ہی دم لیتا ہے اب دیکھو زرا احساس ہی نہیں کوئی کہ بہن کا اور اسکا خود کا سسرال ہے۔ مگر نہیں مار کر "سکون نہیں ملا تھا اس لڑکے کو۔ بیٹا زرا فون ملا کر دینا نشرہ پریشان ہو گی وہ بولیں تو بہارے نے اپنے فون سے ہی کال ملا دی۔

نشرہ اور امی باتیں کرنے لگیں تو وہ اٹھ کر باہر آ گئی۔

بھابھی۔ جی۔ کافی پیئیں گی یہ چائے۔ "صفدر کچن میں تھا بولا۔

کچھ نہیں صفدر اس وقت کسی چیز کا دل نہیں کر رہا" وہ بولی اور صوفے پر بیٹھ گئی۔

صفدر نے سر ہلا دیا۔ وہ کوئی شو دیکھ رہا تھا۔

اپنے لیے چائے کا کپ لا کر وہ نیچے بیٹھ گیا اور بہارے بھی اسکے ساتھ شو دیکھنے لگی اسے در حقیقت دارہ کا انتظار تھا۔ تقریبا پچیس منٹ ہی گزرے تھے کہ اسکی گاڑی گارڈ کی گاڑی کے ساتھ اندر داخل ہوئی اور وہ۔ بھی اندر آ گیا

بلیک جیکٹ بلیک جینز اور بلیک ہائی نیک میں وہ افسر تو کہیں سے نہیں لگ رہا تھا البتہ بے حد خوبصورت اور ہینڈسم ضرور لگ رہا تھا اوپر سے ٹشو سے ناک صاف کرتا اندر آیا۔

بہارے اسکی جانب دیکھنے لگی

اسلام علیکم دارہ بھائی" صفدر نے جھٹ سلام کیا۔ دارہ نے بہارے کو دیکھ لیا تھا۔ وہ اپنے گرد شال لپیٹے سکڑی سیمٹی سی بیٹھی تھی مگر نہ ہی اس سے سلام کیا اور نہ ہی دوسری کوئی بات حالانکہ وہ دونوں پورے دو دن بعد ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کل تو۔ ویسے بھی بہارے اپنے گھر ٹھری تھی اور پرسوا سکے آنے سے پہلے ہی سو گئی تھی۔

وہ ایسے ہی بیٹھی رہی

وسلام یار کافی دو مجھے جلدی" صفدر سے وہ بولا اور ٹشو ٹیبل پر رکھ کر وہ بہارے کے ساتھ کچھ فاصلے پر صوفے پر بیٹھ گیا۔

صفدر کچن میں چلا گیا۔

جبکہ دارہ نے اپنا سر صوفے کی پشت پر ڈال لیا۔

اسے کل حرارت محسوس ہوئی تھی اور آج صبح بخار چڑھ گیا اور سردی سے زکام شروع ہوا تو ہلکی ہلکی کھانسی بھی ہونے لگی تھی گارڈ اندر آیا اور اسکے آگے دوائی رکھ دی۔

دارہ نے وہ میڈیسن دیکھی ایسا ں لگ رہا تھا وہ وہاں اکیلا ہے وہاں کوئی اور نہیں بہارے اتنا ہی خاموش بیٹھی تھی۔

گارڈ اسے دوائی کے بارے میں بتانے لگا اور وہ سر ہلا کر۔ پھر سے سر ڈال گیا تھا۔

صوفے پر

بخار سے چہرہ بھی تپ رہا تھا بہارے کو اب محسوس ہوا اور باہر سردی میں رہنے کی وجہ سے چہرہ لال بھی ہونے لگا۔

صفدر نے اسکو کافی کا کپ دیا اور وہ ایک گھونٹ بھر گیا۔

اس سے زیادہ اچھی چیز اور کچھ نہیں لگتی تھی اسے دنیا میں۔

صفدر زرا تم باہر جاؤ گے "پورے دس منٹ بعد بہارے بولی

تو صفدر سر ہلا کر چلا گیا دارہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے کافی پینے لگا بولا کچھ نہیں تھا۔

وہ اس سے پہلے کچھ بولتی کہ امی باہر آ گئیں تبھی چپ ہو گئ

دارہ یہ کیا حرکت تھی،"امی نے غصے سے پوچھا

کیا ہوا ہے" وہ نا سمجھی سے بولا بار بار ٹشو سے ناک صاف کر رہا تھا۔

تم چاہتے بھی ہو تمھاری بہن کا گھر بسے یہ نہیں" وہ غصے سے پوچھ رہیں تھیں

امی ہوا کیا ہے" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

تم نے بلال کو حوالات میں بند کرا کر مار لگوائی ہے" وہ بولیں تو دارہ بنا انکار

کیے سر ہلا گیا

" جی ایسا ہی ہے۔ وہ اسی قابل تھا

دارہ ہوش کے ناخن لو وہ تمھارا ابھی سسرال ہے اور تمھاری بہن کا بھی کیا

" سوچیں گے تمھارے بارے میں سب

یہ ہی کہ غیرت مند مرد ہوں" وہ بولا۔

جبکہ امی نفی میں سر ہلانے لگی

شہروز نے تمھاری بہن کو خوب سنائی ہے اب تمھاری وجہ سے رو رہی ہے

" وہ اب دیکھ لو اسکو خود ہی

یہ کیا بات ہوئی شہروز بھائی کی اپنی مرضی سے ٹھیک ہو گئے اپنی مرضی سے

"الٹے۔وٹ نانسینس

دارہ مجھے غصہ نہ دلاؤ" امی بھڑک کر بولیں

تمھارا حق بنتا ہے کہ تم ان رشتوں کی نزاکت کو سمجھو اور خود بھی سکون سے رہو اور دوسروں کو بھی رہنے دو کتنی شرمندگی ہوئی ہے تمھاری بیوی کو

" تمھاری وجہ سے تمھاری بہن کو تمھارے بہنوئی۔

امی مسلہ پتہ کیا ہے یہاں سب کا۔ یہاں سب کو ایک بات پتہ ہے اور وہ یہ کے دارہ سب کچھ غلط کرتا ہے اور دارہ ہی ہر چیز کا قصوروار ہے دارہ اپنی بہن کا گھر نہیں بسنے دینا چاہتا اور نہ ہی اپنا بسائے گا آپ نے ہمیشہ مجھے ان لوگوں کے آگے ایسے بچھا کر رکھا ہے جیسے میں قالین ہوں اور مجھ پر سے چڑھ کر وہ

لوگ جائیں گے تو ہی عزت کی جگہ ملے گی انھیں اپنی بہن کا گھر بسانے کے لئے کیا کیا جتن کیے میں نے اب آپ اور میری بہن مجھے یہ کہیں گے کہ میں اپنی بہن کا گھر نہیں بسنے دینا چاہتا۔ حیرانگی ہے مجھے آپ لوگوں پر مگر ایک

" بات طے ہے امی

یہ لڑکی میری عزت ہے میرے بچے کی ماں ہے اور میری غیرت اور میرا خون گوارا ہ نہیں کرتا کے اسے کوئ چھوٹے اسکے ساتھ زبردستی کرے اسے ٹارچر کرے تو میں ہاتھ پر ہاتھ باندھ کر بیٹھ جاؤ نامردوں کیطرح

جب اپنی بہن کے لیے میں نے ایک خاندان سے دشمنی مول لے رکھی تھی تو اپنی بیوی کے لیے آپ سوچ سکتیں ہیں شاید

کہ میں کیا کیا کر سکتا ہوں اور پرو بلم تو وہی ہے آپ کوں شرہ اپی نظرار ہی

"ہے دارہ نہیں

وہ کافی کا کپ ٹیبل پر پٹخ کر بھڑک کر کہتا۔ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

بہارے اور امی وہیں خاموش بیٹھیں تھیں یہ تو سچ تھا اسنے جو بھی کیا صرف بہارے کے لیے کیا تھا بہارے کو شرمندگی ہوئی۔ جو وہ اس سے لڑنا چاہ رہی تھی مگر وہ معملات کو ڈھیلا بھی تو چھوڑ سکتا تھا

لیکن وہ ٹھیک کہہ رہا تھا شہروز بھائی اس وجہ سے دوبارہ بدل جائیں یہ کیسی بات ہوئی۔

بہارے کو واقعی شرمندگی ہو رہی تھی۔

میرے خیال سے بیمار ہے "امی بھی شرمندہ تھیں

جی" بہارے ہلکی آواز میں بولی

۔دارہ "امی اٹھیں اور کمرے میں اگئیں بہارے نے بھی اٹھنے کی زحمت کی اور وہ بھی پیچھے پیچھے آئی۔

وہ بیڈ پر الٹا لیٹا تھا جوتے ڈالے ہوئے تھے جبکہ سب چیزیں اب بھی ویسے ہی پہنی ہوئی تھیں

"کیاہوا ہے میرا بچہ

جائیں آپ یہاں سے "وہ نارضگی سے منہ موڑ گیا بلکل چھوڑا سا بچہ لگ رہا تھا جو اپنی ماں سے خفا ہو گیا تھا کیونکہ اسکی ماں اسکی بہن کا زیادہ خیال رکھ رہی تھی۔

اچھا میرا بیٹا۔ایسے ناراض نہ ہو آف اتنا تیز بخار ہو رہا ہے سیدھے تو ہو جاؤ"

امی اسکو سیدھا کرنے لگیں دارہ سیدھا ہوا اور جوتے اتارنے لگا۔

تم ڈاکٹر کے پاس نہیں گئے "امی اسکی پیشانی چھو کر بولیں

گیا تھا" وہ بولا۔اور پھر سے لیٹ گیا

پھر کیا کہتا ہے "امی اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں پیار سے

کہتا ہے دارہ سکندر مرنے والے ہو اپنے بہنوئی کے آگے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لو" چیڑ کر بولا۔

دارہ "امی نے اسکے گال پر تھپڑ لگا دیا

کیسی باتیں کر رہے ہو اللہ تمھیں میری بھی زندگی لگا دے" وہ بولیں۔

دارہ نے انکا ہاتھ پکڑ لیا۔

امی میں اپنی کسی بھی بات پر شرمندہ نہیں ہوں اور اگر شہروز بھائی اس بات پر آپی کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں تو یہ انکے دل کا کھوٹ ہے میں تو نہیں اپنی بیوی کے ساتھ برا رویہ رکھ رہا اس بات پر کہ نشرہ آپی کے ساتھ وہ ٹھیک نہیں

یہ سب بکواس ہے۔" وہ چیڑ کر بولا۔

اچھا ٹھیک ہے ہمیشہ کیطرح تم جیت گئے میں ہار گئی جو تم نے کیا ٹھیک کیا۔

اب تم آنکھیں بند کر لو تھوڑی دیر سو جاؤ کیسے بخار چڑھا ہوا ہے بہارے بیٹا ٹھنڈے پانی کی پٹیاں لانا" وہ فکر مندی سے بولیں

دارہ نے آنکھیں بند کر لیں بہارے سر ہلا کر باہر چلی گئی اسکے لیے ایک باؤل میں پانی اور پٹیاں لے آئیں جو امی اسکی پیشانی پر کافی دیر تک خود رکھتی رہیں وہ امی کا ہاتھ پکڑے پکڑے ہی سو گیا تھا۔

دیکھو کیسے میں نے اپنے بیٹے کو بنا کچھ سوچے سمجھے ڈانٹا ہے" وہ بولی شرمندہ الگ ہو رہیں تھیں۔

دارہ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں شرمندگی تو مجھے بھی ہو رہی ہے۔انھوں

" نے جو بھی کیا کیا تو میرے لیے تھا

لیکن بیٹا پھر بھی رشتوں میں اتنی اٹھا پٹخ نہیں ہوتی مگر یہ لڑکا سمجھے تو بات ہے" وہ بولیں۔

اور ہیٹر چلانے لگیں۔

جب بیمار ہو جاتا ہے تو اور ضدی اور چیڑ چیڑا ہو جاتا ہے۔کچھ کہہ دے تو در گزر کر دینا بیٹا میں زرا دم والا پانی لے آتی ہو" وہ کہہ کر جانے لگیں تو بہارے اسکی جانب دیکھنے لگی۔

کیا وہ شخص اس سے بھی اتنا پیار کر سکتا ہے" جب کہ وہ یہ سوچنا بھول گئی تھی کہ اگر پیار نہ ہوتا تو اتنا سب کچھ کرتا ہی کیوں۔۔۔۔

تقریبا دو گھنٹے بعد وہ اٹھا تھا تو بخار تو بہتر تھا مگر۔ فلو سے دماغ ہل رہا تھا اسنے۔ ماتھے پر بل ڈال کر ارد گرد دیکھا۔اس لڑکی کے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے۔نہ ہی اسکے پاس آئی تھی بھوک لگنے لگی تو اسنے آواز لگائی

"امی

بہارے واشروم سے باہر آئی اور ایکدم اسکیطرف دیکھا۔

"کیوں چلا رہے ہیں کچھ چاہیے آپکو بتائیں مجھے

جاؤ یہاں سے امی کو بھیجو" وہ اکھڑ کر بولا۔

آپ کے نخرے لڑکیوں سے بھی زیادہ ہیں دارہ۔اپنی غلطی تو مانتے نہیں

"ہیں

فضول نہ بولو" وہ جھڑک گیا۔

میں نہیں بول رہی آپ بتائیں کیا چاہیے" وہ گھیرہ سانس بھرتی خود ہی بات ختم کر کے بولی۔

پیار چاہیے بتاؤ کرو گی" وہ ایکدم بولا۔

بہارے کچھ سمجھ نہیں پائی کیا جواب دے۔

نہیں کر سکتی تو جاؤ یہاں سے" وہ ناک صاف کرتا ٹشو اسپر پھینک کر بولا۔

آئی کتنے گندے ہیں آپ آپ چاہ رہے ہیں مجھے بھی زکام لگے" وہ ٹشو ڈسبین میں ڈالتی بولی۔

امی" وہ اسے گھورتے ہوئے پھر سے چیخا۔

آپ کوئی چھوٹے بچے ہیں جو یہ حرکتیں کرتے ہیں امی امی" وہ اسکی نقل اتارتی بولی

دارہ نے منہ ہی موڑ لیا۔

تبھی امی کمرے کا دروازہ بجا کر داخل ہوئیں

دارہ ماتھے پر بل ڈالے انھیں دیکھنے لگا

آپ دروازہ کیوں بجا کر آئیں ہیں" بہارے فوراً بیڈ سے اٹھ گئی اُسے اچھا نہیں لگا ایسے انکے سامنے بیٹھنا۔

جوان بیٹے کے کمرے میں مائیں ایسے ہی آتی ہیں اور بیٹا بھی زرا سر پھیرہ ہو"
وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پیار سے بولیں اور اسے یخنی دی جو دارہ نے پکڑ لی

ابھی تھوڑی دیر پہلے تک تو غصہ کیے جا رہیں تھیں "اسنے یاد دلایا ماں کے ساتھ تو بہارے کو بھی بھول جاتا تھا۔ مگر بہارے کو کبھی جلن نہیں ہوئ کیونکہ وہ بھی تو ابا جی کے لیے یوں ہی تھی۔اور ماں کا پیار تو ویسے بھی اسنے کبھی دیکھا نہیں تھا تبھی دارہ اور اسکی ماں کا لاڈ پیار اچھا لگتا تھا اسے۔

وہ تو مجھے تم پر آتا ہی ہے جب تمھاری حرکتیں ایسی ہو گی فکر ہو رہی ہے بیٹا
" نشرہ کی اب تم ہی خود کوئ حل سوچو

ارے کچھ نہیں ہو گا امی۔ غصہ کر کے گئیں ہیں واپس آئیں گے تو ٹھیک ہو جائیں گے اور ویسے بھی اس بلال کی کمر

"پر ہی پڑیں ہیں منہ سہی ہے اسکا مجھے احساس تھا اسکی شادی ہے

کوئی حال نہیں دارہ" امی پھر سے گھورنے لگیں جبکہ وہ یخنی پیتے ہوئے ہنس دیا۔

بہارے دور سے اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ آج اتنا پوزیسیو ہو رہا تھا۔ صرف بلال کے چھونے سے اگر اسے ماضی کا ایک بھی ورک معلوم ہو جاتا تو۔۔۔

اسپر بے ساختہ کپکپی سی چڑھی تھی جب ماضی کو سوچتی تھی خود میں ہمتوں کو ٹوٹتا ہوا محسوس کرتی تھی۔

اسکی آنکھیں بھر آئیں اور وہ باہر نکل گئی۔

اسنے سوچا کچھ بنا لے بھیگی آنکھوں کو صاف کر کے وہ کچن میں اگئی۔

اب وہ سنجیدگی سے دارہ کے لیے سیکھنا چاہتی تھی تبھی وہ یوٹیوب سے۔ کوئی لائیٹس سی غزا دیکھ کر بنانے کی کوشش کرنے لگی تب تک امی اندر ہی تھیں اسے روٹیاں ابھی ٹھیک سے بنانی نہیں آتی تھیں تبھی صفدر سے کہہ کر باہر سے منگوالی اب معلوم نہیں وہ کھاتا یہ نہیں

صفدر تمھارے بھائی باہر کی روٹی کھالیتے ہیں" وہ معلوم کرنے لگی۔

نہیں جی دارہ بھائی کے تو نخرے ہی الگ ہیں جب ہم نہاری پائے کھاتے تھے مزے سے نان سے تو نواب گھر کی پتلی پتلی روٹیوں سے کھاتے تھے ایسا غصہ آتا تھا امی انکی وجہ سے بناتی تھی"

وہ بولا۔ تو بہارے اسکے چہرے کے ایکسپریشن پر ہنس دی۔

چلو میں کوشش کرتی ہوں" وہ اندر گئی

بھابھی جی مجھے اتی ہے بنانی آپ محنت نہ کریں میں بنادوں گا" صفدر نے آفر کی

تمھیں پکانی آتی ہے" بہارے حیرت سے بولی۔

ایسی ویسی۔" صفدر نے چٹکی بجائی۔

اور وہ دونوں کچن میں اگئے صفدر واقعی بہت پیاری روٹیاں بنا رہا تھا

"یہ دارہ بھائی کی وجہ سے ہی سیکھی تھی

وہ بولا تو بہارے ہنس دی۔

اوراسنے بھی ایک بنائ مگر پہلی بار بنارہی تھی وہ کوئ نقشہ ہی بنا تھا۔

وہ دونوں کھانے سے فارغ ہوگئے بہارے نے ان دونوں ماں بیٹے کے پیار میں مداخلت کردی۔

وہ امی کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا۔

بہارے مسکرادی۔

وہ جو غصہ صبح چڑھا تھا وہ سارا ہوا ہو گیا تھا

کھانا بن گیا ہے امی اجائیں "اسنے کہا۔

ہاں چلو کھانا کھاتے ہیں "۔

یہیں لے آؤ" وہ بہارے سے کسلمندی سے بولا۔

بہارے نے امی کیطرف دیکھا۔

دارہ "امی نے گھورا

اٹھو بس ہمت کرو "انھوں۔نے کہااور خود باہر اگئیں۔

بہارے بھی چلی گئ

زراجواس لڑکی کو میری پرواہ بھی ہو" وہ چیڑ کر سوچتا خود بھی باہر اگیا۔

اسے حیرانگی ہوئی کہ بہارے بھی کوئی سالن اتنا اچھا بنا سکتی ہے۔وہ چپ چاپ کھاتا رہا جبکہ بہارے کا دل کچھ دکھ سا گیا۔

اسے اچھا لگتا اگر دارہ تعریف کرتا۔

اسنے آرام سے کھانا کھایا۔

اور۔پھر دوبارہ روم میں چلا گیا۔

بہارے نے باہر کا کام سمیٹا اندر آئی تو امی اٹھ رہیں تھیں۔

آرام سے سو جاؤ۔اور میری بہو کو تنگ مت کرنا وہ کیسے کام کرتی پھیر رہی ہے اسکا بھی خیال کرو وہ۔ تمھاری ہی امانت لیے ہوئے ہے"۔وہ بولیں تو دارہ سر تھام گیا

امی کسی ایک دن۔تو مکمل مجھے پیار کر لیا کریں۔

"آپ تو اہل خانہ کو ایک ساتھ پیار کرتی ہیں

بس اب جلونہ" وہ ہنس کر کہتی بہارے کو پیار کرتی باہر اگئیں۔

جبکہ دارہ بہارے کو دیکھنے لگا کچھ تھکاوٹ تھی اسکے چہرے پر۔

وہ صوفے پر بیٹھ گئ۔

میں نے اپنی پوری زندگی میں اتنا کام نہیں کیا جتنا آپکے لیے کرتی ہوں" وہ تڑخ کر بولی۔

اب میں کچھ کہوں گا تو کہو گی میرے اباجی میرے اباجی" وہ سر جھٹک کر ایل سی ڈی کا ریموٹ ڈھونڈنے لگا۔

آپکی دشمنی کیا ہے میرے گھر والوں سے" وہ اٹھ کر اسکے پاس آنے لگی۔

کوئ ایک ہو تو بتاؤں" وہ بولا اور بہارے نے اسے ریموٹ اٹھا کر دیا جو آنکھوں کے سامنے ہونے کے باوجود وہ ڈھونڈ رہا تھا بہارے اسکے نزدیک بیٹھ گئ۔

دارہ ایل سی ڈی دیکھتا یہ اسے وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔دارہ کو وہ اپنے سامنے بے حد پیاری لگی تھی بیٹھی ہوئ۔

کچھ بھی ہے دارہ مگر ایسے اچھی بات نہیں آپ اتنا جزباتی کیوں ہو جاتے ہیں آپ اگنور بھی تو کر سکتے تھے" وہ آرام سے پوچھ رہی تھی۔

جو بات اگنور کرنے کی ہوتی ہے میں کر دیتا ہوں۔اور جو نہیں ہے سو نہیں۔

یے" وہ اسکے ریشمی بال چھوتا بولا۔

اگر کبھی کسی اور نے بھی چھوا تو۔مجھے"۔

وہ آہستگی سے جیسے جاننا چاہتی تھی بولی۔

دارہ نے اسکی جانب دیکھا اور ایکدم اسکے دونوں بازو سختی سے پکڑے ہاتھ دھڑ سے جدا کر دوں گا مجھے تپانے والی باتیں نہ کرو پورے دو دن بعد مجھ سے بولنے کی زحمت کر رہی ہو۔ تمھیں شرم نہیں آتی مجھ سے بائیکاٹ کرتے ہوئے" وہ غصے سے بولا۔

بہارے نے اسکے گلے میں بازو ڈال لیے۔اور جیسے وہ گزشتہ راز کو چھپاتے چھپاتے تھک گئی ہو اسطرح اپنا سر اسکے سینے پر رکھ لیا۔دارہ ٹھیک سے غصہ بھی نہ ہو سکا۔

مجھے آپ کی ایک بات بہت اچھی لگتی ہے" وہ بولی اسکی آنکھیں بھیگ رہیں تھیں۔اسے اپنا آپ دارہ کے لیے بلکل ٹھیک نہیں لگا یہ ناانصافی تھی جو دارہ کے ساتھ ہوئ تھی جس سے وہ انجان تھا۔

خیریت ہے" وہ اسکے اس موڈ کا شاید عادی نہیں تھا۔اسکا چہرہ اوپر کرتے بولا

۔

آپ ہر رشتے سے بے حد محبت کرتے ہیں بے لوث محبت کرتے ہیں۔آپ سچ بولتے ہیں آپ کچھ نہیں چھپاتے۔"آنسو اسکے گال پر لڑھک ایا جسے دارہ نے نرمی سے چن لیا۔

اس میں رونے والی کیا بات ہے" وہ نرمی سے پوچھنے لگا۔

نہیں کوئ بھی نہیں۔بس سوچ رہی ہوں۔کہ آپ اور میں"۔

ایک بات بتائیں دارہ آپ مجھے کب محبت کرنے لگیں گے" وہ ایکدم سیدھی ہوتی۔آنسو صاف کرتی بولی۔

دارہ نے آئ برو آچکالی۔

یہ کافی نام سینس سوال ہے" وہ شانے آچکا گیا۔

"نہیں کوئی دن کوئی ٹائم تو بتائیں نہ

وہ ضد کرنے لگی۔

دارہ کو ہنسی آگئی۔

ام م م م کیا اس میں میرے پاس سوچنے کا اوپشن ہے" وہ سوچتے ہوئے بولا۔

اوکے چلیں آپ کے پاس تین منٹ ہیں آپ سوچ کر بتائیں"۔

" تم مجھ سے کب کرو گی پہلے یہ بتاؤ

پہلے مردوں کو ہوتی ہے" وہ منہ بنا کر بولی۔

کیوں عورتوں کو کوئی خاص تکلیف ہے اپنے شوہر سے محبت کرتے ہوئے"۔

اچھی بھلی تو ہوں میں اپ مجھ سے محبت بھی نہیں کرتے" وہ بہت فکر میں تھی دارہ اسے دیکھنے لگا۔

اگر محبت نہ کرتا تو آج تم میرے بچے کی ماں نہ بننے والی ہوتی بیوقوف لڑکی "

اسنے دل میں سوچا۔

جبکہ لبوں پر خاموشی تھی۔

میں سوچتا ہوں اس بارے میں "دارہ نے ہنستے ہوئے بات ختم کی۔۔

جی نہیں آپ کو جلد از جلد مجھ سے محبت کرنی پڑے گی بس "وہ منہ بنا کر بولی

۔

اوکے اور کوئی حکم "۔وہ ہنستے ہوئے پوچھنے لگا۔

نہیں فلحال تو کوئی نہیں۔

" بس فلحال یہ ہی کہنا تھا

دارہ نے ریموٹ سائیڈ پر رکھا وہ بلکل اسکے پاس بیٹھی تھی

اچھا دارہ میں کہہ رہی تھی کہ "وہ پھر سے بولتی کہ دارہ نے اسکی گردن میں

بازو حائل کیا اور اسے اپنی جانب کھینچ کر اسپر جھکا۔

انداز جنونی تھا بے تحاشہ وہ شدت سے اسکی سانسوں کی ہمواری لوٹ گیا تھا۔

بہارے کے ہاتھ اپنی گردن پر رکھ کر وہ بہت مسروریت سے اسکو بھی اپنے بس میں کر لینا چاہتا تھا بہارے اسکے قبضے میں بس ایک لمحے میں اگئ تھی وہ دونوں ہی گم ہو گئے تھے جیسے خود میں۔

وہ گھیرے سانس بھرتا ذرا سا ہٹا۔

تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہوئ"۔وہ اسکے چہرے کو اپنی گرم انگلیوں سے چھوتا بھاری سانسوں سے بولا۔

بہارے نے اپنی سرد انگلیوں سے اسکی بریڈز کو چھوا۔

آپکو پتہ ہے مجھے آپکی لیشیز بہت اچھی لگتی ہیں" وہ ہلکا سا ہنسی۔

وٹ دا ہیل۔۔۔میں کوئ لڑکی ہوں جو ایسے مجھ میں چیزیں پسند کر رہی ہو"

وہ دور ہوا

" یہ سچ ہے۔

نہیں تمھیں میرے دل سے پرو بلم ہے" وہ گھور کر بولا

وہ نفی میں زور زور سے سر ہلانے لگی۔

مجھے آپکی آنکھیں بھی اچھی لگتی ہیں یہ بڑی بڑی ہیں مجھ سے بھی زیادہ اور جب اپ میرے علاوہ کسی کو گھورتے ہیں تو بہت ڈیشنگ لگتے ہیں" دارہ اسکی تعریفوں پر حیرانگی سے دیکھنے لگا۔اچھا تو میرے ہونٹوں کے بارے میں بھی کچھ بتادو" وہ بے باکی سے آئی بروآچکا کر اس سے پوچھنے لگا۔

بہارے سر جھکا گئ۔

دارہ نے ایکدم اسکی کلائی پکڑ کر موڑدی

سوال یہ ہے کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو یہ نہیں" وہ اسکے کان کے قریب بولا۔

ڈر لگتا ہے دارہ" وہ پھر سے اسی ٹرامہ میں چلی گئ۔

کس سے" وہ حیران ہوا

" اگر آپ نے مجھے چھوڑ دیا تو

دارہ کی گرفت اسکی کلائی پر ڈھیلی ہو گئ۔

" تم یہ ساری باتیں اتنے سے دماغ میں رکھ کیسے لیتی ہو

مجھے تم سے محبت ہو یہ نہ ہو میں تمھیں چھوڑو گا نہیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

"اسنے اسکی گردن میں بازو حائل کر لیا بہارے سیدھی ہو گئ۔

پھر مجھے آپ سے بے حد محبت ہے آپکی آنکھوں سے آپکے چہرے سے آپکے

لاپرواہ دل سے شاید اس وقت سے جب ہماری شادی ہوئ

جب آپ مجھے لینے نہیں آئے لیکن میں پھر بھی آپکے گھر اگئ

شاید اسی وقت سے میرے دل میں آپ تھے مگر مجھے غصہ آتا تھا آپ نے

سوہائے کے لیے رشتہ بھیجا مجھے غصہ آتا تھا آپ نشرہ بھابھی کی پرواہ کرتے

تھے میں شاید اپنے غصے میں آپکی محبت سے انجان تھی جو میرے دل میں

چپکے سے آپکے لیے تھی۔" وہ بولی مسکرا رہی تھی۔

دارہ بھی مسکرا دیا اور اسکی پیشانی چوم لی۔

بہارے کو جیسے اطمینان ہوا وہ اسے کبھی نہیں چھوڑے گا اس بات کی خوشی

ہر چیز سے بڑھ کر تھی۔

وہ کچھ دیر اسکے سینے پر سر رکھے لیٹی رہی۔

دارہ نرمی سے اسکی گردن پر اپنی انگلیوں کی حرکت کرتا رہا اور معلوم نہیں وہ کیسے سو گئ

دارہ نے اسکی جانب دیکھا۔

بہت دنوں سے بہارے کا رویہ کھٹک رہا تھا مگر ہر بار وہ جیسے اگنور کر دیتا۔

لیکن آج اسنے کچھ سوچا تھا۔

اور اسکو اسکے تکیے پر کر کے اسنے اسے خود سے قریب کیا اور آنکھیں بند کر لیں اسکی خود بھی طبعیت نہیں ٹھیک تھی

تبھی وہ بھی جلد سو گیا۔

سوہائے ناشتہ بنا کر باہر آئ تو نصرت جو کچن میں داخل ہو رہی تھی اسے مسکرا کر سلام کیا۔

نصرت نے سر ہلا کر جواب دیا نصرت کا رویہ سوہائے کو کچھ عجیب سا لگا۔

چچی آپکی طبعیت ٹھیک ہے" وہ بولی تو نصرت نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

وہ اس سے کافی دنوں سے بات کرنا چاہ رہی تھیں۔

سوہائے بیٹھ گئ۔

سوہائے بیٹا میں چاہ رہی تھی کہ۔تم ڈاکٹر کے پاس چلی جاؤ دیکھو کتنا وقت ہو گیا خوشخبری کی کوئ خبر نہیں ملی۔ماشاءاللہ بہارے کے ساتھ ہی تمھاری بھی شادی ہوئ ہے بیٹا برا نہ ماننا میری بات کا ڈاکٹر کے پاس چلی جاؤ تم کہو تو "میں بھی تمھارے ساتھ چل لوں گی

نصرت نے کہا تو سوہائے کے بیٹھے بیٹھے ہاتھ کانپنے لگے۔

وہ ان باتوں سے کیوں انجان گھوم رہی تھی۔

اور بلآخر اس سے یہ سوال ہو ہی گیا۔

وہ سر جھکائے بیٹھی رہی

میں جانتی ہوں میری گود میں اللہ نے ایک کے بعد دوسری اولاد نہیں ڈالی۔

مگر میں چاہتی ہوں میرے بیٹے کے بہت سارے بچے ہوں اور اسے بھی بچے بہت پسند ہیں تم بیٹا اپنے ارتاش کے لیے ہی چلی جاؤ" وہ نرمی سے بولیں تو سوہاے نے سر ہلا دیا۔

جی چچی میں چلی جاتی ہوں" وہ ہلکی آواز میں بولی آواز کہیں دھس گئ تھی

ارتاش کو مت بتانا" نصرت نے کہا تو وہ سر ہلا کر اوپر چلی گئ۔

جبکہ فرزانہ جو اپنے کمرے سے نکل رہی تھی نصرت کی ساری باتیں سن چکی تھی۔

پریشانی سے دوبارہ کمرے میں اگئ۔

بہارے اور سوہائے کی شادی ساتھ ہی ہوئ تھی اور ماشاءاللہ بہارے کے ہاں خوشخبری تھی جبکہ سوہائے کے نہیں۔

اسنے خود بھی سوچا تھا کہ وہ اسے ڈاکٹر پر لے کر جائے گی۔

شہروز رات لیٹ واپس لوٹا نشرہ حالانکہ اسکا انتظار کر رہی تھی مگر اسکی آنکھ لگ گئی۔

شہروز نے اسے بیڈ پر سوئے ہوئے دیکھا اور خود صوفے پر بیٹھ گیا۔

اگر ایک منٹ کے لیے اسکی جگہ پر کوئی اکر سوچتا تو شاید ان دونوں میں اسکو ملنے والی تکلیف کو محسوس کر سکتا۔

چند دن پہلے ہی وہ ایک میٹینگ کے لیے لنچ پر گیا تھا۔

اور وہاں اسے اپنا دوست مل گیا وہ دوست جس نے شہروز کے ساتھ اپلائے کیا تھا۔

جو صلاحیت خود اس میں تھی۔

وہ نہ مکمل اور ادھورہ صلاحیت کے ساتھ اپنے دوست کے سامنے بیٹھا تھا جو ملک کے نامور انجینئرز میں سے ایک تھا۔

جبکہ وہ بس ایک کپڑے کی کمپنی کا حصے دار۔۔۔

دیکھا جاتا تو ہر چیز میں مصلحت ہوتی ہے وہ بہتوں سے اچھا تھا بہت خوبصورت زندگی گزار رہا تھا۔

اسکے پاس کسی چیز کی تنگی قلت نہیں تھی مگر جب سب ہو تو شوق کی دھن چڑھ جاتی ہے۔

اور اسکے بعد اپنے علاوہ کوئی بے بس مجبور بے کس نہیں لگتا اور یہ ہی سب کچھ اسکے ساتھ ہو رہا تھا۔

جب اسکے دوست نے شہروز کی جانب اشارہ کر کے کہا

وہ بہت بریلینٹ سٹوڈنٹ رہا ہے اور جس کمپنی کے ساتھ وہ میٹینگ کرنے گیا تھا اگر وہ اس کو نہ بھی بلاتے تو شہروز بھی بہت اچھا انھیں اس بلڈینگ کی کانسٹرکشن کے بارے میں گائیڈ کرتا مگر مقابل بیٹھے لوگوں نے شہروز یہ شہروز کی بات یہ صلاحیت کو رتی بھی اہمیت نہیں دی۔

وہ فقت ان سے کپڑا لینے والے تھے اور وہ انسان جس چیز میں دلچسپی نہیں رکھتا تھا بیٹھا ہوا وہ بیچ رہا تھا جبکہ اگر وہ سامنے بیٹھے آدمی کو دیکھتا تو وہ شہروز

سے بہت زیادہ بہتر لگ رہا تھا۔اسکی بات اسکا گائیڈ کرنا ہر چیز میں پر فکشن اور بیلنس تھا اور اسکی زندگی۔

شادی اور بچے میں پھنسی ہوئی تھی اپنے خوابوں کے نزدیک اہر اسے چھو نہ سکے۔

وہ خواب ساری زندگی سینے پر انگاروں کیطرح پڑے رہتے ہیں۔

اور یہ ہی سب کچھ اسکے ساتھ ہو رہا تھا

وہ آج سارا دن بہت بے زار ہو چکا تھا۔

اٹھ کر شاور لینے چلا گیا۔

حالانکہ کافی سردی تھی اور اس سردی میں شاور کی آواز پر نشرہ کی آنکھ کھل گئ

اسے محسوس ہو گیا یہ شہروز ہی ہے۔

وہ اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئ اُسکے لیے کچھ کھانے کو لینے کے لیے۔۔

شہروز شاور لے کر نکلا بے زاری سے خالی بستر دیکھا اور یوں ہی بستر پر لیٹ گیا۔

تقریبا دس منٹ بعد کمرے میں ہلچل محسوس ہوئی تھی

اسنے سر اٹھا کر نہیں دیکھا معلوم تھا کہ کون ہو سکتا ہے۔

آپ کھانا کھالیں صبح بھی ناشتہ کیے بنا ہی نکلے تھے" وہ بولی شہروز نے انکھوں پر ہاتھ دھر لیا۔

مجھے سونا ہے میرا سر نہ کھاؤ" دو لفظی جواب دے کر وہ چپ ہو گیا۔

نشرہ کی آنکھیں پھر بھر آئیں

میں دارہ کو کل خود جا کر ڈانٹوں گی آپ خفا نہ ہوں پلیز" وہ بولی لہجہ نم نم تھا۔

نشرہ میں نے کہا ہے میرا سر نہ کھاؤ" وہ چیڑ کر چیخا۔

نشرہ سے یہ سب مزید برداشت نہیں ہوا یہ بہت خوفناک تھا کہ اگر کچھ عرصے میں وہ دوبارہ پہلے جیسا ہونے والا تھا تو وہ کرسی پر بیٹھ گئی اور رونے لگی اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کیا کرے۔

دارہ نے اسکے ساتھ بہت غلط کیا تھا بہت زیادہ اسنے صرف اپنا سوچا بہن کو نظر انداز کر دیا۔

اب کس بات کا غم منا رہی ہو یہیں مر رہا ہوں تمھارے پاس اور ایکچلی میری قسمت میں یہ تھرڈ سٹینڈرڈ لائف ہی ہے" وہ چیڑ کر اصل مدعے پر آیا۔

نشرہ اسکی جانب دیکھنے لگی اچانک اسے اب سب تھرڈ سٹینڈرڈ کیوں لگ رہا تھا

۔

شہروز کیا ہو گیا ہے کوئی بات بری لگی ہے میں کہہ تو رہی ہوں میں کل ہی جا کر دارہ کو سناؤ گی اگر ہو سکا تو میں اس سے کہوں گی وہ بلال سے معافی مانگے آپ خفا مت ہوں" وہ اسکے سامنے بیٹھ گئی۔

اسکا جسم کافی بھر گیا تھا اب اور رابعہ کے ساتھ ڈاکٹر پر بھی وہ باقائدگی سے ہی جاتی تھی۔

مجھے سونا ہے اپنا منہ بند کر کے خود بھی سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو" وہ تلخی سے کہہ کر لیٹ گیا۔

نشرہ نے ایک نظر کھانے کیطرف دیکھا اور کھانا ڈھک کر لائٹس آف کر کے وہ گال صاف کرتی دوسری طرف بیڈ پر اکر لیٹ گئ

وہ پھر سے بدل گیا تھا۔

یہ ہی بات بار بار دماغ میں ارہی تھی اور اسی بات نے اسے چین سے سونے بھی نہیں دیا جبکہ کچھ دیر تک شہروز سو گیا تھا۔

بھابھی آپکو بھائ کے ساتھ اپنا برائیڈل ڈریسز لینے جانا چاہیے"۔

عینی نے وریشہ سے کہا جبکہ وریشہ نے نفی میں سر ہلا دیا رہنے دو جب ہم لوگ جا رہے ہیں تو انکا کیا کام ہے بھلا" وہ بولی۔

تو عینی نے پیشانی پر ہاتھ مارا۔

میری کوئ نند ہوتی اور مجھے ایسے افر کرتی تو میں اڑتی اڑتی چلی جاتی۔۔۔ایک آپ ہیں

روکیں ذرا میں آپکو تو معاذ بھائی کے ساتھ ہی بھیجوں گی۔

وہ جلدی سے نیچے آئی اور فرزانہ کے کمرے میں گھس گئی۔

"امی آپ بھائی سے کہیں وہ بھابھی کو برائیڈل ڈریسز خود دلائیں عینی بولی تو فرزانہ نے اسکیطرف دیکھا۔

ہم ہاں تم ایسا کرو معاذ کو خود کہہ دو میں ذرا سوہائے کو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ "

فرزانہ کو بیٹی کی فکر پہلے تھی۔

کیوں سوہائے کو کیا ہوا ہے اچھی بھلی تو تھی" عینی بولی جبکہ فرزانہ نے نفی میں سر ہلاتے اسے وہاں سے جانے کا کہا۔

اور عینی سر جھٹک کر باہر نکلی اور معاذ کے پاس اگئی

وہاں سب ہی تھے اور معاذ کچھ کھانے میں مصروف تھا سب ہی شادی کی تیاریاں بھی ساتھ کے ساتھ ہی کر رہے تھے۔

بھیابھابھی کا برائیڈل ڈریس رہتا ہے آپ بھابھی کو ساتھ لے جائیں اور دلا کر لائیں وہ بولی۔

معاذ نے نظر اٹھا کر اسکیطرف دیکھا۔

بیزی ہوں آج میں اور تم لوگوں نے جب سب خود لیا ہے تو اب یہ شوشہ

" کیوں

وہ بولا۔

وہ خود سے ہی ناراض تھا وریشہ سے۔۔۔۔۔ تبھی اس طرح بولا تھا۔

عینی کا موڈ ہی خراب ہو گیا عجیب لوگ ہیں یہ بھی۔۔۔

بلال تو دیکھائی بھی نہیں دے رہا تھا جب ابھی انکی کوالی نائیٹ دو دن بعد کی تھی مگر بلال کو بلکل بھی احساس نہیں تھا لیکن اگر بلال کو نہیں تھا تو معاذ کو تو ہونا چاہیے تھا۔

بھیا یار کتنی غلط بات ہے شادی ہوتی پہلی بار ہے اور آپ لوگ تو ایسے بوریت پھیلا رہے ہیں جیسے دو چار شادیاں کرنی ہیں اس والی میں اگر نہ بھی شامل ہوں تو دوسری میں ہو جائیں گے" وہ بولی جبکہ معاذ کو ہنسی آ گئی۔

اب تم ہمارے کیطرح ایمو شنل بلیک میلنگ بند کرو اگر تمھاری بھابھی میرے ساتھ جانا چاہتی ہیں تو لے چلوں گا" اسنے پیچھے کھڑی وریشہ پر طنز اچھالا۔۔۔

وریشہ چپ ہی رہی۔۔۔

" جائیں گی بھابھی بس اور وہ بھی ابھی۔

اسنے کہا تو معاذ ہاتھ جھاڑتا اٹھا وریشہ کی جانب دیکھا۔۔

چلیں" وہ کچھ سرد لہجے میں بولا اور عینی کے فورس کرنے پر وریشہ اور معاذ دونوں برائیڈل ڈریسز لینے کے لیے چلے گئے جبکہ دوسری طرف سوہائے اور فرزانہ بھی ڈاکٹر کے پاس چلی گئیں جبکہ رامین چچی اور نصرت رابعہ

کپڑوں کے ساتھ نہ جانے کون سے اہم کام کر رہیں تھیں عینی باہر لون میں نکلنے لگی ارادہ بہارے کو کال ملانے کا تھا کہ اچانک اسکی زبردست ٹکر ہوئی۔

اسنے سر اٹھا کر دیکھا بلال تھا۔

سنجیدگی سے کھڑا اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

وہ ایکدم سٹپٹا کر دور ہوئی۔

بلال نے بس ایک نظر وہ بھی بے حد ناگواری سے اسپر ڈالی اور وہاں سے چلا گیا۔

عینی کو اسکی ایک نظر میں جو ناگواریت تھی اسکا احساس بڑی شدت سے ہوا۔

وہ اسکی پشت دیکھنے لگی۔

کہا کچھ نہیں تھا مگر اپنے ہر انداز سے ناپسندیدگی ظاہر کر گیا تھا۔

شجاع ہاؤس میں کوالی کا فنکشن تھا جو کہ معاذ نے سارا ارینج کیا تھا ایک ہلچل تھی جو شجاع ہاؤس میں تھی کوئی کپڑے لے کر کہیں جا رہا تھا کوئی انتظامیہ دیکھ رہا تھا کوئی فون پر بات کر رہا تھا کوئی کھانے کے بارے میں بات کر رہا تھا اور مہمانوں کے اجانے اور سب کے لیٹ ہونے پر ابا جی متواتر ان سب کو ڈانٹ رہے تھے۔

معاذ نے ارینجمنٹس بہت شاندار کرائی تھی کل اسکے اور وریشہ کے بیچ دو گھنٹے ایک ساتھ گزارنے کے باوجود بھی کوئی بات نہیں ہوئی معاذ کو بہت عجیب لگا تھا وہ اسکی بیوی تھی اگر وریشہ نے کچھ بولنا بھی چاہا تھا تو معاذ کے توجہ نہ دینے پر چپ ہو گئی معاذ خود ہی شرمندہ ہو گیا تھا وہ اسے دکھ نہیں دینا چاہتا تھا مگر ان دونوں کے بیچ احمر بلاوجہ پھنسا ہوا تھا اور جب تک وریشہ احمر کے حق میں رہتی شاید تب تک ان دونوں کے بیچ جھگڑا یوں ہی رہتا لیکن آج چونکہ اسکی وریشہ کی بلال اور عینی کی کوالی کا فنکشن تھا تبھی وہ خوش تھا اور اسنے وہ سارا خوبصورت ارینجمنٹ وریشہ کے لیے ہی کرایا تھا۔

وہ سب کچھ سیٹ کرا کر اندر آیا تو ارتاش اور فائق تیار ہو گئے تھے شام ڈھل آئی تھی سردیوں میں ویسے بھی شام جلد ہی ڈھل جاتی تھی تبھی شام کی چادر نے آسمان پر سیاہی پھیلا دی تھی اور چاروں جانب سیاہی پھیلی تو لون کی لائٹس جل اٹھیں اور جیسے ہی لائٹس جلیں شجاع ہاؤس کا لون بے حد حسین منظر دینے لگا۔

ارتاش اور فائق معاذ کو چھیڑ رہے تھے کہ اسنے کیسا شاندار انتظام کرایا ہے وریشہ کے لیے اور وہ بھی ڈھیٹوں کیطرح اس بات پر تھا کہ ہاں اسنے سارا انتظام کرایا ہی وریشہ کے لیے تھا بلال تو چپ تھا اپنے کمرے میں تھا۔

سوہائے وریشہ اور عینی کو سعد پارلر چھوڑ آیا تھا جبکہ ابھی تک وہ تینوں پارلر سے بھی نہیں لوٹیں تھیں

"یہ میں ذرا دارہ کو کال کرتا ہوں اب تک وہ تو آیا نہیں

فائق نے موبائل نکال کر دارہ کا نمبر ڈائل کیا

یہ مت پوچھو یہ پوچھو کہ وہ آئے گا بھی یہ نہیں "ارتاش نے کہا تو وہ تینوں سیریس ہو گئے کہیں وہ پیچھلی بات لے کر ہی نہ بیٹھا ہو۔

فائق نے کال ملائی مگر وہ کال پک نہیں کر رہا تھا

اچھا میں تیار ہو کر آتا ہوں "معاذ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

نشرہ تیار ہو کر نیچے آئی تو ارتاش اور فائق نے اسکی جانب دیکھا

واہ بھابھی آج تو آپ ہی آپ لگ رہی ہیں کیا ارادے ہیں شہروز بھائی کو دم بخود تو نہیں کرنا" وہ دنوں بیک وقت بولے جبکہ وہ پھیکا سا ہنس دی شہروز کا بدلہ ہوا رویہ جتنا اسکا دل سلگا رہا تھا جتنا اسے توڑ رہا تھا شاید کچھ اور اتنا تکلیف دیتا ہو۔

وہ دارہ سے سخت خفا تھی اسے دارہ سے نہ ہی ملنا تھا اور نہ ہی بات کرنی تھی۔

تم دونوں یہاں کھڑے ہو کر باتیں نہ بناؤ جاؤ کھانے کا دیکھ لو" نشرہ بولی تو وہ دونوں ہی ہنس دیے کیونکہ نشرہ کا شرم سے چہرہ ذرا سرخ سا تھا

وہاں تو ابا جی اپنی چیئر ڈالے بیٹھیں ہیں بھئ ہم کیوں شیر کے منہ میں ہاتھ دیں آپکو نہیں پتہ ابا جی اس فنکشن کے کرنے پر کتنا معاذ سے لڑے ہیں" فائق نے آہستگی سے بتایا

کیوں" نشرہ حیران ہوئ۔

اجی بزرگونے اپنے دور میں تو سب کر لیا ہمارے دور میں چاہتے ہیں کہ ہم بس نکاح کرائیں اور ناک کی سیدھ میں کمرے میں گھس جائیں" ارتاش بولا تو وہ ہنس دی۔

شرم تو نہیں آرہی کیسے ابا جی کی برائیاں کر رہے ہو" نشرہ نے نفی میں سر ہلایا۔

تو اور کیا ویسے یہ زیادہ برا بھی نہیں ابا جی کا یہ آئیڈیا کافی دلچسپ ہے" ارتاش نے آنکھ دبائ تو فائق کا قہقہہ بلند ہوا اور نشرہ نے گھیرہ سانس بھرا بے شرمی کی بھی کوئ حد ہوتی ہے"۔

وہ دونوں کو گھور کر باہر نکل آئ شہروز بہت پہلے ہی تیار ہو کر نیچے اگیا تھا۔

نشرہ نے ڈارک براؤن کا مدار ڈریس پہنا ہوا تھا اور اسپر ویلویٹ کی مہرون شال لے کر اپنا وجود جو کافی بھاری ہو گیا تھا چھپا لیا تھا وہ ارینجمنٹس دیکھ رہی تھی تبھی شہروز جوابا جی کے پاس سے ارہا تھا اسپر نگاہ گئی شہروز مسکرا کر اسکے نزدیک آیا۔

واہ خوبصورتی ساری محفل کی تم نے اکیلی نے چرالی ہے" وہ بولا نشرہ ایکدم مڑ کر اسکی جانب دیکھنے لگی اسے لگا سینے سے بوجھ سا ہٹ گیا ہو۔

آپ ناراض نہیں ہیں" نشرہ نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے۔

میں تم سے ناراض نہیں ہوں در حقیقت خود سے ہی ناراض ہوں کیونکہ میرے پاس اسکے علاؤہ کچھ کرنے کے لیے بھی نہیں ہے" وہ پھیکا سا ہنسا۔

کیا ہوا ہے شہروز دو دنوں سے اپ کافی الجھے ہوئے ہیں" نشرہ نے جاننا چاہا۔

کچھ نہیں ہوا۔۔کچھ کھاؤ گی۔" وہ بات ٹال کر پوچھنے لگا

دو دن سے آپکے رویے نے اتنا پریشان کیا ہوا تھا کہ کچھ کھایا ہی نہیں گیا میں کیا کھاتی" وہ بولی تو شہروز نفی میں سر ہلاتا۔

اباجی کے پاس اگیا۔

"اباجی آپکی بہو کو بھوک لگ چکی ہے اپ اسکے لیے تو کھول دیں دیگے شہروز کو در حقیقت خود بھی بھوک لگی تھی مگر اباجی نے اسے ڈانٹ کر بھیج دیا تھا واپس نشرہ نے معصومیت سے اباجی کی طرف دیکھا تو اسکے چہرے پر شہروز کو بھی کچھ کھانے کو مل گیا اور ویٹر سے کہہ کر پہلے ہی شہروز نے کھانا لگوالیا۔

واہ بھی یہ دیکھو لیلا مجنوں فنکشن کی ابتدا بھی نہیں ہوئی یہ لوگ کھانے والے کاموں میں لگ گئے ویسے شہروز بھائی تھوڑا تو لحاظ کر لیں چلو مان لیا بھابھی کی تو مجبوری ہے آپکو کون سی پریگنینسی چڑھی ہے" معاذ کے گھورنے پر شہروز نے کھینچ کر اسکے گلاس مارا۔

واہیات نہیں ہو گئے زیادہ تم"۔

معاذ گلا سکیچ کر چکا تھا۔۔آہ آہ کرتا اچھلنے لگا جبکہ نشرہ ہنسنے لگی۔۔۔

چپ کرو تم یہ تمھارے ہی نکلتے دانت دیکھ کر فری ہوتے ہیں سارے مجھ سے "

شہروز نے گھورا نشرہ نے نوالہ اندر اتارا

کتنی غلط بات ہے میرے بھائی کو مارا ہے آپ نے یہ خاص مہمان ہے آج کے فنکشن کا۔ "

اس کی بکواس اباجی کو بتا کر اتا ہوں تب پتہ چلے گا اس خاص کو شدید خاص ہو جائے گا" وہ اٹھا

ارے ارے کیوں میری کوالی کا تبلا میرے سر پر بجوانا چاہ رہے ہیں یار کھائیں آپکا ہی تو ہے۔" معاذ جلدی سے بولا تو سب کے قہقہے بلند ہوئے۔

مہمان آنا شروع ہو گئے تھے یہاں تک کے عینی سوہائے اور وریشہ بھی ا چکیں تھیں ان تینوں نے ہی بلیک کلر کا ڈریس پہنا تھا کوالی کے حساب سے ہلکا پھلکا تیار ہوئیں تھیں لیکن سادگی میں کافی غضب ڈھا رہیں تھیں وہ تینوں

ارتاش نے تو سوہائے کا ہاتھ پکڑا اور اسے اندر لے گیا سوہائے جبکہ سرخ لال ٹماٹر ہو چکی تھی عینی اور وریشہ بھی ہنسنے لگی تھیں

کتنا بے شرم ہے" وہ سب بولے۔

ابھی بے شرموں کا ٹولا تو آیا ہی نہیں" فائق نے پھر سے دارہ کو کال ملائی مگر بے سود کال پک نہیں ہو رہی تھی

پتہ نہیں اب یہ نواب زادہ بہنوئی بن کر منہ سجا چکا ہو گا یہ سیدھی طرح اتر جائے گا" وہ بڑبڑایا۔

نشرہ کو بہت برا لگا تھا وہ چپ ہو گئی۔

وہ آفس سے واپس لوٹا تو گھر میں ہلچل تھی بلیک سوٹ میں صفدر ٹپ ٹاپ تیار ادھر ادھر پھر رہا تھا جبکہ اسنے امی کے کمرے میں جھانکا وہاں بھی سب تیاری تھی پوری۔

کہاں جایا جارہا ہے" وہ پوچھنے لگا۔

تمھارے سسرال جارہی ہوں۔۔ معاذ اور بلال کی کوالی ہے نہ آج" امی کپڑے پہنتی ہوئی بولی

ہاں معلوم ہے مجھے۔" وہ بولا اور بیڈ پر لیٹ گیا

تو جاؤ جلدی تیار ہو جاؤ تم بھی پھر ساتھ ہی چل لیں گے۔

میں تھکا ہوا ہوں میں نہیں جارہا ابھی۔" وہ بے زاریت سے بولا۔

جبکہ امی نے مڑ کر اسکیطرف دیکھا۔

دارہ اب شروع مت ہو جانا" انھوں نے گھورا۔

یار میں نے یہ کہا ہے کہ میں نہیں جارہا" وہ بولا۔

ہاں بس یہ ہی ٹھیک ہے۔" وہ گھور کر بولی اور اپنا سامان رکھنے لگی۔۔۔

آپ ایسا کریں آپ دونوں چلے جائیں میں اور بہارے بھی اجاتے ہیں"۔ وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

اب خون نہ پینا اسکا پہلے ہی صبح سے الٹیاں کر رہی ہے" وہ افسوس سے بولیں

۔

تو کیا ہوا اس میں" وہ شانے آچکا گیا۔

دل تو کر رہا ہے ایک تھپڑ لگاؤ تمھارے اتنی اسکی طبعیت خراب ہے اتنی

"مشکلوں سے تیار ہوئی ہے بس اللہ تعالیٰ بچی کو ہمت دے

نہیں اپکی بچی نہیں چھوئی موئی ہے کوئی"۔ وہ اٹھ کر باہر نکلا۔

چھتر کھانے والے کام ہیں بس تمھارے اب میں جا رہی ہوں صفدر کے

" ساتھ تم دس پندرہ منٹ میں اجاؤ

امی نے کہا تو وہ سر ہلا کر اپنے کمرے میں جانے لگا اسکے انداز میں بے زاریت

تھی جیسے وہ نہ جانا چاہتا ہو اور ابھی اسکی ماں اور بیوی میں سے کوئی ایک بھی

کہہ دے دارہ تم نہ جاؤ تو شاید وہ جلدی سے اپنا بیگ پھینکے گا اور بستر میں گھس

کر سو جائے گا

مگر ایسا نا ممکن تھا تبھی وہ تھکا تھکا کمرے میں داخل ہوا امی اور صفدر باہر بول رہے تھے اسنے دروازہ کھولا اور وہ دروازے میں ہی کھڑا رہ گیا۔

لال اناری رنگ کی ساڑھی پہنے وہ پہلے سے سٹریٹ بالوں کو مزید سٹریٹ کر رہی تھی چہرے پر میکپ بھی پورا تھا جبکہ ساڑھی کے سلیوز نہیں تھے تو کمر پر سے بھی جیسے آدھی ساڑھی کا کپڑہ جیسے اڑا ہوا تھا اسپر آفت یہ تھی کہ آج جیسے دل لگا کر تیار ہوئی تھی گھیرے کھلے گلے میں اسنے نیکلس ڈالا ہوا تھا اور ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیاں سنہری دودھیا بازو بے داغ بلکل شفاف اپنی چمک لیے کسی کی بھی آنکھوں کو چندھیا سکتے تھے۔

جبکہ اسکا خوبصورت وجود جو بلکل بیلنس میں تھا اسنے بال پیچھے کیے۔۔تو چہرے پر اناری لیپسٹک اور گلو ایسا تھا جیسے رس ٹپک رہا ہو۔

دارہ نے اگلا سانس بھال کیا اور اچانک پیچھے سے امی کمرے میں داخل ہو گئی۔

ماشاللہ ماشاللہ اللہ بری نظر سے محفوظ رکھے "امی نے اسپر سے پیسے وارے تو وہ ہلکا سا مسکرادی دارہ نے نوٹ کیا اسکا تل بھی خوبصورتی سے مسکرا اٹھا تھا وہ یوں ہی دروازہ تھامے کھڑا تھا۔ جیسے اس میں ہلکا سا بھی ہلنے کی جنبش نہ ہو۔

ہاں وہ قیامت لگ رہی تھی جو سیدھا دارہ کے دل پر اتری تھی

بہارے نے دارہ کی جانب دیکھا۔

اور اسکی آنکھوں سے ہی وہ اپنے لیے ستائش محسوس کر چکی تھی

جلدی جلدی آنا ٹھیک ہے "امی نے بہو کو پیار سے کہا تو بہارے نے سر ہلا دیا میں تو کہتی ہوں امی آپکے ساتھ ہی چل لیتی ہوں دارہ تیار ہو کر اجائیں گے میں نے کپڑے نکال دیے ہیں انکے اور ویسے بھی میں تو بلکل تیار ہوں "

بہارے شوز پہنتے ہوئے بولی۔

اچھا یہ بھی ٹھیک ہے "امی نے کہا اور بہارے نے سر ہلایا۔

مجھے کسی چیز کی ضرورت پڑ سکتی ہے جیسے کفلینکس اس سوٹ کے ساتھ کفلینکس بھی نکال دو" وہ اسپر سے اپنی بے قابو سی نگاہیں ہٹا کر اہسیں گی سے بولا اب امی کے سامنے تو اپنی نظر کا لحاظ کر ہی سکتا تھا۔

کفلنکس تو یہیں تھے" بہارے سیج میں ڈھونڈنے لگی۔

چلو ایسا کرو بہارے تم پھر دارہ کے ساتھ ہی آنا" امی نے کہا جبکہ بہارے نے منہ بنالیا۔

میں بس ابھی ڈھونڈ دیتی ہوں یہ دیر لگادیں گے" وہ بچوں کیطرح ضد کرنے لگی جبکہ دارہ کا دل کیا ایک کھینچ کر لگادے اسے تھپڑ مجال ہو جو اسکی طرف دیکھ بھی رہی ہو۔

وہاں اس دراز میں دیکھو شاید وہاں ہوں" اسنے اسے کسی اور دراز کی جانب اشارہ کیا جبکہ وہ جانتا تھا اسکا سامان کہاں کہاں رکھا ہے امی نے کچھ دیر انتظار کیا اور جب کچھ نہ ملا تو بہارے نے خود ہی ہار مان لی۔

بیٹا اجانا دارہ کے ساتھ دارہ جلدی ریڈی ہو جانا" امی نے ساتھ کے ساتھ تنبیہہ بھی کر دی جبکہ وہ فرمابرداری سے سر ہلا گیا کہ واقعی بلکل ویسا ہی کرے گا جیسا وہ کہہ کر گئیں ہیں بہارے منہ بسور کر کھڑی تھی جبکہ امی باہر چلی گئیں دارہ دروازے کی جانب آیا۔

اور باہر جھانکنے لگا امی اور صفدر گاڑی میں بیٹھ رہے تھے۔

دارہ پلیز جلدی ریڈی ہو جائیں عینی کی کالز ہیں ہیں ہم ہی سب سے زیادہ لیٹ ہیں آپ کفلنکس نہ لگائیں کیا ہو جائے گا" وہ اپنی لیپسٹک پر دوبارہ لیپسٹک پھیرتی مسلسل بولے جا رہی تھی جبکہ دارہ جب مطمئین ہو گیا تو اسنے دروازہ بند کیا اور مڑ کر اسکی جانب دیکھا

بات سنو ذرا" وہ کمرے کے وسط میں کھڑا اسی سے مخاطب تھا بہارے نے کانوں میں ائیر نگز ڈالے اور اسکی جانب دیکھنے لگی جو والہانہ نظروں سے اسے ہی تک رہا تھا۔

میں ڈھونڈ دیتی ہوں کفلنکس تب تک شاور تو لے آئیں" بہارے اب بھی کچھ نہیں سمجھی تھی

جبکہ دارہ نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا اور خود ہی اسکی جانب اپنے قدم بڑھائے۔

یہ تم اس حلیے میں وہاں جاؤ گی" وہ پر سوچ نظروں سے اسے دیکھتے بولا اسکے گورے ہاتھ دارہ کی مظبوط ہتھیلیوں نے نرمی سے تھام لیے تھے

کیوں اچھی نہیں لگ رہی" وہ پریشانی سے بولی۔

اچھی" وہ مدھم آواز میں جیسے اپنی بے بسی کا اظہار کرنے لگا تھا۔۔۔

آج تو تمھارے کہنے پر جان بھی دے دوں بس اتنا بے بس محسوس کر رہا ہوں" وہ آہستگی سے اسکی شفاف گردن پر جھکا۔

د۔۔دارہ۔۔۔۔" وہ جلدی سے پیچھے ہٹی لبوں کی تراش میں مسکراہٹ پوشیدہ تھی اپنی ستائش پر وہ جیسے پھولے نہ سمائی تھی خوشی سے چہرہ مزید کھل اٹھا تھا۔

کیا" دارہ نے ماتھے پر بل ڈال کر پوچھا۔

وہ میرا میکپ خراب ہو جائے گا" وہ بولی آنکھیں معصومیت سے پٹپٹائی۔

جبکہ دارہ نے خاطر میں لائے بنا اسکے حسین چہرے پر اپنی گرم انگلیوں کے پور سے جیسے سطر کھینچی

ایک بات تو طے ہے اس حلیے میں میں تمھیں کہیں لے کر نہیں جاؤ گا اپنا لباس تبدیل کر لو ان ہونٹوں کی شوخیوں کو ذرا کم کر لو اس شرارتی تل کو چھپا لو اس حسین چہرے۔۔ کو ذرا پردے میں کر لو پھر شاید میں تمھیں کہیں لے جاؤ" وہ آہستہ آہستہ اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چھوتا خمار زدہ لہجے میں بولنے لگا

بہارے جو اسکے خمار زدہ لہجے میں بہک رہی تھی ایکدم اسنے آنکھیں پھاڑ کر دارہ کو دیکھا جس نے نرمی سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے نزدیک کر لیا تھا خود سے۔

یہ یہ ایسا نہیں ہو گا میں نے فنکشن اٹینڈ انھیں کپڑوں میں کرنا ہے میں سپیشلی کوالی کے لیے ساڑھی لائی تھی" وہ رونے والی ہوئی کیونکہ دارہ کی آنکھیں بتا رہی تھی وہ رعایت کے موڈ میں نہیں۔

تو جان جہاں تمھیں کس نے کہا تھا تم ساڑھی پہنو وہ بھی اتنی اوور ایکٹینگ میں "۔وہ آئی بروآچکا کر سوال کرنے لگا۔

مجھے لگا آپکو اچھی لگے گی" وہ اسکی بریڈز چھونے لگی یہ اسنے حربہ سیکھا تھا اسے قابو میں کرنے کا اسکی آنکھوں میں اترتے خمار سے وہ بات منوالیتی تھی۔

دارہ نے جھٹکے سے اسکا ہاتھ جکڑ لیا

یہ جو تمھیں مجھے قابو میں کرنے کے ہنر آہستہ آہستہ آرہے ہیں نہ میں ہوش وحواس میں ہوں تم بلکل اس لباس میں نہیں جاؤ گی کچھ اور پہن لو" وہ آہستگی سے اسکی پیشانی چھوتا بولا۔

دارہ سب کو بتا دیا ہے میں نے" وہ منہ بسورنے لگی۔

تو کیا ہوا" وہ شانے آچکا گیا ابھی بھی اسے بازو میں لیے کھڑا تھا

میں تو پہن کر جاؤ گی اور آپ نے کچھ کہا تو امی کو شکایت لگادوں گی آپکی" وہ دھمکی دیتی دور ہوئی۔

چلو ٹھیک ہے میں بھی دیکھتا ہوں تم اس کمرے سے کیسے نکلتی ہو اور کیسے امی کو یہ کھینچی کیطرح چلتی زبان شکایت لگاتی ہے" وہ بستر پر ڈھیر ہوا۔

بہارے کو نظر آگیا کہ اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے امی کے ساتھ نہ جا کر۔ وہ جلدی سے دروازے کی جانب بڑھی اور اس سے پہلے دروازہ کھولتی دارہ نے اسکی کمر ہی جکڑلی اور پیچھے کھینچ کر اسے اچک لیا۔

دارہ پلیز جانے دیں یہ غلط بات ہے مجھے جانا ہے آپ بہت بڑے ہیں بہت زیادہ مجھے میری مرضی نہیں کرنے دیتے" وہ ایک سانس بولے گئی اُسکے ہاتھوں پر بھی مکے مار دیے

دارہ کی جان کہا ہے نہ تمھیں جانا ہے تو لباس تبدیل کرو یہ ننگی کمر اور بے شرم بازوؤں کے ساتھ میں بے غیرت کبھی نہیں بن سکتا۔"

مجھے پسند ہے یہ" وہ اسے بیڈ پر پھینک چکا تھا بہارے کے سلکی بال سارے چہرے پر پھیل گئے تھے اتنی سردی میں اول تو وہ یہ لباس پہن رہی تھی اور اب ذرا سی مشقت پر اسکے چہرے پر ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے پھیل رہے تھے۔

تو مجھے بھی پسند آیا ہے تمھارا یہ شاندار لباس مگر یہ تم نے میرے لیے نہیں پہنا تو تمھارا باہر نکلنا کنسل ہو چکا ہے اب لڑنے اور جھگڑا کرنے کا موڈ ہے تو "چلو آرام سے جھگڑا کر لیتے ہیں

میں تو جاؤں گی" وہ ضدی لہجے میں بولی دارہ جانتا تھا وہ گھٹ نہیں ہے وہ اتنی آرام سے اسکی بات مان جاتی کیا ہی بات تھی۔ پھر اسے بہارے کون کہتا جبکہ دارہ تو خوش تھا۔

آج وہ اس مچھلی کا تڑپا تڑپا کر شکار جو کرنے والا تھا جانے کا پلین تو کینسل کر ہی چکا تھا۔

جبکہ بہارے کے چہرے پر پریشانی ہی پریشانی تھی

دارہ مسکراتے ہوئے اس جال میں پھنسی مچھلی کو دیکھتا بیڈ پر اسکے پاس ہی لیٹ گیا۔

دارہ میں نے آپ سے زیادہ چیپ انسان کوئی نہیں دیکھا" بہارے تپ کر بولی اور اپنے بال پیچھے کر کے وہ بھڑک کر اٹھنے لگی۔

جبکہ دارہ نے پھر سے ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اسے وہیں دوبارہ گیرا لیا ایک کام کرتے ہیں یہ کوالی کا پلین کینسل کر کے تم اور میں" گھیرے تپش زدہ لہجے میں وہ والہانہ نظروں سے اسے جھلساتا اسکے بال چہرے سے ہٹاتا جیسے کچھ سمجھانا چاہ رہا تھا۔

آپ اور میں" وہ چیڑ کر آنکھیں سکیڑ کر اسکی شکل دیکھنے لگی تم اور اس تنہا کمرے میں ایک ساتھ۔۔۔

اوہو شیٹ آپ ایسا کچھ نہیں ہو رہا ہم واپس گھر بھی آئیں گے یہ کیا بات ہوئی " آپکی ٹھرک کی وجہ سے میں اپنے گھر کا فنکشن مس کر دوں

وہ اس سے دور ہو کر بیڈ سے نیچے اتر گئی۔

دارہ نے ٹھنڈی آہ بھر کر تکیوں کو بانہوں میں جکڑ لیا

کتنی اچھی بیویاں ہوتی ہوں گی وہ جو بس شوہر کے حکم کے آگے سر جھکا دیتی ہوں گی۔۔جو آپ نے کہا سر تاج کو ہی حرف آخر" وہ بولا جبکہ گھور بھی رہا تھا۔

جب سر تاج کی ٹھرک کا لیول بڑھ جائے تو ایسی بیویاں بھی سر تاج کو یہ ہی کہتی ہیں ایک منٹ میں کھڑے ہو کر ریڈی ہو جائیں ورنہ میں خود چلی جاؤں گی یار ہم لیٹ ہیں آپ سیریس ہی نہیں ہو رہے" وہ پاؤں پٹختی عاجزاتی بولی۔

مس بہارے دارہ سکندر ایک بات اپنے کانوں کا میل صاف کر کے سن لیں یہاں سے آپ کہیں نہیں جائیں گی جبکہ یہ بیہودہ لباس بدلے گی نہیں اور اگر نہیں بدلنا رومیوں تو راضی ہے اس کمرے اور تمھارے ساتھ تنہائی کی قید کاٹنے کو۔"

اف اف اف دارہ کیا ہیں آپ" وہ زچ ہی ہو گئ۔

آئیڈیل اور بیسٹ ہز بینڈ ہوں میں ناشکری قوم" وہ آنکھ دباتا بولا۔

ٹھیک ہے لیٹے رہیں کرتے رہیں نوکٹکیاں یہ ہی وقت ملا تھا آپکو در حقیقت آپ جانا نہیں چاہتے آپ نے جانا ہی نہیں تھا" وہ گھورتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھتی بولی۔

یو آر سو سمارٹ مائے بیلوڈ" وہ سکون سے لیٹتا بولا۔

اور ویسے بھی میں اس کوالی شوالہ پر یقین نہیں رکھتا استغفر اللہ یہ بھی کوئ فنکشن ہوا۔" وہ جان بوجھ کر اپنی ہنسی روکتا بولا

جبکہ بہارے کا خون سڑا رہا تھا۔

ہاں آپ تو بڑے ٹوپی مصلہ تھامے تسبیحات پڑھتے مولا ہیں نہ شرم کریں دارہ پلیز اٹھ جائیں نہ" وہ منت کرنے لگی

نو" اسنے پھر سے صاف جواب دے دیا۔

بہارے چند لمحے اسکی ڈھٹائی پر اسے گھورتی رہی اور پھر اپنی ساڑھی کو سنبھالتی ہوئی اسکو اسکے حال پر چھوڑتی وہاں سے جانے کے لیے باہر نکلنے لگی کہ ڈرائیور کے ساتھ وہ خود ہی چلی جائے گی ان سب نے بہت کچھ سوچا تھا اس فنکشن کے متعلق

وہ جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر قدم باہر رکھتی ویسے ہی دارہ نے جھپٹ کر اسے قابو میں کیا اور چیئر کھینچ کر اسے چیئر پر دھکیل دیا

تمھیں انسانوں کی زبان سمجھ نہیں آتی نہ ضد تو تمھارے انگ انگ میں کوٹ کے بھری ہے مگر پالا تمھارا دارہ سکندر سے پڑا ہے میری شیرنی جو تم " سے نپٹنے کے سارے طریقوں سے واقف ہے

اسنے اسے چیئر پر باندھ دیا جبکہ بہارے بیچ بیچ میں چلا بھی رہی تھی۔۔

دارہ مجھے چھوڑیں یہ کیا بدتمیزی ہے آپ نے جان بوجھ کر امی کو پہلے بھیجا ہے چالاک کتنے برے ہیں آپ نہایت برے ہیں بہت برے ہیں" وہ خود کو چھڑانے کی تگ ودو کر رہی تھی مگر افسوس کے وہ خود کو چھڑا نہیں سکی دارہ

نے اسکے ہاتھ اور پیر سے ایک چھوٹی سی رسی کی مدد سے کس کے باندھ دیا تا
"کہ وہ ہل بھی نہ سکے
پرفیکٹ "زبردست جسارت اسکے گال پر کرتا وہ مطمئین دیکھائی دے رہا تھا
۔
بہارے کو بس نہیں چل رہا تھا بم بن کر دارہ کے اوپر پھٹ جائے دارہ پلیز
" کھول دیں
ششششش "وہ اسکے نشے میں بہک اٹھا تھا سوال یہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ
بہارے کو اس حلیے میں کہیں جانے دیتا پھر اسکا دل بھی نہیں تھا کہ وہ دونوں
اس وقت کہیں بھی جائیں اور نہ یہ دل تھا کہ بہارے اپنا لباس تبدیل کرتی
اسکی آنکھیں تو پہلے وقت میں ہی دیکھ کر چمک دمک گئیں تھیں اور پھر ہوا
بھی یہ ہی بہارے کو خود ہی بھگتنا پڑا تھا۔
دارہ نے اسکے سرخ اناری لبوں پر انگلی رکھ کر بولنے سے بعض کر دیا بہارے
نے سر جھٹکا۔

اف اتنا نخرہ" وہ مسکراتا ہوا اس نخریلی لڑکی پر جھکا تھا

اور تمنا دل کی ایسے پوری کرنے لگا جیسے آج سے پہلے وہ اسے کبھی میسر ہی نہ ہوئی ہو۔۔۔

وہ اسکے بے بس وجود کو اپنے قبضے میں کیے اسکو مزید بے بس کر رہا تھا اسکے تل کی تو شامت آئی ہی تھی اسکی صحرائے سی گردن کو بھی نہ بخشا تھا وہ جیسے پاگل سا ہو رہا تھا۔

یہ حسن صرف میرے لیے ہے اسپر حق میرا ہے تم مکمل میری ہو پھر تم نے سوچا بھی کیسے میں کسی کی نگاہ تمھارے وجود پر پڑنے دوں گا مجھے نہیں پسند میری بیوی کے وجود کا کوئی حصہ کسی کی نظروں میں آئے اور اسکی نظروں کو چندھیا دے تمھارے حسن کی تاب دارہ سکندر اکیلا لانا چاہتا ہے اس میں کسی کا کوئی حق نہیں تم کسی کو شامل نہیں کر سکتی تمھیں جس طرح بھی دیکھنا ہے میں دیکھوں گا پھر ضد کر کے کیوں مجھ سے پنگے لیتی ہو" وہ بے تابی سے اسکو جابجا چھوتا آہستہ آہستہ اسکی غلطی سے روشناس کرا رہا تھا

بہارے آنکھیں بند کیے گھیرے سانس بھرنے لگی۔

د۔۔۔دارہ۔۔۔۔م۔۔م میں بدل۔۔۔لیتی ہوں "سوکھے لب پیاس سے سوکھتا گلا لیے وہ بمشکل تمام اپنی نگاہیں کھولنی کی کوشش کرتی اس سے التجا کرنے لگی۔

اجی سرکار آپ بھولے بادشاہ ہو" وہ قہقہہ لگاتا ترنگ میں بولا

دارہ" وہ منہ بسور کر رونے والی ہو رہی تھی۔

ہزار بار صدقے تمھاری اس بھرپور جوانی کے دارہ لیکن اب تم کہیں نہیں جا سکتی۔۔" وہ اسکی ناک کو بڑی دھیمے سے چھوتا بولا مجھے آپ بلکل پسند نہیں"

وہ رونے لگی

ارے" وہ پھر سے ہنسا۔

اتنے قیمتی ہیں یہ تمھارے دو نمبری گھر والے کے میری قربت نہیں سہہ پا رہی"۔

وہ سنجیدگی سے مسکراتا بولا۔

وہ قیمتی نہیں ہیں مگر مجھے جانا تھا" دارہ کا تمام بوجھ بہارے پر تھا وہ سکون سے اسکے ناتواں وجود کی پرواہ کیے بنا اسکے سامنے بیٹھا تھا بے حد نزدیک۔

چلو کل چلی جانا" وہ اسکے بال سنوارتا اسکی آنکھیں صاف کرنے لگا بہت احتیاط سے۔۔۔

میں آج ہے بعد کبھی تیار نہیں ہوں گی" بہارے نے غصے سے کہا۔

بکھرے بکھرے بال بے ترتیب سا حلیہ پھیلی ہوئی لیپسٹک وہ دارہ کے لیے امتحان سے کم نہیں تھی پھر چاہتی تھی کہ بھاگ جائے۔

اممم یہ بھی ٹھیک ہے بٹ آج ابھی اسی وقت تو یہ ہی ہے ہم کہیں نہیں جا رہے اور اب مزید ضد کرنے کے بجائے مجھے وقت دو" وہ اسپر جھکا۔

" تو۔۔تو میں اور کسے وقت دیتی ہوں

اپنے گھر والوں کو جو مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتے" وہ اسکو دیوانہ کر رہا تھا۔

بہارے اسکے بس میں گھیری سانسیں بھرتی بہت جلد اسکی حرکات و سکنات سے اسکی خواہشات کو پورا کرنے پر اتر گئی تھی۔

جبکہ دارہ جیسے اسے خود کے قریب اور بے حد قریب پا کر کافی پر سکون مطمئین اور فخر محسوس کر رہا تھا

کب یہ لڑکی جو آج اسکے لمس پر بے قرار سی ہو رہی تھی۔

وہ کسی کے قابو میں کہاں آنے والی چیز تھی جواب وہ صرف اسکی تھی۔

وہ کچھ بھی سوچے سمجھے بنا اپنے لمحات کو طویل کر رہا تھا جیسے فرصت کے یہ لمحے کبھی نہ ملیں گے اور اپنے پلین پر کامیاب ہونے پر بھی وہ بے حد خوش تھا تبھی ہر عمل کا جوش نرالہ تھا

جبکہ دوسری طرف ان دونوں کا انتظار کرتے کرتے سب تھک گئے تھے فنکشن شروع ہو گیا تھا۔

امی بے حد شرمندہ تھیں جہاں وہیں نشرہ کو تو دارہ پر بہت غصہ تھا وہ ایک لمحے کے لیے بھی یہ نہیں سوچتا تھا کہ اسکی بہن کا سسرال ہونے کے ساتھ ساتھ یہ اسکا بھی سسرال ہے سب نے ہی کتنی باتیں کیں کہ وہ دونوں نہیں آئے

امی کس کس کو جواب دیتی اباجی بھی بہارے سے ملنے کے خواہشمند تھے انکا چہرہ بھی اتر گیا

بلال بھی نہیں آیا تھا لاکھ کہنے ہے باوجود اور عینی کا بھی چہرہ بجھا بجھا تھا۔

مگر سب نے اسے سمجھایا کہ وہ دوسرے فنکشن میں شامل ہو جائے گا وہ نہ سوچے اس بارے میں البتہ معاذ کے رنگ کافی نرالے تھے۔

اسنے وریشہ کے لیے سپیشل گانا گایا تھا اور سب کے سامنے اسکا ہاتھ تھام کر اسکو گول گھمایا تو ایک شور ہنگامہ برپا ہو گیا اباجی تو استغفار کرتے اندر جا چکے تھے جبکہ فیضان صاحب بھی بیٹے کی اوور ایکٹینگ پر نفی میں سر ہلاتے چلے گئے باقی سب بھی ہنسی مذاق ہوٹینگ کرتے رہے تھے جبکہ وریشہ کو لگا وہ پانی کیطرح پگھل کر بہہ جائے گی ہاں اتنی ہی شرم ارہی تھی اسے۔۔ معاذ نے اسکے لیے گانا گایا تھا یقین ہی نہیں ارہا تھا

اور پھر اسنے اسے اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔

وہ شرماتی رہی جبکہ معاذ کو شاید آج کسی کی پرواہ نہ تھی یہ رات وریشہ کے لیے واقعی خاص تھی وہ اتنا کبھی نہیں ہنسی تھی جتنا وہ اسکی حرکتوں پر شرمانے مسکرانے کے ساتھ ساتھ ہنس بھی رہی تھی دوسری طرف عینی کی آنکھوں کی اداسی فرزانہ کا دل کاٹ رہی تھی وہ مایوسی سے وریشہ اور معاذ کو دیکھ رہی تھی۔

فرزانہ کو بیٹے پر بھی غصہ آیا کہ وہ بہن کا تھوڑا سا خیال کر لیتا مگر وہ کر نہ سکی پہلے بھی فیصلہ غلط کرتے ہوئے اسے منہ کی کھانی پڑی تھی وہ سب عینی کو بہت توجہ دے رہے تھے۔

فرزانہ نے بیٹی کو مسکرانے کے لیے کہا تو وہ پھیکا سا ہنس دی۔

جبکہ رامین بھی بہت خیال کر رہی تھی مگر اس خیال اور احساس کا کیا فایدہ تھا لیکن فرزانہ ایک بچے کی خوشی کے لیے دوسرے کو دکھ دینا نہیں چاہتی تھی دوسری طرف سوہائے اور ارتاش بھی بہت خوبصورت لگ رہے تھے ایک ساتھ ارتاش بھی سوہائ کے لیے گانا گانا چاہتا تھا مگر وہ اپنی آواز کے جوھر سے

باخوبی واقف تھا تبھی اسنے اسکے لیے گانا بنوایا تھا سوہائے کا بس نہیں چلا کہیں چھپ ہی جائے۔

سعد اور فائق آہیں ہی بھرتے رہ گئے تھے ان سب کی اوور ایکٹینگ دیکھ کر

آج اپنی بیویوں پر اترا رہے ہو تم جب میری شادی ہو گی نہ دیکھنا پھر"۔ وہ تپ کر بولا تھا فنکشن کے اختتام پر۔

یہ اینڈ کا کام سب سے پہلے کرے گا" معاذ بولا تو سب کے قہقہے بلند ہوئے۔

بے شرمی تو بھی معاذ کی نسوں میں دوڑ رہی ہے آج" شہروز نے گھورا۔ اللہ اللہ کر کے تو شادی ہو رہی ہے یہ بے شرمی میرا حق ہے"۔ معاذ اترا کر بولا۔

یہ ابا جی کہاں ہیں اسکے حقوق دلواتا ہوں" ارتاشا باجی کو تلاشنے لگا

اور وہ تینوں اندر اباجی کے پاس بھاگ گئے جبکہ معاذ بھی ان تینوں کے پیچھے دوڑا اباجی اسکے سارے ارمانوں پر وہ اوس پھینکتے کہ وہ شادی کے کسی فنکشن کو سیلیبریٹ کرنے کا نہ سوچتا۔

لیکن وہ تینوں پہنچے ہوئے تھے اباجی کے پاس اور اپنی مرضی سے لگائی بجھائی جو کی تو اسکے بعد معاذ کو اسلامی لمبا چوڑا درس ملا تھا جبکہ اسکا بس نہیں ان سب کے سر پھاڑ دے

نشرہ وریشہ سوہائے عینی سب کا ہنس ہنس کر برا حال تھا اور یہ ہی حال رامین فرزانہ رابعہ اور نصرت کا بھی تھا

ان دونوں کو سب نے بہت مس کیا تھا لیکن فنکشن پھر بھی بہت اچھا ہوا تھا

وہ بہارے سے پہلے اٹھ چکا تھا۔

اور بے حد فکر مندی سے صوفے پر بیٹھا تیار شیار ہو یہ سوچ رہا تھا کہ کون سا جادو چلائے کہ امی کی نگاہوں میں آئے بنا ہی آفس غائب ہو جائے کیونکہ جانتا تھا امی پوری طرح تیار بیٹھی ہوں گی وہ جیسے ہی کمرے سے نکلے گا اسپر بم باری شروع ہو جائے گی کوئ بعید نہیں بہارے کے سامنے ایک دو چپل بھی پڑ جائے۔

بہارے کسمسا کر اٹھی تو تھکی تھکی اب بھی۔

مگر نگاہ دارہ پر گئ پہلی بار اس آدمی کو یوں پریشان دیکھا تھا وہ پیشانی پر بل ڈالے اٹھی۔

خیریت کیا ہوا ہے "کمبل کو خود پر کھینچ لیا۔

"یار پلیز ہیلپ کر دو جو تم کہوں گی اسکے بعد وہ ہی کرو گی

خیر یہ تو آپکے ڈرامے ہیں مان ہی نہ جاؤں آپکو اگر آپ میری مان لیں یاد ہے مجھے کتنا زچ کیا ہے۔" بہارے ایکدم سیدھی ہوتی بولی۔

جبکہ بالوں کو کیچر میں باندھنے لگی

"بہارے شوہر ہوں تمھارا یار

"وہ تو مجھے روز اندازا اچھے سے ہوتا ہے۔یہ بتانے کی زحمت تو نہ ہی کریں

وہ اسکی جانب دیکھنے لگی

مسلہ کیا ہے" وہ جاننا چاہتی تھی کہ یہ ضدی ڈھیٹ انسان کس بات پر پریشان ہے۔

"وہ ایکچلی میں باہر گیا تو امی ایک ہزار سوال کریں گی

آہا" وہ ایکدم تالی بجاتی خوش ہوئی۔

اب آیا نہ اونٹ پہاڑ کے نیچے" وہ مسکراتی ہوئی اسے زبان چیڑاتی اٹھی

پشتاو گی تم" وہ انگلی اٹھا کر بولا

رات سے پشتا رہی ہوں" وہ لاپرواہی سے کہتی واشروم میں چلی گئی جبکہ دارہ

نے غصے سے اسکا سامان پھینک دیا

" اب امی کا کیا کرتا یہ لڑکی تو بدلے پر اتری ہوئی تھی

وہ کچھ سوچتا ہوا باہر جانے لگا

کہ پلٹ کر ایک نظر دیکھا

انکے کمرے حال بلکل ایسا نہیں تھا کہ امی آتی۔۔۔

اگر باہر ہی کھڑی ہوئیں

اسکی جان جا رہی تھی اسنے پلٹ کر جلدی سے بستر سمیٹا بہارے کی جیولری اور باقی سامان بھی اپنی مرضی سے پھینک پھونک کر وہ اللہ کی امان لیتا کمرے سے نکلا۔

وہ بھانے سوچ رہا تھا اور اسے بھانا مل گیا اور وہ تھی بہارے کی طبعیت آف۔۔۔

گھیرہ سانس بھر کر وہ اب پورے کانفیڈنس سے لاونج میں آیا تو پہلے تو صفدر نے اسکو آنکھوں سے نہیں انتڑیوں سے گھورا تھا۔۔۔اب وہ اسکے سامنے بھی چور ہو چکا تھا۔

کیا تکلیف ہے" وہ خود ہی اسکے سر پر تھپڑ مارتا صوفے پر بیٹھ گیا

امی دارہ بھائی کی شاہی سواری اتر چکی ہے اور یہ مجھے مار بھی رہے ہیں "صفدر صفدر میرے بھائی کہاں مارا ہے میں نے" وہ ایکدم سیدھا ہوا کیونکہ برتن بری طرح بج رہے تھے جو اس بات کا ثبوت تھے کے امی شدید تپی ہوئی ہیں

۔

دو ہزار کے دو کرارے نوٹ رکھ دیں ہو سکتا ہے آپکو تھوڑی سی میری مدد درکار ہو" وہ دانت نکالتا ہتھیلی پھیلا کر بولا۔

دل تو کر رہا ہے بھون دوں تمھیں مگر کیا کروں" وہ نفی میں سر ہلاتا دو ہزار اسکی ہتھیلی پر رکھ گیا۔

"امی دارہ بھائی کی بات تو سنیں ذرا

صفدر چیختا ہوا کچن میں جانے لگا دارہ نے ابھی جوتا اپنا اتارا ہی تھا کہ امی باہر آگئی

۔

اس۔۔۔اسلام و علیلم امی کیسی طبعیت ہے آپکی" وہ بولا۔

تب تک بہارے بھی اچکی تھی نکھری نکھری سی بہت پیاری لگ رہی تھی جبکہ دارہ کی جنونیت کو اس بے چاری کو صبح صبح میکپ سے چھپانا پڑا تھا دارہ اسکی جانب ایک نگاہ ڈال کر اپنے قصوروں پر سر تھام گیا۔

اسلام علیکم امی" بہارے نے امی کو کہا جبکہ امی نے پلٹ کر اسکو پیار کیا۔

بیٹا سوری مجھے تمھیں ساتھ لے جانا چاہیے تھا" امی شرمندگی سے بولیں۔۔

" امی آپ سوری کیوں کر رہیں ہیں یہ سارا قصور انکا ہے ہیییں۔۔ میرا قصور نہیں ہے تمھیں اتنی الٹیاں لگیں تھیں اس حالت میں کیسے لے آہ آہ" امی نے چمٹا دے کر اسکی کمر پر مارا۔

بہارے کی ایکدم ہنسی چھٹی۔

کتنی شرمندگی ہوئی ہے مجھے سب کے سامنے کتنے فون کیے تمھیں مگر تمھارے ڈرامے دارہ بچوں کیطرح تنگ کیا ہوا ہے تم نے مجھے میں تو سوچ رہی ہوں آخر میں نے تمھاری شادی کر ہی کیوں دی تمھاری بہن بھی کتنا خفا ہے شہروز بھی پوچھ رہا تھا۔" امی بھڑک کر بولیں

اچھا یار سوری اب سارے اٹینڈ کروں گا فنکشن" وہ منہ بنا کر بولا بہارے کے سامنے بے عزتی جو ہو گئی تھی جبکہ بہارے دانت نکال کر اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

بہارے بیٹا تم ایسا کرو اب تم رہنے چلی جاؤ تمھارے ابا جی بہت یاد کر رہے تھے۔"

رہنے رہنے کس لیے یہ کیوں۔۔۔

جائے جائے رہنے۔۔بنتا ہے اسکا حق ہے اسکے بھائی کی شادی ہے "اچانک ہی امی کی گھوری سے ٹریک بدل چکا تھا اسکا۔۔۔

کیا سچ میں "بہارے ایکدم اچھلی تھی۔

دارہ نے اسے گھورا مگر مجال ہو جو بہارے نے لفٹ بھی کرائی ہو رات اسنے تڑپایا تھا اسے اب تڑپے خود بیٹھ کر۔۔۔

ہاں میرا بچہ۔۔امی میں پھر بارات کے بعد آؤں گی" وہ جوش سے بولی۔

کیوں تمھارے۔۔۔

چپ بلکل چپ۔"امی نے اسے ڈپٹ دیا جو اختلاف کرنا چاہ رہا تھا۔

بہارے تو بے حد خوش تھی

ٹھیک ہے بچے تمھارا جیسے دل کرے۔۔اب جاؤ تیار ہو جاؤ صفدر کے ساتھ چلی جانا"امی بولیں

" میں چھوڑ دوں گا

وہ بولا۔

جی نہیں ضرورت نہیں ہے۔"بہارے امی کے گلے لگتی ایک آنکھ دبا گئ جیسے بڑا سکون ملا ہو اسے۔

دارہ اسکی شرارت پر مسکرا دیا۔

تھنکیو امی آپ بیسٹ ہیں"اسنے چٹاچٹ امی کے گال چوم لیے"امی بھی مسکرا دیں

بھابھی میں بھی چلوں گا"صفدر بولا۔

ہاں ہاں دونوں چلیں گے تم بھی ریڈی ہو جاؤ" وہ مسکرا کر بولی اور خوشی خوشی دوبارہ کمرے میں چلی گئی پیچھے دارہ امی کو منانے میں مصروف ہو چکا تھا

آج گھر میں مہندی کا فنکشن تھا بہارے رہنے آئی ہوئی تھی ایک دن اسے یہاں گزر گیا تھا اور سب ہی حیران تھے کے دارہ نے رہنے کے لیے بھیج دیا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اسکے آنے کے بعد گھر کی رونق سی بڑھ گئی تھی عینی نے بہت شکوہ کیا تھا لیکن اسنے اسے منا لیا تھا ابا جی اور باقی سب بھی اسے دیکھ کر کافی خوش ہوئے تھے جبکہ بلال تو اسکے سامنے ہی نہیں آیا تھا امین بھی کچھ کٹی کٹی سی تھی تو بہارے نے بھی ان دونوں پر فوکس نہیں کیا تھا وہ باقی سب کے ساتھ خوش تھی۔

وہ سب مل کر پارلر جا رہیں تھی سعد کے ساتھ جو کہ بیڑا ہوا تھا کیونکہ اس ساری عوام کو لے کر آنے کی ذمہ داری بھی اباجی نے اسکی لگائی تھی اور آج اسکے دوستوں نے آتش بازی کا سامان لانا تھا جس کی وجہ سے اسکا یہاں جلدی ہونا ضروری تھا مگر حالات اس سے مختلف دیکھ رہے تھے۔

تم نہ زیادہ بھاؤ نہ کھاؤ چھوٹوں کے یہ ہی کام ہوتے ہیں" بہارے نے اسکے سر پر تھپڑ رکھ دیا۔

بہارے تمھیں نہ دارہ بھائی نے کچھ زیادہ ہی منہ لگا کر اوور کر دیا ہے۔" وہ کل سے دیکھ رہا تھا وہ لڑکی کسی کو خاطے میں ہی نہیں لا رہی تھی۔

ہاں تو" وہ شانے آچکا گئی۔۔

تم دونوں کے بیچ کوئی تو جنگ ڈالوانی پڑے گی" سعد نے نفی میں سر ہلاتے سوچا۔

کرو تو سہی کاٹ کے کھا جاؤ گی میں تمھیں" وہ جزباتی ہوتی پھر سے اسکے شولڈ پر مکے برسانے لگی جبکہ وہ تینوں پیچھے بیٹھیں ہنس رہیں تھیں۔

بچ کر رہو سعد اس سے یہ واقعی تمھارے بال نوچ لے گی" سوہائے نے کہا۔

اور میرے بھائی ابھی تو تمھاری شادی بھی نہیں ہوئی" عینی بھی ہنسی۔

جبکہ سعد نے ہاتھ کھڑے کر دیے۔

میری ماں معاف کر دو مجھے اب جو ایک لفظ بھی بولو ڈراہی دیا ہے مجھے تو تم لوگوں نے" وہ بولا تو سب ہنسنے لگے ان لوگوں کا پارلر اگیا تھا تبھی وہ ساری اتر گئیں اور پیچھلی گاڑی سے انکا سامان بھی نکلوالیا تھا۔

سعد ان سب کو چھوڑ کر دوبارہ گھر لوٹ آیا تھا۔

آج کا ارنجمنٹ بھی شجاع ہاؤس کے لون میں ہی ہوا تھا۔

اور یہ سارا خوبصورت اریجمنٹ فائق نے کرایا تھا کیونکہ بلال تو کسی چیز میں انٹر فائیر کرنے کے لیے تیار نہیں تھا تبھی اسنے یہ سب ارینج کیا تھا۔

واہ یار بیسٹ ہو گیا" سارے لون میں الٹی چھتریوں کی چھت بنی دیں ارتاش نے اسکی تعریف کی۔

یہ تو بیسٹ ہو گیا مگر مجھے بلال کی سمجھ نہیں ارہی کمرہ بند کیے بیٹھا ہے جب ابا جی کے سامنے حامی بھر لی ہے تو کیوں ہم لوگوں کو بے عزت کرانے پر تلا ہے تمھیں معلوم ہے نہ یار کیسے پرسوں ہم لوگوں پر باتیں بنائی ہیں سب نے "فائق فکر مندی سے بولا

کچھ نہیں ہوتا اسے چھوڑ دو اسکے حال پر نکاح کے دن تو اپنی بل سے باہر نکلے گا اسے لگتا ہے وہ ٹھیک ہے اور ہم سب غلط جب یہ فیصلے ہو رہے تھے اس دن میں اختلافات اٹھاتا اب کوئی فائدہ نہیں ہے اسے یہ بات سمجھنی ہو گی "ارتاش نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر تھپتھپایا۔

اب تم فریش ہو جاؤ اور زیادہ نہ سوچو "ارتاش بولا۔

تو فائق سر ہلا کر اندر چلا گیا دور دراز کے مہمان ارہے تھے ہر طرف چمک دھمک ہی الگ تھی رنگین کپڑوں جھلملاتی لائٹوں اور ہلکی ہلکی موسیقی نے جیسے سما باندھ رکھا تھا وہ سوہائے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

نہ جانے کب اسنے اپنی تمام تر خوبصورتی سمیت اسکے سامنے آنا تھا وہ پہلے ہی اسے دیکھنے کے لیے ایکسائٹیڈ تھا۔

کیونکہ آج اسنے لہنگا پہنا تھا اور آج وہ اسے جی بھر کر دیکھنے کا خواہش مند تھا

کیونکہ بارات والے دن تو اسنے زبردستی خود کو روکے رکھا تھا اور وہ تیار بھی تو کسی اور کے لیے ہوئی تھی بھلے اندر کہانی ارتاش جانتا تھا کہ وہ اسی کے لیے تیار ہوئی ہے۔

مگر کھلے عام آج پہلی بار وہ لہنگے میں اسکے لیے سجتی۔۔۔۔

اور ارتاش آج کل یہ کسی بھی روز اپنی محبت کی پھار سے اسے بھگوئے بنا نہیں رہنا چاہتا تھا۔

نشرہ اور شہروز بھی اگئے تھے نشرہ تو مہمانوں کو ریسیو کرنے میں لگ گی اُسنے لونگ شرٹ اور شرارہ پہنا ہوا تھا۔

ارتاش اسے مسکرا کر دیکھنے لگا۔۔۔

بھابھی تو بہت کیوٹ لگ رہی ہیں" کیونکہ بھاری بھرکم سی وہ پہلے سے بہت مختلف اور کافی پیاری لگتی تھی شہروز نے جیسے چونک کر ارتاش کیطرف دیکھا جیسے وہ یہاں کھڑے ہونے کے باوجود بھی یہاں موجود نہ ہو اور پھر نشرہ کی جانب دیکھ کر وہ کچھ کہے بنا آگے چلا گیا۔۔۔

ارتاش کو اسکی منتک سمجھ نہیں آتی تھی اسنے موبائل نکال کر سوہائے کو کال کرنا چاہی کہ سامنے سے میاں دارہ بانفس محفل میں اچکے تھے۔

ارتاش فورا آگے بڑھ کر اس سے ملا۔

غلطی سے اگئے یہ آج آنا ہی تھا" وہ ہنستے ہوئے بولا جبکہ دارہ بھی ہنس دیا۔

سسرال میں فنکشن تھا بھلا کیسے مس کرتا" وہ شانے آچکا گیا۔

"رہنے دو رہنے دو معلوم ہے مجھے کتنا سسرال کو بھاؤ ڈالتے ہو تم جب جانتے ہو پوچھ کیوں رہے ہو" دارہ نے بھی فورا جواب دیا تو ارتاش ہنس دیا جبکہ امی نے اسے گھورا۔

" دارہ اب مجھے کوئی فالتو بات نہ سنائی دے

امی نے ٹوکا۔

آنٹی آپ کتنی اچھی ہیں یار ایک طرف ابا جی ایسے ٹائیٹ رکھتے ہیں ایک طرف آپ "ارتاش ہنسا دارہ بھی ہنسنے لگا جبکہ امی مسکرا کر اندر آئیں تو نشرہ ماں سے ملی جبکہ دارہ کو اگنور کر دیا۔

اسنے پیشانی پر بل ڈالے بہن کو دیکھا۔

"تم سے مجھے ملنا نہیں ہے تو مجھے گھورنے کی ضرورت نہیں

امی یہ آپی بلکل اپنے سسرالیوں جیسی کیوں ہو گئی ہیں خرد ماغ" وہ بولا تو ارتاش کا قہقہہ بلند ہوا جبکہ نشرہ تو تپ ہی گئی۔

سب کے سامنے عزت افزائی کر دوں گی تمھاری" وہ ہاتھ بلند کرتی بولی۔

یار کوئی تو عزت رہنے دیں میری اب تو باپ بھی بننے والا ہوں" وہ بولا جبکہ نشرہ نے نفی میں سر ہلایا سدھر جاؤ دارہ سدھر جاؤ مت تنگ کیا کرو ہمیں" وہ اسکے بال بکھرتی بولی۔

جبکہ دارہ بھی مسکرا دیا بہن تو سب سے زیادہ عزیز تھی۔

آپکے شوہر نامدار کہاں ہیں کبھی انکی عزت اور شان میں کمی واقعی ہو جائے تو میں مل لوں" وہ بولا تو ارتاش اسے دوسری طرف لے گیا جہاں کھانا بن رہا تھا اور گھر کے سب بڑے وہیں تھے دارہ کو دیکھ کر سب اٹھ اٹھ کر ملے تھے شہروز بھی ملا مگر انداز میں کوئی گرمجوشی نہ تھی دارہ تو سب سے ہی ریزروسا ملا تھا

کچھ دیر وہاں کر کر وہ دوبارہ اس طرف آگئے۔

میری بیگم کہاں ہے" دارہ نے ارتاش سے پوچھا

یار ایک بات بتاؤ تمھیں لگتا ہے اگر میری بیگم اس محفل میں ہوتی تو میں اپنا وقت تمھارے ساتھ گزارتا وہ سب پارلر گئی ہوئی ہیں" ارتاش نے پھر سے موبائل نکال کر دیکھتے ہوئے پوچھا

مہمان کافی زیادہ بھر گئے تھے سعد گھوڑے اور آتش بازی کا سامان لے آیا تھا تبھی معاذ اور فائق بھی تیار ہو کر آگئے فائق نے خوب درگت بنائی تھی دارہ کی جس پر دارہ نے بھی گویا اسے چھوڑا نہیں تھا۔

یوں ہی ہنسی مذاق اور قہقہوں میں وقت گزرتا گیا اور بلآخر وہ سب بھی آ گئیں ڈرائیور کے ساتھ کیونکہ سعد تو ہلنے کے لیے تیار نہیں تھا۔

عینی اور وریشہ نے ایک جیسا لہنگا اور شورٹ کرتی پہنی تھی

جبکہ سوہائے نے بھی لہنگا پہنا تھا مگر ڈیزائین اور رنگ مختلف تھا۔

اور اگر بہارے کو دیکھا جاتا۔۔۔

تو شاید محفل کو دم بخود کرنے کے لیے وہ تنہا ہی کافی تھی۔

جان بوجھ کر اس لباس کا انتخاب کیا تھا اسنے لاچا اور لونگ شرٹ تھی جس پر دوپٹہ بہت کا مدار تھا اور اسنے ایک طرف ڈالا ہوا تھا۔

اسکی ہلکی ہلکی کھلتی پنڈلیاں اور شورٹ بازو اور شاندار میکپ کے ساتھ بالوں کا پیئر سٹائل وہ حیران کن حد تک حسین لگ رہی تھی کہ اسکے آگے وہ سب بھی پھیکی پھیکی لگ رہیں تھیں جبکہ یہ لاچا شرٹ سیاہ رنگ کا تھا جس پر گولڈن نگوں سے کافی بھاری بھر کم کام ہو رہا تھا۔

اور گھیرے کھلے گلے میں سونے کے سیٹ پہنے ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیاں ڈالے وہ دارہ کو ساکت کر گئی تھی بلکہ محفل نے ایک بار اسے جیسے سانس روک کر دیکھا تھا۔۔

اسکے گورے گورے حسین پاؤں میں کھوسا ہی اتنا ظالم لگ رہا تھا وہ کس کس انگ سے اسکی تعریف شرع کرتا شاید خود بھی پریشان سا ہو گیا تھا کیونکہ وہ چمک دھمک ہی ایسی لیے ہوئے تھی۔

وہ عینی اور وریشہ کو لے کر اندر آئی تو سعد نے انکے استقبال میں ارد گرد انار لگا کر انار جلائے اور پھولوں کی پتیاں برسائیں۔۔اور شاندار گانے نے ان سب کا استقبال کیا تھا دلہنیں بھی بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں۔

وریشہ نے خود سے ہلکا میکپ کرایا تھا کیونکہ وہ چاہتی تھی ایک بار ہی بارات پر اسکا اچھا خاصا میکپ ہو جبکہ عینی کی بھی یہ ہی سوچ تھی البتہ سوہائے بھی مکمل تیار تھی وہ سب اندر آئی رامین نے عینی کو جبکہ فرزانہ نے ایک طرف سے وریشہ کو پکڑا اور مووی بننے لگی تصاویر کھینچ رہیں تھیں ایک سما بندھا ہوا تھا

ان دونوں کو سٹیج پر لے جایا گیا۔

تب بھی الیکٹرک انار رکھے ہوئے تھے کافی خوبصورت دیکھ رہا تھا ہر طرف مہمان بھی سب دلہنوں کو اور خاص کر بہارے کو دیکھ رہے تھے اٹھ اٹھ کر ۔۔دارہ نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

وہ لڑکی جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کرتی تھی اسکے قابو میں نہیں آتی تھی کسی اور کا وہ کیا کرتا اور یہ بدلا تھا وہ جانتا تھا مگر وہ بھی دارہ سکندر تھا۔

دل پر بجلیاں گیرنے کے باوجود ایسے نگاہ پھیری اس سے جیسے بے زر ہو۔۔۔

بہارے امی سے ملی جنھوں نے اسکی بلائیں لے لیں اسپر سے صدقہ وارا۔

وہ بے حد خوش تھیں کہ انکی بہو سب میں باکمال جو لگ رہی تھی بہارے نے دارہ کیطرف دیکھا جو دوسری طرف دیکھ رہا تھا

بھابھی پوری محفل کی جان لگ رہیں ہیں آپ "صفدر بولا۔

سچ کہہ رہے ہو صفدر" بہارے بھی بولی۔

تواور کیامیری بہو جیساتو کوئی بھی نہیں یہاں "امی نے کہاتو بہارے مسکرا دی مگر دارہ نے لفٹ ہی نہ کرائی۔

بہارے منہ بسور کراسکے پاس سے چلی گئی۔

جبکہ دوسری طرف ارتاش نے سب کے سامنے اپنی بیوی پر سے پیسے وارے تھے ہوٹینگ شروع ہو گئی تھی معاذ کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔

جبکہ سب بڑے ہنس رہے تھے اور سوہائے لال انار کیطرح سرخ ہو چکی تھی شرم سے چہرہ سرخیاں بکھیرتا اور بھی حسین لگ رہا تھا۔

عینی آج بھی سر جھکائے بیٹھی تھی آج بھی سب تھے مگر بلال نہیں تھا اور اسکے ساتھ رامین بیٹھی تھی جو بہت فکر میں تھی کہ محفل بھی انجوائے نہیں کر پا رہی تھی۔

فائق الگ فکر میں پھر رہا تھا مگر بے سود گھر میں ہونے کے باوجود بھی بلال باہر نہیں نکلا تھا سب نے بہت کوشش کر لی تھی فائق کو تو سخت تپ چڑھی

ہوئی تھی جب حالات یہ ہی تھے تو اس شادی کا کیا مقصد تھا کیوں سب زبردستی اس لڑکی کو بے عزت کر رہے تھے۔

اور وہ لڑکی خود بے عزت جو ہونے کے لیے تیار تھی اسے سخت کوفت ہو رہی تھی عینی سے بنا احتجاج کے کیسے بلال کے نام پر تیار ہوئی بیٹھی تھی جبکہ اس آدمی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اپنے ماں باپ اور اس لڑکی کو دو کوڑی کا کرنے میں مگر وہی مرغے کی ایک ٹانگ شادی وہ لڑکی ہر حال میں کرنا چاہتی تھی

وہ سب پر لعنت بھیجتا دارہ کے پاس آگیا

جو بے زار سا بیٹھا تھا

کیوں آگ بگولا ہو رہا ہے" فائق کو دیکھ کر وہ پوچھنے لگا۔

یار میں تو عاجز آگیا ہوں اس عینی سے مطلب لڑکیاں اتنی بھی بے ضمیری ہوتی ہیں آپکی کوئی سیلف ریسپیکٹ ہے بھی یہ نہیں ایک بندہ تمھیں ذلیل کر رہا ہے اور تم کیسے اس سے شادی کے لیے مری جا رہی ہو" وہ تپ کر بولا۔

ہو سکتا ہے وہ اس سے محبت کرتی ہو کیونکہ صرف محبت ہی انسان کو ذلیل کراتی ہے باقی تو کوئی شے کسی کے آگے نہیں جھکاتی" وہ بولا۔

محبت لعنت بھیجو میں ایسی محبت پر" وہ سر جھٹک کر بیٹھ گیا۔

اچھا تاؤ نہ کھا چھوڑ بھائی کو جیسے رہنا چاہتا ہے تیرا کیا مسلہ ہے بھلا" دارہ نے اسے کول کیا

ٹھیک کہہ رہا ہے خیر یہاں کیوں بیٹھا ہے" وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

" ایسی بے کار اور زنانہ محفل میں اور کیا کروں

دارہ کوئی حد ہوتی ہے یار" فائق کا دل کیا کچھ کھینچ کر مار دے

بھئی کوئی ماحول ہونا چاہیے" وہ آنکھ دبا کر بولا۔

ابا جی نہ لاٹھی چارج کر دیں گے" فائق بھی بے زار ہو رہا تھا تبھی کچھ کچھ اسکی بات پر حامی بھرتا اسے ری ایکشنز بتانے لگا۔

اوہو کچھ نہیں ہوتا کیا فرق پڑے گا کوئی مردانہ محفل بھی ہونی چاہیے" دارہ نے کہا ابھی وہ دونوں سوچ ہی رہے تھے کہ ارتاش بھی وہاں آگیا

یار آج تو میری بیوی لفٹ ہی نہیں کرا رہی" وہ بولا۔

جبکہ وہ دونوں ہنسنے لگے

تمھیں کس نے کہا ہے بیوی کو لفٹ کراؤ ذرا تھوڑا اترپاؤ تو سہی دیکھو ہماری بیگم کیسے جلی کٹی پھیر رہی ہیں" دارہ نے بہارے کی جانب اشارہ کرایا جو منہ بنائے کھڑی تھی۔

وہ دونوں ہی ہنسنے لگے

اوبھائیوں تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو" معاذ بھی وہاں اگیا۔

ہم لوگ کچھ سوچ رہے ہیں" فائق نے آنکھ دبائی وہ تینوں ہی سمجھ گئے۔

اباجی کاٹ کے پھینک دیں گے۔" معاذ نے یاد ہانی کرائی۔

چلو آج موٹی چھڑی سے کٹ ہی جاتے ہیں" دارہ نے کہا تو جیسے سب راضی ہو گئے۔

میں آرڈر کرتا ہوں دس منٹ میں پہنچ جائے گی" فائق بولا تو ان سب نے سر ہلایا۔

میں پھران رسموں کے جھمیلوں سے نکلتا ہوں" معاذ پلٹ گیا جبکہ رسم کے لیے دارہ اور ارتاش کو بھی جانا پڑا تھا۔

ان دونوں نے سوہائے اور بہارے کے ساتھ ان تینوں کی رسم کی تھی بلال کے نہ ہونے کو سب نے بہت محسوس کیا تھا جبکہ رامین تو چور سی ہو رہی تھی فرزانہ بھی کافی غصہ کر رہی تھی۔

تقریبا بیس منٹ لگے تھے ان سب کو رسموں سے فارغ ہونے میں اور کھانا بھی کھل گیا تھا سب مہمان کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جبکہ وہ سب رفتہ رفتہ وہاں سے غائب ہونے لگے۔

اور شاید پہلی بار سب نے پی تھی وہ بھی صرف معاذ کی مہندی کی خوشی میں اور یہ پنگا دارہ کا ہی تھا۔۔

جو اکثر یہ کام کر لیتا تھا اور سب سے زیادہ وہ ہی پی چکا تھا پھر بھی تھوڑا سٹیبل تھا مگر۔۔وہ سب تو جیسے پہلی پہلی بار لگا کر چکرا گئے تھے دارہ نے انھیں مزید پینے بھی نہیں دی۔۔۔

باہر آگ کے پاس چیئر زڈالے وہ سب قہقہوں میں مصروف تھے۔۔۔

جبکہ فنکشن اختتام پر تھاسب مہمان بھی رفتہ رفتہ جارہے تھے انکے اس شغل نے سارے فنکشن کامزاہ خراب کیا تھا کیونکہ کوئی ڈانس وانس نہیں ہوسکا تھا۔

سعد بھی انکے ساتھ شامل تھااور سب سے زیادہ عام بات یہ سعد کے لیے ہی تھی۔

وہ سکون سے پی رہا تھابنا کسی ہچکچاہٹ کہ جبکہ اسکے معاذ فائق اور ارتاش کے دوست بھی تھے۔

وہ سب قہقہوں اور نشے میں جیسے ارد گرد سے انجان ہو چکے تھے۔

تبھی وہاں شہروز آگیااور ان سب نے ہی بوتلیں چھپادیں ایکدم سب سنجیدہ ہو کر بیٹھ گئے۔

یہ کیاہورہاہے اندر ابا جی بلارہے ہیں اندر چلو سارے "شہروز نے ذرا غصے سے کہاآج ویسے بھی اسکا موڈ تھاہی نہیں کسی بھی چیز میں۔۔۔

ابھی آتے ہیں بھیا" سعد جلدی سے بولا۔

ویسے تم لوگ یہاں کر کیا رہے ہو" شہروز کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا۔

کچھ نہیں شہروز بھائی ہم تو بس اندر بور ہو رہے تو باہر آ گئے" دارہ نے بھی کہا۔

ٹھیک ہے اندر آؤ" وہ کہہ کر پلٹ گیا جبکہ فائق اور معاذ ارتاش ہنسنے لگے

کمینے اتنی پی ہی کیوں جب برداشت نہیں ہونی تھی" دارہ بھڑکا

جبکہ وہ سعد پر بھی حیران تھا خیر اپنے اندر کی کہانی تو خود واقف تھا۔

لیکن سعد اتنا الرٹ کیسے تھا اسنے اسپر سے توجہ ہٹائی اور معاذ کو ہنستے ہنستے ایک اور گلاس چڑھوا دیا جس کو پینے کے بعد جیسے وہ سب بے قابو ہی ہو گئے

ان سب نے ایک ایک گلاس اور چڑھایا تھا وہ بھی چیئرز کر کے کہ یہ اوازاندر تک گئی تھی۔

اور پھر تو جیسے ہوش و حواس بھی نہ رہے معاذ نے ڈھول والے کے گلے سے ڈھول اتارا اور اپنے گلے میں ڈال کر ڈھول بجانے لگا جبکہ اسکے ڈھول بجانے

پر وہ سب بھنگڑے ڈالنے لگے باہر اٹھنے والے شور وغل سے وہ سب ایکدم باہر کیطرف آئے تو جیسے محفل میں نئے سرے سے رنگ لگ گیا۔

سعد ڈی جے کو باہر پہلے ہی بلا چکا تھا اور ڈی جے کے لگنے والے گانے اور سعد کے دوستوں کیطرف سے لائی گئی لڑکیاں بھی اچکیں تھیں اور یہ محفل دیکھ کر وہ بھی بیچ میں آگئیں اگر وہ سب ہوش میں ہوتے تو ضرور دیکھتے کے ابا جی اور باقی سب انھیں کن خونخوار نظروں سے دیکھ رہے ہیں مگر نہ وہ سب ہوش میں تھے اور نہ ہی ہوش میں آنا چاہتے تھے وہ اندر کی بور محفل سے بے زار ہو کر اپنی محفل کو رنگین کر چکے تھے

استغفر اللہ یہ کیا ہو رہا ہے" ابا جی ایکدم بھڑک کر بولے۔

مگر ان تک یہ آواز کیسے پہنچتی اور دارہ سے تو جیسے وہ لڑکی چیپک ہی جانا چاہتی تھی۔

ہو لڑ بازی اور اور شور ہنگامہ لگا رکھا تھا ان سب نے اچانک سے ڈی جی کے ہاتھ سے دارہ نے مائیک تھامہ اور مڑا تو اسکی بہارے سامنے ہی کھڑی عقابی

نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں جبکہ وہ نشے میں بہکی بہکی نظروں سے دیکھتا اسکی جانب بڑھا۔

یہ عشق کی آگ ہو گی نہ کم۔

تم اور ہم ایک ایٹم بم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے گاتے ہی شور میں مزید اضافی ہو چکا تھا۔

سعد کے دوست سعد معاذ فائق ارتاش وہ سب اسکے پیچھے تالیاں بجا رہے تھے جبکہ معاذ نے ڈھول بھی بجانا شروع کر دیا تھا۔

وہ سب بلکل حواسوں میں نہیں لگ رہے تھے بہارے کا جیسے جسم کا سارا خون ایکدم ہی چہرے پر آگیا اسے نہیں پتہ تھا دارہ اتنا اچھا گاتا ہے اسکی آواز اتنی اچھی ہے امی تو شرمندگی سے ہی پلٹ گئیں انکا بیٹا ایک نمبر کا چھچھورا تھا سسرال میں کیا حرکتیں کر رہا تھا۔

بارود کے جیسا اپنا ملن

چھنی کرے دل کو یہ تن۔۔۔

وہ اسکے نزدیک آیا پورے شجاع ہاؤس میں اسکی آواز گونج رہی تھے جبکہ باہر اندر جو مہمان رک گئے تھے وہ مہمان سب اٹھ اٹھ کر دیکھ رہے تھے اور ان سب میں بلال بھی تھا جو اوپر سے یہ منظر دیکھ رہا تھا اور خود کو دور رکھنے کے باوجود ایک جزبہ حسد کا تھا جو اس میں جنم لے رہا تھا۔۔۔۔

جانم ایک زلزلہ تیرا یہ تن بدن۔۔۔۔

آبھجادوں۔۔۔

ابھی وہ پورا ہی کرتا کہ اسکے کرتے کا کالر اس لڑکی نے پیچھے سے کھینچا اور دارہ بہارے سے مڑ کر اس لڑکی کے ساتھ شروع ہو چکا تھا۔

در حقیقت اب چڑھ چکا تھا اسکے دماغ کو نشہ اور صرف دارہ ہی نہیں وہ سب اس لڑکی کے ارد گرد تھے جس کا رقص اور بے ہودہ لباس ان سب کے ہوش اڑا رہا تھا اور یہ کس کیطرف سے تھا کون لایا تھا کس کے دوست لائے

تھے اور یہ شجاع ہاؤس میں کیوں ہو رہا تھا کسی نے اس طرف توجہ نہیں دی تھی۔

سوہائے وریشہ بھی منہ کھولے یہ سب دیکھ رہیں تھیں بہارے نے تو مٹھیاں ہی بھینچ لیں نشرہ بھی سر تھامے ہوئے تھی وہ جانتی تھی یہ سارا ہنگامہ دارہ نے ہی کیا تھا۔

بہارے پلٹی اور اباجی کے پاس پہنچ گئ

اباجی یہ تو آپ آج اپنی لاٹھی کا استعمال کر لیں ورنہ میں نے ان سب کے ساروں میں کوئ چیز مار دینی ہے" وہ تپ کر بولی جبکہ سوہائے اور وریشہ نے بھی سر ہلایا۔

مجھے تو بہت ہی مزاہ آیا ہے" عینی ہنستی ہوئ بولی۔

جبکہ ان تینوں نے اسے گھورا۔

بہارے بلکل درست کہہ رہی ہے ان سب کی آوارگی کو ذرا نکالیے اباجی اور سعد کو دیکھا ہے کس طرح اس سے تو میں اکیلے میں ملوں گا" شہروز ذرا تپ کر بولا لیکن اب جو ہونے والا تھا وہ زیادہ رنگین تھا۔

اباجی غصے سے باہر نکلے انکے پیچھے وہ سب تھے۔

اور وہ جواب بھی پاگلوں کیطرح ڈانس کر رہے تھے اباجی نے سب سے پہلے تو ڈی جے کو بھاگیا جس کے گانوں سے وہ اور جوش میں ارہے تھے۔

ڈی جی وہاں سے بھاگا تو بینڈ والوں کو فارغ کیا اور اس لڑکی کو بھی جس کو دارہ کے ساتھ ڈانس کرتے ہوئے معلوم نہیں کیا مزاہ ارہا تھا اور بہارے کلس کلس جارہی تھی۔

بند کرو یہ ناٹک" اباجی چیخے اور ایکدم وہ سب گویارک گئے۔

گھر کے اندر چلو" محلے والے بھی یہ سب انجوائے کر رہے تھے اور اب جو لوگ کھڑے تھے اپنی ہنسی روکنے لگے۔

ان سب نے اباجی کی طرف دیکھا۔

ابا جی میری مہندی ہے آج ایک دو پک اپ بھی لگا لیں" معاذر کنے کے بجائے نشے سے چور ابا جی کیطرف ڈانس کرتے ہوئے بڑھا جبکہ ابا جی نے کھینچ کر اسکی کمر پر لاٹھی ماری کہ وہ تڑپ ہی گیا اندر لے کر جاؤ ان سب کو انکے نشے میں اتارتا ہوں"۔ابا جی شہروز سے بولے۔

اور شہروز نے سب کو گھر کے اندر کر دیا

اب منظر کچھ یوں تھا کہ فائق معاذ ارتاش سعد چاروں سر جھکائے کھڑے تھے دارہ کو بہنوئی ہونے کی وجہ سے سائیڈ پر بیٹھایا ہوا تھا جبکہ امی تو سخت خلاف تھیں کہ اسے بھی اس غلطی پر لیڈ کر لینے پر سخت سے سخت سزا دی جائے انھیں تو یقین ہی نہیں ارہا تھا دارہ یہ سب بھی کرتا ہے اور بہارے بھی تو اسکے خلاف تھی کہ یہ صاحب زادے کیوں بیٹھیں گے۔

نشرہ بھی کافی غصے میں تھی دارہ کی حرکت پر۔۔

دارہ کوایک سیگریٹ کی ضرورت تھی وہ ہوش میں اجاتا مگر اس وقت سیگریٹ نکال کر پینے میں وہ مزید ارآوارہ بن جاتااور اسکی بھی یہ کوئی روٹین نہیں تھی ایک دو بار دوستوں نے اسکی ڈرنک میں ملادی تھی جبکہ آج اس سے یہ غلطی اپنی مرضی سے ہوئی تھی جو اسے کرنی نہیں چاہیے تھی۔

یہ کیاڈرامے بازی تھی شجاع ہاؤس میں نشہ پانی ہو رہا ہے لڑکیاں نچوائی جا رہیں ہیں میرا گھر ہے یہ کچھ اور" وہ چیخے شدید غصے سے انکی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں۔

جبکہ وہ چاروں ڈول الگ رہے تھے مگر پھر بھی سر جھکائے کھڑے تھے دارہ اور سعد کی وجہ سے وہ تینوں بھی پھنس چکے تھے جبکہ ان تینوں نے ہی کبھی ایسی حرکت نہیں کی تھی۔

اباجی وہ یہ۔۔۔۔۔یہ دارہ" ارتاش نے کچھ بولنا چاہا۔

بس چپ" اباجی مٹھیاں بھینچ گئے۔

تم سب کو تو ہوش میں آنے کے بعد پوچھو گا دفع ہو جاؤ سارے میری نظروں کے سامنے سے "ابا جی نے کہا سخت زہر لگ رہے تھے وہ سب انھیں ڈولتے ہوئے جن پر نیند کا غلبہ چڑھ رہا تھا وہ کچھ بھی کہتے کسی کو کچھ سمجھ نہیں آنی تھی

وہ چاروں تو جان بخشی پر بھاگے۔

ابا جی "بہارے نے منہ بنایا اسے اختلاف ہوا وہ چاہتی تھی اس گھیٹا پن پر وہ سب لائین سے پیٹیں تا کہ دوبارہ زندگی میں کبھی حرام کیطرف نہ بڑھیں۔

آپ اپنی لاٹھی سے مارتے ان سب کو" وہ گھور کر بولی تھی

بیٹے صبر کرو میری جان کل صبح کا انتظار کرو" ابا جی نے کہا۔

بہن آپ یہیں رک جاتی" ابا جی امی کی جانب دیکھ کر بولے۔

امی اس نشے میں بیٹے کو کہاں لے کر جاتی وہیں رک گئی جبکہ شرمندگی سے سر بھی نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔

لے جاؤ بہارے دارہ کو کمرے میں "اباجی بولے اور سب ادھر ادھر ہو گئے

بہارے کا تو بس نہیں چل رہا تھا بم بن کر اسپر پھٹ جائے جو ایسے شرافت

سے بیٹھا تھا جیسے اس سے زیادہ کوئ معصوم ہی نہیں۔

امی نفی میں سر ہلاتی نشرہ کے بتائے گئے کمرے میں چلی گئیں۔یہ تو طے تھا

کہ امی سخت بھرم ہونے کے ساتھ خفا بھی ہو چکیں تھیں کیونکہ انھیں امید

نہیں تھی دارہ سے اور نہ ہی نشرہ کو

وہ گیسٹ روم میں چلی گئیں

بہارے آگے بڑھی دارہ کا ہاتھ تھاما اور جس کمرے میں وہ الگ سے ٹھری

ہوئ تھی اس جانب چل دی وہ اسے تنہا نہیں چھوڑ سکتی تھی کسی بھی صورت

غصہ اپنی جگہ تھا مگر پھر بھی وہ اسے تنہا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی باقی حساب

کتاب تو اسکے ہوش میں آنے کے بعد امی ہی کر لیتی اس سے۔

وریشہ اور عینی ایک ہی روم میں تھے تبھی اسنے الگ گیسٹ روم کو اپنے لیے

ریڈی کرا لیا تھا وہ اسکے پیچھے پیچھے چل رہا تھا

گھر نہیں چلنا کیا تم مجھے یہاں کیوں لے جا رہی ہو"۔

دولہا میاں آپکا سواگت اچھی طرح کرنا ہے مجھے "وہ گھور کر اسے اندر دھکیل کر بولی۔

کیا واقعی "دارہ دانت نکالنے لگا۔

ہاں نہ۔" بہارے نے دروازہ بند کیا۔

کچھ تو خیال کرو سسرال ہے میرا" وہ مزے سے بولا تھا۔

اوہو اچھا سسرال میں کسی غیر لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر شراب پی کر ناچتے ہوئے خیال نہیں آیا اپکو کہ یہ آپکا سسرال ہے اور میں میں دارہ سکندر آپکی بیوی ہوں" وہ اسے بیڈ پر پھینکتی بولی غصے سے آنکھیں نکالے کھڑی تھی

دارہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر بہارے نے کچھ کہنے کا موقع نہ دیا۔

کھڑے ہو جائیں سیدھی طرح آج آپکو میں بخشوں گی نہیں" وہ انگلی سے اشارہ کرتی بولی

دارہ نے سانس بھال کیا۔

خدا کی قسم میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے مجھ سے بدلے لینے ہیں لے لینا بس ایک اجازت دے دو۔" وہ گھیرے لہجے میں بولا۔

کیسی اجازت" بہارے کو سمجھ نہیں آئی۔

" مجھے بس ایک سیگریٹ پینے دو میرے سر کا درد ٹھیک ہو جائے گا مجھے نہیں پتا تھا اتنے آوارہ اور نشی ہیں آپ" وہ بیڈ پر آتی اسکے بال جکڑتی اسکے چہرے کے نزدیک آتی بولی تھی۔

دارہ مسکرا دیا۔

ایکدم اسنے بہارے کو پلٹا اور خود بہارے والی پوزیشن سنبھال لی اب وہ اسکا حسین چہرہ دیکھ رہا تھا۔

سارے فنکشن میں مجھے اگنور کر کے آپ اس لڑکی کے ساتھ کیسے چیپک رہے تھے دارہ شرم شرم کیوں نہیں آتی آپکو" وہ زچ ہونے لگی۔

ہمممم" جبکہ دارہ نے اسکی گردن میں چہرہ چھپا لیا۔

تم ب۔۔بہت۔۔بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔

آج" وہ بہکا بہکا سا گھیرہ سانس اسکے کان کے قریب بھرتا بولا۔

دور رہیں مجھ سے آپکا گھر نہیں ہے یہ اور سچ کہہ رہی ہوں اباجی نے لاٹھی نہ ماری تو خود ماروں گی آپکے لاٹھیاں" وہ اسکی گردن جکڑتی بولی۔

دل کھول کر مارنا" دارہ نے اسکی گردن میں ہاتھ پھنسایا اور اسکے بال پیچھے کی جانب کھینچے۔

بس اس باری معاف کر دو میری غلطی ہے۔۔میں نے غلط کیا ہے" وہ بولتا ہوا اسپر پھر سے جھکنے لگا۔

دارہ اسے غلطی نہیں گناہ کہتے ہیں اور۔۔۔۔اور میں نہیں چاہتی آپ اس قسم کے گناہ کریں" وہ ایکدم جیسے کہیں کھو گئ۔

آپ مجھے ایسے ہی اچھے لگتے ہیں بلکل سچے اور کھرے یہ ملاوٹ یہ کھوٹ یہ ناپاکی یہ اچھی نہیں ہے آپ ایسے نہیں ہیں آپ ایسا مت کریں مجھے چیڑانے جلانے کے لیے بھی نہیں" وہ ایکدم جزباتی سی ہو گئ تھی آنکھیں بھر آئیں تھیں

ان سب چیزوں سے اسکی یادیں اتنی بھیانک تھیں کہ وہ ہمیشہ سوچ کر مرتی تھی جیسے۔۔۔

آئے" دارہ ہوش میں اگیا تھا شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

ایم سوری یار میں سچ میں بلکل عادی نہیں ہوں بس واقعی یہ پاگل پن تھا میں سچ میں ایسے کام نہیں کرتا" وہ پہلی بار کسی کو صفائی دے رہا تھا۔

آپکی اس بے کار حرکت کی وجہ سے امی کی آنکھوں میں کتنی شرمندگی تھی"

بہارے نے اسے دور کرتے ہوئے آنسو صاف کیے تھے اپنے۔

دارہ مزید شرمندہ ہونے لگا مگر یہ بھی سچ تھا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔

میں سچ کہہ رہا ہوں دوبارہ کبھی زندگی میں اس چیز کو نہیں چھوگا" وہ سنجیدگی سے بولا۔

مجھے آپ پر یقین ہے لیکن وعدے تو بہت سارے کرنے پڑیں گے جن میں کسی غیر لڑکی کو دیکھنا بھی حرام ہے آپ پر۔۔دیکھا تو آنکھیں نوچ لوں گی چھونا دور کی بات ہے" وہ بھڑک کر بولی۔

دارہ کو کچھ سکون ہوا تھا مگر افسوس نشے میں بھی ہو رہا تھا۔

کوئی بھی قسم لے لو آج کے بعد دارہ تمھارے سوا کسی کو نہیں دیکھے گا تمھارے علاؤہ کسی کا مزہ نہیں کرے گا اور کرے تو سر قلم کر دینا آف بھی نہیں کروں گا" اسنے وسوق سے کہا اور ایک بار پھر اسکی جانب بڑھنے لگا ایک منٹ" وہ اسے ٹوک گئی جبکہ اسکی بات پر یقین آیا تھا کیونکہ جو وہ کہتا تھا اسے ہر حال میں پورا کرتا تھا

سب کے سامنے بے ہودہ گانا گا رہے تھے آپکو اپنی امی اور بہن کا بھی لحاظ نہیں" وہ بہت نزدیک سے اسکا چہرہ دیکھتی بولی یہ بھی تو سچ تھا بہارے کو اسپر ہر حال میں پیار آنے لگا تھا جبکہ وہ دوبارہ وہی گانا گنگنانے لگا ڈھیٹ تو وہ بلا کا تھا

۔

بہارے کے حواس جیسے اسکے آگے مفلوج ہونے لگے تھے دارہ اپنا جادو اسپر بری طرح بکھرنے لگا وہ آنکھیں بند کر گئی۔

سر درد سے پھٹ رہا ہے میرا" کچھ دیر میں ہی وہ دور ہوتا چیخا

" اف آہستہ بولیں کوئی سن لے گا

سن لے میں ڈرتا ہوں کسی سے بھلا۔۔ سن لیں سب میری بیوی کتنی

"حس۔۔۔

دارہ دارہ کیا مسلہ ہے آپکے ساتھ" وہ اسکے منہ پر ہاتھ رکھتی بولی۔

تمھیں کہا تھا نہ سیگریٹ پینے دو" وہ بولا جبکہ بہارے نے ادھر ادھر دیکھا کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی تھی اسنے ساری لائٹس نہیں کھولیں تھیں دارہ اب بھی گا رہا تھا۔

پلیز چپ ہو جائیں" وہ شرمندگی کی انتہا پر تھی کوئی باہر یہ وہیات گانا سن لیتا کیا سوچتا ان کے بارے میں۔

کہاں ہے سیگریٹ"۔

وہ پوچھنے لگی جیسے زچ ہو چکی ہو۔

تلاش لو" دارہ نے ہاتھ اوپر کر لیے۔

بہارے نے اسکی جیب سے سیگریٹ نکالی۔

اور سیگریٹ کو جلایا یہ سب اسکے لیے بھی انٹر سٹینگ تھا پہلی بار جو وہ یہ سب کر رہی تھی۔

جبکہ دارہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

اسنے سیگریٹ جلائی اسپر جھکی اور اسکے لبوں میں سیگریٹ لگادی۔

دارہ نے بہارے کی آنکھوں میں دیکھتے ایک کش کھینچا اور سارا دھواں اسکے چہرے پر چھوڑ دیا اور واقعی ایسا لگا تھا ایک کش سے ہی جیسے سر درد بھاگ گیا ہو۔

بہارے بہت نزدیک سے اسکا چہرہ دیکھتی رہی یہ وہ شخص تھا جس کے بنا رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔

سچ کہہ رہے ہیں آج کے بعد کبھی قریب بھی نہیں جائیں گے نہ" وہ پھر سے یقین دہانی چاہتی تھی۔

میں سچ کہہ رہا ہوں اور اپنی غلطی قبول بھی کرتا ہوں میری وجہ سے جو بھی ہوا میں آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا خاص کر تمھاری آنکھوں کے یہ قیمتی

موتی میں انھیں ضائع نہیں کرنا چاہتا" وہ گھیرے لہجے میں اسے یقین دلا رہا تھا جبکہ وہ اسکے گھنے بالوں میں انگلیاں چلاتی رہی اور ایکدم اسکے بال کھینچے تھے

اسنے

دارہ آج کے بعد اگر آپ کسی لڑکی کے قریب بھی گئے تو گنجا کر دوں گی میں آپکو" وہ غصے سے بولی۔

میری توبہ میری جان بال کھینچ کھینچ کر واقعی گنجا نہ کر دینا آج جہاں دو چار " لوگ مڑ کر دیکھ لیتے ہیں کل کو کیا منہ دیکھاو گا

شرم کریں ایک بچے کے باپ بننے والے ہیں"۔

میرا تو دل ہے میرے ٹوئنز ہوں" وہ ہنسا۔

اف" وہ جیسے سوچ کر ہی تھک گئ۔

آئے تھکی تھکی شیرنی ادھر آؤ نشہ نہیں اتر رہا میرا" وہ اٹھنے لگی تھی۔

تبھی اسنے پکارہ۔۔۔

کبھی نہیں اپنے گھر جا کر یہ شغل لگایئے گا"۔وہ سر جھٹکتی بولی

ایسی کی تیسی تیری" وہ ایکدم اٹھ کر اسپر جھپٹا اور اسکے لاکھ احتجاج کے باوجود اسے اپنے قبضے میں کر لیا۔

بہارے ہر بار ہی اسکے آگے بے بس ہو جاتی تھی اور ہر بار اسکا انداز ایک نئے جنونیت کے ساتھ ملتا تھا اسے جسے وہ قبول کرتی تھی۔

سوہائے شدید ناراض بیٹھی تھی جبکہ ارتاش اسکے قدموں میں بیٹھا تھا

یار قسم سے دارہ نے کیا ہے یہ سب" وہ مدہوشی کی انتہا پر تھا بس کچھ دیر میں جیسے سو جاتا مگر اسکی بیگم جو منہ سجائے بیٹھی تھی اسکا کیا کرتا۔

ارتاش مجھے یقین نہیں ارہا آپ کیسے کر سکتے ہیں میں آپکے پاس بھی نہیں آؤ گی آپ نے اس حرام چیز کو منہ لگایا اس حرام عورت کے ساتھ بھی کیسے کھڑے ہوئے" وہ غصے سے بھڑکی۔

اف میری جان میری زندگی میرا قصور نہیں ہے" وہ اسکا ہاتھ تھامنے لگا۔

آپ بچے ہیں دودھ پیتے کے دارہ بھائی نے فیڈ دیا تو پی لیا" وہ غصے سے اٹھی یار سچ آئندہ میرے باپ کی توبہ جو کبھی اسطرف دیکھا بھی تو"۔

ارتاش نے ہار مانی متلی الگ ہو رہی تھی اسے۔

نہیں ارتاش میں ان سب چیزوں کے سخت خلاف ہوں اور میری طرف سے آپکے لیے آج کی رات کوئی گنجائش نہیں ہے آپ میرے کمرے سے نکلیں جب آپ میں سے یہ شراب کی بو ختم ہو گی تبھی یہاں آیئے گا" اسنے اسے کھینچا

یار سوہائے یار شوہر ہوں تمھارا" وہ بے چارگی سے بولا تھا دارہ نے کیا کروادیا تھا خیر شامل تو وہ سب خود بھی تھے جیسے یہ غلطی تمام عمر یاد رہنے والی تھی۔

جی نہیں" سوہائے نے اسے دروازے سے باہر کر دیا۔

جب آپ میرے ارتاش بن جائیں تو آیئے گا یہاں اور مجھے سے بات تو نہ ہی کریں" وہ بھڑک کر بولی اور دروازہ اسکے منہ پر دے مارا جبکہ ارتاش اپنا سر اور یہ ڈولتا وجود کہاں لے کر جاتا۔

اسنے غصے سے معاذ کے کمرے کی راہ لی۔

اور دروازہ بھڑک کر کھولا تو وہ نواب بستر پر اندھا پڑا تھا۔اسکی اپنی حالت بری ہو رہی تھی سب سے پہلے تو اسے الٹی آئی تھی اور واشروم میں الٹی کر کے جیسے اسنے وہ ساری حرام چیز خود میں سے نکال دی تھی اور وہ اب بہتر محسوس کر رہا تھا مگر سر میں درد بھی ہو رہا تھا تبھی وہ سوہائے کو سوچتا سوچتا بستر پر جا کر گیرہ اور جلد ہی اسکی طرح خراٹے بھرنے لگا جو ایکطرف خود لاچار سا پڑا تھا۔

یار تیرے ابا جی ایک خطرناک آدمی ہیں "اسکا ایک دوست بولا۔

تبھی تو گھر والوں پر آج تک یہ بات واضح نہیں کی "سعد نے سیگریٹ میں نشہ بھرا اور ایک گھیرے کش نے دماغ کو ایک خاص تقویت دی تھی۔

چہرے پر مسکراہٹ تھی جبکہ انداز میں لاپرواہی جیسے اسے بلکل فرق نہ پڑا ہو ابھی کچھ دیر پہلے واقعے سے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ یہ سب انجوائے کر رہا تھا۔

اگلی صبح سب کے لیے ہی گویا انتظار کی تھی سب انتظار کر رہے تھے کہ وہ سب اٹھیں گے تو کیا ہو گا۔

سب سے پہلے دارہ ہی جھٹکا کھا کر اٹھا تھا بہارے آج اسکے ساتھ نہیں تھی شاید اسے شرمندگی ہوتی اگر اپنے گھر کیطرح دیر سے اٹھتی سب کے سامنے تبھی وہ بنا سوئے ہی کمرے سے جا چکی۔۔اور سونے اسے دارہ نے نہیں دیا تھا

اور شدید غصے تھی بہارے کیونکہ آج بارات کا فنکشن تھا کوئی ریسٹ کا اسے موقع نہ ملتا اوپر سے دل کی کیفیت بھی اج عجیب سی تھی بار بار دل متلا رہا تھا

۔

دارہ فریش ہو کر باہر آیا موڈ نہیں تھا کسی سے ملنے کا اسنے امی کی تلاش نکالی تو پتہ چلا امی اور صفدر جا چکے ہیں وہ سر تھام گیا گویا گھر جا کر اسکی خیر نہیں۔

اسنے بہارے کو تلاشہ جو منہ بنائے صوفے پر بیٹھی تھی۔

گھر جا رہا ہوں میں "اسنے اسے اطلاع دی

میری طبعیت خراب ہو رہی ہے "وہ رونے والی ہوئی

خیریت "وہ اسکی جانب دیکھنے لگا۔

خیریت۔۔ خیریت میرا بس چلے نہ دارہ میں میں آپکو موڑ توڑ کر پھینک دوں

"وہ چیخی۔

دارہ ہنسنے لگا۔

موڑ لو توڑ نا مت" وہ پیار سے اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے ہٹ گیا تھا کیونکہ سمجھ اگئ تھی نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے چیڑ رہی تھی وہ جبکہ دارہ کی بات سے بہارے کا دل جیسے مسوس سا گیا۔

وہ اسکی پشت دیکھنے لگی جو باہر کیطرف جا رہا تھا آنکھوں میں نمی تیر گئ وہ کبھی اسے توڑنا نہیں چاہتی تھی اسکو۔۔۔دارہ اسی طرح ہر طرف چھایا ہوا پسند تھا اپنی سوچوں میں وہ نہ اسکے ساتھ گئ اور نہ ہی کچھ اور دیکھا۔

دوسری طرف دارہ جلدی سے نکلنے لگا تھا کہ نشرہ کو دیکھ کر اسکی جانب آیا۔

"آپی

نشرہ لون میں ٹہل رہی تھی مڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

مجھ سے نہ بولو"۔نشرہ نے ٹکا سا جواب دیا۔

میری آپی میری بہن پلیز مجھے معاف کر دو میں امی کی ناراضگی سہہ لوں یہ ہی بڑی بات ہے سخت بھرم لگ رہی ہیں وہ تو" وہ جلدی سے کان پکڑ گیا۔

جب امید نہ ہو تو ایسا ہی ہوتا ہے میرا بھائی اپنا وقار کھو دے میں مر ہی نہ جاؤں اس دن میرے بھائی کا ایک معیار ہے اور حرام چیز چھونے والے کا کوئی معیار نہیں ہوتا۔۔۔ تم چاند کیطرح چمکتے ہو میرے اور امی کی پیشانی پر اور اب بہارے کی پھر اپنی اولاد کی۔۔۔۔اور چاند میں داغ تصور کر لوں مگر اپنے بھائی میں ایسا کھوٹ میں تصور نہیں کر سکتی۔

آج میں سے یہ نہیں کہوں گی کہ میرا سسرال کیا سوچے گا۔

آج یہ کہوں گی کہ میرے بھائی کا یہ معیار نہیں ہے بلکل بھی نہیں مجھے لگتا تھا

" میرا بھائی دنیا کے مردوں سے بے حد مختلف ہے

آپی "وہ اندر جانے لگی تھی کہ دارہ پکار اٹھا وہ رک گئی۔

ایم سوری۔"وہ بری طرح بے حد شرمندگی سے بولا تھا

تم خود کہتے ہو معافی کے دو لفظ نہ وقت لٹاتے ہیں نہ زخم بھرتے ہیں"۔

وہ کہہ کر اسے وہیں چھوڑتی وہاں سے چلی گئی دارہ نے غصے سے ہتھیلی پر مکہ مارا تھا پہلی بار خود پر شدت سے غصہ آیا تھا وہ پلٹ کر اپنے گھر کی جانب چل دیا۔

جانتا تھا امی بھی اسے یہ سب کہیں گی اور جائز ہی تو تھا جب امید نہ ہو تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

اسنے بہت غلط کیا تھا اور شدت سے غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھر پہنچا تو جو دروازے اسکی گاڑی کا ہارن سنتے ہی گاڑی پہنچنے سے پہلے کھل جاتے تھے آج بند تھے اسنے بھڑک کر واچمین کی جانب دیکھا۔

میں خود کھول لوں پھر" وہ غرایا پہلے ہی نشرہ کی باتوں نے احساس گناہ پیدا کر دیا تھا اور اسے یہ اپنا مذاق اب مذاق نہیں لگ رہا تھا اور اسے سمجھ آ گئی تھی کہ یہ واقعی نہ معیاری سی حرکت تھی جو اسنے کی تھی۔

سر معافی چاہتا ہوں مگر بیگم صاحبہ کا حکم ہے آپکو گھر کے اندر نہ داخل کیا جائے" واچمین شرمندگی سے بولا۔

دارہ سر تھام گیا واچمین پر سے نگاہ ہٹا کر صفدر کو کال کی۔

جس نے اول تو اٹھائی نہیں اب سب کے نکھرے ہی بڑھ گئے تھے وہ غلطی پر جو تھا اسنے بھی ڈھیٹوں کیطرح مسلسل کال ملائے رکھی لینڈ لائین پر تو کبھی صفدر کے فون پر تبھی فون اٹھا لیا گیا

یار صفدر امی سے کہو دروازہ کھلوائیں" وہ صفدر سے بولا۔

ہم معذرت خواں ہیں آپ کے مطلوبہ نمبر سے فلحال جواب موصول نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ میری امی کے آرڈرز ہیں اور ہم شرابیوں کو گھر میں گھسنے کی اجازت نہیں دے سکتے بھلے گھر اسی کا ہو۔۔۔ بائے" کہہ کر فون کھٹاک سے بند کر دیا۔

تیری ماں کی" وہ تپ کر بولا تو احساس ہوا کہ اسکی ماں اور صفدر کی ماں ایک ہی ہے۔۔

اسنے سٹیرنگ پر سر ڈال دیا۔

رات بہارے اسکی اس حرکت پر روئی تھی نشرہ نے کیسے ناامیدی سے دیکھا جبکہ اب امی۔۔۔امی تو بات کرنے کے لیے تیار ہی نہیں

اسنے دوبارہ ہارن بجایا مگر واچمین اپنی منڈی دیکھانے کو تیار نہیں تھا۔

وہ جانتا تھا یہ دروازہ تب تک نہیں کھلے گا جب تک امی کا غصہ نہیں اترے گا گھیرہ سانس بھر کر وہ اپنے آفس کی جانب گاڑی موڑ چکا تھا جبکہ بہارے کو بھی کال ملالی اسنے دوسری ہی بل پر کال پیک کی۔

جی فرمایئے اب کیا ہوا ہے" وہ اب بھی چیڑ رہی تھی۔

امی نے گھر میں آنے نہیں دیا یار تم فون کر کے کہو۔" وہ گاڑی سائیڈ پر روکتا بولا۔

امی کتنی اچھی ہیں دارہ" بہارے بے حد خوش ہوئی نہ جانے کیوں جب جب وہ اسکی ماں کی تعریف کرتی تھی دارہ کو بہت اچھی لگتی تھی لبوں کی تراش میں مسکراہٹ پھیلی تو اسنے سیٹ سے ٹیک لگالی۔

تھکا ہوا ہوں۔۔" وہ آہستگی سے بولا موبائل پر بھی اسپر اثر چھوڑے بنا نہیں رہا تھا اسکی آواز میں مدھر تا اور بے چینی نے بہارے کی پلکیں جھکا سی دیں۔

میں کچھ نہیں کر سکتی آپ نے جو کیا ہے اسے بھگتیں گے بھی اب خود ہی۔

"

یار معافی مانگ تو رہا ہوں" وہ عاجز آیا۔

جا کر مسجد میں دو نفل توبہ کے پڑھیں شاید تھوڑی رعایت وہیں سے ملے

"اسنے مشورہ دیا۔

دارہ نے کال بند کر دی۔

اور شاید اسکی بات پر عمل کرنے کے لیے گاڑی گھمانا چاہی تھی لیکن اس سے پہلے آفس کی جانب بڑھا کیونکہ فریش ہونا ضروری تھا۔

معاذ اٹھا تو ارتاش پہلے سے ہی سر تھامے بیٹھا تھا۔

معاذ نے گھیرہ سانس بھرا۔

نکال دیا سوہائے نے باہر" وہ اسے دیکھتا بولا۔

نہیں تو اور مجھے تجھ سے کب محبت ہوئی جو تیرے بستر میں گھستا۔

لاحول بکواس بند کر۔" معاذ نے ناگواری سے کہا۔

یار مجھے تو ڈر لگ رہا ہے ابا جی جان کو لڑ جائیں گے ساری زندگی طعنے ماریں گے "ارتاش منہ پر ہاتھ رکھتا پیچھے گیرہ۔

واقعی گیری ہوئی حرکت کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔

یہ دراہ منحوس آدمی کی وجہ سے ہوا ہے۔" ارتاش بھڑکا۔

او نہیں یار اسنے تو تلی لگائی تھی آگ لگانے کو تو ہم بھی تیار تھے" معاذ نے سچ بیان کیا تو ارتاش کو بھی احساس ہوا۔

اب کیا کرنا ہے" دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

مجھے تو لگتا ہے ابا جی تیزاب سے غرارے کرائیں گے تب ہی ٹلیں گے" معاذ بولا تو ارتاش ہنسنے لگا۔

اوونہ ہنس بھائی کسی نے سن لیا تو گنہگاروں کو بنا مہلت کے جھنم میں پھینک دیں گے" وہ اسے ٹوکتا فریش ہونے چلا گیا۔

جبکہ معاذ کے باہر آنے کے انتظار میں ارتاش پھر سے آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا اور آنکھیں بند کرتے ہی نم نم پلکیں اور بے یقینی لیے سوہائے کا چہرہ اتر آیا

۔

وہ خود پر غصہ کرنے لگا اچھی بھلی زندگی میں یہ شغل کر کے خوامخواہ بدنام ہوا تھا وہ معاذ باہر آیا تو ارتاش فریش ہونے چلا گیا۔

دونوں فریش ہو کر اب ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہے تھے۔

" اب

چل بھئی جو ہو گا جائز سمجھ کر قبول کرنا پڑے گا" ارتاش نے اسے گھسیٹا۔

آج رات مجھے دولہا بننا ہے اور آج صبح مجھے ابا جی کی لاٹھی سے پٹنا ہے کتنی بے رحمی ہے یار" اسنے دوہائی دی۔

ڈھول پیٹتے اور ناچتے ہوئے سوچتا عزت سے دولہا بننا ہے یہ پھر یہ بے عزتی کی کالک منہ پر ملنی ہے" اسنے کہا اور اسے کھینچ کر نیچے لے جانے لگا دونوں نیچے کا ماحول نوٹ کرنے لگے تھے گریپ کے پاس کھڑے ہو کر۔

فائق ابا جی کے سامنے کھڑا تھا جبکہ احمد صاحب نے اسکے کان پکڑے ہوئے تھے۔

لگتا ہے ماحول گرم ہے" ارتاش نے افسوس سے کہا کیونکہ نیچے اسکا باپ بھی شائد اسکے لہو کا پیاسا بنا بیٹھا تھا

اسے تو زیادہ لگنے چاہیے اسنے فورا آرڈر کی تھی" معاذ بھڑکا

... اپنے باپ کیطرف دیکھ ایک نظر اسکے بعد بولیو

یار میں نہیں جا رہا یہ بندے مجھے جان سے مار دیں گے اس سے بہتر ہے میں

" مسجد میں توبہ کرنے پہنچ جاؤ

ہاں یار یہ ٹھیک ہے دونوں نے سر پر ٹوپیاں رکھ لیں شاید اس سے کوئی مان

"ہی جاتا کہ وہ لوگ شرمندہ تھے اپنی غلطی پر۔

وہ ٹوپیاں پہن کر نیچے اترے جبکہ ابھی ظہر میں بھی تھوڑا وقت تھا۔

"بابا سوری یار کان تو چھوڑ دیں ایسا لگ رہا ہے نوچ کر پھینکیں گے

زبان کو تو لگام دو اپنی ایک بیٹے نے جیناد و بھر کر دیا اور فائق تم ایسی حرکتیں

کرنے لگے مجھے یقین ہی نہیں ارہا آخر اپنی اولاد کی تربیت میں کون سی کمی

چھوڑ دی میں نے "احمد صاحب بولے فائق ایکدم انکے سینے سے لگ گیا اسے

بلال کے ساتھ تو نہ ہی کمپئیر کیا جاتا تو اچھا تھا اتنا اسے یہ بات نہیں ں چبھتی

کہ وہ اسکی اس حرکت پر ہرٹ ہیں جتنا بلال جیسے ذہن سے اسے ملا کر اسے

ٹیز کیا تھا

سوری ڈیڈ ایم رئیلی سوری زندگی میں آخری اور پہلی بار معاف کر دیں دوبارہ

کبھی کروں تو سر جدا کر دیجیے گا آف نہیں کروں گا" وہ بولا۔

اور سامنے سے آتے دو موسمی مولویوں کو دیکھا احمد صاحب نے اسکی پشت پر

بازو سختی سے تھام لیا۔۔

میرا مان ہو تم فائق یوں چھراؤں پر بدنام نہ کرو مجھے "وہ دکھی تھے۔۔۔

"پلیز سوری نہ مان جائیں دوبارہ کبھی نہیں ہو گا۔

دفع ہو جاؤ جا کر توبہ کے نفل پڑھو رب کے حضور اور عہد کرو دوبارہ ایسا نہیں کرو گے اور تب تک مسجد میں رہنا جب تک میں فون کر کے نہ بلاؤ۔" ابا جی کی کڑک آواز پر اسنے تھوک نگلا۔

مطلب توبہ کے نفل تو ٹھیک تھا جائز تھے اسے پڑھنے چاہیے تھے لیکن یہ وہیں بیٹھے رہنے کی کیا تک تھی۔۔

ابا جی۔۔۔

لو آئے موسمی مینڈک آؤ آؤ نواب زادوں بہت عیاشی کا بخار چڑھا ہے تم دونوں کو" ابا جی ایکدم اٹھے اور بنا دیکھے کہ کہاں لگ رہی ہے اپنی لاٹھی سے انکی درگت بنا ڈالی۔

جبکہ وہ آہ آہ کرتے رہے۔

دو چار گالیاں بھی دے دیں تھیں انھوں نے وہ دونوں سر جھکا گئے۔

فیضان لڑکی نچوا دی میرے گھر میں انھوں نے" وہ غصے سے ہنپتے بولے۔

بہت شادی کا ناجائز بخار چڑھا ہے ابا جی میری اولاد کو میں تو کہہ رہا ہوں اسکی شادی ہی کینسل کر دو۔" فیضان بیٹے کو گھورتے بولے۔

جبکہ افنان بھی اپنی جگہ سے اٹھے۔

ارتاش کو لگ رہا تھا اب چماٹ اسکے منہ پر لے گا۔

ابا جی یہ سب سزا کے مستحق ہیں اور اس نواب کے بیٹے کو دیکھو اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ ہی نکل گیا" انعام اور افنان بولے۔

دفع ہو جاؤ فلحال تو میری نظروں کے سامنے سے اور سیدھا مسجد میں ملنا اگر تم لوگوں نے نکلنے کی کوشش بھی کی وہاں سے قسم سے میں نے بازار میں تم سب کے منہ توڑ دینے ہیں گندی اولادیں" وہ بھڑکے۔

تو وہ تینوں وہاں سے بھاگے کبھی دوبارہ لاٹھی سے واقعی انکے منہ ٹوٹتے۔

جاؤ شہروز انکے پیچھے اور مولوی صاحب سے کہہ کر آنا ابا جی کی کال جب تک نہ آئے انھیں باہر نہ نکلنے دیں" وہ بولے تو شہروز سر ہلا کر انکے پیچھے ہو گیا لیکن وہ اپنے بھائی کی طرف سے متفکر سا لگ رہا تھا۔

کہ وہ کب سے اتنا آزاد خیال ہو گیا کہ غلطی کا احساس بھی نہ ہو جو غلطی کی ہے اسکی معافی تلافی بھی نہ کرے۔

وہ تینوں مسجد میں پہنچے تو ماشاءاللہ سے دارہ صاحب پہلے سے وہاں موجود تھے

۔

ایکدم سب ایک دوسرے کی شکل دیکھتے رہ گئے۔۔

شہروز کو بے ساختہ ہنسی آنے لگی۔

مگر کنٹرول کر گیا جبکہ وہ سب سخت سنجیدہ تھے۔

ان سب نے ایک ساتھ پہلی بار ظہر کی نماز کی ادائیگی کی تھی۔

اور مولوی صاحب سے فتویٰ بھی لیا کہ ان لوگوں کو اللہ کے حضور معافی ملے گی یہ نہیں کیونکہ وہ چاروں واقعی شرمندہ تھے اپنی غلطی پر اور دارہ تو زیادہ ہی

شرمندہ تھا کیونکہ پہلے بھی اگر کیا تھا تو کبھی معافی نہ مانگی لیکن آج دل سے مانگی تھی۔

وہ گہری نیند سے جاگا تو احساس ہوا کہ رات گھر ہی نہیں لوٹا تھا ایکدم جھٹکا کھا کر اٹھا اور کھڑا ہو گیا۔

کہاں چلے یار ابھی تو مزے کریں گے "اسکے دوستوں نے کہا

ارے نہیں یار گھر والے کاٹ کے پھینک دیں گے مجھے "وہ جلدی سے بوٹ پہنتا بولا۔

تیرا رات کو آنے کا پلین ہے یہ نہیں "ایک نے پوچھا۔

یقیناً پلین ہی پلین ہے برو "وہ آنکھ دبا کر کہتا جلدی سے گاڑی کی چابی اٹھا کر وہاں سے نکلا تھا۔

اسنے خود کا حلیہ درست کرنا چاہا شام ڈھلی ہوئ تھی یعنی اس وقت شجاع ہاؤس میں خوب افراتفری ہوتی کوئ زیادہ توجہ اور دھیان نہ دیتا اسپر تبھی اسے کچھ خاص فکر نہیں تھی وہ لوٹا تو اسکی توقع کے عین مطابق بارات کی وجہ سے ایک گھر میں ہلچل اور افراتفری مچی ہوئ تھی وہ آرام سے اپنے کمرے میں گھس گیا اور اسنے سوچ لیا تھا اگر شہروز بھیونے پوچھا تو وہ یقیناً کوئ بھانا بنا کر ٹال دے گا۔

وہ سکون سے فریش ہونے چلا گیا تھا۔

بارات کا فنکشن بھی شاندار تھا یہ فنکشن حال میں ارینج ہوا تھا جہاں آج وریشہ کی فیملی بھی تھی اور معاذ نے صرف وریشہ کے لیے آج اسکی فیملی کو انوائیٹ کیا تھا اور اس میں احمر اسکی امی اور اسکی بہن تھیں۔

بہت لوگ تھے انکے جاننے والے دوست احباب رشتے دار سب۔۔۔ارتاش فائق معاذ تار کیطرح بلکل سیدھے ہو چکے تھے جیسے ابھی عمرہ کر کے لوٹیں ہوں اور دارہ تو اسطرح تھا کہ حاجی ہی وہ ہے اور اگر کوئی اس سے گانوں کی بھی بات کرے گا تو استغفار پڑھے گا وہ وائیٹ کرتا شلوار پر ڈارک مہرون شال شانے پر ڈالے امی کے ساتھ حال میں داخل ہوا تو آج اسکی بیگم محترمہ ریڈی پہلے سے تھیں ارتاش اور سوہائے بھی وہیں تھے جبکہ عینی اور وریشہ ابھی پارلر میں ہی تھیں۔۔۔

جنھیں سعد نے ہی لانا تھا اور وہ خود سے لینے چلا بھی گیا تھا دارہ نے بہارے کی جانب دیکھا وہ آج بھی بے پناہ حسین لگ رہی تھی مگر چہرہ اترا اترا سا تھا جس سے اسکی طبعیت اور تھکاوٹ کا اندازا ہو رہا تھا

بہارے نے ڈارک مہرون کلر کی لونگ شرٹ اور تنگ کیپری پہنا ہوا تھا جبکہ دوپٹہ سائیڈ پر ڈالے وہ زیوارات سے لدھی اسکی دولہن ہی لگ رہی تھی

مگر چہرے پر تھکاوٹ کے آثار کے ساتھ ساتھ کچھ بے زاری بھی تھی اور وہ چیئر پر بیٹھی تھی۔

اسے دیکھنے کے باوجود اسکے پاس نہیں آئی تھی۔

اسکی طبعیت خراب ہو رہی تھی اسنے دارہ کو کی کالز کیں تھیں مگر دارہ نے کال پیک نہیں کی تو تھوڑی دیر سو کر وہ فنکشن میں آ گئی مگر یہاں آتے ہی گیدر رنگ سے پھر سے اسے الجھن متلی سی ہونے لگی تھی۔

امی نے بہو کی جانب دیکھا لیکن اس سے پہلے وہ بڑھتی کہ دارہ اسکے پاس آیا اسکا چہرہ سب کے سامنے چھو کر دیکھا وہ بلکل ٹھنڈی ہو رہی تھی اسنے اپنے شانوں سے وہ شال اتار کر اس کے گرد لپیٹ دی بہارے اسی کی جانب دیکھنے لگی۔

کچھ کھایا ہے تم نے" وہ فکر مندی سے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے پوچھنے لگا آج کافی سنجیدہ اور سوبر لگ رہا تھا۔

بہارے نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا کوئ نہیں جانتا تھا کتنا اچھا لگا تھا اسکا یہ انداز کہ اسے پرواہ تو پہلے بھی کسی کی نہیں ہوتی تھی اور وہ کیسے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اسکی جانب اپنی پوری توجہ دیے اس سے سوال کر رہا تھا۔

کیا کھانا ہے "لاڈ سے پوچھا تھا امی مسکرا دیں وہ تو بہت خوش ہوتیں تھیں دارہ کی بہارے پر توجہ سے مگر کل والی حرکت سے ناراض وہ اب بھی تھیں۔۔۔

سب ہی دیکھ رہے تھے بہت سارے مہمان تھے جوان دونوں کے شاندار کپل کو رشک بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

اور شاید بہارے کے نصیبوں پر بھی حیران تھے۔

سٹریٹ فوڈ" بہارے نے اٹھلا کر کہا۔

ٹوٹنکی کر رہی تھیں" وہ آنکھیں گھما کر بولا۔۔۔

مجھے تو سٹریٹ فوڈ ہی کھانا ہے کر لیں جو مرضی" وہ بولی اور بلکل اسکے بازؤں کے حصار میں ہو گئ دارہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

نفی میں سر ہلاتا سامنے دیکھنے لگا وہ کل کی نسبت آج کافی سنجیدہ لگ رہا تھا اور وہ تو یوں ہی اچھا لگتا تھا ایک وقار سے۔

جبکہ دارہ کے ساتھ ساتھ معاذ ارتاش اور فائق بھی۔

فائق کی بھاگ دوڑ ہی الگ تھی دولہن بھی اچکیں تھیں اور دونوں ہی بلا کی خوبصورت لگ رہیں تھیں معاذ کا بس نہیں چل رہا تھا گھونگھٹ الٹ دے اور اسکے چہرے کا کھل کر دیدار کرے۔

مگر بلال آج بھی غائب تھا رامین کا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔

وہ لڑکی صبر کرتے کرتے یہاں تک تو پہنچ گئی تھی نکاح تو بلال اور عینی کا ہی ہونا تھا تو بلال کو کہاں سے لاتی۔

ہال مکمل مہمانوں سے بھر گیا تھا۔

عینی تنہا برائیڈل روم میں تھی۔

جبکہ سوہائے اسکے پاس تھی اور جب وقت چڑھنا شروع ہو گیا کہ نوبت کھانا لگانے پر آگئی تو جیسے سب کے چہروں کے فکر سے رنگ اڑ گئے تھے۔

معاذ عینی کے پاس کھڑا تھا۔

وہ احمد چاچو کو دیکھ رہا تھا جو مسلسل کال ملا رہے تھے

یعنی چاچو آپکے بیٹے نے میری بہن کو بھری محفل میں ذلیل کر دیا" وہ ایکدم غصے سے بولا۔

معاذ حالات تمھارے سامنے ہیں میں کب سے اسے ٹرائے کر رہا ہوں وہ صبح تک گھر میں اپنے کمرے میں تھا" احمد پریشانی سے بولے۔

فائق بھی وہیں اگیا بہارے بھی وہیں کھڑی تھی لیکن آج جب پوری فیملی اکٹھی کھڑی تھی دارہ ایکطرف خاموشی سے کھڑا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا نہ ہی وہ ان لوگوں کے معاملات میں بولا اور نہ ہی دلچسپی لی۔

لیکن جب فائق پر نگاہ گئی تو اسکے دماغ میں ایک بات آئی تھی۔ معلوم نہیں وہ سب اس بات کا کیا ری ایکشن لیتے۔۔

آپ یہ سب کہہ کر چاچو ہاتھ نہیں اٹھا سکتے آپکا بیٹا تھا رشتہ آپ لوگ لائے تھے اور اس رشتے کی ضد بھی آپ لوگ کو ہی تھی۔" معاذ تو ہتھے سے ہی اکھڑا

ہم آپ لوگ کا لحاظ کیے جا رہے ہیں اور یہاں وہی حال ہے مجھے اور میرے باپ کو ذلیل کر رہے ہیں" وہ آنکھوں میں اگیا تھا۔

احمد کچھ کہہ نہ سکے

معاذ "ابا جی بھی بولے

ابا جی آپ ہی بتا دیں کیا دوبارہ اپنی دولہن بنی بہن کو اٹھا کر لے کر جاؤں یہاں سے یہ جو باہر لوگ بیٹھیں ہیں یہ کیا کیا باتیں بنا رہے ہیں کہ نکاح نہیں ہوا لڑکا نہیں آیا کیوں نہیں آیا کیا لڑکی کو پسند نہیں کرتا تھا یہ زبردستی شادی ہو رہی تھی واٹ دا ہیل۔" وہ چیخا تو فیضان نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا وریشہ اسے سہمی سہمی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

نہیں بابا ہٹ جائیں پلیز میری سمجھ میں یہ نہیں ارہا جب وہ راضی نہیں تھا تو بات کو یہاں تک لائے ہی کیوں" وہ دھاڑا۔۔شدید غصے میں تھا۔

غصہ کرنے کا کوئ فائدہ نہیں ہے لڑکی کی عزت کا سوال ہے اگر بلال دو ٹکے کا نکلا ہے تو اسکو اسی اوقات پر رہنے دو۔۔۔

عینی سے نکاح فائق کرے گا" دارہ کی آواز اور مظبوط سنبھلے ہوئے الفاظ پر" سب نے مڑ کر دیکھا۔

بہارے بھی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

کسی نے بھی فائق اور عینی کا نہیں سوچا تھا ایکدم سب چپ ہو گئے۔

فائق نے دارہ کی جانب دیکھا۔

دارہ نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔

اور فائق ایک لفظ نہیں بول سکا وجہ یہ نہیں تھی وہ اختلاف نہیں کر سکتا تھا وجہ یہ تھی کہ وہ بھی اختلاف کرتا تو کیا ہوتا یہاں پھر کیسے اور کہاں سے لاتا وہ بلال کو اسنے ہر جگہ چھان مارا تھا مگر ایسا لگتا جیسے اسے آسمان نگل گیا ہو کہاں

جاتا کیسے کرتا اور روتی بلکتی ماں اور شرمندگی سے سرخ پڑتے باپ کو دیکھ کر وہ رشتوں کی ڈوریوں میں ایسا الجھا کہ ایک لفظ بھی منہ سے نکال نہیں سکا۔

رامین نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روتے ہوئے عینی کے ساتھ بیٹھا دیا۔

جبکہ وہ بت بنی بیٹھی تھی شاید ان دونوں کے لیے کوئی تیار نہیں تھا مگر یہاں مجبوری بہت سخت تھی۔

سب کی خاموشی دیکھ کر دارہ نے ہی ارتاش کو کہا کہ وہ نکاح خواہ کو بلا لائے اور ارتاش نکاح خواہ کو لے آیا تو اگلے دس منٹ میں وہ لڑکی جو مسز بلال بننے والی تھی اور سارے خواب بلال کے لیے بن رہی تھی وہ مسز فائق بن گئی تھی ایک نیا شخص اسکا لائف پارٹنر بن گیا تھا۔

جس کو نہ سوچا نہ کبھی چاہا نہ اسکے لیے جزبات محسوس کیے نہ خواب

بنے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فائق اور عینی کی شادی سب کے لیے حیرت انگیز تھی دونوں کا نکاح ہو چکا تھا لوگ باتیں بنا رہے تھے کہ ہر شادی میں کوئی نہ کوئی تماشہ لگتا ضرور تھا۔ جبکہ معاذ کو نہ جانے کیوں یہ رضامند نہیں تھا۔۔

اسے شدید غصہ چڑھ رہا تھا ایک نہیں تو دوسرا بیٹا رامین چچی نے پیش کر دیا اور اسکے ماں باپ اتنے کمزور ہو گئے کہ بنا احتجاج کے ان دونوں کا نکاح کرا دیا وہ بنا کچھ کھائے پیے یہ کسی سے بات کیے ایک طرف وریشہ کا ہاتھ تھاما اور اپنی بہن کا دوسری طرف ہاتھ تھام کر وہاں سے نکلتا چلا گیا نہ عینی اسپر بھاری تھی اور نہ ہی وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھا۔۔۔۔سب کے ساتھ اچھا میٹھا پیارا بن بن کر آج یہ نوبت آگئی تھی وہ وہاں سے جا چکا تھا فائق اب بھی خاموش تھا۔

تم نے بہت اچھا کام کیا ہے اور دیکھنا تم لوگ بہت خوش حال زندگی گزارو گے" وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا اسے سمجھانے لگا۔

ایسی زندگی جس میں میری بیوی میرے بھائی سے محبت کرتی ہو" وہ بولا دارہ ایک پل کے لیے چونکا اور گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

شوہر بیوی کے ہر رخ کو بدلنا جانتا ہے اور وہ بدلنے کی طاقت اور صلاحیت بھی رکھتا ہے اگر وہ درست انداز میں کرنے کی کوشش کرے" وہ بولا۔

بکواس ہے یہ سب" وہ بھڑک کر کہتا اسکا ہاتھ جھٹک کر خود بھی چلا گیا۔

فائق" وہ پیچھے سے آواز لگانے لگا مگر وہ سنے بنا گیا تھا۔

دوسری طرف سوہائے بار بار رو رہی تھی آخر ان سب کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے اسکے ساتھ بھی یہ ہی ہوا اور اسکی بہن کے ساتھ بھی انکی عزت عزت ہی نہیں پہلے انھوں نے سوہائے کو ذلیل کر دیا اور اب دارہ نے عینی کو۔ آخر کیا ہے یہ سب فرزانہ کی طبعیت خراب ہو گئی تھی اسکا بلڈ پریشر ہائی تھا جبکہ فیضان صاحب کے ساتھ ارتاش جو بمشکل ہی کبھی فرزانہ سے بات کرتا تھا اسے سنبھال رہا تھا اور اسنے سوہائے کو بھی جھڑک دیا تھا۔

بیچ میں کھڑی روتی رہنا کوئی سینسیبلیٹی نہیں ہے تم میں" وہ بھڑک کر بولا تو وہ آنسو صاف کرتی آگے آئی اور اپنی ماں کے ہاتھ پکڑ لیے جو ٹھنڈے برف ہو رہے تھے۔

امی کو گھر لے چلیں ارتاش" اسنے کہا تو ارتاش نے فیضان چچا کو ہٹنے کا کہا اور سوہائے اور ارتاش فرزانہ کو لے کر چلے گئے۔۔

باقی سب بھی رفتہ رفتہ جانے لگے تھے کھانے کے بعد حال تو پہلے ہی خالی ہو رہا تھا وہ لوگ بھی اپنے گھر کو لوٹنے لگے۔

جناب کیوں رویا جا رہا ہے" بہاتے کے گال پر پھیلے آنسو صاف کرتے وہ بڑے لاڈ سے بولا تھا۔

دارہ پلیز گھر چلتے ہیں نہ ابا جی بہت غم میں ہیں مجھے ابا جی کے پاس جانا ہے"۔

وہ چیئر پر بیٹھی تھی جلدی سے اٹھی

دیکھو تمھاری پہلے طبعیت ٹھیک نہیں ہے اور تمھارے گھر والوں کی یہ نوٹنکی دو دن چلے گی وہ تو پھر ٹھیک ہو جائیں گے تم اپنی طبعیت پر فوکس کرو اور گھر چلو۔"

ہاں جی۔۔۔بیٹا جی ٹھیک کہہ رہے ہیں باقی سب دنیا میں نوٹنکی ہیں سوائے آپکے "امی کا تڑپتا بھڑکتا طنز آیا تو وہ ایکدم مڑا اور چپ ہو گیا۔

امی پلیز میں چلی جاؤں ابا جی کے پاس" بہارے کو ابا جی کی زیادہ فکر تھی دارہ اگر ایک لفظ بھی بولتا تو شاید یہاں حال میں ہی شامت اجانی تھی اسکی تبھی خون کا گھونٹ پیتا رہا۔۔۔

نشرہ اور شہروز بھی جانے لگے تھے

"ٹھیک ہے بیٹا تم جاؤ آرام سے اس وقت سب کو تمھاری ضرورت ہے امی نے کہا تو بہارے اٹھ گئی اور شہروز اور نشرہ کی گاڑی میں بیٹھ گئی دارہ کی جانب نہ ہی اسنے دیکھا نہ توجہ دی اور نہ ہی اسکی طرف کوئی فوکس تھا۔

دارہ کی پیشانی پر یکدم کئی بل پڑ گئے اسنے بہارے کی جانب اسکے بعد نہیں دیکھا۔

جو گاڑی میں بیٹھ کر اسی کیطرف دیکھنے لگی تھی مگر ذہن ابا جی کی بھیگی آنکھوں میں اتنا بے بس ہو گیا تھا وہ اسکی جانب توجہ دے نہیں پائی اور انکی گاڑی بھی چلی گئی

پیچھے امی دارہ اور صفدر تھے۔

چلیں امی "دارہ آگے بڑھا اپنی غلطی سے وہ اور کس دن تک بھاگتا اسے اپنی ماں کے بنا رہنا نہیں آتا تھا اگر وہ اسے مارتیں پیٹتیں جو بھی کرتیں اسے قبول تھا۔

تم مجھ سے بات نہ ہی کرو چلو صفدر "امی ذرا غصے میں کہہ کر چلیں گئیں دارہ پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

اسے لگا وہ اسکی گاڑی میں بیٹھیں گی مگر وہ گارڈ اور صفدر کے ساتھ بیٹھ کر گھر کے لیے نکل گئیں

اسکا دل بے ساختہ شدت سے تڑپ اٹھا۔۔

اسمے گاڑی ریورس کی اور خود بھی گھر کے لیے روانہ ہوا۔

ابا جی میں بلال کو عاق کرنا چاہتا ہوں" احمد صاحب بولے۔

جبکہ ابا جی نے انکیطرف دیکھا اور گھیرہ سانس بھرا۔

شاید وہ میری بچی کے قابل نہیں تھا" وہ بولے تو سب ہی جو وہاں موجود تھے چپ رہ گئے۔

آخر کب تک ابا جی مرد عورتوں کے ساتھ یہ کھیل تماشا لگا کر رکھیں گے۔

کیونکہ مردوں کو پکڑنے والا کوئ نہیں اگر یہ کام عورت کر دیے تو دست گریباں ہو جائیں گے عزت غیرت پر بات بن جائے گی۔

اسکی شکل دوبارہ دیکھنے پسند نہیں کریں گے میری بہن اگر بھاگی ہوتی تو اسوقت اسے گالیاں دی جاتی عزت غیرت کے نام پر اس محفل میں وہ جوش ہوتا دیکھنے لائق "

وہ اچانک بھڑکتا واس اٹھا کر زمین پر مار چکا تھا اسکا یہ بھڑکنا یہ غصہ سب جائز تھا وریشہ سہمی سہمی نظروں سے اوپر سے یہ سب دیکھ رہی تھی وہ دولہن بنی آج اس سے واقعی ڈر چکی تھی۔

جبکہ اسکی بہن دولہن بنی بت بنی کمرے میں بیٹھی تھی۔

تم کیا چاہتے ہو "ابا جی نے اسکی جانب دیکھا

اس گھر میں بلال کبھی دوبارہ داخل نہیں ہوگا۔ "اسنے جیسے مظبوط لہجے میں فیصلہ سنایا۔

فائق نے معاذ کی شکل دیکھی

ک۔۔۔کوئی مجبوری۔۔ہو۔۔ہوسکتی ہے "رامین نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بیٹے کی حمایت کرنی چاہی۔

بھاڑ میں گئ یہ مجبوری میری بہن چچی ٹکے کی لڑکی نہیں ہے اور میں نہیں مانتا

" دنیا میں کوئ بھی لڑکی یہ رویہ یہ سلوک ریزرو کرتی ہے

آپ اسکی ماں ہیں تو عینی کی ماں نہیں میری ماں کمرے میں مدہوش پڑی ہے

باپ منہ چھپائے نہ جانے کہاں ہے اور آپ اپنے بیٹے کا ڈیفنس کر رہی ہیں

کاش کاش آپکے ہاں بھی کوئ لڑکی ہوئ ہوتی تو آپ کو انداز ہوتا کہ یہ دکھ کیسا

ہے"

وہ چلایا جبکہ ارتاش نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ابے نہیں یار نہیں۔۔۔یہ غلط ہے کسی بھی رشتے کا جنم گلا گھونٹ گھونٹ کر

کیوں کیا جائے کیوں بے عزت ہوتی ہیں لڑکیاں۔۔۔۔

آخر مجھے سمجھ نہیں آتی ماں باپ کی مرضی میں راضی ہو کر بھی انجام یہ

ہوتے ہیں"

تمھیں لگتا ہے فائق کوئی نادانی یہ حق تلفی کرے گا ہماری عینی کے ساتھ "

ارتاش نے سمجھانا چاہا کہ جو اسکی بہن کو اب ملا ہے وہ سب سے بہترین ہے

۔۔۔۔

لیکن اپنا گلا تو وہ اپنے ہاتھوں سے گھونٹے گا اور میری بہن فالتو نہیں تھی

" ارتاش کہ ایک بھائی نے نہیں بنا تو دوسرا اور نہ یہ کوئی فلم چل رہی ہے۔

وہ قابو میں ہی نہیں ارہا تھا۔

چپ ہو جاؤ معاذ "ابا جی کی آواز ابھری۔

جو تم کہہ رہے ہو ویسا ہی ہو گا آج کے بعد بلال اس گھر میں قدم نہیں رکھے گا

اسنے اگر نہیں کرنی تھی شادی تو کھل کر اقرار کرتا

اور ہم مانتے ہیں اسنے انکار بھی کیا تھا مگر اسطرح کی خاموشی کر کے ساری

شادی میں بارات میں بھاگ جانا ناانصافی تھی جو عینی کے ساتھ ہوئی۔

اب سب اپنے اپنے کمروں میں جاؤ۔۔۔۔

اور عینی کو فائق کے کمرے میں بھیج دو میں نہیں چاہتا وہ بچی بلال کے بارے

"میں مزید سوچے

کہہ کر فیصلہ سنا کر اباجی اٹھ گئے جبکہ بہارے جلدی سے انکی طرف بڑھی اور انکو سہارا دیا اور وہ دونوں اباجی کے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

فائق کو سخت احتجاج تھا ان سب باتوں میں کہانی کے ایک رخ کا فیصلہ ہوا تھا دوسرے کا نہیں اول تو جب بلال انکار کر چکا تھا تو اسپر زبردستی کیوں تھوپا گیا عینی کو۔۔۔اور وہ اپنی رضامندی سے یہ جاننے کے باوجود کے بلال بہارے میں انٹرسٹیڈ ہے کیوں کیوں اسنے شادی کے لیے حامی بھری اس دن ہی توقع فائق کو پوری شادی میں تھی۔

اپنے گریباں میں جھانکے بنا یہاں فیصلے سنا دیے گئے تھے وہ کچھ بھی بولے بنا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

جبکہ ارتاش نے معاذ کا شانہ ہلایا۔۔۔

ریلکس ہو جاؤ معاذ فائق کو ہم سب جانتے ہیں بہترین لڑکا ہے خاص کر عینی کے لیے یہ وقتی ہمیں کچھ سمجھ نہیں ارہی آگے جا کر یہ رشتہ ضرور پروان چڑھے گا جیسے اب تک بڑوں کے فیصلوں میں برکتیں دیکھیں ہیں تم یقیناً اس فیصلے میں بھی برکت دیکھو گے "ارتاش کے الفاظ نے معاذ کی بے چینی تو دور نہیں کی مگر وہ خاموش ہو گیا تھا۔

رابعہ نصرت عینی کے پاس آئے وہ اب بھی ویسے ہی بیٹھی تھی

اور ان لوگوں نے اس سے بات کرنا چاہی مگر اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

وہ اسے اٹھا کر نیچے لے آئے اور وہ کسی روبوٹ یہ بے جان گڑیا کیطرح جہاں وہ لے جانے لگے انکے ساتھ چل دی۔۔

سوہائے مسلسل رو رہی تھی اسکی ہمت نہیں ہو رہی تھی اپنی بہن کو یوں دیکھے چہکتی ہوئی سی وہ لڑکی کیسے آج بت بنی ہوئی تھی۔۔۔

ریلکس "ارتاش نے اسے بھی بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا اور کمرے کی جانب لے آیا۔

اسنے چند چھٹیاں لیں تھیں اب اسکی چھٹیاں ختم ہو گئیں تھیں اور کل سے اسے دوبارہ جوائن کرنا تھا اور وہ کافی تھکا ہوا تھا مگر سوہائے کا رونا بند نہیں ہو رہا تھا

ہم بہن بھائی کتنے بد نصیب ہیں ارتاش" وہ چہرے پر ہاتھ رکھے رونے لگی

ارتاش کچھ نہیں بولا اسکی جانب دیکھتے وہ اپنی گھڑی والٹ اور کچھ سامان جیب سے نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھنے لگا۔

ہم میں سے کسی کا سکھ ہمارے ماں باپ نے نہیں دیکھا۔۔۔

بہت بڑا ظلم کیا ہے بلال بھائی نے بہت بڑا" سوہائے غصے سے بولی

ظلم تو فائق کے ساتھ بھی ہوا ہے" ارتاش بولا۔

"مرد یہ سب سہہ لیتے ہیں عورتیں نہیں سہہ پاتیں

کیوں مرد انسان کے بچے نہیں ہوتے یہ انکا وجود مٹی سے نہیں لوہے سے بنایا جاتا ہے" وہ شانے آچکا کر ایکدم بولا۔

زیادتی ہمیشہ مرد ہی کرتا ہے "سوہائے غصے سے بولی

عورت صرف خود ترسی کا شکار ہوتی ہے نہ ہی وہ اپنے پیار کے لیے سٹینڈ لے سکتی نہ ہی وہ کھل کر اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتی صرف ہمدردی چاہتی ہے جو " مرد اس سے کر لیتا ہے

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ "سوہائے کا چہرہ سرخ ہوا۔

یہ سچ ہے سوہائے عینی کو علم تھا کہ بلال بہارے میں انٹر سٹیڈ ہے وہ سیدھا سب کو یہ کہہ سکتی تھی کہ میں ایسے شخص سے شادی نہیں کروں گی زبردستی نہ کرتا اسپر کوئی کیونکہ اس گھر میں مردوں پر زبردستی فیصلے تھوپے جاتے ہیں عورتوں پر نہیں۔۔۔

کیوں بہارے پر زبردستی دارہ بھائی کا فیصلہ نہیں تھوپا تھا "سوہائے بھڑکی بھولومت بہارے نے دارہ کو خود چوائس کیا تھا اپنے لئے کیونکہ بلال کے ساتھ بھی تو سب راضی ہو چکے تھے پھر اسنے اپنی مرضی سے دارہ کو چن لیا

۔۔۔

مگر در حقیقت عینی کے دل میں خود سے بلال کے لیے جزبات تھے۔۔۔

ارتاش میری بہن پر الزام مت لگائیں" وہ شاید پہلی بار چیخی تھی اسپر۔

ارتاش چند لمحے اسکی جانب دیکھتا رہا۔

یہ سچ ہے جس سے تم تمہارا بھائی اور تمھارے گھر والے آنکھیں چرا رہے ہیں مجھے ایک بات بتاؤ اس سب میں فائق کہاں ہے اسکے جزبات اسکے احساسات کس نے فوکس کیا صرف اس میں کہ وہ بلال کا بھائی ہے تو وہ یہ سزا بھگتے گا۔۔۔

میری بہن سزا نہیں ہے" سوہائے کا لہجہ بھیگ گیا

میں اسے سزا بنا بھی نہیں رہا لیکن ٹھنڈے دماغ سے سوچو تو اس سب میں عینی کا بہت بڑا ہاتھ ہے اسے یوں سب جانتے بوجھتے نہیں کرنا چاہیے تھا۔

اگر وہ وقت پر فیصلہ لیتی تو فائق پر یہ ظلم نہ ہوتا اور یو نو واٹ سوہائے میں مانتا ہوں بلال نے بہت غلط کیا مگر ظلم بلال پر بھی ہو رہا تھا جبکہ انکار کر چکا تھا تو زبردستی کیوں کی جا رہی تھی اسکے ساتھ۔۔۔اور یہ کہا جا رہا ہے کہ کھل کر

اقرار کرتا تو جبکہ بھاگ گیا تو کھل کر اقرار کر لیا تو اب سب کو اس سے بھی مسلہ ہے۔۔۔

مجھے یقین نہیں ارہا مجھے سچ میں یقین نہیں ارہا" سوہائے نفی میں سر ہلانے لگی

۔

" ٹھیک ہے ریلکس کرو۔

نہیں" وہ ایکدم دور ہٹی

میں ایک ایسے شخص کے ساتھ کیوں رہوں جو مجھے میرے بھائی اور بہن کو

" ہی غلط سمجھتا ہے

سوہائے" ارتاش نے بھڑک کر اسکیطرف دیکھا۔

نہیں ارتاش آپ نے واضح کیا ہے میری اور میری فیملی کی اہمیت کیا ہے" وہ کہہ کر باہر چلی گئی جبکہ ارتاش خاموشی سے بند دروازے کو دیکھنے لگا۔؟

سوہائے سے اس چیز کی توقع وہ کبھی کر ہی نہیں سکتا تھا جو وہ آج کر گئی تھی۔

لیکن وہ اپنی مرضی سے گئی تھی۔

ارتاش بھی پلٹ کر واشروم میں چلا گیا جبکہ غصے سے اسکا دماغ پھٹنے کو تھا۔

وریشہ معاذ کے کمرے میں موجود تھی جہاں کئی بار پہلے بھی آئی تھی لیکن حادثاتی طور پر اور اب پوری طرح اس کمرے اور اس جگہ پر حق کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

معاذ ابھی کمرے میں موجود نہیں تھا وہ فرزانہ کے پاس تھا۔

جبکہ وہ تھک چکی تھی تبھی تکیوں سے ٹیک لگالی۔

مگر دل میں بہت گھبراہٹ تھی کیا اسکا غصہ کم ہوا ہوگا یہ ابھی ویسے ہی غصے میں ہوگا۔۔۔

ہاں وہ سب جائز تھا اسکا غصہ بجا تھا لیکن یہ سچ تھا وریشہ کو اسکے غصے سے خوف ارہا تھا بہت زیادہ۔۔۔

اچانک دروازہ دھڑ سے کھولا اور وہ کمرے میں داخل ہوا اور ریشہ ایکدم سیدھی ہو گی

معاذ نے سامنے بیڈ پر پھولوں سے سجی سیج پر اسکو دیکھا اور کمرے کو لاک لگا کر وہ اس کے پاس آیا اور اسکے سامنے بیڈ پر گیر گیا۔۔۔

وریشہ اسی کی جانب دیکھ رہی تھی جو آنکھیں بند کیے دونوں ہاتھ کھولے لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔

اچانک معاذ نے آنکھیں کھول کر اسکیطرف دیکھا تو وریشہ سٹپٹا گئ۔۔۔۔

چینج کیوں نہیں کیا تم نے اب تک "سخت لہجے میں سوال کیا۔

یعنی وہ اب بھی غصے میں تھا۔

و۔۔وہ میں میں چینج کر لیتی ہوں" وہ جلدی سے اٹھ گئ۔

اسکی چوڑیوں کی اور پائل کی چھن بھن کمرے میں گونج گئ۔

وہ اٹھی اور ڈریسنگ کے سامنے اگئ

نہ جانے اسکے ہاتھ پاؤں کیوں کانپ رہے تھے وہ ایک ائیر نگ نکالنا چاہ رہی تھی کانپتے ہاتھوں سے ائیر نگ نہیں نکل رہا تھا۔

اور بے ساختہ اسکی آنکھیں بھیگ گئیں وہ رونے لگی۔

کیا بچپنا ہے یہ "وہ وہیں سے لیٹے لیٹے چلایا تھا۔

اور وریشہ اچھل ہی پڑی ائیر نگ نکل کر زمین پر گیر گیا۔۔

بچی نہیں ہو جو بلاوجہ رو رہی ہو "وہ اٹھ کر اسکے سامنے اگیا

ائیر۔۔ائیر نگ نہیں نکل رہا تھا۔" وہ صفائی دینے لگی۔

تو اس میں رونے والی کیا بات تھی "وہ سرد لہجے میں بولا اور ہاتھ بڑھا کر اسکا دوسرا ائیر نگ اتار دیا ماتھے کی بندیا اور گلے میں پہنا سیٹ بھی خود سے اتار کر ساتھ پھینک دیا۔

وریشہ چپ چاپ کھڑی تھی۔۔

اب یہ آنسو نہ نکلے "اسنے اسکی پلک پر سے آنسو اٹھا کر جھٹک دیا جبکہ لہجے میں اب بھی سختی تھی۔

اسکی ناک کی نتھ وہ اتارنے لگی کی آنسو تھے جو اسے رونے پر مجبور کر رہے تھے مگر وہ سامنے جن کی طرح کھڑا تھا۔۔۔

اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک نتھ نہیں نکال پا رہی اور میری سیج سجائے بیٹھی تھی" وہ طنزیہ لہجے میں بولتا۔۔۔

اسکے ناک سے نتھ اتار گیا جبکہ اسطرح اتارنے پر ایکدم اسکے ناک پر لگی تھی اسکے منہ سے آہ نکلی مگر معاذ نے پھر بھی توجہ نہیں دی وہ سب کا غصہ اسپر نکال رہا تھا۔۔۔

معاذ نے خود ہی اسکا دوپٹہ جو کی پنوں سے بندھا ہوا تھا اتارا اسکے بالوں کو ہیئر سٹائل سے آزاد کیا۔

جاؤ چینج کرو" اور پھر کہہ کر وہ خود بھی ڈریسنگ روم میں چلا گیا ماتھے پر کی بل تھے۔۔۔

وریشہ واشروم میں چلی گی اور اندر جا کر جی بھر کر رو دی

اسکا کیا قصور تھا اس سب میں وہ اسکے ساتھ ایسا رویہ کیوں کر رہا تھا" لیکن جواب اسکے پاس نہیں تھا۔۔۔

تقریبا پینتالیس منٹ لگ گئے تھے اسے واشروم میں۔

روتے روتے غم مناتے اور جب اسنے اپنے کپڑے تلاشے تو کپڑے لانا تو وہ بھول چکی تھی۔

اسے مزید ڈر لگا اتنی دیر بعد وہ ایسے ہی باہر نکلے۔۔۔

وہ ہمت کرتی ڈوران لاک کر گئ۔۔۔

معاذ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

وہ مرے مرے قدموں سے سوں سوں کرتی الماری میں سے کپڑے لینے لگی جو پہلے ہی سیٹ کرا دیے تھے"

کپڑے لے کر وہ دوبارہ واشروم میں چلی گئ اور اگلے دس منٹ میں وہ باہر تھی۔

باتھروم میں گھنٹہ لگاتی ہو چیزیں تم سے تمھاری اترتی نہیں ہاتھ تمھارے کانپتے رہتے ہیں کیا فضول حرکتیں کر رہی ہو وریشہ تم "وہ چیڑ کر اسکی جانب دیکھ کر بولا۔

م۔۔۔میں سوری "وہ سر جھکائے بولی۔

اب سونا ہے تم نے یہ ساری رات یہ لائیٹس میرے سر پر چلے گی "وہ بھڑکا

۔

ج۔۔۔جی "اسنے جلدی سے لائیٹس بند کی اور سمجھ نہیں آیا کہ بیڈ پر اسکے پاس سونا تھا یہ کہیں اور۔۔۔۔

بھیگی بھیگی پلکوں سے وہ ہلکی روشنی میں اسکو دیکھنے لگی۔

وریشہ "دانت پیس کر جیسے وہ بولا تھا میری برداشت کی ویسے بھی حد ہو چکی ہے میرا مزید دماغ نہ خراب کرو "وہ چیخا

م۔۔میں کیا کروں "بے ساختہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

معاذ اٹھ کر بیٹھ گیا

آنکھوں پر ہاتھ رکھے وہ اس سے پیٹھ موڑ کر رو رہی تھی۔

ادھر آؤ" سائیڈ لیمپ کی روشنی میں وہ اپنے سلیپنگ سوٹ میں تھا۔

اور شاید اس گھر میں وہ ہی سلیپنگ سوٹ پہنتا تھا اور نہ ہی اسے سونے کی عادت تھی

اسکے سلیپنگ ڈریس کی دوریاں کھولیں تھیں جس سے اسکا چوڑا سینہ واضح تھا۔

وریشہ اگر بات نہ مانتی تو اور کیا کرتی تبھی سوں سوں کرتی اسکی جانب چل دی اور کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی۔

معاذ نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی جانب کھینچا اور بس گڑیا کیطرح اٹھا کر اپنے بے حد نزدیک اپنی گود میں بیٹھا لیا

وریشہ کی آنکھیں پھٹ سی گئیں اسکی اتنی قربت پر۔۔۔۔

میرے کمرے میں رہنے کے دو اصول ہیں"۔

جنھیں تمھیں فالو کرنا ہو گا ورنہ کمرے سے باہر" وہ سنجیدگی سے بولا۔

وریشہ ہونٹ کاٹنے لگی جو سائیڈ لیمپ کی روشنی میں سرخ ہو رہے تھے اسکے کاٹنے سے۔

پہلا اصول تم اس کبرڈ میں دیکھو گی تمھارے ایک سے بڑھ کر ایک نائیٹ سوٹ ہیں اور کل سے تم اس بات کا خیال رکھو گی کہ سوتے وقت روزان میں سے کوئی بھی پہن لو نائیٹ سوٹ کے بنا کمرے میں سونے نہیں دوں گا ورنہ سٹور روم کی سخت زمین پر سونا چاہتی ہو تمھاری اپنی چوائس ہے۔۔۔

اور دوسرا اصول نہ میں خود رات بھر سوتا ہوں نہ کسی دوسرے کو سونے دیتا ہوں تو تمھیں عادت ڈالنی ہو گی میرے ساتھ جاگنے کی اور موویز دیکھنے کی۔

ان دو اصولوں پر عمل کرنا پڑے گا تمھیں اور ایک اور بات یہ رونا دھونا اپنے گھر چھوڑ کر آتی میرے پاس اکر یہ سب نہیں چلے گا تمھیں مجھے سہنا پڑے گا برداشت کرنا پڑے گا اور میں فلحال سخت ڈپریس ہوں تبھی مجھے سونا ہے ویسے بھی رات کے تین بج رہے ہیں مزید تمھارے حلق سے آواز نکلی تو دبا

دوں گا" اسنے اسے سائیڈ پر لٹایا اسپر کمبل درست کیا اور اپنی بانہوں میں جکڑ کر اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر وہ آنکھیں بند کر گیا۔

الجھن تو بہت ہو رہی تھی اسکے ڈریس سے مگر اس وقت وہ مزید بحث کے بجائے صرف سونا چاہتا تھا۔۔۔

جبکہ اسکا سلک کا نائیٹ سوٹ تھا کپڑے کی نرمائی اور اسکا کھلا کشادہ سینا وریشہ چھپ گئی تھی اس میں۔

لیکن ایک لفظ بھی بول نہ سکی۔

شاید وہ اس سچویشن کو ہینڈل نہیں کر پا رہی تھی جبکہ معاذ اسکے لیے نیا نہیں تھا بس ایسا ہی تھا کبھی کچھ تو کبھی کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ واشروم سے باہر نکلا تو بیڈ پر عینی کو دیکھ کر نہ جانے کیوں سر میں شدت کا درد اٹھا۔۔۔

دل تو کیا کمرے سے ہی نکل جائے کیونکہ فلحال وہ اسکا سامنا کرنے کو تیار نہیں تھا۔

لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں تھا۔

اور بھاگ کر کیا کر لیتا اس سب کا سامنا کرنا اسکی مجبوری تھی عینی خاموش بیٹھی تھی۔

وہ اسکے سامنے آگیا سچویشن ایسی تھی کہ دل کیا ہی نہیں کچھ بولنے کا۔۔۔۔

فریش ہو جاؤ۔۔۔بس اتنا ہی بولا سکا تھا وہ "عینی نے اسکی جانب نگاہ گھما کر" دیکھا۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے طلاق دیں اور اس کمرے سے فارغ کریں" وہ بولی بنا لچک کے لہجے میں ذرا بھی گنجائش نہیں تھی فائق نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

دماغ درست ہے تمھارا" وہ بولا۔

جی بلکل درست ہے مجھے طلاق دیں تین بار ہی تو کہنا ہے کیا فرق پڑے گا مگر

" میں آپ سے نہ شادی کرنا چاہتی تھی اور نہ اپکے ساتھ رہنا چاہتی ہوں

وہ دوٹوک بول رہی تھی۔

عینی میں بے حد تھک چکا ہوں اس ڈرامے سے جس میں میرا قصور بھی کوئی نہیں ہے لیکن سزا مجھے مل چکی ہے اب مزید مجھے پینک مت کرو" وہ اٹھ گیا اسکے پاس سے۔۔۔

اچھا میں سزا ہوں تو جلدی جان چھڑا لیں جیسے آپکے بھائی نے بھاگ کر جان

" چھڑالی کم ضرف لوگ ہیں آپ آپکا بھائی اور آپکے ماں باپ

وہ بھڑکی اپنا سارا غم غصہ اسپر نکال رہی تھی۔۔۔

شیٹ آپ" وہ غصے سے بولا مگر عینی کے انداز میں ذرا بھی خوف نہیں آیا تھا۔

قصور تمھارا ہے نہ میرا نہ ہی میرے ماں باپ کا۔

" تمھیں بلال سے شادی کرنے کا دورہ پڑا تھا

مجھے دور اپڑا تھا آپکی ماں رشتہ لے کر آئی ہی کیوں تھی" وہ چیخی۔

ساری دنیا کے سامنے میرا تماشہ بنا دیا اور اب آپ ڈیفینڈ کر رہے ہیں اپنے گھر والوں کو"

تو کیا کروں بتاؤ مجھے میں خود بھی تمھارے ساتھ رہنا نہیں چاہتا لیکن یہ فقت میری مجبوری ہے" وہ اپنا گریبان چھڑا گیا ٹھیک ہے ابھی اسی وقت اس مجبوری سے جان چھڑائیں میرا دم گھٹ جائے گا آپکے کمرے میں" وہ چلائی

۔

فائق خاموش ہو گیا۔۔۔

پورے گھر میں تمھیں صرف میں ملا تھا اپنی بھڑاس نکالنے کے لیے" وہ بھی غصے سے بولا۔

مجھے طلاق چاہیے" وہ سنجیدگی سے پھر سے بولی۔

اپنا دماغ نہ درست کرلو زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے اپنی خوشی سے تمھارے ساتھ اس کمرے میں موجود نہیں ہوں محبت کرو تم محبت کرے بلال بھگتنا پڑے فائق۔۔۔۔پاگل کانچ" وہ رک گیا

میں نے نہیں کہا میرے سر پر آپ یہ احسان رکھیں میں کہہ تو رہی ہوں مجھے " طلاق دیں

بس بہت ہو گئی ہے" فائق بھڑکا

چلی جاؤ یہاں سے" وہ غصے سے بیڈ کی جانب اشارہ کرتا بولا مگر عینی پر تو جیسے جن جنات چڑھ گئے تھے وہ فائق کا جینا حرام کر دینا چاہتی تھی جیسے وہ دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگی

یہ کیا ڈرامہ لگا رہی ہو تم" فائق نے ایکدم اسکا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچا اور دروازہ پھر لاک کر دیا۔

ابھی اسکا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھا کہ عینی نے جھٹکے اپنے ہاتھ آزاد کرالیا۔

مسٹر فائق یہ بات واضح ہے کہ مجھے آپکے ساتھ ایک لمحہ بھی نہیں گزارنا بہتر ہو گا مجھے طلاق دے کر یہاں سے جانے دیں ورنہ آپکی زندگی حرام کر دوں گی میں" وہ چلائی

جبکہ فائق کی بس ہو چکی تھی پہلے ہی دماغ تھک گیا تھا وہ کسی اور پر اپنی بھڑاس نکالے بنا اندھا دھن اس پر نکال رہی تھی وہ دروازہ کھول کر خود ہی باہر نکل گیا۔

اور اسکے نکلتے ہی عینی نے دروازہ لوک کر دیا گواری اور ناپسندیدگی کا اظہار عام تھا

وہ بھی غصے سے وہاں سے نکلا اور دارہ کے گھر کی جانب چل گیا۔

امی پلیز مجھے معاف کر دیں آپکا یہ رویہ میری جان لے رہا ہے" وہ ماں کے قدموں میں بیٹھا تھا۔

جاؤدارہ یہاں سے میرے پاس تمہارے لیے کوئ بات نہیں "امی بولیں وہ تھک کر جیسے انکے گٹھنوں پر سر رکھ گیا

یاد ہے آپکو بچپن میں کیسے غلطیاں اور شرارتیں کر کے ابو سے چھپ کر آپکی گود میں یوں ہی لیٹ جاتا تھا۔

تب آپ آگے بڑھ کر مجھے ابو سے بچا لیتی تھیں پلیز مجھے اج بھی اسی طرح معاف کر دیں میں دوبارہ قسم کھاتا ہوں کبھی اس چیز کے نزدیک نہیں جاؤں گا" وہ آہستگی سے بولا

امی کی آنکھوں میں کی آنسو تیر گئے۔

"میں مسجد بھی گیا تھا توبہ بھی کی تھی

گناہ کر کے ایک دن مسجد جانے سے کچھ نہیں ہوتا وعدہ کرو روز نماز پڑھو گے پھر سوچوں گی کچھ" وہ بولیں بہت عرصے سے اسکے پیچھے تھیں کہ وہ نماز باقاعدگی سے پڑھتا ہی نہیں تھا۔

عید اور جمعے باندھے ہوئے تھے جیسے۔

دارہ نے ماں کیطرف دیکھا۔

ٹھیک ہے وعدہ مگر معاف کر دیں پلیز" وہ بچوں کیطرح بولا امی نے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرہ۔

یہ میرا بیٹا ہے اس دن والا دارہ میرا بیٹا نہیں تھا آئندہ کبھی اس چیز کے یہ کسی نامحرم عورت کے قریب نہ جانا تباہ ہو جاؤ گے" وہ بولیں تو وہ سر ہلا گیا۔

چلو جاؤ آرام کرو" وہ بولیں تو وہ اٹھ گیا۔

شکر ہے امی تو مان گئیں تھیں وہ باہر نکلا۔

صفدر نیند سے روکتا کمرے میں جا رہا تھا

اوئے کافی بنا کر دے مجھے" وہ صوفے پر ڈھیر ہوتا بولا۔

دارہ بھائی رات کے تین بجے کافی پینے کا وقت ہے یہ "صفدر بگڑا

تجھ سے پوچھا ہے" وہ غصے سے بولا۔

" بس مجھ سے کام کراتے ہیں شادی کا بھی کوئی فائدہ نہیں

بہت زبان لگ چکی ہے تمھاری بہت تیز" وہ گھورتا ہوا بولا

صفدر نپ ہی منہ میں بڑبڑاتا رہا۔

جبکہ دارہ نے کھینچ کر اسکی گدی پر تھپڑ مارا۔

ایک کپ بھاری ہو رہا ہے۔" وہ بولا۔

امی کو بتاؤ گا" وہ فوراً سر جھٹکتا بولا تھا۔

دارہ نے گھیرہ سانس لیا۔

کافی کا مگ چھینا اور باہر چلا گیا صفدر بھی بھاگ گیا کہی دوسرا کام ہی نہ تھما دے اسکے ہاتھ میں۔

ابھی وہ ایک گھونٹ ہی بھر سکا تھا کہ فائق کی گاڑی اندر آتی اسے سامنے سے دیکھی۔

وہ حیرانگی سے اٹھا اور لاونج کے دروازے تک آگیا

فائق اندر آیا اور اسے دھکیل کر لاونج کے صوفوں پر لیٹ گیا۔

کتنی حیرانگی کی بات ہے شادی کی رات تم میرے ساتھ گزارنے آئے ہو"

دارہ نے گھونٹ بھرا

"یہ تیرے ہی کام ہیں اپنی چونچ بند رکھ

دیکھ بھائی اس وقت یہ ہی مناسب تھا اور شریف سی لڑکی ہے۔۔۔۔ تیرا کیا جارہا ہے" وہ بھی بیٹھ گیا۔

شریف وہ بہارے کی کاپی ہے اسنے مجھے کمرے سے نکل جانے پر مجبور کر دیا

"فائق چیڑ کر بولا

رئیل "دارہ نے حیرانگی سے دیکھا نہیں تو میں یہاں تیرے ساتھ کیا کرنے آیا ہوں" وہ کافی غصے میں تھا۔

نہیں میرا مطلب اگر بہارے کی کاپی ہے تو یہ سب تو ہو گا" گھیرہ سانس بھر کر بولا۔

تجھے مجھ سے دشمنی نکل کر آخر ملا کیا" فائق غصے سے اسکی جانب دیکھنے لگا۔

غیرت کا معملہ تھا تم بھی پیچھے ہٹتے تو اس لڑکی کے ماتھے پر بلاوجہ داغ رہ جاتا

"

"داغ تو وہ نواب زادی لگوانے پر باضد ہے کہتی ہے طلاق دو مجھے ابھی

دارہ کے منہ سے ایکدم کافی باہر نکلی فائق نے اسپر مکے برسادیے

سوری یار سوری "اسنے خود کو چھڑوایا

واقعی توانو کھا دولہا ہے "وہ ہنسنے لگا

ہنس مت یار میں میں یہ سب افوڈ نہیں کر سکتا بھئ "وہ جیسے الجھا ہوا تھا۔

تو کسی اور میں انٹر سٹیڈ ہے "دارہ نے سنجیدگی سے پوچھا

نہیں "فائق نے نفی کی

اگر ایسا ہوتا تو تجھے نہ بتاتا "فائق بولا تو دارہ نے سر ہلایا

"تو اسے قبول کرنے میں کیا پرو بلم ہے

وہ بلال سے محبت کرتی ہے اور میں ایسی لڑکی کے ساتھ کیسے رہو جس کے دل ودماغ میں کوئ اور ہو "وہ بھڑکا

دارہ کو معاملے کی سنگینیت کا احساس ہوا۔

میری بات سن فائق وہ تیری بیوی ہے تیرے نکاح میں ہے وہ کسی بھی بلال کے بارے میں سوچے گی تو میں یہ کہوں گا تو بے غیرت ہے اسکی سوچ اسکے

دماغ اور ہر جگہ تیرا حق ہے اور تجھے ہونا چاہیے اور اگر وہ سوچے تو سر دھڑ سے الگ کر دے" وہ بولا۔

میں دارہ نہیں ہوں" وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا بولا

میں نے تجھے کہا بھی نہیں تو دارہ بن مگر تم دونوں کا اس رشتے کو قبول کرنا ہو گا "

وہ آخری گھونٹ بھرتا کپ سائیڈ پر رکھ گیا فلحال میں کچھ نہیں جانتا مجھے سونے دے"

وہ عاجز سا آیا۔

ٹھیک ہے گیسٹ روم ریڈی ہے وہاں چلا جا" وہ بولا اور دونوں کھڑے ہو گئے۔

فائق گیسٹ روم میں چلا گیا جبکہ دارہ اپنے کمرے میں۔۔

بہارے کے آج کے رویے پر وہ سخت غصے میں تھا جبکہ سخت خفا بھی۔

تبھی وہ لیٹ گیا مگر اسکے بنا اب نیند نہیں آتی تھی

ساری رات بے چینی میں گزری تھی۔

شہروز آپ ڈسٹرب کیوں ہیں اتنے سب ٹھیک ہو جائے گا فائق اور عینی ایک دوسرے کے ساتھ اچھے لگیں گے اور جلد یہ رشتہ بھی بہتری کیطرف ا جائے گا" وہ اسے سمجھانے لگی تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

میرا مسلہ نہیں ہے یہ "شہروز کہہ کر اٹھنے لگا پھر مجھے بتائیں کیا مسلہ ہے" وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام گئ۔

تم کہاں مجھے سمجھ پاؤ گی" وہ اسکے ہاتھ جھٹک گیا

یہ کسی باتیں کر رہے ہیں آپ میں کیوں نہیں سمجھوں گی آپکو" وہ بولی تو شہروز نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

کیا تم مجھے باہر جانے دو گی کیا تم مجھے میرے خواب کو پورا کرنے دو گی۔۔کیا جو چیز میرے ہاتھوں کا کھیل تھا آج وہ کوئ اور کر رہا ہے کیا مجھے اس میدان

میں اترنے دو گی۔۔۔مجھے اس گھسی پٹی زندگی سے نکال کر کیا اونچائی تک جانے دو گی نہیں کیونکہ تم ایک ٹیپیکل لڑکی ہو جو شوہر اور بچے کی حد تک ہوتی ہے نہ اسکے ذہن میں وسعت ہوتی ہے لیکن یہ سب تمھیں کہنے کا کوئ فائدہ نہیں ہے" وہ اسکے ہاتھ جھٹک کر اٹھ کر چلا گیا

جبکہ واپس لوٹا تو نشرہ تو یوں ہی بیٹھی تھی جبکہ وہ خود کروٹ لے کر سو گیا۔۔۔

کچھ دنوں سے وہ ایسا ہی رویہ رکھ رہا تھا پل میں کچھ اور پل میں کچھ۔۔۔ نشرہ نے اب اس سے پوچھ ہی لیا تو اسکے اندر سے پرانی کہانی نے جنم لے لیا تھا نشرہ سن سی بیٹھی اسکی پیٹھ دیکھنے لگی

اگلی صبح شجاع ہاؤس میں کچھ عجیب سی تھی ہر طرف خاموشی ہر طرف ایک اداسی سی۔

ارتاش تو صبح صبح ہی کام پر چلا گیا تھا۔

جبکہ معاذ بھی اٹھ کر آفس جانے کے لیے ریڈی ہونے لگا وریشہ اب تک سو رہی تھی۔

اسکی چیزوں کی کھٹ پھٹ سے اسکی آنکھ کھلی تو سب سے پہلے سوکھے پھول کی مہک اور پھر کمرے میں شور سے دماغ جاگ اٹھا وہ جھٹکے سے اٹھی تو وہ پرفیوم لگا کر بال بنا رہا تھا شرمندگی سے چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔۔

وہ بستر سے جلدی سے نکل گئی وہ کچھ نہیں بولا۔

میں۔۔۔میں ناشتہ بنا لاتی ہوں" وہ جھجھک رہی تھی اس سے۔۔۔

فریش ہو جاؤ" سنجیدگی سے بولا۔

وریشہ کو اپنی سلوٹوں زدہ لباس کا احساس ہوا تو وہ اور بھی شرمندہ ہوئی اور فریش ہونے چلی گئی

وہ واپس لوٹی تو ناشتے کی ٹرے سامنے رکھے وہ موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

وریشہ چپ سی رہ گئ۔

اگراسکاایک رخ یہ بھی تھاتواسکی نیچر کا یہ رخ بہت ڈراد ینے والا تھا سرد سپاٹ بلکل۔۔۔اسنے فون بند کیااوراسے اپنے پاس بیٹھنے کے لیے کہا وریشہ بیٹھ گئ اُسکے ساتھ بلکل چھوٹی سی ہی لگی۔

ویسے بھی رات سے دل بہت ہلکاہورہا تھا

ناشتہ کروبہ میں نے کرانا ہے" وہ سوال کرنے لگا

ن۔۔ نہیں میں کرلیتی ہوں" کہہ کروہ ناشتہ کرنے لگی

دونوں نے خاموشی سے ناشتہ کیااور معاذاٹھ گیا۔

اور کچھ کہے بنا کمرے سے نکل گیاوریشہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

یہ سب کیاہورہا تھاوہ اس سے کیوں ناراض تھاوہ اب تک سمجھ نہیں پارہی تھی جبکہ دوسری طرف سوہائے اپنے

کمرے میں آئ اور فریش ہونے چلی گئ وہ فریش ہوکر نکلی تواسنے دیکھا

کمرے میں سامان الٹ پلٹ ہورہا تھا۔

زندگی میں پہلی بار اسنے غصہ کیا تھا کیونکہ وہ ناجائز پر تھا وہ ان سب کے قصور گنوا رہا تھا کیسے بھول گیا کہ بلال نے کیا کیا ہے۔۔۔

وہ سر جھٹکتی اس بار خود بھی اگنور کرتی فریش ہو کر باہر نکل گئی مگر ایک فکر سی بھی ہوئی نہ جانے غصے میں ناشتہ کیا تھا بھی یہ نہیں۔۔۔۔

وہ سب اپنے کمروں سے نکلے تو عینی ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی وہ کسی سے نہیں بولی تھی۔۔۔۔ سبھی اسے دیکھ کر حیران بھی تھے

اور کچھ خوش بھی اگر وہ بلال کا روگ لگا کر بیٹھ جاتی تو وہ سب کافی دکھی ہوتے اسکے لیے جبکہ کوئی نہیں جانتا تھا اس پہلو میں جب جب سوچ رہی تھی دل میں اٹھنے والی چبھن سے خود ہی گھبرا جاتی تھی۔

عینی "سوہائے نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔

عینی نے اسکیطرف دیکھا۔

مجھے سے ہمدردی مت کرنا سوہائے میں ٹھیک ہوں "وہ نارملی بولی کوئی اس سے ہمدردی کرتا تو وہ رو پڑتی اور رونا نہیں چاہتی تھی وہ۔۔۔۔

نہیں میں نہیں کر رہی کیونکہ میں جانتی ہوں میری بہن کا کوئی قصور نہیں اور

" بہت اچھا کیا دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کا سوچا تم نے

وہ رامین چچی کو دیکھ کر بولی۔۔۔

جبکہ عینی چپ رہی بہارے بھی اگئی تھی وہ صبح سے دارہ کو کالز کر رہی تھی مگر مجال ہو وہ بندہ کال پک کر رہا ہو ابا جی کی طبعیت اب بہتر تھی تبھی وہ باہر آئی تھی

یار ساری رات جاگتی رہی ہوں پلیز کچھ کھانے کو دو" وہ بولی تو وریشہ اور سوہائے نے سب کے لیے ناشتہ بنایا اور سب نے ناشتہ بھی کیا گھر میں لڑکے نہیں تھے سب کہیں نہ کہیں تھے۔

وہ سب سکون سے ناشتہ کر رہیں تھیں شاید ان جھمیلوں سے لڑتے پڑتے تھک گئیں تھیں مگر بہارے کو فکر ہو رہی تھی۔۔۔

وہ فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔

اسنے نشرہ آپی سے کہنے کا سوچا شہروز تو جا چکا تھا وہ اوپر آئی اور نشرہ سے کہا کہ دارہ کو کال کرے۔

نشرہ تو اپنی ہی سوچوں میں الجھی الجھی روئی روئی تھی۔

ایکدم ہوش میں آئی اور فون ملایا تو دارہ نے کال پک کر لی۔۔

دارہ" بے ساختہ نشرہ کو رونا آ گیا۔

کیا ہوا ہے آپی" وہ جہاں بھی تھا بے چینی سے اٹھا اسکی بے چین آواز بہارے بھی سن سکتی تھی غصے سے دماغ ہی گھوم گیا اسکا فون تو اٹھایا نہیں بہن کا فورا اٹھا لیا۔

بس طبعیت نہیں ٹھیک تم میرے پاس اجاؤ" نشرہ بولی بہارے نے نشرہ کے پاس سب کو بولا لیا شاید وہ ڈاکٹر پر جانا چاہتی ہو۔

میں اسلامہ آباد میں ہوں انہیں سکتا ایک منٹ میں ڈاکٹر کو گھر بھیجتا ہوں" اسنے کال بند کی بہارے کی آنکھیں نکل آئیں اسلامہ آباد میں کیسے کیوں کب اور اسے کیوں نہیں بتایا وہ غصے سے آگ بگولہ ہو گئی تھی۔

اور پندرہ منٹ میں ڈاکٹروں کی ایک فوج اسکی بہن کے لیے کھڑی تھی۔

بہارے کا بس نہیں چل رہا تھا بم کیطرح دارہ کے سر پر پھٹ جائے تبھی اسنے گھر جانے کا فیصلہ کیا۔

جبکہ نشرہ کا چیک اپ ہو گیا تھا ڈاکٹر نے اسکی مزید کیئر کا کہا تھا کیونکہ بس کچھ ہی دنوں میں ایک نیا ننھا منا سا مہمان اس گھر میں آنے والا تھا۔۔

سب اس خوشی پر کافی خوش ہوئے تھے۔۔۔

دارہ کو ایجینٹ جانا پڑا تو فائق بھی سب سے جان چھڑاتا اسکے ساتھ چل دیا

۔۔۔

وہاں انکی ملاقات صنم سے بھی ہوئی جو دارہ کو اپنے سامنے دیکھ کر کافی ایکسائٹیڈ سی ہوئی تھی۔

" میں بس کل کی فلائیٹ سے آنے والی تھی تمھارے پاس

وہ بولی۔

فائق پیچھے کھڑا تھا جبکہ وہاں تو جیسے کرن ارجن ملے تھے۔

بس پھر ہمارے ساتھ ہی چل لینا" دارہ نے کہا اور تبھی نشرہ کی کال اگی تو اسکا دھیان اس طرف چلا گیا۔۔۔

وہ دونوں پورے دو دن بعد واپس لوٹے تھے دارہ تو اپنے گھر چلا گیا تھا جبکہ فائق دو دن بعد گھر میں داخل ہوا تو سیدھا سامنا عینی سے ہوا دل کیا کہ دوبارہ کمرے سے ہی نکل جائے مگر پھر بھی وہ اندر آگیا انداز میں تھکاوٹ تھی۔

عینی بیڈ پر بیٹھی موبائل پر کچھ کر رہی تھی فائق نہ ہی اس سے کچھ بولا اور نہ کوئی بات کی سیدھا واشروم میں چلا گیا۔

عینی دانت پیس کر چند لمحے واشروم کے دروازے کو گھورنے لگی

تقریبا پورے بیس منٹ اسنے فائق کا ویٹ کیا تھا اور اسکے بعد وہ گیلے بالوں اور ٹراؤزر شرٹ میں باہر نکلا تو عینی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کہاں تھے آپ دو دن سے "سوال کرنے لگی فائق نے ذرا حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا اور جس طرح اسنے اسے دیکھا عینی کو احساس سا ہوا یہ کیسے فالتو انداز میں وہ بات کر رہی ہے۔

میرا مطلب یہ ہے کہ اس قصے کو جلد ختم ہو جانا چاہیے اور آپ کے غائب ہونے کی وجہ سے دو دن سے میں اس کمرے میں قید ہوں تو مناسب ہے یہ کہ آپ مجھے طلاق دیں تاکہ گھر والے مجھے زیادہ عرصے آپکے ساتھ تصور نہ کریں۔"سیدھا سیدھا وہ بولی

تو تمھیں اب بھی یقین ہے بلال کسی دن نمودار ہو جائے گا اور تم سے شادی کر لے گا"وہ تلخی سے بولا عینی نے اسے زخمی نظروں سے دیکھا۔

آپ اور آپکا بھائی میری نظر میں دونوں کی ہی کوئی ویلیو نہیں ہے مجھے آپکی فیملی کے سائے سے بھی دور رہنا ہے اور جو لوگ میرے قابل نہیں میں کیوں رہوں گی انکے ساتھ" وہ غصے سے بھڑکی۔

عینی کتنا اچھا ہو جائے گا اگر یہ غصہ جو تم مجھ پر روز بلاوجہ نکالتی ہو جا کر گھر کے باقی لوگوں پر نکالو تاکہ میں جائز سمجھوں اسکو غصے کو" وہ بیڈ پر لیٹتا ہوا بولا کیوں نکالوں میں کسی پر آپکے دوست دارہ بھائی کا ہی مشورہ تھا نہ میری اور آپکی شادی تو سارے غصے کے حقدار بھی آپ ہیں" وہ اسکے سر پر پہنچ کر چیخی

۔

تم چیخنا چلانا بند کرو اور کچھ دیر باہر چلی جاؤ مجھے سونا ہے" وہ ضبط سے کہتا بلینکیٹ چہرے پر لے گیا جبکہ عینی کو چین نہیں آیا۔۔۔

وہ سیدھا دندناتی ہوئی آگے بڑھی اور اسکے منہ پر سے کمبل کھینچا۔

آپ ایسے کیسے سو سکتے ہیں میں آپ سے بات کر رہی ہوں" ماتھے پر بل ڈالے وہ اسے گھورنے لگی۔

تم مجھے معاف کر دو یار خدا کے واسطے میں نے اپنے شوق سے نہیں کی تم سے شادی" وہ بے زاریت کی انتہا پر تھا

تو طلاق بھی دے دیں قصہ ختم کر دیں" وہ اسی ضد پر تھی

ٹھیک ہے ابا جی سے جا کر پوچھ لو طلاق دینے سے مجھے تو گولیوں سے نہیں بھون دیں گے اگر وہ اور تایا جی اور بابا اجازت دیتے ہیں تو بی بی جو تم کہہ رہی " ہو میں نے کر دینا ہے اب میرا سر کھانا بند کرو۔

اور۔۔۔اس سے پہلے عینی کچھ بولتی فائق ایکدم بولا

اب تمھاری آواز مجھے سنائی دی میں لحاظ کیے بنا باہر پھینک دوں گا مائنڈ اٹ میرا کمرہ ہے یہ" وہ گھور کر بولا

مجھے بھی آپکے پاس بیٹھنے کا کوئی شوق نہیں آئے بڑے" سر جھٹک کر وہ باہر نکل گئی جبکہ جاتے جاتے اتنی سردی میں اسپر پنکھا کھول گئی تھی۔

عینی" وہ دھاڑا جبکہ وہ سکون سے ہاتھ جھاڑتی باہر نکل گئی۔

بہت بول رہا تھا نہ اب نرم گرم بستر سے نکل کر پہلے آندھی طوفان کیطرح چلتے پنکھے کو بند کرے" وہ سوچ کر ہی پر سکون ہو گئ

اور امی کے کمرے میں اگئ جہاں سوہائے بیٹھی تھی۔

میں دو دن سے دیکھ رہی ہوں تم اپنے کمرے میں کیوں نہیں جا رہی" عینی نے جو محسوس کیا وہ بولی

امی کی طبعیت نہیں ٹھیک کسی کی تو ضرورت ہے نہ انھیں اور تمھاری اور وریشہ کی ابھی نئ نئ شادی ہوئ ہے تبھی میں انکے کے پاس ہوں" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی یہ نہ کہہ سکی کہ ارتاش سے جنگ کر کے بیٹھی تھی

مجھے تم وریشہ بھابھی کے ساتھ تو شامل نہ ہی کرو پہلی اور آخری بات یہ ہے کہ میں طلاق لوں گی فائق سے وہ بھی بہت جلد" عینی کی دو ٹوک بات پر ایکدم سوہائے حونک رہ گئ۔

تم پاگل ہو گئ ہو" وہ امی کے سونے کا لحاظ کرتی قدرے مدھم آواز میں بولی۔

۔

جو میرے ساتھ ہوا وہ بھی پاگل پن تھا اب میں بھی پاگل پن کرنے جا رہی ہوں کسی کو کوئی مسلہ نہیں ہونا چاہیے اور ویسے بھی مجھے فائق بھائی کے ساتھ نہیں رہنا نہ وہ مجھے پسند اور نہ مجھے شادی کرنی تھی ان سے "وہ ناگواری سے بولی۔

اول تو وہ اب تمھارے بھائی نہیں ہیں شوہر ہیں اور دوسری بات یہ کہ جو تم فضولیات سوچ رہی ہو یہ ناممکن ہے ہمارے خاندان میں آج تک کسی نے کسی کو طلاق نہیں دی اگر طلاق دینے کا ہم لوگوں کو اتنا ہی شوق ہوتا تو نشرہ بھابھی اور شہروز بھیا کی سب سے پہلے ہوتی اور تم نے یہ سب سوچا بھی کیسے کہیں فائق بھائی سے تو نہیں کہہ دیا" سوہائے فکرمندی سے بولی

جبکہ اسے پرواہ نہیں تھی

"کہہ دیا اور وہ طلاق مجھے دیں گے

عینی تھپڑ کھالو گی تم مجھ سے تم یہ الفاظ بار بار دھرا رہی ہو میرا دل بیٹھ رہا ہے کس لیے مانگ رہی ہو طلاق ان سے "وہ غصے سے بولی

"کیا تم اب بھی بلال بھائی میں انٹر سٹیڈ ہو

سوہائے مجھ سے اس بارے میں بات نہ ہی کرو تو بہتر ہے" وہ ایکدم چیخی۔

چپ ہو جاؤ اور باہر چلو ذرا" سوہائے امی کی وجہ سے اسے گھسیٹ کر باہر لے آئی۔

بار بار بلال بلال ایک بات مجھے بتاؤ ایک انسان سے تمھارا رشتہ طے ہو رہا ہے تو تم اسی کے لیے دل میں جزبات سوچو گی یہ کسی اور کے لیے رکھ لو گی" وہ چیخی تھی جائز تھا جس سے رشتہ طے ہوا تھا وہ پسند بھی اسی کو کرتی اس سے پہلے اسنے تو ضد نہیں لگائی تھی کہ بلال سے شادی اسے کرنی ہے

"تم نے سب کچھ دیکھ کر آنکھیں بند کیں

سوہائے نہ چاہتے ہوئے بھی ارتاش کی بات پر اگئی تھی

کیا واقعی میں نے سب دیکھ کر آنکھیں بند کیں جب سب اتنے وسوق سے گھر کے فنکشنز میں لگے ہوئے تھے جب رامین چچی میرے شانے پر ہاتھ پھیر پھیر کر سب ٹھیک ہونے کی تسلیاں دیتی تھی جب میری ماں باپ اور بھائی

کو پرواہ نہیں تھی تو میں بھی اسی یقین اور اعتماد میں تھی مگر ہوا اسکے بر عکس اور میں لکیر نہیں پیٹوں گی میں کسی شخص کے لیے اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی اور خاص کر اسی شخص کے بھائی کے ساتھ رہ کر۔۔۔۔

مجھے چاچو کی پوری فیملی سے نفرت ہو گئی ہے طلاق تو میں لے کر رہو گی اب چاہے جو بھی ہو جائے" وہ بھڑکتی ہوئی اسکے پاس سے چلی گئی سوہائے خاموش رہ گئی۔

جبکہ اچانک اسکی سامنے نگاہ گئی تو ارتاش مصروف سے انداز میں گھر میں داخل ہوا اور اپنے کمرے میں اسکی جانب دیکھے بنا ہی چلا گیا۔

سوہائے کا دل کٹ سا گیا۔

وہ نہ دیکھے تو درد الگ ہی ہوتا تھا وہ دیکھے تو آنکھوں میں رونق بھر آتی تھی اسکے قدم اپنے آپ کمرے کی جانب اٹھنے لگے وہ نہیں جانتی تھی وہ کمرے میں جا کر کیا کرے گی کیا کہے گی مگر وہ دروازے پر پہنچی اور دروازہ کھول کر اندر آ گئی۔

کھٹ پٹ پر ارتاش نے مڑ کر دیکھا وہ اس وقت اپنے یونیفارم میں تھا بس ایک فائلز لینے گھر آیا تھا اسنے مڑ کر دیکھا سوہائے تھی سر جھکائے کھڑی تھی جبکہ گالوں پر آنسو الگ بکھرے ہوئے تھے۔

ارتاش نے کوئی بات نہیں کہی وہ گئی بھی اپنی مرضی سے تھی آئی بھی اپنی مرضی سے وہ فائلز اٹھا کر وہاں سے جانے لگا کہ وہ دروازے میں اڑ گئی۔

آپ بہت غلط کر رہے ہیں" رونے کے باعث بھیگے لہجے میں اسنے کہا تو ارتاش طنزیہ مسکرایا۔

ابھی غلط بھی میں ہی کر رہا ہوں چلو ٹھیک ہے جیسا تمھارا دل کرے سوچو" وہ پھر سے جانے لگا مگر سوہائے پھر سامنے اگئی۔

آپ بات سمجھ نہیں رہے زیادتی ہمارے ساتھ ہوئی ہے" وہ پھر سے بولی جبکہ ارتاش نے اچانک ہی اسکا چہرہ اپنے سخت ہاتھ میں جکڑ لیا۔۔۔

مدعا اب یہ نہیں ہے سوہائے بی بی کہ عینی کے ساتھ کیا ہوا بلال نے کیا کیا اور فائق کتنا مظلوم ہے۔۔ ٹھیک ہے مسلہ یہ ہے کہ تم۔۔۔۔ میری بیوی اس

فضول سی بحث پر کمرے سے نکل کر چلی جاتی ہے وہ مجھے یہ رویہ دے گی میں ڈیزرو کرتا ہوں یہ رویہ۔۔۔

اور ایکچلی اب تم میرے کمرے سے باہر ہی رہو تو زیادہ مناسب ہے" اسکا چہرہ جھٹک کر وہ گھورتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ سوہائے کو شدید رونا آیا تھا وہ ایسی نہیں تھی وہ جزباتی نہیں تھی وہ بد تمیزی بھی نہیں تھی پھر اسنے ایسا کیوں کیا اسنے بحث کیوں کی۔

وہ خود پر افسوس کرتی تادیر روتی رہی تھی۔

دارہ گھر میں داخل ہوا تو سامنے ہی بہارے کچن میں جاتی نظر آئی اسکے ساتھ صنم بھی تھی۔

اسنے ایک نظر مڑ کر صنم کو دیکھا۔

اور پھر بہارے کو جو سخت غصے سے صنم کو دیکھ رہی تھی۔

چلو جنگ شروع" وہ دل میں سوچتا بنا کچھ بولے امی کے کمرے میں اگیا

کیسی ہو بہارے" صنم مسکرا کر ملی تو وہ بھی مسکرا دی۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو" اسنے بھی مروت میں پوچھ لیا۔

میں تو بلکل ٹھیک ہوں اور اس نئے مہمان کے لیے بہت مبارک ہو تمھیں"

وہ جوش سے بولی تو بہارے کے چہرے پر ایکدم لالی سی بکھر گئ

تھنکیو" اسنے کہا میں ذرا انٹی سے مل لوں" وہ کہہ کر کمرے میں جانے لگی

بہارے نے سر ہلا دیا۔

جبکہ بہارے نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

وہ کچن میں جو کام رہتا تھا وہ پورا کرنے لگی اب اسے کھانا بنانے یہ دارہ کی پسند کا کھانا بناتے ہوئے زیادہ دقت نہیں پیش آتی تھی اور جو کام دل اور لگن سے کیا جائے وہ مشکل ہی کہاں لگتا تھا امی کی مدد سے اور کچھ یوٹیوب سے دیکھ دیکھ کر وہ اب کھانے مزے دار بنا لیتی تھی۔

وہ کام کر کے کمرے میں فریش ہونے چلی گئی جانتی تھی وہ کمرے میں ضرور آئے گا تبھی وہ کمرے میں چلی گئی۔

تھوڑی دیر ہی لگی تھی اسے فریش ہونے میں فریش ہو کر اسنے لباس تبدیل کیا اور بالوں کو سمیٹ کر ہلکا سا جوڑا بنا لیا

سرخ اناری لبوں کو لیپسٹک کی ضرورت نہیں تھی مگر اسنے پھر بھی لگا کر وہ خوبصورت سا تل چھپا لیا۔

تبھی دارہ اندر داخل ہوا۔

سامنے اسے دیکھ کر گہری سانس بھری ہر روپ میں ہی کمال لگتی تھی وہ اور اب تو زیادہ حسین ہونے لگی تھی بھاری بھاری سی۔

لیکن شدید اگنور کر کے وہ واشروم میں چلا گیا بہارے کچھ کہتی لیکن وہ جا چکا تھا۔

اسنے سر ہلا کر انتظار کرنے کو زیادہ اہمیت دی تھی۔

دس پندرہ منٹ میں وہ فریش ہو کر نکلا تو صرف ٹراؤزر میں تھا بہارے اسکی جانب دیکھ کر رہ گئ۔

اونچا لمبا قد اور شاندار مسلز وہ کافی پرفیکٹ تھا۔

مگر یہاں بات پگھلنے کی نہیں تھی وہ آگے بڑھی

صنم کو کیوں لائیں ہیں؟ سیدھا سوال کیا

میں نہیں لایا اسنے آنا ہی تھا خود آئ ہے" اسنے بال سنوارتے ہوئے جواب دیا۔

جبکہ وہ اسکے آگے اکھڑی ہوئ۔

آئینے میں دارہ نے اسکے اور اپنے عکس کو دیکھا وہ پیٹھ موڑے کھڑی تھی جبکہ دارہ آئینے میں دیکھ رہا تھا۔

وہ ایک دوسرے کے ساتھ خوب جچتے تھے۔

لیکن دارہ نے اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھا جو اسکی کمر کی جانب بڑھنے کو بے تاب تھے۔

"آنا ہی تھا کا کیا مطلب ہے اسکے ماں باپ کہاں ہیں

کینیڈا" مختصر جواب دے کر وہ پیچھے مڑا اور وارڈ روپ کی جانب بڑھ گیا۔

یہ آپ مجھے اتنے روکھے جواب کیوں دے رہے ہیں اور مجھے بتایا تھا آپ نے کہ آپ اسلامہ آباد جا رہے ہیں" وہ کمر پر ہاتھ رکھتی بولی۔

بچہ ہوں جو تم سے پوچھ کر کام کروں گا" وہ بولا۔

بہارے کا منہ کھل گیا۔

بہت ٹھیک اب تو صنم کے آنے کے بعد آپکے تیور ہی بدل جائیں گے جیسے مجھے جانتے ہی نہیں" وہ چیڑ کر بھڑکتی ہوئی بولی۔

تم مجھے جانتی تھی جب منہ اٹھا کر اپنے ابا جی کی پونچھ بن کر انکے پیچھے ہولی تھی" وہ بھی غصے سے بولا

بہارے سر تھام گئی ناراضگی کی وجہ یہ تھی

دارہ اس وقت انھیں ضرورت تھی میری"۔

"چلو فی سبیل اللہ کام شروع کر دو تم میرا سر نہ کھاؤ بہر حال

آپ نہایت بد تمیز ہیں"۔

بہت شکریہ نوازش ہے آپکی آپ نے مجھے بتادیا" وہ چیڑ کر بولا

غلطی تو تم نے ماننی نہیں ہے "آنکھیں نکالیں

میری غلطی نہیں ہے اور میں معافی مانگو گی بھی نہیں اور یہ صنم کو جلدی

"یہاں سے فارغ کریں

وہ غصے سے بول کر باہر چلی گئی جبکہ دارہ مٹھیاں بھینچ گیا

وہ اس سے بھی چار ہاتھ آگے نکل رہی تھی مگر وہ ہار مان جاتا ایسا ممکن نہیں تھا

۔

شرٹ پہن کر پرفیوم سپرے کر کے وہ باہر نکلا تو پورے لاونج میں اسکی خوشبو پھیلی گئی۔

صنم اور امی باتیں کر رہے تھے وہ سامنے اکر بیٹھ گیا جبکہ بہارے ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی۔

واہ بھائی بہت ہی شاندار پرفیوم ہے کس برینڈ کا ہے "صنم نے نوٹس کرتے ہوئے سوال کیا بہارے کا وجود کیسے سلگ ہی اٹھا۔

دارہ نے مسکرا کر اسے برینڈ نیم بتایا۔

میں بھی لاؤ گی"۔ صنم بولی۔

کھانا کھالیں "اسنے کہا اور اب غصے سے نہ جانے کیوں اسکی آنکھیں بھیگ چکیں تھیں وہ اسکی ایک منٹ کی بے توجگی سہہ ہی نہیں سکتی تھی پھر کیوں ا گئی تھی صنم۔۔۔

بیٹا تم نے نہیں کھانا "جب سب کو ٹیبل پر کھانا سرو کر رہے وہ دور ہوئی تو امی نے سوال کیا جس پر وہ سر نفی میں ہلا گئی

میں تھوڑی سی باہر چہل قدمی کرو گی بس طبعیت ایسی ہی ہو رہی ہے "وہ ہلکا سا مسکرا کر کہہ کر باہر چلی گئی جبکہ امی نے دارہ کو گھورا۔۔۔

بیوی نے کھانا نہیں کھایا اور کتنے سکون سے تم کھا رہے ہو۔

بہت غلط بات ہے دارہ تمھیں اسکے پاس جانا چاہیے "صنم بھی بولی۔

آہ" دارہ نے سرد سانس کھینچی۔

وہ کیا کرتا اس حمایت پر اور انھیں لوگوں سے چیڑی بیٹھی تھی وہ۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے وہ کیا کھائے گی میں کھالوں اسے بھی کھانے کو مل جائے گا" وہ کہہ کر پھر سے کھانے لگا۔

صدا کے ڈیھیٹ ہی رہنا" امی بھڑک کر بولتی کھانا کھانے لگیں۔

ان سب نے کھانا کھایا اور صنم کو سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے سونے چلی گئی امی بھی کمرے میں چلی گئی جبکہ دارہ باہر لون میں آیا تو۔اسے سرد رات ٹھنڈی ہوا اور سرخ آسمان کے سوا کچھ نہ ملا۔۔۔۔

قصور نہ ہونے کے باوجود وہ اسے منا رہا تھا۔

گاڑی نکال کر گھر سے ہی باہر چلا گیا۔

جبکہ دوسری طرف اسنے اپنے کمرے کے ٹیریس سے اسے باہر جاتے دیکھا اور بس غم غصے کی کیفیت میں وہ جھولے پر بیٹھ گئی۔

اب اسے سردی بھی نہیں لگ رہی تھی

بھاڑ میں جائے یہ انسان مجھ سے بلکل محبت نہیں کرتا" وہ انگلیاں چٹخٹی سر جھٹکتی اپنے گال صاف کرنے لگی جس پر آنسوں کی لکیر بن گئ تھی اور وہیں اسی جھولے میں لیٹ گئ۔

اسے سردی لگ بھی رہی تھی تو ضد اور غصے میں لیٹی ہوئی تھی مگر ٹیریس کی اور کمرے کی ساری لائٹس اون تھیں تبھی اسے ڈر نہیں لگ رہا تھا مگر بے ساختہ ساری لائٹس بند ہو گئیں

وہ آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی۔

اسنے ایکدم ایک تکیہ زور سے جکڑ لیا۔

جبکہ آنکھیں کھولنے کی اور اس اندھیرے میں کچھ دیکھنے کی ہمت نہیں ہو سکی تھی۔

سانسیں تیز تر ہو چکیں تھیں

بہارے "اچانک مسکراتی آواز نے اسکا دم کھینچ لیا۔

اسنے آنکھیں وا کیں۔

سانس آنا مشکل ہو گیا وہ سینے پر ہاتھ مارتی سانسیں بحال کرنی لگی۔

ک۔۔۔۔کو۔۔۔کون۔۔۔ہے" وہ اس اکیلے کمرے میں اپنے وہم سے سوال کرنے لگی۔

اتنی سردی میں بھی پیشانی پسینے سے تر ہو گئی وجود کانپنے لگا۔

م۔۔۔۔م۔۔۔۔د۔۔دارہ" بے بسی سے اسے پکارہ تھا۔

اتنے اندھیرے میں اسکی ٹانگوں میں کسی قسم کی ہمت نہیں تھی۔

کی۔۔کیا ہوا ڈر گئیں" پھر سے وہی آواز وہی سوال جو ایک بھیانک رات میں اس سے کیا گیا تھا۔

ن۔۔نہیں۔۔نہیں۔و۔۔وہ۔۔آ گیا۔د۔۔۔ارہ"؛ وہ آنکھیں بند کیے زور زور سے چیخنے لگی مگر ایسا اسے لگ رہا تھا کیونکہ اسکے حلق سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی

وہ اسکے لیے سٹریٹ فوڈ لایا تھا اسے پسند تھا تبھی۔۔۔حالانکہ طبعیت پر کافی ناگوار اگزر رہا تھا مگر پھر بھی۔

اسنے ایک نظر اپنے گھر کیطرف دیکھا گاڑی پارک کی گھر کی لائٹس کیوں آف ہیں۔

ابھی وہ سوال سوچتا کہ اگلے لمحے اسے کچھ یاد آیا اور وہ تیزی سے اندر بھاگا اپنے کمرے کا دروازہ کھولا۔

اور اچانک اسکا قدم رکھتے ہی لائٹس اون ہو چکیں تھیں

بہارے "مظبوط آواز بہارے کے کانوں سے ٹکرائی۔

آنکھیں کھول کر روشنیوں میں اسے دیکھا۔

جبکہ دارہ کی جان نکل گئی تھی اسکی حالت دیکھ کر وہ پسینے سے بھیگ رہی تھی سانس کھینچ کھینچ کر لے رہی تھی جبکہ اسکا وجود اسے اتنے فاصلے پر بھی کانپتا ہوا نظر آرہا تھا۔

وہ تیزی سے اندر بڑھا اور اسے بانہوں میں جکڑ لیا۔۔

جبکہ برف کی مانند ٹھنڈی ہو رہی تھی وہ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے" اسکے ٹھنڈے پڑتے وجود کو خود میں سمیٹے وہ سوال کرنے لگا اسے شدید غصہ چڑھا تھا جب سارا سسٹم اسنے سیٹ کرا دیا تھا پھر کیوں لائیٹس چلی گئ۔

اسکی طبعیت اب بھی نہیں سنبھلی تھی دارہ نے اسے بازوں میں اٹھایا اور اندر لے آیا جب جب وہ یہاں بلکنی میں آکر بیٹھتی تھی اسکے ساتھ یہ ہی ہوتا تھا اور بد قسمتی سے اسی روز لائٹس آف ہو جاتی تھیں۔

ڈر گئ ہو" دارہ نے اسے بیڈ پر بیٹھایا اور اسکا چہرہ تھاما جو ٹھنڈے پسینے سے بھیگ گیا تھا۔

میں ذرا کلاس لیتا ہوں اس مکرم کی۔۔۔۔حالانکہ میں نے اسے کہا تھا کہ اب اس گھر کی لائٹس اف نہ ہوں مگر" وہ شدت سے بھڑکتا اسکے پاس سے جاتا کہ بہارے نے کانپتا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا

جبکہ دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے سے جا ملیں۔

وہ نفی میں سر ہلانے لگی جیسے کہہ رہی ہو بس یہاں سے نہیں جانا۔۔۔

یار مجھے پوچھنے تو دو آخر کیا مسلہ ہے" وہ بولا۔

بہارے کچھ نہیں بولی در حقیقت وہ خود کو سنبھالنا چاہ رہی تھی مگر بکھرتی جا رہی تھی سمجھ ہی نہیں ارہا تھا کیا کہے کیا نہ کہے۔۔۔

اور جب وہ سر جھکائے بے بسی سے رونے لگی تو دارہ کی بے چینی جیسے عروج پر پہنچ گئ۔

اوکے ریلکس یار کہیں نہیں جا رہا" وہ فکر مندی سے اسکے پاس بیٹھ گیا۔

بہارے اس میں سمٹ سی گئ۔

دارہ نے گھیرہ سانس بھرااوراسکے ٹھنڈے وجود پر بلینکیٹ کھول کر ہیٹراون کرکے وہ اسکے پاس ہی لیٹ گیا۔

وہ اسکے سینے پر سر رکھے بلکل خاموش تھی۔

دارہ" کچھ توقف سے بولی۔

ہمم" وہ اسکے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلانے لگا۔

اسکی باڈی کا ٹمپریچر کچھ نارمل ہو رہا تھا

مجھے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا ہے" وہ بتانے لگی۔

جب.....جب میں چھوٹی ہوتی تھی تو بہت زیادہ ڈر جاتی تھی ۔۔پھر۔۔۔پھر میں نے کوشش بھی کی میں خود کو اس۔۔۔اس خوف سے آزاد کروں مگر میں کیا کروں میری جان ہی نہیں چھوڑتا یہ ڈر"

وہ غیر مری نقطے کو گھورتی اس سے بول رہی تھی۔

تمھیں صرف اندھیرے سے ڈر لگتا ہے یہ اندھیرے سے جڑی کسی یاد سے"

دارہ کا دماغ قبول ہی نہیں کرتا تھا کہ ایک انسان اگر کسی چیز سے خوف زدہ

ہے تو وہ ایساری ایکٹ کرے یعنی بلکل ہی مفلوج ہو جائے خوف میں انسان چیختا چلاتا یہ اس جگہ سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے جبکہ بہارے بلکل بے آسرا ہو جاتی ہے

یاد نہیں کوئی۔۔یاد نہیں" وہ اسکی شرٹ سختی سے جکڑ گئ

مجھے کچھ۔۔۔یاد نہیں" اسنے پھر سے اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپا لیا۔

دارہ نے اسے مزید قریب کر لیا۔

میرے پاس ایک سوال ہے کیا تمھارے پاس ایسی کوئی بات ہے جو مجھے اب تک نہیں پتہ" وہ خود ہی کڑیاں سلجھا رہا تھا۔

ایکدم بہارے کا وجود ڈھیلا ہو گیا۔

جھٹکے سے سر اٹھا کر اسکا چہرہ دیکھا وہ تشویشی انداز میں اسی کیطرف دیکھ رہا تھا

۔

اسے لگا اگر اسکا دل پاگلوں کیطرح اس وقت اس خوف سے کہ دارہ کے دماغ میں یہ سوال اچکا ہے دھڑک رہا تھا تو واقعی ایسا تھا

وہ ناکام سی ہنسی ہنسنے کی کوشش کرنے لگی ایکدم اٹھ کر بیٹھ گئ۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں بھلا ایسا کیا ہو گا آپ کتنے تیز ہیں سب کچھ جانتے ہیں میرے بارے میں پھر بھی الٹے سیدھے سوال کرتے ہیں اور میں آپ سے کیا چھپاؤ گی بھلا سب کچھ جانتے ہیں آپ میرے بارے میں "جلدی جلدی بولنے لگی دارہ خاموشی سے اسکی شکل دیکھنے لگا۔

بہارے نے گھیرہ سانس بھرا۔

میں سچ کہہ رہی ہوں میرے پاس ایسا کوئ راز نہیں جو آپ کو بتانے والا ہو"

اسنے نرمی سے اسکی بریڈز کو چھوا۔

دارہ نے اسکا ہاتھ وہیں پکڑ لیا۔

ٹھیک ہے میں مان لیتا ہوں لیکن اگر مجھے کبھی پتہ چلا کہ ایسا کچھ تھا جو میرے علم میں آنا ضروری تھا تو مجھے دھوکا نہیں پسند" وہ سنجیدگی سے بولا

آپ آپ مجھے ڈرا رہے ہیں" وہ پریشانی سے بولی۔

ڈرا نہیں رہا بس سمجھا رہا ہوں جب میں نے تم سے سوال کیا ہے تو تم مجھے بتا دو اگر کچھ ہے اور نہیں ہے تو تمھیں ڈرنے کی ضرورت نہیں" وہ اسکا گال تھپتھپا کر اٹھا

بہارے خاموش بیٹھی رہ گئ۔

د۔۔دارہ" وہ سامنے شاپرز میں سے کھانا نکال رہا تھا مصروف سا بولا۔۔۔ ہمم"

بالفرض آپکو کبھی کچھ پتہ چلتا ہے مطلب میرے بارے میں کوئ بات بتاتا ہے تو" وہ دھڑکتے دل سے پوچھنے لگی

اول تو میں یقین نہیں کروں گا کیونکہ تھوڑا سیدھا بندہ ہوں اٹیک اسی پر کرتا ہوں جو ڈیزرو کرے جب تک تم سے نہیں پوچھو گا تب تک یقین نہیں کروں گا۔

اور دوسرا میں واقعی دھوکا جھوٹ فریب سے سخت چڑ کھاتا ہوں" وہ شانے آچکا کر اسکے سامنے کھانا لگانے لگا۔

لیکن میرے پاس تو ایسا کچھ بھی نہیں" وہ ہلکا سا مسکرائی

دیٹس گریٹ ہنی" وہ جھک کر اسکی پیشانی پر پیار کر گیا

اب سوال جواب بند کرو تمھاری وجہ سے یہ سارا سٹریٹ فوڈ خریدہ ہے میں

نے" وہ اسکا دھیان برگر پیز افرائیز کوک چاکلیٹس اور مختلف چیزوں پر

کرانے لگا۔

بھوک نہیں ہے" وہ بے زاری سے بولی۔

یہاں میں تھک گیا ہوں وہاں تمھارے نخرے ہی ختم نہیں ہوتے" وہ اسے

گھورتا ہوا اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

اپنے ہاتھوں سے اسے کھیلانے لگا

آپکو مجھ سے محبت نہیں ہوئی اب تک" اسنے سوال کیا جبکہ اسکے سوال پر دارہ

کا ایکدم قہقہہ ابھرا۔

یہ صنم کے آتے ہی تم اتنی انسکیور کیوں ہو جاتی ہو تمھاری جتنی مظبوط پوزیشن اس گھر میں ہے اور کسی کی نہیں ہے یہاں دارہ سکندر کی بیوی ہو یار" وہ پھر سے اسکو بائیٹ دیتا بولا۔

صرف بیوی" وہ اسکی جانب دیکھنے لگی دارہ نے نظریں اٹھا کر اسکیطرف دیکھا فلحال خاموش رہا۔

یعنی واقعی صرف بیوی۔" وہ مسکرادی

وہ اب بھی کچھ نہیں بولا۔

میں میں سونا چاہتی ہوں" وہ کہہ کر پیچھے ہو کر لیٹ گئ دارہ سارے کھانے کو تو کبھی اسکو دیکھتا۔

وریشہ بیڈ پر بیٹھی اپنے موبائل کی جانب دیکھ رہی تھی اس کمرے میں آنے کے بعد بس یہ بدلا تھا کہ اسکی جگہ بدل گئ تھی حالات ابھی ویسے ہی تھے آج

گھر میں ولیمے کی رسم تھی جو دو دن بعد کی رکھی گئی تھی کیونکہ بلال اور عینی کی وجہ سے کافی ہنگامہ ہو چکا تھا ابا جی نے وریشہ معاذ عینی اور فائق کا ولیمہ کرنے کا حکم دیا تھا جس سے سب رشتے داروں اور عزیز و اقارب میں معلوم ہو جاتا کہ عینی کی شادی بلال سے نہیں فائق سے ہوئی ہے۔

وریشہ اپنے ولیمے کا ڈریس بیڈ پر ڈالے اسے گھورنے لگی دو دن اور تین راتیں وہ اسکے پاس تھی اسکا رویہ بس سرد اور کھینچا کھینچا تھا۔۔۔

کیوں معلوم نہیں وہ بھیگی پلکوں کو صاف کر گئی جب سے یہاں آئی تھی یہ کہا جا سکتا تھا جب سے اس شخص سے شادی ہوئی تھی کوئی دن اس کا سکون دہ اور اپنی مرضی کا نہیں گزرا تھا وہ نہ اسے پڑھنے کی اجازت دیتا تھا نہ خود اس سے بات کرتا تھا وہ سارے دن گھر والوں کے ساتھ گزار دیتی۔۔۔ کیسی زندگی تھی اسکی سوہائے یہ پھر خاص کر بہارے۔۔۔ بہارے کی زندگی کتنی پرفیکٹ تھی۔۔۔

وہ جتنی بھی ضد کرے دارہ کی آنکھیں بیان کرتیں تھیں کہ وہ کس طرح اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔

اسکا بہارے کو دیکھنا پھر مسکرانا کہیں نظر نہ آئے نگاہوں کا ڈھونڈنا۔۔۔

اور پھر بارات پر ساری محفل کی پرواہ کیے بنا وہ اپنی بیوی کو کیسے شالیں لپیٹ کر سینے سے لگائے کھڑا تھا

وہ کسی کا بھی آئیڈیل ہو سکتا تھا جبکہ وہ معاذ کیطرف دیکھتی تو شادی ان دونوں کی ہوئی تھی معاذ نے ایک پل کے لیے اسکے ساتھ نرمی نہیں برتی الٹا نہ جانے کس بات پر خفا تھا۔

وہ ابھی اٹھتی ہی کہ کمرے میں معاذ داخل ہوا۔

دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں بس اسی لمحے وریشہ نے سوچ لیا اگر اسے اسکے اندر سے دلچسپی ختم ہو گئی ہے تو وریشہ کو بھی ہو گئی تھی وہ نظر پھیر کر اٹھ گئی۔

معاذ کو اسکا یوں نظر انداز کرنا سخت برا لگا وہ اسکی جانب بڑھا۔

کیاہواہے تمھیں "ہاتھ پکڑ کراسکارخ اپنی جانب کیا۔

کچھ نہیں سوہائے نے کہاتھاپالر جاناہے بس فریش ہونے جارہی تھی اگرآپکو کوئی اعتراض ہے تونہیں جاتی "روکھاساجواب دیاتھااسنے۔۔۔۔

یہ تم کس انداز میں مجھ سے بات کررہی ہو "معاذایساہوگیاجیسے وہ خود کچھ نہیں جانتا۔

کس انداز میں کررہی ہوں۔۔۔آپ نے مجھے یہ ہی اختیارات دیے ہیں معاذ کہ اپکے اگے سر جھکادوں آپکے حکم کوبجالاؤورنہ آپ میرے ساتھ برے "سے بھی برارویہ رکھیں گے

واٹ داہیل تم جانتی ہوگھر کاماحول کیاچل رہاہےاوراسپر مجھ سے ناراض ہو رہی ہو "وہ چیڑ کر بولا۔

ناراض شایداپنوں سے ہواجاتاہےاورآپ میرے کچھ نہیں ہیں "غصے سے ہاتھ چھڑاکروہ واشروم میں بند ہوگئ وہ پیچھلے تین دن سے اسکی ایک نظر

اسکے ایک الفاظ کو ترس رہی تھی اور وہ شخص ہاں وہ شخص سمجھ ہی نہیں ارہا تھا چاہتا کیا تھا اس سے آخر کیا۔۔وہ رو دی۔

معاذ جبکہ نیچے عینی کی ضد سن کر آیا تھا وہ اسے کہہ کہہ کر تھک چکا تھا کہ فائق اسکے لیے بہترین مرد ہے اور یقیناً بہترین ثابت ہو گا وہ ایک موقع دے کر دیکھے مگر اسکی ایک ہی رٹ تھی کہ وہ طلاق لے گی اور ولیمہ بلکل اٹینڈ نہیں کرے گی وہ ایک مشکل میں تھا دوسری میں وریشہ نے ڈال دیا۔

اور اگر وہ ٹھنڈے دماغ سے سوچتا تو شاید وہ اپنی جگہ ٹھیک بھی تھی اب تک ان دونوں کی کوئی بات نہیں ہو سکی۔

اور وہ بولا ہی کب تھا اس سے وہ سر تھام گیا ہر بار وہ کوئی نہ کوئی غلطی کر جاتا تھا حالانکہ اس سے بڑا تھا مجبور تھا پھر بھی غلطی پر ہوتا تھا۔۔۔۔

گھیرہ سانس بھر کر وہاں سے اٹھا۔۔۔۔۔۔

فلحال موقع نہیں تھا اور وہ کہاں اتنا جلدی مان جاتی تبھی رات پر بات چھوڑ کر وہ دوبارہ باہر نکل گیا کیونکہ عینی والا معمہ کافی بڑا تھا۔

عینی مجھ سے تھپڑ کھالو گی تم "سوہائے کا ضبط جواب دے گیا تو بھڑکی۔۔۔

مار لو تم مجھے تھپڑ مگر یہ مت کہو کہ میں فائق کے ساتھ رہوں" وہ بھی بھڑکی

ٹھیک ہے پھر جاؤ بابا اور ابا جی کے پاس وہ ہی تمھاری باتوں کا جواب دیں گے

میں بھی دیکھو کیا تم واقعی بہارے ہو" وہ طنزیہ لہجے میں بولی جبکہ عینی پریشانی

سے بیٹھتی چلی گئ۔

سوہائے میں سچ میں رہنا نہیں چاہتی فائق۔۔۔فائق میرے لیے کیسے ہو سکتے

"ہیں

کیوں فائق مرد نہیں ہے یہ تم اسے جانتی نہیں" معاذ کی آواز پر وہ مڑی ابھی

کچھ ہی دیر پہلے وہ غصے سے بھڑک کر اوپر گیا تھا

فضول ضد مت کرو یہ میرا وعدہ ہے بلال کو دوبارہ اس گھر میں گھسنے نہیں

دوں گا لیکن یہ بھی مجھے یقین ہے کہ تمھیں اگر ایک چیز نہیں ملی تو اسکے

بدلے میں بہتر ملا ہے فائق بہترین ہے تمھارے لیے "وہ اسے پھر سے سمجھانے لگا۔

" یہ آپکو لگتا ہے

برائ کیا ہے اس میں "معاذ کو غصہ چڑھا۔

وہ بلال کے بھائ ہیں اور میں رامین چچی کی فیملی سے کوئ تعلق نہیں رکھنا چاہتی"

"تو تم اس وقت انکار کرتی جس وقت یہ شادی ہو رہی تھی

اچانک ارتاش کی بھی آواز ابھری وہ جلدی گھر لوٹ آیا تھا ابا جی نے ولیمے کا کہا تھا۔

تبھی اور جب ہال کمرے سے گزرنے لگا تو اندر سے آتی آوازوں پر یہاں اگیا

میں ہوش میں نہیں تھی ارتاش بھائ میں مجھے علم نہیں تھا آپ لوگ میرے ساتھ کیسی زیادتی کر رہے ہیں "وہ رونے لگی۔

یہ زیادتی نہیں کوئی اچھائی ہو چکی ہے تمھارے ساتھ ایک بار قبول کر کے اپنا نظریہ بدلو تمھیں یہ فیصلہ برا نہیں لگے گا" ارتاش نے بھی سمجھایا۔

جب فائق بھی میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتے تو آپ سب ہم پر زبردستی کیوں کرتے ہیں" وہ غصے میں لگی

عینی" سوہائے نے ٹوک دیا۔

جاؤ تیار ہو جا کر" معاذ نے مزید کچھ نہیں سنا

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے بھیا" عینی غم و غصے سے بولی۔

عینی مجھے تماشہ نہیں چاہیے یار میں تھک گیا ہوں اس چک چک سے" وہ ایکدم ہی دھاڑا جبکہ ارتاش نے اسکے بازو پر ہاتھ رکھ کر روکا۔

یار میری سمجھ سے سب باہر ہو رہا ہے چیڑ ہو رہی ہے مجھے اس گھر سے سمجھ نہیں ارہا غلطی کس کی نکالو۔۔۔اس کی جو جان چھڑا کر بھاگ گیا اسکی جس کا کوئی قصور نہیں ہے یہ اپنی بہن کی جو خاموش رہی۔۔۔

یہ اپنی یہ اپنے ماں باپ کی یہ چاچا چاچی کی آخر کس پر سارا وزن ڈال کر یہ

"کہوں تم قصور وار ہو اس سب کے تمھاری وجہ سے ہوا ہے

وہ چیخا۔

جبکہ سر تھام کر چیئر پر بیٹھ گیا۔

ریلکس کرو معاذ سب ٹھیک ہو جائے گا" ارتاش نے اسے حوصلہ دیا

کیا ریلکس کروں بھئ کل سے مجھے بابا کو کالز آئ جا رہی ہیں افسوس کی۔۔۔

مطلب۔۔ مطلب میں حیران ہوں لوگوں کو مزاہ ارہا ہے۔

یہاں تک کے سوہائے کی شادی کے طعنے مارے جا رہے ہیں ہمیں۔۔۔

بابا کا بی پی ہائ ہے اس دن سے ماں بستر سے نہیں ہل رہی بیوی میری ناراض

بیٹھی ہے تم بتاؤ کس کس کو سنبھالو میں" وہ چیڑ کر بولا۔

تم سب سنبھال لو گے بس ریلکس ہو جاؤ" ارتاش کو وہ بجا لگا ایک تو شادی

ہوئ تھی اسکی اور اوپر سے یہ ڈرامہ۔۔۔

اچانک اسے سوہائے اور اپنی شادی یاد آگئ اگر اہتشام والا قصہ کھل جاتا ہے تو؟

اب تک اسنے سب قابو میں کیا ہوا تھا اور ارادہ یہ ہی تھا کچھ سال گزر جائیں اسکے بچے ہو جائیں اسکے بعد اسے کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔۔۔

" ٹیک اٹ ایزی میں تمھارے ساتھ ہوں۔

ارتاش نے کہا تو معاذ نے سر ہلایا۔

وہ اٹھا پالر لے جاؤ اسے " سوہائے سے وہ بولا۔

عینی کے لبوں پر اب بھی انکار تھا مگر وہ اب سر جھکائے آنسو بھا رہی تھی۔

بولی کچھ نہیں معاذ کی ڈانٹ سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارتاش بھی ایک نظر دونوں بہنوں کو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا۔

سوہائے مجھے سچ میں نہیں رہنا فائق کے ساتھ " وہ بری طرح رو دی جبکہ یہ جانے بنا کے کسی نے اسکی یہ ساری گفتگو سن لی ہے

ولیمے کا فنکشن شاندار تھا سارا افنکشن فائق اور معاذ کیطرف سے تھا بس دونوں دولہا دولہن سنجیدہ تھے اور سنجیدگی سے ہی یہ فنکشن نپٹ گیا تھا۔ لیکن شہروز کو سعد اس فنکشن میں نظر نہیں آیا۔۔۔

وہ اسے کالز مسیجیز سب کرتا رہا مگر وہ کہاں تھا کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔

سعد کہاں ہے "شہروز ارتاش کے پاس آیا

یہیں کہیں دوستوں کے ساتھ ہو گا شوٹ کرا رہا ہو گا" وہ بولا

وہ آج کے فنکشن میں ہی نہیں ہے "شہروز نے اسے اطلاع دی

کیا مطلب ہے بھیا آپکا" ارتاش حیران ہو گیا

ارتاش مجھے سعد کے بارے میں ڈیڈ ٹلز چاہیے مجھے کچھ دنوں سے کچھ بھی ٹھیک نہیں لگ رہا وہ مہندی والی رات سے ہی غائب تھا

نہ ہی وہ صبح گھر پر تھا آخر کن چکروں میں پڑا ہے پتہ کراؤ ذرا" اسنے کہا تو ارتاش بھی متفکر سا سر ہلا گیا۔

دوسری طرف بہارے نے سارا افنکشن چیئر پر بیٹھ کر گزار دیا تھا

آج کسی بھی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا۔

بس آنکھیں ہر تھوڑی دیر بعد بھیگ جاتی

سب نے اس سے سوال کیا تھا مگر اسنے ٹال دیا

دارہ آج کے فنکشن میں موجود بھی نہیں تھا ایمپورٹینٹ میٹینگ کی وجہ سے وہ نہ اسکا جبکہ اسکی ماں کو اپنی بہو کی الگ فکر تھی کہ آخر اسے ہوا کیا ہے وہ ایسا بیہیو کیوں کر رہی ہے کہیں دارہ نے مارا تو نہیں کو وہ رو رہی ہے وہ اپنی مرضی سے ہی سوچنے لگیں۔

نشرہ الگ بے حال ہو رہی تھی اسکے دن قریب آتے جا رہے تھے۔

اور سر پر شہروز کی فکر نے اور بھی پریشان کیا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ ولیمے سے فارغ ہو گئے تھے گھر بھی لوٹ آئے تھے کیا فائدہ تھا بیڈ پر بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے کا تبھی وہ۔۔اٹھی اور لباس تبدیل کرنے واشروم میں چلی گئی۔

اگر اسنے اسے کچھ دیا ہوتا تو شاید اسکے دل میں بھی یہ جزبہ ہوتا کہ اگر وہ ساری رات نہیں آتا تو ساری رات وہ یوں ہی اسکی منتظر بیٹھی رہے لیکن وہ ایک سخت مزاج اور سختی برتنے والا انسان تھا وہ اس سے الگ نہیں ہو سکتی تھی یہ اسکا دل تھا اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی مگر وہ جس خاموشی سے رہ رہی تھی اسی خاموشی سے زندگی گزار سکتی تھی اذیت سے بھرپور کئی سوچیں تھیں جو اسکے دماغ میں چل رہیں تھیں فریش ہو کر اچھا احساس ہوا اسنے جائے نماز بچھا لیا نماز کی ادائیگی کرنے لگی۔

تبھی دروازہ کھولا اور معاذ کمرے میں داخل ہوا صاف ستھرا دولہا ہوا چہرہ اور وہ ولیمے کی دولہن سے ایک عام سی لڑکی بنی اپنی عبادت میں مصروف تھی۔ اسنے گھیرہ سانس بھرا اور خود بھی فریش ہونے چلا گیا۔

وہ لوٹا تو شاید نماز مکمل ہو گئ تھی کیونکہ وہ دعا مانگ رہی تھی۔

معاذ بیڈ پر بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگا کہ آیا وہ اب فارغ ہو۔۔

وریشہ کو رونا آنے لگا تھا وہ چہرے پر ہاتھ رکھ کر معاذ سے اپنے آنسو چھپانے لگی۔

دعا مانگ کر جائے نماز سمیٹا اور اٹھ کھڑی ہوئی

معاذ اسکی حرکات نوٹ کر رہا تھا۔

ادھر آؤ" اسنے اسے پکارہ تو وریشہ اسکے پاس اگئ

معاذ نے اسکا ٹھنڈ کی وجہ سے برف ہوتا ہاتھ پکڑ لیا

ایم سوری وریشہ "وہ سنجیدگی سے بولا

میں نے تمھارے ساتھ زیادتی کر دی میری ماں بہنیں میرا مسلہ ہیں تمھارا نہیں میں نے واقعی یہ سب یوں نہیں سوچا تھا جیسا ہو رہا ہے۔۔۔۔

لیکن ڈپریشن میں تمھارے ساتھ ناانصافی کر گیا ایم رئیلی سوری میں خود سے ہر چیز کا خیال رکھوگا اور اب تمھیں کوئ پریشانی میری یہ میری فیملی کی وجہ سے نہیں ہو گی "

وہ بول رہا تھا آنکھوں میں ندامت بھی تھی جو گواہ تھی کہ وہ سچ بول رہا ہے مگر وریشہ نے اسکے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آزاد کرالیا۔

آپ نے یہ سوچا بھی کیسے کہ مجھے آپ سے اپنا کوئ حق چاہیے تھا" وہ بھیگے لہجے میں بولی کیونکہ وہ اسی بات پر نادم ہو رہا تھا

معاذ مجھے آپ سے کوئ حق نہیں بلکہ عزت چاہیے اگر آپکی فیملی کو کوئ تکلیف ہوئ ہے تو اس میں میں بھی شامل ہوں کیونکہ فیملی تو وہ میری بھی ہے

عینی کے ساتھ جو ہوا میں بھی اسکے لیے پریشان تھیں ہوں اور آپکے ساتھ کھڑی ہوں اچھے میں برے میں۔۔۔

لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ مجھے بے عزت کر دیں۔

آپ اپنا غصہ اپنی خوشی مجھ پر نکالیں مگر سرد مہری نہ اپنائیں آپ مجھے خود سے اجنبی نہ کریں نہ خود مجھ سے اجنبی ہو جائیں جیسے جانتے تک نہیں۔

جیسے میری طرف دیکھنا بھی توہین ہے

میری شادی ہوئی ہے آپ کے ساتھ ہم نکاح میں تھے اس سے پہلے آپ ہر چھوٹی بات پر سب سے پہلے مجھے اگنور کرتے ہیں جیسے میں سب سے زیادہ فالتو چیز ہوں آپکی زندگی کی۔۔۔

اپکو غصہ آتا ہے آپ مجھے اگنور کرتے ہیں کتنے کتنے دن آپ مجھ سے بات نہیں کرتے تھے میں اتنی دعائیں مانگتی تھی

معاذ۔۔۔۔میں۔۔۔۔میرے لیے ہماری زندگی کو مشکل نہ بنائیں۔

پلیز میں بھی ناسب لوگوں میں شامل ہوں جن سے آپ محبت کرتے ہیں جن کی پرواہ کرتے ہیں جن کی عزت کرتے ہیں کچھ بھی ہو جائے انپر یقین کرتے ہیں اور کم از کم ان سے بات کرنا نہیں چھوڑتے

میں نے تو کسی دن آپ سے نہیں کہا کہ مجھے میرا کوئی حق دیں آپ صرف یہاں تک پہنچے۔

آپ نے اور کچھ بھی نہیں دیکھا۔

میں شاید تھک گئیں ہوں۔۔۔آپ مجھ سے نہیں سنبھلتے اور اب میں آپکو سنبھال بھی نہیں سکتی" اسنے آنسو صاف کیے معاذ خاموشی سے اسکی گفتگو سن رہا تھا

آپ نے کبھی دیکھا ہے دارہ بھائی کو مجھے لگتا ہے وہ بیسٹ ہز بینڈ ہیں اپنی وائف کے لیے بلکل پرفیکٹ انھیں علم ہے بہارے انکی بیوی ہے۔۔۔

اور میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں میں نہیں جانتی ایسا کون سا راز ہے جو آپ سب ان سے چھپائے ہوئے ہیں۔

اگر انھیں پتہ بھی لگ گیا تب بھی وہ بہارے کو نہیں چھوڑیں گے کیونکہ وہ اس سے محبت نہیں عشق کرتے ہیں اور آپ مجھ سے محبت بھی " پوری سوچ سمجھ کر کرتے ہیں بس جب ضرورت ہو

وہ آخر میں غصے سے اٹھنے لگی معاذ کو ہنسی آ گئی اُسنے ساتھ کے ساتھ مثال بھی تودے ڈالی تھی وہ اٹھی معاذ نے کھینچ کر بیٹھالیا۔۔۔

اتناسب کچھ میرے خلاف" وہ اسکا چہرہ اپنی جانب کرتا بولا

گھیرہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

میرے پاس ان سب باتوں کا جواب بس اتنا ہی ہے کہ میں تمھاری ساری شکایتیں دور کر دوں گا اور کبھی زندگی میں تمھیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا اور تمھارے آئیڈیل ہز بینڈ کے مجسمے پر بھی اترنے کی کوشش کروگا" وہ اسکی کلائی پر پیار کرتا بولا۔

وریشہ اسکی مسکراتی اور گھیری نگاہوں سے کچھ سٹپٹا گئی۔

بھیگے گال نم پلکیں شکایتی نظریں وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔

ایک دن کہیں گے دوسرے دن بھول جائیں گے" وہ سر جھٹک کر پھر اٹھنے لگی

اچھانہ یار کیا تم بھی ناراض ہوئے جا رہی ہو" معاذ عاجز سا آیا

نہیں معاذ آپکواپنی نیچر بدلنی ہو گی" وہ مظبوط لہجے میں بولی

" میرا وجود ہے آپ کو یہ ماننا ہو گا

کہہ تو رہا ہوں سب مانوں گا اور تمھیں میری محبت پر شک کیوں ہے" وہ اسکا ہاتھ پکڑتا بولا۔

اس وقت آپ یہ ساری باتیں معلوم ہے کیوں کر رہے ہیں کیونکہ آپ مجھ سے اپنا حق لینا چاہتے ہیں اور میں دینا نہیں چاہتی اگر میری کوئی اہمیت ہے آپ کی نظر میں تو میری رائے کا بھی احترام کریں میری مرضی اور پسند کو اہمیت دیں" وہ جیسے چیلنجنگ نظروں سے اسے دیکھنے لگی معاذ سنجیدہ ہو گیا۔

" تمھیں لگتا ہے میرے اور تمھارے بیچ صرف یہ حوس ہے

" میں حوس نہیں کہہ رہی آپکا حق کہہ رہی ہوں

" بات ایک ہی ہے

بات میں فرق ہے کیونکہ میں آپکی بیوی ہوں" وہ بناڈرے بولی

" ٹھیک ہے اب میں تمھیں تبھی چھو گا جب تم خود چاہو گی۔

وہ مڑا۔۔۔

جی معلوم ہے آپ ایسا ہی کریں گے اور اب شاید ایک دو ماہ میری طرف نگاہیں بھی نہیں اٹھائیں گے اور بس یہ خواہش ہو گی میں معافی مانگ کر آپکے قدموں میں بیٹھ جاؤ"

وہ غصے اور جزبات سے رونے لگی۔

"بہت بول رہی ہو تم

ایکدم اسے اپنی جانب کھینچ کر وہ اسکی کمر میں سختی سے ہاتھ ڈالتا اسکا چہرہ نزدیک کرتا بولا

وریشہ کے گال پر آنسو گیرہ مگر اسنے اسکی جانب نہیں دیکھا

تمھاری ساری شکایتیں سر آنکھوں پر۔۔۔

میں نے کہا ہے نہ اب تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی" وہ آہستگی سے اسکے آنسو چننے لگا۔

وریشہ کو اور بھی رونا آگیا۔

راضی ہی نہیں ہو رہی بتاؤ کیسے مانو گی اب تمھیں مناؤ گا نہ جیسے چاہو گی" وہ اسکے ریشمی بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتا بولا۔

نہیں ماننا مجھے ناراض رہنا ہے" وہ منہ بسور کر بولی

اوہ یہ بری خبر ہو گی میرے لیے" وہ بے قابو سا ہوتا اسکی چہرے پر جھکنے لگا تھا

۔

کہ وریشہ نے اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کر دیا۔

"آپ مجھے نہیں ٹچ کر سکتے ابھی تو طے ہوا ہے جب تک میں نہیں چاہوں گی اسنے کہہ کر اسکے ہاتھ اپنی کمر پر سے بھی ہٹا دیے

یار وہ تو مذاق تھا" معاذ نے نفی کی

وہ ہی سچ تھا" وریشہ گھور کر بولی

یہ کیا بات ہوئی" وہ بھی گھورنے لگا

اس دن سوچتے جب آپکے پاس دولہن بن کر آئی تھی" وریشہ دور ہو گئی۔

اب معافی مانگ تو رہا ہوں غلطی ہو گئی ایسی سزا تو نہ دو" وہ معصومیت سے بولا

۔

وریشہ نے شانے آچکا دیے۔

معاذ کو اسکی ادائیں بھا رہیں تھیں خود بھی مسکرا دیا۔

وہ واقعی اسکے ساتھ زیادتی کر جاتا تھا لیکن اب سوچ چکا تھا کہ وہ اپنی نیچر بھی بدلے گا اور وریشہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ ہی تو اسکے دکھ سکھ کی ساتھی تھی وریشہ کمبل میں لیٹ گئی۔

دیکھ لو سوچ لو تھوڑی سی رعایت" وہ چاہت سے اسے دیکھتا بولا۔

بس اتنی ہی کہ آپ میرے ساتھ لیٹ سکتے ہیں" وہ ذرا اترا کر بولی معاذ نے اپنی مسکراہٹ روکی

کافی ظالم واقع ہوئی ہو" وہ نفی میں سر ہلاتا اٹھ گیا۔

کہاں جا رہے ہیں" وریشہ اسکے جاتا ہوا دیکھتی بے ساختہ بول اٹھی۔

پھر تھوڑا سا شرما گئی کیونکہ وہ ایسی ہی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

مائے بیلوڈ مجھے نائیٹ سوٹ کے بنا نیند نہیں آتی ویسے تو آپ پر بھی یہ لاگو ہوتا تھا کہ آپ بھی نائیٹ سوٹ کے بنا نہیں سوئے گی لیکن فلحال آپ کوئین ہیں اس کمرے کی تو آپ پر حکم نہیں چلا سکتے ہم" وہ پینٹ کی پوکٹس میں دونوں ہاتھ ڈالے اسکے سامنے کھڑا آہستہ آہستہ بھاری لہجے میں بولتا اسکو بے چین چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

وریشہ جلدی سے بلینکیٹ میں دب گئ۔

وہ اسے نائیٹ سوٹ میں دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی یہ تو امیروں کے شوق تھے کہ سونے کے کپڑے بھی الگ جبکہ جو اسنے پہنا ہوا تھا اسے تو ان کپڑوں میں بھی سکون دہ نیند آتی تھی معاذ چینج کر کے باہر آیا تو اسے سر تک کمبل میں دیکھا وہ سمجھ گیا وہ اسے دیکھنا نہیں چاہتی تھی وہ ہنسی روکتا بالوں میں برش پھیر کر بھاری قدم اٹھاتا اسکے مقابل آگیا۔

ہلکا سا کمبل ہٹایا اور اسکے ساتھ ہی لیٹ گیا وریشہ نے آنکھیں سختی سے بند کی ہوئ تھی۔

معاذ نے اسے نرمی سے اپنی جانب کر لیا کہ وہ اسکے کشادہ سینے سے الگی۔

میں واقعی کچھ نہیں کر رہا ایزی ہو جاؤ" اسنے نرمی سے اسکے گال کو چھوا۔

وریشہ نے بمشکل آنکھیں وا کیں اور وہ اسی شان سے اسپر چھایا ہوا محسوس ہوا

معاذ مسکرا دیا

جس دن اس کمرے کا کینگ میں بن گیا۔

اس دن تمھاری خیر نہیں" اسنے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔

وریشہ سرخ سی ہونے لگی۔

چلو سو جاؤ اب" وہ اسکا گال تھپتھپا کر اپنی بانہوں میں اسکو جکڑے آنکھیں

بند کر گیا جبکہ وریشہ نے بھی اسکو تھام لیا

معاذ مسکرا دیا۔

شاید لڑکیوں کو صرف محبت توجہ اپنائیت عزت اور چاہت کی ضرورت ہوتی

ہے۔

اور وریشہ انھیں میں سے تھی اسے افسوس تھا جو بھی وہ اب تک کر آیا تھا۔

آگے وہ اپنی محبت کو سب سے پہلے رکھنا چاہتا تھا۔

معاذ تو سوچتے سوچتے سو گیا مگر وریشہ یوں ہی جاگتی رہی وہ اتنا نزدیک تھا اسکی خوشبو اسکا سینہ جس پر اسکا سر تھا۔

وہ اسکے دل پر اپنا نام لکھنے لگی۔

معاذ کو نیند میں اسکی یہ حرکت محسوس ہو رہی تھی۔

اور لکھتے لکھتے شاید وہ تھک کر خود بھی سو گئی جبکہ معاذ تو پہلے ہی خواب خرگوش کے مزے لینے لگا تھا۔

عینی صوفے پر بیٹھی سر گھٹنوں میں دیے رونے میں مصروف تھی۔

فائق کمرے میں داخل ہوا تو سامنے کا یہ منظر دیکھ کر گھیرہ سانس بھر کر وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

اگر عینی واقعی اسکے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی تو وہ اسے آزاد کر دیتا۔

اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔

اور اگر ساتھ رہ سکتی تھی تو اسکی طرح کمپرومائز کر سکتی تھی۔

تم کب تک یہ سب کرو گی" وہ عاجز سا بولا۔

سب سب مجھ پر زبردستی کر رہے ہیں سب مان گئے ہیں کہ آپ اور میں کپل ہیں" وہ سر جھٹکتی بولی۔

"اور تم یہ نہیں مانتی

آپ مانتے ہیں اس بے تکی بے ڈھنگی شادی کو" وہ چیڑ کر بولی

ہاں شاید میں اپنے گھر والوں اپنے ماں باپ سے اتنی محبت اور عزت کرتا ہوں کہ میں مانتا ہوں کہ تمھاری مجھ سے شادی ہو چکی ہے"۔

آپ اتنے ماہان ہوں گے میں نہیں ہوں" وہ منہ موڑ گئی۔

تو ٹھیک ہے اس گھر میں بغاوت بھی تو ہوئی ہے تم بھی بہارے کیطرح باغی ہو سکتی تھی کر سکتی ہو جاؤ باہر اور جا کر کہو مجھے فائق سے طلاق چاہیے خدا کی قسم کسی ایک نے بھی مجھے یہ حکم دیا میں فورا تمھیں دے دوں گا" وہ بولا

عینی اسکی شکل دیکھنے لگی۔

تمھاری عزت۔۔صرف تمھاری عزت کے لیے تم سے شادی کی میں نے اگر بے عزت خود ہی ہونا چاہتی ہو تو تم شوق سے ہو سکتی ہو میں بلکل اس معاملے میں کچھ نہیں کہوں گا" وہ سنجیدگی سے بولا۔

طلاق کا دھبا لے کر اپنے بوڑھے ماں باپ کے گھر چلی جاؤ گی اگر تمھیں اس چیز سے سکون ملتا ہے تو میں تمھیں طلاق دے دیتا ہوں "

معاشرے میں خود کو طلاق عورت کے نام سے کھلوانا چاہتی ہو تو شوق سے تم یہ کام کر سکتی ہو۔

طلاق منہ سے کہہ دینا آسان ہے مگر اسکا داغ سہنا تمھاری جیسی لڑکیوں کے کام نہیں ہیں۔

تمھیں کیا لگا رہا ہے عینی۔۔۔کوئی شہزادہ آئے گا اور تم سے شادی کرے گا۔ یہ صرف ناولوں اور افسانوں کی کہانی ہے میں تمھیں چھوڑ دیتا ہوں کوئی روک ٹوک زبردستی نہیں ہے تم جانتی ہو تایا جی بن موت ہی مر جائیں گے۔

ابا جی کے سر میں اترے سفید بالوں کیطرف دیکھو۔

اپنی ماں کے وجود کو دیکھو جو بیٹیوں کے غم کی وجہ سے بستر کو لگ گی ہے

تمھیں لگتا ہے فرزانہ تائی ایسی تھیں۔

چلو ٹھیک ہے سب کو چھوڑو۔

تم اپنی زندگی کے بارے میں سوچو۔

طلاق تمھارے مسلے کا حل ہے۔

"تمھیں ہم لوگوں سے نفرت ہے میرے نزدیک یہ بلاوجہ ہے

وہ اس بلاوجہ پر اسے دیکھنے لگی کیسے بلاوجہ ہو سکتی ہے یہ نفرت اسکے ساتھ

بلال نے جو کیا وہ بھول جائے۔

جو بھی کچھ ہوا اس میں سب کی غلطی شامل تھی میں نے روکا تھا سب کو مگر تم

در حقیقت تم بیوقوف اپنے ہاتھوں سے بنی ایک شخص جو پہلے ہی کسی کی محبت

میں گرفتار ہو تمھیں کیا محبت دے سکتا ہے" وہ تلخی سے بولا۔

تھک گیا تھا اس روز کے جھنجھٹ سے۔

طلاق منہ سے نکالنا آسان ہے طلاق کے اثرات آسان نہیں۔

لیکن یہ چوائس تمھارے لیے کھلی ہے تم اگر ہمارے معاشرے میں طلاق کے بعد سروایو کر سکتی ہو تو میں باس جی سے بات کر لیتا ہوں۔

سوچ لو اور کل تک جواب دے دینا لیکن پلیز اس سے پہلے انسانوں کیطرح بیہیو کرو تمھیں مجھ سے بات نہیں کرنی نہ کرو لیکن مجھ سے جنگ مت کرو یار میں اس مزاج کا بندہ نہیں ہوں نہ اتنی اوور لوڈڈ ٹنشنز برداشت کر سکتا۔"

وہ اٹھ کر واشروم میں جانے لگا

اگر میں انکار کر دیتی ہوں تو ساری زندگی گزاریں گے یوں ہی میرے ساتھ" وہ بولی۔

یعنی کچھ تو پلے پڑ ہی گیا تھا اسکے۔۔۔۔

فائق مڑا۔

معلوم نہیں شاید وقت ہر چیز کو بدل دے" اسنے سنجیدگی سے کہا اور چلا گیا

جبکہ عینی پھر سے رونے لگی۔

یہ وہ شخص تھا جسے اس میں بلکل بھی انٹرسٹ نہیں تھا اور اسے بھی تو نہیں تھا پھر ایک چھت تلے ایک نام سے کیسے وہ زندگی گزاریں گے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

ارتاش کو کوٹھے کی لوکیشن ملی تھی اور جیسے ہی اسنے سعد کی لوکیشن کا سنا اسکے قدموں تلے زمین کھسک گئی تھی جیسے

انکے خاندان کا لڑکا کوٹھے پر ملا تھا۔

وہ ایکدم بستر سے اٹھا اور تقریبا بھاگتا ہوا واشروم میں گھس گیا

اسکے ایسے اٹھنے سے سوہائے بھی اٹھ گئی

"ک۔۔کیا ہوا

لیکن جواب دینے سے پہلے ہی وہ واشروم میں جا چکا تھا۔

سوہاے کا پیچھے انتظار کرنا مشکل ہو گیا۔

یہ اللہ خیر "وہ دل میں دعا کرنے لگی۔

ارتاش باہر آیا۔

اپنے یونیفارم میں تھا۔

سب سب ٹھیک ہے نہ "وہ پریشانی سے بولی

جاؤ جا کر شہروز بھیا کو اٹھاؤ نہیں تو دیکھو وہ اٹھے ہوئے ہیں "وہ جلدی جلدی بولا۔

ارتاش مجھے فکر ہو رہی ہے "سوہائے نے اسکا بازو پکڑا

کچھ نہیں ہوا تم شہروز بھیا کو اٹھاو۔

ارتاش نے اسکا گال تھپتھپایا اپنے اسامان اٹھانے لگا اسے فون آنے لگا تھا۔

ہاں پتہ چل گیا لیکن ابھی کچھ نہ کرنا مجھے خود آنے دو "وہ بولا سوہائے باہر نکلی

تو آدھے لوگ گھر کے آچکے تھے جبکہ آدھے نہیں

تائی جان شہروز بھیا اٹھ گئے "سوہائے نے رابعہ سے پوچھا

کیا ہوا "رابعہ پریشان ہوئی

" م۔۔۔۔ معلوم نہیں ارتاش پوچھ رہے ہیں کوئی فون آیا اور اسکے بعد ارتاش کمرے سے نکلا اور شہروز کو کال کرنے لگا۔

جو ابھی تک اٹھا نہیں تھا۔

تیسری بل پر شہروز نے فون اٹھایا۔

جلدی نیچے آئیں "ارتاش عجلت میں بولا۔

شہروز کو کل رات والی بات یاد آئی کیونکہ یہ ہی اہم کام دیا تھا اسنے اسے۔۔۔

وہ جلدی سے فریش ہو کر نیچے اترا نشرہ بھی پریشانی سے گرل تک پہنچی۔

" چلیں

کہاں جا رہے ہو تم دونوں "اباجی بھی فکر مندی سے بولے۔۔۔۔

میں آتا ہوں کچھ دیر میں اباجی "ارتاش نے تسلی دی اور وہ دونوں سب کو پریشان چھوڑ کر زن سے گاڑی بھگا لے گئے۔۔۔

اسے اندازا نہیں تھا اہتشام اس جگہ سے نکل بھی سکتا ہے وہ مڑ گیا بے ساختہ سوہائے کی جانب دیکھا۔۔۔

آپ کو کچھ چاہیے تھا" سوہائے تو خوش ہو گئی چلو ناراضگی کو خود ہی ختم کر رہا تھا وہ۔۔۔

ہاں" ارتاش اسکی جانب تھا

بتایئے میں دیتی ہوں" سوہائے اسکے پاس اگئ

تمھارا ساتھ" ارتاش نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

جبکہ سوہائے سرخ سی رہ گئ۔

اور ابھی کچھ کہتی کہ اہتشام ہانپتا کانپتا اندر پہنچ چکا تھا۔ وہاں سب اہتشام ہو دیکھ کر ایسے کھڑے ہو گئے جیسے بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔ جبکہ اہتشام نے ارتاش کی جانب دیکھا اور چیختا چلاتا وہ اسکی طرف آیا اور ایکدم اسکا گریبان جکڑ لیا۔

ارتاش خاموشی سے اسے دیکھنے لگا

وہ کیوں ڈرتا یہ گھبراتا انکی شادی ہو چکی تھی مگر بد قسمتی سے فلحال کوئی بچہ نہیں تھا لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ انکا نکاح کمزور ہے وہ فلحال اس بات کا کھلنا افورڈ نہیں کرنا چاہتا تھا بس کم از کم تب تک جب تک کوئی بچہ نہیں ہو جاتا اس کے بعد کسی بات کا خوف نہ رہتا۔۔۔

تو نے میرے ساتھ بہت برا کیا ہے میں جان سے مار دوں گا تجھے "اہتشام چلایا

۔

ارتاش یوں ہی پہاڑ کی مانند اسکے سامنے کھڑا رہا جیسے اسکے کسی عمل سے کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔۔۔

وہ سب جیسے ہوش میں آئے کیونکہ اہتشام نے ارتاش پر مکہ اٹھانا چاہا جس کو ارتاش نے جکڑ کر دور دھکیلا۔

تم جس قابل تھے تمھیں اسی جگہ پر رکھا ہے "وہ انگلی اٹھا کر آنکھیں نکال کر بولا جبکہ گھر والے شاکڈ سے باہر نکلے اور معاذ اہتشام کی جانب بڑھا اور کھینچ کھینچ کر تھپڑ اسکے منہ پر دے مارے۔۔۔۔

پہلے شادی سے بھاگ گئے اور اب تماشہ کرنے پہنچ گئے ہو" معاذ شدید بھڑ کا

جبکہ ارتاش نے سر تھام لیا۔

اب کیسے بتاتا وہ بھاگا نہیں تھا وہ تو خود کڈنیپ ہو گیا تھا

سوہائے نے ارتاش کا بازو تھام لیا

آپکو لگی تو نہیں کہیں" وہ فکر مندی سے بولی

اسے نکال دو یہاں سے" پیچھے سے فرزانہ بھی غصے سے بولیں۔

جبکہ فیضان صاحب اور باقی سب بھی غصے میں لگے تھے۔

میں نہیں بھاگا تھا اس نے اور دارہ نامی ادمی نے مجھے اٹھالیا تھا۔۔۔اور اسی جھنم میں پھینک دیا جہاں میری ماں اور میں تڑپ کر رہ گئے۔

میں بارات لے کر آرہا تھا اسنے مجھے اٹھوالیا اور پھر ہمدرد بن کر میری جگہ آگیا اور سوہائے سے شادی کرلی۔۔۔

اتنا بڑا گیم کھیلا ہے خالہ جان اس لڑکے نے اور جب جب میں نے وہاں سے بھاگنا چاہا اسنے اپنے آدمیوں سے مجھے پٹوایا میرا گھر میرا بیز نیس سب تباہ ہو گیا صرف اس ارتاش کی وجہ سے "اہتشام چیخا جبکہ ارتاش چپ ہو گیا کیونکہ سچ تو یہ ہی تھا۔

سب نے پہلے اہتشام اور اسکے بعد ارتاش کی جانب دیکھا۔

جو بلکل نارمل انداز میں شانے آچکا گیا تھا حیران اور حونک ہی رہ گئے تھے سب سوہائے بھی حیرانگی سے دیکھ رہی تھی جبکہ ارتاش کے نزدیک اس میں حیرانگی والی کوئی بات نہیں تھی محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے اور ویسے بھی یہ نہ کرتا بوسیدہ عشقوں کیطرح رخصتی پر اپنی محبت کا بھائی بن جاتا بکواس

وہ ان سب چیزوں کو نہیں مانتا تھا کر گزرنے کے حوصلے ہونے چاہیے۔

ہاں میں نے ہی کیا ہے یہ سب کیونکہ مجھے میری محبت چاہیے تھی" وہ سکون سے کہہ کر سب کو دیکھنے لگا۔

سب کے منہ ایسے بند ہوئے گویا کبھی کھل ہی نہیں سکتے۔

یہ گھٹیا آدمی ہے اسنے سب تباہ کر دیا اور میری سوہائے سے خود شادی۔۔۔

اوئے "ایکدم بھڑک کر اسکا گریبان جکڑا تھا ارتاش نے۔

یہ تو اپنے لفظوں کو سیدھا کر ورنہ یہیں گاڑ دوں گا تجھے "وہ دھاڑا۔

جبکہ معاذ نے اسے اس سے کھینچ کر جدا کیا فائق بھی ارتاش کی جانب اگیا۔

یعنی ہر ٹھڑے کام میں خیر سے اسی کے دوست کا ہاتھ تھا وہ نفی میں سر ہلاتا

ارتاش اور اہتشام کے بیچ میں آگیا۔

ٹھیک ہے جو ہو گیا ہو گیا اب تم جا سکتے ہو سوہائ اپنے گھر میں خوش ہے "

فائق نے گویا بات ہی ختم کر دی

ایسے کیسے ہو گیا تو ہو گیا۔۔۔

میرا گھر میرا بیز نیس اس آدمی نے تباہ کر دیا میں روڈ پر اگیا اور سب ختم ہو گیا

" خالہ جان آپ کچھ کیوں نہیں کہہ رہی

اہتشام بت بنی فرزانہ کی جانب دیکھ کر بولا۔

فائق نے ارتاش کی جانب دیکھتے سر نفی میں ہلایا جبکہ وہ سوہائے کا ہاتھ جکڑتا شانے آچکا گیا معاذ بھی اسے گھور رہا تھا۔

بکواس کر رہا ہے یہ میں نے کچھ نہیں کیا اس کا بیز نیس تباہ خود ہوا ہے کیونکہ یہ بینک کرپٹ ہو چکا تھا اور سوہائے سے شادی کر کے یہ تم سے بینک کا لون " پورا کروانے والا تھا میرے پاس اس آلو کے پٹھے کی ساری سٹیٹمنٹس ہیں وہ بات مکمل کرتا ہی کہ ایکدم اسکے منہ پر کھینچ کر چانٹا پڑا تھا ارتاش نے سامنے دیکھا فرزانہ تھی۔

تم نے اتنا بڑا جھوٹ بولا اتنا بڑا ڈرامہ کیا میری بیٹی کی رسوائی کر کے خود ہی ہمدرد بن گئے اتنا بڑا کھیل میرے بھانجے کو تباہ کر دیا اور اب یہاں کھڑے بکواس کر رہے ہو" وہ چیخی

ارتاش نے سوہائے کی جانب دیکھا جو ساکت کھڑی تھی

آج دوسری بار امتحان محبت تھا جس میں وہ پوری نہ اتری

تمھیں اس کا ہر جانہ بڑھنا ہو گا ارتاش اور تم بھروگے سوہائے کو طلاق دے کر" وہ انگلی اٹھا کر آنکھیں نکال کر چلائی جیسے گزشتہ ساری انرجی اس میں لوٹ آئی ہو۔۔۔

امی کیا کر رہی ہیں آپ" معاذ نے ماں کو روکا۔

ہٹ جاؤ تم بھی اسی کے ساتھ ملے ہوئے ہو گے ایک جیسے ہو سارے کے سارے ایک دوسرے کے چمچے تم لوگ کیا سمجھتے ہو جو بھی کرو گے سب سہی ہو گا ارے ڈوب کے مر جاؤ معاذ بہن کی رسوائی کا خیال نہ آیا تمھیں" وہ اب معاذ کو مارنے لگیں تھیں جو چپ ہو گیا جیسے ثابت کر دیا ہو کہ ہاں یہ سب مجھے پتہ ہے جبکہ ارتاش اور دارہ کے علاوہ کسی کو اسکی خبر نہیں تھی۔۔۔

تائی جان یہ بات تو مجھے بھی پتہ ہے اور دیکھا جائے تو بلکل ٹھیک ہے یہ آدمی جب ٹھیک نیت سے ہماری سوہائے سے شادی نہیں کر رہا تھا تو پھر کیا فایدہ ساری زندگی مشکل میں گزارنے کا۔۔۔

بس کرو" فرزانہ اسپر بھی چیخی۔

مجھے ان دھوکے باز اور فریبی لوگوں کے بیچ نہیں رہنا نہ ہی میری کوئی بیٹی رہے گی اور اب تو تم بھی میری بیٹی کو طلاق دو اور فارغ کرو ہمیں۔۔۔جان چھوڑ دو ہماری یہ ہی تم لوگوں کا سگا ہے اسے رکھو اپنے پاس" وہ سوہائے کا ہاتھ کھینچ کر ارتاش کے ہاتھ سے نکالتی اور دوسرے ہاتھ میں عینی کا ہاتھ جکڑ تیں چلا اٹھیں

ارتاش چپ کھڑا تھا۔۔۔

فائق بھی حیران کھڑا رہ گیا۔

جبکہ فرزانہ ان دونوں کو کھینچ کر اندر جانے لگی۔

امی میں کہیں نہیں جاؤ گی" عینی نے ماں سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا فرزانہ نے بھڑک کر عقابی نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

تو تمھیں اس جھنم میں رہنا ہے ویسے بھی طلاق تو تم نے اس فائق سے لینی تھی یہ دھوکے باز لوگ ہیں معلوم نہیں اسی نے بلال کو کہیں چھپا دیا ہو بس

اس لیے کہ کہ میری بیٹیاں رسوا ہو جائیں مجھے تمھارے باپ کو بدنام کرنے

" کے لیے

ایسا کچھ نہیں ہے امی "عینی چلائی

میرے نام کے ساتھ آج کے بعد بلال کا نام مت لگایئے گا اور یہ میرا گھر ہے

میرے باپ کا گھر ہے اور۔۔۔۔آواز مدھم سی ہو گئی۔

اور اب میرے شوہر کا بھی اور میں کسی کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔

اور۔۔اور طل۔۔۔طلاق بھی نہیں لوں گی۔

آپ ماں ہے میری مجھے سمجھانے کے بجائے آپ ایسی باتیں کر رہی ہیں"

فرزانہ نے غصے میں اسے بھی تھپڑ مارنا چاہا کہ فائق نے آگے بڑھ کر اسکی

کلائی پکڑ لی۔

" شاید آپ نے جواب سن لیا ہے تائی جان

عینی کا ہاتھ بھری محفل میں پکڑ کر اسنے اسے اسکی ماں سے دور کھینچا۔۔۔۔

نہ دونوں کے بیچ نہ محبت تھی نہ الفت نہ چاہت۔

بس شاید اعتبار تھا جو پہلا احساس دونوں کی بیچ جنم لے چکا تھا جبکہ پرانی محبت یوں ہی حیران وپریشاں کھڑی تھی

وہ دور کھڑا اسے دیکھ رہا تھا جبکہ وہ کانپتے وجود سے خود میں اتنی ہمت نہیں پا رہی تھی کہ عینی کیطرح اپنی ماں کو کہے کہ وہ شادی شدہ ہے وہ ارتاش کے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہے وہ اس سے الگ ہو کر کیسے رہے گی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔آج سے میں سمجھو گی میری ایک ہی اولاد تھی "فرزانہ کی آنکھیں بھیگ گئیں لیکن یہ سب تو ہونا تھا۔

امی آپ چھوڑیں سوہائے کا ہاتھ "معاذ آگے بڑھا اور فرزانہ کے ہاتھ سے الگ کر دیا۔

معاذ مجھے اپنی صورت نہ دیکھانا تم فرزانہ دانت پیس کر بولی۔

امی جو ہو چکا ہے اسے بدلا نہیں جا سکتا۔

سوہائے اور ارتاش کی شاید ہو چکی ہے "وہ ماں کو سمجھانے لگا

میں نہیں مانوں گی اس شادی کو۔۔۔فرزانہ چیخی

معاذ نے غصے سے بھڑک کر باپ کی جانب دیکھا۔

آخر وہ کیوں نہیں بولتے کچھ جبکہ فیضان صاحب آگے بڑھے اور فرزانہ کو پیچھے کر کے اہتشام کی جانب دیکھا

جتنا تمھارا نقصان ہوا ہے وہ میں بھر دوں گا دوبارہ یہاں مت دیکھائی دینا"

انھوں نے بات ہی ختم کر دی

نہیں فیضان مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے رہنا ہی نہیں اس خبیث شخص کے سامنے۔۔۔

جس نے میری بوڑھی بہن کو رسوا کر دیا میرے بھانجے کو بے یار و مددگار کر دیا۔

جبکہ اہتشام کو تو بس یہ ہی سننا تھا وہ واپس پلٹ گیا جبکہ فیضان فرزانہ کو چھوڑ کر ارتاش کی جانب مڑا۔

اب جو بولنا سچ بولنا بہتر ہو گا تمھارے لیے "وہ انگلی اٹھا کر بولے جبکہ ارتاش کے پیچھے نصرت اور افنان بھی اکھڑے ہوئے وہ اکیلا نہیں تھا اگر کوئی بہن بھائی نہیں تھا تو اسکے ماں باپ زندہ تھے۔

اہتشام بینک کرپٹ ہے "انھوں نے بس اتنا ہی پوچھا

جبکہ ارتاش مڑا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

سب اسکے کمرے کیطرف دیکھ رہے وہ تقریبا پانچ منٹ میں واپس لوٹا تو کئی سلیپس تھیں اسکے ہاتھ میں۔۔۔

یہ بینک کی سلیپ بائیس کروڑ قرضا تھا اس پر جو وہ معاذ سے لینے والا تھا جس کا اسکے خود اعتراف بھی کیا تھا۔

یہ اسکے بیزنیس لوس کی سلیپس ہیں اسکی کمپنی قرضوں کی وجہ سے بین ہو گئی اور یہ اسکی ماں کی ریکارڈنگ "اسنے ریکارڈر پھینک کر مارا۔۔نیچے گرتے ہی ریکارڈر چلنے لگا۔

اہتشام سوہائے سے شادی کرنا اس وقت تمھاری مجبوری ہے بیز نیس کو چلانے کے لیے سوہائے سے بہتر اوپشن کوئ نہیں باقی کرن ورن سے شادی بعد میں کرتے رہنا فلحال بیز نیس کا سوچو" ریکارڈر بند ہو گیا جو کچھ ارتاش نے کیا اس سے زیادہ بڑا جھٹکا یہ ریکارڈر تھا فرزانہ تو زمین پر ہی گیر گئ۔۔۔

ام۔۔امی"۔اور اتنے عرصے میں اس لڑکی کی یہ آواز ابھری تھی۔

بھیا امی" وہ معاذ کو بلانے لگی جبکہ سب نے آگے بڑھ کر فرزانہ کو تھام لیا نہ ارتاش آگے بڑھا اور نہ ہی فائق۔

جبکہ ارتاش کا شانہ ابا جی نے تھپتھپایا۔

میرے شیر بیٹے ہو تم اور اگر یہ ریکارڈر یہ کچھ بھی سامنے نہ آتا تب بھی مجھے تمھارا پلین بہت اچھا لگا۔۔۔۔

بس یوں ہی اپنے حصے کی خوشیاں اپنے نام خود ہی کرتے رہو۔" وہ مسکرائے جیسے بہت خوش ہوں

اباجی پھر بھی اسکا طریقہ غلط تھا یہ ہم میں سے کسی کو اعتماد میں لے سکتا تھا

انعام صاحب نے ٹوکا کہ دادا پوتے کو چڑھا رہا تھا مگر ارتاش کے منہ پر ہلکی سی بھی مسکراہٹ نہیں تھی اور فائق جانتا تھا کیوں نہیں تھی جس طرح وہ عینی کی حمایت پر حیران رہ گیا تھا اس طرح ارتاش بھی تو اپنی محبت کی خاموشی پر شاکڈ ہو گا

چلتا ہوں" ارتاش کہہ کر باہر نکل گیا۔

فائق بیٹا جاؤ اسکے پیچھے وہ کچھ کر ہی نہ بیٹھے" نصرت فکر مندی سے بولی۔

جبکہ آدھا گھر فرزانہ کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

ارتاش کمینے کچھ تو بتاتا دارہ نے بھی چھپایا" فائق نے اسے پیچھے سے پکڑا۔

میں اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا" اسنے کہا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔

برو مجھے تو تیرے ساتھ رہنے کے آرڈرز ملے ہیں نہ" فائق بھی جلدی سے سوار ہو گیا

شیٹ آپ فائق مجھے ڈیوٹی پر جانا ہے" وہ بھڑکا۔

اوہ بھائی فلحال کہیں نہیں یہ ڈرامہ جب تک ختم نہیں ہوتا

ارتاش نے گاڑی باہر گھمالی۔

وہ کہاں لے جارہا تھا علم نہیں تھا ڈیش بورڈ کھول کر اسنے سیگریٹ نکالا اور لائیٹر سے جلا کر پینے لگا۔

" تم ایزی ہو جاؤ جب تم نے کچھ غلط کیا ہی نہیں تو۔

میں نے اسے کہا تھا مجھے اسکا ساتھ چاہیے" وہ سیگریٹ لبوں سے نکالتا بولا

۔۔۔ارتاش کی دیوانگی سے سب ہی واقف تھے۔

تم کافی خوش نصیب ہو اسنے فائق کیطرف دیکھا۔

تمھیں زبان والی بیوی ملی ہے" جو جانتی ہے کہ اسے کس وقت کس کے

" ساتھ ہونا ہے

سو ہائے ایسی ہی ہے تم جانتے ہو تو کیوں پھر اس سے بدگمان ہوتے ہو" فائق نے سمجھانا چاہا۔

کسی ایک دن۔۔۔کسی ایک دن وہ مجھے اس بات کا ثبوت تو دے کہ وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے" وہ چیخا۔

جبکہ فائق سر تھام گیا وہ اب بھی رائیٹ پر ہی تھا۔

فرزانہ مسلسل روئے جا رہی تھی کسی نے اس سے بات نہیں کی تھی سوہائے اسکے پاس بیٹھی تھی۔

افسوس ہے مجھے امی نے ارتاش بھیا کے منہ پر دے کر تھپڑ مارا اور تم بلکل بت بنی کھڑی رہی۔۔۔۔

پتہ نہیں کسی محبت ہے تمھاری" عینی بھڑک رہی تھی۔

جبکہ سوائے بھی روئے جا رہی تھی

جاؤ بیٹا جاؤ تم آج کے بعد میری کسی بات پر عمل نہ کرنا جاؤ میں اسی قابل ہوں" فرزانہ نے کہا۔

" امی ایسا نہ کہیں آپکو علم نہیں تھا

سوہائے پلیز اینف یار بڑوں سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں یہ بڑی بات نہیں ہے لیکن ان غلطیوں کو سنبھال سنبھال کر تھپتھپانا کہ آپ بڑے ہیں آپ کر سکتے ہیں۔

اور اگلا آپکا داماد ہے وہ کچھ نہیں کہہ سکتا یہ نہ جائز ہے۔

بڑے غلطی کر سکتے ہیں اگر انھیں ندامت اپنی غلطی پر ہو رہی ہیں تو اس میں برا کچھ نہیں ہے۔

امی ایک لمحے میں اپنے بھانجے کیطرف ہو گئیں

اس کو تم میں دلچسپی ہوتی تو وہ بابا کی بات سنتے ہی وہاں سے یوں نہیں نکلتا کراتا تمھارے بارے میں بھی فیصلہ اور ایک بات بتاؤ تم نے کیا اہتشام سے اب شادی کا سوچ لیا تھا" عینی غصے سے بھڑکی۔۔۔

" کیسی باتیں کر رہی ہو میں۔۔۔میں ارتاش کے علاوہ کسی کا نہیں سوچ سکتی

بکواس ہے آگر ارتاش بھائی تم سے ساری عمر بھی نہ بولیں تو ہی اچھا ہے بے ہمت محبت کو محبت نہیں بینگن کہتے جو کبھی اسطرف لڑھک جاتا ہے کبھی اسطرف اور تم آج مجھے ویسی ہی لگی ہو حالانکہ میں جانتی ہوں مجھے فائق میں کوئی دلچسپی نہیں مگر یہ کیا میں بلاوجہ اپنے بابا اور اپنے شوہر کا گھر چھوڑ کر بے یارو مددگار پھیروں یہ کام مجھے نہیں تمھیں کرنا چاہیے تھا تاکہ ارتاش بھیا کا مان بڑھتا محبت بڑھتی نصرت چاچی کو دیکھا تھا کیسے دیکھ رہیں تھیں تمھیں

"سوہائے تم بہت عجیب ہو بہت

وہ غصے سے بھڑک کر وہاں سے چلی گئی جبکہ سوہائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور ایسا ہی ہونا تھا رونا بنتا بھی تھا۔

وریشہ فکر مندی سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی جو اپنا والٹ اٹھا کر مڑا ایک نظر اسکے سہمے ہوئے چہرے کو دیکھا اور مسکرا دیا۔

" اٹس اوکے "مجھے کچھ نہیں ہوا

آپ کے چہرے پر تھپڑ کے نشان ہیں" وہ بھیگے بھیگے لہجے میں بولی

آہ" وہ گھیرہ سانس کھینچ کر اسکیطرف دیکھنے لگا

کم ہئیر" اسنے ایک بازو کھولا اور اسے نزدیک بلایا

اسکی پیشانی کو نرمی سے چھوا۔

معاذ ارتاش بھیا نے ٹھیک کیا ہے کیا" وہ اسکا چہرہ دیکھتی بولی

ہاں" وہ نرمی سے بولا اسنے سوچ لیا تھا وریشہ کو اب کسی فیملی ڈرامے کی وجہ سے تکلیف نہیں دے گا اور وہ اسی بات پر عمل بھی کر رہا تھا۔

آپ سب جانتے تھے" وریشہ نے اسکے نشان پر سرد انگلی رکھی

نہیں" وہ بولا۔

" پھر آپ نے کیوں ارتاش بھیا کی حمایت لی ایسے جیسے آپ سب جانتے ہیں

کیونکہ وہ میرا یار ہے" وہ ہلکا سا ہنسا

اور میں جانتا ہوں وہ کس حد تک سوہائے کا دیوانہ ہے میری بہن بلکل محفوظ جگہ پر ہے وہ کوئی ثبوت دیتا بھی نہ تب بھی مجھے اسپر بھروسہ ہے۔

ہم ساتھ بڑے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے پر اعتبار کر کے ہی۔۔۔۔۔ یہاں تک پہنچے ہیں۔

"اور سوہائے نے

اسے اعتبار کرنا چاہیے تھا اسے عینی کیطرح سٹینڈ لینا چاہیے تھا اسنے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری ہے۔" وہ بولا۔

ہمم" وہ اسے سینے پر سر رکھ گئی۔

سنو" معاذ نے اسے مزید قریب کر لیا۔

جی" وہ سر اٹھا کر دیکھنے لگی

مجھے مرہم نہیں لگاؤ گی امی نے تو چانٹوں کی حد ہی کر دی" وہ آئینے میں اپنا سرخ چہرہ دیکھ کر بولا۔

وریشہ مسکرادی۔

جیسے آپ چاہیں ویسے مرہم لگادوں گی" وہ کانپتے لہجے میں مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتی بولی۔

معاذ بھی مسکرادیا جبکہ کچھ یاد آنے پر ایکدم اسکی کلائی موڑدی۔۔۔

آہ۔۔۔" وریشہ تکلیف سے اسے دیکھنے لگی

" یہ کچھ زیادہ نہیں تمھاری آنکھوں کو دارہ بھا گیا ہے

وہ اسے دیوار سے پن کرتا غصے سے بولا۔

ن۔۔ نہیں تو استغفر اللہ" وہ نفی کرنے لگی

بس یہ ہی رہنا چاہیے ورنہ اچھا نہیں ہو گا" وہ وارن کرنے لگا

اور ہاں۔۔رات ہم مووی دیکھ رہے ہیں ریمیمبر اٹ" وہ نرمی سے اسکے گال چھوتا باہر چلا گیا

جبکہ وریشہ شرما سی گئ۔۔۔۔۔۔۔

کل سے بہارے کی بات دماغ میں تھی جبکہ دل ملامت کر رہا تھا۔۔۔وہ اسکے لیے کتنا بدل گئی بس اسکی ہو کر رہ گئی اور اس سے فقت ایک اظہار نہیں کیا جا رہا تھا۔۔۔

ایسا نہیں تھا وہ اسکی بیوی بنی اور جب سدھر گئی تبھی دارہ کو اچھی لگنے لگی۔

نہیں یہ بلکل غلط تھا پسند تو وہ لڑکی صوفے پر مدہوش سوتی جب دیکھی تھی تبھی اگئی تھی پھر بیوقوفی کی انتہا تھی کہ اسے سمجھانے پہنچ گئی۔

اور جب وہ سفید جوڑے میں اسکے گھر میں آئی تھی۔

اسکی خوبصورتی اسکا حسن کسی کو بھی اسکی طرف مائل کر سکتا تھا اور دارہ بھی ان میں سے ایک تھا اور پھر امی کی پسند بھی وہ ہی تھی جو اسکے لیے سب سے اہم تھی۔

کیا کوئی کسی اور لڑکی کا نام لے کر اس کی شادی زبردستی کرا سکتا تھا۔

کبھی نہیں ہر گز بھی نہیں۔

امی نے اسکا نام لیا وہ اختلاف کرتا ہی کیوں۔

یہ وہ لڑکی تھی جس سے بیس لوگوں میں تھپڑ کھایا تھا پھر بھی وہ دل سے نہ اتری۔۔۔ہاں تہیہ ضرور کر لیا تھا کہ بیوی بنے گی تو وہ ہی۔۔۔اور رفتہ رفتہ ہر لڑائ جھگڑے کے باوجود وہ اسکے دل سے کبھی اتری نہیں تھی۔

شادی کی رات وہ انادیکھا کر اسے اس کمرے میں تنہا چھوڑ سکتا تھا مگر اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔

اور اس مجبوری میں وہ اسے اپنی بیوی کے رتبے پر لے آیا تھا

وہ آج بھی کوئ سیدھی کھیر نہیں تھی اس سے کام نکلوانے کے لیے ہمیشہ ٹھیڑی انگلی کا استعمال ہی کرنا پڑتا تھا لیکن اب اسکی آنکھوں میں دارہ کے لیے محبت کا اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔

یہ نہ جانے اسکے دل کی آنکھیں تھیں دارہ کو اسکی نگاہوں میں شروع سے ہی اپنا عکس بڑا واضح نظر آتا تھا بس اظہار محبت نہیں کر سکا۔

اور کرتا ہی کیوں تاکہ وہ اسے ذلیل کر دیتی تاکہ وہ خوش ہوتی کہ دارہ بھی ایک امید وار تھا وہ اس وقت اسے ان باتوں سے آگاہ نہیں کر سکتا تھا۔

اور آج جب وہ اسکی محبت میں گٹھنوں گٹھنوں ڈوب چکی ہے اس سے اظہار محبت کی خواہشمند ہے تو اسکے دل نے جیسے اس سے ہی جنگ باندھ لی کہ کھلم کھلا اظہار محبت کر ڈالے۔

اور وہ اسکے بچے کی ماں بننے والی تھی وہ اسکے لیے اسکی ماں کے بعد دنیا کی سب سے خاص عورت تھی۔

جس کے بنا نہ وہ رہ سکتا تھا نہ جی سکتا تھا۔

اسے دیکھنا اسے سننا اسکی ضد کرنا اسکا اسکے لیے خود کو بدل لینا دارہ ان سب چیزوں کا عادی ہو چکا تھا۔

وہ اسکے بنا سانس بھی لینے کو جائز نہیں مانتا تھا اور اسے تڑپانے کے لیے وہ اپنے مائیکے پہنچ جاتی تھی۔

اور جس رات وہ اسکے پاس نہیں ہوتی تھی بس اس رات وہ ساری رات کافی پی پی کر سارے گھر میں کسی اتما کی طرح منڈلاتا تھا

وہ اسکی پہلی خواہش تھی جو اسنے خود سے کی تھی

اسکی ماں کی پسند اسکے گھر کی عزت اسکے دل کی رونق۔۔

اور بنتی بہت چالاک تھی لیکن اول نمبر کی بیوقوف لڑکی تھی اسکی آنکھوں میں کبھی دیکھتی ہی نہیں تھی اگر توجہ سے دیکھتی تو اپنے لیے محبت کی جو شیلی موجیں دیکھ کر خود کو کہیں چھپا لیتی لیکن وہ اظہار محبت چاہتی تھی۔

اور دارہ نے سوچ لیا تھا وہ اسے اداس نہیں کرے گا وہ آفس سے جلدی فری ہو کر گھر آیا۔

ہاتھوں میں پھول تھے۔

وہ کمرے میں آیا تو کمرہ خالی تھا۔

ناٹ اگین" وہ خالی کمرے کی جانب دیکھ کر شدید بے زار ہوا۔

باہر نکلا۔

اور امی کے روم میں اگیا۔

آپکی بہو کہاں ہے "موڈ شدید اف ہو گیا تھا

اپنے اباجی سے ملنے گئی ہے "امی اور صفدر تو سکون سے ٹی وی پر کوئی ڈرامہ دیکھ رہے تھے

امی یہ اپکی بہو مجھ سے کہیں قتل وتل نہ ہو جائے کوئی سختی نہیں کرتی آپ اسپر ساس بھی بن جایا کریں کبھی جب دیکھو منہ اٹھا کر پہنچ جاتی ہے اباجی سے ملنے۔۔۔ نہیں اباجی نہ ہو گئے دودھ پیتے بچے ہو گئے "وہ بھرم ہوا۔

چھترنہ کھالینا تم مجھ سے "امی سنجیدگی سے بولیں

سارے دن سے اداس تھی ایسی ویران آنکھیں لیے پھیر رہی تھیں پھر میں نے ہی کہہ دیا اپنے گھر چلی جائے تاکہ طبعیت کچھ ہشاش بشاش ہو جائے۔"

امی نے جواب دیا۔

بس اسکی حمایتی بن جایا کریں وہ آپکی چمچ اور آپ اسکی حمایت میں کھڑی میرے خلاف بیٹے کی تو کوئی اوقات نہیں بعض اوقات تو لگتا ہے سی پی سی افسر نہیں جمیدار ہوں"

وہ باہر نکلنے لگا غصے سے کہ صفدر کی کھی کھی پر پلٹا۔

کوئی چیز نہ مار دوں میں تیرے" وہ پلٹ کر پہنچتا کہ صفدر توامی سے چپک گیا

امی آپکا بیٹے کے سر پر خون سوار ہے یہ واقعی مجھے مار نہ دے" وہ انتہا کی معصومیت پر تھا جبکہ دارہ سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا نکما نالائق ایک نمبر کا فالتو انسان بلکل بھی معصوم نہیں تھا نہ جانے پورے دن لیٹ کر سارے ساس بہو کے سیریل دیکھنے کی کون سی عادت ہو چکی تھی اسے۔۔۔

" ایسے ہی مار دے گا منہ نہ توڑ دوں گی اسکا میرا بچہ تم دیکھو ڈرامہ دارہ نفی میں سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

میری بہو کو منا کر لے آؤ" امی ہنستی ہوئ پیچھے سے بولیں وہ گھیرہ سانس بھر گیا۔

یہ تو سو فیصد تھا اسکی جان جاتی تھی اپنے سسرال جاتے ہوئے بس دل نہیں کرتا تھا وہاں جانے کا۔

لیکن اب مجبوری تھی اسکی محبوبہ وہیں سے تھی اور بھاگ بھاگ کر وہاں پہنچ جاتی تھی تو لینے جانا اسی کا فرض تھا۔

وہ کمرے میں گیا اور لباس تبدیل کر لیا۔

خوشبو میں لدھا وہ سیاہ کرتا شلوار پر سفید وول کی چادر شانوں پر پھیلائے بے حد ہینڈسم دیکھ رہا تھا

وہ باہر آیا گارڈز کی گاڑی ہمیشہ کیطرح اسکے پیچھے تھی جبکہ وہ اسے لینے جا رہا تھا

۔

سارا دن تمام ہو گیا۔

دل کی اداسی نہ ختم ہوئی نہ ہونی تھی۔

وہ بار بار خود کو آئینے میں دیکھ کر سوچتی کیا وہ محبت کے لائق ہی نہیں تھی کہ دارہ کو اس سے محبت ہی نہ ہوئی۔۔

سر تھا شدت سے پھٹنے لگا نہ کچھ کھانے کا دل کیا نہ پینے کا ابا جی نے باقی سب نے بھی بہت پوچھا مگر اسکے پاس کوئی جواب ہوتا تو وہ جواب دیتی۔

وہ تھک کر سونے کے لیے لیٹ گئی بس کچھ نیند سی ارہی تھی۔

پھول وغیرہ سب گاڑی میں چھوڑ کر وہ شجاع ہاؤس میں داخل ہوا۔

چھچھورا تو بلکل نہیں تھا وہ تبھی ایسی حرکت نہیں کی اندر آیا تو نشرہ سے ہی سامنا ہوا۔۔۔

اسنے اسے سلام کیا اور کچھ چیزیں جو نشرہ کے لیے لایا تھا اسے تھما دیں۔۔۔

نشرہ دارہ کو دیکھ کر کافی خوش ہوئی تھی۔

کیسے آنا ہوا" وہ مسکرا کر پوچھنے لگی

میری امانت دبا کر بیٹھیں ہیں آپ لوگ واپس کر دیں بس اسی کو لینے آیا ہوں" وہ بولا

تو نشرہ ہنس دی اور امی سے اسپر کتنی لعنت ملامت سنی" وہ جانتی تھی سیدھی طرح تو کبھی نہیں آیا ہو گا۔

بس پوچھیے مت" دارہ نفی میں سر ہلانے لگا رفتہ رفتہ سارے گھر کو اطلاع ہو چکی تھی دارہ آیا ہے

سب گھر والے لاونج میں جمع ہو گئے جبکہ جس کے لیے وہ آیا تھا وہ ہی موجود نہیں تھی

بیٹا رات کا کھانا کھا کر جانا بس بن ہی رہا ہے" انعام صاحب نے کہا تو وہ پہلو بدلنے لگا۔

ایکچلی میرے دوست کیطرف ڈنر ہے ہمارا تو میں بس بہارے کو لینے آیا تھا"

وہ اپنی جان چھڑانے لگا۔

اوہ اچھا اچھا پھر تو تم لوگوں کو جانا چاہیے "فیضان صاحب بھی بولے۔۔۔

فائق بھی باہر سے اندر آیا تو دراہ کو دیکھ کر اسکے پاس اگیا۔

تو زحمت ہو گی آنے کی" وہ خفگی سے بولا۔

دارہ اٹھ کر اس سے بغل گیر ہوا۔

تجھ سے ملنے نہیں آیا خوش فہمی نہیں پالتے۔۔۔۔اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں

"وہ آہستگی سے مسکرا مسکرا کر بولا۔

قسم سے دل کرتا ہے اٹھا اٹھا کر پھینکو تجھے" وہ دانت پیس کر بولا دارہ سمجھ گیا تھا کس چیز پر اٹیک کر رہا ہے۔

اپنا قہقہ روک کر سر ہلا دیا۔۔۔

وریشہ دارہ کی جانب ہی دیکھ رہی تھی جیسے سب اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے

بس ویسے ہی وہ مسکرا رہی تھی مگر معاذ کافی بے چین دیکھ رہا تھا اسے یقین

نہیں آیا اسکی بیوی دارہ سے اتنا ایمپریس تھی وہ شاکڈ سا ہوا تھا اور شدید جیلس بھی۔۔۔۔

دوسری طرف دارہ اپنی جان بچانا چاہتا تھا مگر یہ سب تو سارے جھونڈ لگا کر بیٹھ گئے تھے جیسے وہ ان سب کے لیے ہی آیا ہو

وہ بہارے کو بلالیں آپی مجھے نکلنا ہو گا" فریش جوس کا گلاس اسے ارتاش نے سرو کیا تھا۔۔۔۔

آج صبح سے ہی وہ کافی سنجیدہ تھا۔۔۔

جہاں سعد کی لوکیشن ملی تھی وہاں سعد نہیں تھا سعد کا موبائل تھا اور جہاں سعد تھا وہاں اسکا موبائل نہیں تھا اور سعد کے بقول اسکا فون تو چوری ہو چکا تھا یہ کڑیاں کچھ ٹھیک نہیں تھی وہ پولیس والا تھا سعد کی باتوں میں شہر وزا سکتا تھا وہ نہیں۔۔۔

وہ بہارے تو سو رہی ہے" وریشہ بولی۔

دارہ نے بس ایک نگاہ اسکی جانب معمولی سی ڈالی اور جوس کا گھونٹ بھر کر سائیڈ پر رکھ دیا جبکہ معاذ نے مٹھیاں بھینچ لیں

امم کیا میں جا سکتا ہوں اس کمرے تک" وہ اجازت مانگنے لگا

ارے بیٹا آپکا اپنا گھر ہے جہاں دل کرے وہاں جاؤ" وہ سب ایکدم سے بولے

" بس دھیان رہے بیٹا یہ سسرال ہے آپکا کہیں آپ

شیٹ آپ" وہ آنکھیں نکال کر فائق کو گھورنے لگا

تو کل مل مجھ سے" وہ سر ہلا کر خود بھی غصے سے بولا

شادی ہو گئی ہے نہ تیری اب جو کرنا ہے اپنے کمرے میں جا کر کر۔۔۔ میرا

" سر نہ کھا۔

بہت شاندار شادی ہوئی ہے میری" وہ دونوں آہستہ آواز میں مسلسل لڑے جا رہے تھے دارہ اسکے پاس سے خود ہی ہٹ گیا اپنا توسین آف کر رکھا تھا اسکا بھی کر دیتا وہ ان لوگوں کے بتائے گئے کمرے میں آ گیا۔

دروازہ کھلا تو وہ پورے کمرے میں اجالا کیے بستر پر لیٹی سو رہی تھی۔۔۔

دارہ نے ڈور لاک کیا چادر شانوں سے اتاری اور اسکے ساتھ جا کر لیٹ گیا

بہارے کروٹ میں لیٹی تھی اسنے اسے خود میں بھینچ لیا

اے میم" وہ اسکے چہرے پر نرمی سے اپنی انگلی چلاتا اسے اٹھانے کی کوشش

..... کرنے لگا

اچھی بات ہے تم نے پہلے سے سو کر اپنی نیندیں پوری کر لیں بعد میں شکایت

مت کرنا میں سونے نہیں دیتا" وہ مدھم سا اسکے گالوں کو نرمی سے چھوتا بولا

مگر شاید بہارے تھکاوٹ کی وجہ سے جلد گھیری نیند میں چلی گئی تھی

تبھی اسکے پاس ہونے کا احساس نہیں ہوا۔

" اب سوتی ہی رہو گی یہ اٹھنے کی مشقت بھی کرو گی

جلدی سے اٹھ جاؤ مجھے یہاں نہیں رہنا" وہ اسکا چہرہ تھپتھپاتا بولا جب کوئی

ریسپونس نہیں ملا تو اس نے گردن اٹھا کر اسکا چہرہ اپنی جانب موڑا اسکا ہلکا ہلکا

سرخی مائل چہرہ دارہ کو ٹوٹ کر اسپر پیار آیا تھا وہ اسکے نزدیک ہوتا نرمی سے

اسکے چہرے کی سب سے خوبصورت چیز کو چھونے لگا۔

اٹھ جاو زیادہ دیر یہاں رہا تو بھول جاؤں گا سسرال میں ہوں" وہ نرمی سے اسے چھوتا ہوا بولا جبکہ دوسری طرف اب ریسپونس آنا شروع ہو گیا تھا وہ ایکدم گھبرا کر اٹھی۔

آنکھیں کھولیں تو خود پر اسے دیکھ کر اسنے زور سے اسے دھکا دیا دارہ ایکدم دور ہوا۔

حالانکہ اس میں اتنا دم نہیں تھا کہ وہ اسے ہٹا سکتی مگر وہ اپنی موج میں تھا تبھی اسکے دھکے پر دور ہوا

کیا مسلہ ہے آپکو" وہ خفگی سے بولی

مسلہ مسلے تو مجھے بہت ہیں اٹھو تفصیل سے بتاتا ہوں" وہ اسے اٹھانے لگا وہ اٹھ کر بیٹھ گئ

دارہ میری طبعیت نہیں ٹھیک جائیں آپ یہاں سے" اسنے اپنے بال سمیٹتے ہوئے بے زاری سے کہا۔

پہلی بات تم مجھ سے پوچھ کر آئ تھی یہاں" وہ گھورنے لگا

مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے تھا" وہ بھی گھورنے لگی دارہ نے گہرہ سانس بھرا

ایک اچھی بیوی کا فرض تو یہ ہی بنتا ہے مگر تم اچھی بیوی ہو کہاں؟؟

ہاں صنم واپس جو اگئ ہے اب سارے گٹس اسی میں نظر آئیں گے اسی سے شادی کر لیتے نہ" وہ اسپر کشن پھینکتی بولی

خوامخواہ کی باتیں مت کرو میں بھلا اس سے شادی کیوں کروگا" وہ شانے آچکا گیا۔

ٹھیک ہے فلحال میری طبعیت نہیں ٹھیک جائیں آپ" وہ پھر سے لیٹنے لگی

اچھا ٹھیک ہے تم چاہ رہی ہو میں تمھیں یہاں سے بازؤں میں اٹھا کر لے کر جاؤں" وہ اسکی جانب بڑھا۔

دارہ پلیز" وہ عاجزی سے بولی

جبکہ اسنے اسے نرم گرم بستر سے باہر کھینچ لیا۔

بہارے منہ بسورے کھڑی ہو گئ۔

بہت ناشکری عورت ہو کوئی تم "وہ نفی میں سر ہلاتا اسے اپنی چادر سے ڈھانپا گیا۔۔۔

ہاں ساری برائیاں مجھ میں ہی ہیں ہٹیں اب "وہ بھڑک کر کہتی باہر نکل گئی جبکہ دارہ اسکے پیچھے چلنے لگا آج وہ اسکے یہ نخرے سہنے کے لیے خود کو تیار کر چکا تھا۔۔۔

وہ دونوں باہر نکلے تو دارہ کی شال میں لپیٹی وہ ناراض ناراض سے نیچے آئی اور اسکے پیچھے وہ چلتا دونوں کا کپل بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

بہارے سب سے مل کر باہر نکل آئی۔۔۔

گارڈ نے آگے بڑھ کر اسکے لیے دروازہ کھولا اور وہ دارہ سے پہلے گاڑی میں بیٹھی بیٹھتے ہی مدھم میوزک اور پھولوں نے استقبال کیا وہ ہلکا سا مسکرا دی کچھ بھی تھا اچھا لگا تھا۔۔۔

لیکن دارہ کے بیٹھتے ہی مسکراہٹ روک کر وہ اسی طرح اکڑ کر بیٹھ گئی جب تک اسکا جینا حرام نہ کرتی سکون کیسے ملتا

دارہ نے پھول اٹھا کر اسکی جانب بڑھائے جنھیں پورے نخرے سے اسنے تھام لیا۔۔۔۔

دارہ نے گھیرہ سانس بھرا اور گاڑی جھٹکے سے آگے بڑھادی

ویسے تمھیں یہ خوامخواہ ناراضگی کا دورہ کیوں پڑا ہے" وہ پوچھنے لگا۔

خوامخواہ خوامخواہ کچھ نہیں ہوتا آپ مجھ سے محبت تو کرتے نہیں ہیں" وہ پھول اسکی گود میں رکھتی بولی۔

اچھا ٹھیک ہے تو اتنی سی بات پر اترا کیوں رہی ہو وہ سامنے سے یوٹرن لیتا بولا

۔

دارہ پہلے ہی آپکے بچے نے میری جان آدھی کی ہوئی ہے مجھے مزید آپ سے بات کر کے اپنی جان پوری ختم نہیں کرنی" وہ چیڑ کر بولتی چہرہ پھیر کر باہر دیکھنے لگی۔

کافی فوگ تھی باہر کہ وہ کن راستوں پر ہے اسے کچھ علم نہیں تھا۔۔۔

بس ذرا سی بات پر ٹنشن پھیلا دو طبعیت خراب ہے تو ڈاکٹر پر جاؤ مجھ سے

" کیوں لڑے جا رہی ہو

آپ ہی تو وجہ ہیں میری طبعیت کی خرابی کی" وہ چیڑ کر بولی

ٹھیک ہے مان لیتا ہوں میرا ہی قصور تھا اور بھلا کس کا قصور ہو سکتا ہے" وہ

دوبارہ ٹرن لیتے ہوئے بولا۔

بہت احسان ہے آپکا" وہ پھر سے بولی۔

دارہ مسکراہٹ روک گیا۔

گھر کیوں نہیں آیا اب تک۔" جب زیادہ دیر ہو گئی تو وہ پوچھنے لگی۔

ہم گھر نہیں جا رہے" اسنے اطلاع دی

کیوں" بہارے نے پھر سے سوال کیا۔

یار بس چپ ہو جاؤ میرا موڈ آف نہ کرو بہت بولے جا رہی ہو کب سے" وہ

ایکدم ڈپٹتا بولا بہارے نے اسکے بازو پر مکے برسا دیے

آپ اول درجے کے بد تمیز انسان ہیں پتہ نہیں کیوں کی میں نے آپ سے شادی کی۔۔۔

چلو ساری عمر پچھتاؤ اب تم "دارہ نے جھٹکے سے گاڑی روکی

"کہاں لائیں ہیں مجھے

کتنی رومنٹک نیوز ہے نہ ایک شوہر نے اپنی بیوی کو کڈنیپ کر لیا اور وہ روپوش ہو گیا۔

یہ بھی پیاری ہے کہ بیوی نے شوہر کے بال نوچ نوچ کر اسے گنجا کر دیا ویسے بھی میرے شوہر پر بڑے لوگوں کی نظریں ہیں" وہ گاڑی سے اترتے ہوئے بولی۔

دارہ ہنس دیا۔

اور اسکا ہاتھ تھام کر وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے تو مکمل اندھیرہ تھا۔۔۔

یہاں اندھیرہ کیوں ہے" وہ پریشانی سے اسکا بازو پکڑ گئ

ٹیک اٹ ایزی میں ہوں نہ پھر تمھیں اندھیرے سے بھی ڈرنے کی

ضرورت نہیں ہے" وہ اسکو ایکدم بازوؤں میں اٹھاتا کان کے نزدیک بولا۔

وہ اس وقت دارہ کے دوسرے گھر میں تھے

اور دارہ نے خود سے پورے گھر کی لائٹس آف کرائی ہوئی تھیں اندر کے پورشن میں کوئی تھا بھی نہیں ساری ارنجمنٹس جو اسنے کرائی تھی وہ کرا کر اسنے ورکرز کو فارغ کر دیا تھا۔

بہارے سختی سے اسے جکڑے ہوئی تھی اور وہ ان اندھیروں سے اسے نکالتا بے شمار روشنیوں میں لے آیا۔۔۔

جھلملاتی لائٹیں اور ایک ہٹ جو مکمل کور تھی گروانڈ میں یہ سارا سیٹ اپ تھا چونکہ یہ گراؤنڈ کافی بڑا تھا تبھی یہ سیٹ اپ بھی ایزیلی ہو چکا تھا۔

بہارے حیرانگی سے سب دیکھنے لگی۔

بہارے "اسنے دبی دبی آواز میں اسے پکارہ

ہمم" وہ جوشی سے اسکی جانب دیکھنے لگی

خدا کی قسم بہت بھاری ہو گئ ہو میرا دم نکل رہا ہے" وہ بولا جبکہ بہارے نے اسکے شانے پر مکہ مارا اور نیچے اتر گئ

کتنے بد تمیز ہیں آپ" وہ اسے سنا کر اندر داخل ہو گئ

ہٹ کافی کوزی تھی باہر کی نسبت اندر کا ماحول کافی پر سکون اور گرم تھا باہر تو کافی سردی تھی۔۔۔

دارہ بھی اسکے ساتھ ہی اندر داخل ہوا

ساری ہٹ وائیٹ پردوں اور شیٹس سے ڈھکی ہوئی تھی جبکہ ایک طرف خوبصورت بستر لگا ہوا تھا۔

اور ایک طرف کھانے کے مختلف لوازمات سے تیار ٹیبل تھی کھانے پر سے بھانپ بھی اڑ رہی تھی جیسے ابھی بنا کر رکھا گیا ہو ساری ڈیشیز اسکی پسند کی تھی

۔

یہ سب کیا ہے" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

ا مممم عام زبان میں اسکو محبت کہتے ہیں" پیچھے سے اسے اپنے بازؤں میں تھام کر وہ اسکے شانے پر ٹھوڑی رکھ گیا

وہ جو آپکو مجھ سے ہے نہیں" وہ افسردگی سے بولی

اب میں تمھیں کیا کہوں تم بیوقوف ہو یہ حد سے زیادہ بیوقوف" وہ اسکی ناک کھینچتا بولا

بہارے آنکھیں پٹپٹا کر اسکی صورت تکنے لگی جبکہ دارہ نے دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھاما اور اسکے چہرے پر جھکتا اپنا من پسند کام کرنے کرنے لگا

بہارے نے اسکی گردن میں بازو حائل کر لیے۔۔۔

میری زندگی کا سب سے خوبصورت لمہہ تم ہو" وہ اسکی اٹھتی چڑھتی سانسوں کی پرواہ کرتا دور ہٹتا بولا۔

تمھیں تو یقین اسی دن اجانا چاہیے تھا جب تم سے تمام ترا اختلاف کے بعد شادی کی تھی تمھیں ہر اختلاف کے بعد اپنی محبت کی سند پر بیٹھایا تھا کیا میری آنکھیں تمھیں عام انداز میں دیکھتی ہیں کیا جب سب تمھارے خلاف

کھڑے ہوئے تو تمھیں ذاتی جنگ کے باوجود پرو ٹکٹ کرنے پر بھی تمھیں احساس نہیں ہوا کہ یہ میری محبت ہی ہے جو تمھیں کسی طرح بھی خود سے دور نہیں کر سکتی۔۔۔

تم میری ہو میری پہلی نظر کی محبت ہو۔

میرے جنون ہو مجھے نہیں لگتا میں تمھارے بنا ایک پل بھی چین سے گزار سکتا ہوں۔

تم سے لڑے بنا بحث کیے بنا مجھے سکون نہیں ملتا" وہ ہنس دیا

بہارے شرما سی گئ۔

ایک اور سچ بتاؤ" وہ نرمی سے اسکے جوڑے سے نکلتی لٹوں کو پیچھے کرتا بولا۔

بہارے اسکے لہجے کے خمار میں ہی اس حد تک گم تھی آنکھوں کی شرارت ہی نہ دیکھ سکی۔

یہ جب تم شرماتی ہو مجھے تو تب بھی یقین نہیں آتا کہ تم شرما رہی ہو" وہ سنجیدگی سے بولا بہارے نے آنکھیں پٹ سے کھول دیں اسکی صورت تکنے

لگی جبکہ دارہ کا ایک قدم قہقہہ بلند ہوا اور بہارے اسکے سینے پر مکے برسانے لگی۔

اف اف دارہ آپ بہت بہت بد تمیز ہوں۔۔۔

جانتا ہوں کم از کم کچھ تو تبدیل کرو اپنے ڈائیلا گز اب تو سال ہونے کو آیا ہے

" ہماری شادی کو وہ ہی گھیسہ پیٹا ڈائیلا گ مارتی ہو مجھ پر

بس کریں مجھے نہیں بحث کرنی آپ سے آپ مجھے سے محبت کا اظہار کر رہے تھے " وہ شوق سے بولی

بس اتنا کافی نہیں تھا" دارہ دور ہوا اور جا کر نیچے پڑے گدے پر ایزی ہو کر بیٹھ گیا۔

ہیں بس اتنا سا بس " وہ پاؤں پٹخنے لگی۔

بہارے شرم کرو اور کیا چاہتی ہو تم مجھ سے تمھاری ناراضگی کی وجہ سے اتنا پیسہ لگایا ہے میں نے اتنی مشکل سے ڈائیلو گز یاد کیے "

دارہ" وہ اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے اسپر کشن کی برسات کر گئی جبکہ وہ ہنسنے لگا تھا۔

ایکدم اسے بھی اپنی جانب کھینچ لیا اپنی بانہوں میں قید کر لیا

دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

تھنکیو" بہارے نے عادت کے مطابق چاہت سے اسکی بریڈز کو چھوا۔۔۔ جبکہ وہ ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کر گیا وہ جانتی تھی اسے پاگل کیسے بنانا ہے۔

کس لیے" وہ اسکا ہاتھ تھام گیا

مجھے میری تمام تر ضد اور بد تمیزی کے ساتھ قبول کرنے کے لیے" وہ بولی تو دارہ نے اسکی کلائی کو نرمی سے چھوا۔

پھر تو مجھے بھی تمھیں کرنا چاہیے کیونکہ میری تمام تر ڈھٹائی اور پاگل پن کے ساتھ تم نے بھی مجھے قبول کیا ہے" "

نہیں آپ بہت اچھے ہیں میں اتنی اچھی نہیں ہوں بس مجھ سے ایک وعدہ کریں "اسنے اپنا ہاتھ بلند کیا اور اسکا ہاتھ تھام لیا

زندگی میں کچھ بھی ہو جائے دارہ آپ مجھے چھوڑیے گا مت کیونکہ میرے پاس کے سوا کوئی نہیں۔۔۔میں۔۔میں دور تک بھی دیکھوں مجھے کوئی نہیں ملے گا اگر آپ میرے پیچھے سے ہٹ گئے تو میں اس درخت کی مانند ہو جاؤں گی جو آندھی میں اکیلا کھڑا ہو اور تیز بے رحمی ہوا اسکی جڑیں بھی اکھاڑ دے "

وہ آہستہ آہستہ بول رہی تھی۔

میں کہیں نہیں جاؤں گا "اسنے اسکی پیشانی چومی

جبکہ دوبارہ اسکے چہرے پر جھک گیا خوبصورتی سے چاہت سے جنون سے خمار دونوں پر سوار تھا۔

ایک ایک منٹ "وہ پھولتی سانسوں اسے خود سے دور کرتی بولی

کھ۔۔ کھانا نہیں کھانا کیام۔۔مجھے تو بہت بھوک لگی ہے" وہ بولی دارہ دور ہوا

اور لیٹ گیا

" کھاؤ جی اب تو تمھیں کھانے سے روک بھی نہیں سکتا

بہارے مسکرا کر اٹھ گئ۔

اسنے سائیڈ پر ایک ڈریس بھی ہینگ دیکھا تو اسکو اٹھا کر دارہ کی جانب دیکھنے لگی

دارہ نے لوفرانہ انداز میں اسکی طرف دیکھا

کیا" بہارے ہنس دی۔

ایک لاچا تم نے خود پہنا تھا ایک میری طرف سے" اسنے جیسے اس ڈریس کو

توجہ سے دیکھنے کے لیے کہا

اور بہارے کو لگا جسم کا سارا خون چہرے پر آگیا ہو۔

کبھی نہیں" وہ ایکطرف پھینکتی بولی۔

ایسی کی تیسی تمھاری" وہ دور سے ہی بولا

" کوئ تو آنکھ میں شرم رکھیں

بیوی سے شرم کھاتا تو یہ نہ ہوتا" وہ آنکھوں سے ہی اشارہ کرنے لگا بہارے کا

دل تیزی سے دھڑکا

جاؤ پہلے اسے پہنو" وہ ایکطرف بنی جگہ پر اسے بھیجنے لگا

۔ن۔۔۔ نہیں" وہ ہچکچا گئ

گو ورنہ" وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر اٹھا

ایک یک منٹ" بھوک تو سب اڑ گئ تھی اسکی نظریں ہی جیسے جان لیوا تھیں

وہ سائیڈ پر چلی گئ اور پہنے کے بعد اسے لگا وہ چکرا کر خود ہی گیر جائے گی۔

اسکا شوہر بے ہودہ ترین تھا وہ مانتی تھی آج۔۔۔

اس میں ہمت نہیں تھی وہ اسکے سامنے جائے لیکن نہ جانے کا جواز نہیں تھا۔

وہ باہر نکلی سفید لاچے اور شرٹ میں جس کا گلا بھی کافی گھیرہ تھا۔

وہ دارہ کی نگاہوں سے چھپنے کو بے تاب تھی۔

دارہ نے ایک جھٹکے سے اسکے شرمیلے وجود کو اپنی جانب کھینچ لیا۔۔۔

کھاناوانا صبح کھالینا" خمار زدہ گھمبیر لہجے میں بولتاوہ اسے بیڈ کی جانب دھکیل گیا۔

-

اگلی صبح وہ ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے۔

سب ہی ناشتہ کر رہے تھے آفس جانے اور اپنی اپنی جوبز پر جانے کے لیے گویا عجلت میں تھے۔۔۔۔

سعد بھی آج ان سب کے ساتھ موجود تھاارتاش اسے کئی بار دیکھ چکا تھاوہ کافی سست ہو گیا تھا آج کل۔۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھر اخیر وجہ تووہ نکلواہی لے گااور اسے کچھ کچھ اندازاہونے بھی لگا تھا۔۔۔

وہ اٹھنے لگا ابھی باہر نکلتا ہی کہ ایکدم جیسے جھٹکا لگا

سامنے سے اہتشام دوڑتا ہوا اندر ارہا تھا

وہ سر تھام کر مڑ گیا۔۔۔۔

گھر میں ڈرامہ ہو چکا تھا تبھی وہ عاجز سا آتا گھر سے باہر چلا گیا اور شہر وز کی نظروں سے بچنے کا موقع اس سے اچھا بھی کوئ نہیں تھا

وہ گاڑی میں گھر سے نکلا اپنے دوستوں کے فلیٹ میں اگیا

جہاں جوا کھیلا جا رہا تھا چرس پی جا رہی تھی شراب پی جا رہی تھی غرض امیر باپوں کی بگڑی ہوئی اولادیں اور نوجوان نسل خود کو تباہ و برباد کر رہی تھی وہ آیا تو سب نے اسکا استقبال کیا۔

آہ" سعد نے گھیرہ سانس بھرا۔

یونیورسٹی کے دور سے ہی اسکے دوست ناظم کو یہ بات پتہ تھی اور وہ ایک رات اسے یہاں لے آیا سعد چونکہ امیر خاندان سے تھا تبھی اسکے لیے یہ چیزیں خرید کر پیسہ اڑانا اور پینا پلانا کوئی مشکل کام نہ تھا۔

اور سعد کی شاہ خرچی پر تو سب فدا تھے کہ وہ پیسہ پانی کیطرح بھاتا تھا اور اسے کسی بھی بات سے کوئی غرض نہیں تھی الٹا اسکا دماغ بھی باخوبی چلتا تھا اور کچھ مشکل جگہوں سے وہ ان کو نکال بھی لیتا تھا تبھی ان سب نے سعد کو گینگ کا لیڈر بنا دیا۔

کل جو تم نے سیگریٹ دی تھی اس میں عجیب مدہوشی تھی یار ایکٹیو ہی نہیں ہو سکا" وہ سکون سے ایک اور نشہ اور سیگریٹ تھام کر سکون سے کش لگاتا بولا۔

تو تجھے دوسرا مدہوش کن نشہ دیکھاتے ہیں میرے بھائی" وہ سب مل کر بولے سعد نے گردن گھمائی۔

تو پیچھے سے ایک لڑکی برآمد ہوئے وہ مسکرا دیا۔

اچھا خاصا ہینڈسم لڑکا تھا وہ اور اس وقت بھی بلیک شرٹ اور پینٹ میں وہ ان سب میں الگ ہی دیکھ رہا تھا۔

اسنے اپنی خوراک پہلے سے بڑھالی تھی اور اب تو کافی باڈی بھی بنالی تھی جس کی وجہ سے وہ پہلے کی نسبت ہینڈسم ہو چکا تھا۔

اگر پہلے والے سعد کو اب والے سعد سے ملایا جاتا تو پہچان نہ وہ پاتی وہ اب اتنا ہی مختلف بڑا اور خوبصورت ہینڈسم دیکھتا تھا

وہ لڑکی سعد کے پاس آ گئی۔

" ہائے سعد

اسنے سعد کے لبوں سے سیگریٹ کھینچ کر گھیرہ کش لیا۔

سعد نے اسے اپنے بازؤں میں قید دیکھا اور کچھ بے زار سا ہوا

نہ جانے کیوں اس میں دلچسپی نہ ہوئی

وہ شانے آچکا کر اٹھ گیا۔

اور ایک طرف بنی چھوٹی سی بار کی جانب آ گیا۔

جبکہ ناظم نے اسی لڑکی کو اشارہ کیا کہ اسکے پیچھے جائے وہ کتنا امیر تھا اور شاہ خرچ تھا تبھی ناظم نے اپنی دوست کو اسکے پیچھے پیسے حاصل کرنے کے لیے لگا دیا۔

سعد نے گلاس میں اپنی مرضی کی وائین بنائی اور اس لڑکی کو پھر سے نظر انداز کر کے وہ سکون سے پینے لگا۔

کیا ہوا۔۔۔تم یہ مت کہنا نشہ کرتے ہو یہ نامراد سیال خود میں اتارتے ہوئے اور لڑکیوں سے دور رہتے ہو۔۔کچھ جچتا نہیں ہیرو تم پر"۔سعد ہنس دیا۔

تم مجھے اپنے ٹائیپ کی نہیں لگی بس" وہ شانے آچکا گیا

جبکہ کرن اس بے عزتی پر اسے گھورنے لگی سعد آنکھ مار کر اپنے دوسرے دوستوں کے بیچ اگیا۔

اور اب وہاں قہقہوں کی برسات شروع ہو گئی تھی کیونکہ اب اس جوئے میں سعد اتر چکا تھا اور وہ آج تک ایک بھی گیم نہیں ہارا تھا۔

بہارے اٹھی تو شاید بہت زیادہ وقت گزر چکا تھا۔

ایسا لگتا تھا دوبارہ رات ہونے والی ہے۔

جبکہ وہ نواب زادے بھی اسکے ساتھ ہی سو رہے تھے بلکل مدہوش وہ مسکرا کر اسکی جانب دیکھنے لگی۔

اسکی بریڈز کو چھونے لگی اسکی لاشیز کو چھوتی جبکہ چہرے کے ایک ایک نقش پر بچوں کیطرح اپنی انگلی چلاتی وہ خوش تھی

سٹاپ اٹ یار" نیند کے خمار میں ہلکی ہلکی آواز اٹھی اور اسنے کروٹ لے لی۔

ہا" بہارے کا منہ کھل گیا۔

وہ جلدی سے اٹھی اور دوسری سائیڈ سے اسکے پاس اگئ

کچھ اسطرح کے دارہ نے جو اس سے کروٹ لی تھی اب وہ اسی کروٹ پر اسکے پاس اکر لیٹ چکی تھی دارہ نے نیند میں بھی اسکی چالاکی پر اسے خود سے

نزدیک کر لیا جس پر وہ سیٹیسفائیڈ ہو چکی تھی وہ کافی مزے دار نیند میں تھا تبھی اٹھ نہیں رہا تھا جبکہ بہارے کو بھوک لگی تھی۔

" دارہ

اسنے اسے پکارہ۔

مجھے نہ بلانا سونے دو" وہ بنا آنکھیں کھولے غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔

میری ٹمی کو بھوک لگی ہے" وہ بے پناہ معصومیت سے بولی

حد ہے بد تہذیبی کی" وہ چیڑ کر اٹھا

اچھا میرے سے زیادہ اہمیت آپکے بچے کی ہے اسے بھوک لگے تو غصے سے اٹھ جائیں مجھے بھوک لگے تو بعد میں کھانا" وہ غصے سے اسکے سامنے آتی بولی۔

بہارے پلیز یار اب اپنے بچے سے تو نہ چیڑ کھاؤ کسی ماں ہو تم"۔ وہ عاجز آ کر پیچھے پھر سے گیر گیا

میں ہر اس چیز شخص دکاندار چوکیدار جمیدار سے چیڑو گی جس پر آپ توجہ دیں گے اور مجھ سے زیادہ اہمیت دیں گے" وہ بولی

" یہ دکاندار چوکیدار جمیدار کہاں سے اگیا

وہ حیرانگی سے بولا۔

" میرا مطلب کوئ بھی انسان کوئ بھی

کتنا فضول بولتی ہو" وہ نفی میں سر ہلا کر اٹھ گیا۔

حالانکہ نیند مزید ار ہی تھی باہر کا موسم اب بھی خطرناک حد تک تھا بادل

آسمان پر ائے ہوئے تھے اور ایسا لگتا جیسے مغرب ہونے والی ہے

" تمھاری وجہ سے آفس مس ہو گیا مجھے نکال دیا نہ تو پھر ساری عیش ختم

وہ افسوس سے بولا بہارے بنا جواب دیے گھورتی رہی

جبکہ وہ اپنی مرضی سے صفدر کو کال کرنے لگا۔

" ہاں صفدر امی ٹھیک ہیں اور تم

اسے ان دونوں کی پرواہ تھی تبھی یاد رہا

" گڈ امی کو میڈیسنز اور کھانا وقت پر دینا صنم تو ہے نہ گھر پر

چلو ٹھیک ہو گیا آپی بھی اگئیں

"تمھیں کیا تکلیف ہے میں جہاں مرضی ہوں چونچ بند کرواپنی

جھڑک کراسنے فون بند کردیاجبکہ دوسرافون آفس میں گھمایا تھاوہاں بھی

بات کرکے بند کردیا

دوبارہ فون گھمایا۔۔۔

مجھے مزے دار ناشتہ اور کھاناچاہیے "اسنے آرڈر دیا

گڈ جلدی پہنچادو" وہ بولااور موبائل پھینک کروہ بیڈ کی جانب آیااور دوبارہ

لیٹ گیا۔

بہارے غصے سے دور ہو گئ

اب کیاہے یار" وہ بولا

"سب کی پرواہ کرلی میری نہیں کی

" میری جان تمھارے لیے ہی تو کھانا منگایاہے

"میں نہیں کھاؤ گی

اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ گا" وہ تکیوں میں منہ دیتابولا

میں پھر بھی نہیں کھاؤ گی" وہ اسکے بازو پر مکہ مار گئ

دارہ نے چہرہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

پھولا پھولا چہرہ لیے وہ بیٹھی اسے ہی گھور رہی تھی۔

دارہ نے لمبا سانس کھینچا۔

آج دن کیا ہے" وہ جیسے کچھ یاد کرنے لگا۔

پتہ نہیں" وہ بھڑک کر بولی پرواہ ہی نہیں تھی اسکی ناراضگی کی تو جبکہ دارہ کو اسی جواب کی امید تھی خود ہی موبائل اٹھا کر دیکھنے لگا کہ آج دن کیا ہے

اوہ یار آج تو ویکینڈ ہے" ایکدم وہ خوش ہوا

آج معیز کے گھر جانا ہے چھوٹا سا ڈنر ہے اسنے ہم دونوں کو انوائیٹ کیا تھا" وہ بولا اور سیدھا ہو کر موبائل یوز کرنے لگا

جبکہ بہارے کے ماتھے پر کئ تیور پڑ گئے۔

وہ اٹھی اور سامنے چیئر پر جا کر بیٹھ گئ۔۔اور جو بال جوڑے میں قید تھے انھیں جوڑے سے آزاد کر دیا۔

کمر تک آتے بال لہرا گئے جبکہ جس چادر سے خود ڈھانپا تھا وہ چادر بھی اتار کر پیچھے پھینک دی اب وہ اسکے دیے گئے لاچے اور کرتے میں ہی تھی۔

جس پر رات اسکی دیوانگی عروج پر تھی۔

وہ خود بھی لاپرواہی سے اسے مکمل اگنور کر کے وہاں رکھے گلاس پر انگلی چلانے لگی۔

میں کیا کروں تمھارا تم اتنی تیز ہو" ایکدم ہی وہ اسکے مظبوط بازوں میں قید ہو چکی تھی۔

چھوڑیں چھوڑیں مجھے" دارہ نے اسے دوبارہ بیڈ کی جانب دھکیل دیا وہ یہ صبر آزما کام مزید نہیں برداشت کر سکتا تھا کہ وہ اس طرح اترائے اور اسکی جان پر بنائے۔

اب بھگتو" وہ بہکے بہکے لہجے میں بولا۔

جبکہ بہارے کچھ بولنا چاہتی تھی اسکے ٹیپ ریکارڈر کو اسنے رومال باندھ کر بند کر دیا۔

اور اپنی بے شمار محبت کی برسات میں اسکو بھگونے لگا۔

وہ دونوں گھر پہنچے تو تقریبا رات ہو چکی تھی

بہارے کو کچھ شرم سی آنے لگی

امی کیا سوچیں گی" وہ پوچھنے لگی

دارہ جبکہ کھل کر ہنسا

نکلو باہر نوٹنکی ہو پوری میاں بیوی ہیں ہم وہ کچھ نہیں سوچیں گی" اسنے کہا اور

بہارے کو باہر نکلتے ہی سخت سردی لگی حالانکہ وہاں سے آتے ہوئے وہ بار بار

اسے کہہ رہا تھا اسکی شال لے لے مگر تب تو ضد سوار تھی نہیں پہنی تھی اب

اسے لگا کہ وہ قلفی بن جائے گی تبھی اسکے شانوں پر سے شال کھینچ کر جلدی

سے شال میں دبک گئی۔۔۔

دارہ نے اس محترمہ کو اندر جانے کا کہا اور خود گارڈ سے کچھ انفارمیشن لینے لگا یہ اسکی روٹین تھی کہ سب پوچھتا تھا کیا ہوا اور کون کون گھر میں امی کے پاس آیا تھا۔

ان تین لوگوں کی سکیورٹی اسکے ذمے تھی اور اپنی زمہ داریوں کو وہ باخوبی نبھانا جانتا تھا جب وہ اندر آیا تو وہ لڑکی جو باہر اس بات سے شرم آ رہی تھی کہ امی کیا سوچیں گی اب امی کے پاس ہی رضائے میں دبکی بیٹھی تھی۔

دارہ نے سلام کیا

وسلام "امی مسکرادیں

جیتے رہو جیتے رہو اللہ تمھاری عمر کو بہارے لگائے" وہ دعا دینے لگی بہارے کو تو بہت ہی پسند آ گئی یہ دعا۔۔۔

امی اس میں میرا بھی نام ہے" وہ جوش سے بولی۔

ہاں تبھی تو اس نکمے کو دی ہے" امی پیار سے بولیں جبکہ وہ دارہ کی جانب دیکھنے لگی جس نے امی سے نظر بچا کر اسے ونک دی تھی۔۔۔

بہارے نے نگاہ پھیر لی جبکہ صفدر کو آتے ساتھ وہ آرڈر ملا تھا صفدر نے احسان کرنے والا انداز میں اسے کافی کا کپ تھمایا جبکہ اپنی بھابھی کو بہت عزت واحترام سے چائے دی۔

امی کو بھی اور خود بھی۔۔۔

یہ کیا جلا کٹا پھر رہا ہے "اسنے امی سے پوچھا

بس ضد کر رہا ہے کہ یہ محلے کے دو چار لڑکے مری سیر کو جا رہے ہیں کہتا ہے " اسنے بھی جانا ہے

لیکن امی مری تو انسانوں کے جانے کی جگہ ہے اب جانور بھی گھومنے پھرنے جائیں گے "وہ کافی کا سیپ لیتا معصومیت سے بولا۔

دارہ "امی اور بہارے بیکوقت بولیں تھی۔

صفدر نے جبکہ گھور کر دیکھا

تمیز تو اسے ہے نہیں بڑے بھائی کو گھورتا کیسے ہے "دارہ نے دوسرا سیپ لیا۔

پیسے دیں جلدی سے صفدر گھومنے جائے گا مری "بہارے بولی۔

ہیلو میڈیم چونی بھی نہ دوں اسے تو میں ضائع کرے گا اور ویسے بھی فرسٹ ائیر کا اڈمیشن جانے والا ہے چپ چاپ پیپرز کی تیاری کرے" وہ بولا۔

دارہ بچہ ہے گھوم پھر لے گا کیا ہو جائے گا" امی تو اپنے بچے کی حمایت میں ہی رہتی تھیں۔

امی آپ بھی اسکی فضول ضد میں شامل ہو جایا کریں عمر ہے اسکی جو یہ مری اکیلا جائے گا۔

نہیں جائے گا یہ کہیں یہیں میری آنکھوں کے سامنے رہے بڑا ہو جائے گا تھوڑا سا اور پھر جہاں مرضی جائے" وہ غصے سے گھورتا اٹھ گیا۔

"دارہ بھائی آپ تو کوئی میرے دشمن ہی ہیں

"بیٹے میں تیرا دشمن ہی ٹھیک ہوں۔

جانے دیں نہ سب جا رہے ہیں میرے دوست" وہ بھی بولا

یار ابھی چھوٹا ہے تو" وہ عاجز آیا

" نہیں میں اپنا خیال رکھوں گا

بہارے اسے دیکھ رہی تھی ہر وقت جس سے لڑتا رہتا تھا اسے اپنے ایک ملازم کی بھی پرواہ تھی خیر لگتا ہی نہیں تھا صفدر ملازم ہے بس ایسا ہی لگتا تھا وہ اس گھر کا چھوٹا بیٹا ہے۔

نہیں" وہ اپنی بات پر قائم تھا

زہر لگتے ہیں آپ مجھے" وہ غصے سے بولا

تو میری بیوی نہیں ہے جس کی میں پرواہ کرو جو کہہ دیا کہہ دیا تمھاری عمر نہیں ہے اور میں کسی اجنبی پر بھروسہ نہیں کر سکتا شرافت سے گھر میں رہو" وہ جھڑک کر حتمی فیصلہ کر گیا امی بھی راضی تو نہیں تھیں پھر صفدر کی ضد پر مان بھی جاتی لیکن انھیں علم تھا دارہ کبھی نہیں مانے گا اور ایسا ہی ہوا تھا دارہ کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ صفدر احتجاج کرتا اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔

آپ کہیں نہ امی دارہ مان جائیں گے" بہارے کو صفدر کی فکر ہوئی۔

در حقیقت میں بھی تو نہیں چاہتی اس کی بات تو بھول جائے گا جلدی شکایتیں لگا کر مجھ سے۔۔۔میری بات دل پر لگا لے گا۔۔۔۔" امی ہلکا سا مسکرائیں۔

آپ بہت اچھی ہیں" وہ بولی۔

اور میری بہو سب سے اچھی ہے" امی نے اسکا گال تھپتھپایا۔

جاؤ جا کر دیکھو کہیں غصے میں تو نہیں بیٹھا" امی نے کہا تو وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں جانے سے پہلے صفدر کے پاس اگئ

وہ بیڈ پر الٹا لیٹا تھا۔

" صفدر دارہ ٹھیک کہہ رہے ہیں تم تھوڑے اور بڑے ہو جاؤ لیکن مجھے ابھی جانا تھا یہاں۔۔۔یہاں ہی تو ہے مری" وہ رونے لگا۔

آووو۔۔۔۔بہارے کو بھی رونا آنے لگا۔

دارہ بھائ بلکل اچھے انسان نہیں ہیں" وہ آنسو صاف کرتا بولا

یہ تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو میر ابھائ رو تو مت" وہ اسکے پاس آئ

میں ان کا کوئ کام نہیں کروں گا" وہ غصے سے بولا

ٹھیک ہے میں بھی نہیں کروں گی"۔بہارے نے کہا

کیاہواہے خیریت "صنم جوابھی آئی تھی گھر میں ان دونوں کو روتے بسورتے دیکھ بولی۔

"یہ یہ دارہ بھائی دو نمبری انسان ہیں

اوہ "صنم ہنس دی

یعنی اسنے تمھیں منع کر دیا اوئے لڑکے ابھی میٹرک ہی تو پاس کیا ہے تم نے اتنے سے تو ہو "صنم بولی۔

بھابھی میں بڑا نہیں ہوں "وہ غصے سے بولا۔

ہاں یہ اتنا بڑا ہے دس بارہ آدمیوں کو گیرہ دے گا کوئی اٹھ کر چماٹ مار کر بھی سلادے اسے پتہ بھی نہیں لگے گا صفدر بھی تھا" پیچھے سے دارہ کی آواز پر تینوں اسکی جانب دیکھنے لگے

مجھے گھر میں کوئی احتجاج نہیں چاہیے یہ تم دونوں کے شیطانی دماغ سن لیں"

وہ بہارے اور صفدر کو کہتا ہوا بولا صنم نے شانے آچکا دیے۔

صفدر تو پھر سے رونے بیٹھ گیا جبکہ بہارے اسکے رونے پر رو رہی تھی۔

اوہو تم تو بچوں کیطرح نہ رو" صنم ہنس دی

بہارے منہ بسور کر کمرے میں چلی گئ

اب مانتی ہو میری ہمت ہے" وہ شانے آچکا کر بولا

" جانے دو صفدر کو۔۔۔ سنبھال لے گا اور ویسے بھی اور بھی جا رہے ہیں بچے

نہیں صنم چھوٹا ہے وہ" دارہ اپنے موقف پر تھا

چلو تم ریسٹ کرو کھانا وانا اب خود لے لینا کیونکہ دو گھر کے کام کرنے والے

ملازم تو احتجاج پر چلے گئے ہیں" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا جبکہ صنم نفی میں سر ہلاتی

کچن میں چلی گئ اور دارہ کمرے میں اگیا

بہارے بیڈ پر بیٹھی تھی پلکیں بھیگی بھیگی سی تھی۔۔۔

" تمھیں کہا تھا ریڈی ہو جانا جلدی اتنی دیر لگادی وہ ویٹ کر رہا ہے ہمارا

میں نہیں جا رہی" وہ بولی بہارے پلیز تنگ مت کرو یار تھکا ہوا ہوں میں" کیا

کیا ہے آپ نے جو تھکے ہیں آپ" وہ آنکھیں نکالنے لگی

" دارہ نے مسکراہٹ روک لی اچھا اٹھو تیار ہو جاؤ

"پہلے صفدر کو اجازت دیں

"ضد مت کرو وہ چھوٹا ہے ابھی

ہو سکتا ہے سنبھال لے سب" وہ بیڈ پر کھڑی تھی جبکہ دارہ بیڈ کے پاس بہارے اسکی بریڈز چھونے لگی۔

اور نہ سنبھال سکا تو کہاں ڈھونڈوں گا اسے وہ دو سال کا تھا تب سے یہاں ہے نشرہ آپی نے امی نے بڑے لاڈ سے پالا ہے اسے اور مجھے اسکی پرواہ ہے وہ ضد کر رہا ہے اسے اسکے حال پر نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔

" اب ضد بند کرو اور تیار ہو جاؤ

وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولا بہارے بیڈ سے اتر گئی وہ روئے گا

"ہاں صبح کچھ کھائے گا بھی نہیں مگر پریشان نہ ہونا امی سنبھال لیں گی

اسنے کپڑے دیکھتے ہوئے کہا تو بہارے نے سر ہلا دیا۔

وہ کپڑے لے کر واشروم میں چلا گیا اور دوسری طرف بہارے نے بھی بلیک ویلویٹ کا ڈریس نکالا سردی بھی تو تھی تبھی ویلویٹ کا پہننے کا سوچا اور خود ڈریسنگ روم میں چلی گئ

تقریبا بیس منٹ لگے دونوں تیار تھے۔

وہ امی سے مل کر گاڑی میں سوار ہوئے اور دارہ کے دوست معیز کے گھر کی جانب چل دیے۔۔۔

راستے میں دارہ کی شوخیاں دیکھنے لائق تھی چین سے رہنے تو دینا نہیں تھا اسے وہ مسکراتی ہوئ گاڑی سے باہر نکلی۔

اور دارہ کا بازو تھام کر وہ گھر میں داخل ہوئ اس فنکشن میں انکے بچے کی سالگرہ بھی تھی انھیں اب پتہ چلا تھا۔

یار بتا ہی دیتے میں گفٹ لے کر آتا" دارہ اس سے بغل گیر ہوتے بولا نہیں یار تم اگئے یہ ہی بہت ہے اسلام علیکم بھابھی" وہ بہارے سے بھی ملا۔

اسکی بیوی بھی اگئ بہارے نے فیملی سے باہر پہلا فنکشن دیکھا تھا وہ مسکرا کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

وہ مسکرا کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

اس پارٹی میں بچے بھی تھے بڑے بھی تھے لیکن بہت ڈیسنٹ ماحول تھا لگ ہی نہیں رہا تھا بچے کی سالگرہ بھی ہے اور جس بچے کی سالگرہ تھی وہ خود بہت اپ ٹو ڈیٹ تھا ایسے سب سے مسکرا کر مل رہا تھا بہارے تو حیران رہ گئ اتنا پڑھا لکھا ماحول اور اتنی مینجمنٹ دیکھ کر دارہ نے اسکے ہاتھ میں جوس کا گلاس دیا اور اسے ایکطرف لے آیا۔۔۔

سردی تو نہیں لگ رہی" اسنے فکر مندی سے پوچھا وہ خود بھی ڈریس سوٹ میں تھا۔

نہیں تو" وہ جلدی سے بولی کافی پر جوش لگ رہی تھی

بس یہ ائیر نگ کانوں میں درد کر رہے ہیں آپ لے لیں" اسنے جلدی سے اتار کر اسکے ہاتھ میں تھما دیے جنھیں دارہ نے نفی میں سر ہلاتے اپنی جیب میں ڈال لیا حالانکہ وہ کلچ بھی لائ تھی مگر عقل ہوتی تو استعمال کرتی۔۔۔۔ یہاں کیا ہونے والا ہے" سامنے ایک سٹیج بنی تھی وہ ایکسائٹیڈ سی اسٹیج کیطرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

آئ تھینک میجیکل شو" وہ اندازا لگانے لگا

کتنی بکواس پارٹی ہے اگر بچوں کا ہی کھیل تھا تو ہمارا ڈنر ارینج کیوں کیا میں آرام سے سوتا" وہ عاجز سا بولا

بس کریں دارہ انجوائے بھی کر لیتے ہیں کبھی کبھی" وہ اسکے بازو کو جوش میں تھامے دیکھنے لگی ساری لائٹس آف ہو گئیں

چاروں طرف اور بہارے ایکدم گھبرائے لیکن دارہ نے اسے اپنے بازو میں بھر لیا۔۔۔

ٹیک ایٹ ایزی میں ہوں یہاں" وہ اسکے کان میں بولا بہارے اسکے سینے سے لگی کھڑی تھی ایکدم لائٹس اون ہو گئیں تو وہ دونوں الگ ہو گئے بہارے مسکرادی دارہ نے بھی اسکی جانب دیکھا وہ نارمل ہو چکی تھی جو س کا گھونٹ لیا اور ایکدم سامنے ایک جوکر اوپر سے نیچے آ کر پڑا۔

بہارے کے ہاتھ کا گلاس جو ابھی لبوں کو چھوتا ہی بے ساختہ ہاتھ سے چھوٹا اور زمین بوس ہو گیا۔

لیکن چونکہ گراس تھی تبھی نہ وہ ٹوٹا اور نہ ہی اسکی آواز پیدا ہوئی

دارہ سکون سے شو دیکھنے لگا جبکہ بہارے آنکھیں پھاڑے سامنے دیکھنے لگی وہ جوکر اٹھا اور بلاوجہ ہنسنے لگا بچے اسکے ساتھ ساتھ ہنسنے لگے اور پھر اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتا رہا بہارے پتھر کی طرح جم چکی تھی۔

مما مما" کانوں میں چیخیں سنائی دینے لگیں

مما مجھے بچائیں یہ مجھے لے جائے گا" بے ہنگم قہقہے اور ایک خوف سے پھٹتی آواز اسکے کانوں کو سن کر گئی۔۔۔۔

مجھے بچائیں کوئی تو بچائے" بے بس کمزور آواز وہ ایک قدم دور ہوئی وہ جو کر ہنستا ہنستا بہارے کے پاس اگیا۔

اسکے سامنے کھڑا وہ بہارے کی ہی آنکھوں میں دیکھنے لگا

بہارے کی آنکھیں ایسی ہو رہی تھیں جیسے ابھی ابل کر باہر نکل آئیں گی چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا

ہاہاہاہاہاہاہاہا" بے ہنگم قہقہے نے بہارے کے وجود میں جنبش پیدا کی۔۔۔وہ پتے کیطرح کانپنے لگی۔

کانپتے ہوئے دارہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

اس جو کر نے دارہ کو ایک نظر دیکھا پھر سے ہنسنے لگا

دور ہٹو" بہارے کے اڑتے رنگ دیکھ کر وہ متفکر سا اسے پیچھے کرنے لگا۔

بہارے تم ٹھیک ہو" وہ سانسیں بھرنے لگی تھی

" بہارے بہارے بہارے بہارے بہارے بہارے بہارے بہارے۔

ایک سانس اس جوکر نے بہارے کا نام بچوں کے ساتھ دھرانا شروع کر دیا اور بہارے ہاتھوں میں اگئ وہ بلکل ہوش گنوا چکی تھی۔

معیز ایکدم آگے بڑھا

نو نو ریلکس اسکی طبعیت ویسے بھی ٹھیک نہیں تھی میں زبردستی ہی لایا تھا تم اپنی پارٹی انجوائے کرو میں مینیج کر لوں گا" دارہ نے کہا۔

اور بہارے کو وہاں سے اٹھا کر لے کر باہر اگیا۔

اسنے گاڑی کھولیں بہارے کو اندر لیٹایا پوری احتیاط سے اور غصے سے گاڑی میں سوار ہونے لگا وہ جوکر باہر نکل آیا تھا۔

وہ باہر نکلا کھڑا تالیاں بجا رہا تھا اور اب بھی بہارے بہارے کہہ رہا تھا معیز کا لحاظ تھا ورنہ وہ اس جوکر کی آنکھیں نوچ لیتا جن نظروں سے وہ بہارے کو دیکھ رہا تھا اور وہ خود سے بے ہوش ہو گئ۔۔۔۔یہ کیا فضول پارٹی تھی۔۔۔۔

وہ بہارے کی فکر میں پریشان سا ہوا اور اسے گھر لے آیا

وہ اب بھی بے ہوش تھی خوف سے بے ہوش ہوئ تھی

زیادہ بڑی بات بھی نہیں تھی تبھی اسے بیڈ پر لیٹا کر وہ خود بھی فریش ہو کر لیٹ گیا لیکن غصہ بہت آیا تھا اس جو کر پر۔۔۔۔

ماضی!

گھر میں اسکی سالگرہ کا فنکشن تھا۔

وہ اپنے گھر میں بہت خوش تھی بابا تھے مما تھیں اور اباجی بھی ان کے گھر رہنے آئے ہوئے تھے۔

دس سال کی بچی اپنی سالگرہ پر بے انتہا خوش تھی۔

اور اباجی معاذ ارتاش فائق بلال بھیو سے تحفے مانگ رہی تھی کیونکہ وہ سب اسے تنگ کر رہے تھے کہ اسے کوئی تحفہ نہیں ملے گا اور پھر وہ رونے لگ گئی جس پر سب ہی اسکو چپ کرانے لگے ہنسنے لگے جب اسکے بابا نے اسے گود میں اٹھا لیا۔

پرنسس میرے پاس تمھارے لیے گرینڈ سرپرائز پارٹی اور ڈھیر سارے گفٹس ہیں" وہ مسکرا کر بولے تو وہ ہنس دی۔۔۔۔

شام کو پارٹی ارینج ہو چکی تھی اس پارٹی میں ماما نے کیک خود بنایا تھا اور اسے ماما کے ہاتھ کا کیک بہت پسند تھا۔

آج اسنے پنک فراک پہنی تھی اسے پنک کلر بہت پسند تھا۔

اسکی ماما نے اسے ریڈی کیا اور وہ سوہائے عینی کے ساتھ بھگاتی ہوئی نیچے آئی۔

اسکے بابا نے بہت پیارا ارنجمنٹ کیا تھا اور وہ اچھلتی کودتی بہت خوش تھی سب اسے دیکھ کر خوش تھی وہ بلکل روئی کے گالے کیطرح سفید تھی اور گولڈن بال اسپر معصوم معصوم بڑی بڑی آنکھیں اور لال سرخ اناری لب جن میں چھوٹا سا ننھا سا تل پوشیدہ تھا۔

وقت گزرا پارٹی شروع ہو گئی۔

پارٹی میں میجیشن جوکرز اور بھی بہت ساری گیمز اور پلے مینز تھی جو کوئی بھالو کا لباس پہنے بچوں کو خوش کر رہا تھا کوئی میکی کا لباس پہنے جبکہ ان سب

میں سے ایک جوکر جس کا لباس کافی خوفناک تھا وہ بھی بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

بہارے بھی اسکے پاس آ گئی کیونکہ وہ جادو دیکھا رہا تھا

اس جوکر نے بہارے کو دیکھا اور اسے پکڑ کر گود میں اٹھا لیا اور گھمانے لگا بہارے کھلکھلا دی جبکہ اسکے بابا ائے اور اس جوکر کے ہاتھ سے بہارے کو لے لیا گھورتے ہوئے اسکی ماں نے بھی اس جوکر کو گھورا جبکہ بہارے کھلکھلا رہی تھی۔۔۔۔

پارٹی میں کیک کٹا اور سب کچھ بہت اچھا ہوا۔

اور پھر جیسے ہر سنڈے وہ لوگ ابا جی کی گھر جاتے تھے وہ سنڈے کے دن ابا جی کے گھر جانے کے لیے نکلے تو گاڑی میں وہ سب ہنسی خوشی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک انکی گاڑی کے سامنے ایک گاڑی آ گئی۔۔۔۔

وہ گاڑی روکی اور اس میں سے وہ ہی جوکر باہر نکلا اسنے سفید مکمل لباس پہنا ہوا تھا جس میں اسکا چہرہ اور سب چیز ڈھکی ہوئی تھی اسنے مسکرا کر تالیاں بجانی شروع کر دیں۔

بہارے نے ڈر کر ماں کو تھام لیا جبکہ اسکے بابا باہر نکلے اور جیسے ہی وہ باہر نکلے گولیوں کی آواز پر ایکدم چیخیں بلند ہوئیں تھیں اسکی اور اسکی ماں کی۔۔۔۔

بابا" وہ چیختی ہوئی باہر نکلی۔۔۔

اسکی ماں بھی نکلی جبکہ اس جوکر نے اسکی ماں کو بھی گولیوں سے بھون دیا جبکہ بہارے کی چیخیں اس ہائی وے پر عجیب دہشت پیدا کر رہیں تھیں وہ جوکر آگے بڑھا اور اسنے بہارے کو اٹھا لیا بہارے چلاتی رہی اسے مارنے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ صرف دس سال کی ایک چھوٹی بچی تھی جس کے بس میں کچھ نہیں تھا جو جانتی نہیں تھی اسکے ساتھ کیا ہونے جا رہا ہے۔۔۔

اباجی کو ایکسیڈنٹ کی یہ خبر ٹی وی سے ملی۔۔۔

نہ معلوم افراد نے دو لوگوں کو گولیاں مار کر جان سے مار دیا۔ سننے میں آیا ہے انکے ساتھ ایک بچی بھی تھی جو معلوم نہیں کہاں چلی گئی پولیس کی تشویش جاری ہے۔۔۔

اس دن شجاع ہاؤس میں قیامت برپا ہو گئی

ابا جی سمیت سب بھاگے تھے لکھ ڈھونڈا بہارے نہ ملی

روتے بلکتے کلستے دو جوان جنازے اٹھا دیے گئے جن کی نشانی غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی تو خود کو اندھیرے کمرے میں پایا۔

وہ ڈر گئی تھی بس دس سال کی ہی تو تھی اسنے ڈر کر ادھر ادھر دیکھا اور اپنے ماں باپ کو مدد کے لیے پکارنے لگی وہ اتنا چیخی اتنا چیخی کے اسکی آواز دم توڑ گئی اور اسے پتہ نہیں وہ کتنی دیر روئی کتنا چیخی اور اسے کتنا وقت یہاں ہو گیا۔۔۔

اسے بھوک لگی تھی اسے کھانے کو کچھ نہیں مل رہا تھا نہ ہی اسکے ماں باپ تھے بار بار آنکھوں میں ان دونوں کو لگنے والی گولیاں اور انکی لاشیں ارہیں تھیں وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی چلا چکا کر رودی اور بھوک سے بے حال ہوتی شاید ہوش کھو گئ

اگلا ہوش اسے تب آیا تھا جب کوئ اسکے گال تھپتھپا رہا تھا اور تھپتھپاتے تھپتھپاتے وہ اسکے تھپڑ مارنے لگا اور تھپڑ کی شدت اتنی تیز ہو گی کہ ایکدم ہی وہ ہوش میں آئ سہمی سہمی نظروں سے انھیرے میں وہ اسی جوکر کو دیکھنے لگی اور وہ ہنستا ہوا اتنا خوفناک لگ رہا تھا کہ اسکی چیخیں نکل گئیں

۔

وہ تادیر اسکے منہ پر تھپڑ مارتا رہا ہنستا رہا اور بہارے بے دم سی ہو گئ جبکہ اس نے اسکے سارے کپڑے پھاڑ دیے۔

وہ چھوٹی سی بچی سہم کر خوفزدہ سی اپنے ماں باپ ابا جی سب کو پکارنے لگی چلانے لگی مگر سامنے ایک سائیکو درندہ موجود تھا جسے پولیس بھی عرصے سے

ڈھونڈ رہی تھی جو بچیوں کے ساتھ زیادتی کر کے انھیں کوڑے پر پھینک کر چلا جاتا تھا اور اب بہارے اسکے ہاتھ لگ گئی تھی

اس عجیب و غریب رات کے اندھیرے میں دس سالہ بچی نہیں جانتی تھی کہ اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے کیوں ہو رہا ہے اور کتنی تکلیف اور اذیت ہے اس وقت اسے۔۔۔۔

چلا چلا کر اسکی آواز دب گئی تھی

اور جیسے ہی اسکی گردن پر چاقو رکھ کر اسے مارنا چاہا تو اسنے ایک نظر غور سے دیکھا۔

بہارے "عجیب سر سرا تا لہجہ تم بڑی ہو کر اور خوبصورت ہو جاؤ گی" وہ ہنسنے لگا۔

میں تمھیں ماروں گا نہیں" وہ پیار سے اسکے چہرے پر خون آلودہ چاقو پھیرنے لگا۔

میں تمھیں مارو گا نہیں۔۔۔وہ ہنسا۔

لیکن تمھیں مجھے ہمیشہ یاد رکھنا ہو گا" وہ پھر سے ہنسنے لگا

اور اچانک ہی اس پرانی بوسیدہ جگہ کا دروازہ کسی نے لات مار کر کھولا یہ شہروز تھا اسکے پیچھے پولیس ابا جی اور باقی سب بھی تھے پولیس نے اس جوکر کو پکڑ لیا اور شہروز نے اس ننھی سی بچی کو اپنی جیکٹ میں چھپا لیا۔۔۔

شجاع ہاؤس میں اس دن سب بہت روئے تھے۔

اور یہ تہہ پایا تھا دوبارہ کبھی اس بات کا ذکر اس گھر میں نہیں ہو گا وہ دن تھا اور آج کا دن اگیا تھا نہ ہی بہارے کے دل سے وہ خوف نکلا نہ ہی اندھیرے کا خوف نہ وہ اس خوف سے آزاد ہو سکی اور الٹا خوف اب اسکے سامنے اگیا۔۔

وہ ایکدم جھٹکا کھا کر اٹھی۔

نہیں نہیں یہ نہیں وہ آگیا وہ۔۔اگیا وہ۔۔۔ نہیں" اسکی چیخوں سے ایکدم دارہ بھی اٹھ گیا۔۔؟

وہ آگیا دارہ وہ۔۔وہ مجھے لینے آیا ہے وہ مجھے لے جائے گا وہ۔۔۔آگیا ہے وہ لے جائے گا۔۔"وہ بے ہنگم سی بولتی جا رہی تھی جبکہ دارہ کی کچھ سمجھ میں نہیں ارہا تھا

کیا ہو گیا ہے کس کی بات کر رہی ہو"وہ اسے سنبھالنے لگا

نہیں وہ اگیا ہے دارہ وہ مجھے لے جائے گا اسنے مارا ہے میرے ماما بابا کو وہ مجھے لے جائے گا"

وہ بے حال سی ہو رہی تھی چلا چلا کر رو رہی تھی۔۔۔

بہارے"دارہ ذرا غصے سے بولا کیونکہ وہ ہوش میں آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں نہ اپکو اپ سمجھ کیوں نہیں رہے آپ مجھے چھپا لیں وہ لے جائے گا مجھے اسنے کہا تھا وہ واپس ائے گا"وہ رونے لگی

دارہ نے اسے سینے سے لگا لیا

دارہ نے موبائل اٹھا کر گارڈ سے ڈاکٹر کو بلانے کا کہا۔

جبکہ بہارے ایک بار پھر سے بے ہوش ہو گئ دارہ ایکدم اٹھا تھا

بہارے "اسنے اسکا چہرہ تھپتھپایا اور اسکے چہرے پر پانی چھڑکا ہلکی سی پلکوں پر جنبش ہوئ مگر وہ مکمل ہوش میں نہیں آئ تقریبا دس منٹ میں ڈاکٹر لوٹا اور اسے ذہنی ڈپریشن کا بتایا کہ کسی چیز کا گھیرہ صدمہ ہے اسے اور یہ چیز اسکے بچے کو بھی ایفیکٹ دے سکتی ہے۔۔۔

وہ پریشانی سے بے ہوش اور بے چینی سے پاؤں پٹختی بے ہوشی میں بھی بہارے کو دیکھنے لگا۔۔۔

دوسری طرف امی اور صنم بھی پریشان تھی۔۔۔۔

تم نے کچھ کیا ہے نہ دارہ بیٹھے بیٹھائے بچی کو ہو کیا گیا امی غصے سے بولی۔۔

اس بات کا جواب تو اسکے ابا جی دیں گے " وہ وہیں بہارے کو چھوڑ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

"دارہ

امی پریشانی سے معاملے کو سمجھنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

اسکے نکلتے ہی امی نے بھی صفدر کے ساتھ وہاں جانے کا فیصلہ کیا جبکہ صنم کو بہارے کے پاس ٹھرنے کا کہا۔۔۔

شجاع ہاؤس میں الگ عجیب و غریب ماحول چل رہا تھا۔

نصرت نے غصے سے سوہائے کو ارتاش کے کمرے میں جانے نہیں دیا جبکہ سوہائے کا رو رو کر برا حال تھا۔

میرے بیٹے کو ایک بچہ تم اب تک دے نہیں سکی اور اس سے محبت خاک کرتی ہو ایسی محبتیں کبھی پروان نہیں چڑھتی جس میں ایک انسان ہی سب کچھ کرتا رہے تم سے اچھی تو عینی نکلی کم از کم اس شخص کی حمایت تو لی اسنے جس کے ساتھ دو دن سے بھی وہ نہیں رہ رہی اور ایک تم میرا بیٹا ہی پاگل ہے جو تمھارے پیچھے خوار ہوتا رہا۔۔۔

کاش کاش میں اسکے اس پاگل پن میں اسکا ساتھ نہ دیتی تو شاید آج دادی بھی بن چکی ہوتی اور میرا بیٹا بھی یوں گھر سے بھاگا نہ ہوتا یہ جو منہ میں اپنی ماں کی

" ناجائز باتوں پر تم گوند ڈال لیتی ہو لعنت ہے ایسی محبت پر

نصرت اسے پیچھے دھکیل کر ارتاش کے کمرے کی صفائی کرا کر افنان کے لیے ناشتہ بنانے اگئ جبکہ سوہائے وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئ وہ سچ ہی تو کہہ رہیں تھیں اسکی کم ہمتی نے سب کچھ ضائع کر دیا انکے بیچ کی محبت میں دراڑ ڈال دی

۔

اسکے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا وہ یہ ہی ڈیزرو کرتی ہے اسنے سوچا اور آنسو صاف کیے وہ کیوں رو رہی ہے اب کیوں "غصے میں اسنے خود کو ہی کئ تھپڑ مار کر اپنا گال سرخ کر لیا۔۔۔

وریشہ کمرے سے باہر نکلی تو یہ منظر دیکھ کر دوڑ کر اسکے پاس آئ یہ کیا کر رہی ہو سوہائے "اسنے سوہائے کو پکڑ لیا اسکے ہاتھ پکڑ لیے

میں یہ ہی ڈیزرو کرتی ہوں وریشہ یہ ہی میں مجھ میں ہمت نہیں اپنا پیار کو ڈیفنس کرنے کی۔۔۔اور۔۔۔اور میں تو اب تک انھیں بچہ نہیں دے سکی میں کیسی بیوی ہوں کہ وہ مجھ سے محبت کو نبھاتے نبھاتے کہاں نکل گئے اور میں کیا کر رہی ہوں۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ہوا تو ایسا ہی تھا سوہائے نے کیا بہت ہی غلط تھا

۔۔۔۔

تم ان سے بات کرو وہ مان جائیں گے اور جہاں تک بچے کی بات ہے تو اللہ جب چاہے جس کی گود ہری کرے تم اس بات کی فکر کیوں کر رہی ہو" وہ بولی

نہیں نصرت چچی مجھ سے بار بار یہ ہی بات کہتی ہیں میں ڈاکٹر پر بھی گئی تھی امی کے ساتھ مگر انھوں نے کچھ بھی مسلہ نہیں بتایا تم بتاؤ مجھے میں کیا کروں میں کچھ اور نہیں دے سکی یقین اعتماد نہیں دے سکی اولاد کی خوشی تو دے سکتی ہوں مجھے بتاؤ میں کس مولوی کے پاس جاؤ کس سے مانگو"

تم اللہ سے مانگو کوئ مولوی تمھیں کیسے اولاد دے گا" وہ حیرانگی سے بولی

سوہائے سر ہلاتی جیسے دیوانگی کی حالت میں فرزانہ کے کمرے میں بھاگ گئ

جبکہ وریشہ کی آنکھیں بھیگ گئیں نہ جانے نظر لگ گئ تھی اس گھر کو تو۔۔۔

وہ نیچے معاذ کے لیے ناشتہ بنانے آنے لگی تھی اسنے معاذ کو بہت بار کہا تھا

فرزانہ کے پاس جائے سوہائے سے جا کر بات کرے مگر معاذ نے نہ بولنے کی

قسم کہالی تھی نہ فیضان صاحب ان دونوں سے بول رہے تھے اور نہ ہی عینی

وریشہ نے فرزانہ کا بھی ناشتہ دینا تھا آج کل وہ خود ہی دے رہی تھی وہ نیچے

ناشتہ بنانے کے لیے اگئ

ابھی وہ کچن میں جاتی ہی کہ آندھی طوفان کیطرح دارہ اندر آتا دیکھائی دیا۔

اور جیسے ہی وہ اندر آیا بنا کچھ دیکھے سوچے کسی سے بات کیے وہ سیدھا ابا جی کے

کمرے میں گھس گیا حالانکہ دارہ کافی تمیز اور اخلاق والا انسان تھے۔

وہ سمجھتی تھی لیکن جس طرح وہ اندر آئے تھے اسے معملہ ٹھیک نہیں لگا تبھی

وہ باہر نکلی اور اوپر معاذ کے پاس بھاگتی ہوئی آئ

معاذ "اسنے سوتے ہوئے معاذ کو بری طرح جھنجھوڑ کر اٹھایا۔۔

اٹھیں معاذ۔۔۔ کیا ہوا ہے "وہ نیندوں میں ایکدم گھبرا کر اٹھا

وہ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا دارہ بھائ آئیں ہیں نیچے سیدھا ابا جی کے کمرے

"میں چلے گئے انکے تیور ٹھیک نہیں تھے

وہ پریشانی سے بولی

یار وریشہ وہ کب موڈ ٹھیک کر کے یہاں آتا ہے بلاوجہ جگادیا تم نے مجھے "وہ

بدمزا ہوا

میں سچ کہہ رہی ہوں آپ اٹھ کر نیچے آئیں نہ دیکھیں کیا ہوا ہے مجھے فکر ہو

رہی ہے "وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے بولی

" اگر کچھ نہ ہوا نہ تمھیں سزا ملے گی یہ یاد رکھنا

بس کریں اور جائیں "وہ گھور کر بولی تو وہ واشروم میں چلا گیا فریش ہو کر نکلا تو

وہ ویٹ کر رہی تھی

ٹیک ایٹ ایزی کیا ہو گیا" وہ اسکی پریشانی پر سر نفی میں ہلانے لگا۔۔۔میں کہہ رہی ہوں نہ کچھ ٹھیک نہیں ہے آپ سمجھ ہی نہیں رہے" وہ بولی جبکہ معاذ سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھ کر باہر نکلا اور ابا جی کے کمرے کی جانب چلا گیا

وریشہ نے نشرہ کا دروازہ بھی بند دیکھا

معلوم نہیں کیوں خیال میں آیا کہ شہروز بھائی کو بھی کہہ دے آج وہ بہارے کا رول ادا کر رہی تھی سب کو بتا رہی تھی کہ دارہ آیا ہے۔۔۔

وہ نشرہ کا دروازہ ناک کر کے رک گئی اندر سے دروازہ کھولا ہی شہروز نے۔۔۔

وہ گھبرا گئی کیا جواب دے

خیریت" شہروز نے وریشہ کو حیرانگی سے دیکھا وہ کبھی انکے روم میں ایسے نہیں آئی تھی ابھی وریشہ جواب ہی دیتی کہ نیچے سے واس ٹوٹنے کی آواز پر

شہروز خود ہی متوجہ ہوا اور وریشہ نے دل تھام لیا۔

کیا ہوا ہے" وہ بھکلا کر نیچے بھاگا۔۔۔

اور ابا جی کے کمرے میں رفتہ رفتہ سب اکٹھے ہونا شروع ہو گئے جبکہ نشرہ کی طبعیت کافی خراب تھی آج۔۔۔۔وہ بھی پریشانی سے نیچے وریشہ کے سہارے اتر کر آ گئ

اور جب وہ کمرے میں آئ تو اسنے اپنے بھائ کو رف سے حلیے میں سرخ آنکھوں سے ابا جی کو گھورتے ہوئے پایا ابا جی سر جھکائے بیٹھے تھے یہاں تک کے پیچھے منہ پر ہاتھ رکھے امی بھی کھڑی تھی اور ایکطرف سر تھامے معاذ جبکہ دوسری طرف شہروز کھڑا تھا۔۔۔۔

ہوش میں تو ہیں کیا کہے جا رہے ہیں آپ" وہ دھاڑا اور شجاع ہاؤس کی در و دیوار کو بھی اسکی دھاڑ سنائی دی تھی۔

یہ اللہ اتنا بڑا دھوکا" یہ امی کی آواز تھی

ک۔۔کیا ہوا ہے" نشرہ کا دل ہولنے لگا اندر آ کر وہ سب کو دیکھنے لگی۔

یہ ہی سچ ہے اور یہ ہی وہ سچ تھا جو بلال تمھیں بتانا چاہتا تھا جبکہ بہارے ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

لیکن بیٹا وہ بچی تھی تب "اباجی کی آنکھیں بھیگ گئیں اس وقت سب مجرم بنے کھڑے تھے۔

وہ۔۔۔وہ کون تھا ہم نہیں جانتے پولیس اسے لے گئی تھی وہ سائیکو تھا۔

پولیس نے اسے ہسپتال بھیج دیا اور جب وہ وہاں قید ہو گیا تو بڑی مشکلوں سے ان بوڑھے ہاتھوں نے اپنی بیٹی کو سمیٹا تھا اسکے دماغ سے اس عکس کو بڑی دقت سے ہٹایا تھا۔

لیکن۔۔۔لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ میں تمھارے ساتھ زیادتی۔۔

شاید میں اپنی بہارے کے لیے خود غرض ہو گیا۔

میں میں جانتا تھا یہ سب۔۔۔میں۔۔جانتا تھا۔"وہ سر تھام کر رونے لگے۔

دارہ سن سارہ گیا۔

صرف دس سال کی ہی تو تھی میری بچی صرف دس سال کی میں کہاں لے کر جاتا اسے وہ رو رہے تھے۔۔۔۔

یہ ظلم کیا ہے شجاع صاحب آپ نے میرے بچے پر بہت بڑا ظلم کیا ہے آپ نے اسکے لئے ہم آپکو کبھی معاف نہیں کریں گے

آپ۔۔آپ ہوتے کون ہیں میرے باکردار بیٹے کے ساتھ اپنی نواسی کو دھوکے سے باندھنے والے ارے پلکوں پر بیٹھایا ہے میں نے اسے بیٹے کو اسکے آگے اہمیت نہیں دی۔۔

ہمیں ہی سچ سے دور رکھا اور آج جب مصیبت سر پر آگی تو میرا بیٹا مل گیا آپکو کہ اسکی بیوی ہے اتنے بڑے فریبی ہیں آپ سب اور تم۔۔"انھوں نے شہروز کی جانب دیکھا۔

تم بھی جانتے تھے شہروز اور تم نے بھی ہمیں لاعلم رکھا بلکہ مجھے تو لگتا ہے تم سب کی شکلوں سے کہ سب ہی واقف تھے سوائے میرے اور میرے بیٹے کے۔۔۔۔۔

بہت غلط کیا ہے آپ لوگوں نے۔۔۔۔

امی پہلی بار اتنے غصے سے سب کے سامنے بھڑک رہی تھیں۔

بہن بچی تھی اور اسکا بھیانک ماضی تھا کہ حال میں تو وہ آپ لوگوں کی ہی ہے اور ویسے بھی دارہ کے ہی بچے کی ماں بننے والی ہے "رابعہ نے آگے بڑھ کر انکے شانے پر ہاتھ رکھا جبکہ انھوں نے غصے سے ہاتھ ہٹا دیا۔

رہنے دیں بس میں کچھ کہنا نہیں چاہتی آپ لوگوں نے بس دھوکا دیا ہے میرے بیٹے کے ساتھ میری بیٹی کے ساتھ اتنا برا سلوک کیا میں نے ایک لفظ زبان پر آپ لوگوں کے خلاف نہیں آنے دیا کسی کے بھی بلکہ آپ لوگوں کی حمایت کی اپنے بیٹے کے سامنے اور جب بہارے گھر آگئی تو ہتھیلی کا چھالا بنالیا

۔

اور اتنی ناانصافی کی آپ لوگوں نے میرا بیٹا یہ ڈیزرو نہیں کرتا تھا مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے اور اسی بات کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں نہ آپ لوگ کہ اب تو وہ ماں بننے والی ہے اب ہم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے "وہ انکا ہاتھ جھٹکتی غصے سے بولیں۔

وہ سب خاموش کھڑے تھے

چلودارہ"امی نے غصے سے بیٹے کا ہاتھ تھام لیا۔

اوراس سے پہلے وہ اپنے ساکت کھڑے بیٹے کو لے کر وہاں سے نکلتیں کہ

بھاگتی ہوئی بہارے اندر آئی پیچھے صنم بھی تھی

امی نے صنم کو غصے سے پہلی بار دیکھا تھا

وہ میری بات مان ہی نہیں رہی تھی"صنم بے بسی سے بولی

جبکہ بہارے پھولتی سانسوں کے بیچ دارہ کی جانب دیکھ رہی تھی اور دارہ بھی اسی کی نظروں میں دیکھ رہا تھا بہارے کو لگا یہ نظریں اسے مار دیں گی کہیں کا نہیں چھوڑیں۔۔۔۔۔۔

شکواہ بھری نگاہیں تھیں۔

اچھا کیا تم یہیں اگئی مجھے بھی دکھ ہوتا اگر میں تمھیں اپنے گھر سے جانے کے لیے کہتی"سختی سے امی نے کہا بہارے کے قدم بھی لرز گئے۔

اسکی زبان الفاظ اٹھانا چاہتی تھی لیکن بعض اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے الفاظ کا بوجھ اتنا ہے کہ زبان ہل بھی نہیں پا رہی جبکہ وہ چاہتی تھی وہ چیخیں مارے

اپنے اس خسارے پر یہ نظریں توتب نہیں تھیں جب اسنے دارہ کے منہ پر تھپڑ مارا جب وہ اسکا گھر چھوڑ کر بھاگ کر یہاں اگئ جب جب اسے تنگ کیا جب جب اسکے خلاف کام کیا جن نظروں سے وہ آج اسے دیکھ رہا تھا بہارے کا سانس اکھڑ گیا

سب دل تھامے یہ منظر دیکھ رہے تھے اور مزید یہ منظر معاذ سے برداشت نہیں ہوا وہ بہارے کے پاس اگیا۔

بہارے نے معاذ کی جانب دیکھا۔۔۔

بھیا۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا گڑیا تم بے قصور تھی اور آج بھی تمھارا کوئ قصور نہیں ہے"

اسنے بہارے کے خوف سے کانپتے وجود کو سینے سے لگالیا شہروز جو وہ سراپا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر لوٹا تھا نہ جانے کتنی راتیں سو نہیں پایا تھا بس وہ منظر دیکھ کر وہ بھی بہارے کے پاس آگیا۔

چلو دارہ"امی کی اپنی آنکھیں بھیگ رہیں تھیں۔

انھوں نے کہااور باہر نکلنے لگی کہ بہارے جورو رہی تھی مگر اسے علم نہیں تھا پانی کی مانند اسکی آنکھ سے آنسو بہہ رہے ہیں

ایکدم وہ آگے بڑھ کر امی کے قدموں میں بیٹھتی چلی گئ

ایسامت کریں امی میں میں آپ لوگوں کے بنا نہیں رہ پاؤں گی میرا کوئ قصور نہیں تھا میں سچ کہہ رہی ہوں میں۔۔۔میں نے دارہ کو نہیں بتایا کہ مجھے ڈر تھا وہ مجھے چھوڑ دیں گے مجھے خوف آتا تھا ایسامت کریں میں آپ لوگوں کے بنا نہیں رہ پاؤں گی میں کیسے رہوں گی دارہ کے بنا مجھے اس طرح نہ چھوڑیں" وہ انکے قدموں میں بیٹھی مسلسل رو رہی تھی۔

جبکہ وہاں سب کے سینے پھٹ رہے تھے کیونکہ دارہ جو بت بن گیا تھا۔

اباجی کا بس نہیں چل رہا تھا اسے ان کے قدموں سے اٹھا کر اپنے سینے میں چھپالے معاذ اور شہروز کی بھی یہ ہی کیفیت تھی فائق اور ارتاش تو گھر کل سے ہی نہیں لوٹے تھے جبکہ نشرہ خود ساکت بت بنی کھڑی تھی۔۔۔۔

اور وریشہ اور عینی الگ رو رہی تھیں بہارے کو کبھی ایسا نہیں دیکھا جیسے آج وہ اس انسان کے لیے دم دینے کو تھی۔

دارہ" بہارے نے دارہ کے ہاتھ تھام لیا

میرا یقین کریں میرا ہوئ قصور نہیں تھا میں۔۔میں ماضی کو کیسے بدلتی میرے بس میرے اختیار میں ہوتا میں خود میں سے وہ لمحات اور ان احساسات کو نوچ کے پھینک دیتی مگر میرے بس میں کچھ نہیں ہے میں کیا کروں میں نے جھوٹ نہیں بولا بس خود کو چھپالیا میرا یقین کریں دارہ مجھے چھوڑ کر مت جائیں پلیز۔" وہ اسکے ہاتھ تھام کر گڑگڑا رہی تھی جبکہ دارہ نے اپنے ہاتھوں پر سے اسکے ہاتھ ہٹائے اور لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہ وہیں سب کو چھوڑتا نکل گیا جبکہ بہارے بے اوسان اسکے پیچھے بھاگی تھی

دارہ۔۔۔نہیں نہیں مجھے چھوڑیں مت دارہ۔۔میں کیسے رہو گی وہ اسکے پیچھے بھاگ رہی تھی معاذ اور شہروز اسکے پیچھے دوڑے اسکی حالت بھی ایسی نہیں تھی کہ کہیں وہ گیر نہ جائے۔

جبکہ بہارے واقعی لون میں گیر گئ وہ بچوں کیطرح پاؤں پٹخ پٹخ کر رو رہی تھی کیونکہ دارہ۔۔جاچکا تھا بنا کوئ فیصلہ کرے اسے سولی پر لٹکائے

امی اور صفدر بھی وہاں سے نکلے تو اسنے ساتھ نشرہ بھی وہاں سے انکے ساتھ ہی نکل گئ۔

شہروز نے نشرہ کو جاتے دیکھا آنکھوں میں اسکے بھی کئ شکوے شکایت تھے۔ ہاں وہ بہت مخلص لوگ تھے اور ہمیشہ مخلصی سے ملے۔

شاید ان سب نے انھیں نہ بتا کر بہت غلط کیا تھا اگر وہ بتا دیتے تو شاید معاملات سنبھل جاتے۔

بہارے بے اوسان چلا رہی تھی رو رہی تھی اباجی ہانپتے کانپتے باہر نکلے اور۔۔ بہارے کو خود میں سمیٹ کر وہ خود لون میں ہار کر بیٹھ گئے اور پہلی بار وہ بھی رو دیے۔

اباجی میں اسکے بنا نہیں رہ سکتی آپ مجھے ختم کر دیں آپ نے مجھے مار کیوں نہیں دیا یہ میرے ساتھ ہی کیوں ہوا۔۔مجھے کوئ خوشی راس نہیں آتی کوئ

خوشی "وہ چلانے لگی جبکہ اس وقت ان لوگوں کا بس نہیں چل رہا تھا بہارے کے لیے جان بھی دے دیں

دارہ لاونج میں بیٹھا تھا لبوں پر اب بھی خاموشی کا قفل تھا۔

جبکہ نشرہ بھی خاموش تھی اور صنم کو بھی علم ہو گیا وہ بھی خاموش تھی صفدر بھی چپ تھا مگر بس ڈر گیا تھا۔

دوسری طرف امی سے بیٹے کی آنکھوں میں اترا غم دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

میرا بیٹا گھبرانا نہیں ہے وہ تمھارے لیے اذیت کا باعث بنے تو اسے چھوڑ دینا

"۔۔اپنا بچہ لے کر اسے چھوڑ دینا اور مجھے لگتا ہے یہ ہی مناسب ہے

وہ چاہتی نہیں تھیں یہ سب کہنا مگر اسکے لیے وہ ایسا بول چکیں تھیں۔ کہیں وہ یہ نہ سمجھے کے اب بھی اسکی ماں بہو کی حمایت کر رہی تھی۔

دارہ نے بے ساختہ ماں کی جانب دیکھا۔

جیسے تمھیں ٹھیک لگے لیکن اس طرح آنکھوں میں اداسی مت لے کر آؤ دارہ میرا کلیجہ پھٹ جائے گا تمھاری آنکھوں کی یہ ویرانی اور اداسی دیکھ کر" وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام گئیں

آفس جانا ہے مجھے چلتا ہوں" وہ انکے ہاتھ تھپتھپا کر اٹھ گیا اور کمرے میں چلا گیا۔

جبکہ امی اور باقی سب یوں ہی بیٹھے رہ گئے۔

فائق زبردستی ارتاش کو گھر لایا تو علم ہوا کہ ایک مسلہ ختم نہیں ہوا تو دوسرا اور سب سے بڑا مسلہ کھڑا ہو گیا تھا۔

کس نے بتایا ہے اسے" فائق پریشانی سے وہاں موجود لوگوں کو دیکھنے لگا یقیناً دارہ اسکی جان لے لے گا اب۔

بہارے بے ہوش ہو چکی تھی ابھی ابھی ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر کے گئے تھے اور تاکید کی تھی کہ بچے کی سیفٹی کے لیے بہارے کا سٹریس لیس ہونا ضروری ہے ورنہ بچے کو بھی نقصان ہو گا سب ہی پریشان تھے غم زدہ تھے۔ شاید کسی کی سمجھ میں نہیں ارہا تھا معاملے کو آخر سلجھائے کس طرح۔۔۔۔

ساری بات کا جب علم ہو گیا تو فائق پیچھے پلٹا اور تقریبا دوڑتا ہوا وہ نکلا تھا دارہ کو کی کالز کی مگر اسنے نہیں اٹھائی تبھی فائق نے سب سے پہلے اسکی لوکیشن چیک کی کہ وہ آیا گھر پر ہے یہ کہیں اور لیکن اسکی لوکیشن آفس کی ارہی تھی وہ افس کے راستے پر چل نکلا جبکہ ارتاش نے بہارے کے سر پر ہاتھ رکھا۔

اباجی اب کیا ہو گا" فکر مند لہجہ تھا۔

معلوم نہیں بیٹا مجھے تو لگ رہا ہے ہار گیا ہے تمھارا دادا حفاظت ہی نہیں کر سکا اپنی بچی کی اپنی بچی کو خوشیاں ہی نہیں دے سکا" وہ رونے لگے جبکہ وہ سب بے چین ہو گئ

آپ کیوں فکر کر رہے ہیں اباجی "شہروز معاذ ارتاش تینوں انکے پاس کھڑے تھے جبکہ انکے بیٹے بھی انکے پاس ہی تھے۔

دارہ سمجھدار ہے وہ کوئی بیوقوفی نہیں کرے گا اباجی آپ کیوں فکر مند ہو رہے ہیں کچھ وقت دیں معملات خود ٹھیک ہو جائیں گے "انعام صاحب بولے بوڑھے باپ کو روتے دیکھ ان سب کی تکلیف دیکھنے لائق تھی

میری بہارے کا کیا ہو گا "اباجی بہارے کے سر پر ہاتھ پھیرتے رہے جبکہ سب جانتے تھے جب تک بہارے خوش مطمئین نہیں ہو گی اباجی کو کہاں سکون اور چین میسر آئے گا۔۔۔۔

فائق اسکی لوکیشن ٹریس کر کے اسکے آفس پہنچ گیا تھا مگر اسے انتظار کرنا پڑا کیونکہ اسکے گارڈ نے بتایا کہ سر ابھی ابھی میٹینگ میں گئے ہیں فائق جب کہ بے چینی سے ادھر سے ادھر اسکے آفس میں ٹہلنے لگا ہاں اسکے سارے

شکوے بجاتھے اوراس بارے میں شجاع ہاؤس والوں نے انکے ساتھ زیادتی بھی کر ہی دی جتنا ممکن ہو سکا اتنا چھپالیا تھا مگر اس بات کو نہیں سوچا کہ اگر غلطی سے کبھی یہ بات کھل گئی تو وہ لوگ کیا کریں گے کیسے سنبھالیں گے لیکن حقیقت تو یہ تھی بہارے کی حالت دیکھی نہیں گئی تھی وہ مدہوش پڑی تھی ممانے بتایا تھا وہ بار بار بے ہوش ہو جاتی ہے اسکو ڈرپس لگی ہوئی تھی۔ اسکا چہرہ بلکل پھیکا ہوا ہوا تھا بکھرے بال بے حال سا حلیہ اس بات کا گواہ تھا کہ اسکے عاشق۔۔ جس نے اسے ایسے خوبصورتی سے سنوارا کے معلوم ہی نہیں ہوتا تھا یہ وہ ہی بہارے ہے جو لاابالی سی تھی جو ہر بات منہ سے نکال دیتی تھی بھلے کہنے والی ہو یہ نہ ہو جسے نہ کھانا بنانا آتا تھا نہ شاید ڈریسنگ سینس اچھی تھی۔

اور دارہ کی سنگت نے اسے دن بادن حسین تر کر دیا اسکے چہرے پر پھیلی اداسی گواہ تھی کہ وہ دور ہے دارہ سے۔

اور دماغی حالات بھی سن آیا تھا فائق

ارتاش پہلے ہی سوہائے سے بلکل باغی ہو چکا تھا

یہاں تک کہ وہ گھر لوٹنا نہیں چاہتا تھا جبکہ وہ زبردستی کھینچ کر اسے گھر لایا تھا لیکن امید نہیں تھی کہ اسے ان سب چیزوں کو سامنا کرنا پڑے گا۔

زندگی میں باقی ٹنشنز کیا کم تھیں جو ایک اور نئی شروع ہو چکی تھی اور یہ وہ ٹنشن تھی جس کا چاہ کر بھی ان سب کے پاس کوئی حل نہیں تھا اور نشرہ بھابھی وہ بھی تو پہلی بار خود سے گھر چھوڑ کر چلی گئیں تھیں اور شاید پہلی بار اسنے شہروز بھائی کو پریشانی کی کیفیت میں دیکھا تھا

شجاع ہاؤس کا سکون درھم برھم ہو گیا تھا اور اگر کوئی واپس لوٹا سکتا تھا تو وہ دارہ تھا کیونکہ اباجی کے کانپتے ہاتھ جب جب بہارے کی پیشانی پر جاتے اور وہ بچوں کیطرح روتے ان سب کے کلیجے پھٹتے تھے۔

اسے تقریبا گھنٹہ ہو گیا تھا چلنے کا کوئی احساس نہیں تھا نہ وہ تھکا اور پھر مزید آدھا گھنٹہ انتظار کے بعد اسے قدموں کی چاپ محسوس ہوئی۔

میں سائیڈ ویزیٹ لازمی کروں گا تم یہ فائلز لے جاؤ اور منیر صاحب سے کہو کہ مجھے رپورٹ کریں میں آدھے گھنٹے تک سائیڈ ویزیٹ کرتا ہوں" وہ بولتا ہوا اندر آیا۔

اور سیدھا نظر فائق پر گئی اور بے حد ناگواری سے اسنے نگاہ پھیر لی کیونکہ اسکا پی آئے مزید بھی کچھ بول رہا تھا فائق کے دل میں چبھا تھا اسکا نظروں کو یوں پھیر نا وہ بڑے پرانے دوست تھے سکول کالج ایک ساتھ پڑھا۔

اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے نشرہ کے معملات کے باوجود بھی کبھی دارہ نے اس سے یوں نگاہیں نہیں پھیریں جیسے آج پھیر لیں تھیں۔

فائق چپ کھڑا تھا

"سر سائیڈ ویزیٹ کتنا ضروری بھی نہیں ہے کام تو ٹھیک جا رہا ہے مجھے تم مشورے دو گے" وہ سنجیدگی سے سرد لہجے میں پی آئے کی جانب دیکھنے لگا

سوری سر۔۔۔میں بس اسی لیے کہہ رہا تھا کہ آپکے سر میں درد تھا میٹینگ میں بھی بار بار سر پکڑ رہے تھے تبھی سوری میں منیر صاحب کو بھیجتا ہوں" وہ کہہ کر پلٹ گیا جبکہ دارہ اپنی کرسی پر ایسے اکر بیٹھ گیا جیسے کمرے میں کوئ دوسرا شخص موجود ہی نہ ہو۔

دارہ" فائق نے بولنا چاہا کہ اسنے پی ٹی سی ایل اٹھایا اور سیکٹری کو جھاڑ دیا۔ آئندہ میری اجازت کے بنا کوئ میرے آفس میں موجود نہ ہو مس عائشہ ورنہ مجھے آپکو آپکی نوکری سے نکالنا باخوبی آتا ہے" وہ بھڑکا۔

جبکہ دوسری طرف وہ بے چاری سوری سر کہتی رہ گئ اُسنے کری ڈائل پھینکا اور فائل دیکھنے لگا

فائق نے گھیرہ سانس بھرا۔

میں جانتا ہوں تیرا غصہ بجا ہے لیکن یہ اسکا راز تھا کوئ تمھیں کیسے بتاتا"۔

بکواس مت کرنا مجھ سے "انگلی اٹھا کر فائنل پھینکتا وہ سرخ نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

صاف واضح تھا غصے سے یہ تو پاگل ہو جائے گا یہ پاگل کر دے گا۔

یہ بکواس نہیں ہے یہ ہی سچ ہے خود سوچ کر دیکھو فقت ایک دس سال کی بچی اسکے بس اختیار میں کچھ تھا جو وہ خود کو بچا پاتی اپنی عظمت کی حفاظت کر پاتی یار اسکے ماں باپ مار دیے اسنے اسکے ساتھ زیادتی کی۔

نہ جانے اسکا کیا حشر کرتا یہ تو وقت پر سب پہنچ گئے۔

تم خود سوچو دس سال کی بچی تھی فقت وہ بس اور یہ اسکا اتنا بھیانک ماضی ہے کہ اسکی راتوں کی نیند اور دن کا سکون برباد کر گئی یہ حادثہ بہارے کو بلکل برباد کر گیا تھا تم سوچ نہیں سکتے چھ سال اس حادثے کے بعد چھ سال ہمارے گھر میں کسی کا ذکر نہیں ہوتا تھا بہارے کے علاوہ گھر کا بچہ بچہ یہ جانتا تھا اور سب نے بہارے کو ان ہاتھوں میں سنبھالا ہے یار تم سمجھ کیوں نہیں رہے جا کر ایک نظر اسکی حالت دیکھو۔

وہ ایسا لگ رہا ہے در حقیقت آج لٹ گئی ہے۔۔ تم اسے چھوڑ کر یہاں کیسے بیٹھ سکتے ہو دارہ"۔ فائق ٹیبل پر جھکا اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔

دارہ نے ایکدم ٹیبل پر لات ماری اور کھڑا ہو گیا۔

یہ بکواس جو تم مجھے سنا رہے ہو اس ساری بکواس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ میں تم لوگوں کی بہارے کے لیے نہ کچھ کروں گا اور نہ کچھ کر سکتا ہوں۔اگر وہ میری ہوتی تو مجھے نہ ہی دھوکے میں رکھتی اور نہ ہی مجھ سے کچھ چھپاتی۔

تم لوگ تو بے حد زبردست قسم کے لوگ ہو۔۔محبت کے دعوے دے کر قسمیں لے لو کہ چھوڑنا نہیں سچ بتاتے ہوے جان جا رہی ہوتی ہے خدا کی قسم فائق اتنا کم ظرف نہیں تھا۔۔اسے اتنی چاہت اور خلوص سے اپناتا لیکن اب نہیں کروں گا۔

اور جو بھی تم لوگوں کی زندگی میں جو کر پیدا ہو چکا ہے اسے دیکھو گے بھی تم لوگ خود اور وہ جو بھی کرے گا بھگتو گے بھی خود۔۔نہ میں ڈرامے باز ہوں اور نہ ہی ڈرامے بازی افورڈ کر سکتا نہیں سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے یہ تمھاری اس بہن نے مجھے منہ اٹھا کر اچانک مجھے پتہ چلا گیا میری بیوی ماضی

میں زیادتی کا شکار ہو چکی ہے اور اچانک وہ آدمی منظر عام پر آگیا ہے اور بلکل اچانک اب دارہ ہیرو بن کر اسکی جان بچائے گا کیوں" وہ دھاڑا۔

تم لوگ اور وہ تمھاری عظیم بہن اس سب کے انجام خود بھگتو گی آئندہ میرے آفس مت آنا"۔

وہ اسے دور دھکیل کر مڑ گیا۔

اور تمھارا بچہ اسکو بھی ہمارے حوالے کر دو کہہ دو وہ بھی ہمارا ہے" فائق کے الفاظ پر دارہ کے قدم رک گئے۔

جاؤ یہاں سے" وہ بھڑک کر چیخا۔

جبکہ فائق زبردستی اسکے گلے لگ گیا۔

فائق" دارہ نے اسے دور جھٹکنا چاہا مگر وہ دونوں ایسے ہی تھے جب بات بڑھتی تھی تو یوں ہی کرتے تھے۔

بات سن یار۔۔۔۔۔۔۔یہاں سب بہت ڈر چکے ہیں تو نے کہانہ تجھ میں ظرف تھاتواسے سمیٹ لیتایہ وقت نہیں شکوے شکایتوں کاڈاکٹرز نے کہا ہے بچے کو بھی نقصان ہو گا۔

اوراس وقت اس مشکل میں منہ مت موڑ ٹھیک ہے تو کسی کے بارے میں مت سوچ مگراس بچے کے بارے میں سوچ جو تیرا ہے وہ سائیکوانسان ہے وہ چین سے نہیں بیٹھے گا۔میں میں یار میں ڈر رہاہوں اس سے کیاہونے والاہے کچھ درست نہیں لگ رہا۔

وہ واقعی بہت بے چین تھادارہ کو محسوس ہو گیا تھا۔ "

اسنے اسے دور کر دیا۔

جاؤفلحال یہاں سے "وہ خود ان معملات کو سمجھ نہیں پارہا تھاغصہ تھا غم تھا اور بے بسی یہ تھی کہ وہ دونوں اس طرح بندھ چکے تھے کہ وہ کسی طور کسی رشتے کو کاٹ کر نہیں پھینک سکتا تھااورانا کو تسکین دیتاتودل کی ٹکڑوں میں بٹ جاتا

کیونکہ وہ یہاں یہاں اسکے سینے میں بستی تھی۔سانسوں کے درمیان دھڑکتی تھی دھڑکنوں میں اسکا شور تھا۔

فائق چند لمحے اسے دیکھتا رہا جو سر پکڑے بیٹھا تھا۔

" میں انتظار کروں گا

اور میں کبھی نہیں آؤں گا اب یہاں سے دفع ہو جاو" وہ دھاڑا اور ایکدم چیزیں پھینکنے لگا۔

جبکہ فائق بے بسی سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔درحقیقت ترس کے قابل وہ بھی تھا۔

جس پر اچانک ہی اتنی ساری باتوں کا حملہ ہو چکا تھا اور فائق سے بہتر اسکی عادت کو کون جان سکتا تھا کہ۔نہ ہی اسے بلاوجہ کے سرپرائزیز پسند تھے اور نہ ہی پوشیدہ باتیں۔۔

نہ دھوکا۔

ہاں وہ اپنے رشتوں کو بچانا ان سے محبت کرنا جانتا تھا لیکن اپنی محبت سے دھوکا کھانا نہیں۔

اور شاید ایک مرد کے لیے یہ بات ہی ہضم کرنا مشکل ہوتی ہے کہ اسکی بیوی کسی قسم کی زیادتی کا شکار ہوئی تھی۔

چونکہ بہارے کا اس میں کوئی قصور نہیں تھا لیکن پھر دارہ مرد ہی تھا جو نہ آسمان سے اترا تھا اور نہ ہی کسی فلم کا ہیرو تھا۔

اسے لگا اسکا سر پھٹ جائے گا سوچوں نے اسکا دم ہی گھونٹ دیا تھا۔

ایک ایک لمہہ جو اسکے ساتھ گزارا آنکھوں کے آگے ایسے چل رہا تھا جیسے کوئی فلم چل رہی ہو اور جس جس لمہے میں اسنے اس سے وعدے لیے قسمیں لیں۔

اگر کسی ایک دن بھی وہ اسے ان سب چیزوں سے آشنائی دے دیتی تو کیا ہوتا

۔

وہ خود کو تھک ہار کر کھنگالنے لگا۔

وہ اتنا ظرف رکھتا ہے دل نے احتجاج کیا وہ بس ایک بچی تھی۔

دماغ نے بھی احتجاج کیا۔

وہ کوئی فرشتہ نہیں۔

دل وہ محبت ہے عشق ہے اسکا اسکے دن کا چین اور راتوں کی دیوانگی ہے۔

دماغ وہ دھوکے باز بھی ہے فریبی بھی ہے خود غرض بھی ہے جس نے اپنے بارے میں سوچا اسکے بارے میں نہیں سوچا

وہ تھک گیا تھک گیا سارا دن ہو گیا تھا وہ آفس میں تھا انھیں سوچوں نے اسکو بری طرح سر درد کا شکار کر دیا تھا۔

دماغ کچھ کہہ رہا تھا دل کچھ کہہ رہا تھا۔

ایک لمحہ کرتا اسکے پاس پہنچ جائے اور کہہ دے کسی بات سے فرق نہیں پڑتا حقیقت تو یہ ہے تمھارے بنا رہنا میری موت ہے۔

جبکہ اگلے لمحے اسکا دھوکہ سامنے اکر کھڑا ہو جاتا۔اور اسکو روک دیتا کہ آخر کب تک شجاع ہاؤس والوں کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہونا ہے تم نے دارہ سکندر آخر کب تک۔

تقریبا دس بجے وہ آفس سے نکلا اور آج خود ڈرائیو کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ اسکی گاڑیاں سنسان روڈ پر سے تیزی سے گزرتی چلیں گئیں۔

جبکہ سائیکل پر کوئی ہنستا ہوا تیزی سے اسکے پیچھے پیچھے تھا۔

لیکن اسطرح پوشیدہ کہ احساس بھی نہ ہوا کہ کون اسکے پیچھے ہے۔

وہ گھر لوٹا اور سیدھا کمرے میں چلا گیا۔

حالانکہ وہ بہت چوکس انسان تھا ہر چیز اور ہر جگہ اسکی توجہ ہوتی تھی لیکن اپنی زندگی کی سب سے بڑی مصیبت وہ آج اپنے ساتھ اپنے گھر تک خود لے آیا تھا۔

جبکہ وہ تھوڑی سی توجہ دیتا تو احساس ہو جاتا

لیکن جب مصیبت نے آپ تک پہنچنا ہو تو آپ کتنے ہی سمجھدار اور چالاک کیوں نہ بن جاؤ وہ اب تک پہنچ ضرور جاتی ہے اور دارہ کے ساتھ بھی فلحال یہ ہی ہوا تھا۔

دو آنکھوں نے سارے گھر کا معائنہ کیا تھا۔

نہ جانے کہاں سے چھپ کر وہ سارے گھر کو دیکھ سکا تھا۔

زبان پر ایک ہی لفظ تھا بہارے بہارے بہارے۔

جیسے اسکے علاؤہ نہ اسے کچھ کہنا آتا اور نہ بولنا آتا۔

وہ بنا آواز کے ہی ہنسنے لگا۔

اور اگر اس وقت کوئی اسے اس تنہائی میں دیکھ لیتا خوف سے کانپ اٹھتا۔

وہ بہارے بہارے کیے جا رہا تھا بنا آواز کے ہنستا جا رہا تھا۔

معاذ تھک سا گیا یہ سب دیکھ کر ہاں بہارے کو بہت پیار اور محبت سے پالا تھا

اسکی چیخیں کمرے تک سنائی دے رہیں تھیں

وریشہ پلیز دروازہ بند کر دو" وہ بے بسی سے بولا تھا۔

جب وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے تو وہ چھپ گئے تھے سارے ایک دوسرے سے ہی بچ رہے تھے وریشہ کی اپنی رو رو کر آنکھیں سوج چکیں تھیں

آپ لوگ کچھ کریں نہ وہ پاگل ہو رہی ہے دارہ بھائی کے پاس جانے کے لیے" وریشہ رونے لگی۔

جبکہ معاذ نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا۔

اور بلکل اچانک اسکی گود میں اپنا سر رکھ دیا۔۔۔۔۔۔۔

یہ بے بسی ہوتی ہے جب آپ کچھ نہ کر سکیں اور کچھ کرنا بھی چاہ رہے ہوں"

وہ آنکھیں بند کر گیا اسکی اپنی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں۔

"دارہ بھائی کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

وریشہ نے اسکے گھنے بالوں میں اپنی انگلیاں چلائیں شاید کچھ سکون اسے میسر آتا کیونکہ وہ سب ہی پریشان تھے

یہ فطری تھا یہ ہونا تھا۔" وہ آنکھیں بند کر گیا۔

آپ تھک گئے ہیں" وہ سوال کرنے لگی۔

ہمم" وہ بس اتنا ہی بول سکا۔

سرد بادوں" وہ فکر مندی سے بولی رات ہو چکی تھی مجال ہے کسی نے حلق سے نوالہ بھی اتارا ہو۔

ہمم" وہ پھر سے اتنا ہی بولا۔

کچھ کھا لیتے" وہ جھجھکتی ہوئی بولی۔

لیکن معاذ نے جواب نہیں دیا۔

اور۔وریشہ یوں ہی اسکے گھنے بالوں میں انگلیاں چلاتی رہی۔

وہ جاگ رہا تھا اسکی پلکوں کی جنبش بتا رہی تھی لیکن نہ اسنے آنکھیں کھولیں اور نہ کوئی بات کی جیسے وہ ماضی کی کئی یادوں میں ہو۔

وہ بے چین سی تھی اسکے لئے مگر اسنے درست کہا تھا یہ بے بسی ہی تو تھی جب آپ کچھ کرنا چاہ رہے ہو مگر ہو کچھ بھی نہ سکتا ہو۔

ارتاش بھی اپنے کمرے میں اگیا۔

لیکن جیسے ہی وہ کمرے میں آیا اسکے نمبر پر میسج آیا

یہ سعد کی لوکیشن تھی گھر میں کیا کچھ ہو رہا تھا اور وہ گھر پر نہیں تھا وہ اتنا لاپرواہ کبھی نہیں تھا یہ سب ہو کیا رہا تھا۔

ابھی وہ کمرے سے سعد کی لوکیشن پر پہنچنے کے لیے نکلتا ہی کہ اسے لاونج میں بلکل سہی سلامت وہ بیٹھا دیکھائی دیا۔

ارتاش اسے اوپر سے ہی دیکھنے لگا۔

ماتھے پر بل ڈالے۔

وہ رابعہ کے پاس بیٹھا تھا کہیں سے بھی کوئی کمی اسکے اطوار میں نہیں لگ رہی تھی۔

ویسا ہی لگ رہا تھا جیسا تھا بلکہ دن بدن پر سنلٹی میں گرومنگ ہوتی جا رہی تھی

۔

وہ پلٹ گیا۔

اور ایک مسیج ٹائیپ کر کے وہ واشروم میں چلا گیا۔

جب وہ باہر آیا تو سوہائے ٹاول لیے کھڑی تھی

گیٹ آؤٹ "ایکدم وہ بولا۔

" نکلو میرے کمرے سے

ارتاش "سوہائے کانپ سی گئی

آئی سیڈ گیٹ آؤٹ مس سوہائے فیضان میں چاہتا نہیں گھر میں مزید بدمزگی ہو پہلے ہی بہت ٹنشن کا ماحول ہے نکلو یہاں سے اور جس دن "ایکدم جھپٹ کر اسکا چہرہ جکڑا تھا اسنے

جس دن تمھیں یہ لگے تم میری ہو سو ہائے فیضان نہیں جس دن تمھیں یہ لگے تمھارا اپنا وجود اور اپنی مرضی ہے تائ جان کا نہ تم کھلونا ہو اور نہ ہی کٹپتلی اس دن میری طرف بڑھنا اس سے پہلے مجھے تمھاری جھوٹی محبتوں " کے دھلاسے نہیں چاہیے

وہ اسے دور جھٹک کر بولا اور شاید صبح سے کچھ نہ کھانے کی وجہ سے وہ چکرا کر ایکدم گیری۔

یہ شکر تھا بیڈ پر گیری تھی

واٹ دا ہیل" وہ چیخنا چاہتا تھا مگر۔چپ رہا۔اگر سب کو یہ بتاتا تو سب پریشان ہوتے

ہاں پہلی بار اسکی پرواہ نہیں کی جب خوشخبری اسکے دروازے پر کھڑی تھی۔

بہارے کے چیک اپ کے لیے ڈاکٹرز آئے تو سوہائے کا بھی چیک اپ ہوا اور ڈاکٹر نے ارتاش کو خوشخبری سنائی وہ خاموشی سے کھڑا دیکھتا رہا جبکہ اسکی ماں نے شکر ادا کیا تھا۔

اسے نصرت کے منہ سے نکلنے والا شکر کا کلمہ سنائی دیا اسے وہیں بیڈ پر چھوڑ کر وہ کمرے سے چلا گیا جبکہ نصرت سوہائے کے پاس بیٹھ گئ

اسے شرمندگی ہوئی اسنے سوہائے کو اس معاملے میں میں پریشانی دی تھی حالانکہ یہ نظام اللہ کے ہاتھ میں تھا۔

سوہائے کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں ارتاش اس خوشخبری پر بھی کوئی ری ایکشن نہیں دے کر گیا تھا وہ اداسی سے بیٹھی نصرت کو دیکھنے لگی۔۔

بیٹا مجھے معاف کر دینا میں نے تمھیں پریشان کیا۔" وہ شرمندگی سے بولی

جبکہ سوہائے نے نفی میں سر ہلایا

"چچی میں ارتاش کو کیسے مناؤ گی وہ مجھ سے خفا ہیں میں اب کیا کروں گی

مان جائے گا مان جائے گا بیٹا اولاد بڑی نعمت ہے اور یہ نعمت ضرور تمھاری
" زندگی میں شادابی لے آئے گی
لیکن "سوہائے مطمئین نہیں تھی نصرت اسے پیار کر کے وہاں سے چلی گئ
جبکہ سوہائے ارتاش کے بارے میں سوچ رہی تھی کیا واقعی یہ خوشی کی نوید
تھا بچہ۔

بہارے کو ہوش آیا تو خالی کمرے میں وہ اکیلی تھی۔
آنکھوں کے آگے ماضی اور حال چلنے لگا اسکے منہ سے عجیب آوازیں نکلنے
لگیں جو شاید تکلیف سے کسی بھی انسان کے منہ سے نکل سکتی تھیں۔
وہ بے چینی سی سر پٹختی رونے لگی اس وقت اسکے ارد گرد کوئ نہیں تھا جو
اسکی یہ تکلیف دیکھتا اور اگر شاید کوئ ہوتا تو دیکھ بھی نہ پاتا۔

دماغ اور دل میں خوف سے وحشت پھیلنے لگی اسکا وجود کانپ رہا تھا وہ چاہ کر بھی ماضی کی یادوں کو خود سے جدا نہیں کر پائی تھی جبکہ حال۔۔۔حال اسکا رہا ہی کب تھا اسنے پھوٹ پھوٹ کر روتے زور سے مٹھیوں میں بیڈ شیٹ جکڑ لی۔

اور ایکدم اٹھ کر بیٹھ گئی۔

اگر وہ اپنی حالت دیکھ لیتی تو شاید خود کو بھی پہچان نہ پاتی صرف دو دن دو دن میں وہ کیا سے کیا ہو گئی تھی آنکھوں کے نیچے گھیرے ہلکے جبکہ رو رو کر سرخ اور سوجی ہوئی آنکھیں بلکل زرد چہرہ اور بکھرہ حلیہ۔۔۔

وہ پہچان میں نہیں ارہی تھی اچانک وہ اٹھی اور جلدی سے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی وہ اباجی کے کمرے میں تھی بنا کچھ سوچے سمجھے اور کسی کیطرف دیکھے یہ بولے وہ جلدی سے باہر بھاگنے لگی

بہارے "عینی نے ہی سب سے پہلے اسے دیکھا اور پکارہ۔

جبکہ بہارے بھاگ رہی تھی اور عینی کی آوازوں سے وہ اور بھی گھبرا کر تیزی سے بھاگتی جا رہی تھی جیسے سب سے دور بس اسی کے پاس چلی جانا چاہتی ہو عینی کی آواز کے پیچھے وریشہ بھی بھاگتی ہوئی نکلی جبکہ بہارے بنا جوتے کے ہر چیز سے بے پرواہ مین گیٹ کی جانب دوڑتی چلی گئی۔

اس سے پہلے وہ دروازے سے باہر نکلتی عینی نے اسے پکڑ لیا

چھوڑ دو مجھے جانے دو مجھے مجھے جانے دو مجھے یہاں نہیں رہنا میں یہاں کیوں رہو مجھے میرے گھر جانا ہے مجھے دارہ کے پاس جانا ہے مجھے جانے دو پلیز جانے دو مجھے" وہ عینی کے ہاتھوں سے نکلتی جا رہی تھی عینی کو لگا اسکا دل مٹھیوں میں جکڑ گیا ہو وہ بہارے کی کیفیت دیکھ کر اسے سینے سے لگائے خود بھی رونے لگی یہ ہی حال وریشہ کا بھی تھا جس نے بہارے کو آگے سے پکڑا ہوا تھا۔

دارہ" وہ چیخنے لگی

وریشہ نے عینی کیطرف۔۔۔

جانے دو عینی بہارے کو" وریشہ نے آنسو صاف کرتے ہمت پکڑتے کہا

" کیسی باتیں کر رہی ہو اسکی دماغی کیفیت دیکھو

عینی روتے ہوئے بولی جبکہ باقی سب کے آنے سے پہلے وریشہ چاہتی تھی وہ چلی جائے اگر گھر کے بڑے اجاتے تو اسے روک لیتے ابا جی نہ جانے کس مولوی سے ملنے سعد کے ساتھ گئے تھے جبکہ باقی سب آفس گئے ہوئے تھے

۔

اور گھر کی بڑی خواتین آرام کی غرض سے کمروں میں تھی۔

سوہائے بھی آرام کر رہی تھی اسکی خوشخبری کی خبر بھی سب کو پتہ چل گئ تھی مگر کوئ کیسے خوش ہوتا غم جو اتنا بڑا کھڑا تھا سامنے لیکن سوہائے کی جانب سے تسلی بھی ہو گئ تھی تبھی اب تک کوئ نہیں آیا تھا۔

اسی دماغی کیفیت کو جب دارہ بھائی دیکھیں گے تو فیصلے کو یوں لٹکائیں گے نہیں وہ جلد کچھ سوچ لیں گے مجھ سے دیکھا نہیں جا رہا بہارے کو اسطرح"

وریشہ نے انسو صاف کیے عینی کو بھی یہ بات مناسب لگی حالانکہ وہ دونوں یہ سب اپنے دماغ سے کر رہی تھی۔۔۔

عینی مجھے جانے دو" بہارے نے اپنی سوجی ہوئی آنکھوں سے عینی کو دیکھا اور اپنے بازؤں آزاد کرانا چاہے۔

جبکہ عینی نے اسکے ہاتھ چھوڑ دیے وریشہ اسکے سامنے سے ہٹ گئی۔۔۔

بہارے نے آگے کچھ نہیں سوچا وہ۔۔دوڑتی ہوئی وہاں سے نکلی لیکن عینی نے گارڈ کو اسکے پیچھے بھیج دیا تاکہ وہ دیوانی یوں ہی بھاگتی ہی نہ رہے۔

وہ دونوں اندر آگئی جبکہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہیں تھیں کسی بڑے کو پتہ چلتا تو ان دونوں پر سخت بھرم ہوتا کہیں بہارے کو نکال کر ان لوگوں نے غلطی تو نہیں کر دی تھی کیونکہ اسکی زندگی خطرے میں تھی وہ دونوں دعا گو تھی کہ بہارے دارہ تک پہنچ جائے وہ دونوں خود بھی کانپ رہی تھیں خوف سے

ڈرائیور نے زبردستی اسے بیٹھالیا تھاوہ بے چینی سے بیٹھی تھی لیکن جیسے ہی اپنا گھر دیکھا تو وہ جلدی سے باہر نکل کر بھاگی لیکن کسی نے غور سے اسے دیکھا تھااور مسکرا اٹھا۔

جبکہ بے آواز ہنسنے کے ساتھ وہ تالیاں بجانے لگا تھا جبکہ بہارے ہر چیز سے انجان گھر کے اندر داخل ہوئی اور ننگے پاؤں وہ دوڑتی ہوئی اندر آئی تو سانس پھول رہے تھے یہ گھر اسکا تھا اسنے کہا تھا یہ گھر اسکا ہے امی نے بھی کہا تھا یہ گھر اسکا ہے تو اسے چھوڑ کر وہ سب یہاں کیوں اگئے تھے۔

وہ آنسو صاف کرتی اندر داخل ہوتی کہ امی اور نشرہ سامنے اسکے کمرے سے نکلتی ہوئی ارہیں تھیں دونوں کی نظر بہارے پر گئی تھی اور جیسے ہی گئی حقیقتاً وہ دونوں ایک دم اسکی جانب بڑھیں تھیں کیونکہ وہ بہارے نہیں لگ رہی تھی بہارے باہر کھڑی ہی ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

امی "اسکے لب پھڑ پھڑائے۔

امی سنبھل سی گئیں۔۔۔۔۔۔۔

کیوں آئی ہو یہاں" وہ آہستگی سے بولیں جیسے بیٹے کی وجہ سے تھک سی گئیں ہوں۔

"امی پلیز مجھے اندر

وہیں رک جاؤ بہارے" یہ نشرہ تھی امی نے حیرانگی سے نشرہ کی جانب دیکھا۔ تمھارے لیے سب کچھ کیا ہے میرے بھائی نے اور تم نے اسے بہت بڑا دھوکا دیا ہے اب ان سب چیزوں کا کوئی فائدہ نہیں ہمیشہ ہم لوگوں کو تم لوگوں نے ڈی گریڈ کیا ہے میں۔۔میں شہروز کے ساتھ دن رات رہی لیکن نہیں کسی ایک دن بھی انھوں نے زحمت نہیں کی کہ مجھے بتادیں کہ کیا معملہ ہے بلال کی بات پر میں پوچھتی رہی ان سے انھوں نے مجھے نہیں بتایا اب تم دوبارہ میرے بھائی کی زندگی میں آنے کی کوشش مت کرو جاؤ یہاں سے" نشرہ غصے سے بولی جبکہ لہجہ بھی بھیگ گیا تھا۔

بھابھی" بہارے نے دیوار تھام لی۔

م۔۔۔میرا گھر ہے یہ تو میں میں کہاں جاؤ گی" وہ بے بسی سے لب کاٹنے لگی بے حد کنفیوز سی کھڑی وہ بہارے بلکل نہیں لگ رہی تھی مجھے الگ مت کریں دارہ سے۔۔دارہ کو بولا دیں میں۔۔۔میں ان کے بنا کیسے رہو گی میں کیسے جیو گی۔"

جاؤ یہاں سے بہارے چلی جاؤ بہت مشکلوں سے وہ سویا ہے اور ایک بار پھر تمھاری وجہ سے وہ جاگتا رہے گا سیگریٹ پیے گا چاہتی کیا ہو تمھاری وجہ سے میں اپنا بھائی اور میری ماں اپنا بیٹا کھو دے" نشرہ جیسے زہنی توازن میں نہیں لگی تھی ایکدم چیخی۔۔

میرا بھی تو سہارا ہیں۔۔آپ ایسا نہیں کر سکتی میرے سات

دارہ دارہ۔۔۔

وہ اندر آنے لگی "

جاؤ یہاں سے چلی جاؤ" نشرہ نے اسے دور دھکیلا جبکہ امی نے نشرہ کو روکنا چاہا صفدر بھی بھیگی نظروں سے سارا منظر دیکھ رہا تھا صنم گھر پر نہیں تھی۔

"نشرہ طبعیت خراب ہو جائے گی تمھاری بھی اسکی بھی

یہ آپکی بہو نہیں رہی اب اسکی پرواہ نہ کریں معلوم نہیں اور کیا کیا چھپائے

بیٹھی ہے۔" وہ غصے سے بولی۔

بہارے روتے ہوئے نیچے بیٹھتی چلی گئ۔

بھابھی ایسا مت کریں آپ تو ایسی نہیں ہیں آپکا دل تو بہت نرم ہے مجھ پر رحم

کھائیں دارہ" وہ سسک اٹھی۔

اور دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا وہ باہر نکلا۔

اسکے کان میں بس یہ ہی آوازار ہی تھی وہ بے چینی محسوس کر رہا تھا اور جیسے

ہوش آیا تو دروازہ کھولتا وہ باہر نکل آیا تھا سامنے ہی وہ ٹھنڈے فرش پر بے

حال نشرہ اور امی کے قدموں میں بیٹھی تھی۔

بس اسنے کچھ نہیں دیکھا ایک لفظ بھی دوسرا اسکے دل و دماغ میں نہیں آیا لمبے

لمبے ڈگ بھرتا وہ اسکے قریب پہنچا اور امی اور نشرہ کو ایکطرف کر کے وہ اسکے

کانپتے سسکتے تھر تھراتے وجود کو اپنے بازوؤں کے مظبوط حصار میں بھر چکا تھا

ایک لمحے کے لیے جیسے چار و جانب سکوت چھا گیا

بہارے کی چیخیں نکل گئیں اسے اتنی سختی سے جکڑ لیا کہ اگر وہ جدا ہو گیا تو کیا ہو جائے گا وہ چلا رہی تھی دارہ سرخ چہرے سے اسی ٹھنڈے فرش پر بیٹھا اسے خود میں سمیٹ چکا تھا اتنی سختی تھی اسکے مظبوط بازوں میں کہ کبھی نہیں چھوڑے گا اسے وہ بے اوسان رو رہی تھی۔

دارہ۔۔۔۔م۔۔۔مجھے م۔۔۔معاف۔۔معاف کر دیں" وہ اسکی شرٹ مٹھیوں میں جکڑے اپنے کانپتے ہاتھ بنا کسی قصور کے بھی جوڑ چکی تھی کیا قصور تھا اسکا اسنے کیا ہی کیا تھا۔

دارہ نے اسکے کانپتے ہاتھ تھام لیے۔

ششش" وہ اسکا چہرہ ایسے دیکھ رہا تھا جیسے پیاسے کو کنواں مل گیا ہو اور ساری پیاس جھج گئی ہو۔

اسکی پیشانی پر سب کے سامنے بوسہ دیتے اسنے وہاں کھڑے لوگوں پر واضح کیا تھا وہ اسکی ہے اسکی خوشی اسکا چین اسکی دیوانگی اسنے سب سے چھپالیا خود میں سختی سے چھپالیا۔

اٹھو"۔

کچھ دیر بعد وہ بولا بہارے نے کچھ کھایا نہیں ہوا تھا۔

دو دن میں کوئی دس بار بے ہوش ہو چکی تھی اور اب بھی سکت نہ ہونے کی وجہ سے وہ اسکے بازوں میں ہی جھول گئی۔

دارہ نے ایک لمبا سانس کھینچا تھا۔

اگر اسنے دل کی مان ہی لی تھی تو دماغ کو بھی زبردستی دل کی راہ پر لانا ہی تھا بازوں میں اسے ٹھنڈے فرش سے اٹھا کر بھرتے وہ اسے بنا کچھ کہے کسی سے بھی اپنے کمرے میں لے گیا۔

امی نے آنسو صاف کیے۔

امی "نشرہ حیرانگی سے بولی

میرے بیٹے نے جو بھی فیصلہ کیا ہے میں اسکے ساتھ ہوں نشرہ جو بھی فیصلہ کیا ہے بس۔۔۔اگر بہارے دارہ کی خوشی اسکی پہلی ترجیح ہے تو ہم دونوں کے لیے بھی ہونی چاہیے "امی نے نشرہ کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

لیکن دھوکا کیا ہے ہمارے ساتھ "وہ نفی کرنے لگی۔

نشرہ آپی آپ ایسے مت کہیں بھابھی کے بنا دارہ بھیا نہیں رہ پائیں گے "صفدر بولا۔

تو نشرہ امی اور صفدر کیطرف دیکھنے لگی۔

ٹھیک ہے "وہ کہہ کر کمرے میں چلی گئ۔

جبکہ امی نے بھی ان دونوں کو وقت دینے کا سوچتی وہ خود بھی چلی گئیں کمرے میں۔۔۔

دارہ نے اسکے بے ہوش وجود کو بیڈ پر لٹایا اور موبائل نکال کر گارڈ کو کال کی جیسے فور اڈاکٹر کو بلانے کا اسنے آرڈر دیا تھا موبائل ایک طرف پھینک کر اسکے حلیے پر ایک نگاہ ڈالی۔

یہ دو دن تھے جو اسنے اسکے بنا گزارے تھے۔

اسکے پاؤں دیکھے جو گرد سے بھرے ہوئے تھے اسنے اپنے ہاتھوں سے اسکے پاؤں کی گرد صاف کی اور بے ساختہ ہی اسکے دونوں پاؤں تھام لیے مدہوشی میں بھی وہ کانپ رہی تھی۔

سرخ ہوتی نظروں سے وہ تب تک اسے بیٹھا دیکھتا رہا جب تک ڈاکٹرز نہیں ا گئے۔۔۔کوئی ایک ڈاکٹر ہوتا تو بیاں کیا جاتا پورے ڈاکٹرز کی ٹیم تھی نرسیز تھی۔

وہ دور ہٹ گیا اسکو ڈرپس لگیں تھیں

سر انکا ڈپریشن سے نکلنا ضروری ہے بچہ آپکا خطرے میں ہے "ڈاکٹر نے کہا تو دارہ نے ڈاکٹر کی جانب دیکھا۔

جی یہ ہی سچ ہے "ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا اور دارہ نے سر ہلا دیا اسکے دونوں ہاتھوں پر ڈرپس لگیں تھیں نرس نے اس کی جانب دیکھا

سر ہم میم کو فریش کر دیں "وہ سوال کرنے لگی۔

نہیں رہنے دیں میں خود کرلوں گا"نہ جانے عجیب پوزیسیونیس کا شکار ساوہ اس بات پر محسوس کرنے لگا تھا خود کو۔

نرس نے سر ہلایا۔

پھر بھی اسکے پاؤں پر لگنے والے زخموں کو روئی اور ڈیٹول سے صاف کر کے اسنے پٹی کر دی۔

دارہ ان سب کی گھنٹے بھر کی ٹریٹمنٹ کمرے میں ایک طرف کھڑا دیکھتا رہا اور جب وہ سب فری ہو گئے تو چلے گئے۔

وہ بہارے کے پاس اگیا۔

اسکی پیشانی پر سے بال ہٹائے بال بھی الجھے بکھرے سے تھے۔

ابھی وہ اسکی جانب دیکھ ہی رہا تھا کہ امی کمرے کا دروازہ بجا کر کمرے میں ا گئیں۔

دارہ نے انکی جانب ایک نگاہ دیکھا اور نگاہ پھیر لی۔

دارہ"امی حیرانگی سے اسکیطرف دیکھنے لگی۔

وہ آپکے پوتے یہ پوتی کی ماں بھی تھی امی جس کو آپ نے اور آپی نے گھر میں داخل نہیں ہونے دیا" وہ شکوے بھرے لہجے میں بولا امی ایکدم خاموش ہو گئیں

میں نے کبھی اپنی ماں کو کسی کے آگے جھکنے دیا ہے" وہ انکی جانب دیکھ کر پوچھنے لگا۔

آپی کے اتنے مسائل کے باوجود کبھی آپی کو شہروز بھائی کے سامنے جھکنے نہیں دیا خود انکے آگے جھک گیا کیونکہ عورت کی عزت میری نظر میں کیا ہے آپ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا" وہ سرد لہجے میں بولا۔

پھر آپ نے میری بیوی کو گھر میں داخل نہیں ہونے دیا" وہ بولا

تم۔۔ تمھاری وجہ سے تم پریشان تھے بہارے کو دیکھ کر مزید پریشان ہو جاتے۔

نشرہ نہیں چاہتی تھی کہ تمھیں مزید تکلیف پہنچے بیٹے ہم لوگوں سے بدگمان نہ ہو" امی نے اسکا چہرہ تھاما

میری ایک بات آپی تک اور آپی کے سسرال سمیت ایک ایک فرد تک پہنچا دیں۔

میری بیوی کے ساتھ اچھا یہ برا کرنے کا حق صرف مجھے دارہ سکندر کو ہے اسکے علاؤہ کسی کو نہیں اور میں برداشت بھی کسی کا نہیں کروں گا۔

آپی کو یاد دلادیں کہ انکے شوہر نے مجھے ذلیل وخوار کر کے رکھا ہوا تھا میں نے تب بھی اف کا لفظ نہیں اٹھایا لیکن بہارے کے ساتھ کوئی بھی ایسا رویہ رکھے گا میں برداشت نہیں کروں گا" وہ بولا۔

ٹھیک ہے میں کہہ دوں گی تم خفامت ہو تم جانتے ہو نہ مجھے تم کتنے عزیز ہو اور جس سے تم محبت کرتے ہو دارہ تمھاری ماں کو اس سے محبت خود بخود ہو جاتی ہے اگر تم کہو گے تو میں بہارے سے اپنے رویے کی معافی مانگ لوں گی"

اسنے غصے سے ماں کیطرف دیکھا۔

آپ سب مل کر مجھے پاگل کر دیں" وہ چیڑ گیا۔

امی ہنس پڑیں۔

مجھے بھی میری بہو عزیز ہے لیکن اس دن اس دن نہ جانے مجھے کیا ہو گیا تھا"

وہ اسکا چہرہ تھامے بول رہیں تھیں

دارہ نے انکے ہاتھ تھام لیے۔

میں نے ٹھیک فیصلہ کیا ہے نہ" وہ انکی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

جبکہ امی نے اٹھ کر اسکی پیشانی چوم لی۔

مجھے فخر ہے اپنے بیٹے پر" وہ بولیں تھیں۔۔

بہت زیادہ" وہ پھر سے بولیں۔

تم بھی ریسٹ کر لو اب جب اٹھو گے تو اچھا سا کھانا سب اکٹھے کھائیں گے" وہ اسے پیار کرتی بولیں جبکہ دارہ نے سر ہلا دیا۔

امی نے اسکا چہرہ تھام کر اپنی جانب موڑا۔

ناراض ہے میرا بیٹا اپنی ماں سے" وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

آپ سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا مجھے لگتا ہے میرے بس اور اختیار میں کچھ نہیں ہے میں کیا کروں کہاں جاؤ۔۔۔میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں ارہا۔"

وہ بچوں کیطرح انکے سینے سے لگ گیا۔

امی کی انکھیں بھیگ گئیں۔

ہاں محبت ہی توڑتی ہے ایک مظبوط توانہ مرد کو محبت توڑ دیتی وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتی رہیں۔

تمھیں پتہ ہے دارہ یہ اللہ کی آزمائش ہے ہماری طرف۔

تمھیں اپنی بیوی کو نہیں اس معصوم دس سالہ بچی کو انصاف دلانا ہے جو تب اس زیادتی کا شکار ہوئی جب اسے اپنی بھی ہوش نہیں تھی دنیا میں کتنی بچیاں ایسے وحشیوں درندوں کے ہاتھ چڑھ جاتیں ہیں جو ان نازک پھول جیسی بچیوں کا بچپن جوانی پوری زندگی مسک کر دیتی ہے وہ ساری زندگی قصور نہ ہونے کے باوجود اپنے منہ چھپائے چھپائے پھرتی ہیں سمجھنے کی بات ہے بہارے بھی تو چھپاتی چھپاتی پھیر رہی تھی کہیں تمھیں پتہ نہ لگ جائے۔۔

کیا قصور ہوتا ہے ان معصوم بچیوں کا جنھیں ہمارا معاشرہ ہی پھر قبول نہیں کرتا۔۔۔۔

تم نے جو آج فیصلہ کیا ہے میرا دل بے حد خوش ہے اس فیصلے پر بے حد کیونکہ تم انصاف دلاؤ گے تم دلاؤ گے۔

اور یہ ایک بچی کی بات نہیں ان ہزاروں اور لاکھوں بچیوں کو مڑ کر دیکھنا جو شاید مر چکیں ہیں جو شاید زندہ ہیں جن کے عضو کاٹ کر پھینک دیے گئے یہ درندے یہ وحشی اپنے انجام کو پہنچیں گے۔

وہ بولتی جا رہیں تھیں۔

کبھی مت گھبرانا کبھی بھی مت گھبرانا اسکے پاؤں کی دھول تمھاری محبت کی نشانی ہے دیوانگی کی نشانی ہے "امی نے اسکی توجہ اسکے پاؤں پر کرائی جہاں چھوٹے چھوٹے پلاسٹر لگے ہوئے تھے۔

اب تم زیادہ نہ سوچو آرام کرو" وہ بولیں اور اٹھ گئیں اور اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے باہر چلی گئیں۔

انکے الفاظ انکی باتیں دارہ کے کانوں میں گونج رہیں تھیں مڑ کر ایک نظر بہارے کو دیکھا اور گھیرہ سانس بھرا تھا۔

دو دن کی بے سکونی ختم ہو گئی تھی اب کوئی بے سکونی محسوس نہیں ہو رہی تھی کوئی بے چینی نہیں تھی اور اسے یقین تھا وہ اپنے دماغ کو بھی اپنے دل کی باتوں پر قائل کر لے گا۔

وہ اسکے ساتھ لیٹ گیا۔

اسکا چہرہ اپنی جانب موڑ لیا۔

اور اسکے کانپتے وجود کو خود میں بھینچے وہ آنکھیں بند کر گیا لیکن جیسے ہی آنکھیں بند کی آنکھوں کے آگے وہ جوکر آگیا وہ جیسے غور کرنے لگا تھا اپنے خیالی عکس پر۔

بہت غور سے وہ اپنے خیال میں اس جوکر کو دیکھ رہا تھا جبکہ وہ جوکر بھی اسکے خیال میں دارہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

آنے والا کل کیا تباہی لانے والا تھا دارہ خود بھی انجان تھا

اسکی زندگی کہاں سے کہاں پہنچ جانے والی تھی وہ نہیں جانتا تھا

وریشہ اور عینی کی اس بہادری پر سب حیران تھے۔۔۔۔

جبکہ سمجھ نہیں پا رہے تھے ان دونوں پر غصہ کریں یہ شاباشی دیں وہ ان حالات سے بھی تو آشنا نہیں تھے کہ اس گھر میں بہارے کے ساتھ کیا ہوا ہو گا کسی کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی شجاع ہاؤس کا ایک ایک فرد اس وقت حال میں موجود تھا۔

میں جا رہا ہوں دارہ کے گھر ایسے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھا جائے گا۔"

فائق اپنی جگہ سے اٹھا۔

مجھے بھی یہ ہی ٹھیک لگتا ہے چلو ہم دونوں چلتے ہیں "ارتاش بھی اٹھا۔

لیکن مجھے لگتا ہے ہم سب کو چلنا چاہیے وہاں بات چیت ہو گی ان لوگوں کے دل صاف ہو گے تو نشرہ بھابھی بھی گھر لوٹ آئیں گی اسطرح چھپنے سے کوئ فائدہ نہیں" معاذ نے بھی کہا۔

اور ویسے بھی ابا جی جب تک بہارے کو نہیں دیکھ لیں گے وہ ایسے ہی بد سکون رہیں گے "سعد بولا تو گھر والوں نے گھر کے معملات میں بہت عرصے بعد اسکا انٹر فئیر دیکھا تھا۔

پریشانی اور حالات ایسے تھے کہ اسپر توجہ نہیں دی جا رہی تھی سب اس رائے پر متفق ہو گئے کہ سب دارہ کے پاس جائیں گے بہارے کا حال چال بھی معلوم ہو جائے گا اور دارہ کا دل بھی صاف کر دیں گے۔

وہ سب اپنی اپنی گاڑیوں میں اکٹھے ہو کر دارہ کے گھر کی جانب بڑھ گئے

قسمت سے آج سنڈے تھا حالانکہ امی نے رات کھانے کا انتظام کر لیا تھا لیکن وہ دونوں شاید چین کی گہری نیند سو رہے تھے دونوں میں سے جب کوئ نہیں اٹھا تو انھوں نے ڈسٹرب نہیں کیا صبح ناشتے کے بعد نشرہ امی صنم اور صفدر چائے پینے میں مصروف تھے۔۔

حالانکہ لاونج میں چار لوگ موجود تھے مگر کوئ کسی سے مخاطب نہیں تھا۔

دارہ تم سے خفا ہے اپنے بھائ کو منا لینا اور کوشش کرنا بہارے کے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک رکھو" امی نے کہا تو نشرہ نے ماں کی جانب دیکھا۔

آپ لوگ آگے آنے والے حالات کیوں نہیں دیکھ رہے" نشرہ نے کہا۔

نشرہ ہوش کے ناخن لو اور وہ بات کرو کہ لگے تم میری بیٹی ہو شہروز کی بیوی نہیں" امی ذرا غصے سے بولیں۔

جسم کا ایک حصہ درد دینے لگے تو اسکا درد ختم کیا جاتا ہے اسے کاٹ کے پھینک نہیں دیا جاتا اور بیوی ہے بہارے اسکی۔"

تو طلاق کی بات بھی آپ نے ہی کی تھی" نشرہ نے ماں کیطرف دیکھا۔

" صرف اپنے بیٹے کی وجہ سے کہیں وہ یہ سب نہ سوچ رہا ہو

یعنی اگر اسکا طلاق دینے کا فیصلہ ہوتا تو آپ اسے تب بھی سپورٹ کرتیں۔۔

اول تو مجھے یقین تھا وہ ایسا کوئی قدم نہیں اٹھائے گا دوسرا ہاں اگر وہ طلاق دیتا تب بھی میں اسے ہی سپورٹ کرتی اپنی اولاد سے بڑھ کر کوئی شے عزیز نہیں مجھے اگر تم بھی شہروز کی باری خلع کا سوچتی تو میں تمھیں بھی سپورٹ کرتی اور سب سے اہم بات جو بھی تم نے فیصلہ کیا کیا میں نے اسکی حمایت نہیں کی؟؟؟ بیٹے کو روند دیا اسیسٹینٹ کمشنر ہے میرا بیٹا۔

ذرا جو میں نے اسکے رتبے اسکے سٹیٹس کو دیکھا ہو اور حقیقت تو یہ ہے اسنے بھی کبھی اپنا سٹیٹس نہیں دیکھا کسی چیز کو ہم دونوں کے آگے اہمیت نہیں دی

۔

میں اس بات کے حق میں نہیں ہوں تم کوئی بھی اختلاف کرو اور تم مجھے کوئی اختلاف کرتی نظر بھی مت آنا۔

پہلے اپنے بھائی کو مناؤاور کل کے برتے رویے کی بہارے سے بھی معافی مانگ لینا"امی نے ذرا سختی سے کہا جبکہ نشرہ چپ ہو گئی شاید وہ ٹھیک کہہ رہی تھیں وہ اپنے بھائی کو کیوں نہیں دیکھ رہی وہ ہر جگہ خود غرض ہو جاتی تھی کیا دارہ نے کبھی اف بھی کیا اسکے آگے آج جب اسکے بھائی کو ضرورت پڑی تو وہ کیا کچھ کرنے لگی۔۔۔

نہیں وہ ایسی نہیں ہو سکتی نہ ہی اسکا مزاج ایسا تھا اچانک کل کی بہارے کی بات اسکے کانوں میں گونجی وہ بڑی شرمندہ سی ہوئی۔

آپکا دل بہت نرم ہے۔

یہ الفاظ بے ساختہ ہی اسے یاد آگئے اور شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔۔کچھ نہیں ہوتا دارہ بہت مختلف ہے نشرہ آپی اور بہت آئیڈیل بھی" وہ بولی تو نشرہ نے سر ہلا دیا۔

صفدر خاموش ہی بیٹھا تھا۔۔

کہ اچانک باہر گاڑیوں کے روکنے کی آواز پر وہ چاروں چونک کر اٹھے شجاع ہاؤس آئے تھے۔

بس ایسا لگا جیسے اسے کسی نے اٹھا کر بیٹھا دیا ہو وہ حیرانگی سے سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی اور ایکدم مڑ کر دیکھا۔۔۔اسکا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں تھا اور جس کے ہاتھ میں تھا وہ اسکا من پسند شخص تھا۔

اسکی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

اتنا سب ہونے کے بعد بھی اسنے اسے تھام لیا اسنے اسے دھکیلا نہیں دھتکارہ نہیں اسے سمیٹ لیا۔

وہ جلدی سے اسکا ہاتھ اٹھا کر اسکے بازو پر سر رکھ کر اسکے ساتھ لیٹ گئی بہت قریب۔۔۔۔

دارہ کو کچی پکی ہوتی نیند میں یہ احساس ہوا تھا کہ وہ اسکے سینے سے لگ چکی ہے اسنے دونوں بازوں کی مظبوط گرفت میں اسے سمیٹ لیا۔

بہارے کو کسی چیز کی چبھن کا احساس ہوا اسنے اپنی گردن نکال کر اپنا بازو دیکھا تو ڈریپ لگی ہوئی تھی وہ بے زار سی ہو گئی ہر تھوڑی دیر بعد اسے ڈریپ لگوا دیتے ہیں اسنے دوسرے ہاتھ سے وہ سوئیں کھینچ کر نکال دی۔

درد کا احساس بلکل نہیں ہوا تھا۔

دارہ نے آنکھیں کھول کر اسکیطرف دیکھا تو بہارے اسے وہ سوئی دیکھانے لگی۔ وہ ایکدم اٹھ کر بیٹھ گیا۔

یار پاگل ہو تم "جلدی سے اسکا ہاتھ تھاما جہاں سے خون نکل رہا تھا۔

ہاں بہت زیادہ آپ کے لیے "وہ بولی اسے ایسے دیکھ رہی تھی گویا پلکیں جھپکنے پر اگر یہ خواب ہے تو ٹوٹ نہ جائے۔۔۔۔

دارہ نے کوئی جواب نہیں دیا دوسری طرف سے فرسٹ ایڈ بکس نکال کر اسکے ہاتھ پر ایک چھوٹا سا ٹیڈی بئیر والی فرسٹ ایڈ لگا دی۔۔۔۔

دارہ"اسکی خاموشی سے بہارے بے چین ہوئ۔

ہمم"وہ اسکے ہاتھ کو انگوٹھے کی مدد سے نرمی سے سہلاتا اسکی جانب دیکھنے لگا۔

میں میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا"اسنے ایک ہچکی بھری۔۔میں

۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں میرے بس میں کچھ بھی نہیں تھا۔

مجھے وہ تکلیف وہ اذیت بھولتی ہی نہیں تھی مجھ مجھ میں اپنے گناہ کے اعتراف لی ہمت نہیں تھی پہلے پہلے سب جانتے تھے محبت کا علم نہیں تھا اور جب محبت ہونے لگی"اسنے ہمیشہ کیطرح اسکی بریڈز پر اپنی نرم انگلیوں کو خمار چھوڑنا شروع کر دیا۔

پھر مم۔۔۔مجھے ڈر اور بھی زیادہ بڑھ کر لگنے لگا۔

میں بہت ڈرنے لگ گی اُس خیال سے کہ کبھی آپ جان جائیں۔

میں میں آپکے قابل نہیں آپ یہ جان جائیں میں بہت ڈر گی اُس وجہ سے کہ آپکا کتنا دل ٹوٹ جائے گا میرے میرے وجود سے گھن کھائیں گے آپ

۔۔۔

میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی اور دیکھیں کیسے وہ میری۔۔اسنے۔۔۔اسنے میری آنکھوں کے سامنے میرے اں باپ کو مار دیا۔۔ تھا" وہ ہچکیاں بھر رہی تھی سسکیاں لے رہی تھی۔

اسنے انھیں بس ایک ایک منٹ میں مار دیا۔

میں مجھے۔۔۔مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا مجھے اذیت دی۔

اور۔۔۔اور پتہ ہے۔۔وہ میرے گلے پر چھری پھیرنے لگا تھا مجھے یاد ہے اسنے چھری چلانی چاہی اور ایکدم چھری میرے چہرے پر پھیر کر کہنے لگا تم بڑی ہو کر اور حسین ہو جاؤ گی وہ۔۔وہ دوبارہ اگیا ہے میرے پاس۔۔۔

وہ وہ مجھے دوبارہ لے جائے گا مجھے۔۔۔میں کیا کروں گی میں کیسے بچوں گی"

بے اوسان سی ہوتی وہ پھر سے دیوانی سی ہوتی جا رہی تھی دارہ خاموشی سے بیٹھا اسے دیکھنے لگا اور جب اسنے اپنے بال نوچ لیے تو آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھام لیا اس وقت اسکے دماغ میں بہت کچھ تھا ایک جنگ

تھی جو وہ لڑنا چاہتا تھا شاید بہارے سے شاید سب سے اور سوال ایک ہی تھا

کہ اسے نہ آشنا رکھ کر فائدہ کیا ملا؟

اب جو نقصان کا خوف سب کھا رہے ہیں اور یہ تصور کر رہیں ہیں کہ دارہ سب سنبھال لے گا کوئی پوچھے دارہ کیسے سنبھالے گا سب کوئی فرشتہ تھا دارہ جو دو منٹ میں سب ٹھیک کر دیتا۔

لیکن وہ ایک لفظ نہیں بولا۔

وہ اسکے زخمی ہوتے ہاتھوں سے ہی مرہم مانگ رہی تھی اور محبت کا تقاضا شکوے شکایت ہو سکتا تھا عشق کا نہیں۔

عشق خود زخمی ہو سکتا تھا لیکن اپنے محبوب کو زخمی دیکھ نہیں سکتا تھا۔

دارہ نے اسکے بکھرے بال اسکے چہرے سے دور کیے اور بڑی چاہت سے اسکی پیشانی پر پیار کیا اس سے پہلے وہ کچھ بولتا۔

کہ بہارے کسی خیال کے تحت ایکدم اس سے دور ہوئی۔

اگر اگر آپ مجھے قبول نہیں کر سکتے تو کچھ نہیں ہوتا دارہ میں خود غرض ہوں کر آپکو مصیبت میں نہیں ڈالوں گی آپ آپ مجھے مت چھوڑیں گا میں آپکے نام کے ساتھ ساری زندگی گزار لوں گی۔۔آپ پھر صنم سے شادی کر لیجیے گا "وہ بڑی معصومیت سے گیلی پلکیں جھپکائیں جھپکاتی بولی تھی جبکہ دارہ سر تھام گیا۔

وہ کچھ بھی کر لیتا یہ صنم نامی بند نہ ہوتا۔

ٹھیک ہے میں ایسا ہی کروں گا فلحال میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔ ذرا میرا سر دبا دو "اسنے سوچا تھا وہ اسے تسلی کے دو حرف دے کر سکون دے گا مگر اسکی اس بات کے بعد چیڑ کر دوبارہ لیٹ گیا۔

بہارے کا منہ کھل گیا۔

وہ منہ بسورتی اسکے سرہانے بیٹھ گئی دارہ اسکی جانب دیکھنے لگا وہ بھی تو اسکی انکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

اور اسنے اپنے کانپتے ہاتھ اسکی پیشانی پر رکھے لیکن دارہ کو اچانک خیال آیا ڈاکٹرز نے کیا کہا تھا۔

اسنے اسکا ہاتھ تھام کر سینے پر رکھ لیا۔

جانتی ہو میرے پاس الفاظ نہیں مجھے سمجھ نہیں ارہا میں تمھیں کن لفظوں میں یہ کہوں کہ تم میری مجبوری ہو شاید ایک ڈرگ ایڈیکٹ کے لیے اسکا نشہ کیا اسکی مجبوری ہوتا ہو گا جتنا میں نے خود کو مجبور پایا ہے تمھارے آگے۔۔۔

میرا دل صرف بہارے سکندر کو جانتا ہے جو پاک ہے اسکے وجود سے گھن کبھی دارہ کھا ہی نہیں سکتا۔۔۔یہ دو دن میری زندگی کے بدترین دنوں میں سے تھے۔۔۔۔

تم جانتی ہو میں صرف ایک چیز کا قائل ہوں۔

غلطی اور سزا۔۔۔

بلکہ تم سے زیادہ اچھے سے اس بات کو کون جان سکتا ہے۔

بس اتنا کہو گا میرے جیتے جی تو تم تک کوئ نہیں پہنچ سکتا۔

اور اگر کسی نے پہنچنے کی کوشش بھی کی تو شاید میرے اندر آج کل اتنا زلزلہ بھرا ہے کہ میں اس شخص کے ٹکڑے کر کے چیل کوؤں کو کھلا دوں گا

میرے سامنے کوئ تمھارے لیے کھڑا نہیں ہو سکتا

بس اتنا یاد رکھنا مجھے اگر تمھاری حفاظت کے لیے چنا گیا ہے تو میرے خدا کی قسم تمھاری حفاظت میں کوئ تاخیر نہیں ہو گی

تمھیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں یہ میرا وعدہ ہے کہ میں ہر وعدہ نبھاؤ گا بھلے تم جو مرضی مجھ سے وعدہ لے لو" وہ اسکی آنکھوں سے گرتے آنسوں کو دیکھ رہا تھا بہارے اسکے ساتھ ہی لیٹ گئ۔

میں سچ میں آپ سے وعدے لے لو" اسکا چہرہ تھام کر وہ بڑے مان سے بولی تھی۔۔۔۔

ہاں لو" محبت کا جوش دارہ کے سینے میں بھی تو ٹھاٹے مار رہا تھا۔

" آپ۔۔۔۔آپ اس سے بدلہ لیں گے

آپ آپ اس سے میری عظمت میری عزت کے لٹ جانے کا بدلہ لیں گے نہ دارہ۔۔۔

آپ آپ اس سے میرے ماں باپ کو بے قصور تھے انکو قتل کرنے کا بدلہ لیں گے نہ مجھ سے وعدہ کریں" وہ اسکا ہاتھ تھام گئ۔

دارہ کے لبوں پر مسکان ٹھر گی۔

ٹھیک ہے میرا وعدہ ہے تم سے میں اس سے تمھارے ماں باپ کو بدلہ ضرور لوں گا اور جہاں تک دوسرا وعدہ رہا۔

اسکا حساب تو تمھارے بن کہے بھی وہ جو بھی ہے اسکے وجود کے ایک ایک عضو کو دینا پڑے گا۔" وہ سرد لہجے میں بولا۔

بہارے کے چہرے پر ایک اطمینان سا پھیل گیا۔

میں اسے کبھی دیکھنا نہیں چاہتی اس۔۔۔اس کی شکل سے مجھے ڈر ڈر لگتا ہے" ۔وہ کانپ رہی تھی دارہ نے بے چینی سے اسے خود میں سمیٹ لیا۔

وہ کبھی تمھارے سامنے نہیں آئے گا مگر اپنا ڈر نکال دو اس ڈر کو خود میں جگہ

" نہ دو میں چاہتا ہوں تم بے خوف و خطر جیو۔

بہارے کچھ نہیں بولی جبکہ وہ نرمی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا اور کچھ لمھوں کے توقف سے وہ ایکدم سر اٹھا کر اسکی صورت دیکھنے لگی۔۔۔

" ناٹ اگین بہارے میں صنم کے متعلق کچھ نہیں سنو گا

وہ اسکی آنکھوں سے ہی پہچان گیا تھا۔

مگر آپ نے کہا آپ وہ کریں گے جو میں نے کہا ہے" وہ پریشانی سے بولی۔

ہاں اب یہ سچ ہی ہے مجھے وہ ہی تو کرنا ہے جو تم کہہ رہی ہو تم نے خود ہی تو کہا

"صنم سے شادی

دارہ" وہ منہ بسور کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھ گئی جبکہ دارہ ہنس دیا۔

اوو بی بی کہیں نہیں بھاگ رہا دیکھو تو ذرا کیسے مجھ پر چھرے ہوئی ہو کسی اور کی گنجائش نکلتی ہے بھلا۔

تمھارے ہر ستم معاف ہے جبکہ میں نے آج تک یہ معافی نامہ لفظ سے بڑی چیڑ کھائی ہے کسی کی غلطی اگنور کر کے اسے معاف کرتے ہوئے جان جاتی تھی میری شاید اسی لیے مجھے ان حالات کا سامنا ہوا کیونکہ مجھے معافی کے لفظوں سے آشنائی جو کرانی تھی۔

لیکن میں نے بھی قسم کھائی ہے تمھارے علاؤہ یہ رعایت کسی کو نہیں دوں گا

"وہ آنکھ مارتا بولا جبکہ بہارے کو لگا وہ بہت دنوں بعد ہنسی ہو وہ اٹھ کر بیٹھ گئ

۔

اپنے کمرے کی جانب سکون سے دیکھنے لگی۔

ٹھیک کہا تھا ابا جی نے اسکا محافظ دارہ سکندر کے سوا کوئ نہیں ہو سکتا تھا۔

ایسا لگا عرصے بعد سکون کی سانس بھال کی جب کوئ ڈر خوف نہیں کہ اسکے بارے میں کوئ جان جائے گا تو کیا کہے گا دارہ کو پتہ لگ گیا تو اسے چھوڑ دے گا۔

اچانک اسے ایک اور بات یاد آگئ۔

" میں وہ

اب تم تھپڑ کھاؤ گی "دارہ کو یقین تھا وہ پھر صنم کا ذکر کرے گی تبھی چیڑ کر غصے سے بولا۔

نہیں بابا صنم کی بات نہیں کر رہی۔" وہ گھیرہ سانس بھرتے بولی۔

پھر؟" سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ آپ۔۔گھر والوں سے خفا تو نہیں"۔

شیٹ آپ" وہ ذرا بھڑک کر بولا

دارہ"۔

بہارے جواب تمھیں مل گیا ہے مجھے مزید کسی بات پر فورس نہیں کرنا" وہ کہہ کر واشروم میں جانے لگا۔

"مگر ان لوگوں کا تو کوئ قصور نہیں

ہاں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہو میری جان قصور تو صرف میرا ہے اور کس کا ہے تمھارے گھر والے تو دودھ پیتے بچے ہیں ان سب سے کہو میرے گھر میں اکر

رہنا شروع کر دیں فیڈر بنا بنا کر پلا دوں گا" وہ بھڑک کر کہتا واشروم میں گھس گیا جبکہ بہارے پر بیڈ پر بیٹھ گئ۔

احساس سکون نے اسے مسکرانا بھی بتایا تھا ہنسنا بھی بتایا تھا ناراض ہونا بھی بتایا تھا غصہ کرنا بھی اور دارہ تو چاہتا یہ ہی تھا کہ وہ اسکے سامنے اسی طرح سر اٹھا کر جیے بھلے وہ اپنے خیالات اور دماغ کی کھچڑی پر خود کتنی اذیت میں کیوں نہ رہتا۔

شاید کچھ لوگوں کے لیے حادثوں کی کیفیت کا اثر معمولی ہوتا ہو گا مگر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر یہ اثرات معمولی نہیں ہوتے وہ کسی دوسرے کے لیے خود کو مار کر اسکی خوشی کو اہمیت دیتے ہیں اور دارہ نے بھی وہ ہی کیا تھا۔

ہاں جنگ تھی ایک جو جاری تھی اتنی سردی میں بھی ٹھنڈے پانی سے شاور لیا تھا اسنے۔۔۔اسے یہ احساس ہی نہیں وہ رہا تھا اسکا جسم سن ہو رہا ہے۔

باہر بیٹھی وہ لڑکی اسے چھوڑ دینے کا تصور بھی نہیں تھا لیکن بار بار دماغ میں بہت کچھ اجاتا پھر اسکی ماں کی باتیں اجاتیں پھر ایک بار نشرہ کی کہی بات۔۔۔ وہ چاند کیطرح جن لوگوں کی پیشانیوں پر چمکتا تھا انکی ذمہ داری سے چاہ کر بھی بھاگ نہیں سکتا تھا۔

جبکہ باہر بیٹھی اس لڑکی کی آنکھوں میں اس احساس سے پھر انسو جمع ہو گئے کہ دارہ نے خود کو قید کر لیا صرف اسکے لیے صرف اسکے لیے اسنے اپنا ظرف بھرالیا ورنہ کوئ مرد اس بات کو قبول نہیں کر سکتا نہیں کر سکتا۔۔۔اسنے کتنی بار نیوز میں سنا تھا۔

کہ لڑکیوں کی طلاق کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی تھی۔

وہ اس وقت بھی کانپ اٹھتی تھی اور آج بھی کانپ رہی تھی

لیکن اس مرد کے ظرف کے آگے اسکی ہر بات دھول تھی اسکی محبت کے آگے سب بے کار تھا وہ ساری زندگی بس دارہ کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی وہ دعا کرے گی وہ بہت دعا کرے گی اسکے دل و دماغ میں سے یہ بات نکل جائے

کیونکہ اپنے لیے وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی کچھ بھی نہیں کیونکہ نہ ہی وقت لوٹتا اور نہ ہی وہ بلکل شفاف اسکے لیے ہو پاتی۔۔۔۔

شدت سے اسے رونا آیا تھا۔۔۔۔۔

دارہ تو فریش ہونے چلا گیا تھا بہارے اسکا انتظار کیے بنا اٹھی اور ڈریسنگ روم سے لباس تبدیل کر کے وہ باہر نکل آئی دارہ بھی تب تک اچکا تھا۔۔۔

بہارے نے اسکی آنکھوں کو غور سے دیکھا اسکی آنکھوں میں عجیب سی سرخی سی تھی بہارے کا دل کٹ سا گیا سر جھکاتی وہ اس سے بچ کر واشروم میں چلی گئی جبکہ دارہ کو اب خود پر غصہ چڑھا وہ اپنی فیلینگز اور جزبات کو قابو میں رکھ سکتا تھا اسنے بال سیٹ کیے اسے آفس جانا تھا بہت چھٹیاں کر چکا تھا وہ مزید کوئی چھٹی نہیں ہو سکتی تھی تب تک بہارے بھی آ گئی۔

باہر سے آوازیں ارہی ہیں" اچانک بہارے نے توجہ دی تو اسکی جانب دیکھا

باہر شاید کوئ آیا ہے" دارہ اپنے کام میں مگن بولا

مجھے لگتا ہے ابا جی ہیں" وہ ایکدم خوش ہوتی جلدی سے دروازہ کی جانب بڑھی جبکہ دارہ نے مڑ کر اسے گھورا مگر وہ باہر جا چکی تھی۔۔۔وہ باہر آئ تو سب تھے باہر وہ حیرانگی سے سب کو دیکھنے لگی۔۔۔

ابا جی اور باقی سب بھی اسے دیکھنے لگے صاف ستھرے حلیے میں وہ پچھلے دو دن کی نسبت آج بہت بہتر لگ رہی تھی لیکن چہرہ اب بھی مرجھایا مرجھایا سا تھا۔۔۔ابا جی اٹھے اور اسے اپنے پاس بلا کر اسے سینے سے لگا لیا تسلی ہوئ تھی کہ وہ ٹھیک ہے پیچھے سے دارہ بھی اگیا۔

خاموشی سے کھڑا ان سب کو دیکھنے لگا۔

بہارے نے اپنے ہاتھوں سے ابا جی کے آنسو صاف کیے اور باقی سب کو بھی بتایا کہ وہ یہاں بلکل ٹھیک ہے۔

جبکہ اسکو دیکھتے ساتھ ہی ان سب کی فکر ختم ہو گئی تھی۔

امی میں آفس جا رہا ہوں۔۔۔۔

وہیں ناشتہ کر لوں گا" دارہ کا بلکل بھی دل نہیں تھا وہ ان سب سے مخاطب بھی ہوتا تبھی وہ کہہ کر وہاں سے جانے لگا۔

دارہ بات سنو بیٹے" اس سے پہلے کوئی کچھ بولتا کہ انعام صاحب نے اسے روکا ۔۔۔میرے پاس آپ لوگوں کی کوئی بھی بات سننے کے لیے وقت نہیں ہے کیونکہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو بیٹھ کر مصیبت کا انتظار کریں کہ مصیبت اگلا قدم کون سا لے گی اور اسکے بعد ہم کون سا قدم لیں گے یہاں آپ لوگ جو جمع ہوئے ہیں اس سے بہتر تھا خود کے لیے سکیورٹی کا انتظام کرتے اور سب سے اہم بات جو آج سب جمع ہیں تو میں آپ سب لوگوں سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ بہارے صرف میرا مسلہ ہے مجھے کوئی دوسرا بندہ اس معملے میں انولو نہیں چاہیے آپ لوگوں کا تو کام ہی یہ ہے باتوں کو چھپانا اور دوسروں کو ذلیل کر کے رکھنا" سخت سرد مہری اور نفرت سے کہہ کر وہ

وہیں سے نکل گیا اسکی گاڑیوں کی آواز پورچ سے نکلتی محسوس ہوئ تھی وہاں سب کے چہرے بے عزتی کے احساس سے سرخ ہو گئے۔۔۔۔۔

جبکہ بہارے چور سی ہو گئ اپنے گھر والوں کو دیکھتی شوہر کو دیکھتی یہ سسرال کو آج امی بھی کچھ نہیں بولیں تھیں۔۔

وہ سب جیسے ایک دوسرے سے نگاہ بچانے لگے تبھی صنم کو ہی خیال آیا حالانکہ وہ ان سب سے پہلی بار ملی تھی لیکن پھر بھی دارہ کافی اکورڈ سچویشن چھوڑ گیا تھا جس کی وجہ سے اسے ہی ہوش میں آنا پڑا۔

آپ سب بیٹھیے میں نے ناشتے کا انتظام کیا ہے" وہ بولی۔

جبکہ ابا جی نے نفی میں سر ہلایا۔

بس جس کا دل صاف کرنے آئے تھے بیٹا وہ ہی راضی نہیں تو ناشتہ پانی کا کیا کریں گے۔۔۔انھوں نے دارہ کی امی کیطرف دیکھا میں معافی چاہتا ہوں بہن آپ کے گھر پر ہماری طرف سے اچانک اتنی بڑی مصیبت اپڑی۔

لیکن مجھے امید ہے آپ ایک سمجھدار عورت ہیں اور آپ ہم سب کو معاف

" کر دیں گی اور ہماری بیٹی کو بھی قبول

آپ ایسی باتیں نہ کریں بلکہ میں بہت شرمندہ ہوں جو میں نے آپ سب

کے سامنے اپنی بہارے کو اسطرح کہا" وہ بہارے کے پاس آئی اور اسکا چہرہ

تھام کر بولیں

"بیٹا مجھے معاف کر دینا میں نہ جانے مجھے

اور بہارے شاید ان سب کا حق ادا کبھی نہ کر پاتی وہ ایکدم انکے گلے سے لگ

گئی تھی سب تشکر بھری نظروں سے ان اعلیٰ ظرف کے حامل لوگوں کو

دیکھنے لگے۔۔۔۔جن کے ظرف کا مقابلہ شاید کوئی نہیں کر سکتا تھا اور وہ

سب جانتے تھے یہ دارہ کی وجہ سے ہے۔۔۔۔اور نشرہ نے بھی بہارے

سے سب کے سامنے معافی مانگی تھی جبکہ وہاں ان سب میں شہروز نہیں تھا

اسنے شدت سے محسوس کیا۔

وہ سب خوش تھے لیکن انکی خوشی کو کسی کی نظر لگ رہی تھی کوئی ان سب کے آتے جاتے تمام معملات پر شدت سے نگاہیں لگائے بیٹھا تھا اسے صرف اپنے شکار کی طلب تھی اپنے شکار سے غرض تھی باقی کسی کے پرواہ نہیں تھی ہاں سچ یہ بھی تھا جو اسکے اور اسکے شکار کے بیچ آتا وہ ضرور ان سب کو جان سے مار دیتا۔

یہ لو" ڈی ایس پی کے آگے اسنے پانچ لاکھ روپے رکھے اور پیچھے ہو گیا

۔۔۔۔مجھے ایکسٹرا سکیورٹی چاہیے ایکسٹرا سکیورٹی کا مطلب یہ ہے کہ مجھے کو بھی بوسیدہ آدمی نہیں چاہیے ویل ٹرینڈ اور چوکس جن کی نظریں میرے گھر سے دس دس کلو میٹر پر سے گزرنے والے آدمی کی بھی خبر رکھیں اسکے علاوہ یہ سکیورٹی میری بہن کے گھر کی بھی ہونی چاہیے۔۔۔۔

دیکھو رضا مجھے دونوں گھروں سے لاپرواہی نہیں چاہیے تم کیمرے لگاؤ یہ اپنے بندے کھڑے کرو رات ہو یہ دن مجھے ایک پل کی لاپرواہی نہیں چاہیے میں افورڈ نہیں کر سکتا" وہ بولا جبکہ ڈی ایس پی رضا اٹھا۔

تم بے فکر رہو تمھارا کام ہو جائے گا" اسنے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔

ہمم" دارہ نے سر ہلایا تھوڑی بہت اور باتیں کر کے وہ وہاں سے چلا گیا۔

دارہ کی بے چینی عروج پر تھی اسے فکر کھائے جا رہی تھی۔

اتنا گھٹیا شخص اور سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ دوسرا کوئی حملہ نہ کرے ایسا کیسے ممکن تھا وہ عثمان کا انتظار کرنے لگا۔

اپنے آفس میں ٹہل رہا تھا تقریبا پندرہ منٹ کے اسکے بقول طویل انتظار کے بعد عثمان سامنے آیا اسنے گھڑی میں وقت دیکھا۔

سوری سر" وہ بولا

جب دارہ نے ذرا غصے سے اسکی بات کو اگنور کیا اور اسکے بعد اسنے اس شہر کے تمام پاگل خانوں کے اگلے پیچھلے ریکارڈ نکلوانے کا اسے آرڈر دیا اسنے اسے

دیکھا نہیں تھا مگر ریکارڈ میں اس کی ہسٹری اسکا نام اور اسکی اصل شناختی کارڈ شکل تو موجود ہو گی

کہیں نہ کہیں اسطرح روپوش نہیں ہو سکتا تھا وہ آدمی جیسے وہ گلی گلی ٹھونڈ رہا تھا جبکہ اسکے بہت قریب تھا۔

ارتاش وہاں سے واپس لوٹا تو اپنے کام پر جانے کے لیے باہر سے ہی نکل گیا اسکی بلکل توجہ سوہائے کی جانب نہیں تھی فرزانہ تو اس روز کے بعد گھر میں چلتی پھرتی بھی نظر نہیں آئی تھی نہ ہی معاذ اس سے مخاطب ہوتا تھا اور نہ ہی فیضان صاحب سوہائے اور عینی ہی ماں کی دیکھ بھال کر رہیں تھیں باپ اور بھائی کو کئی بار کہا کہ وہ امی کا حال احوال پوچھا لیں وہ بہتر ہو جائیں گی مگر نہیں وہ دونوں ہی اس دن کے واقعے کو بھولنے والے نہیں تھے جیسے ارتاش نہیں بھول رہا تھا وہ اسکے کمرے میں ہر وقت موجود ہوتی تھی مگر وہ اس کمرے

میں اکر بیٹھتا بھی نہیں تھا سوہائے کی جان پر بنی تھی وہ رات بھر لوٹا تو نصرت نے ہی اسے جالیا۔

تھک گئے ہو" وہ بیٹے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولیں۔۔۔

ہاں شاید کچھ سوچ رہا تھا دارہ سے میٹ اپ کروں کہ جو بھی کریں گے ساتھ کریں گے امی ہماری وجہ سے کوئ مشکل میں اگیا بیٹھے بیٹھائے۔۔۔وہ فکر مندی سے بولا۔

ٹھیک کہہ رہے ہو مگر بیٹا وہ آدمی بہت خطرناک ہے جس نے دو جانوں کی جان لیتے ہوئے ایک لمحے کے لیے نہیں سوچا وہ آگے بھی کچھ نہیں سوچے گا" وہ بولیں

امی پلیز رامین چچی والی سوچ تو نہ سوچیں جب مصیبت پڑتی ہے تو الگ الگ اسے حل نہیں کیا جاتا اکٹھے سلجھانے میں ہی برکت ہوتی ہے اور اکٹھے رہیں گے تو لڑ سکیں گے" گے

نصرت خاموش ہو گئ۔۔۔

معلوم نہیں بیٹا کس کی نظر لگ گئی ہمارے ہنستے کھیلتے گھر کو دیکھو بلال تب کا گیا اب تک لوٹا ہی نہیں کہاں ہے کیسا ہے کسی کو علم نہیں۔۔۔نصرت نے اسکے آگے کھانا رکھا

بہت ڈھونڈنا چاہا ہے امی مگر اسکا نام و نشان بھی کہیں نہیں مل رہا" ارتاش نے بتایا فائق اور اسنے بہت بلال کو ڈھونڈا مگر بلال کہیں نہیں ملا تھا۔

اور رامین کو یہ ہی بتایا تھا کہ وہ کسی شہر میں ہے تاکہ ماں کے دل کو سکون ہوتا مگر اب بھی وہ بلال کے لیے فکر مند ہی رہتی تھی۔۔۔۔

وہ کھانا کھانے لگا جبکہ نصرت کچھ توقف کے بعد بولیں

بیٹا سوہائے پر توجہ دو عورت اس مراحل میں بہت حساس ہو جاتی ہے تم جانتے تو ہو وہ کتنی ڈرپھوک سی لڑکی ہے پھر اس سے بڑی بڑی امیدیں مت باندھو"۔

ماں آپکو لگتا تھا مجھے کبھی اولاد نہیں ہو گی" وہ سنجیدگی سے اپنی ماں کی جانب کھانا چھوڑ کر دیکھنے لگا۔

" نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا

آپکو بس اسی بات کی فکر تھی جبکہ یہ میری فکر نہیں تھی ہر عورت ماں بنتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اگر یہ نعمت مجھے دی ہے تو یہ اسکا کرم ہے نہ میں اس میں سوہائے کا کوئی شکر گزار ہوں اور نہ ہی مجھے ہونا وہ لڑکی مطلبی ہے اور صرف اسنے اپنے مطلب کے لیے مجھ سے محبت کا دعوہ کیا ہے آج تک ایک بات پر پوری نہیں اتری اور آج جب وہ ماں بننے جا رہی ہے تو میں اسکا دم چھلا بن جاؤ ۔" وہ بھڑکا۔

لیکن ارتاش " نصرت کچھ بولی۔

جبکہ وہ سنے بنا وہاں سے چلا گیا۔

کھانا تو کھا جاتے " وہ افسوس سے بولی کھانا بھی نہیں کھا کر گیا تھا بے ساختہ ہی وہ کمرے میں داخل ہو گیا جبکہ جانتا تھا سوہائے اندر ہی ہے۔۔اسے دیکھ کر شدید تپ چڑھی دل کیا اٹھا کر باہر پھینک دے مگر صبر کا مظاہرہ کرتا وہ اسے اگنور کرتا واشروم میں چلا گیا

سوہائے ایکدم اٹھی اور اسکے لیے کھانا لینے کے لیے باہر نکل گئ۔

ارتاش فریش ہو کر آیا تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔

تقریبا پانچ منٹ بعد وہ کمرے میں داخل ہوئ تو کھانے کی ٹرے ہاتھ میں تھی۔

ارتاش کھانا کھالیں اگر کچھ اور چاہیے تو مجھے بتادیں میں بنا دیتی ہوں" وہ پوچھ رہی تھی اسنے مڑ کر دیکھا کھانے کی سلیقے سے سجی ٹرے کی جانب دیکھا۔

سوہائے کنفیوز سی ہونے لگی ارتاش نے بڑھ کر ٹرے اٹھائ اور ساری ٹرے دیوار میں دے ماری۔

برتنوں کے شور سے کمرے میں ناگوار سی گونج کے ساتھ سوہائے کی چیخ بھی تھی۔۔۔۔

اسنے انگلی اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

جتنا ہو سکتا ہے مجھ سے دور رہو اس کمرے سے دور رہو اور میرے معملات سے بھی تمھیں کہا تھا نہ اس کمرے میں داخل مت ہونا اپنی ماں کے پاس جاؤ "وہ غرایا۔

ارتاش "وہ آنسو پیتی اسکے ہاتھ تھامنے لگی

جسٹ شیٹ آپ تمھاری ماں کو ساری زندگی یہ غم رہا کہ میں شہروز بھیا جیسا نکلوں گا تو دیکھو اب میں شہروز بھیا جیسا بن گیا تو تم اپنے گھر دفع ہو جاؤ تمھاری اسی میں بہتری ہو گی ورنہ دھکے دے کر باہر کھڑا کر دوں گا" وہ غصے سے بولا سوہائے بری طرح رو دی جبکہ ارتاش کو اسکے رونے دھونے سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔ارتاش مجھے معاف کر دیں دوبارہ کبھی آپکا ساتھ نہیں چھوڑو گی" وہ زبردستی اسکے دونوں ہاتھ تھام گئ۔

میں نے تم سے صرف ساتھ ہی مانگا تھا تم سے کبھی کوئ فرمائش کی کبھی کہا کہ مجھے بچے چاہیے خدا کی قسم اگر مجھے علم ہو جاتا کہ تائ اور امی تمھیں ڈاکٹر زپر لے کر پہنچ گئ ہیں تو حشر بگاڑ دیتا۔

کیا مجھے اپنے اللہ پر یقین نہیں تھا۔۔۔

پھر کیا ہوا کیا تمھاری کسی ڈاکٹر نے مجھے بچہ دیا۔

میں نے کبھی تم سے کسی چیز کی ڈیمانڈ نہیں کی اور تم سے ایک ساتھ مانگا تمھیں اسی روز وہاں سب کے سامنے کھڑے ہو کر کہا کہ تمھارا ساتھ چاہیے اور نتیجہ یہ نکلا کہ تم مجھے چھوڑ کر اپنی ماں کے ساتھ اس دو ٹکے کے آدمی کے گھر چلی جاتی بلفرض "اسنے غصے کے اسکا چہرہ جکڑ لیا۔

بالفرض جو میں ثبوت پیش نہ کرتا یہ میرے پاس کوئی ثبوت نہ ہوتا تو تم کیا کرتی۔۔۔ہاں۔۔۔چلی جاتی نہ مجھے چھوڑ کر تو اب کیوں پڑ گئی ہو میرے پیچھے جاؤ نکلو یہاں سے "اسنے اسکا ہاتھ جکڑا اور کمرے سے باہر کھڑا کر دیا۔

دوبارہ مت آنا یہاں کم از کم اس دن تک جس دن تک تمھیں یہ احساس نہ ہو جائے کہ میں تمھاری زندگی میں کوئی حیثیت اور اہمیت رکھتا تھا پالتو کتا نہیں ہو تمھارا جو کہا جیسے کہا بس مان لیا محبت کا علم نہیں۔۔۔چلے ہیں محبت کرنے "اسنے دروازہ کھینچ کر اسکے منہ پر دے مارا جبکہ وہ جانتی تھی وہ جب غصے میں ا

جائے تواس سے کہیں گناہ بڑاثابت ہوتا ہے ہاں اسکا قصور تھا اگر قصور وار کوئ تھا تووہ ہی تھی اور اسے سزا ملنے کا پورا حق تھا وہ ڈیزرو کرتی تھی اپنی سزا سمجھ کر وہ خاموشی سے عینی اور وریشہ کے پرانے کمرے میں چلی گئ جیسے خود سے بھی خفا ہو گئ ہو۔۔۔۔

فائق آفس سے آیا تو دارہ کی فکر سے بے چینی سے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ عینی سامنے بیڈ پر بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی اسنے اسپر بلکل توجہ نہیں دی۔

عینی کو بڑی زور سے لگی تھی یہ بات بھلا اس قدر اسے اگنور کیسے کر سکتا تھا وہ ہاں ٹھیک ہے وہ اس سے طلاق لینا چاہتی تھی مگر اب جب پلین پوسپونڈ ہو ہی گیا تھا تو وہ اسے اگنور نہیں کر سکتا تھا۔

وہ اٹھی فائق کے سامنے آئ اور فائق بھی اپنی پریشانی میں اتنا مگن تھا کہ مجال وہ سامنے سیاہ لباس میں ایک لڑکی کھڑی اسے نظر اجائے عینی نے ایکدم اسکے ہاتھ سے موبائل کھینچا اور موبائل دیکھنے لگی۔

کیا بدتمیزی ہے یہ "وہ حیرانگی سے بولا۔

بیوی ہوں آپکی دیکھ سکتی ہوں آپکا موبائل "وہ ادھر ادھر سے موبائل دیکھنے لگی کافی اچھا موبائل تھا جبکہ اسکے پاس تو بلکل ہی لوکل موبائل تھا۔۔۔

زیادہ ہی بیوی کا بخار نہیں چڑھ گیا تمھارے سر پر۔

"موبائل واپس کرو مجھے دارہ کو فون کرنا ہے

ہاں ٹھیک ہے لے لیجیے گا میں کون سا مری جا رہی ہوں "وہ چیڑ کر موبائل پھینک کر دور ہو گئی۔

مینٹل "فائق کو بس ایک یہ ہی لفظ ملا تھا اسکے لیے۔۔۔

میں نے سن لیا ہے "وہ غصے سے دیکھنے لگی

تو دوبارہ سن لو تم مینٹل ہو "وہ بھی غصے سے بولا

تو آپ کیا۔۔۔ بلکل فضول کہیں سے نہیں لگتا عینی فیضان کے شوہر ہیں "وہ اترا کر بولی

فائق سنجیدگی سے اسکی شکل دیکھنے لگا۔

عینی نے سر جھٹکا اور دوبارہ سیل فون اٹھا لیا

کسی ایک دن بھی تمیز تہذیب سے بات کی ہے تم نے مجھ سے جیسے ہی کمرے میں آئی طلاق کا مطالبہ شروع اور جب وہ مطالبہ خود دور ہوا تو مجھے زچ کرنا شروع کر دیا تم نے "

دیکھیے فائق مجھے آپ میں بلکل انٹرسٹ نہیں ہے بلاوجہ الزام نہ لگائیں کہ میں آپ کو زچ کرتی ہوں میں اپ سے بات بھی کب کرتی ہوں" وہ بولی۔

آپکی پرسنلٹی ہے ہی کیا۔۔۔بس دارہ بھائی سے دوستیاں نبھالیں سب کے ساتھ مذاق وذاق کر لیں آفس چلے جائیں واپس اجائیں کیا خاص بات ہے اپ میں اس سے زیادہ۔۔۔اس سے زیادہ اچھی پرسنلٹی تو اب سعد کی ہو چکی ہے دور سے ہی چلتا پھرتا ایسا ڈیشنگ لگتا ہے

"یہ بلال کی وہ تو بہت

وہ ایک سانس بولے جا رہی تھی فائق خاموشی سے سن رہا تھا اور جیسے ہی بلال کا نام لیا۔

وہ بات آگے بڑھاتی کہ تھم گئی۔۔یہ سب وہ کیا بولے جا رہی تھی۔

اسنے بے ساختہ نگاہیں جھکالیں

ہمت نہیں ہوئی فائق کیطرف دیکھے حالانکہ ایسا نہیں تھا۔

بلال سے زیادہ دلکش پرسنلٹی رکھتا تھاوہ بس جولی تھا مگر ہر رشتے کو نبھانااور تمیز بھی جانتا تھااور رنگ بھی بلال سے بہت صاف بلکہ غورا تھاجبکہ بلال کا تھوڑاسنوالہ تھا۔

اسکی جولی طبعیت کو لے کراسنے بے دھڑک اسے سنادی تھی اوراب پچھتا رہی تھی بس اسے اتنا محسوس ہوا تھاوہ اٹھ کر کمرے سے جاچکا ہے شرمندگی اور ندامت سے وہ بے ساختہ خود پر ہی غصہ کرنے لگی۔

بہت افسوس ہوا تھااور وہ بلال سے موازنہ کر رہی تھی اسکاوہ بلال جو اسے تنہا چھوڑ گیااسکی عزت کی بھی پرواہ نہ کی جبکہ جس نے اسکی عزت کی حفاظت کی جس نے اسکی عزت سنبھالی اسے ہی وہ باتیں سنا رہی تھی اور وہ بھی اسکی پرسنلٹی کو لے کراسنے غصے سے خود ہی دو چار مکے تکیے پر مارتی اور بند

دروازے کو دیکھنے لگی۔۔۔اسنے خود ہی اپنا موازنہ کر لیا اور شرمندہ ہی رہ گئ

۔

۔۔۔

دوسری طرف عینی بے حد شرمندہ تھی ایسا نہیں تھا کہ وہ اس سے پہلے بہت زیادہ بولتا تھا یہ ان دونوں کے مابین تعلقات بہت اچھے تھے بس فرق اتنا تھا کہ وہ غصہ ضد ہر چیز دیکھا رہی تھی اور فائق کے ماتھے پر کسی ایک دن بھی شکن نہ دیکھی اور اب وہ اسکی جانب جب نہیں دیکھ رہا تھا تو بہت زیادہ محسوس ہو رہا تھا کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی اسکی خاموشی بہت محسوس ہو رہی تھی اس بات کو تقریبا دو ہفتے گزر گئے تھے اور دو ہفتوں میں کوئی دو سے تین بار ہی وہ اس کمرے میں داخل ہوا ہو گا وہ بھی کچھ سامان لینے کے لیے اور خاص کر تب جب عینی کمرے میں نہیں ہوتی تھی عینی کو ان دو ہفتوں میں یہ بات بہت محسوس ہوئی تھی اوپر سے رابعہ اور رامین کے ساتھ ساتھ نصرت بھی اسے مسلسل نصیحت کیے جا رہی تھی کہ وہ ساری باتوں کو ترک کر کے نئی زندگی کی شروعات کرے آخر کب تک وہ اسطرح فائق سے کٹی کٹی رہے گی کہ کٹی وہ نہیں ہوئی تھی فائق اس سے خود ہی دور ہو گیا تھا وہ اب وہ کسی بتاتی خاموش ہو جاتی۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف سوہائے کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا اسنے خود کو کمرے میں بلکل ہی بند کر لیا تھا نہ وہ کسی سے بات کر رہی تھی اور اب تو فرزانہ سے بھی دور دور رہتی تھی

جبکہ وریشہ فرزانہ کا بہت خیال رکھ رہی تھی اور اسی کے ساتھ سوہائے کا بھی تقریباً اسنے اور عینی نے ہی گھر سنبھالا ہوا تھا

باقی سب تو جیسے عجیب بوریحان میں اگئے تھے۔

ہر کسی کی آنکھ میں دوسرے کے لیے سوال ہی تھا بس۔

ارتاش نہ اسے معاف کر رہا تھا اور نہ ہی ماں یہ باپ کے سمجھانے کے باوجود اسپر توجہ دے رہا تھا۔

نشرہ اور شہروز میں بھی سرد مہری سی پھیل گی تھی شہروز کا سارا دھیان بیزنیس کی طرف تھا بہارے کے مسلے کیطرف تھا جبکہ نشرہ خود بھی خاموش تھی وہ اتو گی تھی جانتی تھی اس میں عزت نفس بہت تھا کبھی اسے لینے نہیں آئے گا۔

لیکن دونوں کے بیچ بات نہ ہونے کے برابر ہی تھی۔

صنم ہر وقت گھر میں ہوتی تھی یہ دارہ کی ریکوئسٹ تھی کیونکہ صنم ایک ایکٹیو لڑکی تھی بہارے سے زیادہ وہ معملات کو جلد سمجھ جاتی تھی اور سمجھداری کا مظاہرہ بھی کرتی تھی صنم کو دارہ نے زبردستی جاب چھوڑنے اور گھر میں رہنے پر مجبور کیا جبکہ صنم ایسا نہیں چاہتی تھی اسکو بہت مشکلوں سے یہ جاب ملی تھی لیکن یہ بھی سچ تھا وہ اور دارہ بچپن کے دوست تھے اور وہ اس مشکل وقت میں دارہ کو تنہا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی ان سب کا گھر سے باہر نکلنا ہی بند تھا۔۔۔۔

نہ ہی صفدر گھر سے باہر جاتا تھا نہ ہی بہارے اور نہ امی اور صنم کافی سخت سکیورٹی میں وہ جیسے گھر کے ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

بہارے ہر وقت شرمندہ شرمندہ سی ہی رہتی۔

وہ اس وقت بھی کھانا بنا کر کمرے میں آئی تو طبعیت بے زار سی ہو رہی تھی۔

اسنے بیڈ پر جیسے ہی لیٹنا چاہا۔۔۔اسکا سیل فون بجنے لگا۔

اسنے کال پیک کی اور آج کل وہ یوں ہی خاموش رہتی تھی وہ یہ جانتی ہی نہیں تھی کہ دوسرا اسکی خاموشی پر کلستا رہا ہے۔۔

کیا ہوا ہے "اگلی جانب سے سختی سے سوال ہوا۔

وہ چیڑ رہا تھا بہارے کی اس خاموشی اور بے توجگی کی وجہ سے۔

ک۔۔۔کچھ نہیں میری بس طبعیت خراب ہو رہی تھی تو لیٹنے لگی تھی "وہ آہستگی سے بولی۔

کیا ہوا ہے تمھاری طبعیت کو "اسکا مزاج اب بھی ڈھیلا نہیں ہوا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا میں تو ٹھیک ہوں

اور فور گاڈ سیک بہارے تم میرا ضبط کیوں آزما رہی ہو "اچانک وہ وہیں سے دھاڑا تھا۔۔۔

بات کر لو تو تمھارے پاس بات نہیں ہوتی تم میرے آنے سے پہلے سو جاتی ہو امی کے پاس تم نہیں بیٹھتی کسی سے تم نے بات نہیں کرنی ہر وقت ڈر

خوف تم پر سوار ہے تم آخر چاہتی کیا ہو مجھ سے "وہ جیسے ضبط کھو گیا تھا اور بے ساختہ اٹھنے والی سسکی نے دارہ کو مٹھیاں بھینچنے پر مجبور کر دیا۔

اسنے فون کھینچ کر ٹیبل پر مارا اور ایک بار پھر اسکے نئے فون کی سکرین پر دڑاڑے پڑ گئیں جبکہ بہارے وہ ہی فون سینے سے لگائے رونے لگی۔۔۔

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا وہ بلکل پہلے جیسا رویہ نہیں دے رہی تھی اسکو اور سب سے خاص طور پر وہ اپنے آپ کو اپنے وجود کو اس سے چھپانے کی کوشش میں لگی رہتی تھی وہ بات بھی کرتا تو مختصر جواب دے کر بات ختم کر دیتی جتنا ہو سکتا اس سے دور رہ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اسے بھی تو سمجھتا پہلے یہ ڈر حاوی تھا تو وہ اسکے نزدیک جا کر اسکی محبت کا حصول کے لیے جسم و جاں کی پرواہ نہیں کرتی تھی لیکن اب اب وہ سب جان گیا تھا تو شرمندگی قدم اسکی جانب بڑھانے ہی نہیں دیتی تھی اسکے طرف کے آگے اپنا وجود اپنی حیثیت اتنی چھوٹی سی لگتی کہ وہ خود کو چھپائے چھپائے پھرنے لگی تھی۔۔۔۔

اور جب جب دارہ رات کی تنہائی میں بھی اسکی جانب بڑھتا وہ بے دھیانی میں بھی اس سے دور ہونے لگتی وہ یہ سب جان بوجھ کر نہیں کر رہی تھی بلکل ایسا نہیں تھا وہ جان بوجھ کر کچھ نہیں کر رہی تھی اور جتنا وہ بے بس ہوتی جا رہی تھی اتنا ہی دارہ پاگل ہو رہا تھا۔۔۔اسنے ان دو ہفتوں میں یہ سب حرکات محسوس کر کے۔۔۔

ڈی ایس پی کو نچار کھا تھا مگر ہاتھ اسکے اب تک اس جوکر کے بارے میں ایک سراغ نہیں آیا تھا۔

نہ وہ اسکا نام جان سکا تھا نہ ہی اسکا پیچھلا ریکارڈ جس جگہ سے بھی معلومات ملتی بس اتنی ہی ملتی کہ ان کے پاس تو ایسا کوئی کیس کبھی ایا ہی نہیں تو پولیس ریکارڈ میں وہ سائیکو کیسے ثابت ہوا کیا پولیس نے اسے پکڑا تھا یہ شجاع ہاؤس والوں کو بس تسلی دے دی تھی کہ انکا مجرم پکڑا گیا ہے۔۔۔۔

اور اگر پکڑا گیا تھا تو کسی ہاسپیٹل ریکارڈ میں کیوں نہیں تھا اور اگر نہیں پکڑا گیا تھا تو اس کیس کی فائلز تھانے میں کیوں تھی۔۔۔۔

وہ اس قدر الجھا ہوا تھا کہ راتوں کی نیند حرام ہو گئی تھی اوپر سے بہارے کا عجیب و غریب رویہ وہ اسکی مینٹلی سچویشن پر پریشان ہوتا یہ اسکا مجرم ڈھونڈتا آخر کس چیز پر توجہ دیتا اور اب اسے دو دن کے لیے اسلامہ آباد جانا تھا گھر کے حالات دیکھنے کے بعد ہی اسنے صنم کو سب چھوڑ کر گھر پر رہنے کے لیے فورس کیا تھا تاکہ گھر میں کسی کا دماغ چل جائے۔

اسنے سب کچھ وہیں چھوڑا اور ٹوٹا ہوا موبائل اٹھا کر وہ افس سے نکل کر آ گیا ابھی گاڑی میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ اسی ٹوٹے ہوئے فون پر کال آنے لگی بٹ سکرین چل نہیں رہی تھی ڈی ایس پی کی کال تھی امپورٹنٹ تھی تبھی اسنے فورا گھر چلنے کے لیے ڈرائیور کو کہا۔۔۔۔غصے میں بلاوجہ وہ اپنے فون کا نقصان کرتا تھا اور آج کل تو یہ بہت ہی ہو رہا تھا اسکے ہاتھ سے کسی نہ کسی چیز کا نقصان ہو رہا تھا ہر چیز قابل قبول تھی بس وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکی وجہ سے بہارے کے دل کا نقصان ہو۔۔۔تقریبا بیس منٹ اسنے گاڑی میں خاموشی سے گزارے اور جیسے ہی وہ گھر پہنچا تو گاڑی سے اتر کر ادھر ادھر دیکھا اور

سیدھا اندر داخل ہو کر اسنے امی کے کمرے سے پہلے اپنے کمرے کی راہ لی وہ بیڈ پر سمٹی ہوئی بیٹھی جیسے غیر مری نقطے کو گھور رہی تھی اب تو یہ روز کا تھا سیل فون کھینچا اور ڈی ۔۔۔۔۔اسنے بہارے کو مکمل اگنور کیا اسکے پاس سے ایس پی کو کال ملائی۔

ہاں بولو" وہ بولا

اچھا ٹھیک ہے میری صبح کمشنر صاحب سے بھی بات ہوئی ہے اس وقت جو ایس ایچ او تھا اب وہ ملک سے باہر رہتا ہے اسے جلد ہی ڈس مس کر دیا گیا تھا مجھے لگتا ہے یہ اسکو گھوس دی گئی تھی جس پر اسنے پولیس میں اسکے صرف ریکارڈ کی فائلز رکھی نہ نام رکھا اور نہ ہی اسکی اصل تصویر اسکا وہ ہی حلیہ جس میں وہ اس دن دیکھا تھا اسی حلیے میں اسکی تصویر تھی اور اسے اس فائلز میں ذہنی مریض لکھا ہے جبکہ کیس مینٹل ہاسپیٹل میں ایسا کوئی کیس نہیں ہے"

وہ رکا بہارے دل تھامے سب سن رہی تھی ویسے تو وہ اسکے سامنے بات ایسی

کم کرتا تھا مگر اب چیڑ گیا تھا اسکے اس خوف سے تبھی اسکے سامنے کر رہا تھا

سر مجھے ایک حل نظر ارہا ہے اس سب کا اگر آپ گھر پر نہیں ہیں تو کیا ہم مل سکتے ہیں "اس ڈی ایس پی کی بات پر اسنے سرخ آنکھوں والی خوف سے کانپتی لڑکی کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

ٹھیک ہے میں دس منٹ تک ایک لوکیشن سینڈ کرتا ہوں تم پہنچ جانا" دارہ نے کہہ کر فون بند کر دیا اور اسکو دینے کے بجائے اسنے اپنی جیب میں ڈال لیا۔۔۔

شام تک میں نیا فون لے لوں گا تب تک تمھارا موبائل چاہیے" وہ بولا۔۔۔ بہارے بھلا کچھ کہہ سکتی تھی۔

چپ ہی رہی۔۔۔دارہ نے صبر کا گھونٹ بھرا۔

" تمھاری طبعیت ٹھیک ہے

وہ اسکے پاس بیٹھ گیا بہارے سمٹ گئ۔

" جی ٹ۔۔ٹھیک ہوں

اس وقت دارہ کا دل کر رہا تھا کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ مار دے اور اسے کہے یار مجھے ایسی بہارے بلکل نہیں اچھی لگتی تم ٹھیک ہو جاؤ میرے کس عمل سے ایسا لگتا ہے تمھیں کہ میں تمھیں شرمندہ کر رہا ہوں جو تم شرمندگی سے نظر بھی نہیں اٹھا پاتی۔۔۔۔دو دن بعد اسلامہ آباد جانا ہے میں نے تم کس دن ہوش میں آؤ گی مجھے بس یہ بتا دو" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

بہارے کی پلکیں پھر سے بھیگ گئیں۔

کیا چاہتی ہو تم مجھ سے" وہ زچ ہوتا دھاڑا

جبکہ باہر تک اسکی دھاڑ کی آواز گونجی تھی بہارے نے ڈر کر آنکھیں زور سے میچ لیں۔

امی اور صنم ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

پاگل بنا رکھا ہے مجھے۔۔۔مجھے تم بتا دو کیا کروں میں ایسا کہ تم مجھے پہلے جیسی لگنے لگو" وہ اسے جھنجھوڑ کر بولا۔۔۔

بہارے کی سسکیاں بندھ گئ۔

بہارے میں انسان ہوں فرشتہ نہیں ہوں جو تم روز میرے صبر کا امتحان لینے

" کھڑی ہو جاتی ہو

م۔۔۔میں میں کچھ بھی جان بوجھ کر۔۔ نہی۔۔میں آپکو آپن۔۔اپنی وجہ سے تکلیف نہیں۔۔۔یہ سب۔۔یہ سب میری وجہ سے۔۔۔سب سب پریشان۔۔ہیں میں۔۔میں۔۔میں اپنے وجود کو کہاں چھپاؤ گی م۔۔میرا دم گھٹتا ہے یہ یہ سوچ سوچ کر کہ میں"۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا بہارے کے نمبر پر پھر سے کال آنے لگی شاید ڈی ایس پی کو جلدی تھی۔

اٹھو"اسنے اسکا ہاتھ سختی سے جکڑا اور اسے کھڑا کر دیا۔۔۔

مجھے کہیں میں جانا" وہ باہر نکلنا ہی نہیں چاہتی تھی ٹھیک تو تھا اسکا گھر تھا وہ محفوظ تھی

مجھے اتنا مت آزمانا کے کھینچ کر تھپڑ ماردوں تمھارے۔۔سیدھی طرح حلیہ ٹھیک کرواور صرف پانچ منٹ ہیں باہر نکلو۔"

میں میں باہر نہیں جاؤ گی وہ میرے سامنے اجائے گا میں نہیں جاؤ گی"۔

وہ پیچھے ہٹنے لگی جبکہ دارہ نے ایکدم اسکی کلائی جکڑ کر اسے دیوار سے لگادیا اور غصے سے اسکا چہرہ جکڑ لیا۔

اس وقت وہ اتنا تھک چکا تھا کہ بہارے سے وہ اس مینٹل ہیلتھ کا خواہش مند نہیں تھا مگر وہ ویسا ہی رویہ دے رہی تھی جیسا پچھلے دو ہفتوں سے دے رہی تھی اور دارہ برداشت کر رہا تھا میرے جیتے جی وہ تمھاری آنکھوں کے آگے دوبارہ کبھی نہیں آئے گا تمھیں یقین کیوں نہیں آتا میری بات پر" وہ آنکھیں نکال کر بولا تھا۔۔۔

دارہ"امی یہ سب سن رہیں تھیں صنم نے روکا بھی مگر وہ خود ہی دروازہ کھول کر اندر آگئیں کیونکہ بہارے کی سسکیاں انھیں بے چین کر رہیں تھیں دارہ دور ہو گیا۔

"پاگل کر دے گی یہ عورت مجھے

وہ ماں پر بھی بھڑکا

"تم اسکی طبعیت کا لحاظ نہیں رکھو گے

پیچھلے دو ہفتے سے لحاظ ہی کر رہا ہوں مگر اب نہیں۔

اسے باہر بھیج دیں" وہ دروازہ زور سے مار کر باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ بہارے امی کے سینے سے لگ کر بری طرح رو دی۔

امی کی اپنی بھی آنکھیں بھیگ گئیں

بس کر دو میری بچی کیوں ہلکان کر رہی ہو خود کو۔

" می۔۔ میری وجہ سے ہو رہا ہے سب۔۔۔ سب کچھ میری وجہ سے

وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی امی نے اسے رونے دیا جو دارہ کے خوف سے آنسو روکے

ہوئے تھے وہ بہنے دیے اور جب وہ پر سکون ہوئی تو امی نے اسکی پیشانی چوم لی

تم جانتی ہو مرد ہمیشہ اپنی عورت کو ایک حالت میں دیکھنا چاہتا ہے۔

ہشاش بشاش کھلتا مسکراتا ذرا اس عورت کی توجہ ادھر سے ادھر ہو جائے یہ وہ اپنا ذہنی توازن کھو دے وہ مرد اس عورت کو بہت جلد چھوڑ دیتا ہے۔۔۔

لیکن یہاں میں یہ نہیں کہوں گی دارہ تمھیں چھوڑ دے گا وہ تم سے بے حد محبت کرتا ہے اور وہ تمھیں اسی طرح دیکھنا چاہتا ہے جیسے تم پہلے اسپر شیرنی کیطرح جھپٹتی تھیں" وہ مدھم سا مسکرا دیں

اسے تمھارے اسی نخرے اور ضدی پن سے تو محبت ہوئی تھی اسے بہارے سے جو سب تیس نہیں کر دیتی تھی پھر وہ اپنی محبت میں سب سنوارتا تھا لیکن تم واقعی وہ بہارے نہیں ہو وہ تمھیں زیادہ دن برداشت نہیں کرے گا میں جانتی ہو۔

تمھیں خود کو تھوڑا سا سنبھالنا ہو گا خود کو کوشش کرو سنبھالنے کی میں جانتی ہوں تمھارے لیے یہ سب آسان نہیں مگر بیٹا زندگی ہے اور تمھیں دارہ اور اپنے بچے کے ساتھ ہی جینی ہے تمھیں تھوڑی سی محنت کرنی ہو گی۔

اسے وقت دو وہ زیادہ چیڑ چیڑ تمھارے اس رویے کی وجہ سے کر رہا ہے۔۔۔

میرا بچہ گھبراؤ نہیں تم تو بہت بہادر ہو تم سب سنبھال لو گی بلکہ میرے بیٹے کو بھی تو تم ہی سنبھال سکتی ہو۔

چلو شاباش بناڈرے بلکل پہلے کیطرح جاؤ اسکے ساتھ جہاں وہ تمھیں لے کر جانا چاہتا ہے اور اس آپسی خلش کو دور کر دو جب وہ دور کرنا چاہتا ہے پھر تم بھی دور کر دو خود سے سب کچھ نہ سوچو محبت میں تو انسان کو بڑے امتحان دینے پڑتے ہیں یہ سمجھو کہ تمھارا حق تھا اس سے محبت کا امتحان لینا۔

گھبراؤ نہیں میرا بیٹا ہر امتحان پر پورا اترے گا اور مجھے یقین ہے کہ تم بھی اسکا ساتھ ہر گھڑی دو گی جب تم نے اپنے لیے وعدے لیے ہیں تو اسکا ساتھ چھوڑ کر اسے تنہا مت کرو" وہ پیار سے اسے سمجھاتی جا رہیں تھیں جبکہ بہارے مدھم مدھم سسکی بھرتی سب سن رہی تھی

چلو جلدی سے جاؤ اب اپنے بچے پر دھیان دو ڈاکٹرز نے اچھی خبر نہیں دی تھی وہ کہہ گئے تھے بچہ خطرے میں ہے" وہ بولیں بہارے نے کانپتے ہاتھوں سے آنسو صاف کیے

" مگر میں باہر نہیں جانا چاہتی

جب وہ تمھارے پاس ہے پھر کیوں ڈر رہی ہو "امی نے مسکرا کر اسکا گال تھپتھپایا۔

اب تم خود بھی جانتی ہو انتظار نہیں کرے گا وہ۔

چلو بھاگو جلدی سے جاؤ "انھوں نے کہا تو بہارے آٹھ گئی۔

اندر اٹھنے والے خوف کو تھوڑا سا کنٹرول کر کے اسنے اپنا لباس تبدیل کیا اور شال میں خود کو لپیٹ کر وہ باہر آگئی سامنے پورچ میں ہی وہ جلاد بنا اسی کا انتظار کر رہا تھا وہ سر جھکائے گاڑی میں بیٹھ گئی اور گاڑی میں بیٹھتے ہی ایک مدھر میوزک نے جیسے اعصابوں کی کثافت کم کر دی تھی مگر دارہ نے غصے سے اس میوزک کو بند کر دیا

بہارے نے چوری چور نظروں سے اسے دیکھا۔

اور ہاتھ بڑھا کر پھر سے میوزک اون کر دیا۔

دارہ بنار یسپونس کے گاڑی گھر سے باہر نکال گیا جبکہ بہارے کو کسی نے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔

مکمل مسکراہٹ تھی اس شخص کے لبوں پر اور ویسے بھی وہ یہ ہی تو چاہتا تھا کہ وہ نظر آتی رہے۔۔۔

اب تو اسکا وجود دور سے ہی بھرا بھرا لگ رہا تھا۔

اور اس شخص کے دل و دماغ پر اور بھی جنونیت سے بہارے فٹ ہو گئ

گاڑی روڈ پر چل رہی تھی وہ ایک ہاتھ سائیڈ پر رکھے پر سوچ انداز میں بیٹھا تھا بہارے بار بار اسے دیکھتی وہ کچھ نہیں بول رہا تھا۔

سنیں "اسکی آواز پر اسنے گردن موڑ کر دیکھا۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے "وہ اسکی آنکھوں میں اپنی سوجھی سوجھی آنکھوں سے دیکھتی بولی۔

اسنے گھیرہ سانس بھرااور گاڑی کارخ موڑ لیا۔

پہلے وہ ڈائریکٹ ہوٹل جارہا تھا مگر اب اپنی بیگم کو سٹریٹ فورڈ کھلانے چل پڑا تھا جبکہ ایک ڈی ایس پی اسکا منتظر تھا وہ یہ بھی جانتا تھا

" ناراض ہیں" بہارے نے اسکا ہاتھ تھام لیا

نہیں شادیانے بجانے چاہیے مجھے تو تم نے اتنی ڈھیر ساری خوشیاں بیقوقت جودے دیں" وہ طنزیہ بولا۔

بہارے کا دل زور سے دھڑکا اور وہ جیسے مایوسی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

اب گردن جھکا لینا اور ایسا ثابت کرنا مجھ پر جیسے مجھ سے بڑا تم ظالم کوئ بھی نہیں"

وہ پھر سے چیڑ گیا۔۔۔۔

مجھ سے ہی چیڑتے ہیں دنیا میں کوئی نہیں ملا آپکو چیڑنے کے لیے" وہ بولی

" مہربانی جی احسان ہے آپکا منہ سے کچھ تو نکالا مجھے تو لگ رہا تھا گونگی ہو گئی ہو

پہلے آپ کہتے تھے بہت بد تمیز ہوں میں" وہ اسے یاد دلانے لگی

مجھے غلامی والی تمیز نہیں چاہیے" وہ سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھنے لگا۔

مجھے نہیں پسند میری غلامی کرو تم حق سے جیو کچھ میری مانو کچھ اپنی منواؤ" وہ

شانے آچکا کر ایک برگر پوائنٹ پر رکا۔

اس آدمی کے ہاتھوں پر تھوڑا اٹرسٹ ہو گیا تھا۔

اور سب سے اہم اسنے خصوصی غلوز لے کر دیے تھے اسے کہ وہ کام صاف

ستھرا کرے کیونکہ اسکی بیوی تو یہ فضولیات کھانا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

تبھی اس ریڑھی والے کو غلوز اور کچھ سامان لے کر دیا تھا تاکہ وہ صاف

ستھری چیز بنائے اور وہ جب بھی لاتا تھا اسے ادھر ہی لاتا تھا

میں نے نہیں کھانا یہ" وہ منہ بسور کر بولی

کیوں اس میں کیا ہے اچھا بھلا صاف ستھرے ہاتھوں سے تو بنا رہا ہے وہ بے چارہ" دارہ نے اسکی توجہ اسکے غلوز پر ڈلوائی۔

میں کیا کروں میرا یہ کھانے کا دل نہیں" وہ شانے آچکا کر بولی

بہارے شرافت سے یہ کھاؤ مجھے ارجنٹ کسی سے ملنا تھا یہ تمھاری بے کار سی ضد پوری کرنے کے لیے یہاں کھڑا ہوں میں۔۔۔ بعض اوقات لگتا ہے الو "کا پٹھا ہوں۔

"بلاوجہ اپنے آپ کو گالیاں دیے جا رہے ہیں

تمھارا تو دماغ اچھے سے ٹھکانے لگاتا ہوں نہ میں آج" وہ اسکی جانب دیکھتا گھورتا ہوا بولا بہارے اسکا مطلب سمجھ گئی تھی۔

لیکن" وہ کچھ بولتی کہ وہ آنکھیں نکال کر اسپر چڑھ دوڑا

شیٹ آپ اس معملے میں منہ بھی کھولا تو زبان نکال لوں گا" بے حد سختی سے بولا تھا وہ چپ ہو گئی۔

دارہ غصے سے گاڑی آگے بڑھا گیا۔

کیا کھانا ہے "اسنے لٹھ مار انداز میں پوچھا

گول گپے "وہ بولی

لیکن اکیلے نہیں کھانے آپکے ساتھ کھانے ہیں "وہ ضدی لہجے میں بولی۔

" دونوں ہی باتوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اسنے گاڑی کا رخ موڑ لیا۔

"کیا بد تمیزی ہے دارہ مجھے گول گپے کھانے ہیں

وہ گندے پانی کا گھچول کھانا ہے معلوم نہیں ہاتھ کبھی دھوئے بھی ہوتے ہیں

"ان لوگوں نے یہ نہیں

وہ بولا۔

چھی آپ کس قدر گندے ہیں ہر کسی کے ہاتھ ناپاک ہیں سوائے آپکے تو

آپ ہی ریڑھی لگالیں مگر مجھے گول گپے کھانے ہیں "وہ بھڑکی۔

دارہ نے گھیرہ سانس بھرا

"بہارے

گول گپے "وہ آنکھیں نکال کر جیسے سب فراموش کئے اس سے لڑنے کو تیار تھی۔

تمھارے لیے اچھے نہیں ہیں یار سمجھتی کیوں نہیں ہو عجیب لڑکی ہو تم بھی جب چپ ہوتی ہو تو کوئی بلوا نہیں سکتا بولنے پر آتی ہو کوئی چپ نہیں کرا سکتا فلحال میرا اہم کام ہے تمھیں چابی دوں گا اس روم میں جا کر میرا ویٹ کرنا اوکے "اسکا گال تھپتھپا کر وہ اترنے لگا

میں اکیلی "وہ حیران ہوئی۔

دارہ نے اسکی جانب دیکھا

میں یہیں ہوں "اسکا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ ہونے کی تسلی دی تھی اسنے

جبکہ بہارے کو امی کی باتیں یاد آئی۔

تبھی سر ہلا کر وہ باہر نکل آئی تھی اسکے ساتھ جبکہ دارہ بھی باہر نکل آیا اور

دونوں ہوٹل میں داخل ہوئے تو ایک ساتھ چلتے وہ دونوں جیسے ایک

دوسرے کے لیے بنے ہوئے ہی لگ رہے تھے

بے حد پرکشش بے حد خوبصورت جاذب نظر اور حسین کپل تھا۔انکا کے کئی

لوگوں نے پلٹ کر دیکھا تھا ان دونوں کو۔

دارہ نے اسے چابیاں لے کر دی اور خود لابی میں ڈی ایس پی کے پاس گیا

گڈ ایوننگ سر" وہ ڈی ایس پی اٹھ کر ملا۔

سوری یار میں لیٹ ہو گیا دراصل بیوی کے ساتھ تھا۔

تم شادی شدہ ہو" ڈی ایس پی کو وہ پیچھلے دو ہفتے کی نسبت اب ذرا کچھ نارمل

لگ رہا تھا ورنہ دو ہفتے تو اسنے کتے کیطرح پولیس کو گھمار کھا تھا جب کہ

ریزلٹس اب تک نہیں مل پائے تھے

نہیں سر" وہ بولا۔

جبکہ دارہ نے سر ہلایا

"کرنا بھی نہیں زندگی سکون دہ رہے گی

وہ آہستگی سے بولا اور اسے لگا کہ اسنے بہت دنوں بعد قہقہہ لگایا ہے جبکہ سامنے والا یہ سوچ رہا تھا یہ بندہ ہنستا بھی ہے۔

دارہ نے اپنے لیے کافی اور اسکے لیے جوس آرڈر کر کے اسکی جانب اب سنجیدگی سے دیکھا۔

سر ہم اسطرح اس آدمی کو نہیں ڈھونڈ پائیں گے وہ کوئی بہت شاطر اور بڑا گیمر ہے۔

"اسکے لیے ہماری نظروں سے بچ کر رہنا مشکل نہیں

ڈی ایس پی نے بات کا آغاز کیا۔۔۔دارہ نے سر ہلایا

تبھی میرے دماغ میں ایک پلین آیا ہے لیکن اس میں آپکی کوپریشن کی مجھے بہت ضرورت ہے اگر آپ کاپریٹ نہیں کریں گے تو سر شاید یہ ساری زندگی یوں ہی چلتا رہے دونوں فیملیز خوف کے زیر اثر رہیں گی اور مجھے لگتا ہے میم کی بھی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہو پائے گی ایک انسان کتنی بھی

کوشش کرلے جب خوف منہ کھول کر اسکے سامنے اسے نگلنے کو تیار ہو وہ خود کو نارمل نہیں کر سکتا۔"

دارہ جانتا تھا یہ سب وہ ٹھیک کہہ رہا تھا

وہ خود بھی تو نہیں چاہتا تھا کہ اسکی فیملی اسطرح ایسولیٹ ہو کر رہے۔

پھر کیا سوچا ہے تم نے" دارہ نے سوال کیا کافی دونوں کے سامنے رکھی تھی مگر دونوں نے ہی پی نہیں

سر ہمیں تھوڑا سا ٹرک کھیلنا ہو گا خرا ایک بوڑھا جو کر کر کیا سکتا ہے بعض اوقات مجھے ایسا لگتا ہے وہ جیسے ہمارے قریب ہی ہو یہیں کہیں تبھی وہ ہر جگہ ہر طریقے سے خود کو سکیور کر رہا ہے۔"

کیا مطلب ہے تمھارا میرے گھر کے باہر سکیورٹی دیکھی ہے تم نے"۔دارہ کو غصہ چڑھا تمھاری ہی رکھی ہوئی سکیورٹی ہے اگر اس میں کوئی کمی نکلی تو تم جانتے ہو مجھے" دارہ بھڑکا۔

سر یہ میرا اندازا ہے وہ کوئ عام انسان یہ عام کریمنل نہیں لگ رہا مجھے۔۔۔

ہم بیوقوفی میں مارے جا سکتے ہیں" وہ بولا۔

جبکہ دارہ کے لیے حالات پریشان کن ہوتے جا رہے تھے

اب کیا چاہتے ہو تم مجھ سے" وہ بولا۔

جبکہ اس ڈی ایس پی نے جو بات کہی دارہ ایکدم پیچھے ہو گیا۔۔

یہ ناممکن ہے" وہ ضبط سے بولا۔

سر اسکے علاوہ کوئ حل نہیں وہ ہماری آنکھوں کے سامنے کبھی نہیں آئے گا

"

میری بیوی کی زندگی کا سوال ہے اپنے اس بے کار مشورے سے نکلو اور کچھ

" اور سوچو

" سر یہ ہو سکتا ہے آپ تھوڑا سا کاپریٹ کریں

ڈی ایس پی بولا جبکہ دارہ کے ماتھے پر پڑے بل ہی بتا رہے تھے کہ غصے سے

" اسکی حالت کیا ہو رہی ہے

اب میں چلتا ہوں ہم جتنی جلدی ہو سکتا ہے یہ کام کر لیں تو اچھا ہے" وہ کہہ کر اٹھ کر چلا گیا جبکہ دارہ سر تھام چکا تھا۔

بہارے اکیلی کہیں نکلنے کے لیے تیار نہیں تھی کیسے وہ اسے تنہا کہیں نکال سکتا تھا کیسے وہ اس بوڑھے جوکر کے سامنے اسکو چارہ بنا سکتا تھا بس اس لیے کہ وہ جوکر سامنے اجائے۔۔۔۔

لیکن شاید اس کے علاوہ کوئ حل بھی تو نظر نہیں ارہا تھا

وہ اٹھا اور جو روم اسنے بک کرایا تھا اسکی جانب بڑھ گیا۔

جیسے ہی اسنے دروازہ کھولا اسکے کھولنے سے پہلے ہی دروازہ کھل گیا وہ حیرانگی سے بہارے کو دیکھنے لگا جو پھیکا سا ہنس دی

آپ اگئے" وہ سانس بھال کرتی۔

سائیڈ پر ہوئ دارہ کو لگا کسی نے مٹھی میں دل جکڑ لیا ہو۔

اسنے بہارے کے شانے پر ہاتھ رکھا اور اسے زور سے خود میں بھینچ لیا اسکے سر پر پیار کیا۔

ڈر لگ رہا تھا تمھیں "ہلکی مدھم آواز میں وہ پوچھنے لگا

ن۔۔۔ نہیں تو" بہارے کے دماغ میں امی کی باتیں بیٹھ چکی تھی۔

وہ کوئی ڈر دارہ پر واضح نہیں کرنا چاہتی تھی۔

بس میں تو آپکا انتظار کر رہی تھی" وہ بولی لہجے میں اب بھی گھبراہٹ تھی

۔۔۔

تمھیں کچھ بھی مجھ سے چھپانے کی ضرورت نہیں جو ڈر خوف یہ پریشانی ہے

وہ تم مجھ سے شئیر کر لو میں اب غصہ نہیں کروں گا" وہ اسکا چہرہ سامنے کرتا

بولا

" ن۔۔ نہیں میں ٹھیک میں سچ کہہ رہی ہوں

بہارے" وہ بڑی چاہت سے بولا تھا۔

مجھے تم بے حد عزیز ہو اتنی کہ شاید تم اپنی اہمیت خود بھی نہیں جانتی میری

پہلی نظر کا جوش ہو تم۔۔ چاہت ہو تم میں تمھیں اسطرح نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

تم مجھ سے کچھ مت چھپاؤ تم جیسی ہو مجھے ہر صورت قبول ہو اور میرا کوئ بھی عمل تم پر احسان نہیں۔" وہ ایک ایک لفظ سے اسے معتبر کرتا جا رہا تھا۔

بہارے کی آنکھیں بہہ نکلیں۔

آپ جانتے ہیں بلکل اسی طرح مجھے آپ اور میرا بچہ بہت عزیز ہے میں آپکو کوئ غم نہیں دینا چاہتی تھی دارہ" وہ رو دی۔

مجھے کوئ غم نہیں ہے" وہ سرخ چہرے سے بولا۔

پلیز خود کو سنبھالو۔" وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولا۔

جبکہ بہارے نے سر ہلا دیا جیسے اسکی بات مان گئ ہو پوری کوشش کرے گی

وہ۔۔۔ گھیرہ سانس بھر کر وہ اس سے جدا ہوا اور ارد گرد دیکھنے لگا۔

کافی کشادہ اور خوبصورت کمرہ تھا۔

اچھی جگہ ہے" وہ بے ساختہ بولا۔

جبکہ بہارے بھی ارد گرد دیکھنے لگی

لیکن مجھے آپکا گھر زیادہ پسند ہے" وہ ہلکا سا مسکرائی

وائے ناٹ ہنی ہم وہاں چل لیتے ہیں" وہ ذرا چہک کر بولا

کیا مطلب ہے مجھے کچھ کھانا ہے بس" اسنے نگاہ پھیر لی دارہ مدھم سا مسکرا دیا

۔

وہ اسکے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا

اپنے جزبات اور ضرورت کو ایک طرف رکھ کر بس اسکو اہمیت دی تھی۔۔۔

" اوکے میں آرڈر کرتا ہوں

بابا میرا دل نہیں کر رہا ڈنر کرنے کا مجھے گول گپے کھانے ہیں آئسکریم کھانی

"ہے چنا چاٹ کھانی ہے اور ہاں املی بھی

وہ مزاہ لے کر بولی۔

ان سب چیزوں کا آپس میں کوئ کمبینیشن ہے" وہ آئ برو آچکا کر بولا

لیکن مجھے کھانی ہے وہ شانے آچکا گئ۔

جبکہ دارہ نے گھیرہ سانس بھرا۔

تم میرے بچے کو بھی گندی عادتیں ڈال دو گی" وہ ذرا منہ بنا کر بولا۔

یہ گندی عادتیں ہیں" وہ حیرانگی سے بولی

.... نہیں تو اور

" ایکدم بے کار چیزیں کھاتی ہیں تمھیں

چلیں فلحال تو آپکا بیبی مانگ رہا ہے میری فرمائش نہیں ہے یہ" وہ بولی تو دارہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

تم نہ مجھے بیچ کر بھی کھا سکتی ہو مجھے اتنا یقین ہے تمھاری چالاکی پر" وہ اٹھا بہارے مسکرا رہی تھی اچھا لگ رہا تھا اسے مسکراتے ہوئے خوش ہوتے ہوئے دیکھنا۔۔۔

ٹھیک ہے اب بناڈرے انتظار کرو اور میجیک چیک کرنا اپنے شوہر کا" وہ آنکھ دبا کر ایکدم سے باہر نکل گیا وہ اسے روکنا چاہتی تھی کہنا چاہتی تھی رک جاؤ کچھ کھانے کو نہ دو بس تم پاس رہو مگر وہ سنے بنا ہی نکل گیا۔

وہ کمرے کی کھڑکی کو ایک سائیکو کیطرح گھورنے لگی۔

اور ایکدم جلدی سے اٹھ کر بند کر دی اور ایک بار پھر دروازے سے چمٹ کر کھڑی وہ اسکا انتظار کرنے لگی۔

ہوٹل سرویس سے کچھ لڑکیاں اسکے پاس آئیں تھیں اور انھوں نے اسکے روم کی کھڑکی کھول کر اسے نیچے کا منظر دیکھایا۔

وہ ایک گول گپوں کے ٹھیلے کو ہوٹل کی لابی میں لگائے کھڑا تھا جبکہ ایک ایپرین پہنے وہ گول گپے بنانے کی کوشش کرتا اوپر دیکھنے لگا۔

اور جیسے ہی بہارے سامنے آئی اسنے ایک مائیک تھاما۔

ہائے ڈارلنگ مائے آل لواز جسٹ فوریو۔۔کم اینڈ ہیو دس "پورے ہوٹل میں اسکی گھمبیر رومنٹک آواز نے لوگوں کو اشتیاق میں ڈال دیا تھا کہ آخر یہ سب اہتمام کس کے لیے تھا لوگ مڑ مڑ کر اوپر کھڑکی کیطرف دیکھ رہے تھے شرم سے بہارے کا چہرہ انار کی مانند سرخ ہو گیا تھا۔

دارہ نے ہنستے ہوئے اسے نیچے آنے کا کہا تو وہ ویٹر یسیز اسے لے کر نیچے اگئیں

وہ کوئی پری نہیں تھی نہ ہی ملکہ۔

لیکن وہ ایک شہزادہ تھا۔

جو بلیک پینٹ بلیک ہی شرٹ میں کہنیوں تک بازو فولڈ کیے کھلے گریبان

سے اسکے لیے یہ سب کر رہا تھا۔

اسیسٹینٹ کمشنر جس کے آگے پیچھے بھی پروٹوکول چلتا ہو جس کے گارڈ اس

وقت بھی اپنے سر کی حرکتوں کو حیرانگی سے کھڑا دیکھ رہے تھے وہ فقت اسے

خوش کرنے کے لیے یہ سب کر رہا تھا بہارے ہنس دی کیونکہ غلطی سے

اسنے بوندیوں کو منہ میں لے لیا اور فوراہی تھوک بھی دیا وہ اسکے پاس ہی آگئ

۔

یہ سب کیا ہے" وہ ہنستی ہوئی بولی

یہ بلکل اچھی چیز نہیں ہے تم بیمار پڑ سکتی ہو میں ابھی بھی روک رہا ہوں" وہ

بولا۔

اگر گول گپے کھلانے والا دارہ سکندر ہو تو گول گپے کون چھوڑ سکتا ہے چلیں بنا کر دیں مجھے "وہ ذائقہ منہ میں بھرتی سب کچھ ایک لمحے کے لیے بھول کر ان لمحات کو انجوائے کرنا چاہتی تھی

دارہ نفی میں گردن ہلاتا اناڑی پن سے کام کرنے لگا۔

اوہو یہ تو ڈالیں کیا دہی بھر دیا پچی ہوں میں "بہارے چیڑ کر بولی

دو چماٹ کھاؤ گی چپ چاپ کھاؤ جو مل رہا بہارے بہارے یہ "اسنے چٹنی میں گول گپا بھرا اور پورا منہ میں رکھ لیا۔

ہمممم بہت مزے کا ہے "وہ ایکدم خوشی سے چیخی

دارہ برے برے منہ بنانے لگا۔

یار کتنا ہینڈسم ہے مگر شادی شدہ ہے "ایک لڑکی کی اچانک ہی آواز بہارے کے کانوں سے ٹکرائی۔

ہاں ہینڈسم کتنا ہے ڈیشنگ اور بیوی تو دیکھو آٹے کی بوری لگ رہی ہے ہائے ایسے بندے ہمیں کیوں نہیں ملتے کاش یہ میرا بوائے فرینڈ ہوتا قسم خدا کی

بہت مزاہ آتا ویسے اسکے ساتھ کوئی بولڈ لڑکی سوٹ کرتی جو خوب مزے کرتی ہاہاہا" اسکے کان تو کھڑے ہو گئے مڑ کر وہ دیکھنے لگی اسکی بیہودگی پر۔۔۔

بہت سارے لوگ موجود تھے۔

آواز کے تعاقب میں دیکھنے پر اسے دو لڑکیاں کھڑی نظر آئیں جبکہ دارہ سکوپ میں آئسکریم بھر کر کون پر لگانے کی کوشش کر رہا تھا بہارے کا تو میٹر ہی شاٹ ہو گیا بھڑک کر اسکی جانب دیکھنے لگی

یار اسکی بیوی دیکھ رہی ہے" ایک لڑکی دوسری کی آواز میں اہستگی سے خسر پھسر کرنے لگی

ارے دفع کرو میں تو چاہتی ہوں یہ ہیرو مجھے دیکھ لے بھول جائے گا اپنی بیوی "کو۔۔ کیسی موٹی ہے عجیب

" ایسی بات بھی نہیں بہت خوبصورت ہے یار

"اس ہیرو کے بچے کی ماں بننے والی ہوں میں

وہ ایکدم پلیٹ پھینکتی چیخی سب اسکی جانب دیکھنے لگے۔ جبکہ دارہ تو پہلی بار سرخ پڑ گیا تھا۔

اس نے بہارے کی جانب دیکھا جوان دو لڑکیوں کیطرف بڑھی جیسے ابھی ٹکڑے کر دے گی۔

تم تم دونوں ہوتی کون ہو میرے شوہر کو اپنی گندی نظروں سے دیکھنے والی۔۔۔

چمپینزی جیسی شکل کی بھنمانس کمینی میں تیرا منہ توڑ دوں گی" اگر دارہ اسے نا پکڑتا تو یقینا بہارے اسکے بالوں میں لٹک جاتی وہ لڑکی حونک نظروں سے بہارے کو دیکھ رہی تھی لوگ ہنس رہے تھے ان دونوں پر جبکہ دارہ شرمندہ سا بہارے کو قابو کرنا چاہ رہا تھا

بہارے بہارے یہ کیا کر رہی ہو" وہ اسے پیچھے کھینچنے لگا

میں اسکو جان سے مار دوں گی آپ۔۔آپ اسکیطرف دیکھ کر بتائیں یہ آپکو کوئی اچھی لگی مجھے تو یہ گولڈن بالوں والی بھوتنی لگ رہی ہے مجھے موٹا کہے گی "بدتمیز گندی لڑکی

وہ پھر اسپر جھپٹتی دارہ نے ان دونوں سے ایکسکیوز کرنا شروع کر دیا اور اسے وہاں سے اٹھا کر وہ اپنے روم کی جانب چلنے لگا جبکہ وہ جھپٹ جھپٹ کر اترنا چاہ رہی تھی۔

"سوسوئیٹ

ایک لڑکی منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی دارہ کچا پھیکا سا ہنستا اس بپھری شیرنی کو لے کر روم کی جانب چلا گیا اور اسے کمرے کے وسط میں اتار کر دروازہ لاک کر دیا۔

بہارے نے چہرے پر سے بال ہٹائے ہٹیں یہاں سے پوچھتی ہوں اس سے " آپکو دیکھنے کا حق دیا کس نے اسے آنکھیں ان نوچ لوں

وہ پھر سے دروازے کی جانب بڑھی۔

جبکہ دارہ آٹو میٹک لاک کر چکا تھا۔

صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

اور اسے دیکھتا وہ نفی میں سر ہلانے لگا

" تمھیں شرم آئی پوری دنیا کے سامنے کیا بکواس۔

اور اگلا لمحہ اسکے لیے شاکینگ تھا۔

یقیناوہ حیران حونک رہ گیا کیونکہ کسی کا نرم سا لمس اسے اپنی سانسوں میں محسوس ہوا تھا۔

اور ایکدم وہ دور ہو گئی۔

دارہ آنکھیں پٹ پٹ کرتا اسے دیکھنے لگا۔

ہاں یقین نہ آنے والی بات تھی

اسکی ہلکی ہلکی شرم کے لبادے میں لپٹی سانسیں دارہ کے اوسان خطا کر گئیں تھیں۔

بہارے نے ایک نظر اسکی پھٹی ہوئی آنکھوں کو دیکھا اور جیسے اس لمحے میں وہ خود بھی نہیں سمجھ پائی تھی کچھ وہ۔۔۔وہ کہہ رہیں تھیں بولڈ لڑکیاں آپکے ساتھ سوٹ کرتیں تو میں میں بھی تو بولڈ ہوں"

وہ ایک دم اسکی نظروں سے گھبراتی بولی۔

جبکہ دارہ جو خود کو پہلے ہی سنبھال رہا تھا پر واہ کے بنا ہی اسکے بال مٹھی میں جکڑے۔

اور اسکے حسین چہرے کی جانب دیکھنے لگا۔

یہ میرے لیے سرپرائز تھا۔

"یقین دلاؤ پھر سے کہ تم واقعی بولڈ ہو

نرمی سے اسکی گردن بھی جکڑ لی تھی۔

دارہ" وہ بے چینی سے بولی۔

مگر دارہ سکندر پر تو عجب نشہ سوار ہو چلا تھا۔۔۔۔

اچانک جیسے کوئی گھر میں کودا اور اسکے کودنے کی آواز سے وہ بے ساختہ اٹھ بیٹھی

معلوم نہیں کیوں دل پر دہشت سی ہوئی اور نیند اڑ گئی۔

اسنے کمرے میں بند دروازے اور ہلکی مدھم نائیٹ بلب کی روشنی دیکھی دل پر گھبراہٹ سی ہوئی تو کمرے کی لائٹ کھولنے ہی لگی تھی کہ سامنے کھڑکی پر جیسے کسی کا عکس بنا لمبا سا وجود تھا جس نے شانے پر جیسے کوئی بھاری چیز لادھ رکھی تھی۔

اسکے ہاتھ وہیں کانپ گئے اور لائیٹس نہ کھول سکی۔

وہ نیچے بیٹھ گئی وہ جو بھی تھا پہلا خیال اس جو کر کا آیا

دروازہ کمرے کا بند تو تھا مگر لاک نہیں اسنے تیزی سے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔

لیکن امی بھی تو دارہ کی وجہ سے دروازہ بند نہیں کرتی تھیں اور صفدر اور دارہ اسکے حوالے کر کے گیا تھا سب کچھ وہ بے چین سی ہو گئ۔

جبکہ وہ عکس اسکی کھڑکی کے پاس ٹھر گیا تھا اب معلوم نہیں اسے احساس ہو گیا تھا کہ اندر کوئ جاگ چکا ہے یہ پھر وہ ویسے ہی کھڑا تھا۔

اور جیسے ہی اسنے صنم کے کمرے کی کھڑکی پر ہاتھ رکھ کر شیشے پر پڑی دھند صاف کی اور اندر جھانکنے لگا صنم نے اپنی چیخ کا گلا اپنے ہاتھوں سے ہی دبا دیا۔

وہ وہی پر بیڈ کی اوٹ میں لیٹ گئ۔

وہ بلکل واضح نہیں کرنا چاہتی تھی اپنا آپ پہلے تو وہ اچھے سے دیکھتا رہا اور پھر ایکدم ہنسنے لگا وہی ہنسی بنا آواز کے اور پھر وہ آگے چلا گیا۔

اس وقت صنم کی حالت ایسی تھی کہ وجود میں خون کا قطرہ بھی باقی نہ رہا ہو وہ جلدی سے اٹھی اور امی اور صفدر کی فکر سے جیسے دم گھٹنے لگا وہ باہر نکلتی بلکہ وہ باہر نکل سکتی تھی وہ جو بھی تھا اس وقت لون میں تھا۔

وہ جلدی سے دروازے تک آئی خوف سے کانپ رہی تھی فون کا خیال آیا اتنی سکیورٹی کے بعد کوئی گھر میں داخل کیسے ہو گیا۔

دارہ گھر پر نہیں تھا۔

اسنے کال ملائی کانپتے ہاتھوں سے بل جا رہی تھی وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا اسنے کال ملائے رکھی اور موبائل سختی سے ہاتھ میں جکڑ کر وہ کمرے سے باہر نکلی چہرہ زرد پڑ گیا۔

خوف سے پورا وجود کپ کپا رہا تھا۔

ارد گرد کوئی نہیں تھا اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ چیخیں مار کر گارڈ کو اکٹھا کر لے۔۔۔رات ساڑھے تین کا وقت تھا امی کی فکر سے ہلکان ہوتی وہ امی کے کمرے میں اگی کچھ فاصلے پر ہی تو تھا کمرہ امی کا۔۔۔۔

اور جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی ویسے ہی پیچھے سے کسی نے اسے سختی سے جکڑ لیا۔

صنم کو لگا وہ ختم ہو گئی ہو۔

سرخ خوف سے پھٹتی آنکھوں اور خود کو نہ سہتے نکلتے آنسوں سے وہ پلٹی تو سامنے ہی ایک خوفناک لبادے میں خود کو ڈھانپے وہ جوکر ہی تھا۔

اسکو دیکھ کر ہنسنے لگا۔

صنم کو لگا وہ گونگی ہو گئی ہے۔

اس جوکر کے ہاتھ میں اتنی سخت گرفت تھی صنم کا ہاتھ بھی پیلا پڑ چکا تھا۔

اسنے صنم کو چپ رہنے کا اشارہ کیا اور امی کے کمرے کا دروازہ بنا آواز کے بند کر دیا۔

ک۔۔۔۔کون ہو تم" وہ کانپتے لہجے اور چکراتے دماغ کے ساتھ سوال کرنے لگی جبکہ وہ شخص جو بھی تھا ایکدم اسے گھور کر دیکھنے لگا۔۔۔

صنم ہی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہ کسی کو پکارنا چاہتی تھی مگر کوئی آواز ہی نہیں دے پا رہی تھی۔

" دارہ تمھیں جان سے مار

اوراس سے پہلے الفاظ پورے ہوتے کھینچ کر مکہ اسکے منہ پر لگااور وہ دور جا

پڑی۔

سر ٹیبل کے نکڑ سے لگا۔

ام۔۔۔۔۔

شششششش "اسکے منہ پر سختی سے اپنا سیاہ گلوز میں ڈھکا ہاتھ رکھ کر اسنے اسکی

چیخ کا گلا گھونٹا اور اپنی بوری میں سے کالی ٹیپ نکال لی وہ ٹیپ اسنے صنم کے منہ

پر باندھ دی۔

اور صنم کو لگ رہا تھا وہ اب اپنے لب وا بھی نہیں کر سکتی۔

وہ صنم کا منہ باندھ کر دور ہو کر بیٹھ گیا

صنم کے سر سے خون بہہ رہا تھا لاونج میں صنم کی بے بس نظریں اور بے بس

آنسو صرف ایک شخص کی پکار پر تھے۔

اسے کہیں نہیں جانا چاہیے تھا۔

اسکی زمہ داری صرف ایک لڑکی نہیں تھی وہ لڑکی بھی تھی جسے زبردستی اسنے گھر میں اپنی ماں کے لیے بیٹھایا تھا وہ اللہ سے دعا مانگنے لگی کہ دارہ کو بھیج دیں۔

کسی کو اسکی مدد کر لیے بھیج دیں

وہ جو کر اسکی صورت سکون سے دیکھ رہا تھا

صنم ایک دم اٹھی اور امی کے کمرے کی جانب لپکتی کہ اسنے آگے بڑھ کر صنم کی ٹانگ اس سلیپی فرش پر کھینچ دی اور وہ منہ کے بل زمین پر جا گیری۔

اسکی ناک سے خون نکلنے لگا سردی اور خوف اور تکلیف نے اسے رونے پر مجبور کر دیا مگر بے بس ہلکی مدھم آواز کے سوا کچھ نہیں تھا جبکہ وہ چیخ و پکار مچا دینا چاہتی تھی

اسنے تکلیف سے دھوتے ہوتے نگاہ اٹھائی سامنے ہی اسکا موبائل فرش پر پڑا تھا دارہ کا نمبر ڈائل تھا۔

اسک کانپتا ہاتھ ایک بار پھر دارہ کا نمبر ڈائل کر گیا۔

مگر شاید اس جوکر نے اس موبائل کو زیادہ توجہ نہیں دی صنم کی ٹانگ جکڑ کر وہ اسے کھینچتا ہوا نہ جانے کہاں لے جانے لگا وہ چیزیں پکڑ پکڑ کر خود کو روکنے کی کوشش کرنے لگی اس سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

مگر بے سود۔۔۔

اور جب اسنے دیوار جکڑ لی۔

اور ہمت کر کے لات اس جوکر کے ہاتھ پر ماری تو ایکدم صنم کا پاؤں اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا وہ اندھا دھند اندر بھاگی۔

جبکہ ٹیپوں سے اپنے منہ کو بھی آزاد کرانا چاہا مگر اس سے پہلے ہی اسکے بال اسکی وحشیانہ گرفت میں قید ہو گئے تھے

اس خاموش فضا میں چٹاخ چٹاخ چٹاخ پوری طاقت سے پڑے گئے تین تھپڑوں کی آواز ابھری۔

اور اسنے صنم کا سر جکڑ کر سر دیوار میں دے دے کر مارے

یہاں تک کے وہ اپنے ہوش گوا گئ۔

موبائل وائیبریٹ پر تھا

معلوم نہیں کیوں اسنے وائیبریشن پر ڈال دیا اپنا سیل فون تو اسکے پاس تھا نہیں تبھی دارہ نے بہارے کے سیل میں سیم اپنی ڈال لی تھی۔۔۔

شاید چند گھڑیاں وہ ہر پریشانی سے دور گزارنا چاہتا تھا

لیکن حالات ایسے نہیں تھے وہ لاپرواہی برتتا۔۔۔

بلکل ایسے حالات نہیں تھی مگر لاپرواہی ہو چکی تھی۔

جبکہ زیادہ وائیبریشن کی آواز سے ایکدم وہ ڈسٹرب سا ہوا تو آنکھ کھل گئی اسنے کمرے میں روشنی دیکھی ناگواری کا احساس ہوا ہاتھ مار کر لیمپ بجھا دیا۔

معلوم تھا بہارے اندھیرے سے ڈر جاتی ہے اسنے اپنے بازو کی جانب دیکھا وہ سکڑی سیمٹی اسکے بازو کی گرفت میں چھپی ہوئی تھی۔وہ ہلکا سا مسکرا دیا

دوسری طرف وہ اپنا سیل فون تلاش کرنے لگا جو کہ وائیبریٹ ہو ہو کر اب تو چپ ہو چکا تھا۔

وہ نہیں چاہتا تھا بہارے اٹھے۔

تبھی موبائل کی تلاش چپ چاپ کرنے لگا مگر موبائل کہاں دفع ہو گیا تھا سمجھ نہیں ارہا تھا اور اچانک سامنے ٹیبل پر نگاہ گئی تو اسے یاد آیا موبائل وہ وہیں چھوڑ چکا تھا۔

اسنے اٹھنا چاہا مگر بہارے نے سے اسکا بازو سختی سے پکڑا ہوا تھا

گھیرہ سانس بھر کر وہ پھر سے لیٹ گیا سائیڈ لیمپ دوبارہ اون کر دیا۔

کچھ دیر اسکا چہرہ دیکھتا رہا وہ دنیا کی سب سے حسین لڑکی تھی اسکی بانہوں میں تھی اسکے لیے تھی۔

نرمی سے اسکے چہرے کو چھوتے اسے احساس ہی نہیں تھا کہ اسکی پشت پر ایک تباہی تھی جو اسکی منتظر تھی وہ اسکو اپنے بازوں میں دیکھ پھر سے بھٹکنے لگا تھا۔

جبکہ بہارے کی بھی آنکھ اسکی ایک بار پھر منہ زور پکڑتی شدتوں پر کھل گئ۔

پورا پانی کا جگ جب اسکے منہ پر انڈیل دیا تو اسکے حواس جیسے لوٹ آئے درد سے اسکا سر اسکی ناک دکھ رہی تھی آنسوں سے گال تر تھے۔

اسنے محسوس کر لیا تھا اسکے سامنے اسکی موت کھڑی ہے۔

وہ جوکر اسکے سامنے اکر بیٹھ گیا۔

صنم اسے دیکھنے لگی۔

سرخ آنکھیں اور وحشت سے بھرپور چہرہ۔

اگر وہ اسے قتل کر دینا چاہتا تھا تو وہ مرنے سے پہلے اس قاتل کا منہ دیکھنا چاہتی تھی۔

کانپتا ہاتھ اسنے اٹھایا اور اسکا ماسک سے چھپا چہرہ۔۔۔اس جوکر کے ماسک سے آزاد کرانا چاہا کہ ایک چاقو سے بڑا گھیرہ کٹ اسکے ہاتھ پر مارا گیا۔

وہ بے چینی سے چیخی چاقو کی دھاڑ اتنی تیز تھی کہ اسکا گوشت تک کٹ چکا تھا

۔

لیکن چیخنے کی آواز کسے سنائی دی تھی وہ تڑپ اٹھی۔

ایک خوش مزاج نرم و ملائم سی لڑکی اور اسکے ساتھ ہونے والا جارہانہ سلوک اسے بن موت مارنے کے لیے کافی تھا خون بہنے لگا مگر پرواہ کس کو تھی۔

اسنے ایک بار پھر صنم کی ٹانگ جکڑی اور اسے دارہ کے کمرے کی جانب لے جانے لگا۔

کھینچتا ہوا اسکا منہ کہاں پڑ رہا تھا اسکا سر کس چیز سے لگ رہا تھا کوئی بھی پرواہ کیے بنا وہ اسے گھسیٹ کر دارہ کے کمرے میں لے آیا۔اور اسے اٹھا کر بیڈ پر پھینکا۔

صنم خود کو بچانے کے لیے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرنے لگی اور اسی طرح اسکے پاؤں کے گوشت کو چیرتی ہوئی ضربیں اسکو تڑپا گئیں۔

جبکہ وہ ایک بار پھر بنا آواز کے ہنسنے لگا۔

اور صنم کی گردن ایکدم دبوچ لی

صنم کا چہرہ نیلا پڑنے لگا اتنی شدت تھی سانس روکنے لگا وہ تڑپ رہی تھی دل سے پکار تھی۔

وہ بے قصور تھی اسکا کوئ قصور نہیں تھا۔

وہ بس ان سب کے ساتھ رہ رہی تھی وہ امی کو بچانے انھیں چھپانے اپنی زمہ داری پوری کرنے نکلی تھی اسنے کچھ نہیں کیا تھا۔

جبکہ اب اسے ایک اور تکلیف سے گزارا جا رہا تھا۔

اور شاید یہ تکلیف دنیا کی تمام تکلیفوں سے بھر کر تھی وہ خود کو بچانے کی تگ ودو کرتی تو اسکے جسم کو چاقو سے گھیرہ زخم دے دیا جاتا اس میں ہمت ختم ہو گئ نہ جانے کب تک اسے حوس کا نشانہ بنایا گیا۔

اور اسکے بعد۔۔

صبح کی پہلی اذان کی آواز کے ساتھ ہی صنم کے بے جان ہوتے وجود میں بس یہ آواز آئ تھی۔

بائے بائے"۔نہ وہ اس آواز کو پہچانتی تھی اور نہ ہی وہ سمجھ پائ۔

اور اسکی کمر میں پوری شدت سے چاقو اتار دیا گیا۔

جھٹکے سے اسکا وجود تڑپ کر اٹھا اور ایکدم بے بس ہوتی بستر پر جا گیرہ۔

وہ اسکے مچھلی کی طرح سسکتے تڑپتے وجود کو دیکھتے رہا اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا رہا۔

جس موبائل کا صنم کو لگ رہا تھا اسے پتہ نہیں چلا اس موبائل سے دارہ کا نمبر ڈائل کر کے وہ صنم کے پاس رکھ چکا تھا اور پھر ہنسنے لگا۔

موبائل اسکے منہ پر پھینک کر اسنے ارد گرد دیکھا۔

دارہ کی لارج تصویر تھی۔

پوری ایک دیوار پر یہ تصویر آب وتاب سے چمک رہی تھی

صنم کے زخموں سے رستے خون سے ہاتھ بھر کر اسنے دارہ کے منہ پر وہ ہاتھ مل دیا جبکہ تصویر پر خون سے ہی اینڈ لکھ دیا۔

دوسری طرف شیشے پر بہارے کی سرخ لیپسٹک سے اسنے بڑی ہی خوبصورتی سے۔۔۔

تم میری ہو بہارے "لکھا اور لیپسٹک پھینک کر اپنی آخری سانسیں بھرتی صنم کے پاس آیا افسوس سے اسکو مرتا دیکھ کر اسنے دوبارہ دارہ کا نمبر ڈائل کیا جو کہ اب اٹھ چکا تھا۔۔۔

کال جا رہی تھی

ہیلو صنم سوری یار میں اٹھا نہیں سکا موبائل۔

خیریت؟ کمرے میں دارہ کی آواز گونجی۔

بہت آنکھوں سے ایک نگاہ اٹھا کر اس بے بس وجود نے آواز سنی تھی اسکی۔

اسکے خون نے پورا بیڈ رنگ دیا تھا۔

صنم "دارہ پھر سے بولا خاموشی کے سوا کسی چیز نے جواب نہیں دیا۔

اور دارہ کے دل میں ایسا کھٹکا بجا کے وہ اس ہوٹل سے بنا جوتا پہنے بھاگا تھا

دارہ "بہارے کے اپنے اوسان خطا ہو گئے۔

وہ فریش ہو کر ابھی نکلی تھی وہ دونوں گھر کے لیے نکلنے ہی والے تھے کہ فون بجنے لگا۔

اور جب وہ باہر نکلی تو وہ آندھی طوفان کیطرح بھاگا تھا وہاں سے بہارے پر ہشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی

گارڈ اسکے پاس پہنچ چکے تھے۔

جبکہ بہارے کو لے کر وہاں سے وہ بھی گھر کے لیے نکلے۔

اگر اسکا گارڈ گاڑی لے کر نہ آتا تو وہ روڈ پر بھاگ رہا ہوتا۔

وہ گاڑی میں اسے نکال کر خود بیٹھا۔

اور وہ نہیں جانتا تھا گاڑی کی سپیڈ کیا ہے۔

صبح کی کرنیں پھیلنے لگیں تھیں۔

نیلا پڑتا خون سے لت پت پڑا وجود اپنی آخری سانسیں اس جوکر کی قید میں بھر کر ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔

شاید اس لڑکی نے یہاں آنے سے پہلے یہ سب نہیں سوچا تھا وہ جیسے یہاں آتی تھی ویسے ہی جائیں گئ۔

خوش باش چھکتی مہکتی سی وہ لڑکی جو شاید اپنی زندگی کی مکمل بہارے بھی نہ دیکھ پائ تھی۔

بے قصوری میں ماری جا چکی تھی۔

خون بیڈ سے نیچے ٹپکنے لگا تھا جتنا خون بہہ رہا تھا۔

اتنا ہی اسکا وجود نیلا ہوتا جا رہا تھا۔

وحشت چاروں جانب تھی۔

منتظر نظریں تھیں جواب تک کھولیں ہوئیں تھیں دروازے کو ہی دیکھ رہیں تھیں گاڑی کے ٹائر چرچرائے تھے۔

دارہ کی ہولناک آواز تھی۔

اور اسکے بعد کوئ بھاگتا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا۔

اسکے پیچھے ہی ایک اور گاڑی رکی تھی اس میں سے ایک بے جان سی ہوتی لڑکی نکلی تھی وہ بھی بھگاتی وہی اندر آئی تھی۔۔۔۔

صنم "پورے گھر میں دارہ کی آواز گونجی۔

لاونج کا حال دیکھ کر اسے لگا اسکے قدموں تلے زمین نہیں رہی اسکی دھاڑ سے۔۔ جیسے پرندے بھی درختوں سے اڑ کر بھاگ اٹھے تھے پھر امی اور صفدر کیسے نہ جاگتے سب سے پہلے اسنے صنم کا کمرہ دیکھا جو ویسا ہی تھا۔ امی بھی بھکلائی ہوئیں سی باہر آگئیں جبکہ صفدر بھی۔

وہ سب لاؤنج میں وہی ٹوٹ پھوٹ کو دیکھ رہے تھے جبکہ دارہ نے فرش پر خون کی بنی لکیر کا تعاقب کیا۔

ایک بھرپور جوان مرد اس وقت پتے کیطرح کانپ رہا تھا یہ لکیر اسکے کمرے کی جانب جا رہی تھی۔

اور اسنے اپنے کمرے کا دروازہ کھلا صنم کی لاش سامنے اسکے بیڈ پر پڑی تھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

صنم "وہ اندھا دھند اسکی طرف بھاگا بہارے کی چیخوں نے ایکدم طوفان اٹھا دیا جبکہ امی اور صفدر بھی صنم کی جانب بھاگے

صنم "خون سے لت پت بے بس وجود۔۔۔ پھٹے ہوئے کپڑے

امی نے روتے بلکتے تڑپتے اسکے وجود کو اپنے دوپٹے سے ڈھانپ دیا۔۔۔۔

ہم لٹ گئے۔۔ ہم لٹ گئے دارہ۔۔

دارہ ہم لٹ گئے تم کہاں تھے۔۔۔

وہ پھٹی ہوئی انکھوں سے یہ سب دیکھ رہا تھا "

وہ نہیں جانتا تھا کب اسکی آنکھوں سے بے شمار آنسو بہہ کر گالوں پر بہہ نکلے۔

۔۔

ہم لٹ گئے ہائے یہ کیا ہو گیا میں کیا جواب دوں گی اسکی ماں کو می۔۔ میری بچی صنم۔۔۔۔ "اسکے منہ پر بندھی ٹیپ اس کی گواہ تھی کہ وہ تو کسی کو پکار بھی نہ سکی۔

بہارے نے صنم کے وجود کو خود سے لپٹ لیا اور وہ اسطرح چلا چلا کر روئی کہ امی اور صفدر کی بھی چیخیں نکل گئیں اور دارہ کو لگا وہ سانس نہیں لے پا رہا

اسنے ایک نظر کمرے میں اپنی تصویر اور پھر شیشے پر دیکھا سر تھامتا وہ وہیں دیوار کے پاس بیٹھ گیا۔

بہارے تڑپ اٹھی تھی اس سے برداشت نہیں ہوا تھا وہ تڑپ تڑپ کر رو دی اسکی وجہ سے صنم اپنی جان گنوا گئی کوئی مر گیا اسکی وجہ سے۔۔۔

اسے لگا وہ پاگل ہو جائے گی۔

وہ پاگل ہو گئی تھی وہ صنم کے وجود کو ڈھانپ رہی تھی۔

دارہ سر تھامے بیٹھا تھا

یہ خسارہ اور اسکا زمہ دار وہ خود تھا۔

گھر میں ایک بھونچال اگیا تھا۔

شجاع ہاؤس والوں کو یہ خبر ملی تو کون نہیں تھا جو بھاگا تھا۔

شہروز معاذ ارتاش فائق سعد وہ سب فورا ادارہ کے گھر پہنچے تھے گھر کی خواتین

اباجی باقی گھر کے مرد لڑکیاں سب۔۔۔

اور پاگلوں کیطرح روتی بہارے اور صنم کو خود میں قید کئے بیٹھی اس دیوانی

ہوتی لڑکی کو کسی میں ہمت نہیں ہوئی دور کر سکے۔۔۔۔

اسے لگا رہا تھا اسکا دل پھٹ جائے گا اسکا دل پھٹ چکا تھا۔

صنم مر گئی تھی اسے یقین نہیں آیا۔

" صنم صنم اٹھو خدا کے واسطے اٹھ جاؤ صنم

حالات ویسے ہی تھے۔

نشرہ بھی تڑپتی ہوئی صنم کے پاس آ پہنچی مگر بہارے نے اسے آزاد نہیں کیا۔

صنم ایسا مت کرو میں۔۔۔۔میں کبھی جی نہیں پاؤ گی صنم اٹھ جاؤ صنم م م م"

اباجی یہ اٹھا نہیں رہی اباجی یہ میری وجہ سے مر گئی۔

وہ جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر سب کو یہ بول رہی تھی

دارہ وہاں سے اٹھ کر جیسے بھاگ گیا۔

خود سے ہی بھاگ گیا اس میں نہ ہمت تھی کسی کا سامنا کرنے کی نہ ہی وہ کر سکا وہ گھر سے ہی نکل گیا۔

گھر سے نکل کر نہ جانے کتنی بلند چیخ تھی جو اسنے ماری اور کئی مکے تھے جو دیوار پر مار کر اپنا ہاتھ لہولہان کر دیا۔

اور فائق نے ایکدم پکڑ کر اسے سینے میں بھینچ لیا جبکہ پہلی بار دارہ رو دیا تھا۔

ان سب نے اسے ٹوٹے ہوئے دیکھا تو سب کی آنکھوں میں آنسوں بہہ نکلے یہ حادثہ بھلانے والا نہیں تھا کتنا پچھتاوا تھا جو وہ چھوڑ گئی صرف اسکے کندھوں پر۔۔۔ چھوڑ گئی تھی۔

فائق نے اسے سختی سے جکڑا ہوا تھا۔

وہ کچھ نہیں کہہ رہا تھا اسکے سینے سے لگا کھڑا تھا۔۔۔۔

صنم کی تدفین ہو گئی تھی۔

سب گھر لوٹ آئے تھے جبکہ دارہ وہیں اسکی قبر کی مٹی مٹھی میں بھرے بیٹھا تھا۔۔۔۔

شاید تنہائی میں اسکی پتھر جیسی خاموشی ٹوٹ جاتی اور وہ کچھ الفاظ آزاد کر کے دل کا بوجھ ہلکا کر لیتا لیکن یہ بوجھ کبھی ہلکا ہونے والا نہیں تھا۔

فائق ارتاش معاذ تینوں باہر گاڑی میں اسکا ویٹ کر رہے تھے۔

حالانکہ اسنے انھیں رکنے کو نہیں کہا تھا بس اتنا کہا تھا آپ سب جائیں میں آ جاؤں گا۔

فائق رکا تو معاذ اور ارتاش بھی ساتھ رک گئے دارہ کا ویٹ کرنے لگے جو مٹھی میں مٹی بھرے بیٹھا اسکے نام کی جانب دیکھ رہا تھا۔

بار بار آنکھوں کے آگے اسکا زندہ جیتا جاگتا ہنستا چہرہ آتا۔

وہ نہیں چاہتی تھی یہاں رکنا۔۔۔۔ نہیں چاہتی تھی جاب چھوڑنا۔۔۔

زبردستی دارہ نے اسے مجبور کیا کہ وہ اسکے گھر کی حفاظت کرے اور اسنے ایسی حفاظت کی کہ خود جان گنوادی۔

باقی کسی پر آنچ نہیں آنے دی۔

بھول ہو گئی یار" وہ سر جھکا گیا۔۔۔۔

بہت ب۔۔ بڑی۔۔۔۔ بھول ہو گئی" ٹپ ٹپ اسکی قبر پر اسکے آنسو گیرنے لگے۔

م۔۔۔ میں کیسے بھلا پاؤں گا یہ سب تم ساری زندگی کے لیے مجھے اپنا مقروض کر گئی ہو۔" اسے لگا اسکے حلق میں آنسو پھنس گئے ہوں۔

آواز کانپ رہی تھا لہجے میں ٹوٹ پھوٹ تھی۔

بس نہیں چل رہا تھا بچوں کیطرح رو دے۔

اسنے آنسو صاف کیے آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں سوجھ رہیں بری طرح

۔۔۔ جبکہ وہ اپنے بال مٹھی میں جکڑ گیا۔

مجھ پر تمھارا خون اور عزت ادھار ہے صنم یہ ادھار اتارے بنا مرو گا نہیں اور ۔۔۔اور خدا کی قسم میں نے کتے کی موت نہ مارا تمھارے قاتل کو تو قیامت کے روز میرا گریبان جکڑ لینا۔

میں تمھارے پاس اسی دن آؤں گا جس دن تمھیں منہ دیکھانے قابل ہو جاؤ گا مجھے معاف کر دینا معاف کر دینا" وہ بولتا ہوا اٹھا اور مڑ گیا۔

جبکہ ایک زندگی کتنی خاموشی سے مٹی تلے دب گئی تھی۔

جس کا سارا بوجھ بھار اٹھائے وہ باہر کی جانب نکلتا جا رہا تھا۔

اسنے اپنا لباس نہیں بدلا تھا شام ڈھل گئی تھی۔

وہ اپنے حلیے سے انجان بھوک پیاس سے انجان تھا۔

جبکہ فائق کی گاڑی دیکھ کر وہ بنا کچھ بولے اس گاڑی میں سوار ہو گیا اور فائق نے بھی گاڑی وہاں سے آگے بڑھالی۔

وہ لوگ پورے راستے خاموش رہے حالانکہ وہ دارہ سے بات کرنا چاہتے تھے مگر کسی کے پاس الفاظ نہیں تھے۔

اور دارہ سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔

وہ تقریبا دس منٹ میں گھر پہنچ گئے تھے۔

جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے گھر میں نیا امتحان کھڑا تھا۔

دارہ اندر داخل ہونے کے بجائے باہر ہی پلٹ گیا۔

اس میں بہارے کو کسی بھی قسم کی تسلی دینے کی ہمت نہیں تھی اسے لگ رہا تھا اسکا وجود اس وقت اتنا تھک گیا ہے کہ اپنا بھی بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ گاڑی میں ہی بیٹھ گیا دروازہ کھلا تھا کی لوگ تھے فائق اسکے پاس ہی کھڑا ہو گیا۔

تم نے آگے کیا سوچا ہے "فائق نے اسکی جانب دیکھا۔

جشن منانے کا سوچ رہا ہوں کیونکہ بربادی تو میری شروع ہو چکی ہے "اسنے طنزیہ لہجے میں کہتے فائق کو دیکھا۔

فائق کے پاس الفاظ نہیں تھے وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔

جس چیز کا علم اسے دو ہفتوں پہلے ہوا اچانک اس چیز نے انکی زندگیوں میں یہ کیسی تبدیلی پیدا کر دی تھی جس کا بوجھ وہ اب تنہا اٹھاتا۔

یار" فائق نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا

کیا یار ہاں کیا یار بتاؤ مجھے۔۔۔بیوی کو سنبھالو یہ گھر والوں کی حفاظت کروں بتا دو مجھے میری وجہ سے وہ اپنی جان گنوا گئی تمھیں یہ اس بات کا احساس ہو بھی رہا ہے یہ جا کر اندر اسکی ماں کو دیکھو کیسے خالی دیوار کو بیٹھی گھور رہی ہے اس کے سامنے جا کر کیا کہوں ہاں یہ بہارے کو دیکھ لو وہ پاگل ہو رہی ہے اپنے ٹوٹے ہوئے ہاتھوں سے اسے کیسے سنبھالو یار میں نہیں ہوں اتنی بڑی بڑی زمہ داریوں اور امتحانوں کے لائق۔۔۔۔

کیا کہوں یہ بتا دو مجھے تم۔

اور مجھے صرف تم اس بات کا جواب دو کیسے اتارو گا اس قرض کو میں جو وہ میرے سینے پر بوجھ کیطرح چھوڑ گئی نہ ہی آتی وہ یہاں نہ ہی روکتا میں اسے یہاں۔۔۔

بتاو مجھے اب کیا کرو تم بتادو۔" وہ بھڑک کر جیسے اپنی فرسٹریشن نکالنے لگا

۔۔۔۔

میں مانتا ہوں جو ہوا غلط ہوا لیکن ہوش سے کام لینا ہو گا شکوے شکایات کو ایک طرف رکھ کر پہلے اس کا مقابلہ کرنا ہو گا ہم سب کو۔۔۔۔

نہیں میرے بھائی" طنزیہ لہجے میں اسکے شانے پر اسنے ہاتھ رکھا۔

مجھے تم لوگوں کے ساتھ ملنے کی ضرورت نہیں مجھے جو کرنا ہو گا کر لوں گا"۔

وہ وہاں سے جانے لگا۔

دارہ پلیز یار" فائق چیڑ کر اسکے پیچھے لپکا۔

میں تیرے ساتھ ہوں جہاں جیسے کہے گا ویسے تیرے ساتھ کھڑا ہوں میرا بھائی ہے یار تو تجھے ان حالات میں تنہا نہیں چھوڑوں گا میں جتنا ہی دھتکار لے تو مجھے۔

بچپن سے تیرے ساتھ ہوں کیا یہ حالات مجھ پر ہوتے تو تو مجھے تنہا چھوڑ دیتا

۔

نہیں میں جانتا ہوں تیرا یہ جو دل اس وقت سینے میں قید ہے وہ تڑپ اٹھتا کہ تو میرے زندگی سے وہ تمام تکلیفیں دور کر دے پھر تو کیوں مجھے خود سے دور

" کر رہا ہے یار میں تیرے ساتھ ہوں بھائی ہے تو میرا

وہ بولا جبکہ دارہ کو ایک بار پھر گلے سے لگا لیا۔

وہ دانت بھینچے اسکے سینے سے لگا رہا جبکہ فائق نے اسکی پشت پر ہاتھ تھپتھپایا۔

تمھیں ان سب لوگوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

نہیں یار" دارہ اپنی بے چینی کیسے ختم کرتا آخر۔۔

اسنے بھی فائق کو تھام لیا۔

جبکہ فائق نے بھی زور سے جکڑ لیا۔

کرنا پڑے گا یار بعض اوقات ہمیں وہ سب بھی کرنا پڑتا ہے جس کی تمنا یہ خواہش نہیں ہوتی جس کے لائق ہم خود کو سمجھتے نہیں

اور اب تک جو بھی ہوا۔

ہم سب کی لاپرواہی شامل ہے اس میں سب کی یہ تیرے اکیلے کا قصور نہیں ہے اس بے قصور لڑکی کے قتل میں ہم سب شامل ہیں اور تو ہی نہیں ہم سب بھی اسکی زندگی کا بوجھ نہیں اتار پائیں گے لیکن اسکے دردناک قتل اور بہارے کے ساتھ ہوئی بے قصور زیادتی کا بدلہ لے کر ہم ایک شخص کو اتنی عبرت ناک موت دیں سکتے ہیں کہ رہتی دنیا یاد رکھے۔۔۔۔

مجھے صرف اسکا خون چاہیے اس سے زیادہ کچھ نہیں" وہ جنونی لہجے میں بولا۔

مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی۔

تیرے گھر میں ہزاروں گارڈز تھے آنٹی تھیں صفدر تھا۔

کوئی نہیں جاگا کوئی نہیں اٹھا اتنا سب کچھ ہو گیا۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ یہ معملہ کوئی آسان معملہ ہے۔

اس اس جوکر کا مقصد ایک بار پھر بہارے کو حاصل کرنا ہے۔

اور وہ کوئی عام انسان نہیں بہت شاطر ہے۔"فائق بولا۔

اسنے دارہ کے گریبان پر ہاتھ ڈالا ہے اگر میں نے اسکے جسم کے ایک ایک ٹکڑے سے اپنی بیوی کے ساتھ ہوئی زیادتی اور بے قصور جانوں کی موت کا حساب نہ لیا تو کہنا تھوک دیا دارہ پر "

ایک طوفان تھا اسکے اندر ایک بہارے کے ساتھ جو ہوا تو اس وقت معملے کو وہ قانونی طور پر حل کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اب معملہ قانون نے نہیں اسنے اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا کیونکہ اسے یہاں کھڑے اسکے گھر کی حفاظت کرتے کسی ایک بھی انسان پر ٹرسٹ نہیں رہا تھا۔

تم کیا کرو گے "فائق نے اسکی جانب دیکھا۔

دارہ نے اسکیطرف دیکھا۔

بولا کچھ نہیں سوچ چکا تھا وہ کیا کرنا تھا اسنے۔۔۔

عورتیں گھر میں سے جا چکیں تھیں شجاع ہاؤس والے بیٹھے تھے۔

بہارے کو امی نے سینے سے لگایا ہوا تھا رو رو کر اسکی حالت بری ہو چکی تھی وہ بے دم ہو چکی تھی یہ کسی آزمائش اور امتحان تھا جو انکے بیٹے پر آگیا تھا۔

وہ اپنے آنسو صاف کرنے لگیں صنم کی ماں اٹھی اور باہر نکل گئ

امی اور بہارے بھی ایکدم اٹھیں تھیں نہ جانے وہ کہاں جا رہیں تھیں دارہ نے اب تک گھر میں قدم نہیں رکھا تھا گھر والوں کو کچھ کھانے پینے کا ہوش نہیں تھا حادثہ ہی ایسا ہوا تھا

وہ اب بھی گاڑی کا دروازہ کھولے جیسے سب سے چھپ کر بیٹھا تھا اسکے سامنے فائق کھڑا تھا لون میں شجاع ہاؤس کے سب مرد حضرات بھی تھا صنم کی ماں نے دارہ کو تلاشہ اور جب وہ مل گیا تو تلاش ختم کر تیں وہ اسکے پاس ا گئیں۔

فائق نے مڑ کر دیکھا دارہ نے بھی انکی جانب دیکھا اور جیسے وہ ایک بار پھر اسی قید میں جکڑا گیا تھا۔

امی بہارے اور باقی سب بھی باہر ا گئے تھے۔

بہارے اسکی حالت دور سے ہی دیکھ رہی تھی اسنے پلر تھام لیا تھا یہ سب شروعات تو اسکی جانب سے ہوا۔

اسکے ماں باپ مر گئے بنا کسی وجہ کے ارے کوئی وجہ تو ہوتی۔

بس ایک حوس یہ حوس کتنوں کو برباد کر دیتی ہے کرنے والا سوچتا بھی نہیں پھر وہ ویکٹم بنی تو اسکے اندر سے یہ درد کبھی نہ گیا۔

پھر اسکی زندگی میں اسکے دل میں محبت نے اپنے پنجے گاڑے تو یہ احساس شدت پکڑ گیا۔

پہلے اباجی کے بنائے گئے گھونسلے میں چھپی بیٹھی تھی پھر اسے آزاد کر دیا تو وہ سامنے کھڑے اس شخص کی بانہوں میں چھپ گی لیکن وہ تو چھپی رہی وہ شخص بری طرح زخمی ہو گیا۔

درد اور تکلیف سے اسکی کیفیت بہت بری تھی لیکن اسکے اندر زندگی میں پہلی بار جیسے بھانبھڑ سے پک رہے تھے جیسے۔

وہ خود آگے بڑھ کر اس شخص کی صورت نوچ لے۔۔۔

وہ خود اسے ختم کر دے۔

وہ خود لے صنم کا بدلہ۔

وہ صنم یہ اسکے جیسی اور لڑکیاں ان میں سے کسی کا کوئ قصور نہیں تھا اسنے دارہ سے ہمیشہ یہ ہی کہا کے وہ اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی لیکن اس حادثے نے اسکے اندر اتنا جنون بھر دیا تھا کہ اسے کسی چیز سے خوف نہیں ارہا تھا بات حدوں سے تو پہلے بھی باہر تھی اب ان سب کو مقروض کر گئ تھی۔

وہ آنسو صاف کرتی سوچتی رہی تھی۔

جبکہ صنم کی ماں کے دارہ کی جانب دیکھا۔

میری فلائیٹ کرادو" وہ بولیں۔

دارہ نے سر اٹھایا۔

ضبط سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا یہ منظر سب دیکھ رہے تھے وہ کبھی سر نہیں جھکاتا تھا آج اسکی وجہ سے سر جھکائے کھڑا تھا بہارے کیسے جیتی یہ منظر دیکھ کر ۔۔۔اسکی خوشی کے لیے اسنے سب قربان کر دیا سب کچھ۔۔

یہ محبت نہیں عشق تھا اسکا اس سے۔۔۔دراہ نے سر ہلایا۔

اور موبائل نکالا نہ جانے کہاں پھینک چکا تھا وہ بہارے کا موبائل۔۔

یہ لے لو" فائق نے اسکی جانب سیل فون بڑھایا۔

جبکہ اسنے نفی کرتے ہوئے اپنے پرائیویٹ گارڈ کو ٹیکٹس بک کرنے کے لیے کہا۔

صنم کی ماں اب بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی جب کہ وہ نگاہ بھی اٹھا نہیں پا رہا تھا۔

تم جانتے ہو میں نے ہمیشہ یہ خواہش کی میرے گھر کے داماد تم بنو" ایکدم جھٹکے سے دارہ نے انکی جانب دیکھا۔۔آگے بڑھ کر انھوں نے دارہ کے چہرے پر ہاتھ رکھا۔

اور آنسو انکی آنکھوں سے بہنے لگے

بہت بڑی خواہش تھی جب جب صنم سے کہتی تھی وہ کہتی تھی ماما آپ زیادہ سوچتی ہیں وہ اور میں تو دوست ہیں بس یہ نہیں کہوں گی اسے تم سے محبت تھی لیکن وہ دوستی میں اتنا آگے نکل گئ۔

کہ اپنی جان تم پر قربان کر دی" دارہ کی آنکھیں شدت سے سرخ ہوئیں۔

میں واپس آؤں گی دارہ۔۔۔۔واپس آؤں گی۔

اور مجھے اپنی بیٹی کے قاتل کو قبر میں اترتے دیکھنا ہے ورنہ تمھارے سر سے صنم کا خون کبھی معاف نہیں کروں گی" وہ بولیں جبکہ دارہ نے انکے ہاتھ تھام لیے۔

اسے قبر بھی نصیب نہیں ہو گی۔

نہیں ہو" وہ بولا جبکہ وہ رو دیں۔

دارہ نے اپنی ماں کیطرح انھیں بھی اپنے بازؤں میں کر لیا جبکہ نگاہ سامنے پلر کو سختی سے پکڑے کھڑی بہارے پر چلی گئ۔۔۔

اسنے طویل سانس کھینچی تھی۔

صنم کی والدہ واپس جا چکیں تھیں جبکہ شجاع ہاوس والے اس دن کے بعد دارہ کے گھر میں ہی ایک ہفتہ رہے تھے۔

پورے ہفتہ دارہ گھر میں داخل نہیں ہوا تھا وہ باہر ہی رہا فائق کے ساتھ۔

اسنے پورے ہفتے میں کوئی کاروائی نہیں کی پورے ہفتے بہارے کو نہیں دیکھا۔۔۔

آنسو بہارے کے بھی سوکھ چکے تھے پیچھلی بار کی نسبت وہ اب ذرا مختلف لگ رہی تھی وہ بہارے جس نے کھینچ کر دارہ کے منہ پر تھپڑ مارا تھا اور آنکھوں میں کوئی خوف نہیں تھا

معلوم نہیں وہ کیا سوچ رہی تھی۔

اسنے گھر کی ذمہ داریاں بھی سنبھال لیں تھیں بس ایک کام تھا جو وہ دونوں ہی نہیں کر رہے تھے نہ دارہ اس کمرے میں جا رہا تھا اور نہ ہی بہارے۔۔۔

وہ دونوں ہی اپنے کمرے سے دور تھے جبکہ شہروز نے جب کمرے کو صاف کرانا چاہا تو دارہ نے اسے منع کر دیا۔

شیشے پر لکھا تم میری ہو بہارے اسکا خون کھلانے کے لیے کافی تھا اسکی تصویر پر دی اینڈ لکھ کر صنم کے خون سے اسکے بستر کو رنگنے والے کو یہ سب دیکھ کر وہ عبرت ناک موت دینے کے علاؤہ کچھ اور نہ سوچتا آج صبح سے ہی نشرہ کی طبعیت خراب سی تھی۔۔۔اسنے شہروز کو پکارہ جبکہ اسکی طبعیت زیادہ خراب ہونے لگی تو شہروز بھی ایکدم اسکی جانب بڑھا۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو" اسنے نشرہ کا چہرہ تھاما۔

جبکہ وہ کچھ بول بھی نہ سکی۔

اور شہروز نے پلٹ کر امی کو پکارہ تو جلدی سے رابعہ اوپر آ گئ۔

نشرہ ہی حالت زیادہ خراب ہوئ تو وہ سب اسے ہاسپیٹل لے گئے جہاں سے اسکا ریگولر ٹریٹمنٹ ہو رہا تھا شہروز پریشانی سے ماں کو دیکھنے لگا۔

جبکہ وہ اسکی پریشانی پر مسکرا دیں۔

اتنی بہت ساری دردناک خبروں میں سے ایک خوشی کی خبر میرے بیٹے کے گھر آنے والی ہے پریشان کیوں ہو رہے ہو" وہ مسکرائیں۔

جبکہ شہروز اب بھی نشرہ کے لیے متفکر تھا۔

رامین اور نصرت بھی ہاسپٹل اگئیں تو انکے ساتھ وریشہ اور عینی بھی تھیں سوہائے گھر پر ہی تھی۔

فرزانہ کی وجہ سے جو بستر پر ہی لگ گئی تھی۔

تقریبا ایک ڈیڈ گھنٹے کے انتظار کے بعد ان سب کو ایک پیارے سے ننھے منے مہمان کی خبر ملی۔

مبارک ہو آپکے بیٹی ہوئی ہے" نرس نے کہا تو شہروز مسکرا دیا جبکہ رابعہ سمیت سب ہی خوش ہو گئے۔

عینی نے جلدی سے بہارے کو یہ خبر دینا چاہیے اصل میں وہ لوگ کسی خوشی کے مستحق تھا۔

دارہ بھائی کو اچھا لگتا یہ جان کر کہ وہ ماموں بن گئے ہیں وہ بھی ایک کیوٹ سی پری کے۔۔

جبکہ آنٹی کو بھی نانی بننے کا حساس باقی دکھوں کو کم کرتا۔

عینی نے کال کی مگر بہارے کا نمبر بند تھا۔

اسنے گھیرہ سانس بھر کر جلدی سے انکے لینڈ لائین پر کال ملائی تو فون صفدر نے اٹھایا۔

مبارک ہو صفدر تم چھوڑے ماموں بن گئے ہو۔۔۔

ایک بہت پیاری روئی کے گالے جیسی گڑیا کے "وہ مسکرا کر بولی جبکہ ایکدم صفدر کی خوشی بھری آواز نے اسے سکون دیا تھا صنم کی وفات پر وہ بھی تو بچوں کیطرح کیسے رو رہا تھا۔

اور عینی یہ ہی چاہتی تھی جس طرح اسکا شوہر ہر چیز فراموش کیے اپنے دوست کا دکھ بانٹ رہا تھا اسی طرح بہارے بھی تو عینی کی دوست تھی اسے بھی ان سب کے لیے کچھ کرنا چاہیے تھا۔

صفدر بھاگتا ہوا۔

امی کے پاس آیا

امی آپ نانی بن گئیں ہیں نشرہ آپی کے بیٹی ہوئی ہے عینی آپی نے ابھی بتایا ہے"

بہارے بھی کچن سے نکل آئی چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ اگئی تھی۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ بتایا کیوں نہیں جانے سے پہلے۔"امی جلدی سے فون کی جانب لپکیں۔

" بیٹا مجھے بتاتے تو سہی میں خود آتی۔

امی نے کہا تو بہارے ہاتھ دھو کر آئی اور امی سے فون لیا۔

"عینی تم لوگ کہاں ہو ہم اجاتے ہیں

امی نے بہارے کی جانب دیکھا جو پیچھلی بار گھر سے نکلنے کو تیار نہیں تھی جبکہ اب وہ کافی مظبوط بننے کی کوشش کر رہی تھی

ارے نہیں یار تم لوگ سیدھا گھر ہی آنا۔

نشرہ بھابھی کو جلد ہی ڈسچارج مل جائے گا۔۔۔عینی نے کہا۔

"اچھا جب تم وہاں سے نکلو تو بتانا ہم گھر اجائیں گے

وہ بولی تو عینی نے سر ہلایا اور کال بند کر دی بہارے امی کی جانب دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔۔

"مبارک ہو امی آپکو

تمھیں بھی مبارک ہو میری بچی بہت ہمت پکڑ رہی ہو بس وہ دیوانہ بھی گھر لوٹ آئے اب تو ڈر ہی لگ رہا ہے۔

.. آجائیں گے معلوم نہیں انکے پاس موبائل ہے یہ نہیں

میں ڈائیل کرتی ہوں نمبر" وہ کوشش کر رہی تھی گھر والے نارمل ہوں ورنہ انکے گھر میں ایسی ویرانگی اور خاموشی تھی جو دل چیر رہی تھی۔۔۔

ہاں ہاں ملاؤ اسے بھی تو اتنی پیاری خبر دوں"۔

امی اشتیاق سے کھڑی بہارے کو دیکھنے لگیں جو نمبر ڈائل کر رہی تھی۔

بیل جارہی تھی یعنی اسنے اپنی سیم دوبارہ ایک نئے موبائل میں ڈلوالی تھی معلوم نہیں وہ شخص موبائلوں کا اتنا دشمن کیوں تھا کبھی غصے سے پھینک کر توڑ دیتا تھا کبھی گم کر دیتا تھا کبھی ہوش نہیں رہتا تھا کہ اپنا ہی موبائل کہہ رکھ کر چھوڑ چکا ہے۔۔

اور اب پھر اسنے نیا موبائل لیا تھا جو نہ جانے کب اپنی آخری سانسیں بھرتا ۔۔۔کال پیک ہو گئی تھی پہلی ہی بیل ہر اسنے امی کے ہاتھ میں دے دیا۔

ہاں دارہ۔۔۔دارہ میرے بیٹے مبارک ہو تمھیں ماموں بن گئے ہو۔

ہاں ماشاءاللہ ماشاءاللہ نشرہ کے ہاں گڑیا ہوئی ہے۔۔۔

گھر اجاؤ بس اب تم "امی نے کہا۔

ایسے مت کہو دارہ اللہ نے صنم کے بڑے درجے رکھیں ہیں وہ شہید ہے بیٹے بنا کسی قصور کے خود کو بچاتی مر گئ۔۔۔

اللہ اسکا بدلہ بہت سخت لے گا اور تمھیں اتنی طاقت دے گا کہ تم اسکا بدلہ لو

"لیکن اس طرح ہر شخص سے منہ نہیں موڑا جا سکتا

اچھا ٹھیک ہے" وہ اداسی سے کہہ گئیں اور فون بند کر دیا۔

کیا ہوا" بہارے اور صفدر امی کی جانب دیکھنے لگے

کچھ نہیں بس وہ کہہ رہا ہے وہ انہیں پائے گا۔

میں تم اور صفدر چلے جائیں" بہارے چپ ہو گئ

چلیں آپ اداس نہ ہوں آپکی طبعیت خراب ہو جائے گی۔

میں ایسا کرتی ہوں کہ کچھ چیزیں لیں گے اور اسکے بعد چلیں گے ابا جی کے

" ہاں

وہ بولی۔

یہ اگر آپ نے کچھ منگانا ہے تو ڈرائیو کو کہہ دیں۔

"ہاں میں سوچ رہی ہوں کہ کچھ چیزیں لے آؤ صفدر کے ساتھ جا کر

وہ دونوں پورے ہفتے بعد ایک دوسرے سے بات کر رہیں تھیں

ہوں ہاں کے علاؤہ۔۔۔۔

"ایسے اکیلی مت جایئے گا میں ساتھ چل لوں گی

بہارے بچی نہیں ہوں میں "امی اسکی کیئر پر ہنس دیں

اچھا ٹھیک ہے میں ایک کام کرتی ہوں۔

کسی کو گھر میں فون کرتی ہوں کوئی فری ہوا تو جائے گا

وہ بولی۔

ایسے ہی خوامخواہ تم زحمت دے رہی ہو۔

اچھا ایک منٹ روکیے گا ذرا اسنے دوبارہ نمبر ملایا کال جا رہی تھی گھر پر اور سعد

نے فون اٹھایا۔

اور بہارے نے اسے اپنے پاس آنے کا کہا۔۔۔

ساری رات ڈر گزلے کر آج صبح جبکہ سعد کا دماغ ٹھیک سے حرکت بھی نہیں کر پا رہا تھا لیکن بہارے کے معاملے میں متفکر تو وہ بھی تھا یہ عادات اسکی ذاتی تھی اپنی فیملی کے لیے برا تو کبھی وہ نہیں سوچ سکتا تھا۔

اسنے کچھ چیزیں ڈرنک میں ملا کر نشہ اتارنا چاہا۔

تو اسے وہ ڈرنک پیتے ہی الٹی اگی اور اب کچھ بہتر محسوس ہوا تو وہ فریش ہو کر بہارے کے گھر کی جانب بڑھ گیا اور خاص بات یہ تھی کہ ابا جی نے بھی سب کو آرڈرز دیے تھے کہ بہارے کی فون کال اگنور نہیں کرنی۔

صفدر اور امی جا چکے تھے امی ویسے جانا نہیں چاہتی تھی مگر بہارے نے گھر لاک کر کے انھیں فورس کر کے جانے دیا یہ سب اسنے جان بوجھ کر کیا تھا

وہ جاننا چاہتی تھی کہ اس روز کس طرح اتنی سکیورٹی کے بعد وہ شخص اندر داخل ہوا وہ لاونج میں کھڑی تھی جہاں سے دونوں جانب کے لون دیکھ رہے

تھے وہ سامنے دیکھتی مین گیٹ اور فرنٹ کالون تھا پیچھے دیکھتی تو دوسری طرف کالون تھا لیکن گارڈز چاروں اطراف میں تھے۔۔۔

اسکی آنکھیں منتظر تھیں ہاتھ میں چھری تھی

جبکہ دوسرے ہاتھ میں مظبوطی سے ڈنڈا پکڑا ہوا تھا اور بہت دیر وہ وہاں کھڑی رہی لیکن کوئ نہیں آیا اسنے وہ سب چیزیں پھینک دیں اور سر تھام کر صوفے پر بیٹھ گئ۔

نہ جانے کتنی بار اسنے صنم سے دل ہی دل میں معافی مانگی تھی کتنی بار کہا تھا کہ وہ اسے معاف کر دے وہ اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب چلی گئ

دارہ نے یہ روم لاک کروا دیا تھا۔۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی جانب دیکھ بھی نہیں پا رہے تھے پھر کیسے وہ کوئ دوسرا کمرا اشئیر کرتے

اس کمرے کی چابی دارہ کے پاس تھی مگر بہارے نے ڈیوائڈر میں سے چابی نکال کر کمرہ کھول لیا۔۔۔اندر داخل ہوتے ہی اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔

اسنے غصے سے آنسو صاف کیے نہ جانے یہ انسو غلط وقت پر کیوں نکل آتے تھے اسنے سب سے پہلے اپنے دارہ کی تصویر پر سے اینڈ جو لکھا تھا گیلے کپڑے سے صاف کیا۔

وہ ساری تصویر وہ صاف کرتی رہی خاموشی سے۔

اور جب اسنے مڑ کر شیشہ دیکھا تو اس سٹیٹمنٹ کو بھی صاف کر کے اسنے وہاں اپنی لیپسٹک سے لکھ دیا۔

" بہارے صرف دارہ کی ہے ہمیشہ اسی کی رہے گی

اور اسنے لیپسٹک توڑ کر پھینک دی آنسوں سے تر سرخ آنکھیں اور گال اور چہرے پر غصہ اور نفرت کیا کچھ نہیں تھا۔

اسنے مڑ کا بستر دیکھا۔

وہاں ان دونوں کا قرض تھا وہ آئ اور اسکے قیمتی خون پر جو سوکھ چکا تھا ہاتھ پھیرنے لگی۔

میں دارہ اور میرے بچے یہاں تک کہ ہماری نسل بھی تمھاری مقروض

ہے۔۔۔۔

تمھارے قتل کا بدلہ میرا خدا لے گا۔

کسی کو آنے والے کل کی ہوش نہیں صنم۔۔۔۔

اللہ جانتا ہے اسنے کیا سوچا ہے ہم سب کے لیے اور وہ ہی بہتر جانتا ہے آگے

کیا ہونے والا ہے۔۔۔

میں کبھی تمھیں بھول نہیں پاؤں گی۔

میری وجہ سے تم اپنی زندگی کنوا گئ۔

اسنے وہ چادر اتاری اور وہ بیڈ کا گدا بھی ہٹا دیا کافی بھاری تھا

میں ہیلپ کر دوں" یہ آواز

وہ ایکدم پلٹی اور دنگ رہ گئ۔

بلال بھائ آپ" وہ حیرت سے بلال کو دیکھنے لگی کیوں مجھے ایکسپیکٹ نہیں کر

"رہی تھی

وہ اندر آگیا چہرے پر مسکراہٹ تھی

مگر آپ اندر کیسے آئے" وہ جلدی سے باہر جھانکنے لگی۔

کیا ہو گیا تمھارے گارڈز کو اپنا آئی ڈی دیکھا کر آیا ہوں۔

مگر "اچانک اسکی آمد بہارے کے لیے حیران کن تھی وہ سمجھ ہی نہیں پائی تھی کچھ۔۔۔

بہت دکھ ہوا جو بھی ہوا" وہ بولا

اور بیڈ کی جانب دیکھنے لگا۔

"آپ باہر چلیں میں آتی ہوں وہیں

بہارے کو اکورڈ فیل ہو رہا تھا وہ تبھی بولی۔

ریلکس ہو جاؤ بہارے۔۔۔ بھول جاؤ پرانی باتوں کو۔۔" وہ اسکی جانب دیکھتا بولا۔

جی اچھا۔۔۔آپ باہر چلیں میں آتی ہوں" وہ پھر سے بولی۔

جبکہ بلال سر ہلا کر باہر آگیا۔

اور آتے آتے شیشے پر بھی نظر پڑی تھی وہ خاموشی سے باہر نکل گیا۔۔۔

بہارے نے گھیرہ سانس بھرا۔

اور وہ سامان وہیں چھوڑ کر وہ کمرے سے باہر اگئ۔

"آپ کیا لیں گے چائے کافی ویسے میں نے کھانا بھی بنایا ہوا ہے

وہ بولی۔

بس پھر اپنے ہاتھ کا کھانا کھلا دو" وہ مسکرایا

بہارے کا نہ جانے مسکرانے کا دل کیوں نہیں کیا وہ کھانا نکال کر ٹیبل پر لے آئ۔

اور اسنے بلال کو کھانا سرو کیا

بہت خواہش تھی میری کہ تم مجھے کھانا سرو کرو" وہ پھر سے مسکرایا۔

مہمانوں کو میزبان ہی کھانا سرو کرتے ہیں" وہ نارملی بولی جبکہ بہت کچھ جتا گئ تھی۔

بلال کچھ نہیں بولا۔

"آپ کہاں تھے اتنے عرصے سے اور عینی کی بارات سے کیوں بھاگے

"کیونکہ مجھے عینی سے شادی نہیں کرنی تھی

وہ کھاتے ہوئے سکون سے بولا۔

کچھ چیزیں بڑوں کی مرضی سے کر لینی چاہیے وہ آگے جا کر آپکے سکون کا

"ذریعہ بن جاتی ہیں

میری یہ سوچ نہیں جو چاہیے اسے پالو" وہ شانے آچکا کر بولا

خیر اچھا ہی کیا آپ نے اب عینی کو ایک اچھا لائف پارٹنر مل گیا ہے" وہ بولی۔

اچھا کون" بلال نے اسکی جانب دیکھا۔

"آپ ابا جی کے پاس نہیں گئے

نہیں سوچا تمھارا دیدار کر لوں" وہ مسکرا دیا

آپ پاگل ہو گئے ہیں" بہارے کو غصہ آیا۔

دیوانہ کہہ لو" وہ کھانا چھوڑ کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

بہارے نے طویل سانس کھینچا۔

آپکو اپنی زندگی میں اگے بڑھ جانا چاہیے میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں

"

بہارے تپ کر بولی۔

اسے خوشی نہیں کہتے کہ وہ شخص تمھارے ساتھ ہر پل ہر ورق موجود ہی نہیں اب بھی تم اکیلی ہو اور لڑکیوں کا اکیلے رہنا اچھا نہیں بہارے" وہ بولا لہجہ بلکل نارمل تھا۔

بہارے کو غصہ شدت سے چڑھ رہا تھا لحاظ رکھنے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا وہ چپ ہو گئ۔

آپ کو ابا جی سے اور گھر والوں سے پہلے مل لینا چاہیے تھا کیونکہ رامین چاچی آپکی ماں ہیں"

" میری ماں ہوتی تو تمھیں مجھ سے الگ نہ کرتی

"میری اور آپکی شادی نہیں ہونی تھی آپکو سمجھ کیوں نہیں آتی

"تمھیں میرا ہی ہونا تھا یہ تو بیچ میں لوگ اگئے

وہ بھی بولا۔

مجھے یقین نہیں آتا آپ آپ وہی بلال بھائی ہیں جو مجھے تب سے اچھے لگتے تھے" وہ افسوس سے بولی

میں اب بھی کہاں بدلہ ہوں تم چاہو تو سارے راستے صاف کر۔۔۔۔ کھینچ کر تھپڑ پڑا تھا اسکے منہ پر۔۔۔ تھی تو وہ ایسی ہی۔۔۔

کون سے راستے صاف کریں گے آپ پہلے جا کر اپنا گھر اپنے ماں باپ کو راضی کریں اور مجھے بھول جائیں اور میرے گھر سے اب چلے ہی جائیں کیونکہ میرے شوہر کو اچھا نہیں لگے گا" اسنے کھانے کی آگے سے بھڑک کر پلیٹ کھینچ لی بلال خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

تمھیں نہیں لگتا تمھیں یہ نہیں کرنا چاہیے تھا" وہ سنجیدگی سے بولا

میں اب اس مقام پر آ گئیں ہوں کہ مجھے اب ڈر نہیں لگتا کسی سے کسی کی ناراضگی سے کسی کے ہونے سے یہ نہ ہی اس سے۔۔۔ میری وجہ سے زندگیاں تباہ ہو رہیں ہیں اگر میرے بس میں ہو تو ایک بار اس شخص کے منہ

پر تیزاب پھینک کر کم از کم اس بوجھ کو تو کم کر لوں جو مجھ پر چڑھا ہی جا رہا ہے مگر آپ کیا جانیں جو اپنی ماں کو خوشی نہیں دے سکا اپنے گھر والوں کو کوئی خوشی نہیں دے سکا وہ مجھے کیا خوشیاں دیتا میں کہتی ہوں اس وقت میں اپنے

" رب کا شکر ادا کرتی ہو آپکے بدلے میں دارہ کو چنا

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چلائی ساری فرسٹریشن اسپر اتر رہی تھی

" تمھیں اتنا بے خوف ہونا نہیں چاہیے

وہ اسکے چہرے کیطرف ہاتھ بڑھانے لگا بہارے دور ہو گئی۔

خیر۔۔۔ تم سے مل کر تو ہمیشہ ہی اچھا لگتا ہے اور اتنا اچھا لگتا ہے کہ تمھارا تھپڑ بھی تمھارے اس حسین چہرے کو معاف کر دیا۔۔۔

اپنا خیال رکھا کرو گھر میں اکیلی نہ رہا کرو" وہ مسکرا کر وہاں سے چلا گیا جبکہ بہارے اسکی پشت دیکھنے لگی۔

"عمران بھائی

اسنے ایک گارڈ کو آواز دی۔

یس میم" وہ فورا الرٹ ہوا۔

آئندہ یہ یہاں آئیں تو اندر آنے مت دیجیے گا" اسے بلال پر شدت کا غصہ چڑھا تھا۔

پہلے کم مصیبتیں تھیں جو یہ ایک اور دارہ کے سر پر رکھ دیتی بلال نے مڑ کر دیکھا ہلکا سا مسکرایا اور چلا گیا۔

جبکہ گارڈز دروازہ لاک کر چکے تھے جیسے ہی وہ مڑی اندر آئی۔

اور لینڈ لائین سے سعد کو کال کی کہ امی کو کہاں لے کر گیا ہوا ہے وہ جواب تک نہیں آئیں تو پتہ چلا کہ وہ ہاسپیٹل جا چکے ہیں۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا اور فون رکھ دیا۔۔۔

ابھی وہ صوفے پر بیٹھی ہی تھی کہ باہر گاڑی کی آواز پر اٹھ گئ

دل میں اسکے قدموں کی گونج اور سکون نے جیسے تازگی بھر دی وہ کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

بہارے کو مسکراتا دیکھ ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"کس بات پر مسکرا رہی ہو

آپکے آنے پر "وہ اسکے ہاتھ سے سیل فون لیتی احتیاط سے رکھنے لگی۔

کیا مطلب ہے "وہ اس خوشی کا سبب سمجھ نہیں پایا۔

نہیں کوئی مطلب نہیں آپکو مبارک ہو بہت "وہ پھر سے بولی۔

دارہ نے سر ہلا دیا

امی کو کس کے ساتھ بھیجا ہے "وہ فکر مندی سے بولا۔

وہ میں نے سعد کو بلا لیا تھا۔

" وہ نشی میری ماں کو کیسے سنبھالے گا

وہ برا سا منہ بنا کر فائق کو کال کرنے لگا۔

" ہاں امی کہاں ہیں

تم بھی ہاسپیٹل ہو امی کا خیال رکھنا۔۔۔

" نہیں میرا کیا کام ہے مجھے ویسے بھی ایک اہم کام ہے

ایسا کچھ نہیں ہے ٹھیک ہے تم خیال رکھنا "اسنے کہا اور فون بند کر دیا۔

یہ نشہ کا کیا مطلب ہے" باتیں تو بہت تھیں سوال بھی مگر اسنے پہلی بات پر توجہ دی

کچھ نہیں کچھ کھانے کے لئے تو دے دو مجھے۔۔۔

تم گھر میں اکیلی تھی" جیسے بے ساختہ خیال آنے پر وہ صوفے پر بیٹھتے بیٹھتے اٹھ گیا۔

بہارے نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا

"کیا نان سینس پن ہے صفدر کہاں مر گیا ہے

وہ بگڑا۔

دارہ" وہ اسکے پاس بیٹھ گئ۔

میں ٹھیک ہوں اور" اسنے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"صنم کے حادثے نے میرے دل و دماغ کو جھنجھوڑ دیا ہے

" میں۔۔۔۔میں چاہتی ہوں میرے سامنے اجائے وہ شخص دماغ ٹھیک ہے تمھارا" وہ تپ کر بولا۔

ہاں بلکل ٹھیک ہے اور مجھے یہ ہی سوچنا چاہیے۔

میری وجہ سے آپ آپکی فیملی سب لوگ مشکل میں اچکیں ہیں

اگر آپ ڈھونڈ رہے ہیں اسکو تو مجھے سامنے کر دیں وہ سامنے اجائے گا۔۔۔

میں۔۔میں چاہتی ہوں میں اپنے ہاتھوں سے اپنا اور صنم کا بدلہ لوں یہ بوجھ بھار آپ پر نہیں میرے شانوں پر ہے۔۔۔

آپ کا تو ویسے بھی کوئ قصور نہیں مگر اب مجھے ڈر نہیں لگ رہا اب بلکل ڈر نہیں لگ رہا میں اسے اپنے ہاتھوں سے ختم کرنا چاہتی ہوں "

دارہ کی آنکھوں میں حیرانگی کا انٹر تھا وہ گھر سے بھاگ رہا تھا کہ بہارے کو سنبھالنے کی ہمت نہیں تھی اور وہ واقعی کافی بدلی ہوئ لگ رہی تھی۔۔۔

ہاں صنم کا قرض کبھی چکا نہیں پاؤں گا" وہ جیسے تھک کر اسی کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ مجھے سنبھالتے سنبھالتے تھک گئے ہیں" اسکا لہجہ بھیگ گیا۔

دارہ نے اسکا چہرہ دیکھا۔۔۔

" لیکن اب ایسا نہیں ہو گا بہت جلد سب ٹھیک

اگر تمھارے دماغ میں کوئ بھی خرافات چل رہی ہے یہ دیکھو میں ہاتھ جوڑتا

" ہوں کچھ مت کرنا

"لیکن

شیٹ آپ بہارے" وہ ایکدم حیران رہ گیا۔

کہ وہ واقعی کچھ سوچے بیٹھی تھی۔

میں زندہ ہوں ابھی مر نہیں گیا جو تم ایسی کوئ حرکت کرو گی یار میں سب سہہ

لوں گا تمھاری جدائ نہیں سہہ سکتا۔۔۔

تم سمجھو مجھے مجھے تم سے صرف اتنی سپورٹ چاہیے کہ تم میرے گھر کو اور

" خود کو سنبھال لو

وہ پھر سے لیٹ گیا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے" وہ مسکرادی۔

دارہ تو ایک ڈیڈ ماہ سے مسکرایا بھی نہیں تھا

آنکھیں موندے وہ کچھ سوچنے لگا تھا۔۔۔

جو آج وہ کر کے آیا تھا اسنے ڈی ایس پی کو معطل کرا دیا تھا۔

جبکہ وہ ڈی ایس پی اب اسکے گھر میں بے ہوش پڑا تھا۔

اس ایک ڈیڈ ماہ میں جیت بس اتنی ہوئی تھی کہ اسنے بے ساختہ ہی ڈی ایس پی کے موبائل کا ڈیٹا ہیک کرا لیا پاگلوں کیطرح وہ اسے ڈھونڈ رہے تھے مگر وہ شخص جیسے دنیا کے کسی کونے میں نہیں تھا اور ڈی ایس پی کے نمبر پر آنے والی ایک کال نے جیسے معملے کی کڑی دارہ کے ہاتھ لگوا دی

اسنے کسی سے مدد طلب نہیں کی تھی اپنے سورسیز پر اور اپنے دماغ سے وہ یہ گیم کھیل رہا تھا اور اس سارے قصے میں ارتاش نے بہت ہیلپ کی تھی۔۔۔۔

دماغ دارہ کا تھا اور سارا سیٹ اپ ارتاش کر رہا تھا جبکہ ہر چیز کی پیکنگ اسے فائق کر کے دے رہا تھا

کوئ بھی نہیں جانتا تھا وہ سب کیا کر رہے ہیں جبکہ معاذ نے آج صبح ہی مشورہ دیا تھا کہ اپنے گھر کے اندر بھی کیمرے لگوادے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو ان کیمروں کی خبر بھی ہو تبھی ہیڈن کیمروں کا کام معاذ نے خود لے لیا تھا۔

بہارے اسکے سر میں انگلیاں چلاتی رہی اسے سکون ملا تھا بہارے کو سٹرونگ دیکھ کر۔۔۔۔

آپکے سر میں درد ہے" اسنے پوچھا۔

نہیں۔۔۔بوجھ ہے" وہ بولا۔

بہارے چپ ہو گئ۔

"آپ بہت اچھے ہیں

وہ تھوڑی دیر بعد اسکی بریڈز کو چھوتی بولی

ہاہا" وہ طنزیہ ہنسا۔

کوئ اچھا نہیں ہے دنیا میں کوئ بھی۔۔۔۔میں خود غرض ہوں تم جانتی ہو میری راتوں کی نیند حرام ہو گئ ہے میں ڈیڈ مہینے سے سو نہیں پایا۔۔۔

دوائیاں لے رہا ہوں مجھے نیند نہیں آتی وہ رات مجھ پر بہت بھاری ہے

بہارے میں کیسے اسے اپنے ذہن سے نکالوں۔۔۔۔

" میں سکون سے سوتا رہا اور کوئی میرے نام پر قربان ہو گیا۔

وہ سر تھام گیا۔

بہارے کی آنکھیں بھر آئیں۔

اور دارہ کو پہلی بار اپنی ناتواں کمزور بازو میں بھر لیا تھا۔

وہ اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگی جبکہ دارہ آنکھیں بند کر گیا اسکے دل کی

دھڑکنوں کا شور سنائی دے رہا تھا

اس وقت بس دل کی کیفیت ایسی تھی کہ وہ بچہ بن گیا تھا۔۔۔

دل نہیں تھا کہ وہ اسے سہارا دے کہہ دے کہ وہ سب سنبھال لے گا جب

تک اسکے بازوں میں دم ہے وہ اسپر انچ نہیں آنے دے گا اور صنم کو کبھی

بھول نہیں پائے گا۔"۔

صنم ہم دونوں کی لاپرواہی کا نتیجہ نہیں ہے شاید وہ سب یوں ہی لکھا تھا نہ چاہتے ہوئے میرا گھر سے نکلنا اور صرف صنم کا ہی اٹھنا شاید اسکو یوں ہی دنیا سے جانا تھا لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہم بھول جائیں اسے۔۔۔۔وہ ہمیشہ یاد رہے گی ہمیں اور اسکی موت کا بدلہ ہم ضرور لیں گے "وہ اسے سمجھانے لگی شاید اپنے اور اسکے دل کو تسکین دے رہی تھی۔۔۔۔

دارہ کچھ نہیں بولا اور اسے احساس ہوا وہ گھیرے سانس بھر رہا ہے وہ آنکھیں صاف کرتی مسکرادی وہ سو گیا تھا۔۔۔۔

جس شخص کو ڈیڈ ماہ سے نیند نہیں آرہی تھی جو دوائیاں کھا کھا کر نیند کو تب بھی حاصل نہیں کر پارہا تھا وہ اسکی بانہوں میں آتے ہی سکون کے میسر ہوتے ہی بنا کسی ادوایات کے سو گیا۔

وہ مسکرا کر اسکے خوبرو چہرے کو دیکھنے لگی۔

کاش انکی زندگی میں اگلا کوئی سانحہ نہ آئے۔۔۔۔اسنے دل سے دعا کی اور یوں ہی اسے تھامے بیٹھی رہی۔۔۔۔

وہ جب تک چاہتا سو سکتا تھا جبکہ اسنے دارہ کا سیل فون اٹھالیا نیا موبائل تھا نفی میں سر ہلاتی وہ سوچنے لگی کہ یہ موبائل آخر کب کسی دیوار کی نظر ہو گا۔

اسنے موبائل کھولا۔۔

سکرین پر اسکی تصویر تھی۔۔۔۔

جو اسنے وائیٹ لاچا کرتا پہنا تھا وہ شرما سی گئی۔

لیکن دل میں خوشی بھی ہوئی اسے یقین نہیں آیا زندگی میں کسی ایسے شخص نے بھی آنا تھا جو اس سے بے لوث محبت کرے۔۔۔۔

ایکدم ڈی ایس پی کے منہ پر پانی اکر پڑا تو وہ ہوش میں اگیا۔

ہوش میں آتے ہی پہلی نظر سامنے گئی دارہ اسکے سامنے ہی کھڑا تھا جبکہ دارہ کے پیچھے فائق معاذ ارتاش تینوں تھے۔

وہ چاروں اسے سنجیدگی سے دیکھ رہے تھے ڈی ایس پی نے آگے پیچھے دیکھا یہ ایک تہ خانہ سا تھا

مجھے مجھے کیوں پکڑا ہے" وہ سمجھ تو گیا تھا انکا کھیل ختم ہو گیا ہے لیکن پھر بھی انجان بننے کی کوشش کی تھی

دارہ کا جیسے خون ہی کھول گیا بس نہیں چلا آگے بڑھ کر اسکے منہ پر آتے تھپڑ مارتا کہ اسکے تھپڑوں کی طاقت سے ہی وہ مر جائے۔

دارہ میں تو کہتا ہوں اسکے ٹکڑے کر دوں یہ اپنے پیشے کے ساتھ وفادار نہیں ہو سکا در حقیقت اسے جینے کا حق نہیں" ارتاش پہلو بدلہ غصے سے بھڑکا۔

یہ کس کی آواز ہے" دارہ فلحال معلومات نکالنا چاہتا تھا تبھی اسپر اسی کا موبائل پھینکتا سوال کرنے لگا

جس پر وائس آئی تھی کسی اجنبی کی اور اس اجنبی کی آواز پر ہی وہ یہاں تھا۔

ڈی ایس پی نے حلق سے سانس اندر اتارا۔

اپنے گارڈز سے کہو گھر کا پیچھلا حصہ چھوڑ دیں" یہ آواز تھی جبکہ دارہ جیسے ضبط کیے کھڑا تھا۔۔

بہارے کو اسنے خود شجاع ہاؤس چھوڑا تھا اس وقت انکے گھر کوئ نہیں تھا اور شجاع ہاؤس میں شہروز اور سعد دونوں تھے جبکہ باقی سب بھی تھی تو صفدر امی اور بہارے سکیور تھے تبھی وہ یہاں کھڑا تھا۔

بتاؤ یہ کون ہے" فائق بھی بھڑک کر ایکدم آگے آیا اور اسنے اس ڈی ایس پی کے بال جکڑ کر کھینچے۔

"آپ سب کو کیوں غلط فہمی۔۔۔ سر میں تو آپکے ساتھ یہ تو میرا آفیشل میسج ایکدم دارہ اسپر جھپٹا تھا اور اسکا منہ اپنی سخت انگلیوں سے جکڑ لیا۔۔۔

مجھے تم سے صرف سچ جاننا ہے کہ یہ آواز کس کی ہے اور تم کس کے لیے کام کرتے ہو"

وہ دھاڑا۔

مجھے لگتا ہے یہ ایسے نہیں مانے گا" معاذ بھی آگے آیا دارہ کے گارڈز اور بھروسے کے بندے بھی کھڑے تھے

فائق اور دارہ دور ہوئے جبکہ معاذ نے ایک لوہے کی سلاخ جو کہ لکڑیوں پر جل جل کر بلکل سرخ اور اب کالی ہو رہی تھی وہ اٹھائی۔

جن کانوں سے اسنے یہ میسیج سنا تھا انھیں کانوں میں یہ اتار دو تاکہ آئندہ کسی کی آواز نہ سن سکے" وہ سکون سے کہتا مڑا۔

ڈی ایس پی اس کرسی پر سے خود کو چھڑانے بچانے کی تگ ودو میں ہلنے لگا

نہیں۔۔ نہیں میرا کوئی قصور نہیں ہے میں میں کسی کو نہیں جانتا میرا سچ میں کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے"

وہ دارہ کو دیکھ کر چلایا مگر اس وقت دارہ کی آنکھوں میں رحم نام کی چیز نہیں تھی دارہ نے معاذ سے وہ سلاخ تھامی اور اس ڈی ایس پی کے کان کے قریب لے آیا یہاں تک کے اس سلاخ کی سیخ ہی اسکا چہرہ جھلسانے لگی وہ چلانے لگا

میں میں بتاتا ہوں میں سچ بتاتا ہوں"

ڈی ایس پی چیخا تو دارہ نے سلاخ دوبارہ معاذ کو تھما دی۔۔۔وہ گھیرے

گھیرے سانس بھرنے لگا اور پھر دارہ کو دیکھا

میں واقعی کچھ نہیں جانتا جب یہاں پوسٹینگ ہوئی تو

فوراہی آپ نے طلب کر لیا جبکہ جس دن آپ کے پاس سے ہو کر گیا اسی دن

رات کو کسی اجنبی کی میرے پاس کال آئی اور اسنے مجھے پچیس لاکھ کی آفر کی

کہ اگر میں سکیورٹی کے کچھ بندے گھر کے بیک دروازے سے ہٹا دوں تو وہ

اتنے سے کام کے مجھے پچیس لاکھ روپے ملیں گے۔۔۔

میں میں پیسوں کے لالچ میں اگیا اور میں نے سکیورٹی کو ہٹا دیا چونکہ آگے کی

جانب سکیورٹی پوری تھی کسی کو پتا نہ چلتا پھر آپ نے بھی کبھی سکیورٹی چیک

نہیں کی۔۔۔۔

جب پچیس لاکھ اس کام کے میرے پاس پہنچے تو میں حیران ہوا اور میں نے

سکیورٹی پر کوئی توجہ نہیں دی اسکے بعد جس دن میں نے آپکو ہوٹل میں بلایا

ایک کال مجھے اس دن آئی اور اس میں مجھے یہ کہا کہ کسی طرح دارہ کو اپنے پاس بلاؤ۔۔۔

میں نے تبھی آپکو ارجنٹ کال کی اور اپنے پاس بلایا۔

تو آپ۔۔آپ اپنی وائف کے ساتھ اگئے اس وقت مجھے ایک میسیج ریسو ہوا کہ اس سے کہو کہ اپنی بیوی کو واپس گھر چھوڑے لیکن یہ میں کہہ نہیں سکتا تھا اسکے بعد دھمکیوں کے میسیج آتے رہے تبھی میں نے آپ سے بات کی کہ میم کو ایکسپوز کرنے کی مگر آپ نے ایکسیپٹ نہیں کی اور پیچھے غصے سے اس اجنبی نے آپ کے گھر کے فرد کو مار دیا۔۔۔

میں واقعی اسکے بارے میں کچھ نہیں جانتا میرا قصور بس اتنا ہے کہ میں میں نے سکیورٹی کا خیال نہیں رکھا میں پیسوں کے لالچ میں اگیا۔۔۔

یہ اتنا قصور ہے بس اتنا قصور ہے تمھارا۔

اس شہر میں ہزاروں پولیس والے ایمانداری سے جاگتے ہیں تب جا کر یہ شہر سکون سے سوتا ہے اور تو تو اپنی ایمانداری کو پیسوں کے لیے بیچ کر یہ کہہ رہے

ہو کہ میرا قصور بس اتنا ہے تمھارے جیسے پولیس والوں کی وردی کو بیچ چوراہے پر بدن سے کھینچ کر اتارنی چاہیے

اس شہر کا ایک ایک فرد پولیس والوں کی ذمہداری ہوتا ہے تم اپنی ذمہداری پر ایک جان کو مروا کر یہ کہتے ہو کہ تم نے کچھ نہیں کیا تمھارا کوئی قصور نہیں"

ارتاش نے اسکے منہ پر کئی مکے مار دیے تھے غصے سے اس وقت ان سب کا ہی خون کھول رہا تھا

ڈی ایس پی واضح رونے لگا جبکہ دارہ نے ارتاش کو روک دیا

اس نمبر پر کال کرو" اسنے اس ڈی ایس پی کے سامنے موبائل پھینکا اور ارتاش نے بھی گن لوڈ کر کے اسکی پیشانی پر رکھ دی فائق اور معاذ بھی سامنے اگئے جبکہ ایک گارڈ نے اسکا ہاتھ کھولا تو اسنے موبائل اٹھایا اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور اسنے اس نمبر پر کال ملائی۔

بل جاتی رہی جبکہ ایک کال ٹریگر جو وہیں کچھ فاصلے پر بیٹھا تھا وہ کال ٹریپ کرنے پر لگا ہوا تھا جیسے ہی کال پیک ہوتی کال ٹریپ ہو جاتی اور لوکیشن انکے سامنے اجاتی

" میں کہوں گا کیا؟ میں نے کبھی ان لوگوں کو فون نہیں کیا

جب پہلی بل نہ اٹھی تو اسنے دارہ کی جانب دیکھا

دوبارہ ملاؤ اور کہو کہ دارہ بہارے کو سامنے لانے پر مان چکا ہے تم اب جو چاہو کرو میں کوئی چکما دے کر دارہ کو ادھر ادھر کر لوں گا لیکن اس کام کے پیسے پندرہ لاکھ لوں گا اور اسی کانفیڈنس سے یہ بکواس کرنا جس کانفیڈنس سے

"میری پیٹھ میں چھڑا گھونپ رہے تھے

اسنے غصے سے بھڑکتے اسکا منہ جھٹکتے ہوئے کہا

جبکہ ڈی ایس پی نے دوبارہ کال ملائی تو اب کال اٹینڈ ہو گئی وہ سب ایکدم الرٹ ہوئے اور سب کی توجہ کال پر چلی گئی۔۔۔

ڈی ایس پی نے بلکل ویسے ہی کہا جیسے دارہ نے کہا تھا لوکیشن ایک پرانی بوسیدہ کپڑے کی فیکٹری کی ارہی تھی جو کئی سالوں سے بند تھی۔

دارہ نے ارتاش کی جانب دیکھا جس نے سر ہلایا اور اپنی ٹیم کو ریڈی کرنے لگا۔

ٹھیک ہے" نہ جانے کیوں دارہ کو اندازا ہو گیا کہ جو فون پر بات کر رہا ہے وہ در حقیقت وہ شخص نہیں جو انکا مجرم ہے۔

فون بند ہو گیا فائق نے فون کھینچ کر سیم نکال دی۔۔

اس لوکیشن کو فوراچیک کرنا ہو گا ورنہ وہ لوگ بھاگ بھی سکتے ہیں۔۔

دارہ نے کہا اور اپنے چہرے کو اسنے ماسک سے ڈھانپا اور وہ چاروں وہاں سے نکلے جبکہ وہ گارڈز کو کہہ گیا تھا کہ اس کی اچھی خاطر توازہ کریں۔

ارتاش کے مطابق انھیں بہت احتیاط سے چلنا تھا۔

وہ چاروں اول تو الگ الگ گاڑیوں میں تھے اور مختلف جگہوں پر رکے تھے اور آگے پیچھے سے اس فیکٹری کو گھیر لیا تھا۔

دارہ کی گاڑی فرنٹ پر تھی تو وہ سب سے پہلے نکلا تھا لیکن حلیہ ایسا تھا کہ شناخت بھی نہ ہو سکے

فیکٹری کے اندر بس ایک بلب جل رہا تھا

ارتاش سب سے پہلے اندر بڑھا اور اسنے ارد گرد دیکھا تو اسکے پیچھے دارہ معاذ اور فائق تھے ان سب کے ہاتھوں میں گنز تھیں جو حفاظت کے لیے تھی اور شاید اس وقت نفرت کا گراف اس حد تک بڑھا ہوا تھا کہ وہ بنا دیکھے ہی شوٹ کر دیتے۔۔۔

لیکن دارہ نے پہلے ہی کہہ دیا تھا اسے وہ بندہ زندہ سلامت چاہیے وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو قدموں کی آواز پر چھپ گئے اور اچانک جیسے سامنے کا منظر دیکھ کر دماغ تھا گھوم ہی گیا۔۔۔

وہاں سب ایک ہی جوکر کے لباس میں تھے ایک ہی جیسی شکلیں تھیں سب کی اور اس سردی میں بھی انکی پیشانی سے پسینے کی لکیر پھوٹ پڑی وہ چاروں پلرز کے پیچھے چھپے تھے

دارہ ان سب کو دیکھ رہا تھا جو بنا آواز کے وہاں کچھ نہ کچھ کر رہے تھے اور اچانک ایک بچی کے رونے کی آواز پر وہ چاروں الرٹ ہو گئے تو جیسے اندازا ہوا کہ کوئی اور بھی ہے جسے ان کی مدد کی ضرورت ہے بے چینی سے وہ جیسے حرکت میں تھے مگر اس وقت نکل نہیں سکتے تھے کیونکہ یہاں پر ایک ہی شکل میں کئی جوکر تھے نہ جانے وہ جوکرز کیا کر رہے تھے۔

اور پھر اس روتی بلکتی بچی کو جب گھسیٹا جا رہا تھا معاذ کی آنکھوں میں وہ منظر سا گیا وہ مٹھیاں بھینچ گیا۔

دارہ فائق اور ارتاش بھی دانت بھینچے یہ سب دیکھ رہے تھے۔

فائق تو باہر نکل کر ایک ایک کو ختم کر دینا چاہتا تھا مگر ارتاش اور دارہ نے نفی میں گردن ہلادی

باہر سے انکے آدمیوں نے اس ایریے کو کور کر لیا تھا اور اندر بھی جیسے جیسے وہ آگے بڑھتے پیچھے پیچھے اسکے آدمی اندر داخل ہوتے یہاں پولیس کو بلکل انولو نہیں کیا گیا تھا جب ڈی ایس پی ہی رشوت خور نکلا تو اور کسی پر کیا بھروسہ کیا جاتا۔

وہ جوکر زاس بچی کو کھینچ کر اندر لے گئے اور اچانک اس جگہ کا بڑا سارا دروازہ بند ہوا اور چاروں جانب ہو کا عالم ہو گیا۔

وہ باہر نکل آئے دارہ ارد گرد دیکھنے لگا کیا اس جگہ کیمرہ تھا لیکن وہاں ایسا کچھ نہیں ملا۔۔۔

یہ تو ایک گینگ لگ رہا ہے جو بچیوں کے ساتھ "فائق رک گیا۔

لگ نہیں رہا یہ گینگ ہی ہے اور اس کا سردار یقینا اس وقت اندر ہی ہے اور ہمارا مجرم بھی "ارتاش نے کہا۔۔۔۔

دارہ اور معاذ خاموش تھے

اب کیا کرنا ہے "معاذ نے دارہ کی جانب دیکھا

کچھ بھی ہو جائے مجھے وہ شخص زندہ چاہیے کیونکہ اس کی موت ایک گولی نہیں ہو سکتی" وہ کہہ کر آگے بڑھا۔

اور ان لوگوں نے اس بند دروازے کی جانب دیکھا جو دیوار میں ایسے نصب تھا جیسے دیوار ہی ہو۔

" ہمیں جلدی کرنا چاہیے اندر ایک بچی بھی ہے

معاذ بے چین ہوا جبکہ ارتاش اس دروازے کو اچھی طرح دیکھ رہا تھا اور دیکھتے دیکھتے اسکا ہاتھ دروازے کی اس خاص جگہ پر پیش ہوا جس پر ہاتھ لگانے سے دروازہ کھولتا چلا گیا ان سب نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور سامنے بنی ایک لمبی سی سرنگ اور ٹیڑھے میڑھے اندھیرے میں ڈوبے راستے وہ اندر اتر گئے انکے پیچھے دارہ کے گارڈز کی فوج ہی تھی وہ اندر چلنے لگے اور کافی اندر اتر کر پھر سے اس بچی کی آواز نے انکے دل دھلا دیے۔

وہ موڑے اور سامنے ہی وہ منظر تھا جو شاید کوئ آنکھ دیکھ نہ پائے کوئ کان سن نہ پائے۔۔۔

وہ یہ سب نہیں دیکھ سکتے تھے۔

ہوائی فائر دارہ کی جانب سے ہوا تھا جبکہ ارتاش یہ نہیں چاہتا تھا اور دارہ میں اتنا صبر نہیں تھا کہ وہ یہ سب ہوتا دیکھے وہ اندر داخل ہو گیا تھا

وہاں کی جوکر تھے جنھوں نے مڑ کر دیکھا اور شاید انکا سردار مسکرایا تھا وہ بچی کو چھوڑ کر ہٹا۔

بچی ان چاروں کو دیکھ کر بری طرح رونے لگی جبکہ دارہ اس بچی سے ہٹنے والے جوکر کو دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں ایک خون سوار تھا وہاں سب جوکرز نے اپنی اپنی چھریاں نکالیں اور مختلف تکلیف سے بھرپور سامان نکال کر اسپر جھپٹے کہ ارتاش کی گولی نے ایک کو بھی نہیں چھوڑا دوسری طرف معاذ کا بھی یہ ہی حال تھا اور فائق کا بھی گولی سے اور ہاتھ کے مکے سے وہ مار رہے تھے انکے بندے اندر داخل ہو گئے تھے۔

دارہ تک اسکے آدمیوں نے اور ان تینوں نے کسی کو پہنچنے نہیں دیا تھا دارہ اب بھی اس جوکر کو دیکھ رہا تھا

جو ایکدم ہنسا اور تالیاں بجاتا جیسے ہی جھکا۔

تو زمین کا ایک حصہ کھولا اور وہ غائب ہو گیا اچانک وہ رک گئے حیرانگی سے دیکھنے لگے۔

دارہ نے بنا کچھ دیکھے اس سرنگ میں چھلانگ لگا دی

اور وہ جو کر آگے بھاگ رہا تھا دارہ اسکے پیچھے پیچھے تھا۔

نہ جانے کہاں سے کہاں وہ نکل رہا تھا۔

دارہ نے اسکا پیچھا نہیں چھوڑا جبکہ جو کر نے اسے قریب آتے دیکھ ایک چھوٹی سی چیز اسکی جانب پھینک دی

جس سے دارہ فورا نہ بچتا تو وہ چیز اسکے سر پر اکر پھٹتی وہ بم تھا یہ کچھ اور وہ پیچھے پھٹ گیا اور دارہ اسے آنکھ سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

وہ ایک سڑھی پر چڑھا اور جیسے ہی سرنگ کھل کر باہر نکلنا چاہا

"ہیلو تمھاری بارات تیار ہے چلو منہ دیکھائی کرتے ہیں

یہ فائق تھا۔۔۔۔

جبکہ جوکر نے پیچھے دیکھا تو دارہ کھڑا تھا ارتاش نے اسکا گریبان جکڑ کر اسے باہر کھینچا اور معاذ اس بچی کو تھامے کھڑا تھا۔

اتنا شدت کا غصہ بے ساختہ چڑھا تھا کہ اسنے کھینچ کر اس جوکر کے مکہ مار دیا۔

ریلکس ریلکس" دارہ نے پھولتی سانسوں سے اپنے چہرے پر سے ماڈل کھینچ کر پھینکا اور فائق کو آنکھ کا اشارہ کیا جس نے بڑی بے رحمی سے اسکی گردن پر ایک سرنج اتار دی تھی جس سے وہ پل میں لہرا کر گیر گیا۔۔۔۔

وہ سب ہمارے آدمیوں کے ہاتھ میں ہیں۔

مجھے لگتا ہے پہلے منہ دیکھائی ان سب کی ہونی چاہیے آخر یہ علم لوگ ہیں اور یقینا یہ بڑا پروسیس ہے مجھے سمجھ نہیں ارہا۔" معاذ بولا۔

نہیں یہ بڑا گینگ نہیں۔۔۔

جہاں تک مجھے لگتا ہے یہ صرف ہمیں ٹریپ کرنے کے لیے اتنے لوگوں کو اس شکل میں دیکھایا گیا ہے۔

یہ آدمی اکیلا ہی تھا۔" ارتاش نے اندازا لگایا

جو بھی تھا اس کو میرے حوالے کرو باقی تم لوگ دیکھو اندر کوئی اور بچی عورت تو نہیں" وہ بولا۔

اور اس جوکر کو کتے کی طرح گھسیٹتا ہوا گاڑی تک لایا اسکے گارڈ نے اسکی گاڑی میں اسے اٹھا کر پھینکا اور سب سے پہلے دارہ کی گاڑی وہاں سے نکلی تھی۔

معاذ فائق ارتاش بھی وہاں سے۔م نکلے اور انکے پیچھے انکے گارڈز ان سب آدمیوں کے ساتھ تھے۔

نہ جانے سیگریٹ کی طلب اتنی گھیری کیوں ہوئی اسنے سیگریٹ سلگائی اور لبوں میں دبالی وہ اس بے ہوش جوکر کو دیکھ رہا تھا

جواب بھی اسی حلیے میں تھا

دارہ سرد تھکی تھکی نظروں سے اسے دیکھنے لگا

پیچھلا ڈیڈ ماہ نیند کے بنا گزارا تھا۔

اوراب وہ تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا خود کو وہ اب بھی اسکے سامنے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا لبوں پر خاموشی تھی اور دل میں طوفان اسنے پانی کا گلاس اٹھایا اور اسکے منہ پر انڈیل دیا

آنکھوں ہر پانی پڑنے سے وہ جیسے ہوش میں آنے لگا کیونکہ باقی چہرہ تو جوکر کے کپڑوں سے ڈھکا ہوا تھا اور ایکدم وہ جاگ گیا دارہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

"کون ہو تم" اسنے بس ایک سوال کیا؟

مگر اس جوکر نے کوئ جواب نہیں دیا۔

میں پوچھتا ہوں کون ہو تم" دارہ نے اسکا منہ بھڑک کر اپنے ہاتھ کی گرفت میں جکڑ لیا تھا وہ تینوں بھی اندر آنا چاہتے تھے مگر دارہ اس شخص سے سارے حساب خود برابر کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تمھیں لگتا ہے تم اب بھی جوکر ہو۔۔۔جو نہ کچھ بولے گا اور نہ کچھ کہے گا صرف آنکھوں سے گھور کر ڈرائے گا تو نہ میں دس بارہ سال کی بچی ہوں اور نہ ہی میں کوئ لڑکی جو تمھاری غلیظ آنکھوں سے ڈرے۔۔۔

اسنے کہتے ساتھ اسکی گردن پکڑی اور اسکا لباس پیچھے سے کھولنے لگا

جو کر لباس کے کھلنے پر سر کو جھٹکنے لگا۔

اور منہ سے عجیب عجیب آوازیں نکالنے لگا مگر دارہ نے اسے خود باندھا تھا اور دارہ سکندر کی گرفت بلکل ہلکی نہیں تھی اسنے نوچ کر تقریبا اسکا لباس منہ پر سے ہٹایا تو ایک عمر رسیدہ سی شکل اسکے سامنے اگئی یہ شکل بلکل انجانی تھی بلکل انجان تھا وہ اس شکل سے۔۔۔۔

اور جو کر کے حلیے سے زیادہ خوفناک شکل لگ رہی تھی جیسے اس غلیظ کام کو کرتے کرتے اسکے منہ پر ہی لعنت پڑ گئی ہو دارہ نخوت سے اسے دیکھنے لگا جبکہ وہ جو کر بے چین ہو گیا اپنی شکل کے دیکھنے پر۔۔۔۔

اسکے سر پر بال نہیں تھے جبکہ ایک کان بھی نہیں تھا اور منہ پر بھی کافی بدھا نشان تھا۔۔۔۔

دارہ سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

کیا نام ہے تمھارا" وہ دارہ کو زہریلی نظروں سے دیکھنے لگا

نام بتاؤ" دارہ نے کھینچ کر مکہ اسکی بوڑھی ہڈیوں پر مارا۔۔۔

کوئی نام نہیں میرا" اسکی آواز میں بھی درندگی تھی

اور اچانک وہ دارہ کو اپنے پورے دانت دیکھانے لگا دارہ اسے بڑے ضبط سے دیکھنے لگا

میرا نام بہارے ہے" وہ ہنسنے لگا وہی ہنسی بنا آواز کے۔۔۔دارہ مسکرا دیا۔

تو میرا نام جانتا ہے" وہ اپنے ہاتھ کی گرفت میں اسکا منہ جکڑتے بولا جبکہ اس جوکر کی ہنسی کو بے ساختہ بریک لگی تھی

میرا نام تیری موت ہے" دارہ مسکرایا۔

پتہ ہے کیا مجھے تو پسند نہیں آیا۔۔۔

اگر مجھے تو پسند آجاتا تو شاید میں یہ سب نہ کرتا۔۔۔

لیکن میرے کانوں میں نہ ان معصوم بچیوں کی چیخوں کی گونج ہے جو تیری حوس کی نظر ہو کر یہ تو دنیا سے رخصت ہو گئیں یہ پھر اپنی زندگی کو بدترین انداز میں جی رہی ہیں "

جو کر ہنسنے لگا۔

بہارے بہت خوبصورت ہے" وہ اسے وہاں شیخ کر رہا تھا جہاں دارہ واقعی اسکے منہ سے بہارے کا نام سن کی اپنے اندر اٹھتی تکلیف کو دبا نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اتنی اتنی سی تھی وہ۔۔۔دیکھنے میں ایسی کہ چھو تو میلی ہو جائے تو میں نے اسے میلا کر دیا اور تیرے پاس میلی ہو کر آئی۔۔۔

وہ میری تھی میری ہے میری رہے گی اسکے جسم پر پہلی شناخت میری ہے تیری نہیں مجھے مار کر بھی تو اسکے جسم پر سے میری شناخت۔۔۔۔اور اچانک اٹھنے والی حولناک چیخوں نے جیسے وہ منظر دیکھنے لائق نہیں چھوڑا تھا دارہ نے ایک بوتل جس میں (ایسڈ) تھا اسکے سر پر انڈیل دیا۔

سر کا گوشت کھلانے لگا یہاں تک کے سکڑ گیا اسکا چہرہ اور بھی بد نما ہو گیا وہ پاگلوں کیطرح اپنا سر پٹخنے لگا۔۔۔۔

"دوبارہ کہو کیا کہہ رہے تھے

وہ اسکی تکلیف سے تڑپتی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر بولتا بوتل کو ایک طرف پھینک گیا۔

جبکہ اس جوکر کو چین نہیں ارہا تھا دارہ نے بہت تھوڑا سا ڈالا تھا وہ اسے ابھی یوں مارنا ہی نہیں چاہتا تھا

کیا ہوا مزا ارہا ہے۔

نہیں نہیں رک وہاں سے سن وہ کسی کے چیخنے کی آواز آئی۔۔۔

اس تکلیف کو محسوس کر۔۔۔ کہیں کوئی رو تو نہیں رہا۔۔" وہ اسے یاد دلانے لگا کہ آج جو وہ اتنا چیخ رہا ہے کتنی چیخوں کو گلا گھونٹا تھا اسنے۔۔

جبکہ وہ جوکر □ بار بار بار اپنا سر جھٹکنا چاہ رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا اپنے سر کی کھال ہی نوچ دے اور اس تکلیف کو ختم کر دے۔

کیا ہوا تکلیف ہو رہی ہے" وہ مسکرا دیا

اسکی آنکھوں میں کوئی رحم نہیں تھا

تو سائیکو نہیں۔

سائیکو میں ہوں۔

ویسے ایک بات یاد آئی پولیس کے ساتھ تماری کوئی اٹیچمنٹ ضرور ہو گی جو

" ہسپتال میں تمھارا ڈیٹا نہیں تھا جبکہ پولیس میں بنا نام کے تھا

وہ پر سوچ نظروں سے اسے تڑپتے دیکھ رہا تھا۔

اگر وہ پہنچ گئے تو۔۔تو جیل کی ہوا کھائے گا" اچھا تیری سپورٹ بھی کوئی کر

" رہا ہے

ویری ویل" اسنے سر ہلایا۔

جبکہ وہ بوڑھا جو کر چلا رہا تھا

مجھے چیخنا چلانا نہیں پسند" اسنے اسکا منہ جکڑا اور جھٹک دیا۔

مسکراہٹ اسکے منہ پر تھی اور دوسری طرف دارہ اس سے پہلے کچھ کرتا وہ

جو کر بہارے بہارے چلانے لگا

دارہ نے خون آشام نظروں سے اسکی جانب دیکھا

اور مسکرا دیا۔

اسنے بٹن دبایاایک گھنٹی سی بجی اوراسکے گارڈز تقریبابیس شکاری کتوں کے ساتھ کمرے داخل ہوگئے دارہ کرسی پر بیٹھ گیااوراسنے گارڈز کو کتوں کو چھوڑ دینے کا کہا۔

وہ جوکر ساکت ہو گیا تھاوہ کتے جیسے اسکے کچے ہو چکے گوشت کے بھوکے ہو رہے تھے دارہ نے انکے کتوں کو پیار کیااور گارڈز نے انھیں چھوڑ دیاوہ کتے اس جوکر پریوں جھپٹے جیسے چیونٹیاں کسی چیز پر جھنڈ کی جھنڈ بن کر چمٹ جاتی ہیں۔

اور کتوں کی بھوکنے کی آوازاوراس جوکر کی چیخوں کی آوازوہ سکون سے سنتا رہا۔۔۔۔

یہ منظر جبکہ اسکے گارڈز سے نہ دیکھا گیااور وہ باہر نکل گئے دارہ سکون سے دیکھنے لگا

خون سے وہ جگہ تمام بھر گئی تھی شاید وہ جوکر اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا کیونکہ ان کتوں نے جوکر کے جسم کی ایک ایک بوٹی کو نوچ لیا تھا۔

یہ منظر بس پانچ منٹ سے زیادہ کا نہیں تھا کیونکہ پانچ منٹ میں وہ کتے اسکے جسم سمت ہڈیوں کو بھی ختم کر چکے تھے اس چیئر پر سوائے خون کے کچھ نہیں بچا تھا۔

دارہ نے آنکھیں بند کر لیں۔

یہ اسکی زندگی کا سب سے مشکل حصہ تھا۔

جس نے بہت قیمتی دوست اس سے چھین لیا تھا۔

اور اسکی محبت کو تکلیف میں رکھا

بہارے سے کیا وعدہ وہ پورا کر چکا تھا۔

ابھی آنکھیں بھی نہیں کھولیں تھیں کہ وہ تینوں دروازے توڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے سامنے اسکے گارڈز ان کتوں کو جو مزید خون اور گوشت چاہتے تھے کھینچ کر لے جا رہے تھے جبکہ دارہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے کافی سکون سے بیٹھا تھا

تم "وہ کچھ بولنے لائق نہیں رہے۔

وہ مر گیا" فائق دارہ کو دیکھنے لگا۔

نستونابوت ہو گیا" وہ اٹھ گیا۔

باہر پولیس آئی ہے "گارڈ نے حونک نظروں سے ان سب کو دیکھا۔

دارہ نے ارتاش کیطرف دیکھا

میں دیکھتا ہوں وہ باہر نکلے۔

" دارہ سکندر آپکے اریسٹ وارنٹ ہیں ہمارے پاس

اوراب اسے سمجھ آئی تھی کہ یہاں تو اسنے صرف ایک بندے کو مارا تھا دنیا میں تو اور بھی بہت لوگ تھے چین بنی ہوئی تھی ایک جوان کاموں میں لگی تھی۔

اسکے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

" کس نے جاری کیے ہیں

ارتاش تپ کر آگے بڑھا معاذ اور فائق بھی حیران تھے البتہ دارہ نہ جانے کس سکون میں کھڑا تھا۔

"ہمارے پاس آپکے اریسٹ وارنٹ ہیں باقی باتیں تھانے میں ہوں گی

وہ انسپیکٹر آگے بڑھا۔

دارہ کے گارڈز اسکے سامنے اگئے اور اس سے پہلے وہ تینوں۔۔۔۔

جبکہ دارہ نے نفی میں سر ہلایا

"ہٹو سب

" تو پاگل ہو گیا ہے ہم حق پر تھے کون کرے گا اریسٹ وارنٹ جاری۔

فائق تو تڑپ ہی گیا

" یہ تو جا کر پتہ چلے گا میں جا رہا ہوں تم لوگ اجاؤ

وہ کہہ کر گاڑی میں سوار ہوا

ایک اسیسٹینٹ کمشنر پولیس کی گاڑی میں بیٹھا تھا جبکہ

اسکے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں بھی ڈال دیں تھی۔

وہ خاموشی سے ہتھکڑیوں کو دیکھ رہا تھا اور پھر سکون سے بیٹھ گیا۔

پولیس نے اسکا موبائل اور باقی سب چیزیں بھی لے لیں تھیں

دارہ پولیس سٹیشن پہنچا تو سامنے کمشنر صاحب کو دیکھ کر آنکھوں میں لمہوں
کے لیے بس حیرانگی آئی تھی

دارہ اسکے قریب اگیا۔

آریواو کے "کمشنر صاحب بے تابی سے بولے

" کس نے کہا تھا دارہ تمھیں قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لو

وہ ذرا برہم ہوئے دارہ چپ رہا۔۔۔۔

وہ تینوں بھی پہنچ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ رات انھوں نے تھانے میں دارہ کو سلاخوں کے پیچھے دیکھتے گزار دی

جبکہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کتنا الجھا ہوا ہے سب

ایک کریمنل کے پیچھے سو کریمنل تھے ایف آئی آر کس نے درج کرائی

اب تک پتہ نہیں چلا تھا بس کسی نہ معلوم شخص نہ کرادی

اگلی صبح ہی اسکی پیشی تھی وہ کوئی عام انسان نہیں تھا دارہ سکندر تھا اسکے گارڈ اسکے دوست اسکے جاننے والے اسکے لیے ایک پاؤں پر کھڑے تھے گھر تک اطلاع اب تک نہیں پہنچی تھی اور پہنچا کر وہ کوئی مشکل بڑھانا بھی نہیں چاہتے تھے۔

تبھی اگلے دن کا انتظار کرنے لگے وکیل نے اگلے روز ہی پیشی رکھوالی تھی اور دارہ انھیں ہتھکڑیوں میں عدالت تک پہنچا تھا۔۔۔۔

اسکا چہرہ سرخ تھا۔۔اسنے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ کبھی اسکے ہاتھوں میں بھی ہتھکڑیاں پہنائی جائیں گی اور وہ مجرموں کیطرح عدالت میں پیش ہو گا۔۔

وہ کھڑا تھا۔

اسکے وکیل نے سارا معملہ جج کے سامنے پیش کر دیا تھا۔

جبکہ جج نے دوسری طرف کھڑے وکیل سے اسکے گواہ کو بلانے کا کہا تو وکیل نے جس کو بلایا وہ سب دیکھ کر دنگ رہ گئے فائق ارتاش معاذ تو تینوں ایکدم ہی کھڑے ہو گئے۔

بلال کو عدالت میں داخل ہوتا دیکھ۔۔۔

حالانکہ ایسا نہیں تھا کہ عدالت میں وہ ناجائز ثابت ہو رہا تھا لیکن بلال اسکے خلاف گواہی دینے آیا تھا اور اسے آج سمجھ اگی کہ پولیس میں سے اور ہاسپٹل میں سے اس پاگل بوڑھے جو کر کار یکارڈ مٹانے والا بلال ہی تھا لیکن کیوں اسکے خلاف ایف آئی آر کٹوانے والا بلال ہی تھا لیکن کیوں ۔۔۔کیوں وہ ایسا کر رہا تھا

دارہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا بلال کے لبوں پر تمسخرانہ مسکراہٹ تھی۔ اسکے بعد پندرہ منٹ لگے تھے دارہ نے صرف بلال کی آنکھوں میں اپنی خونی آنکھیں گاڑ رکھیں تھیں اسے نہیں پتہ تھا اسکے حق میں یہ اسکے خلاف بات ہو رہی تھی

جج کے فیصلے پر وہ تینوں ہی بے چین ہو گئے دارہ کے کانوں نے صرف اتنا سنا تھا

قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے اور اپنی مرضی سے ایک مجرم کو سزا دینے پر دارہ سکندر کو اسکی پوسٹ سے معطل کر دیا گیا تھا۔

جبکہ اسکے ساتھ ہی تین لاکھ روپے جرمانا اور چار سال بطور سزا قید رکھی گئ تھی اسکے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ اگئ۔

اور وہ دن یاد آیا جبکہ اس سے بہارے نے ضد کی تھی کہ وہ اس سے محبت کرے اور دارہ نے کہا تھا وہ عشق کی حدوں کو چھو کر دیکھائے گا۔۔۔۔

اور آج اس عشق نے اسکو جلا دیا۔

سب کچھ لٹا دیا تھا اسنے اپنے عشق کو نبھاتے۔

کمشنر بڑے بڑے افسر اور کون کون لوگ تھے جو جج کے اس فیصلے کے حق میں میں تھے اسنے جائز کیا تھا مگر قانون کی مدد نہیں لی۔۔۔ قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے کر وہ کسی بھی مجرم کو سزا نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ مجرم قاتل تھا

پھر بھی دارہ کے لیے سزا چن لی گئی تھی

اسے پولیس لے کر جا رہی تھی اسکے اندر اتنی گھیری خاموشی تھی کہ وہ کسی سے کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

اسنے ایک منٹ مانگا اور کمشنر کے کہنے پر رک گئی تھی پولیس۔۔۔

تم پریشان مت ہونا میں اس سزا میں کمی کرا دوں گا اور تمھاری پوسٹ بھی تمھیں ملے گی یار" وہ جیسے اسے اپنے بچوں کیطرح ٹریٹ کرتے تھے انکی آنکھیں بھیگ چکی تھیں دارہ مسکرا دیا۔

اسنے فائق کیطرف دیکھا فائق کی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں

بہارے کا خیال رکھنا اسے کہنا میں کسی کام سے گیا ہوں۔۔۔۔۔

میرے خیال سے اسے سچ بتا دینا چاہیے دارہ سکندر" بلال کی مسکراتی آواز تھی جبکہ ارتاش فائق اور معاذ ایکدم اسپر جھپٹے

"تم اتنے کمینے نکلو گے سوچا نہیں تھا ہم لوگوں نے

جبکہ پولیس نے ان تینوں کو اس سے الگ کیا۔

دارہ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں دیکھ کر بلال مسکرایا۔

یو نو واٹ مجھے بڑا اچھا لگ رہا ہے تمھیں یوں دیکھ کر تمھیں کیا لگا تمھارا اس جو کر تک پہنچا اتنا آسان تھا۔

نہیں نہیں دارہ تم بیوقوف ہو تمھیں اس جو کر تک پہنچایا گیا ہے تاکہ تم اسے جان سے مار کر یہاں تک پہنچ جاؤ اب میرے خیال تک چار سالوں میں تو بہت کچھ بدل جائے گا میں تمھارے بچے کا اور بہارے کا خاص خیال رکھوں گا گھبراؤ مت"

وہ دارہ کا گال تھپتھپا کر بولا۔

دارہ بھی مسکرا دیا۔

اگر باہر نکل کر تمھیں جان سے نہ مار دیا کہنا دارہ سکندر کچھ نہیں تھا" وہ سنجیدگی سے بولا۔

جبکہ بلال کا قہقہہ ابھرا۔

"پہلے باہر آؤاسکے بعد بات کرنا بائے بائے

کمشنر صاحب دوسری طرف چلے گئے تھے کچھ بات کرنے جبکہ ان تینوں کو پولیس الگ کر چکی تھی انھیں عدالت میں مار پیٹ کرنے پر جرمانہ لگ سکتا تھا ان دونوں کے درمیان ہوئی بات صرف دارہ اور بلال ہی جانتا تھا ایکدم چیخنے کی آواز پر پولیس جو دارہ کو لے کر جا رہی تھی ایکدم دارہ نے اپنے ہاتھ چھڑائے تھے۔

وہ بھگاتی ہوئی اسطرف ارہی تھی۔۔۔

دارہ"۔۔۔۔۔

اسنے اسکے ہاتھ تھام لیے سعد اسے نہ بتاتا تو اسے پتہ بھی نہ چلتا

دارہ۔۔۔دارہ نہیں نہیں۔م آپ آپ کہاں جا رہے ہیں آپ کہیں نہیں جائیں گے دارہ۔

وہ کبھی اسکا چہرہ چھوتی کبھی اسکے ہتھکڑیوں میں جکڑے ہاتھ تھامتی۔۔۔۔

دارہ۔۔

دارہ "ایک ہی رٹ تھی بری طرح رو رہی تھی دارہ کی حالت ایسی تھی کہ ابھی انہی ہتھکڑیوں سے ہاتھ آزاد کر کے اسے خود میں سمیٹ لے۔۔۔

" پلیز آئی وانٹ فائو منٹس

پلیز سر ہم آپکو اتنا ٹائم نہیں دے سکتے "آفیسر نے کہا تو اسنے کمشنر صاحب کی جانب دیکھا وہ دوسری طرف تھے لیکن جس طرح بہارے اسے تھامے کھڑی تھی آفیسر خود ہی پیچھے ہو گیا

ریلکس۔۔ "اسنے ہتھکڑیوں میں جکڑے ہاتھوں سے ہی اسکا چہرہ تھام لیا اور وہ بچوں کیطرح رونے لگی۔

میں میں کیا کروں میں کیا کروں آپکے لیے آپ۔۔آپ نے اسے مار دیا نہ آپ۔۔آپ نہ مارتے میں اپ کے بنا کیسے رہو گی آپ کہاں جا رہے ہیں دارہ میں نہیں رہو گی مجھے آپ چاہیے ہیں مجھے نہیں پتہ میں مر جاؤ گی دارہ میں مر جاؤں گی "

وہ اسکے سینے سے لگ گئی۔

بلال تھوڑے فاصلے پر کھڑا سنجیدگی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا

دارہ نے بہارے کو تھام لیا۔

میرا انتظار کرنا

سر چلیں "آفیسر نے اسکا بازو پکڑا "

"نہیں

بہارے چلائی۔

جبکہ دارہ کچھ مزید اسے کچھ کہہ نہیں سکا جاتے جاتے اسنے صفدر اور امی کو بھی بھاگ کر اندر آتے دیکھا تھا۔

لیکن ہر کسی کے دل میں خلش چھوڑ کر وہ وین میں بیٹھ گیا جبکہ بلال نے فورا روتی بلکتی زمین پر پڑی بہارے کو دارہ کی آنکھوں کے آگے ہی بازؤں میں بھر لیا۔

اسکے لبوں میں جو مسکراہٹ تھی

دارہ بے بسی کی انتہا پر تھا۔

ایک طوفان تھا جو سب کو بکھیر کر گزر چکا تھا

فائق ارتاش معاذ نے بس وین گزرتے دیکھی تھی دل تھا کہ پھٹ رہا تھا حق

پر ہوتے ہوئے بھی سزا ملی تھی اسے۔۔۔

چار سال زندگی سے نکل جاتے۔۔۔

چار سال میں کیا کچھ بدل جاتا۔

وہ اسکا گھر۔۔۔

اسے فکر تھی تو بس اپنی فیملی کی۔۔۔۔

بہارے کی اسکی ماں جو اسے دیکھ بھی نہیں پائی وہ سر تھام کر بیٹھا تھا اور بے

بسی نے چاروں اطراف سے حصار باندھ لیا تھا

! کچھ عرصے بعد

جینا شاید اسی کا نام ہے۔

بعض اوقات زندگی اتنی تلخ ہو جاتی ہے کہ کچھ بھی سجھائی نہیں دیتا دارہ اسکی زندگی سے جا چکا تھا

وہ سنبھلنا چاہتی تھی مگر سنبھل نہیں پا رہی تھی جب تک ڈاکٹرز نے اسکے بچے کے خطرے کی خبر اسکے کانوں میں نہیں ڈالی بہارے ہوش و حواس میں نہیں لوٹ سکی

اس کے ساتھ ساتھ یہ تکلیفیں اسکے بچے نے بھی سہیں اور ایک سال زندگی میں سے یوں گزر گیا جیسے ایک نہیں چوبیس سال ہوں۔۔۔

ایک ایک لمہہ وہ گھر وہ کمرہ اسکے بنا تو گھر میں کچھ نہیں تھا اور جب وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی تکلیف سے گزری اور ایک خوبصورت سے بیٹے کو جنم دیا۔

تو وہ اسطرح تڑپ تڑپ کر روئی تھی کہ سارا خاندان اسکے ایک ایک آنسو کو چن رہا تھا

اسکا بچہ اس وقت اسکے ہاتھ میں تھا۔

وہ کانپتے ہاتھوں اور سوجھی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی اگر کوئی کہتا کہ وہ ہو بہو دارہ تھا تو غلط نہیں تھا۔

اسنے اسکی پیشانی چومی اور اسے سینے میں بھینچا تو ڈاکٹر نے ہنستے ہوئے اس سے بچہ لے لیا کیونکہ بچہ رونے لگا تھا

بہت پیارا ہے "ڈاکٹر نے بھی تعریف کی

میرے ہز بینڈ جیسا ہے "بہارے نے آنکھیں صاف کیں۔

اچھا وہ کہاں ہیں اب تک آئے نہیں "ڈاکٹر نے بچہ نرس کو دیا۔

بہارے چپ ہو گئی جبکہ وہ آپریشن تھیٹر سے روم میں آئی تو سب وہاں موجود تھے۔

بچہ ان لوگوں کو دے دیا گیا تھا کافی صحت مند تھا

"میرا دارہ لگ رہا ہے

امی تو بار بار اسے چوم رہیں تھیں بہارے نے آنکھیں بند کر لیں۔

کاش وہ اجائے وہ تو سب کر لیتا ہے وہ سب کر سکتا ہے پھر اکیوں نہیں جاتا

لیکن وہ جانتی تھی وہ نہیں آئے گا

نہ وہ اسے ملنے دیکھنے کے لیے بلاتا

کیا نام رکھیں گے فائق نے کہا

دراب سکندر "امی نے کہا تو فائق مسکرا دیا۔

یہ تو دارہ جیسا ہی ہو گیا تھوڑے بہت فرق کے ساتھ وہ ہنسا

جبکہ بہارے نے آنکھیں وا کر کے اسکی جانب دیکھا

عینی نہیں آئی" وہ پوچھنے لگی

مجھے نہیں پتہ اسکا" فائق لاپرواہ ہوا۔۔۔

امی اٹھ کر باہر چلی گئیں تھیں ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ۔۔۔

آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں فائق بھائی آپ دارہ کے لیے پریشان ہیں سچ باتیں جائز ہیں لیکن عینی آپکی بیوی ہے عینی آپ اس سے بلکل لاپرواہی برتے

" ہوئے ہیں

وہ جب بلال میں انٹر سٹیڈ ہے تو میں اس بارے میں کیا کر سکتا ہوں اگر اسے

" مجھ سے ڈائورس چاہیے تو میں تیار ہوں

"آپ کو کیا ہو گیا ہے

بہارے حیرانگی سے اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔۔۔

کچھ نہیں تم اپنا خیال رکھو باقی ساری فکریں چھوڑ دو" وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا

جبکہ بہارے اسے بلانے ہی لگتی کہ وہ باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ گھر آیا اسے کچھ ہی دیر میں جانا تھا دارہ کے پاس اسکے بنا تو دل ہی نہیں لگتا تھا۔

وہ کچن میں آیا

نشرہ بھیگی آنکھوں سے کھانا بنا رہی تھی

" بھابھی بس تھوڑا ہی وقت رہ گیا ہے وہ اجائے گا واپس

"میرا بھائی

ایک سال سے اسکو نہیں دیکھا" نشرہ نے انسو صاف کیے

اور اسکی بیٹی کچن میں اگئ

وہ سال کی ہی تھی ابھی دیوار پکڑ کر چلتی تھی

فائق نے اسے گود میں بھر لیا اور چٹاچٹ اسکے گال چوم ڈالے

کہاں گھوم رہی ہو ڈیڈی" وہ بولا جبکہ آئزہ نے اسکے منہ پر اپنے چھوٹے

چھوٹے ہاتھ مارنا شروع کر دیے تبھی وہاں پر عینی بھی اگئ جسے فائق نے ہمیشہ

کیطرح اگنور کر دیا۔

وہ تو پیچھلے ایک سال سے اسطرح کر رہا تھا اس دن کے بعد سے بات تک

نہیں کی تھی انکی آپس میں کوئ بات نہیں ہوئ اور اگر عینی نے کرنا بھی چاہی

تو فائق نے اسکی کسی بات پر توجہ نہیں دی۔۔۔۔

عینی کو اپنی ہر بات پر شرمندگی تھی لیکن وہ بلکل بھی توجہ نہیں دیتا تھا اسے صرف دارہ کی پڑی تھی یہاں تک کے ارتاش معاذ شہروز گھر میں سب ہی دارہ کے لیے فکر مند تھے اور وہ بھی تھی لیکن فائق اس سے ایک لفظ بھی نہیں بولتا تھا۔

آئزہ چاچو کے کپڑے خراب ہو جائیں گے آپکے کپڑے گیلے ہیں چندہ" عینی نے فائق سے آئزہ کو لینا چاہا۔

اور اسکو دینے کے بجائے فائق نے نشرہ کو دے دیا۔۔۔

دیکھو کیا کیا ہے اسنے بس خود میں مصروف رکھتی ہے یہ سب کو" نشرہ اسے گھورتی ہوئی اوپر کمرے میں اگئ جبکہ فائق بھی کمرے میں چلا گیا

عینی اسکے پیچھے پیچھے آئ۔۔

گھر میں سب کو پتا چل گیا تھا کہ بلال نے دارہ پر کیس کرایا تھا۔

اگر وہ پولیس کو دارہ کا نام نہ دیتا تو شاید کبھی بھی کوئ اس بات تک نہ پہنچ پاتا اور نہ ہی کوئ مشکل پیش آتی لیکن بلال نے سب کیا تھا۔۔۔

اور وہ گھر بھی نہیں لوٹا تھا وہ بہارے سے ملنے ضرور جاتا تھا لیکن فائق کو بہت شدید غصہ چڑھتا تھا کہ بہارے اسکی جانب دیکھے بھی۔۔۔۔

بہارے جتنے غم میں تھی فائق نے اسے ہلکی پھلکی ہی بات بتائی تھی وہ بلال کو زیادہ بھاو تو نہیں ڈالتی تھی لیکن۔۔

پھر بھی وہ زبردستی اس سے ملتا تھا۔

فائق کمرے میں آیا اپنے کپڑے الماری سے کھینچے اور خاموشی سے پلٹنے لگا۔۔۔

فائق "اسنے پکارہ

فائق نے پلٹ کر اسکی جانب دیکھا۔

یہ سب یہ سب کب تک چلے گا۔

آپ آپ مجھ سے بات نہیں کرتے میری طرف دیکھتے تک نہیں پھر اس "شادی کو کیوں گھسیٹ رہے ہیں

وہ بولی فائق نے اپنے کپڑے بیڈ پر پھینک دیے جو ہاتھ میں لیے ہوئے تھے

تمھیں طلاق چاہیے "اسنے ڈائریکٹ سوال کیا

" میں میں نے ایسا کب کہا ہے

مجھ سے بہتر تمہیں اوپشن مل جائے گے تمھیں بلال آوارہ بھی مل جائے گا سعد بھی تمھارے لیے پرفیکٹ میچ ہے بلکہ دنیا میں ہزاروں مرد ہیں جو تمھارے سٹینڈرڈ کو تمھارے خوبصورتی کو بیٹ کر سکیں تو بہتر نہیں ہے تم

" میں سے ڈرائیورز لے لو اور جس سے دل چاہے شادی کرو

وہ اسکی آنکھوں میں انکھیں ڈالے بولا۔

"م۔۔میری کسی بھی بات کا ایسا مطلب نہیں تھا آپ کو ہرٹ کرتی میں میں ہرٹ تمھاری بات سے ہوں گا ہی کیوں تمھارا اور میرا تعلق زبردستی کا اور کاغذی رشتے کا ہے نہ میرے دماغ نے عینی بی بی تمھیں قبول کیا اور نہ ہی مجھے کو انٹرسٹ اس رشتے میں۔۔۔

تم جب تک چاہو گھسیٹو اسے مجھے فرق نہیں پڑتا" کہہ کر اسکی بھیگتی آنکھوں کو اگنور کر کے وہ واشروم میں چلا گیا کھانا بن گیا تھا اسے دارہ کے لیے لے کر جانا تھا۔۔۔۔

تبھی فریش ہونے چلا گیا۔

جبکہ عینی کو اپنی غلطی پر افسوس ہوا لیکن وہ اتنا زیادہ اس بات کو کیوں لے رہا تھا

لیکن حقیقت تو یہ تھی کبھی وہ بھی آگے نہیں بڑھی تھی لیکن جب سے بلال کی حقیقت کھلی تھی دیکھنے سوچنے کا نظریہ بدل گیا تھا وہ کیسے کہے اسکا یہ اگنور کرنا عینی کو برا لگ رہا ہے جبکہ وہ خود نہیں جانتی فائق کا اگنور کرنا آخر کیوں برا لگ رہا ہے۔

فائق واشروم سے باہر نکلا وہ بیڈ پر بیٹھی تھی سر جھکائے فائق اپنے کاموں میں مگن ہو گیا۔۔۔

عینی نے سر اٹھا کر اسکیطرف دیکھا

اگر میں اس رشتے کو گھسیٹنے کے بجائے آپ سے کہوں دل سے نبھانا چاہتی ہوں تو اور آپ کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہوں اور کہنا چاہتی ہوں کہ آپ یہ خلش اپنے دل سے نکال دیں میں۔۔میں نہیں جانتی کیسے میں وہ سب " بول گئی۔

وہ اسکے پیچھے کھڑی تھی سر جھکائے۔

فائق نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا۔

" بلال کا سچ جاننے کے بعد ہی یہ خیال تمھیں آیا ہے نہ

وہ مڑ کر دیکھنے لگا۔

"نہیں

فائق طنزیہ مسکرایا

" اگر تم نہ جانتی تو کیا بنتا تمھارے تمھیں تو ایک لو سٹینڈرڈ لڑکا مل جاتا

" آئنی ویزا اپنی پھر کبھی بات کریں گے

فائق کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ عینی اسے بھیگی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ دارہ کے پاس پہنچا تو ارتاش پہلے ہی موجود تھا۔

ارتاش اس سے کوئی بات کر رہا تھا جبکہ دارہ چپ چاپ بیٹھا تھا اسکی شیو کافی بڑھ گئی تھی۔

اور حیرانگی کی بات تھی وہ پہلے سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا اس کافی زیادہ بڑھی ہوئی شیو اور بھاری بالوں میں۔

آج پیشی پر پورا زور لگایا ہوا ہے ہم نے۔۔۔ تمھاری سزا کو یہیں ختم کر دیا جائے"

کس لیے" وہ سکون سے بولا۔

دراب۔۔۔دراب دارہ سکندر نام رکھا ہے تمھارے سپوت کا کیا تم اس سے ملنا نہیں چاہتے جو اسطرح بول رہے ہو" فائق بولا اور اسکے سامنے وہ بکس رکھی۔۔۔

دارہ مٹھیاں بھینچے بیٹھا تھا۔

در حقیقت اسنے اس سزا کو قبول کیا تھا

زندگی میں اگر لاپرواہی نہ برتتا تو شاید یہ مقام نہ آتا اور بہت بڑا خسارہ نہ ہوتا۔

بہارے کو تم جانتے ہو وہ بلکل نارمل بیہیو نہیں دیتی اسے صرف رونا ہے کہنے کو سال گزر چکا ہے مگر وہ لڑکی اتنی ضدی ہو رہی ہے کہ وہ کسی کی بات نہیں مانتی۔

اسے شجاع ہاؤس کے جانے کی بات کرو تو وہ گھر سے نکلنا نہیں چاہتی اسے جتنا بھی خوش کرنے کی کوشش کرو وہ ایک ہی انسان سے راضی ہو گی اور وہ تم ہو

"

دارہ پھر بھی خاموش رہا۔

ارتاش اور فائق اسکی صورت دیکھنے لگے

اسنے کھانا اپنی جانب گھسیٹا اور چپ چاپ کھانے لگا۔

یہ آپی کے ہاتھ کا ذائقہ تھا ایک ایک لقمہ بڑی مشکل سے اندر اترا تھا۔۔۔

فائق اور ارتاش بھی ضبط سے کھڑے تھے ایک عرصہ لگ رہا تھا فائق کو اسے سینے سے نہیں لگایا تھا۔

وہ بھائی تھا اسکا دوست تھا وہ تنہا نہیں تھا

تم بلکل اکیلے نہیں ہو اپنی پوری زندگی بھی لگادوں گا یار تمھارے لیے ۔۔۔۔۔تم اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کرنا یہ کبھی مت سوچنا کہ آگے کیا ہو گا۔

بہت بڑا وکیل ہائیر کیا ہے میں نے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ تمھاری اس "سزا کو یہیں ختم کر دیا جائے گا کیونکہ تمھارا سارا ڈیٹا اور ریکارڈز کلئیر ہیں تم جانتے ہو فائق۔

اسنے آنکھیں اٹھا کر ان دونوں کی جانب دیکھا۔ "

صرف بہارے کا قاتل مرا ہے ابھی۔

" صنم کا قاتل اب تک زندہ ہے

وہ بولا ارتاش اور فائق شاکڈ ہی رہ گئے

" ک۔۔۔کیا مطلب ہے

فائق کے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگیں دارہ اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا

" نہیں میں مان ہی نہیں سکتا

وہ حونک رہ گیا کہ بلال ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے۔

" یہ پردے ابھی پورے نہیں ہٹے ابھی باقی ہے۔

اسنے کہا اور کھڑا ہو گیا۔۔۔

" کوشش کروں مجھے جلدی باہر نکلوانے کی

پورے ایک سال میں اسنے پہلی بار یہ بات کہی اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

ارتاش اور فائق ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر رہ گئے اب اس کیس کو میں

" خود سلو کروں گا

ارتاش نے مٹھیاں بھینچ کر کہا

اور وہ دونوں ہی وہاں سے باہر نکل گئے۔

یار وریشہ تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے تم نے لیپ ٹاپ پر پانی پھینک دیا پہلے ہی مجھے

" ان دونوں پر غصہ چڑھ رہا ہے

وریشہ افسردہ سی ہو گئی ُواقعی اس سے غلطی ہو گئی ُتھی

آپ صاف کر لیں نہ مجھ سے غلطی سے گر گیا اب جان بوجھ کر تو نہیں پھینکا

"وہ معصومیت سے بولی۔

"دو تھپڑ کھاؤ گی نہ سیدھی ہو جاؤ گی

سر جھٹک کر وہ ٹاول سے لیپٹاپ صاف کرنے لگا جیسے ہی آفس سے آیا تو پتہ چلا کہ فائق جا چکا ہے اور ارتاش کو کال کی تو اسنے بتایا کہ وہ لوگ نکل گئے ہیں وہاں سے اسے شدید تپ چڑھی تھی۔

اور اب اسکی بیگم محترمہ نے پانی ہی الٹ دیا تھا۔

آپ کا سارا غصہ تو مجھ پر ہی نکلنا ہے حالانکہ آپ کہتے تھے کہ اب بس "تمھاری ہی مانوں گا اپنی ہی منواتے ہیں

اسے یاد آیا کہ کل رات اسنے کس طرح اسے زچ کیا تھا

یہ تو تم شکر مناؤ کہ میں رعایت برتا ہوں تمھارے ساتھ کیونکہ میرے پاس تفصیل سے وقت نہیں اور اتنے میں ہی تم منہ بنا لیتی ہو" وہ ترچھی نظروں سے اسے سرخ ہوتا دیکھتا مسکرا دیا۔

معاذ ایک بات کہوں" وریشہ کو کچھ یاد آیا تو اسکے ساتھ بیٹھ گئ۔

تم بات نہیں حکم کرو" وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر نزدیک ہو گیا۔

ای۔۔ایسے کیسے میں ایسے نہیں بول سکتی" وہ کچھ شرماتی ہوئی سی الگ ہوئ۔

بہت وقت گزر گیا۔۔آپ فرزانہ آنٹی کے پاس گئے نہیں انکی جانب دیکھا بھی نہیں آپ انکے بیٹے ہیں انکل ان سے بات نہیں کرتے عینی اور اب تو سوہائے ارتاش بھیا کی وجہ سے اسنے بھی انکے پاس جانا چھوڑ دیا

وہ اکیلی ہو گئیں ہیں ہر وقت روتی رہتی ہیں اسطرح مت کریں آپ لوگ ۔۔۔غلطیاں تو بڑے یہ چھوٹے سب سے ہو سکتیں ہیں یوں کسی کو تنہائی کی

" موت تو مارا نہیں جاتا

وہ بولی معاذ چپ ہو گیا۔

انھوں نے جو کچھ کیا تھا ٹھیک نہیں تھا۔

اگر جو ہم انکی باتوں میں اکر ذرا سی چوک کر دیتے تو شاید ایک سال نہیں ساری زندگی کے لیے پچھتاتے۔۔

وہ اپنے آگے کسی کی بات نہیں سنتیں" وہ بولا

لیکن ایسا ہوا تو نہیں پھر اب مزید سزا کیوں دے رہے ہیں آپ لوگ مجھے اچھا نہیں لگتا آپکو چاہیے آپ اپنی ماں کے پاس جائیں فیضان انکل کو کہیں اور عینی " اور سوہائے کو بھی کہ وہ اپنی ماں کو وقت دیں

وہ بولی۔۔۔۔معاذ نے سر ہلایا

واقعی بہت وقت گزر گیا لیکن بیچ میں اتنا سب کچھ ہو گیا کہ سمجھ کچھ بھی نہیں آیا۔۔۔۔

گڈ بوائے " وہ مسکرادی

اوپس مین " اسنے تصیحی کی۔

اوہ رئیلی تو تمھیں انداز ہے وٹ داڈ فرنٹ بٹوین بوئے اینڈ آمین " اسنے اپنی جانب کھینچتے سوال کیا۔

آپ نہ ذرا خود پر قابو رکھیں فلحال ہمیں دراب صاحب سے ملنے جانا ہے میں تو بہت ایکسائٹیڈ ہوں کہ وہ اپنے بابا جیسا ہو گا یہ بہارے جیسا " وہ جو موڈ میں

تھاایکدم وہ اسکا چہرہ دور کرتی اٹھ گئ معاذ نے اسکی جانب ذرا گھور کر دیکھا۔۔۔

"ساری زندگی ایک ہی غم رہے گا مجھے میری بیوی کا آئیڈیل کون ہے آئیڈیل تو نہیں کہا بس یہ ہے کہ کسی انسان کی پرسنلٹی اچھی ہے تو آپ جیلس کیوں ہوتے ہیں" وہ ہنس دی۔۔۔

میری جان انسان کو لفظوں کا بوجھ بھی اتنا ہی اٹھانا چاہیے جتنی اس ننھی سی جان میں ہمت ہو تم نے کب مجھے یہ خوشخبری دینی ہے پہلے اس بات کا جواب دو" معاذ اٹھ کر اسکے نزدیک اگیا جبکہ وریشہ دیوار سے جا لگی۔۔

" آپ آپ آپکو کوئی دوسرا کام نہیں ہر وقت ایک ہی بات یار کام کر کے بندہ تھک جاتا ہے اور میں کتنا شریف ہوں باہر منہ مارنے کے "بجائے

معاذ" وہ اس سے پہلے بہکتا ہوا اسپر جھکتا کہ باہر سے آتی ارتاش کی آواز پر مٹھیاں بھینچ گیا۔

دل تو کرتا ہے ان سب کو سڑی سڑی گالیاں دوں خود تو باپ بن گئے اور جس "کی شادی پہلے ہوئی تھی وہ ہی منہ اٹھا کر پھیر رہا ہے

غصے سے بھڑک کر وہ دروازے تک پہنچ گیا جبکہ وریشہ مسکراہٹ روکتی واشروم کی جانب چلی گئی۔۔۔

کیا ہے "معاذ نے غصے سے پوچھا

کچھ شرم کر "وہ دونوں ہی جانتے تھے وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے۔

کس لیے "معاذ ڈھٹائی سے بولا

ایک تو دن دھاڑے کمرے میں بند ہے اور ڈھٹائی دیکھو اس کی "اسنے اسے باہر کھینچا

یار آفس کا کام کر رہا ہوں "وہ چیڑ گیا

" بیٹے رات بڑی لمبی ہے سارے کام رات میں کرنا فلحال میرے ساتھ چل

جبکہ معاذ گالی دیتا دیتا رکا تھا۔

ارتاش کو کون سا فرق پڑتا تھا

بات سنو میری یہ رو رہی ہے اور تم اپنے کاموں میں لگی ہوئی ہو" شہروز کی بھڑکتی ہوئی آواز پر نشرہ ایکدم اچھل ہی گئی۔

وہ میں اباجی کو کھانا دے رہی تھی

شدید اسے وہ گئی ہو تم" وہ آئزہ کو گود میں لیے کھڑا تھا۔

جبکہ نشرہ بھاگی بھاگی اباجی کو کھانا دیے کر اوپر آگئی۔

اسنے آئزہ کو گود سے لے لیا تھا شہروز کے۔۔۔

شہروز صوفے پر بیٹھ گیا وہ آفس کا کوئی کام کر رہا تھا اور نشرہ نے اسکی جانب دیکھا۔

اب دوبارہ وہ چیڑ چیڑا نہیں ہوتا تھا بلاوجہ بھی غصہ نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ گھر کے معملات میں انٹفائیر بھی بہت کم تھا اپنا آفس اور بیزنیس بس اسی بات میں مصروف رہتا تھا

اسے وہ دن یاد آیا جب اسنے معاذ سے بات کی تھی کہ وہ شہروز کو باہر بھیجنا چاہتی ہے اسنے اسکے لیے اگر کمپرومائز اتنا کیا تھا تو وہ بھی کر سکتی تھی وہ خوش ہوتی کب وہ اپنے خوابوں کو پورا کر کے یہ خلش دل سے نکال دیتا۔۔۔اور اسکا کیا تھا وہ رہ لیتی اسے اپنی فکر نہیں تھی۔۔

اور معاذ نے پہلے تو اسے سوچنے کا کہا لیکن وہ اپنے فیصلے پر پکی تھی وہ اسے یوں جیتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی شہروز کے پاس بہت آئیڈیاز ہوتے ہیں لیکن اسکی تب سنی جاتی جب وہ بھی اپنے پیچھے باہر کی ڈگری کا تمغہ لگا لیتا اور وہ کافی محسوس کرتا تھا اس بات کو۔۔۔

نشرہ نے اسکے لیے سارے انتظامات کر دیے تھے معاذ اور نشرہ کے علاوہ یہ بات کسی کو نہیں پتہ تھا اگر دارہ ہوتا تو چٹکیوں میں یہ کام ہو جاتا لیکن وہ فلحال نہیں تھا تو کچھ وقت لگا تھا معاذ نے بھی کام کرا دیا تھا

ٹکٹس جو کہ تین دن بعد کی تھیں اور سب کچھ اسکی الماری میں رکھا تھا

شہروز "نشرہ کے شانے سے لگتے ہی آئزہ سو چکی تھی۔

ہمم "وہ مصروف سا بولا۔

آئزہ کو کوٹ میں لیٹا کر وہ شہروز کا لیپ ٹاپ ہٹا کر اسکے پاس بیٹھ گئ۔۔

شہروز نے تیوری چڑھا کر دیکھا

اچھا بس اتنا غصہ نہیں کرتے "اسنے اسکی پیشانی پر اپنی انگلی پھیری شہروز کے ماتھے کے بل ویسے ہی نکل گئے۔

مدھم سا مسکرادیا اور اسے اپنے نزدیک کر لیا۔

"میرے پاس آپکے لیے ایک سرپرائز ہے

وہ بولی ہاتھ اب بھی اسکی پیشانی پر چل رہے تھے اسے شاید سکون میسر کرنا چاہتی تھی۔

" اچھا تم دوبارہ پریگنینٹ ہو گئ ہو

وہ ہنسا۔۔ نشرہ شرما گئ۔

بہت بدتمیزی ہے یہ "وہ نفی میں سر ہلاتی بولی

پھر کیا ہے شکر ہے تم نے میرے لیے بھی کچھ سوچا مجھے تو لگ رہا تھا میری
" زندگی سے سب کچھ ہی اڑ گیا ہے
وہ بولا تو پیچھلے بہت سارے دنوں کی اگنورنس کی خفگی تھی اس میں۔۔۔
"حالات ایسے تھے ورنہ آپ سے لاپرواہی میں کبھی نہیں برتتی
"ہاں اور چھوڑ کر بھی تو چلی گئی تھی مجھے
آئزہ نہ آتی تو کبھی منہ نہ لگاتا" وہ بتا گیا
آپ جو تھوڑی تھوڑی دیر بعد چھوڑ دیتے تھے ایک دن میں کیا غصے سے چلی گئی آپ نے تو نخرے ہی دیکھانا شروع کر دیے تھے" وہ ماضی یاد کرتی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔ شہروز چپ ہو گیا۔
اور مزید اسے خود سے نزدیک کر دیا
آپ تھک گئے ہیں" وہ سوال کرنے لگی
نہیں ابھی نہیں تھکا لیکن بار بار لگتا ہے تھک جاؤ گا پھر خود کو سنبھال لیتا ہوں
بہر حال تم کیوں فکر کرتی ہو" وہ بولا پھیکی سی مسکراہٹ تھی

نشرہ کو اچھا نہیں لگا وہ سب جانتی تھی۔

"امم پہلے آپکو سرپرائز دوں گی اسکے بعد بات کریں گے

وہ خود کو اس سے چھڑاتی اٹھ گئ۔

شہروز اسے دیکھنے لگا جو بچوں کیطرح کمر کے پیچھے سرپرائز چھپا کر لائ تھی۔۔۔وہ ہنسی روکنے لگا

آپ آنکھیں بند کریں" وہ بولی

شہروز نے آنکھیں بند کر لیں لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی دونوں کے ہی۔۔۔

"چلیں اب کھولیں

نشرہ نے کہا تو شہروز نے اسکے ہاتھوں کی جانب دیکھا جن میں لندن کی ٹکٹ اور کچھ فارمز تھے۔۔۔

یہ کیا ہے" وہ دیکھنے لگا

وہ اسی یونیورسٹی کا اڈمیشن فارم تھا جہاں آج سے ڈیڈ دو سال پہلے جانے کے لیے وہ مر رہا تھا

"وہ ہنس دیا۔۔۔یہ سب کیا ہے

یہ آپکے لیے ہے میں چاہتی ہوں جس خواب کو آپ روز سوچتے ہیں اسے

" پورا کر لیں

"سب کچھ ریڈی ہے بس دو تین سال ہی تو لگیں گے

وہ مسکرائی۔۔۔

شہروز نے ان ٹکٹس کو ایک طرف پھینک دیا۔

میری مسکراہٹ کی وجہ تم ہو اور آئزہ ہے میری ڈسٹربنس کا مقصد یہ نہیں کہ دو تین سال کے لیے میں منہ اٹھا کر کہیں چلا جاؤں گا۔۔۔۔

اس لمحے تمھارے اس قدم نے میرے دل میں جانتی ہو اس خواب کے لیے کتنی بے زاریت بھر دی کہ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں سوچا میں نے کہ ایک

بار پھر وہ خواب میری ہتھیلی میں ہے اور میں چاہوں تو اسے چھو لوں" وہ اسے خود میں سمیٹتا بولا نشرہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔

نہیں شہروز میں واقعی آپکو اسطرح نہیں دیکھ سکتی آپ خاموش خاموش رہتے ہیں ہر وقت چپ اور آپکی آنکھیں ایک ہی بات سوچ رہی ہوتی ہیں

"تو بہتر ہے کہ ہم وہ سب کریں جو آپ چاہتے ہیں

جبکہ شہروز نے جھک کر اسکی پیشانی چوم لی۔۔۔

یار تم کچھ ایکسٹرا ہی فرمابردار ہو" وہ ہنس دیا۔۔۔

میں کہیں نہیں جاؤں گا۔۔اور ہم دونوں اب وہ کریں گے جو آئزہ چاہے گی

"اور آنے والے میرے بہت سارے بچے

وہ واقعی ریلکس ہو گیا تھا۔۔

ہاں وہ سٹریس میں تھا کچھ عرصے سے لیکن ہر سوچ پر ایک سوچ حاوی تھی اور وہ یہ وہ نشرہ اور آئزہ کے بنا واقعی نہیں رہ سکتا تھا لمحوں میں اسکے دل نے ہر بات کو بدل دیا تھا

" شہروز میں سیریس ہوں آپ

ششش "اسنے اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر کچھ بھی بولنے سے روکا میں سیریس

" ہو گیا تو اچھا نہیں لگے کہ دن دھاڑے میں سیریس ہو گیا

وہ ایک آنکھ دبا گیا

نشرہ نے اسکی انگلی ہٹائی۔

"آپ سچ بتائیں آپ کیا سوچ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہی

وہ پریشان سی ہو گئی اُسے تو لگا تھا وہ بہت خوش ہو گا۔۔۔

اب تم کم عقل سی ہو میں کیا کروں" وہ افسوس سے بولا۔۔۔ نشرہ نے منہ

بنایا۔

شہروز ہنس دیا۔

تمھارے بنا نہیں رہ سکتا بس ایک بات سمجھ اگئی ہے" وہ آہستگی سے اسکے

کان کے نزدیک بولا

اور میں کوشش کروں گا تمھاری ساری شکایتوں کو ختم کردوں" وہ نرمی سے بولا۔۔۔

" آپ سچ کہہ رہے ہیں پلیز میرے اور آئزہ کے بارے میں مت سوچیے گا

" میں نہیں سوچوں گا تو دوسرا کون سوچے گا

وہ ہنسا

" یہاں بہت

" اچھا بس چپ

مجھے فورس مت کرو ضروری نہیں ہے ہر بات اور خواب پورا ہو۔

اور مجھے اتنا پیارا تحفہ مل گیا ہے" وہ اسکا گال تھپتھپا کر اٹھا اور اپنی بیٹی کے پاس چلا گیا

نشرہ مسکرادی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو مہینے گزر گئے تھے وقت ایسے گزر رہا تھا جیسے پر لگا لیے ہوں مگر ایک شخص کے لیے نہیں اور وہ جانتی تھی ایک ایک دن انگلیوں پر گنے کر گزر رہا تھا

بلال کو اپنے کمرے کے دروازے میں دیکھ کر بہارے نے طویل سانس کھینچا تھا۔۔۔۔

ابھی جائے نماز پر سے اٹھ کر وہ دراب کے رونے کی آواز پر بیڈ پر آ کر بیٹھی ہی تھی۔۔۔

اسنے بلال کو اگنور کیا اور خود دراب کو دیکھنے لگی۔

کیسی ہو" بلال سنجیدگی سے بولا

جب آپکو منع کیا ہے یہاں مت آیا کریں جبکہ دارہ واپس اجائے تب اجایا کریں تو اپکو سمجھ کیوں نہیں آتی"

وہ بھی سنجیدگی سے بولی۔

سمجھ تمہیں نہیں ارہی کہ دارہ کبھی دوبارہ نہیں لوٹے گا۔" وہ اندر آ گیا

بہارے نے اسکی جانب دیکھا

مجھے یقین نہیں آتا آپ ہی وہ انسان ہیں جو اتنی شفقت رکھتے تھے۔"اسے غصہ تو بہت چڑھا لیکن بس اتنا ہی بولی تھی اسکے کہنے سے تو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

وہ اپنے رب کے حضور ایک ہی فریاد لے کر جا رہی تھی تو کیا سنتا نہ اسکا رب۔ شفقت نہیں صرف محبت۔۔۔۔۔

"تم سب چھوڑ کیوں نہیں دیتی بہارے

بلال آرام سے قدم اٹھاتا اسکے سامنے آگیا

بہارے اسے دیکھ رہی تھی۔

دارہ کے جانے کے بعد سے اب تک اسنے کئی بار بہارے کو رام کرنے کی کوشش کی مگر نتیجہ بلکل صفر تھا اور بہارے اپنے ہر انگ اپنے کردار اور ہر بات میں اس کی بات کر کے شاید دنیا کے ہر شخص پر واضح کر چکی تھی کہ وہ دارہ کی ہے اور اسی کی رہے گی اس سے زیادہ نہ کبھی سوچے گی اور نہ اس سے کم۔۔

تم میری طرف دیکھو تمھارے لیے ہر چیز ٹھکرادی میں نے اپنا گھر بار سب چھوڑ دیا صرف تمھارے لیے۔۔۔میں نے کیا کچھ نہیں کر ڈالا اس دارہ کو " تمھاری زندگی سے دور کرنے کے لیے اور تم

وہ جیسے عجیب ہی بھاؤ میں تھا جو بہہ نکلا تھا۔

ورنہ یہ باتیں اور اپنے منہ سے ان باتوں کا اعتراف اسنے کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔ لوگوں کو لگا تھا کہ صنم کا قاتل بھی وہ جو کر ہی ہے جبکہ صنم کا قاتل تو صرف دارہ کی بھڑاس میں کیا گیا تھا وہ سب کچھ بہارے کو پانے کے لیے کر رہا تھا اور بہارے ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلی تھی

وہ دنگ نظروں سے اسکی صورت دیکھ رہی تھی۔

ک۔۔۔کیا کیا ہے آپ نے "اسکے ہاتھ پاؤں بے ساختگی میں کانپ رہے تھے۔

جو بھی کیا ہے تمھارے لیے ہی کیا ہے تم تو بچپن سے میری تھی

میری ہی ہو تم مجھ سے جدا کیسے ہو سکتی ہو بہارے میں یہ برداشت نہیں کر

" سکتا تم مجھ سے شادی کر لیتی۔۔کافی تھا میں کبھی کسی کو نقصان نہ پہنچاتا

کہنا کیا چاہتے ہیں" وہ ایکدم اسکا گریبان جکڑتی چیخی

کچھ نہیں" بلال نے بھی غصے سے جھٹکے تھے اسے ہاتھ۔۔۔۔

بس بہت نرمی کر لی میں نے تمھارے ساتھ

اس دارہ سکندر کو جیل میں ہی تمھاری طرف سے خلع کا نوٹس بھیجوا رہا ہوں

میں۔۔۔کیونکہ میں تمھارے بنا زندہ رہ ہی نہیں سکتا اور کچھ بھی ہو جائے

" تمھیں اپنا کر کے رہو گا

وہ کہہ کر پلٹ گیا

جبکہ بہارے کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو جاری ہو گئے۔

وہ جب جب ڈرتی تھی یہ پریشان ہوتی تھی سب سے پہلے فائق یہ ارتاش معاذ

میں سے کسی کو کال ملاتی تھی اور اس وقت بھی کانپتے ہاتھوں سے اسنے فائق

کو کال ملا کر یہ ساری روداد سنا دی وہ باقائدہ رو رہی تھی کیونکہ اسکی سمجھ

میں کچھ نہیں آیا تھا دارہ کے پاس اگر نوٹس چلا گیا تو وہ اسکے بارے میں کیا سوچے گا۔۔۔پریشانی سے وہی بیڈ پر روتے ہوئے بچے کو بلکل فراموش کر چکی تھی متواتر آنکھوں پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی۔

جبکہ فائق نے اسے کہا تھا ایسا کچھ نہیں ہو گا وہ تسلی رکھے وہ دیکھ لے گا۔۔۔

دروازے پر لات مار کر انھوں نے اس فلیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔

اور ارتاش سامنے کا منظر دیکھ کر ایک قدم پیچھے ہٹا۔۔۔

وہ سامنے بلال ہی تھا۔

جو مکمل اسی جوکر کے لباس میں تھا۔۔۔۔

بلال ان دونوں کو وہاں دیکھ کر خود بھی شاکڈ ہوا تھا۔

اور اسنے ان دونوں پر اپنے خطرناک اذیت آمیز ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار تان لیا کیونکہ فائق اور ارتاش کی نظریں اسے اپنے حق میں نہیں لگ رہی تھی

فائق آگے آیا اور حیرانگی سے بلال کو دیکھنے لگا۔

چلاؤ۔۔۔۔ چلاؤ یہ ہتھیار مجھ پر۔۔۔۔ آخر کو سزا کا مستحق تو میں بھی ہوں

" کیونکہ تمھارا بھائی تو میں ہوں

فائق اسکے نزدیک جانے لگا۔

میرے نزدیک مت آنا فائق میں واقع سب کو مار دوں گا جان سے " بلال اسے وارن کرنے لگا۔

تو مار دو۔۔ میں اور ارتاش تو تمھارے سامنے ہی کھڑے ہیں تم ہم دونوں کو ختم کرو پھر جیل میں دارہ کو ختم کرو باقی میرے خیال سے تمھیں کسی سے کوئی تکلیف نہیں ہے یہ پھر ہو سکتا ہے تم پر فیشنل کریمنل بن رہے ہو اس جوکر سے انسپائیر ہو کر بہت خوب بلال۔

" بہت خوب

وہ تالی بجا کر وہیں رک گیا

بکواس بند کرواور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔

جب مجھے تم لوگوں کی ضرورت تھی تب تو تم لوگ یوں منہ اٹھا کر میری مدد کو نہیں پہنچے آج اس دارہ کے لیے ہر ایک تڑپ رہا ہے کوئ اسے غلط سمجھنے کو " تیار نہیں ہوئ اسکے خلاف نہیں جاتا کیوں

وہ دھاڑا۔

سب جانتے تھے سب جانتے تھے میں بہارے سے کس حد تک محبت کرتا ہوں لیکن کوئ میرے لیے نہیں آیا کسی کو میرا احساس نہیں ہوا تو ہاں ۔۔۔ہاں میں کہہ رہا ہوں میں بھاگ گیا اور میں نے زندگی کے دوسرے رخ کو اپنا لیا وہ رخ جو بے رحمی اور سفاک تھا۔

یہ تم لوگوں نے مجھے کیا دیا جو میں تم لوگوں کے لیے اپنی خوشیاں قربان کر دو ۔۔۔میں نے بھی وہ طریقہ اپنایا ہے کہ کوئی چاہ کر بھی مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔

تم نے صنم کا قتل کیا ہے نہ "ارتاش آگے بڑھا اور اس سے سوال کیا۔

بلال نے اسکی جانب دیکھا ہلکا سا مسکرا کر گردن ہلانے لگا وہ دونوں شاکڈ رہ گئے۔

دارہ کا انداز اغلط نہیں تھا جبکہ وہ سننا چاہتے تھے کہ ابھی بلال کہہ دے گا تم لوگوں سے نفرت ہے مجھے لیکن میں کسی کی جان نہیں لے سکتا۔۔۔

لیکن وہ ہنستے ہوئے سر ہلا رہا تھا وہ واقعی ہی رفتہ رفتہ اس جوکر کے لبادے میں خود کو تبدیل کر رہا تھا جو کہ عادی مجرم ہوتے ہیں اور انھیں اذیت تکلیف سے کوئی غرض نہیں ہوتی وہ نہ یہ سوچتے کہ لوگوں کی زندگیاں برباد کر کے اپنی زندگی میں کبھی خوشحالی نہیں لا سکتے۔۔۔۔

کیوں "فائق کو جیسے دل میں تکلیف محسوس ہوئی تھی اسکا بھائی اتنا سفاک۔۔۔۔میں وہاں بہارے کے لیے گیا تھا۔

میں وہاں دراہ کی ماں اور صفدر کو ڈرانے گیا تھا پھر وہ بیچ میں دیوار بن کر کیوں آئی اور جب اسنے زیادہ چالاک بننے کی کوشش کی تو میں نہ اسے جکڑ لیا وہ سکون سے بتا رہا تھا۔

تم تم۔۔۔بلال مجھے یقین نہیں ارہا اتنی اذیت ناک موت دی کہ روح بھی کانپ جائے "

ہاں فائق میں تم لوگوں کے ساتھ بھی وہ سب کر سکتا ہوں کیونکہ میں ایسا ہی ہوں "

وہ نفرت سے دیکھ رہا تھا۔

نہیں تم ایسے نہیں تھے کیوں کیوں ہو گئے ہو ایسے تمھارا اس جوکر سے کیا تعلق ہے "وہ جاننا چاہتا تھا۔

دفع ہو جاؤ دور ہٹو یہاں سے میں تمھیں جان سے مار دوں گا دور ہٹو" فائق نے جیسے ہی بلال کے ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی بلال بدق کر چیخا۔۔۔۔

فائق نے ارتاش کی جانب دیکھا

جس نے بڑا تکلیف دہ سانس بھال کیا تھا

بچپن جوانی اور زندگی کا ایک طویل خوبصورت حصہ ان لوگوں نے ساتھ گزارا تھا اور وہ ایک دوسرے کے لیے بہت اہم تھے لیکن آج۔۔۔آج اسے بڑی تکلیف محسوس ہو رہی تھی کہ ان میں سے کوئی ایسا بن گیا اتنا سفاک کس چیز نے اسے بے راہ کر دیا

ایک لڑکی کی محبت نے۔۔۔۔

ایک لڑکی کی محبت اسے کہاں سے کہاں لے آئی۔

مثبت تو شاید تھی یہ نہیں تھی صرف اسے پانے کے حصول اور جلن کے جذبے نے بلال کو کہاں سے کہاں لا پٹختا تھا۔

مسٹر بلال یو آر انڈر اریسٹ آپ نے صنم کے قتل کا اعتراف ابھی ابھی اپنے منہ سے کیا ہے جس کی وجہ سے میں آپکو انڈر اریسٹ کر رہا ہوں "

ارتاش نے بلال کی بولی گئی ساری باتوں کو ریکارڈ کر لیا تھا وہ اسے ہتھکڑی دیکھاتا بولا۔

بلال نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی خود ماری تھی وہ شکاٹ نظروں سے ارتاش کو دیکھ رہا تھا اسکے بعد فائق کو۔

جبکہ اچانک ہی غصے سے اسنے ان دونوں پر ہتھیار سے حملہ کیا اور فائق کے بازو کو وہ تیز چھری چیرتی چلی گئی

وہ آہ کر کے ایکدم زمین پر بیٹھا جبکہ ارتاش نے غصے سے اسکے منہ پر مکہ کھینچ کر مارا مگر ایسے لوگوں میں نہ جانے کون سے طاقت بھر جاری تھی بلال نے ایک بار پھر اسپر حملہ کیا اور ارتاش کے چھری سے وہ معلوم نہیں کہاں کہاں وار کرنا چاہتا تھا کہ پیچھے سے ہی اسکی گردن جکڑ لی تھی یہ کمشنر صاحب تھے جن کی شاید نیندیں حرام ہو چکیں تھیں دارہ سے تو وہ اپنے بچوں کیطرح

محبت رکھتے تھے اور انکا ایک بچہ جیل میں بنا کسی قصور کے ہوتا اور اصل مجرم باہر انھوں نے کھینچ کر بلال کو اٹھایا اور اسکے ساتھ کے ساتھ پولیس کی نفری نے بلال کو جکڑ لیا۔

بہت ہو گئی بیٹے مجرم کتنا ہی اوور سمارٹ کیوں نہ ہو قانون کے ہاتھوں بیوقوفی سے ہی لگتا ہے"۔

انھوں نے بلال کو پولیس کے حوالے کیا پانچ بندوں نے اسکے بھڑکتے وجود کو پکڑا ہوا تھا

فائق فائق میں تمھارا بھائی ہوں مجھے اریسٹ مت کراؤ فائق۔۔۔ارتاش

" ارتاش یار یل ہم تو دوست ہیں مجھے کیوں تم لوگ

ارتاش نے بلال کو اگنور کیا اور فائق کے پاس اگیا جو کہ زخم کی وجہ سے اب بھی تکلیف میں تھا

اسکی آنکھیں اپنے بھائی کو دیکھ کر بھیگ گئیں تھیں ارتاش نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر گویا تسلی دی تھی مگر تھا تو وہ بھائی ہی اسکا جس کا انتظار اسکی ماں کب سے کر رہی تھی۔

بلال کو کھینچ کر پولیس لے جا رہی تھی کمشنر صاحب انکی تکلیف کو سمجھ سکتے تھے لیکن اسی شخص کی وجہ سے دوسروں کو بھی بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ان دونوں کو وہیں چھوڑ کر اٹھ کر وہاں سے نکل آئے تھے۔

کیونکہ وہ ساری گیم سیٹ کر چکے تھے عدالت میں اصل مجرم کو پہنچا کر وہ سارا ملبہ بلال پر ڈال دیتا اور دارہ کو ناجائز سزا کی وجہ سے وہ باہر نکلوا لیتے

ارتاش فائق کو لے کر گھر لوٹ آیا۔

اسکے بازو پر پٹی بندھی تھی ایکدم رامین اٹھ کر اسکے پاس آئی اور اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر لیا۔

ماما میں ٹھیک ہوں یار" وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔کیسے لگی ہے تمھیں چوٹ کہاں

" پھرتے رہتے ہو تم لوگ کیسی نظر لگ گئی ہے میرے گھر کو

وہ بری طرح رو دی جبکہ فائق نے گھیرہ سانس بھرا ان دونوں نے ہی ڈیسائیڈ کیا تھا وہ گھر میں کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے بلال تو کافی عرصے سے غائب تھا تو غائب ہی رہنے دیتے وہ

سب کو یہ بات بتا کر نہ کسی کو شرمندہ کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی کسی کو تکلیف دینا چاہتے تھے

بس لگ گئی چوٹ" فائق نے کہا۔۔۔کہاں ہوتا ہے تمھارا دھیان" ابا جی ذرا غصے سے بولے یہ راتوں کو دیر دیر سے آنا اور سویرے نکل جانا

تم لوگ ہو کس ہوش میں" ابا جی ذرا غصے سے بولے تو فائق اور ارتش چپ ہو گئے سوری ابا جی اب نہیں ہو گا ایسا" دونوں ہی بول گئے اپنی بیویوں پر

" دھیان دو مجھے اب کوئی بھی گھر سے لاپرواہی بٹتا ہوا نظر نہ آئے

وہ ارتاش کو خاص کر گھور کر بولے تھے

جی" دونوں نے کہااور اباجی کمرے میں چلے گئے معاذ فرازنہ کے روم سے نکلا تھا۔

جبکہ فیضان کو زبردستی کھینچ کر وہ ماں کے پاس لے گیا تھا سوہائے اور عینی بھی وہیں تھے۔

وہ دونوں بھی باہر نکلے تو سوہائے نے حیرانگی سے فائق کو دیکھا اور پھر بے چین نظروں سے ارتاش کو لیکن وہ ٹھیک تھا ابھی دو ہفتے پہلے ہی اسنے ایک بہت پیاری سے بچی کو جنم دیا تھا اور جس وقت اسکی بیٹی اس دنیا میں آئی اس وقت اسکا باپ موجود ہی نہیں تھا وہ اپنی ڈیوٹیاں اپنے کیسیز اور اپنی پریشانیوں میں الجھا ہوا تھا کہ اسنے ماہی کا کوئی نام بھی نہیں رکھا یہ نام نصرت نے رکھا تھا اور وہ بس دیکھ کر اپنی بچی کے سر پر پیار کر کے واپس اپنی ڈیوٹی پر جا چکا تھا اور اس دن کے بعد اب شاید سکون سے گھر لوٹا تھا۔۔۔

جبکہ عینی بے ساختہ فائق کی جانب بڑھی

" ک۔۔کیسے لگ گئی چوٹ آپکو

وہ پوسیسیو ہو رہی تھی فائق ایکدم شرمندہ ہو گیا انکے درمیان ایسی کوئی بات کبھی نہیں ہوئی تھی سب انھیں کی جانب دیکھ رہے تھے۔

کہاں تھے تم لوگ "شہروز کے سوال کرنے پر فائق نے عینی پر سے توجہ ہٹالی

بھیار استے میں چوروں نے جکڑ لیا۔

" بس موبائل چھیننے کی کوشش میں چھڑی سے وار کر دیا

ہائے "ارتاش کے جھوٹ پر سب نے دل تھام لیا جبکہ معاذ اور شہروز بنا کسی ری ایکشن کے دیکھ رہے تھے

بہت زبردست پولیس والے پر چوروں نے حملہ کر دیا اور پولیس والا بے چارہ اپنی آپ بیتی سنا رہا ہے تمھیں نہیں لگتا یہ بکواس جھوٹ تھا" وہ بھڑکا بھیا۔

ہوا تو یہ ہی تھا مگر اس وقت ارتاش کے پاس یہ میرے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا"

وہ دونوں ہی پھنس گئے تھے شہروز نے ارتاش کی پینٹ میں لگی گن ہولڈر میں گن دیکھی اور شدید غصے سے انھیں گھورنے لگا

معاذ کو جیسے کچھ کچھ اندازا ہو رہا تھا کیونکہ وہ ہی ان سب کے ساتھ شامل ہو جاتا تھا

بھیا گھر تو سہی سلامت اگئے نہ بس یہ شکر ادا کریں جاؤ اپنے روم میں ریسٹ کرو عینی فائق کو ہلدی والا دودھ دو" معاذ بولا۔

جبکہ شہروز نے ان سب سے اکیلے میں بات نکلوانے کی سوچ لی تھی۔۔۔۔

ارتاش جان بچاتا اپنے کمرے میں چلا گیا اور فائق بھی۔۔ جبکہ سوہائے ارتاش کے لیے کھانا لے کر کمرے میں اگئ۔

ارتاش نے اسکی جانب ایک نظر دیکھا اور اپنا رف ٹراؤزر شرٹ لے کر وہ ماہی کے کوٹ کے نزدیک آگیا اسنے اپنی سرخ و سفید بہت پیاری سی بیٹی کے گالوں کو اپنی انگلی سے چھوا اور مسکرا کر

واشروم میں چلا گیا۔

سوہائے اسکا صوفے پر بیٹھ کر ویٹ کرنے لگی تھی۔۔۔

تقریبا دس منٹ بعد وہ باہر آیا اور اسنے بال وغیرہ سیٹ کر کے

خود بھی صوفے کی راہ لی اور بنا کچھ کہے ٹرے کھینچ لی اپنی جانب اسے واقعی

بہت بھول لگی تھی

آج ایک بہت بڑا معمہ حل ہوا تھا جس کا اسے یقین تھا فائق کو بہت ملال ہو گا

لیکن مجرم اپنے اصل مقاموں تک پہنچ گئے تھے جس کا قصور نہیں تھا اب

اسے واپس لے کر آنا تھا۔

اور ان شاءاللہ وہ بھی جلد یہاں ان سب کے ساتھ ہوتا۔

وہ یہ ہی سوچ رہا تھا کہ سوہائے نے اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اسکی جانب

کیا۔۔۔۔

ارتاش نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔

اور بنا کچھ کہے لقمہ لے لیا کب تک یہ ناراضگی یوں ہی رہے گی؟؟

اسکا مظبوط شانہ تھام کر سوہائے نے اپنا سر اسپر رکھ لیا۔

ارتاش خاموش ہی رہا لیکن اسے جھٹکا نہیں تھا پہلے کیطرح

آپ مجھے معاف نہیں کر سکتے۔۔۔ٹھیک ہے مجھے محبت نبھانی نہیں آتی لیکن آپ جانتے تو ہیں میں ایسی ہی ہوں میں شاید شاید اپنے لیے کبھی کچھ ٹھیک نہ کر سکوں" وہ افسردگی سے بولی۔

ارتاش کھانے کھاتے ہوئے اسکی جانب دیکھنے لگا۔

"آپ آپ جو کہیں گے میں وہی کرو گی پلیز مجھے معاف کر دیں

وہ ہاتھ جوڑنے ہی لگی تھی کہ ارتاش نے ایکدم اسکی گردن میں بازو حائل کیا اور اسکے چہرے پر جھکا سوہائے کے لیے یہ حمل غیر متوقع ہی تو تھا۔

اور شدت سے اسکی سانسوں کو قید کر چکا تھا اور اتنی شدت تھی کہ سوائے کو لگا ابھی دم گھٹ کر مر جائے گی وہ بے چینی سے سر پٹخنے لگی اور جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ یوں ہی اسے مار دے گا اسکا وجود ڈھیلا پڑ گیا اس سے پہلے وہ اپنی آخری سانسیں تمام کرتی ارتاش نے جھٹکے سے اسے چھوڑا۔

سوہائے کو کھانسی چڑھ گئی۔

خون کی لیکر اسکے ہونٹوں سے گردن تک پہنچ گئ۔

وہ بھیگی نظروں سے اسے دیکھنے لگی ارتاش نے وہ خون انگوٹھے کی مدد سے

صاف کیا اور صوفے پر پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔

سوہائے آنکھیں پٹ پٹا رہی تھی۔

آئندہ ہاتھ مت جوڑنا" اسنے کہا اور اسکے کھلے بالوں کو نرمی سے اپنی انگلیوں کی گرفت میں لے لیا۔

کوئ اور موقع ہوتا وہ شدت سے غصہ کرتی لیکن اس وقت نہیں کیونکہ پہلے ہی کہہ چکی تھی آپ جو کہیں گے وہ ہی کروں گی۔

وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔

میری محبت ہم دونوں کے لیے کافی ہے لیکن تمھارے محبت کی پیاس میرے حلق کو خشک کرے اس سے بہتر ہے تم اپنی محبت سے مجھے بھگوتی رہو۔۔۔

کیونکہ محبت ثبوت مانگتی ہے بنا ثبوت کے کوئی عاشق اپنے محبوب پر جان نثار نہیں کر سکتا۔

تمھاری زندگی میں میری اہمیت کیا ہے میں نہیں جانتا کیونکہ تم نے کبھی بتائی ہی نہیں کبھی کوشش ہی نہیں کی اس بند کمرے میں تو کوئی بھی کسی سے محبت کا اظہار کر سکتا ہے چار لوگوں میں جب مجھے تمھاری ضرورت پڑے تم میرا ہاتھ چھوڑ کر بھاگ جاؤ یہ کیسی محبت ہے یوں رشتوں میں اسی طرح فاصلے حائل ہوتے ہیں جو ہمارے بیچ حائل ہوئے تھے۔

پھر تمھاری بزدلی ان فاصلوں کو جلد مٹا بھی نہ سکی وہ اسکا گال چھوتا بولا۔

ایم سوری" سوہائے شرمندہ سی تھی۔

مجھے ماضی کبھی نہیں دھرانا اور ایک بات واضح ہے ہمارے بیچ سے تائی کو نکلا "دوورنہ شاید ساری زندگی ایک جنگ جاری رہے

"جی ٹھیک ہے

پہلی بار وہ بنا اختلاف کے ماں کی بات پر ہامی بھر گئی تھی ارتاش نے اسکی جانب دیکھا اور سوہائے نے سر ہلایا

میں میں سچ کہہ رہی ہوں آپکو یقین نہیں آرہا" وہ افسردہ سی ہوئی ایسی مردہ شکلوں پر یقین کیا بھی نہیں جا سکتا" اسنے سر جھٹکا

ک۔۔۔کیا مطلب ہے" وہ اپنا چہرہ بے اختیاری میں چھو کر بولی۔

باہر نکلو ذرا دیکھو کتنی خوبصورت ہے یہ دنیا اور خاص کر اس دنیا میں بے حد

"حسین لڑکیاں بلاوجہ تم سے شادی کی ہے میں نے

وہ بولا سوہائے کا منہ کھل گیا

"آپ آپ اسطرح

ہاں تو تمھیں کیا لگا ایک سال میں تم سے دور رہو گا تو مجھے کیا ضرورت نہیں

" ہو گی تمھاری جب گھر میں بیوی ایسی ہو تو شوہر باہر ہی منہ مارتا ہے

کیا" وہ چلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

آپ آپ نے اس پورے س۔۔سال میں جب دل کیا ہے اپنی من مرضی

"کی ہے ارتاش مجھ سے بولے بنا بھی

وہ اسے یاد دلانے لگی

ہاں کبھی کبھی شاید" وہ لاپرواہ ہو گیا

کب۔۔ کبھی کبھی۔" اسکا منہ کھل گیا

جب اسکا دل کرتا تھا وہ کمرے میں اسکے گھس جاتا تھا یہاں تک کے ایک لفظ لبوں سے آزاد نہیں کرتا تھا اور اپنا مقصد پورا کر کے چلا جاتا تھا یہ کبھی کبھی تو نہیں ہوا۔۔۔۔

سوہائے گیلی گیلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی

"م۔۔میں میں ابا جی کو شکایت لگاؤں گی

وہ پاؤں پٹخ کر باقاعدہ روتی ہوئی کمرے سے جانے لگی

ارے ارے" وہ ہنستا ہوا اسے پیچھے سے تھام گیا۔

ہٹیں مجھ سے دور ہوں" وہ بھڑکی۔

تم مجھے منا رہی تھی غصہ نہیں کر رہی تھی "ارتاش نے شکایت کی۔

بات تو نہ ہی کریں مجھ سے "وہ پھر سے چھڑانے لگی

میری جان میں ایسا کر سکتا ہوں اتنی ناراضگی میں بھی جب تمھارے پاس ہی آتا تھا تو کہیں اور جانے کا کیسے سوچ سکتا ہوں تنگ کر رہا تھا یار "وہ خود ہی ہاتھ جوڑ گیا۔

کہیں قسم "وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر ماہی کے سر پر رکھ چکی تھی اب بولیں میرے علاؤہ کوئی آپکی زندگی میں نہیں "وہ تھوڑا تھوڑا غصے میں بھی لگ رہی تھی

تمھارے علاؤہ میری زندگی میں کبھی کوئی ہی نہیں سکتا تھا میں ایک ہی جہالت کو افورڈ کر سکتا ہوں "وہ سکون سے بولا

ارتاش "وہ اسکے سینے پر مکے برسانے لگی جبکہ ارتاش نے ہنستے ہوئے اسے بانہوں میں بھر لیا۔

بے انتہا محبت کرتا ہوں میں تم سے اور جن سے بے انتہا محبت ہو جائے انکے علاؤہ بھی بھلا کوئی دیکھتا ہے "وہ سکون سے اسکے چہرے پر بجا محبت کی مدھم

مدھم برسات کرتا بول رہا تھا جبکہ سوہائے نے اسکی گردن میں بازو حائل کر لیے اسکے بنا تو وہ بھی کبھی نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دارہ جلد چھٹ جائے گا اس بات کا علم فائق اور ارتاش کو تھا مگر اس بات کا نہیں کہ کس دن وہ اجائے گا۔

جبکہ دوسری طرف دارہ خود ہر معاملے میں انولو تھا کچھ دن پہلے ہی کمشنر صاحب اس سے خود ملنے آئے تھے اور اسے تسلی دی تھی کہ وہ جلد باہر نکل آئے گا کیونکہ وہ بہت بے چین تھا اور اسکی بے چینی اسکے منہ پر لکھی تھی جو واضح تھی کہ وہ بہارے اور اپنے بچے کے لیے بے چین ہے اور دارہ نے انھیں اپنے شک سے آگاہ کیا اور انھیں کہا کہ وہ بلال کو پکڑ لیں۔

کمشنر صرف اسکے شک پر نہیں پکڑ سکتے تھے تبھی انھوں فائق اور ارتاش کے پیچھے اپنے آدمی لگا دیے اور جب وہاں ہوئی ساری روداد پتہ لگ گی اور انھوں نے خود بھی اپنے کانوں سے سن لیا تو ریڈ ڈلوا کر بلال کو خود اٹھوا لیا تھا۔

اور ارتاش سے وہ وائس ریکارڈ بھی لے لیا تھا

بلال مکمل طور پر پھنس گیا تھا

ظالم کی رسی ضرور دراز ہوتی ہے لیکن جس دن وہ کھینچی جائے اس دن کچھ نہیں بچتا اور بلال کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا بہارے کے لیے اور دارہ کو پھنسانے کے لیے اسنے ایک معصوم لڑکی کا نہ حق قتل کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس مظلوم کی آہ اور ایک مجرم کے ساتھ مل جانے کی سزا۔۔۔اسے یقیناً ملنی چاہیے تھی دوسری طرف جب کمشنر سے بلال کے اریسٹ کی خبر دارہ کو دی تو اسکے چہرے پر کوئی خوشی نہیں تھی۔۔۔

اسنے صرف اپنے باہر نکلنے کا پوچھا اور کمشنر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر مسکرا کر کہا۔

"بہت جلد۔۔۔۔۔

اور اسکے بعد بھی بہت دن گزر گئے سب اس سے ملنے آتے جاتے لیکن اب اسے چیڑ سی ہو گئی تھی اگر فائق ارتاش معاذ یا شہروز بھائی میں سے کوئی آتا تو وہ ملنے ہی نہ جاتا وہ انتظار کر رہا تھا آخر کب وہ باہر آئے گا سب اسے تسلیاں دے دے کر چلے جاتے تھے

تقریبا دس پندرہ دن سے وہ کسی سے نہیں ملا تھا۔

اور جب اسے بتایا گیا کہ کمشنر اس سے ملنے آیا ہے تو اسکی چال میں کانفیڈنس سا بھر گیا۔

وہ اسی دن کا منتظر تھا۔

بس تم سے گلے ملنا چاہتا ہوں "کمشنر صاحب بولے۔

ضرور سر آپ نہ ہوتے تو شاید ساری زندگی میں یہیں پڑا رہتا" دارہ نے سلاخوں کے پیچھے سے انکا ہاتھ پکڑا۔

میرے بیٹے اندر کیوں ہو تمھاری بیل کے کاغذات بن گئے ہیں۔

جج اس وقت ملک سے باہر ہے جیسے ہی وہ آتا ہے تمھاری پیشی میں تم باعزت بری ہو جاؤ گے باہر آؤ۔

"کھولو یہ دروازہ

انھوں نے ساتھ کھڑے افسر سے کہا۔

دارہ مسکرادیا۔

اور وہ پولیس والے جو اسے گھسیٹ کر یہاں تک لائے تھے انھوں نے خود آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا دارہ کو لگا اسے کچھ عرصہ نہیں صدیاں گزر گئ ہیں آزادی سے قدم باہر نکالے اور کمشنر اسکے گلے لگ گئے

اسے مبارک باد دی وہ ہلکا سا مسکرایا۔

آپ نے یہ خبر کسی کو دی ہے فائق ارتاش؟ وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

ایکچلی سوری یار میں نے کسی کو ابھی اطلاع نہیں دی میں خود ہی بیل کے کاغذات دیکھ کر اتنا خوش ہوا کہ اپنے بیٹے کو لینے اگیا"

وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولے تو دارہ ہنس دیا۔

بہت اچھا کیا سر آپ نے میں نہیں چاہتا میری فیملی یہاں دوبارہ آئے" وہ دونوں باہر چلتے ہوئے بولے۔

ہاں ایک طرح سے اچھا ہی ہوا

ذرا انسان بنو جنگلی شیر لگ رہے ہو" وہ ہنسے اسکے بڑے ہوئے بالوں اور بڑھی ہوئی شیو دیکھ کر۔۔۔

آئی تھینک اٹس سوٹس می" وہ اپنی شیو پر ہاتھ پھیرتا بولا اور دونوں ہی ہنس دیے۔۔۔

نہیں تمھیں دارہ ہی بننا چاہیے" وہ اسکا شانہ تھپتھپا کر بولے تو اسنے سر ہلایا۔

دارہ نے ایک نظر ارد گرد دیکھا اسکی ساری لگزریز تو اسکی نوکری کے ساتھ ختم ہو چکیں تھیں

وہ پھیکا سا مسکرایا کمشنر نے اسکے چہرے کا اتر ناد یکھ لیا تھا

" تم میری گاڑی لے کر جا سکتے ہو

وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے بولے۔

نو تھینکس سر۔۔۔آپ نے میری بہت زیادہ مدد کی ہے مجھے ان لگزریز کی

" عادت تو ہے لیکن مجبوری نہیں۔

وہ بولا اور دارہ کی یہ ہی بات وانداز کی وجہ سے وہ اسپر فدا تھے۔

کبھی ہمت مت ہارنا میں نے پیپرز فل کر دیے ہیں۔

تمھارے ساتھ جب ناجائز ہوا ہے تو تمھیں تمھاری سیٹ بھی دوبارہ ملے گی۔" وہ بولے

خیر وہ تو کافی مشکل ہے آپ مجھے تسلیاں نہ دیں اینی ویز۔۔۔میں واقعی کسی چیز کو لے کر نہیں ہو رہا پریشان" وہ بولا تو کمشنر صاحب ہنس دیے۔

چلو پھر یہ میری طرف سے رکھوانعام اور اپنے گھر والوں کو دوسرپرائز" وہ بولے

سر" دارہ کا حیرت سے منہ ہی کھل گیا جب اپنی ہتھیلی پر انکی جانب سے دیے جانے والے پیسے دیکھے۔

اوولڑکے یہ کوئی احسان نہیں تمھیں یاد ہے ایک بار تم نے مجھے تحفہ دیا تھا۔

"

دارہ کو یاد تو سب ہی تھا۔

اور وہ تحفہ اتنا مہنگا تھا کہ میں بس تمھیں دیکھتا ہی رہ گیا تھا بس یہ سمجھو کہ میں نے تمھیں تحفہ دینا تھا اور یہ بس ایک لاکھ روپے ہی تو ہیں تم گھر جاؤ تمھارے بیٹے کی مبارک باد دینے خصوصی آؤں گا" وہ کہہ کر چلے گئے جبکہ دارہ نے انکی پشت دیکھی۔

وہ کافی نرم دل انسان تھے اور دارہ کو واقعی بیٹوں کیطرح ٹریٹ کرتے تھے اسکے ہاتھ میں اس وقت کچھ نہیں تھا اسکے گارڈز اور سب چیزیں تو پولیس کسٹڈی میں تھیں۔

وہ وہ پیسے لے کر باہر نکلا اور ایک گھیرہ سانس لیا۔

یہاں سے نکلنے کے بعد بھی کئی معملات تھے جو منہ کھولے کھڑے تھے لیکن اسے ایک بات کا ہمیشہ سے یقین تھا جب تک اسکے بازوں میں طاقت ہے وہ اس دن تک ہر معاملے کو سنبھالنے سلجھانے کے لیے تیار ہے۔

اسنے ٹیکسی لی اور سب سے پہلے انسان بننے کے لیے چلا گیا۔

کیونکہ اسکا حلیہ واقعی بہت خراب تھا۔

رات ڈھل گئی تھی۔۔۔

بہارے نے دراب کو آنٹی کے پاس لیٹایا ہوا تھا۔

رات کا کھانا کھا کر اسنے تمام گھر کی ایکسٹرا لائٹس کو آف کر دیا اب انکے گھر کے باہر سکیورٹی نہیں تھی وہ لون میں کھڑی صرف چوکیدار کو دیکھ رہی تھی۔۔

ہلکا سا مسکرا کر مڑی۔

اور ایکدم جیسے گھر کی تمام لائٹس آف ہو گئیں۔

بہارے نے دیوار کو زور سے پکڑ لیا جسم ایکدم ہی تھر تھرا اٹھا۔۔۔

اس وقت چاند کی روشنی صرف لون میں پڑ رہی تھی وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئ

اسکا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔۔۔

اسکے جانے سے تو وہ اور بھی کمزور دل کی ہو گئ تھی بعض اوقات دراب روتا تو اسکے ساتھ ساتھ رونے لگتی۔۔۔

امی نے اسے کافی سنبھالا تھا۔

وہ آنکھیں زور سے میچ گئ اسکا دل خوف سے پھڑ پھڑا رہا تھا حالانکہ وہ جانتی تھی اب کوئ نہیں بچا کوئ ایسا شخص نہیں بچا جو اسکو خوف زدہ کرے یہ اسکے ساتھ کچھ بھی غلط کرے لیکن یہ خوف بچپن سے اسکے جسم و جان میں تھا اور وہ شاید اسے کبھی نکال نہیں سکتی تھی۔

وہ وہیں دیوار سے لگی بیٹھی تھی

اسکے گال انسوں سے تر ہو چکے تھے۔

"د۔۔۔دارہ

بے ساختہ لبوں سے اسکا نام نکلا تھا۔

اور مظبوط قدموں کی آہٹ پر ایکدم اسنے اپنے گھٹنوں میں سے سر نکالا اور اوپر دیکھا اندھیرے میں کوئ شخص کھڑا تھا اسکے نزدیک ہی۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے کسی کا چہرہ نظر نہیں ارہا تھا۔۔

جبکہ دارہ نے سنجیدگی سے اسکی جانب ہاتھ بڑھا دیا لیکن اب بھی چہرہ اندھیرے میں ہی تھی۔

بہارے کو یہ سب اپنا خواب لگ رہا تھا اسے لگ رہا تھا ابھی وہ جاگے گی اور پھر تنہا ہو جائے گی۔

اسنے کانپتا ہاتھ اسکے ہاتھ میں رکھ دیا اور دارہ نے ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ کھینچ کر اپنے نزدیک کیا تو دارہ کی خوشبو سے بہارے بے چین سی ہو گئ۔

اسکے سینے سے لگ گئ اور وہ اب بھی اسے اپنا خواب تصور کر رہی تھی جو وہ پیچھلے ایک سال سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ ہی خواب تھا وہ یوں ہی آتا تھا لیکن جب وہ اسکا چہرہ دیکھنے کی کوشش کرتی اور جیسے ہی چہرہ نظر آنے والا ہوتا وہ غائب ہو جاتا اور وہ ایکدم اٹھ کر بیٹھ جاتی۔۔۔

اسنے دارہ کے ارد گرد بڑی سختی سے ہاتھ باندھے ہوئے تھے لیکن پھر بھی احساس نہیں ہو رہا تھا یہ خواب نہیں حقیقت ہے۔

دارہ نے اسکے ہلکے پھلکے ہوئے وجود کو بازؤں میں اٹھا لیا بہارے دماغی طور پر اتنا مفلوج تھی کہ کسی چیز کو حقیقت تصور نہیں کر رہی تھی اور وہ اسے لے کر کمرے کی جانب چلنے لگا۔۔۔

بہارے نے اسکی گردن میں اپنا چہرہ چھپا لیا اور جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا اور اسنے لائٹس اون کی بہارے کے وجود میں ایک اجنبی سی حرکت ہوئی۔۔۔

اسنے پہلے ہاتھ سے اسکا وجود ٹٹولا اور جب اسکے سخت مسلز پر ہاتھ لگا تو ایکدم جھٹکے سے سر نکال کر اسکی جانب دیکھا وہ دارہ ہی تو تھا۔

ہاں وہ دارہ تھا اسی کا دارہ بلکل ویسا ہی۔۔۔۔

بے ساختہ چیخ اسکے منہ سے نکلی اور وہ اچھل کر اس سے دور ہو گئ

دارہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکان تھی

لیکن بولا کچھ نہیں آرام سے اسکا چہرہ دیکھنے لگا جو لگتا تھا عرصے سے نہیں دیکھا۔

کافی کمزور ہو چکی تھی اور حلیہ بھی کافی رف تھا۔

"د۔۔۔دا۔۔دارہ

ایک بار پھر آگے بڑھ کر اسنے اسکا چہرہ چھوا تو وہ حقیقت ہی تھا

آپ آپ۔۔۔وہ سر تھام گئ قریب ہی تھا وہ چکرا کر گیر جاتی۔۔۔

"تم چلانا بند کرو گی

دارہ نے کہا وہ فلحال نہیں چاہتا تھا کہ امی اٹھیں۔

فلحال وہ صرف اس سے ملنے آیا تھا جو بار بار انگلی سے اسکے مسلز کو چھو چھو کر

اس بات کا یقین کرتی کہ وہ واقعی سچ میں دوبارہ لوٹ آیا ہے۔

" کیا تمھیں یقین نہیں ارہا۔

دارہ نے بڑی چاہت سے پوچھا اور وہ بھیگی نظروں سے نفی میں سر ہلا گئ

دارہ نے اسکی کمر پر زور سے چٹکی کاٹ دی۔۔۔

اور بہارے با قاعدہ روتی ہوئ اسکے سینے سے لگ گئ وہ بہت روئ دارہ اسکو

خود میں بھینچے کھڑا تھا۔خود بھی ضبط کیے کھڑا تھا

جبکہ وہ بنا رکے بس رونے میں مصروف تھی۔

اسکی نئ شرٹ سے ناک صاف کرتی اور پھر رونے لگ جاتی۔۔۔

میں میں نے بڑی مشکل سے یہ وقت گزارا ہے آپ۔۔آپ اب کبھی واپس

"نہیں جائیں گے نہ

وہ سسکتے ہوئے بولی

دارہ نے اپنی گیلی ہوئ شرٹ اور پھر اسکا چہرہ دیکھا اور بس سر ہلا دیا

لیکن اس ایموشنل سین سے زیادہ اسکا منہ بنا ہوا تھا

بہارے تو پاگلوں والی حرکتوں پر اتر آئی تھی اسے گھورتے ہوئے پھر سے دور ہوئی اور زور سے انگلی اسکے مسلز پر ماری۔۔۔۔اور ہنس دی۔

" آپ اگئے ہیں

نہیں راستے میں ہوں "دارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

نہیں میرا مطلب مجھے مجھے یقین نہیں ارہا سچ میں " وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گئ۔

کچھ کھانے کے لیے ہے " وہ بولا نارملی کتنا اچھا احساس تھا وہ پاس بیٹھ اسے نظروں میں بھر رہا تھا اور اس سے سوال کر رہا تھا وہ ترس گئ تھی اسکے الفاظ سننے کے لیے۔

" بلکل ہے بتائے کیا لینا پسند کریں گے

وہ اتنا خوش تھی آج تو اسکے لئے جان بھی دے دیتی اور وہ صرف کھانا مانگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تمنا تو بہت کچھ کی ہے لیکن فل وقت صرف کھانا اور میں کچھ باہر کا نہیں کھاؤ گا "

وہ اسی مزاج سے بولا۔۔بہارے نے سر ہلا دیا

" آپ آپ ریسٹ کریں میں بنا کر لاتی ہوں

وہ جلدی سے اٹھ گئ انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی دروازہ کھولا اور باہر جانے لگی کہ رک گئ

"وہ وہ لائٹس آپ نے آف کی تھیں نہ

وہ جاننا چاہتی تھی دارہ نے سر ہلا دیا وہ اب تک اس خوف سے آزاد نہیں ہوئ تھی۔۔۔اور لوگ کہہ رہے تھے اسنے قانون ہاتھ میں لے لیا اسکا بس چلتا وہ اسے دوبارہ اٹھاتا اور دوبارہ اسکی بوٹی بوٹی نوچوا دیتا وہ ہلکا سا مسکرا کر باہر نکل آئ باہر لائٹس اب بھی آف تھی اب ایسا کچھ نہیں ہو سکتا تھا وہ فون گھماتا اور سارے کام ہو جاتے دارہ نے خود ہی آگے بڑھ کر لائٹس اون کر دیں۔۔۔

بہارے مسکرا دی۔

وہ اسے اپنے ساتھ چلتا پھیر تا دیکھ اب بھی بے یقین تھی کچھ کچھ دیر بعد اسے چھو کر دیکھتی کہ وہ اتنے حسیں منظر کو خواب محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی

۔۔۔۔

وہ کھانا گرم کرنے لگی تو دارہ نے اسکی اس بے چینی پر اسے پیچھے سے تھام لیا اور کمر سے جکڑ کر اسکے شانے پر اپنی ٹھوڑی رکھ دی۔۔۔

اب ٹھیک ہے" وہ مدھم سی شرارت کرتا بولا

جبکہ بہارے کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوں کی برسات پھر سے شروع ہو گئی جنھیں دارہ نے اپنے انگوٹھے کی مدد سے صاف کیا۔۔

بہت وقت اگیا یہ۔۔۔یہ وقت بہت تکلیف دہ تھا دارہ میں نے بڑی مشکل سے گزارا ہے میں نہیں رہ سکتی آپکے بنا۔۔۔آپ آپ مجھ سے دور جانے کا سوچیے گا بھی مت میں مر جاؤں گی۔

میں۔۔میں اس احساس میں مر جاؤں گی میری وجہ سے کیا کچھ تباہ ہو رہا ہے۔ میں خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتی ہوں لیکن آپ صنم امی میرا بیٹا۔

آپ سب کا کیا قصور ہے آپ میری سزا کیوں بھگتے میں بہت اذیت میں رہی ہوں میں خود غرض ہوں نہ سارا بوجھ آپ پر ڈال دیا۔

آپ مجھے معاف کر دیں۔" وہ مڑتے ساتھ ہی اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئی دارہ کی کیفیت ایسی تھی ابھی اسکے یوں ہاتھ جوڑنے پر دل پھٹ جائے گا۔۔

اسنے اسکے دونوں ہاتھ پکڑے لیے اور اسکے ہچکیاں بھرتے وجود کو سینے میں چھپا لیا۔

اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اب تم سے دور کبھی کہیں نہیں جاؤ گا" وہ مدھم مدھم لہجے میں اسکے کان کے قریب بولتا رہا۔۔۔

کیا آپ ہمیشہ کے لیے لوٹ آئیں ہیں نہ پلیز ایسی کوئی بات مجھے مت بتایئے گا کہ آپ صبح کہیں جا رہے ہیں" آنسو صاف کرتی وہ اسکی بریڈز کو ہمیشہ کی طرح چھونے لگی۔

دارہ نے غور سے اسکیطرف دیکھا اور مسکرا دیا۔

" فلحال تو ضمانت پر ہوں۔۔

کیوں" وہ بے چین ہوئی۔

میری جان چار سال کی سزا ایک سال میں ختم کرائی ہے پھر ہاتھ دیکھو۔۔۔

کچھ نہیں ہے ان ہاتھوں میں میرے اکاؤنٹس میری نوکری سب کچھ تو ختم ہو گیا ہے۔

اتنی جلدی تو سب سیٹ نہیں ہو گا لیکن میرا وعدہ ہے وقت کے ساتھ سب ٹھیک کر دوں گا" وہ اسکا گال تھپتھپا گیا

بہارے کے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے

آخر اسکے بس ایک وجود نے کتنی تباہیاں مچا دیں تھیں۔

دارہ نے سٹرابری فریج سے نکال کر ٹھنڈی سٹرابری منہ میں رکھتے اسکی جانب دیکھا سمجھ تو وہ گیا تھا وہ کیا سوچ رہی ہے۔۔۔

پلیز یار اب یہ مت کہنا یہ میری وجہ سے ہوا ہے اور بلا بلا" وہ ذرا بے زاریت سے بولا بہارے چپ ہو گئی۔

پہلے اسکے لیے کھانے کا انتظام کرنے لگی اب تو روٹیاں میں خود ہی پکا لیتی تھی

اسنے جلدی جلدی سارا کام کیا

"آہستہ بھئ شور کیوں کر رہی ہو امی اٹھ جائیں گی

امی نیند کی گولیاں لیتی ہیں" بہارے نے اطلاع دی

دارہ ایکدم جگہ چھوڑ کر اٹھ گیا

آنکھوں میں حیرانگی غم غصہ کیا کیا نہیں تھ۔۔ا۔

بہارے سر جھکا گئ

تمھارے یہاں ہوتے ہوئے بھی امی نیند کی گولیاں لیتی ہیں" وہ غصے میں

لگا۔۔۔

میں کیا کر سکتی ہوں۔

انھیں نیند نہیں آتی تھی ساری ساری رات جاگتی تھیں" بہارے بولی۔

یہ بھلا کوئ جواز نہ ہوا۔

میں نے جب تم پر اپنی ماں کی زمہ داری چھوڑی ہے تم یوں ہی لاپرواہی رہی ہو "غصے سے کہہ کر وہ باہر نکلا۔

بہارے جانتی تھی وہ حساس تھا امی کے لیے اسنے احتیاط سے دروازہ کھولا اور اندر قدم رکھا۔

بہارے اسکے پیچھے ہی اگئ

وہ اتنے عرصے بعد لوٹا تھا وہ اگر لڑتا بھی تو بھی سر آنکھوں پر تھا وہ آف بھی نہ کہتی اسنے جھک کر امی کی پیشانی پر پیار کیا تو بہارے کو اسکی سرخ ہوتی نظروں کا احساس نائٹ بلب کی روشنی میں بھی ہوا تھا وہ امی کے پاس تھوڑی دیر کھڑا رہا اور پھر باہر اگیا جبکہ وہیں دراب بھی لیٹا ہوا تھا۔

سو رہا تھا دارہ نے اسکی طرف دیکھا بھی نہیں

وہ باہر آیا بہارے کی جانب دیکھا اور کمرے میں چلا گیا

بہارے نے کھانا ٹرے میں لگایا اور کمرے میں ہی اگئ وہ کمرے کے بیچ میں کھڑا اپنا کمرہ ہی دیکھ رہا تھا

"میں سوچ رہا ہوں یہ کمرہ شفٹ کر لیں

وہ مڑ کر بولا۔

جیسے آپکی مرضی" لہجے میں ناراضگی تھی وہ مڑ کر دیکھنے لگا۔

ٹھیک ہے اوپر والے روم میں اجاؤ۔" وہ کہہ کر باہر نکل گیا

بہارے کو غصہ ارہا تھا اسکا بیٹا بھی تو تھا وہاں پر کیوں نہیں دیکھا تھا دارہ نے

اور بات سنو" وہ رکا مڑا۔

اسکی جانب اوپر سے نیچے تک دیکھا

" اپنا حلیہ ٹھیک کر کے آنا میرے پاس

وہ ایک بات میں کئ مطلب سمجھاتا اسکے ہاتھ ڈے ٹرے لیتا باہر چلا گیا

بہارے پہلے ہی غصے میں بھری ہوئ تھی دل تو کیا کچھ مار دے پیچھے سے ہی

اسکے سر پر۔۔۔

بس باقی سب کا احساس تھا وہ ننھا مہمان جو اسکی غیر موجودگی میں دنیا میں آیا تھا اسی کا بچہ تھا اسے دیکھا تک نہیں الماری میں سے اسنے ایک ڈریس کھینچا اور اسے چینج کرنے چلی گئی جبکہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

تھوڑی بہت تیاری کے ساتھ ہی وہ دمک اٹھی تھی۔

بے ساختہ اسکی نظر نے اس تل کو دیکھا اور بہارے نے اسپر سرخ لیپسٹک مل کر اسے چھپا دیا غصے سے وہ اوپر آگئی۔

یہ کمرہ اسنے تقریبا پہلی بار ہی دیکھا تھا

اگر نیچے انکے کمرے کی ساری وائیٹ تھیم تھی تو اسکی کمرے کی تھوڑی ڈارک براؤن سی تھی

ہاں اس کمرے جتنا پیارا تو نہیں تھا لیکن اچھا تھا۔۔۔

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

دارہ کھانا کھا رہا تھا کھاتے ہوئے اسی پر نگاہ تھی۔

بہارے بلکنی میں اگئ یہاں سے لون کا منظر کافی خوبصورت تھا جبکہ اس ٹیرس میں ایک لکڑی کا جھولا تھا جو کہ کمرے کے فرنیچر کے حسب سے ہی میچ تھا۔

دارہ اسی کو دیکھ رہا تھا جس کا دھیان مکمل صرف کمرے پر تھا۔۔

بہارے اچھی طرح دیکھ کر واپس اگئ۔

تم نے شادی سے لے کر اب تک یہ زحمت ہی نہ کی کہ میرا گھر ہی پورا دیکھ لو" وہ بولا۔

مجھ سے بات نہ کریں۔۔۔بہارے بستر میں لیٹ گئ۔

واٹ" وہ آنکھیں نکالتا مڑا۔

میری مرضی" بہارے نے بھی آنکھیں دیکھائی

"ایسی کی تیسی تمھاری

وہ ہاتھ ٹشو سے صاف کرتا اٹھا لیکن اسکے قریب آنے سے پہلے ہی بہارے اپنی جگہ چھوڑ کر بیڈ کے دوسری طرف چلی گئ۔۔۔

وہ دوسری طرف چلی گئ

کون سی تکلیف اٹھی ہے تمھیں "وہ گھورتا ہوا بولا۔

کیوں تنگ کر رہی ہو مجھے "عاجز سا آیا آنکھوں میں اسے دیکھ کر خمار سا اتر رہا تھا بہارے دیکھ سکتی تھی لیکن فل وقت اسے غصہ تھا وہ دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئ۔

"بہارے یہ جو تم حرکتیں کر رہی ہو بہت پشتاؤ گی بعد میں مائ ڈئیر

وہ اسکی جانب آتا بولا۔

میری باتوں کے جواب دیں پہلے "وہ پھر بیڈ پر چڑھی اور دوسری طرف اتر گئ جہاں پہلے دارہ تھا۔

دارہ کادل کیااسے کھینچ کر دوچار تھپڑاسکی گردن پر تولگاہی دے کیونکہ اسکا شرارتی۔چہرہ جواتنااتنا پیارالگ رہاتھاکہ وہ سب فراموش کر دیناچاہتاتھالیکن وہ لڑکی تڑپانے کے سارے ہنر جانتی تھی۔

وہ زچ ہو کراسے گھورنے لگا۔

کون سی باتوں کے جواب چاہیے تمھیں" وہ خود ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"کیاآپکو فائق بھیانے یہ کسی اورنے دراب کی پیکچر دیکھائی ہے

وہ بولی غصہ لہجے میں تھا

نہیں" وہ شانے آچکا گیاوہ دیکھتاہی کیوں اپنے بیٹے کواپنے ہاتھوں میں لیتانہ یہ تصویر دیکھ کر وہ مزید تڑپنا نہیں چاہتاتھا۔

آپ نے کہا بھی نہیں کہ تصویر دیکھاؤ" وہ مٹھیاں بھینچتی بولی۔

اف ہو نہیں بھئی کیامسلہ ہے تمھیں" وہ سمجھ نہیں پارہاتھا۔۔۔

وہ پڑوسیوں کا بچہ ہے جسے آپ نے ایک نظر نہ دیکھنے کی خواہش کی اور نہ ہی ابھی آپ نے امی سے ساتھ لیٹا ہوا تھا دراب دیکھا" وہ غصے سے مدھم آواز میں چیخی۔

دارہ کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ پھیل گئ۔

وہ میرا ہی بچہ ہے اور میں اسے دیکھ بھی لوں گا۔۔۔

" تو تم اپنے بیٹے کے لیے جنگ لڑ رہی ہو اور یوں پھلجڑی بن رہی ہو

وہ جیسے سمجھتا ہوا بولا۔

"تو میرا بچہ ہے آپ اسے اگنور نہیں کر سکتے

"گھر سے لائی تھی تم اپنے

وہ گھور کر بولا۔

بہارے ایکدم سٹپٹا گئ۔

ک۔۔۔کیا بد تمیزی ہے" وہ جیسے اسکی نگاہوں سے نگاہیں ہٹا گئ

میرا ہی ہے نہ دیکھ لوں گا صبح۔۔۔میں تم پر مر رہا ہوں تم کسی اور پر مر رہی ہو عجیب ہے" وہ چیڑ گیا۔

ایک بات تو میری سن لیں آپ اتنا سا بھی آپ نے دراب کو اگنور کیا تو جان نہ لے لوں آپکی۔

" مجھ سے پہلے ہے وہ ہماری زندگی میں

وہ خود ہی اسکے پاس آتی اسکا گریبان جکڑتی بولی۔

دارہ نے اپنے گریبان پر اسکے ہاتھ دیکھے اور ایکدم اسکے کھلے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا۔

یہ ساری باتیں تمھیں مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے تم باخوبی جانتی میری فیملی میری نظر میں کیا ہے تمھیں یاد ہے میں نے اپنی شادی کی پہلی رات ہی تمھیں کہا تھا

تمھاری عزت مجھ سے ہے تو تمھارے اس نئے نویلے بیٹے کی بھی عزت مجھ سے ہے اور میں اپنی عزت میں کوئی کمی سہہ ہی نہیں سکتا۔" وہ بولا۔آنچ دیتا

مدھم لہجہ تھا بہارے کا دل جیسے برسوں بعد دھڑک رہا تھا وہ بار بار پلکیں جھکا رہی تھی۔

دارہ نے آہستگی سے اسکے دوپٹے کو ایکطرف پھینک دیا۔۔۔۔

"بدتمیزی تو آپکی رگ رگ میں ہے

وہ کانتے ہاتھوں سے اسکی بریڈز کو چھونے لگی

میرا بھی ارمان ہے کہ کاش ش ش تم کبھی تو میری قربت میں شرماؤ" وہ نفی میں سر ہلاتا بولا۔

دارہ" بہارے کی آنکھیں پھیل گئیں وہ وہ کیا تھا وہ بس سوچ کر رہ گئ۔

"ہٹیں دور جائیں جو آپکی سٹینڈرڈ کی ہوا سی سے جا کر رومینس کریں

وہ ایکدم اس سے دور جانے لگی کہ دارہ نے اسے بلکل پہلے روز کیطرح ٹانگوں میں ٹانگیں پھنسا کر بیڈ پر گرالیا۔

بہارے کو وہ لمہہ جیسے یاد آگیا۔

بے ساختہ ہی ہنسی اسکے حسین لبوں پر پھیل گئی اب ڈائیلوگ بھی وہ ہی مار لیں

" جو تب مارے تھے

ام ہو۔۔۔۔آج دل ہے تم سے محبت کا ایسا اظہار کروں کہ تمھارے تصور

میں بھی کبھی یہ بات نہ آئے کہ دارہ کسی اور کو دیکھ بھی سکتا ہے۔

وہ آہستگی سے اسکے گالوں پر اپنے نام کا پہلا حرف بنانے لگا۔ "

بہارے نے چہرہ موڑ لیا اور دارہ اسکی شفاف گردن پر جھکا۔

دیوانگی کا عجب عالم تھا۔۔۔۔۔

بہارے کی جان پر بنا دی۔

لیکن وہ اپنی جنونیت کو کم نہ کر سکا آخر کو انکے درمیان عرصہ حائل تھا۔۔

میں نے تم سے عشق کیا ہے میرے دل و دماغ نے تمھیں ہر صورت اپنا

سمجھا ہے شاید اس روز سے جس روز تم میرے سامنے پہلی بار آئی تھی شاید

میں اپنی زندگی میں کسی کے لیے حدوں کو توڑ سکا ہوں۔۔۔

تم پہلی لڑکی تھی جس کو میرے دل نے ایک موتی کیطرح چنا بھلا پھر میں کسی اور کیطرف دیکھتا بھی۔۔۔اور مجھے اپنی اولاد بھی اتنی ہی عزیز ہے کیونکہ اسنے تمھارے وجود سے جنم لیا ہے۔

اور میں اس سے بھی اتنی ہی محبت کروں گا کیونکہ تم اسے مجھ تک لانے کا سبب بنی ہو میں تم دونوں کو کبھی اگنور کر ہی نہیں سکتا۔

میرے پاس اور ہے ہی کیا۔۔۔۔

بہت کچھ کھو دیا ہم دونوں نے بہت قیمتی سال

بہت پیاری دوست۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں بہارے صنم کا ذکر ہم دونوں کے بیچ سے کبھی ختم نہ ہو۔۔۔

میں چاہتا ہوں میرے بچوں اور یہاں تک کہ میری آنے والی نسل کو بھی علم ہو کہ انپر ایک پیاری سی لڑکی کا احسان ہے اور یہ احساس میری اولاد میں تم ڈالو گی۔۔۔۔

نہ دیکھتے ہوئے بھی وہ صنم کو جانتے ہوں گے وہ صنم کی عزت کرتے ہوں۔گے۔کیونکہ اس لڑکی نے ہمارے لیے قربانی دی ہے اور اسکی قربانی میری زندگی پر قرض ہے جسے میں آخری سانس تک چکا نہیں سکتا "

وہ آہستگی سے اسکے کان کے نزدیک اسکے چہرے پر اپنی انگلی کے پور سے سطر کھینچتا بولا رہا تھا۔

بہارے نے سر ہلا دیا

لبوں پر مدھم سی مسکان تھی۔

میں صنم کو کبھی نہیں بھولوں گی اور نہ ہی اسکے احسان کو بھلا پاؤں گی" وہ بولی

دارہ نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا اور اسکے چہرے پر جھک گیا نرمی سے چاہت سے بہارے مسکرا رہی تھی۔۔۔

" تمہیں لگتا نہیں یہ بورنگ ہو گیا ہے اب

وہ خود ہی دور ہٹتے بولا تھا۔

بہارے ابھی کچھ سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ عجیب جنون سے اسپر جھکا اور لمھوں میں اسکی سانسوں کو اتھل پتھل کر گیا کہ وہ مچل سی گئی سانس بھال کرنے کو

وہ قہقہہ لگاتا دور ہوا کیونکہ بہارے کی گردن تک خون کی لکیر پہنچ چکی تھی وہ شاکڈ سی تھی۔۔۔۔

" یہ ایک سال قید قیدی کی فرسٹریشن تھی ہنی

وہ لاڈ سے بولا۔۔۔۔

اور اب اسی ایک سال قید قیدی کی چھترول بھی ہو سکتی ہے اسنے غصے سے اسکے شانے پر مکے برسا دیے

دارہ ہنستا رہا۔

اور اسے اپنے قابو میں کر لیا۔

لیکن مجال ہو وہ اپنی ضد سے ایک پرسنٹ بھی ہٹ رہا ہو وہ اسے پریشان کر چکا تھا۔۔۔۔

د۔۔دارہ" وہ خود کو سنبھالتی اسکی جنونیت اسکی شدت پر ہلکان سی ہوتی جیسے سیلاب کی موجوں کیطرح جو وہ اسپر پھٹ پڑا تھا اسے روکنے کی تگ ودو کرنے لگی۔۔۔

۔ششششش" اسنے اسکے لبوں پر سختی سے ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

"مجھے فالتو باتیں نہیں سننیں

دارہ نے سائیڈ لیمپ آف کیا اور اسے اپنی محبت کی برسات میں آج بڑی شدت سے بھگو رہا تھا جیسے جتا رہا ہو کہ وہ اس سے بہت عرصہ دور رہا ہے۔۔

" آج تمھارے تل کا رنگ بدل جائے گا معاف کرنا

ایک پرانی بات اسنے اسکے کان میں سرگوشی کی اور بہارے تو ویسے بھی اسکے سامنے دم مار نہیں سکتی تھی

خود کو بچانے کا کیا تصور تھا۔

خود کو اسکے حوالے کر دیا۔۔

وہ وقت کی روش پر اپنی محبت کی کہانی کو اپنے ہر انوکھے انداز سے لکھتا گیا۔

لمحے انکی شدت بھری محبت میں گزرتے گئے وقت رفتہ رفتہ بڑھتا گیا اور ہر گزرتا وقت بہارے کو احساس دلا رہا تھا کہ وہ کتنی قیمتی ہے دارہ کے لیے۔۔

اور یہ دوسری بار تھا جو اسنے دن اپنی آنکھوں سے نکلتے دیکھا تھا۔۔۔

شدت بھری نیند نے اسکی آنکھوں کو سرخ کر دیا تھا۔

جبکہ دارہ نے پرانی یاد تازہ کرتے اسکی پیشانی کو نرمی سے لمس سے چمکا سا دیا پر نور کر دیا پھر مدھم سی جسارت کرتا۔

وہ اسپر کمبل درست کرتا اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ کر آنکھیں بند کر گیا۔۔۔۔

" پوچھا بھی نہیں کہ بہارے تمھیں بھوک ہے ہمیشہ ایسے ہی کرتے ہیں وہ ذرا خفگی سے بولی۔ نیند کا خمار لہجے میں بھی تھا

دارہ کو بے ساختہ ہنسی آگئ۔

" یہ واقعی ظلم ہے تم پر۔

وہ بولا اور اسکے ریشمی بالوں میں انگلیاں چلانا لگا۔

اور آپ ظالم بادشاہ ہیں جو اپنی معصوم کنیز پر بہت ظلم کرتے ہیں" وہ اپنا چہرہ اسی کے سینے میں چھپاتی نیند سے بے حال ہوتی بولی آواز مدھم تھی۔

آئندہ خیال رکھو گا" وہ پیار سے بولا۔

اور آنکھیں بند کر گیا۔

جھوٹے،"بس نیند میں ڈوبتے وہ اتنا ہی بولی اور گھیرے سانس بھرنے لگی دارہ کے لبوں پر بھی مسکان تھی جبکہ وہ کچھ نہیں بولا۔۔۔جانتا تھا وہ جھوٹ ہی بول رہا ہے۔

صبح سارے گھر میں امی نے بہارے کو ڈھونڈ لیا لیکن بہارے کہیں نہیں ملی تو پریشانی اور بھکلاہٹ میں انھوں نے شجاع ہاؤس اپنے داماد کو فون گھما دیا۔ شہروز بھی پریشانی سے تقریبا دوڑتا ہوا یہاں پہنچا تھا نشرہ بھی تھی شجاع ہاؤس میں ایک ہلچل مچ گئی۔

دراب نے الگ رو رو کر اد ھم اٹھایا ہوا تھا۔

ان سب کے چہرے ایسے تھے کہ اب دارہ کو اسکی امانت کا کیا جواب دیں گے۔۔۔

فائق اور ارتاش بھی وہاں پہنچے معاذ اور سعد تو ویسے بھی صبح دیر سے ہی اٹھتا تھا۔

سب بہارے کی تلاش میں ادھر ادھر پھر رہے تھے یہاں تک کے پورا علاقہ چھان مارا ایسا ہو نہیں سکتا کہ بہارے کو یہاں سے کوئ لے جائے وہ لوگ سر تھامے بیٹھے تھے

اور تبھی ہانپتے کانپتے ابا جی بھی وہاں اگئے۔

" میری بیٹی میری بیٹی کہاں گئ

وہ سب کی اتری ہوئ شکلیں دیکھ رہے تھے

دارہ کو کافی عرصے بعد تو سکون دہ نیند آئی تھی اسنے بمشکل روشنی آنکھوں پر پڑتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور سامنے دیکھا تو وہ فریش سی منہ بنائے یہ شاید غصے میں کھڑی تھی۔

دارہ نے منہ موڑ لیا۔

لائٹس تو آف کر دو" وہ بے زاری سے بولا

دارہ" وہ پاؤں پٹختی اسپر سے کمبل کھینچ چلی تھی کیوں میری عزت کے پیچھے پڑ گئی ہو" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

تو بہارے نے اسپر کشن دے کر مارا نہایت بد اخلاق تھا۔

اچھا بتاؤ کیا ہوا ہے صبح صبح کیوں منہ بنالیا" وہ اب چہرہ اسکی جانب کرتا سوال کرنے لگا

"ذرا مجھ پر توجہ فرمائیں سب سمجھ جائے گی آپکو میں اسطرح کیسے نیچے جاؤں

وہ اسے ہوش دلاتی پوچھنے لگی دارہ نے ایک نظر اسے اوپر سے نیچے دیکھا

"مجھے تو ٹھیک لگ رہی ہو کہیں سے نہیں ٹوٹی تم

اف اف اف دارہ" وہ غصے سے اسے دیکھنے لگی تو اب دارہ کی نظر اسکی گردن پر گئی جہاں اسکی جنونیت کے نشانوں نے بڑا خوبصورت نقشہ بنا دیا تھا۔

دارہ لب دبا گیا۔۔

شکر ہے کچھ سمجھ ائی آپکو" وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

تو مسلہ کیا ہے نیچے چلی جاؤ" وہ پھر لیٹ گیا۔

دارہ نیچے امی جاگ چکیں ہیں دراب رو رہا ہے آپ آپ نہ چلتی پھرتی

"مصیبت ہیں میرے لیے

بس نخرے کرالو" وہ گھورتا ہوا بلنکیٹ ہٹاتا اپنی جگہ سے اٹھا بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اسکی جانب دیکھا

دوپٹہ ٹھیک سے لو اور جاؤ نیچے۔۔۔۔

" میں امی کے پاس جا رہا ہوں

فریش تو ہو جائیں" وہ روکنے لگی مگر وہ جا چکا تھا

بہارے بھی جلدی سے اسکے پیچھے لپکی اور جب وہ دونوں نیچے آئے تو سامنے ساری بارات دیکھ کر دنگ ہی رہ گئے۔

تقریبا تمام کا تمام شجاع ہاؤس انکے لاونج میں بیٹھا تھا۔

بہارے کو تو بے ساختہ کھانسی چڑھی تھی اسنے دوپٹے کو اچھے سے اپنے ارد گرد باندھ لیا۔

ابھی کسی نے نہیں دیکھا تھا مگر بہارے کی کھانسی سے سب متوجہ ہوتے ہی کہ اس سے پہلے ہی دارہ نے بلند آواز میں سب کو سلام کیا اور وہاں سب ایسے اپنی اپنی جگہوں سے اٹھے تھے جس ان سب کو کرنٹ لگ گیا ہو وہ سب دارہ کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے اور ایکدم نشرہ دوڑ کر اسکے سینے سے لگ گئ

۔۔دارہ۔۔۔دارہ میرے بھائ تم تم اگئے تم کب آئے تم مجھے۔۔مجھے یقین

" نہیں ارہا امی امی دیکھیں دارہ اگیا

وہ بے اوسان اسکے بازؤں اور چہرے کو چھوتی بولی جبکہ دارہ سنجیدگی سے کھڑا تھا اسنے نشرہ کے شانے پر ہاتھ پھیلا کر امی کی جانب دیکھا جو اسکے روتے بلکتے

بچے کو سنبھالنے کی ناکام سی کوشش کر رہیں تھیں اور بہارے ایکدم انکی جانب گئی اور اسنے دراب کو امی سے لے لیا نشرہ سے ملنے کے بعد وہ سیدھا امی کے پاس گیا اور جب وہ امی سے ملا تو اسکی آنکھوں میں پہلی بار آنسو سے تیر گئے۔

وہ اسکے سینے سے لگی بے ساختہ بہت سارا رو دیں سال سے اپنے بیٹے کو دیکھا نہیں تھا اور اسنے بھی تو امی کو نہیں دیکھا تھا جب آخری بار دیکھا تھا تو وہ بے اوسان سی حیران حونک اس عدالت میں داخل ہوئیں تھیں جب کہ وہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا وہ ان کو سینے سے لگائے ہوئے تھا وہاں سب کی آنکھیں اشک بار سی ہو گئیں۔۔

کچھ دیر وہ دونوں یوں ہی کھڑے رہے اور جب امی سنبھلی تو وہ خود ہی دور ہوئیں اور اسکا چہرہ دیکھنے لگی اسکی پیشانی چوم لی۔۔۔۔

اب اب کہیں مت جانا۔

تم تمھیں پتہ ہے بچپن میں بھی ایسی شرارتیں کرتے تھے تم کہ میں ڈر جاتی تھی کہ کوئی بڑا حادثہ نہ ہو جائے دیکھو میرا خوف میرے سامنے آگیا اور تم اتنا عرصہ جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتی تم مجھ سے دور رہے۔

اب کہیں مت جانا دارہ اب ایسا کچھ مت کرنا" وہ ساتھ کے ساتھ ڈپٹ رہیں تھیں دارہ کے لبوں پر مدھم مسکان سی ٹھر گئی۔

اسکے بعد وہ رفتہ رفتہ سب سے ملا اور جب فائق سے ملا تو گھیری مسکراہٹ تھی جبکہ فائق نے اسے اسی شدت سے سینے سے لگا لیا۔۔۔

یار تو بڑا چالاک آدمی ہے پورا سال میں نے جوتیاں گھسا دیں تیرے پاس آتے جاتے اور تو باہر نکل آیا بھنک نہیں لگنے دی" وہ زور زور سے اسکی کمر میں گھسے مار رہا تھا۔

جبکہ دارہ کا قہقہہ نکلا۔

سمجھا کر۔۔۔اب رات کے جس پھیر میں چھٹا تھا تیرے پاس آتا تو تیری "بیوی نے مجھے جوتیاں لگانی تھیں

وہ بولا فائق نے نفی میں سر ہلایا وہاں سب کے چہروں پر خوشی دیکھنے لائق تھی۔وہ سب مسکرا رہے تھے بہارے جو مسکرا رہی تھی۔۔۔

چلو اچھا ہوا تم لوٹ آئے۔۔۔

کم از کم اب تمھاری بہن کی بیں بیں بند ہو جائے گی" شہروز ہنسا جبکہ نشرہ حیرانگی سے دیکھنے لگی اور دارہ بھی ہنس دیا۔

وہ سب سے ملا تھا اور پھر سب کے بیچ بیٹھ گیا بہارے کو ہی احساس ہوا کہ اسے ناشتہ بنانا چاہیے نشرہ نے دراب کو لے لیا مگر مجال ہو کسی کو خیال بھی آیا ہو کہ اسے اسکے بچے سے بھی ملا دیا جائے وہ سکون سے سب کے بیچ بیٹھا باتیں کر رہا تھا بہارے غصے سے بھری ناشتہ بنانے لگی امی تو اسکا ہاتھ تھامے بیٹھیں تھیں جیسے کہیں وہ دوبارہ نہ چلا جائے۔۔

اور صفدر کو جیسے ہی اطلاع ملی وہ دوڑتا ہوا گھر میں داخل ہوا اور آنکھیں مسل کر لاونج میں دارہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

دارہ مسکرا کر اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔

دارہ اپنی جگہ سے اٹھا اور صفدر دوڑ کر اسکے سینے سے لگ گیا۔۔۔

دارہ نے اسپر گرفت سخت کی

دارہ بھائی اب کہیں مت جایئے گا میں بہت ڈر گیا ہوں پلیز کہیں مت جایئے گا "

وہ روتے ہوئے بولا جبکہ دارہ ہنس دیا۔

تو کم از کم اب تو برا ہو جا میرے بھائی کیا لڑکیوں کی طرح رو رہا ہے " وہ بولا جبکہ صفدر شرما کر دور ہو گیا تو دارہ شہروز معاذ ارتاش اور فائق کا بلند قہقہہ ابھرا جس کو ابا جی کی گھوری نے ذرا روکا تھا۔

بچے کے جزبات بھی سمجھے جا سکتے ہیں ہر وقت مذاق " وہ گھور کر بولے تو وہ سب چپ ہو گئے۔۔۔

جبکہ دارہ پھر بیٹھ گیا سب اس سے باتیں کر رہے تھے جبکہ بہارے نے سب کے لیے ناشتہ بنایا وہ بھی کسی سے مدد کے بنا ہی۔۔۔ابا جی یہ سب دیکھ کر چپکے چپکے مسکرا دیا وہ لاابالی سے لڑکی کتنی سمجھدار سی لگ رہی تھی۔۔۔

انکا انتخاب بہت شاندار تھا وہ فخر محسوس کر رہے تھے۔

چلو لڑکوں اٹھو اب دارہ کو ریسٹ کرنے دو" انعام صاحب بولے

ساری رات کیا کیا ہے اس نے" ارتاش نے معاذ کو ٹھونگا مارا

بس تایا جان کہاں سمجھتے ہیں" معاذ نے نفی میں سر ہلایا

حق تو یہ ہے اسے یہیں بیٹھا یا جائے اب کم از کم ایک سال چالا کی دیکھو آدمی کی سارا سال جوتیاں چٹخائیں ہم نے اور کس طرح یہ باہر نکلا ہے۔۔۔

مجھے سو فیصد یقین ہے یہ اس آدمی کے خود کے کارنامے ہیں کہ رات گئے مجھے نکالو" معاذ بھی بولا

جبکہ شہروز نے ان دونوں کو گھورا انکی کھسر پھسر کی آواز تیز جو ہو گئی تھی دونوں ہی چپ ہو گئے سب اٹھ گئے۔۔۔۔

ارتاش فائق اور معاذ کا تو دل ہی نہیں کر رہا تھا جانے کا۔۔

کھڑے ہو" ابا جی نے لاٹھی اٹھائی تو وہ منمنا کر اٹھ گئے

دارہ اٹھ کر پہلی بار خود سے اباجی کے سامنے جھکا تھا وہ مسکرا کر اسکا شانہ تھپتھپا گئے۔۔۔

تمھاری والدہ نے درست کہا ہے اب ایسا کچھ مت کرنا کہ پھر سے ہم سب کے اور تمھارے درمیان دوریاں پیدا ہوں دارہ نے انکی جانب دیکھا جواب تو بہت تھے منہ میں مگر وہ خاموشی سے سر ہلا گیا۔۔

وہ لوگ رفتہ رفتہ چلے گئے امی کو ہی دراب کا خیال آیا

" ارے میرا بیٹا کہاں گیا

انھوں نے بہارے کی جانب دیکھا

یہ بیٹھا تو ہے آپکے پاس" بہارے کو امی سے بھی خفگی چڑھ گئی تھی۔۔۔

میں تو دراب کی بات کر رہیں ہوں" امی کو اسکا غصہ سمجھ ارہا تھا مدھم سا مسکرا دیں۔

" جب انھیں پرواہ ہی نہیں تو میرا بیٹا بھی نہیں ملے گا ان سے

وہ سر جھٹک کر چلی گئی۔۔۔

" آپکو نہیں لگتا یہ زیادہ اتراتی ہے اب

دارہ نے شکایت کی۔۔۔

بیٹے کی ماں بن گئ ہے میری جان "امی ہنسی جبکہ دارہ نے آنکھیں گھمائ

"واہ بھئ

وہ اسے کمرے میں جاتا دیکھنے لگا لیکن امی کے پاس سے نہیں اٹھا انکی گود میں سر رکھ کر بیٹھ گیا۔۔

اسکے آنے سے گھر میں رونق سی لوٹ آئ تھی وہ صفدر کو اسی طرح تنگ کر رہا تھا صفدر نے تھوڑی دیر اسکا لحاظ کیا اور ایک بار پھر انکے بیچ جنگ شروع ہو گی کہ امی کس سے زیادہ پیار کرتی ہیں

جبکہ بہارے ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

وہ تھا تو خوشیاں تھیں۔۔

اسکی لمبی زندگی کی دعا کی تھی اسنے۔۔۔۔۔۔۔

حالانکہ اسنے ہر صورت میں بلال کو دیکھنے جانا تھا لیکن گھر والے اس سے ایسے مل رہے تھے جیسے وہ حج کر کے آیا ہو اسنے سارا پلین کل پر منتقل کیا اور کمرے میں اگیا امی عشا کی نماز پڑھ رہیں تھیں اور جب وہ کمرے میں آیا تو بہارے کو بھی نماز پڑھتا دیکھ اچھا لگا تھا۔۔

اسکی نظر بیڈ پر گئی۔

بہارے اوپر والے روم میں تھی اور اچھا ہی تھا اسنے نیچے والے روم کو چھوڑنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا

اسکا بیٹا بیڈ پر لیٹا ہوا تھا وہ ہاتھ پاؤں چلا رہا تھا اور شاید جاگ بھی رہا تھا ہلکی ہلکی آواز اسکے منہ سے نکل رہی تھی۔

دارہ کے قدم بے ساختہ اسکی جانب اٹھنے لگے تھے

ایسا بلکل نہیں تھا وہ جان بوجھ کر اگنور کر رہا تھا دراب کو بس جب اسکی ماں کو جلتے دیکھا تو دل نے شرارت کی ٹھان لی اور وہ اپنے جزبات کو قابو میں بڑی مشکل سے رکھے اسے تنگ کرتا رہا تھا پورے دن لیکن اس وقت وہ اپنے جزبات کے طوفان پر کوئی بند باندھ نہیں سکا اور سیدھا وہ دراب کے پاس۔م آگیا وہ ہو بہو اسکے جیسا تھا بڑی بڑی آنکھیں اور خاص کر بڑی بڑی لیشیز۔ صاف ستھرا خوبصورت رنگ کھڑی ناک اور گول مٹول سے گال اسے خوب ڈھیر سارا پیار آیا اور اسنے دراب کو اپنی گود میں اٹھا دیا۔

بہارے نے سلام پھیر کر مڑ کر دیکھا دارہ کی توجہ بہارے پر نہیں تھی اسکا سارا فوکس دراب پر تھا اور بہارے نے ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کیا اب اسکا گھر مکمل تھا۔

وہ دعا مانگنے لگی جبکہ دارہ اسے لے کر بلکنی میں اگیا یہاں جھولا تھا لکڑی کا کافی بڑا جس پر دو بندے آرام سے سو بھی سکتے تھے وہ اسے لیے بیٹھ گیا دراب باپ کو اجنبی نظروں سے دیکھ رہا تھا

جبکہ اس سے پہلے وہ ماں کی تلاش میں چیختا اور رونا شروع کرتا اسنے سارا سو سو دارہ کے سینے پر کر دیا۔

اسنے پکڑا ہی ایسے ہوا تھا جیسے اسکا بچہ نہیں کوئی اور چیز ہے۔۔

اور ساتھ کے ساتھ ہی دراب رونے لگا تھا بہارے کی بے ساختہ ہنسی چھوٹ گئی

میرا بیٹا کتنا اچھا ہے سارے بدلے ایک ہی جھٹکے میں لے لیے "اسنے دراب کو پکڑا اور اسے ڈائیپر لگانے کے لیے اندر لے گئی

جبکہ دارہ یوں ہی بیٹھا رہ گیا

"یہ یہ کیا بد تمیزی تھی

وہ چیخا۔

میں کیا کر سکتی ہوں آپکا بیٹا ہے "بہارے نے تو منہ بھی نہیں لگایا۔

یہ تمھارا ہی بیٹا ہے جو مجھ سے دشمنی لگائے گا وہ میرا نہیں مجھے اور بچے چاہیے "وہ الماری میں سے شرٹ کھینچ کر واشروم میں گھس گیا

بہارے اپنی ہنسی روکتی رہی۔

میرا بیبی بہت پارا ہے" بہارے کو تو خوب مزاہ آیا تھا چٹاچٹ اسکے گال چوم لیے

لیکن اب شوشو نہیں کرنا بابا آپکے جنگلی ٹائیپ ہیں" وہ جیسے اسے سمجھانے لگی تھی جبکہ دراب اپنی ماں کی گود میں اکر کافی خوش تھا۔

دارہ بھی فریش ہو کر باہر اگیا تھا وہ بہارے اور دراب کو گھورنے لگا۔

" اچھا بس کریں باپ تو اتنا خوش ہوتے ہیں

ہاں کہ میرے بیٹے نے مجھ پر موت دیا ڈھول باجے بجوائیں کوئی شرم کرو

" بلکل تربیت نہیں کرتی تم اپنے بچے کی

دارہ کیا بد تمیزی ہے وہ اتنا سا تو ہے" بہارے نے آنکھیں نکالیں

" دیکھاؤ اب مجھے اسکو

وہ دوبارہ اسکی جانب بڑھا۔

جبکہ دراب اب شرافت سے دارہ کی گود میں بیٹھ گیا تھا وہ آنکھیں پھاڑ کر دارہ کو دیکھنے لگا۔

دارہ مسکرا دیا۔

بہارے بھی پاس ہی کھڑی تھی پرفیکٹ فیملی تھی۔

افسوس یہ ہے کہ تمھارا باپ تمھیں کچھ دے نہیں سکتا" وہ کچھ توقف سے بولا۔

دارہ نے اسکے چہرے کو چھوا

بہارے نے اسکی جانب دیکھا۔

آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں آپ کے علاؤہ تو کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں

"

بہارے کو اچھا نہیں لگا وہ بڑا مظبوط مرد تھا اور اپنی جاب کا نخرہ بھی تو بہت تھا اس میں اور آج اسکی کمزور بات بہارے کو بلکل اچھی نہیں لگی۔۔۔

"سچ تو ہے نہ دیکھو اپنے بیٹے سے مل رہا ہوں اور ہاتھ خالی ہیں

دارہ نے دراب کو بہارے کے ہاتھوں میں پکڑا دیا اور خود باہر بلکنی میں انکلا ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔

ان دونوں کو تو کوئی مسلہ نہیں ہوتا لیکن دراب کو ٹھنڈ لگ سکتی تھی تبھی

بہارے نے دراب کو اچھے سے کور کیا اور کوٹ میں لیٹا دیا۔۔۔

آپ تبھی دراب سے سارا دن نہیں ملے" وہ اسکے پاس جا کر بیٹھ گئ

" ام م م ہاں

وہ بولا اور پیچھے جھولے میں ہی لیٹ گیا۔

ایسے کہ ٹانگیں لٹکی ہوئی تھی اور خود لیٹا ہوا بہارے کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

دارہ آپ آپ اس معملے میں اتنا سینسیٹیو کیوں ہیں کیا ہو گیا اگر جاب نہیں رہی اتنا بڑا بیز نیس ہے ابا جی کا۔۔۔۔

آپ وہاں چلے جائیں وہ سب بہت خوش ہوں گے اور مجھے یقین ہے آپکی قابلیت آپکو جلد بہت کامیاب کر دے گی۔۔ "

بہارے نے اپنی طرف سے بڑا خوب مشورہ دیا تھا جو دارہ کے سینے میں جا کر پھنس گیا اسنے سب سے پہلے تو بہارے کا ہاتھ جو اسکے سینے پر دھرا تھا جھٹک کر دور گیا اور اٹھ کر بیٹھ گیا آج کے بعد دوبارہ تمھاری زبان پر یہ ذکر بھی آیا تو

" زبان کاٹ کر اسی ہاتھ پر رکھ دوں گا۔

انداز میں اتنی سختی اور سرد مہری تھی کہ بہارے ذرا خوف زدہ ہو گئ وہ آنکھیں نکال کر اسپر چڑھا تھا

تم نے تصور بھی کیسے کیا کہ میں دارہ سکندران کی غلامی کروں گا۔" وہ بے ساختہ چیخا۔۔

۔۔ نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا میں بس یہ کہہ رہی تھی آپ پریشان۔۔۔

شیٹ آپ بہارے "انگلی اٹھا کر بولا وہ جیسے شدید غصے کا شکار لگ رہا تھا

میرے بازؤں میں ہمت اور دم دونوں ہیں میں سسرال کا پیسہ کھاؤ گا اپنی اولاد کو سسرال کے ٹکڑے کھلاؤ گا تو لعنت ہے میری زندگی پر"

وہ ہاتھ جھٹکتا اٹھا اور اندر چلا گیا

" سو۔۔سوری دارہ میرا وہ مطلب نہیں تھا

جو بھی مطلب تھا تمھارا تم نے مجھے انگاروں پر بیٹھا دیا ہے میرے گھر میں

"سب چیز ہے ان سے مانگنے کی یہ انکی بھیک کی ضرورت نہیں ہے مجھے

وہ چیخ رہا تھا جیسے اپنی نوکری کی فرسٹریشن اتار رہا ہو بہارے نے سر ہلا دیا۔

"ائندہ اپنے دماغ میں یہ خیال بھی لائیں تو اچھا نہیں ہو گا بہارے

وہ بولا غصہ اب بھی عروج پر تھا۔

ج۔۔جی" وہ ڈر گئی تھی اسکے بے ساختہ غصے پر بہت عرصے بعد اسنے اسپر

غصہ کیا تھا۔

بکواس کرالو" بے سکونی سے کہتا وہ باہر نکل گیا جبکہ بہارے اتنے عرصے میں

اسکی نیچر سے باخوبی واقف ہی تو تھی جو شخص سسرال میں جا کر بلاوجہ کی

دعوتوں کو برداشت نہیں کرتا جو مہینوں میں کبھی ایک بار جاتا ہو جیسے کھلے

عام سسرالیوں سے بیر ہو وہ انکے در پر نوکری کے لیے جائے گا بیوقوفی تو

اسنے کی تھی اسنے ایسی بات کی ہی کیوں وہ شرمندہ سی دراب کو کوٹ میں

سے نکال کر بیڈ پر لے کر بیٹھ گئ

بلکنی کے دروازے بند کر دیے تھے۔

بہارے کو افسوس ہوا اسنے ایسی بات کیوں کی تھی۔

وریشہ جلدی جلدی کھانا بنا رہی تھی

اسے غصہ بھی چڑھا تھا وہ آدمی صرف فرمائشی پروگرام تھا اور کچھ بھی

نہیں۔۔۔۔

فرمائشوں کا ایک انبار تھا اسکے پاس۔

اچھا بھلا گھر میں کھانا بنا تھا اور روز ہی ماشاللہ بہت کچھ بن جاتا تھا۔۔ لیکن

نہیں اسنے اب سب سے مختلف کھانا تھا اور وریشہ کو رات کے ساڑھے گیارہ

بجے صرف اسکے لیے کوکینگ کرنی پر رہی تھی وہ تیزی سے ہاتھ چلا کر

چائنیز رائیس بنا رہی تھی۔

تبھی باہر سے آواز سی آئی۔۔

وہ ڈر کر مڑی لائٹس تو لائیٹ جل رہیں تھیں

باہر کوئی ہے" وہ بولی۔

ہاں میں ہوں کیا کر رہی ہیں بھابھی" عینی تھی کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔

شکر تم تھی مجھے لگا کوئی چور اگئے" وریشہ نے دل پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔۔

عینی پھیکا سا ہنس دی۔

کیا ہوا ہے تمھیں ایسے اس وقت باہر کیا کر رہی ہو" عینی نے گھیرہ سانس بھرا

۔۔۔میں تو بس ویسے ہی اچھا یہ آپ کیوں اس وقت کھانا بنا او ہو معاذ بھیا بہت فرمائشیں کرتے ہیں" وہ منہ بنا کر بولی

جبکہ وریشہ کا دھیان اسکے پریشان چہرے پر تھا۔۔۔۔

تم مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے ایسے باہر کیوں گھوم رہی ہو روم میں جاؤ" وریشہ بولی۔

فائق روم میں ہیں ریسٹ کر رہے ہیں" عینی حقیقت بتا ہی گئی۔

پیچھے سے سوہائے بھی آ گئی جو کہ ارتاش کی کافی اور ماہی کا دودھ گرم کرنے آئی تھی وہ عینی کی بات سن چکی تھی۔

تو تم کیوں ایسے کر رہی ہو عینی مت ضائع کرو اپنے قیمتی سال" وہ بہن کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

کوئی فائدہ نہیں ہے فائق کو میں کبھی راضی نہیں کر سکوں گی

" آپ دونوں اپنا کام کریں میں ویسے بھی گیسٹ روم میں جا رہی تھی عینی کہہ کر مڑ گئی جبکہ وریشہ اور سوہائے نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

۔

کیا تم بھی وہ ہی سوچ رہی ہو" سوہائے نے وریشہ سے کہا جبکہ وریشہ سر ہلا گئی چھولے کی آنچ کم کی اور دونوں فائق کا روم ناک کر کے اندر گھس گئیں۔

" وہ ایل سی ڈی پر نہ جانے کیا سیٹینگ کر رہا تھا ایکدم ہی پلٹا۔

خیریت بھیا کیوں ڈر رہے ہیں" سوہائے نے ہاتھ سینے پر باندھ کر پوچھا۔۔

سمجھ تو وہ دونوں ہی گئیں تھیں پہلے وہ سب اکٹھے مویز دیکھتے تھے اب معاذ نے سب کو اکاؤنٹ دے دیا تھا۔

اب اپنے اپنے روم میں وہ یہ ہی سب لگائے بیٹھے تھے ارتاش بھی مووی ہی دیکھ رہا تھا معاذ بھی وریشہ کا ویٹ کر رہا تھا اور یہاں فائق بھی۔۔ تم لوگوں نے تو حولداروں کیطرح اینٹری ماری ہے مجھے لگا ابا جی اگئے اینی ویز یہ رات گئے میرے کمرے میں آمد کیوں ہوئی ہے" وہ آئی بروآچکا کر بولا۔

کیونکہ آپ کو تو ہوش نہیں سوچا ہوش دلوا کر اجاؤں" سوہائے بولی۔

کیا مطلب" فائق سمجھا نہیں۔

مطلب وطلب کچھ نہیں آپکی بیوی بھیا گیسٹ روم میں ہے آپکو کم از کم اسکا خیال رکھنا چاہیے آج ہم دونوں نے دیکھا ہے کل کو کوئی اور دیکھے گا آپ دونوں کے بیچ ذاتی اختلافات جو بھی ہیں پورے گھر کو تو تماشہ نہ ہی دیکھائی"

وریشہ تو سیدھا سیدھا بولی

فائق چپ ہو گیا سوہائے نے ہنسی روکی۔

اب شاید آپ کچھ سوچ لیں چلتے ہیں ہم "دونوں کہہ کر وہاں سے چلی گئ جبکہ فائق ویسے ہی کھڑا تھا۔

اسے غصہ تو بہت آیا تھا عینی پر اسنے اسے کسی دن نہیں کہا تھا اپنے کمرے الگ کرتی پھیرے۔۔۔اور ویسے بھی ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھیں دونوں کمرے کی بات سارے جہان میں نشر کرنے کی کیا ضرورت تھی وہ تپ کر کمرے سے نکلا تو باہر کوئ نہیں تھا وریشہ اور سوہائے جان بوجھ کر چھپ گئیں۔۔

جبکہ فائق کے قدم گیسٹ روم کی جانب تھے وہ۔ گیسٹ روم میں داخل ہوا اور عینی کو بستر پر بیٹھے دیکھا

شدید غصے سے اسکی جانب بڑھا اور بنا کچھ بولے اسنے عینی کا ہاتھ سختی سے جکڑا اور حیران و پریشاں عینی کو کھینچتا ہوا وہ کمرے میں لے جانے لگا۔۔۔

وریشہ اور سوہائے نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اب میرے پاس ایک اور پلین ہے۔۔۔

کمرے کا تالا چڑھنے کی آواز پر دونوں کے دماغ کی بتی بڑی تیزی سے جلی تھی۔۔

ان دنوں نے نہ جانے گھر کے کس حصے میں گھس کر فائق اور عینی کے روم کا بریکر گیرہ دیا جس سے لائیٹس آف ہو چکیں تھیں۔۔

لیکن اگر فائق بھیا نے باہر نکل کر دیکھا تو وہ سمجھ جائیں گے یہ ہم نے کیا ہے" وریشہ پریشانی سے بولی تو پھر بھاگو یہاں سے۔"۔

سوہائے بولی اور جلدی سے کافی کا کپ اور دودھ لے کر وہاں سے نودو گیارہ ہو گئ جبکہ دوسرے طرف کھانا ریڈی تھی وریشہ نے بھی نکالا اور اپنے روم میں بھاگتی ہوئ داخل ہوئ۔

ریلکس ریلکس ہنی ایسے کیوں ارہی ہو جیسے پیچھے بھوت لگا ہے"۔

معاذ کو اپنی بڑی ساری ایل سی ڈی کے عین سامنے ریلکس ایزی کافی بڑے ڈبل صوفے پر تقریبا لیٹا ہوا تھا اسے دیکھ کر بولا۔۔

وہ وہ فائق بھیا باہر اجاتے نہ تبھی جلدی سے بھاگ کر اگئ

کیوں کیا ہوا" وہ کچھ سمجھا نہیں جبکہ وریشہ نے ساری کہانی ہنستے ہوئے اسے سنادی۔۔۔

" بڑے دماغ ہے تمھارے پاس

تھنکیو تھنکیو" وہ شرما گئی۔

معاذ بھی ہنس دیا اور اسنے کھانے کی پلیٹ اپنی جانب کر لی۔

اب آیا نہ مزاہ" وہ بولا جبکہ وریشہ مسکرادی وہ تھک گئی تھی اگر اسنے مووی دیکھنی تھی تو خود دیکھتا وہ سونے کے لیے اٹھی

ایک منٹ کہاں" وہ سوالیہ نظروں سے بولا۔

بہت نیند ارہی ہے معاذ مجھے" وریشہ نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

تھپڑ لگے گا تمھیں۔۔۔

" جاؤ چینج کرو اور میرے ساتھ مووی دیکھو

اسنے کہا۔۔اور جب وہ چینج کرنے کا کہتا تھا اسکا اشارہ الماری کے اس پورشن کی جانب ہوتا تھا جہاں وریشہ بھولے سے اکیلے میں بھی نہیں جاتی تھی لیکن معاذ کی زبردستی پر دو بار بس وہاں سے کچھ نکال کر پہنا تھا۔

وہ بھی شرمندگی سے خود ہی مرنے والی تھی وہ۔۔۔۔

نو" وریشہ رونے والی ہوئی۔

" زیادہ انگریزی نہ جھاڑو جو کہا ہے وہ کرو۔

مجھے نیند آئی ہے میں سونے جا رہی ہوں" وہ منہ بسور کر بولی۔

" اگر تم بیڈ پر لیٹی پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں

وہ کھاتے ہوئے اسے وارن کر رہا تھا۔

آپ۔۔۔آپ دل کرتا ہے اپکو توڑ موڑ کر پھینک دوں" وہ غصے سے بولی۔

"اوکے پہلے وہ کرو جو کہا ہے

معاذ سنجیدگی سے والیم تیز کرتا بولا

وریشہ کی ہر بار جان جاتی تھی اس وقت سے جب وہ اسے یہ کہتا تھا وہ مرے مرے قدموں سے الماری کے پاس آئی مڑ کر دیکھا شاید کوئی رعایت مل جائے مگر افسوس ایسا کچھ جہ تھا اور وریشہ نے غصے سے جو ہاتھ لگا بنا دیکھے کھینچا اور واشروم میں پاؤں پٹختی چلی گئی۔

جبکہ معاذ نے ہنسی روکی تھی نظر ایل سی ڈی پر تھی مگر توجہ ساری اسی پر تھی جو زخمی ہرن کی طرح شکاری کو دیکھ کر پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔۔۔۔

تقریبا دس سے بیس منٹ ہو گئے وہ اچھے سے کھانا بھی کھا چکا تھا مگر اسکی بیوی باہر نکلنے کو تیار نہیں تھا۔۔

" وریشہ زندہ ہو

اسنے غصے سے دروازے کی لات ماری۔

ا۔۔۔ا۔ارہی ہوں" وہ اندر سے منمنائی

وہ غصے اور بے دھیانی میں کیا اٹھا لائی تھی دیکھ کر ہی خود کو کانپنے لگی تھیں

معاذ نے لائٹس آف کیں اور وہ وہیں جا کر بیٹھ گیا

نہ اسکا سونے کا پلین تھا نہ ہی سونے دینے کا۔۔۔

وریشہ دو منٹ میں باہر نکلی اور تقریبا بھاگتے ہوئے آندھی طوفان کیطرح وہ معاذ کے پہلو میں جا کر اچھے سے بلنکیٹ خود پر ڈال کر دبک گئ۔۔۔۔

اور معاذ کے قہقہے نے کمرے میں ایک شور برپا کر دیا۔۔

وہ کھل کر ہنسا تھا جبکہ وریشہ شرمندگی سے چہرہ چھپا گئ

مجھے لگتا ہے تمھارا موڈ" وہ رک گیا

اسکو اپنے قبضے میں کیا

"آپ نہایت بد تمیز ہیں

وہ سرخ ہوتے چہرے سے بولی جبکہ معاذ کے لیے اسکا حلیہ بیکنگ کو کافی تھی۔

چلو تمھیں اچھے سے بات ہوں کتنا بد تمیز ہوں" اسنے کہا اور رفتہ رفتہ اسپر چھپانے لگا۔۔۔۔

سوہائے بھی کمرے میں یوں ہی داخل ہوئی تھی ارتاش نے اسکی جانب دیکھا خیریت" وہ پریشانی سے اٹھا

ارے کچھ نہیں یہ آپکی کافی اور آپ نے صبح ڈیوٹی پر جانا ہے آپ سو جائیں نہ"

" تمھارا ویٹ کر رہا ہوں بلکل بے کار موو ی ہے

چلو شکر کچھ تو بے کار لگا" سوہائے نفی میں سر ہلاتی بولی

یہ طعنے نہ تم مجھے نہ مارو تم آؤ گی تو سو گا" وہ چیڑ کر بولا

غصہ کیوں کر رہے ہیں تھوڑی دیر رک جائیں میں ماہی کو دیکھ لوں" وہ بولی اور ماہی کا منہ صاف کر کے۔۔۔

اسنے اسے احتیاط سے کوٹ میں لیٹا دیا تا کہ وہ اٹھ نہ جائے ورنہ بہت شور کرتی تھی۔

وہ تھک کر ابھی بیڈ پر لیٹی ہی تھی کہ ماہی پھر جاگ گئی۔

سوہائے اب باقائدہ رونے لگی تھی وہ پورا پورا دن اسے ایک پاؤں پر ہی کھڑا رکھتی تھی ارتاش نے گھیرہ سانس بھرا تم ریسٹ کرو میں دیکھتا ہوں ارتاش نے ماہی کو گود میں لے لیا

وہ سوئے گی نہیں آپ نے اسے اٹھالیا" وہ منہ بسور کر بولی جبکہ ارتاش اس سے کھیلنے لگا اور وہ بھی تو باپ کے ساتھ کھیلنے میں مشغول ہو گئی تھیں

سوہائے نے پہلی بار سب کچھ اگنور کر کے سونے کی ٹھان لی

منہ پر کمبل لے کر وہ سو گئی جبکہ ارتاش اور ماہی مزے سے خوش تھے ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اور عینی کا ہاتھ ابھی چھوڑا ہی تھا اس سے پہلے ایک لفظ بھی بولتا کہ لائیٹس چلی گئی۔

دونوں دیکھنے لگے کھڑکی کھلی تھی تبھی چاندر کی روشنی کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔

میں دیکھتاہوں "فائق کہہ کر باہر جانے لگا کہ اندھیرے کی وجہ سے بیڈ سے ٹکرایااور سیدھابیڈپر جاکر گیرہ۔۔

اسکے گیرنے کاطریقہ ہی ایساتھاکہ عینی کواپنے آپ ہنسی اگئ۔۔

فائق نے مڑکر گھورامگراندھیرے میں کچھ خاص دیکھائی نہیں دیاتھا۔

فائق اٹھااور عینی کی جناب قدم بڑھانے لگا۔

جبکہ عینی اسے اپنی جانب آتادیکھ حیرانگی اور لاشعوری طورپر ہی قدم کھسکانے لگی۔

یہاں تک کہ اسی وال سے جالگی جہاں کھڑکی تھی اور عینی کے چہرے پر پڑتی چاند کی روشنی اوراسکے چہرے پر بنتا حسین نقش کافی خوبصورت منظر تھا۔

فائق دم بخود سارہ گیا۔

جبکہ پہلی بار وہ اس سکے قریب آیا تھا عینی کے چہرے پر لالی سی بکھر گئی تھی۔

۔

فائق نے اسکی ٹھوڑی کو چھوا اور اسکا چہرا اوپر کر کے وہ اسکے چہرے پر جھک سا گیا عینی کی آنکھیں پھٹ گئیں۔

وہ ساکت کھڑی تھی۔

اور شاید چند لمھوں میں فائق اس سے جھٹکے سے دور ہوا عینی اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

"سوری میں لائٹس دیکھتا ہوں

اور عینی نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

ایم سوری فائق" وہ اسکا ہاتھ سختی سے تھام کر بولی۔

فائق تھم گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فائق وہیں تھم گیا مڑ کر حیرانگی سے اسکی جانب دیکھنے لگا جس کا چہرہ چاند کی روشنی سے دمک اٹھا تھا۔

عینی کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ فائق کے دل میں حق اور جزبات کا طوفان سا بھر رہا تھا وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔

یوں مجھے روکنے کا مطلب جانتی بھی ہو" وہ ذرا اپنے جزبات سے ہی خفا ہوتا غصے سے اسکا چہرہ اپنی انگلیوں میں جکڑتا بولا

عینی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

فائق کے لیے یہ دوسرا شاکڈ تھا انکے نکاح یہاں تک کے رخصتی کو سال بیت گیا تھا ان دنوں نے ایک دوسرے کی جانب بھی نہیں دیکھا تھا اور شاید اس دن کے بعد حالات ایسے ہو گئے فائق نے سوچنا ہی چھوڑ دیا کہ وہ شادی شدہ ہے وہ اب بھی اسکی صورت دیکھ رہا تھا۔۔

م۔۔میں میں جانتی ہوں آپ خفاہیں ل۔۔لیکن یہ سچ ہے کہ بلال کے
بھاگنے سے ن۔۔ نہیں۔۔ب۔۔۔بلکہ آپکی اچھائیوں نے مجھے
اپک۔۔۔اپکا۔۔کر دیا ہے میں صرف آپکے بارے میں سوچتی ہوں اور اور
کسی کے بارے میں نہیں اس دن اس دن میں نے جو بھی باتیں کیں میں
بہت بہت شر مندہ ہوں می۔۔میر اارادہ آپکو ہرٹ کرنا نہیں تھا" اسکی
آنکھیں بھیگ گئیں لیکن بس میرے منہ سے نکل گئیں۔
می۔۔میرے دل میں ایسا نہیں تھا کچھ بھی"۔
وہ بولتی جارہی تھی فائق اسکے بہت نزدیک کھڑا تھا۔
جبکہ عینی دیوار سے چپکی کھڑی تھی۔
معلوم نہیں کیوں فائق کے دل ودماغ میں ایک اچھاسا احساس اجاگر ہوا تھا وہ
جو پہلے غصے سے اسے دیکھ رہا تھا اب چاندنی میں دمکتے اسکے چہرے کو دیکھنے کی
نظر بدل گئ۔ تھی۔
"اگر آپ مجھے پھر بھی معاف نہیں کرنا چاہتے تو ٹھیک ہے۔

عینی کچھ دیر اسکے بولنے کی منتظر رہی لیکن وہ تو بت بنا کھڑا تھا۔۔۔

تو تمھیں میرے اندر کیا اچھا لگ گیا" کچھ توقف سے وہ بولا۔

احساس" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

اور ایک خوبصورت دل میں میں پہلے سمجھ نہیں سکی آپکو۔مجھے لگتا تھا میرا آئیڈیل وہ ہے جو سب سے منفرد ہے اسے کسی کی پرواہ نہ ہو سوائے میرے اور آپ نے باقی سب کی پرواہ کی سوائے میرے" وہ منہ بسور گئ۔

اور مجھے یہ احساس دلایا کہ ہم ایک خوبصورت سی فیملی کا حصہ ہیں جہاں خود غرضی نہیں ہونی چاہیے کہ ہم صرف خود کو دیکھیں اس فیملی کا ایک ایک فرد ہمارے لیے قیمتی ہے اور ہمیشہ دوسروں کا احساس دل میں رکھ کر ہی انسان خوشی اور اطمینان محسوس کرتا ہے"۔

فائق کا منہ اوو شیپ میں کھل گیا

مجھے اندازا نہیں تھا اتنا گیانی باباہوں میں مجھ پر تو ٹکٹ لگ جانی چاہیے لوگوں کو راہ راست پر لاتا ہوں واہ" وہ اپنا ہی شانہ تھپتھپانے لگا عینی اسکی شکل دیکھنے لگی۔

چلو ٹھیک ہے کیا یاد رکھو گی معاف کیا" وہ کافی خوش لگ رہا تھا عینی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

کمرے میں مکمل اندھیرہ تھا۔۔چاند کی چاندنی نے دونوں کو اپنے آغوش میں لیا ہوا تھا اور وہ کوئی نرم گرم مدھم رومنٹک بات کرنے کے بجائے کیا فالتو بول رہا تھا۔

عینی کو اب غصہ چڑھنے لگا۔

وہ جو پہلے شرمندہ سی تھی اب غصے سے دیکھنے لگی۔

بہت نوازش ہے آپکی" اسنے اسکے سینے پر ہاتھ مارا اور کمرے سے باہر نکلنے لگی جبکہ منہ میں بڑبڑا بھی رہی تھی

عجیب انسان تھا یہ کوئی وقت تھا فالتو باتیں کرنے کا اسکا دل اسکی قربت پر بیٹس مس کر رہا تھا اور وہ وہ سر جھٹکتی اس سے پہلے باہر نکلتی کہ فائق کے ہاتھ کی گرفت میں اسکی کلائی جکڑی گئی۔۔۔۔۔

ویسے مجھے لگتا ہے مجھ سے زیادہ میری بیوی رومنٹک موڈ میں رہتی ہے" پیچھے سے ہی اسکی کمر میں بازو حائل کرتے وہ اسکے کان کے قریب مدھم لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

عینی نے اسے بازو مارا

چھوڑیں مجھے"۔وہ غصے سے بولی

اتنا غصہ" فائق کے لب مسکرا دیے۔

تو اور نہ کرو بلکل کچھ نہیں پتہ آپکو" وہ بے ساختہ کہہ گئی جبکہ فائق کا قہقہہ ابھرا۔

نہیں ایسا نہیں ہے سب پتا ہے" وہ آہستگی سے اسکے گال چھوتا بولا۔۔۔

بس تمھارا تھوڑا بہت لحاظ کر رہا تھا لیکن لگتا نہیں تم اس موڈ میں ہو کہ تمھارا

"لحاظ کیا جائے

وہ اچانک ہی وہ اسکے چہرے پر جھکا اسکی شکایتوں کو گلہ گھوٹنے لگا لیکن عینی کو

اس سے اس قسم کی کسی بھی حرکت کی توقع نہیں تھی اچانک حملے پر وہ

دروازے میں جا کر لگی اور فائق بنا پرواہ کے اپنے کام میں مگن رہا۔

یہاں تک کے وہ اسے ایک بازو سے کھینچ کر اسی پوزیشن میں بیڈ تک لے آیا

عینی شدت سے بھکلا اٹھی تھی۔

اچانک اپنی سانسوں کی گھٹن سے وہ اس سے دور ہوئ

فائق خمار بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

آپکو کوئ اور لڑکی پسند ہے کیا" عینی کے اچانک سوال پر فائق نے گھیرہ سانس

لیا اور تمھیں ایسا کیوں لگا اسنے اسکی پلکوں کو چھوا۔

آپ کو ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا اتنے سارے عرصے میں"۔وہ شکوہ کرتی اسکے شرٹ کے بٹن سے کھیلنے لگی یہ ہی تو اسکی بے توجگی تھی جس نے عینی کے اندر تبدیلی پیدا کی تھی۔

میں نے اول تو جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔

تم جانتی ہو ہمارے حالات ہی ایسے نہیں تھے" وہ شانے آچکا گیا

فائق پھر بھی ایک سال تھا بیچ میں" وہ غصے سے اسکا گریبان جکڑ گئ وہ تو خاطے میں ہی نہیں رکھ رہا تھا۔

فائق ہنس پڑا۔

میری زندگی میں قسم خدا کی کوئ لڑکی نہیں شاید تم ہی تھی بدزبان بلحاظ سی لڑکی شوہر کا گریبان پکڑتی ہو۔"اسنے اپنا گریبان چھڑایا۔

عینی نے منہ بسور لیا۔

" ایسا کچھ نہیں ہے بس مجھے غصہ آتا ہے

" اور غصے میں تو تم اندھی ہو جاتی ہو

میری برائیاں کرلیں" وہ بھڑکی

بلکل نہیں میں کیوں کروں گا میں نے پہلے کب کیں ہیں جواب کروں گا لیکن مجھے خوشی ہے تم نے مجھے میری کسی خاصیت کی وجہ سے چنا میں نہیں جانتا میں تمھارے معیار کے مطابق ہوں بھی یہ تمھیں اس سے بھی بڑھ کچھ چاہیے۔۔ لیکن جب تم نے مجھے چنا ہے تو میں تمھیں دنیا کی ہر خوشی دوں گا جتنا میرے بس اور اختیار میں ہوا" وہ مسکرا کر بولا۔

عینی نے اسکا ہاتھ تھام لیا جو فائق اسکے چہرے پر متواتر چلا رہا تھا

آپ بہت اچھے ہیں فائق میر امعیار کچھ بھی نہیں ہے کچھ بھی نہیں" وہ بولی جبکہ فائق۔

مسکرا کر مدھم سی جسارت کر گیا۔

مجھے یہ گھڑیاں ہمیشہ یاد رہیں گی" وہ اسکے ریشمی بالوں میں انگلیاں پھنساتا اسکا چہرہ اوپر کرتا بولا۔

م۔۔۔مجھے بھی" عینی نے مسکرا کر آنکھیں بند کر لیں جبکہ فائق اسے بڑی محبت اور چاہت سے مدھم مدھم جھک کر برسات میں بھگونے لگا۔

غلط فہمی کی دیوار گیر گئی تھی اور اگر آج بھی نہ گیرتی شاید ان دونوں کے بیچ وقت اور حائل ہو جاتا اور کچھ ٹھیک نہ ہو پاتا۔

دارہ کے قدموں کی گونج تھی نہ جانے بلال کو کیوں محسوس ہوئی حالانکہ باقی سب لوگ بھی وہاں چل پھیر رہے تھے پھر ایک ہی انسان کے قدموں کی گونج اسکے کانوں میں کیوں پڑی اسنے سر اٹھا کر دیکھا وہ اسکے سامنے کھڑا تھا۔

بلال نے منہ پھیر لیا۔

مجھے اندازا نہیں تھا کہ دشمن کی فہرست میں ایک تم بھی ہو۔" دارہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

جبکہ بلال اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں جیت کا جشن تھا اور بلال کی نظروں میں ہار۔۔۔۔

کیا ملا تمھیں یہ سب کر کے۔۔۔کیا بہارے مل گئ؟

یہ پھر کچھ اور یہ کچھ ایسا مل گیا جو میرے پاس نہیں اور تمھارے پاس ہے۔۔۔

الٹا تم نے ان لوگوں کو بھی گنوا دیا جو تمھارے اپنے تھے۔

تمھارا بھائ تمھیں یہاں ان سلاخوں کے پیچھے لانے کا سبب بنا تمھارے دوست بھائیوں جیسے کزن۔۔۔

کیا اوقات رہ گئ ابھی تو تمھاری ماں کو۔۔۔اس کی خبر نہیں لیکن میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔۔۔

خبر پورے شہر میں پھیلے گی کیونکہ دارہ سکندر اگر لٹ گیا ہے پھر بھی دارہ سکندر ہی رہے گا کوئ اسکا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور تم نے۔۔

تم نے یہ سب کچھ پلین کیا۔

لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔

تم نے اس جوکر کو روپ کیوں دھارا کیوں جا کر اس سے ملے اگر اتنی ہی بہارے سے محبت تھی تو میرے سے پہلے جا کر اس جوکر کو مار دیتے تو میں

" مان لیتا تمھاری اس سستی عاشقی کو

دارہ نے سلاخوں میں سے ہی اسکے بازو کو جھنجھوڑا اور چھوڑ دیا جبکہ غصے سے پڑتے ماتھے پر بل واضح تھے کہ وہ شدید بھڑکا ہوا ہے۔۔۔

جواب دو اب کس لیے نظریں جھکائے بیٹھے ہو۔۔

کیوں ملے جا کر اس سے "وہ بھڑکا۔

تمھاری وجہ سے "بلال چیخا۔

جس سے آپ محبت کرتے ہیں اسے کوئی اور چھوئے کسی اور کے ساتھ رہے

" وہ اسکے بچے کی ماں بنے

بکواس اندر رکھو اپنی "دارہ نے اسکا گریبان جکڑ لیا۔

لگ رہی ہے نہ دارہ۔۔لگ رہی ہے نہ میرے منہ سے اپنی بیوی کے لیے یہ الفاظ مجھے بھی بہت لگتی تھی جب جب میرا دماغ یہ سوچتا تھا کہ وہ تمھارے ساتھ ہے۔

تمھیں عزت سے دیکھتی ہے تم سے بات کرتی ہے تم سے نکھرے اٹھواتی ہے میرے اندر تمھارے نام کا زہر بھر جاتا تھا اور میرا بس نہیں چلتا تھا تمھیں جان سے مار دوں تاکہ کوئی بچے ہی نہ"۔

بلال بھڑک کر بولتا اس سے گریبان آزاد کرا گیا۔۔۔۔

دارہ اسکی شکل دیکھ رہا تھا۔

میں تمھیں سکون سے کیوں رہنے دیتا۔۔۔۔بتاو مجھے کیوں تم میرے دشمن تھے مگر میں تمھارا دشمن نہیں تھا میں نے ہر طریقے سے اسے تم سے دور رکھنے کی کوشش کی لیکن تم دونوں نے ایک دوسرے کا ہونا ہی تھا۔۔ لیکن گوارہ نہیں تھی مجھے یہ بات اور۔۔پھر میں نے سوچ لیا۔۔

کہ تمھیں اس جوکر نامی شخص میں الجھا کر جیل میں قید کراؤ گا اور خود

بہارے کے ساتھ رہوں گا۔۔

تبھی میں نے اسے اس پاگل خانے سے نکلوالیا۔

اور پیسے لگا کر اسکا نام وہاں سے کٹوادیا یہاں تک کہ آج تک اسکے اصل نام کا

کسی کو علم نہیں۔۔

پولیس ریکارڈ میں بھی اسکا اصل نام نہیں تھا۔

اور جب میں نے نکلوالیا تو اسکے دماغ میں بہارے کا نام ریپیٹ کرادیا اور اسکے

دماغ میں کوئی پرانی یاد جنم لے گی اور اسے صرف بہارے یاد رہی۔۔۔جان

بوجھ کر تمھاری پارٹی میں اس جوکر کو میں نے بھیجا کہ یہ بہارے کو پہچانے گا

بھی یہ نہیں لیکن میری قسمت اچھی تھی وہ بہارے کو پہچان گیا اور اسکے بعد

کھیل شروع ہو گیا۔۔۔

پہلے مجھے لگا تم اس سچ کو جان کر اسے چھوڑ دو گے مگر تم سے زیادہ ڈھیٹ

انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔

تم نے اسے پھر سے اپنا لیا اور اسکے بعد۔۔

تم اس جوکر کو تلاشنے لگے۔۔۔

میں نے ڈی ایس پی کو پیسہ کھلایا اور اسے اپنے حق میں کر لیا کہ۔۔ ساری بیک کی سکیورٹی ہی ہٹوادی

اس دن میں صنم کو مارنے نہیں گیا تھا" وہ ایکدم چیخا جیسے خود اپنے جال میں پھنس کر ہی مچھلی تڑپ اٹھتی ہو دارہ اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا

نہیں مارنے گیا تھا میرا ارادہ نہیں تھا۔

میں صرف تمھاری ماں کو اٹھانے گیا تھا تاکہ تمھیں بلیک میل کر سکوں مگر وہ راستے میں حائل ہو گئی۔

اور اپنے آپکو بچانے کے چکر میں میں نے اسے کتے کی موت مار دیا کیوں کہ میں جل اٹھا تھا۔۔۔

ہر جگہ بہارے کے ساتھ تمھارا احساس دیکھ کر۔۔۔

تمھارے کپڑے دیکھ کر تمھارا کمرہ دیکھ کر میں اس قدر پاگل ہو گیا کہ میں نے صنم کو مار دیا۔

وہ دارہ کو دیکھنے لگا دارہ اب بھی چپ تھا۔ "

صرف تمھاری وجہ سے وہ مر گئی۔

ہاں اسکا قصور نہیں تھا تمھاری قسمت سے حسد ہونے لگی تھی مجھے کہ جو تم سے محبت کرتا ہے وہ اتنا دیوانہ کیوں ہو جاتا کہ تمھارے لیے اپنی جان بھی لٹا دے " وہ چیخا۔

صنم نے بھی یہ ہی کوشش کی اور میں نے اسے اسکی جان لٹانے کی سزا دی

پہلے مجھے خوف محسوس ہوا مگر یہ خوف پھر جاتا رہا۔

کیونکہ مجھے اندازہ ہو گیا تھا اب تم زمین کھود کر بھی اس جوکر کو نکال لوں گے اور میں اس پاگل بوڑھے جوکر کو زیادہ عرصے برداشت نہیں کر سکتا تھا

پھر تم نے اسے مار دیا اور یہ ہی میرا اصل مقصد تھا۔۔

کسی کو اس بات کا علم نہیں تھا لیکن مجھے تو تھا۔۔۔

میں نے خود تمھارے نام پر ایف آئی آر کٹوادی پولیس وہاں پہنچی اور تمھیں اٹھا کر لے گی۔

پھر تم جیل چلے گئے اور مجھے لگا میرا راستہ آسان ہو گیا۔

میں بہارے کے پاس گیا وہ غم مدہوشی اور اس ذہنی کیفیت میں بھی مجھ سے نفرت کا اظہار کرتی تھی

میں گھنٹوں اسکے پاس بیٹھ کر بولتا بھی رہتا وہ ایک لفظ نہ بولتی اسکی آنکھوں میں تم تھے میں نہیں میرا بس نہیں چلا تمھیں جیل سے نکال کر بہارے کے سامنے ہی جان سے مار دوں تم مر کیوں نہیں جاتے میری اچھی بھلی زندگی کو برباد کرنے پہنچ گئے تھے۔۔۔

لیکن مجھے یقین تھا میری توجہ اور محبت بہارے کو بھلادے گی کہ دارہ بھی کوئ تھا لیکن اس دن کے بعد فائق نے مجھے تمھارے گھر میں گھسنے نہیں دیا۔۔۔

وہ۔۔"وہ ہنسا جیسے غم سے۔۔۔۔وہ میرا بھائ۔

میرے دوست سب چھن گئے۔۔۔سب تمھارے ہو گئے۔

میرے لیے کیا کافی نہیں تھا یہ سب کیا میں پاگل نہ ہوتا کیا میں نفرت نہ کرتا تم سے کیا میں یہ تمنا نہ کرتا کہ تم مر جاؤ۔۔۔

بس چپ "دارہ کی دھاڑ گونج اٹھی۔

خود ساختہ حسد اور نفرت میں صرف تم نے اپنے پاؤں جلائیں ہیں

اتنی بڑی پلینگ کرنے کے بجائے تم صبر کرتے تو شاید تمھیں اچھا ہی صلہ ملتا۔

لیکن تم نے اپنا یہ حال خود کیا ہے "وہ اسے جتانے لگا۔

میرے پیٹھ پیچھے مجھے پروار کر رہے تھے اب اپنا انجام سوچو کیا ہوا ہے تمھارا انجام ان سلاخوں کے پیچھے تین سو دو کے کیس میں کون اندر بیٹھا ہے۔۔۔۔

تمھیں کیا ہو رہا تھا تم کیا سوچ رہے تھے۔۔۔۔

افسوس ایسا کچھ نہیں ہوا۔

اور مجھے یہ بھی افسوس رہے گا کہ تم نے اپنی زندگی کو اس نفرت میں تباہ کر دیا۔"

مجھے یہاں سے نکال لو دارہ میں یہاں نہیں رہ سکتا" بلال نے ہی اسکے ہاتھ جکڑ لیے جس شخص سے وہ نفرت کا اظہار کر رہا تھا جس کی زندگی اسنے تباہ کر دی اب اسی کے آگے وہ رو رہا تھا۔

دارہ نے اسکے ہاتھ جھٹک دیے

تم قاتل ہو اور قاتلوں کے لیے رحم نہیں ہوتا" وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔۔۔

نہیں دارہ مجھے یہاں سے نکال لو دارہ۔۔۔

" میں یہاں نہیں رہ سکتا رک جاؤ مت جاؤ۔

وہ چلانے لگا دارہ کے قدم نہ جانے کیوں ٹھر گئے اسنے مڑ کر دیکھا۔

ایک لمحے کے لیے اسنے بلال کی جانب دیکھا اور شاید اسکے دل میں نرمی سی اتری تھی لیکن صنم کی لاش اپنا جیل جانا اپنی بیوی کی اذیت سب آنکھوں کے سامنے اچکا تھا۔۔وہ منہ موڑ کر نکل گیا بلال چیختا چلاتا ہی رہ گیا۔۔۔

دارہ باہر نکل آیا۔۔

کمشنر صاحب پہنچ گئے تھے اسکی پیشی تھی اسنے کسی کو بتایا نہیں تھا نہ ہی وہ جانتا تھا قسمت اسکے لیے کیا فیصلہ کرنے والی ہے۔

کیا وہ ساری زندگی اب اسی کش مکش میں رہے گا کہ وہ کیا کرے کہاں سے کمائے اتنا کہ اپنے بیوی بچوں کو وہ ہی لگژری لائف دے جو اب تک دیتا آیا تھا اور وہ گھر۔۔۔۔

وہ گھر جہاں اسکی اور بہارے کی کئی یادیں تھیں جسے بہارے ہمیشہ سے بہت پسند کرتی تھی۔

اپنے وکیل کے ساتھ اور کمشنر کے ساتھ وہ عدالت میں پیش ہوا بلال کی جانب سے کوئی وکیل نہیں تھا۔

فائق نے ارتاش نے معاذ نے ہاتھ اٹھا لیے تھے باقی کسی کو ابھی کچھ پتا نہیں تھا

اسکا سارا کیس جج کے سامنے رکھا گیا۔۔

اور سب چیز جان کر تقریبا دو ڈھائی گھنٹے کے انتظار کے بعد دارہ کو اگلی بار قانون ہاتھ میں لینے سے روکنے کی وارننگ دے کر دارہ کو باعزت بری کر دیا گیا کیونکہ وہ جرمانہ بھی بھر چکا تھا اور ایک سال کی قید بھی۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔۔

اسکی جاب کا کوئی ذکر نہیں تھا یعنی زندگی اسے دوبارہ اسی جگہ پر لگائی تھی جہاں اسکا باپ اسے چھوڑ کر گیا تھا اور اسنے دن رات ایک کر کے اپنی لیے یہ جگہ چنی تھی۔

وہ چپ چاپ کھڑا تھا۔۔۔

بہت بڑے بڑے افسر تھے جو اس وقت یہاں کھڑے تھے

جج سے کچھ بات وات ہوئی دارہ ان سب کی طرف دیکھ رہا تھا امید اسے بلکل نہیں تھی وہ جانتا تھا جس طرح اسے معطل کیا گیا ہے اسے دوبارہ کبھی نہیں اسکی پوزیشن دی جائے گی۔

آپکی شاندار کارکردگی کی وجہ سے اور آپکی ایمانداری کی وجہ سے آپکو آپکی جاب لائسنس دوبارہ دیا جاتا ہے دارہ سکندر اس امید سے کہ آپ دوبارہ اپنے آپ کو اور اپنی جاب کو خطرے میں نہیں ڈالیں گے"

جج کی بات تھی یہ اسکی زندگی کی نوید۔

ایکدم ہی بے ساختہ سر تھام گیا۔

جتنی فکر اسے تھی اتنی کسی کو ہو نہیں سکتی تھی۔

شکر کا کلمہ منہ سے نکلا اور اسنے سر ہلایا۔

جج نے اسکے ہاتھ میں اسکی ساری اتھورٹیز اسکا لائیسنس اسکی پراپرٹی سب ایک پیکٹ اسکے ہاتھ میں تھما گیا۔

دارہ نے وہاں کھڑے سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا تھا

خاص کر کمشنر صاحب کا۔۔۔انکی ہی محنت نے یہ سب کیا تھا۔۔۔

وہ عدالت سے باہر نکلا تو اسکی ساری سکیورٹی اسکی گاڑیاں اسکی سپیشل کار سب اسکی منتظر تھی اسوقت اسکے جزبات ناقابل بیاں تھے اسی عزت سے وہ ان چیزوں کی جانب بڑھا جو اسکا حق تھا اور اسنے اپنی سکیورٹی کی جانب دیکھا وہ سب گاڑیوں سے اتر کر اس سے ملے تھے دارہ بھی سب سے ملا کمشنر صاحب پیچھے کھڑے مسکرا رہے تھے۔

سر مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ کے ساتھ ہم پھر سے کام کریں گے "۔ان میں سے ایک بولا جبکہ دارہ نے اسکا شانہ تھپتھپایا۔

وہ مڑا۔

تھنکیو سو مچ سر "۔وہ بولا۔

جبکہ کمشنر صاحب نے اسے سینے سے لگالیا۔

برخوردار تمھارا خوشی سے چمکتا چہرہ اچھا لگ رہا ہے جاؤ اسی پوزیشن پر۔۔۔

" ترقی اور کامیابی تمھاری منتظر ہے۔

وہ مسکرایا۔

لیکن میں پھر بھی بہت شکر گزار ہوں آپ نے میرے لیے بہت محنت کی ہے "۔

چلو ٹھیک ہے ایک اچھا سا ڈنر کرا دو بس محنت وصول " وہ ہنسے دارہ بھی ہنس دیا۔

شیور سر " وہ مسکرایا اور ہاتھ ملا کر وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھا گاڑی میں بیٹھتے ہی مدھم میوزک چل پڑا وہ چند لمحے سیٹ سے ٹیک لگا گیا

اسنے بہت محنت کی تھی یہاں تک پہنچنے کے لیے اپنے مقام کو پانے کے لیے اپنے گھر اور فیملی کو لگزریز دینے کے لیے وہ اپنے معیار سے نیچے آنا نہیں چاہتا

تھااور حق پر ہونے کی وجہ سے اسکے رب نے اسے کسی کے سامنے نہیں جھکایا

اسنے ڈرائیونگ کی اور گھر کی راہ لے لی۔

اسے نوٹیفیکشن توری جوائن کا مل گیا تھا جسے وہ کل جوائن کر لیتا۔۔ تیز ڈرائیو

کرتا ہوا وہ سیدھا گھر جانے والا تھا کہ اسنے گاڑی شجاع ہاؤس کی جانب موڑ لی۔

اسکے اکاؤنٹس کھل چکے تھے اسنے آئے ٹی ایم سے پیسے نکلوائے اور کچھ سامان

لے کر وہ شجاع ہاؤس کے سامنے گاڑی روک چکا تھا۔

اسے بلکل معلوم نہیں تھا اسکی بیگم محترمہ یہیں موجود ہیں وہ سامان لے کر

اندر داخل ہوا تو سعد سامنے ہی اپنا سر تھامے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا تھا۔

جبکہ رابعہ اسے ڈپٹ رہی تھی

دارہ کی نظر سعد پر گئی بنا کچھ بولے اسنے لاونج کا دروازہ ناک کیا اور اباجی کے

کمرے سے نکلتی بہارے کی بھی نگاہ اسپر گئی۔

دارہ "وہ ایکدم بچوں کیطرح خوش ہو گئی دارہ نے اسکی جانب دیکھا

اور نفی میں سر ہلانے لگا کوئی پرواہ ہی نہیں شوہر پر کتنا بڑا کیس بنا ہوا ہے اور مزے سے ادھر ادھر گھوم رہی تھی وہ لڑکی۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی اسکے نزدیک آگئی۔

یہ سب میرے لیے ہے" وہ جوش سے بولی کیونکہ مزے مزے کی چیزیں تھیں جس پر بہارے رال ہی ٹپکا سکتی تھی۔

نہیں" وہ صاف بولا۔

"ارے بیوقوف لڑکی دروازے پر ہی کھڑا رکھو گی

رابعہ جو پہلے ہی سعد کی وجہ سے غصے میں تھی بہارے کو ڈپٹ گئی جبکہ بہارے پہلے دارہ کے انکار پر منہ بنا چکی تھی اور اب رابعہ کے ڈانٹنے پر سر جھکاتی۔

اسے اندر آنے کا کہنے لگی۔

تھینکس آنٹی نشرہ آپی کو بلادیں مجھے پھر واپس بھی جلدی جانا ہے" دارہ بڑے فارمل سے انداز میں بیٹھ گیا اور بہارے کو مکمل اگنور کر دیا بہارے کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھور الگا رہی تھی۔

ارے بیٹا۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہو کھانا شانا کھا کر جانا اب آرام سے بیٹھو۔۔ جاؤ بہارے نشرہ کو بلا کر لاؤ" رابعہ نے کہا۔

تو بہارے سر ہلا کر نشرہ آپی کو بلانے چلی گئ۔

فائق آج آفس جانے کے لیے لیٹ ہو چکا تھا باقی سب جبکہ آفس جا چکے تھے فائق اپنے روم سے نکلا پیچھے عینی بھی مسکراتی ہوئ نکلی تھی۔

میں ناشتہ بنا دیتی ہوں" عینی نے یہ کہا اور کچن میں چلی گئ اُسنے دارہ کی جانب نہیں دیکھا تھا جبکہ فائق نے دارہ کو دیکھا اور دونوں ایک دوسرے سے ملے۔

واہ بھئ لگتا ہے تم نے اپنی دال گلا ہی لی،" دارہ نے اسکی کمر پر دو چار لگائے جبکہ فائق ہنس پڑا۔

" بس اب اتنے ہینڈسم بندے کو اگنور کوئی کر سکتا ہے

مجھے پتہ ہے میں ہینڈسم ہوں اپنی بات کر "دارہ نے اسے چھیڑا جبکہ وہ دارہ کے بازو پر کھینچ کر مکہ لگا چکا تھا۔

"سالے تیری

فائق "اباجی کی کڑکتی آواز پر فائق ایکدم رک گیا دارہ نے ہنسی ضبط کی۔

دارہ نے پوری تہذیب سے اٹھ کر ان سے سلام کیا جبکہ فائق گھورتا ہی رہا

وہاں ایک اور وجود بھی تھا جو بلکل سن بیٹھا تھا اسکے پیچھے کیا ہو رہا تھا اسے بلکل علم نہیں تھا۔

تمیز تہذیب کچھ بھی نہیں ہے تم میں بہنوئی ہے وہ عزت کیا کرو "اباجی کے ڈانٹنے پر دارہ جہاں چوڑا ہوا وہیں فائق نے منہ پر ہاتھ پھیرا کہ تو باہر مل پھر بتاؤ گا تب تک نشرہ بھی آچکی تھی۔

دارہ کو دیکھ کر اسکی آنکھیں بھیگ گئی دارہ اٹھا اور اس سے ملا۔۔اور نشرہ اسکے سینے سے کچھ دیر لگی رہی۔

وہاں سب ہی ان دونوں کو دیکھ رہے تھے وہ چھاؤں کی طرح اپنی بہن پر سایہ کیے کھڑا تھا۔

اچھا اب رو رو کر گھر نہ بھریں پانی سے "اسنے نشرہ کے آنسو صاف کیے

آئزہ "نشرہ نے آئزہ کو پکارہ دارہ تو شاید ایک بار بھی آئزہ سے نہیں ملا تھا اور در حقیقت آج دارہ آئزہ کے لیے ہی یہ سب چیزیں لایا تھا۔

آئزہ۔۔بہارے کی انگلی تھامے کھڑی تھی گول مٹول سی وہ بچی دارہ کو کہاں پہچان سکی تھی بے ساختہ رونے لگی۔

جبکہ دارہ نے جھک کر اسکے گال چوم لیے اور زبردستی اسے گود میں اٹھالیا۔

اوہ آئزہ کو ماموں پسند نہیں آئے۔"فائق ہنسا جبکہ ابا جی کی گھوری نے تو جینا حرام کر دیا تھا مذاق بھی نہیں کر پا رہا تھا وہ۔۔۔

سوری ابا جی "اسنے پہلے ہی معذرت کرلی جبکہ سب ہنس دیے

عینی اور رابعہ بھی کچن سے وہی اچکیں تھیں لیکن جو ہلا نہیں تھا وہ سعد تھا۔

" آئزہ چاچو کے پاس آؤ

جبکہ آئزہ نے زور سے فائق کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔

سب کے قہقہے بے ساختہ اٹھے تھے۔

اور ہوا وور "دارہ نے ٹھونگا مارا۔

نہیں جی وہ مجھے جانتی ہے "فائق نے آئزہ کو متوجہ کرانا چاہا مگر آئزہ دارہ کی ہی گود میں کچھ دیر رو کر چپ ہو چکی تھی بہارے دارہ کو ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ آئزہ کو گود میں لیے اسے مختلف چیزیں نکال نکلا کر دے رہا تھا کیا کچھ نہیں لایا تھا۔

کھولنے کپڑے کھانے کی مزیدار چیزیں اور ایک خوبصورت سی چین جو اسنے خود آئزہ کے گلے میں ڈال دی اور اپنے بیٹے کو ایک نگاہ دیکھ بھی نہیں رہا تھا

جب بیٹے پر خرچ کرنے کے لیے پیسے نہیں تھے تو یہ پیسے کہاں سے پیدا ہو گئے جو اپنی بھانجی پر خرچ کر رہے تھے وہ جل بھن چکی تھی وہاں سے ابا جی کے کمرے میں چلی گئی دراب سویا ہوا تھا جہاں۔۔۔

ہمم بہن کے آگے تو مجھے نوٹس بھی نہیں کریں گے" وہ جلتی کڑھتی دوپٹہ صوفے پر پھینک کر بیڈ پر لیٹ گئی۔

آج تو سرخ لباس پہنا تھا خوبصورت سا تیار ہوئی تھی پھر بھی وہ ظالم ہی تو تھا جو نگاہوں سے بھی اسکی خوبصورتی کو سراہا نہیں تھا۔۔۔

جبکہ باہر سے ہنسنے بولنے کی آوازیں ارہیں تھیں نشرہ اسکے ساتھ ہی بیٹھی تھی وہ محبت سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی اسکی لمبی زندگی کی دعا کر رہی تھی

یہ بلکل آپکے جیسی ہے آپی" دارہ ہنس دیا۔

فائق اور ابا جی بھی مسکرائے۔

شہروز بھائی بھی گئے ہوئے ہیں" اسنے پوچھا تو نشرہ نے سر ہلا دیا

بس آنے والے ہی ہوں گے آج۔۔۔۔

کھانا تیار ہو گیا تم کھانا کھائے بنا نہیں جاؤ گے " نشرہ بولی

" نہیں نہیں امی اکیلی ہیں گھر پر بہارے بھی تو یہاں ہیں

" میں امی کو انفارم کر دوں گی بیٹھو تم

کبھی کبھی تو بیٹا اسطرف آتے ہو آج کھانا کھا کر جانا" اباجی بھی بولے تو دارہ بیٹھ گیا۔

وہ آئزہ کے ساتھ ہی کھیلتا رہا۔

فائق سے باتیں ہوتی رہیں اباجی سے بھی آج تو بول رہا تھا جس سے وہ بہت خوش تھے کیونکہ انھیں سے وہ خاص کر ہمیشہ بگڑا رہتا تھا وقت گزر رہا تھا بہارے اندر جا کر سو چکی تھی جبکہ نشرہ عینی وریشہ سوہائے یہ سب شاندار کھانے کا اہتمام کر رہی تھیں دارہ نے اسی دوران گارڈ سے معلومات حاصل کر لی تھی جس نے بتا دیا ان سب نے گھر کے باہر کی پوزیشنز کور کر لیں ہیں اور دارہ کے کہنے کے مطابق وہ گھر کے اندر نہیں گئے دارہ کو تسلی ہوئی تھی تبھی وہ یہاں سکون سے بیٹھا تھا

آئزہ کو نیند آنے لگی تو وہ اسکے بازو پر ہی سو گئی جبکہ نشرہ نے آئزہ کو اٹھالیا

تم ایزی ہو جاؤ" وہ دیکھ رہا تھا اسکی بہن کافی خوش تھی۔اسکے آنے پر جبکہ بیگم غائب تھی اور وہ جل بھن کر غائب ہوئی تھی وہ جانتا تھا فائق اسکی وجہ سے آفس نہیں گیا تھا بار بار اسکی نگاہ عینی پر اٹھ رہی تھی جو فائق کی ہی نگاہوں سے بچ کر کچن کی ہی ہو کر رہ گئی تھی۔

کچھ ہی دیر باقی سب بھی اگئے اور دارہ کو دیکھ کر سب ہی کافی خوش ہوئے سب اس سے ملے۔۔۔

" اب یہ گانا تمھارے لیے گانا چاہیے گلی میں آج چاند نکلا۔

معاذ ہنسا۔

یہ کچھ زنانہ نہیں" دارہ ہنسا جبکہ معاذ بھی ہنس دیا۔

شہروز نے اپنی بیٹی کو پیار کیا۔

اور سوتی ہوئی آئزہ کو ہی گود میں لے کر بیٹھ گیا جبکہ وہ شاید باپ کی خوشبو پاتے ہی اٹھ چکی تھی۔

مجھے دو کب سے اٹھنے کا انتظار کر رہا ہوں اپنی بیٹی کا" ابا جی نے کہا تو شہر وز نے انھیں دے دیا۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں وہ کہہ کر چلا گیا۔

ایک بار بھی باہر نکلنے کی زحمت نہیں کی تھی اسنے جبکہ ڈنر بھی لگ چکا تھا

سوہائے جاؤ بہارے کو بلا لو" ابا جی بولے۔۔

جبکہ سوہائے نے ماہی کو ارتاش کی گود میں دیا اور خود بہارے کے پاس آ گئ

وہ دراب کو گود میں لیے چپ کرا رہی تھی

کیا ہوا" سوہائے بولی

شاید پیٹ دکھ رہا ہے۔

ہو جاتا ہے ابھی ٹھیک" بہارے بولی۔

اچھادراب کومجھے دواور باہر چلوآج تودوپہر کا کھانارات کا ہو گیاایک بار ہی

"نصیب ہواہے

سوہائے کوخود بھی بہت بھوک لگی تھی۔

جس بھوکڑ کے لیے انتظام ہواہے وہ اب بھی موجود ہیں ٹیبل پر یہ جاچکے ہیں

"

بہارے ذراغصے سے بولی

تمیز تو تم میں اہی نہیں سکتی "سوہائے نے نفی میں سر ہلایااور باہر اگئ۔

بہارے بھی فریش ہو کر اگئ۔

سب نے دارہ کے ساتھ جگہ چھوڑدی تھی بہارے کے لیے مگر وہ شہروز کے

ساتھ جاکر بیٹھ گئ جہاں نشرہ نے بیٹھنا تھادارہ نے بس ایک نگاہ اسپر ڈالی اور

کھانے پر فوکس کیا

کھانا تھاہی اتنامزے دار۔۔

بہت مزے دار ہے سلاد کس نے بنایا ہے "اسنے سر اٹھایا بس بے ساختہ ہی تعریف کی تھی اسنے۔۔۔

یہ ہماری بیگم کے ہاتھ کا ہے "ارتاش بولا اور محبت سے سوہائے کو دیکھا۔۔۔

"دیٹس گریٹ بہارے کو بھی سیکھا دیں بھابھی

یہ جان بوجھ کر پنگا تھا جو وہ بہارے کو جلانے کے لیے لے رہا تھا جبکہ بہارے کو تو جلنے کا موقع چاہیے تھا

پھاڑ کھانے والی نظروں سے دارہ کو دیکھنے لگی جسے پرواہ بھی نہیں تھی سوہائے شرماسی گئ کھانے کی ٹیبل پر یوں ہی گپ شپ لگی رہی۔

نشرہ دارہ کے ساتھ بیٹھ گئ تھی۔

اباجی کافی خوش تھے سب تھے سوائے بلال کے۔۔۔

پھر کیا پلین ہے تمھارا دارہ۔۔۔

ہمارے آفس کو جوائن کر لو۔۔ویسے بھی کیا رکھا ہے حکومت کی ملازمت کرنے میں اب جاب تو تمھاری نہیں رہی تو۔۔بہتر ہے ٹائم ویسٹ کرنے سے کہ تم جوائن کر لو ہماری کمپنی کو"

یہ شہروز تھا۔

سب ایکدم اسکی بات پر چپ ہو گئے تھے بہارے نے شہروز کی جانب دیکھا

بھیا دارہ پر سے کیس ختم ہو جائے گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا" وہ بے چینی سے بولی۔۔جب اسنے یہ بات کی تھی تو وہ کیسے ایکدم اکھڑ گیا تھا اب اس ماحول میں وہ اکھڑتا تو یقیناً اچھا نہ ہوتا۔

"ایسا نہیں ہوتا بچے جاب کا دوبارہ ملنا آسان بات نہیں

شہروز نے کہا اور دارہ کی جانب دیکھا

مجھے میری جاب کا لائیسنس آ چکا ہے شہروز بھائی آپ کی کمپنی میری ڈومین نہیں۔۔۔

میں۔۔آفس میں بیٹھ کر ایک معمولی سی لیڈر فیکڑی کو چلانے کی نسبت اسی طرح کے آفس میں بیٹھ کر اپنے ایریے کو چلانے کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔

" اور ویسے بھی۔

وہ رکا فاک پلیٹ میں رکھا۔

جو کچھ بھی ہوا ہر کیس اور ہر معاملے سے باعزت بری ہو چکا ہوں مجھے نہ پہلے کسی ہمدردی کی ضرورت تھی اور شاید اب بھی نہیں۔۔لیکن آپ نے

میرے بارے میں سوچا۔۔۔

"شکریہ

روکنے سرد لہجے میں کہہ کر اسنے منہ موڑ لیا۔

جبکہ شہروز کے ماتھے پر غصے کی لکیریں پہلے روز کیطرح بن چکی تھی جیسے ان دونوں کے بیچ پہلے دن اختلاف تھا۔

ابھی وہ کچھ بولتا۔۔۔

بہت مبارک ہو بیٹا تمھیں بہت اچھی خبر دی ہے تم نے دل خوش ہی ہو گیا۔

"۔

انعام صاحب سب سے پہلے بولے دارہ فائق ارتاش بھی حیران تھا اسنے کسی کو بتایا نہیں تھا

تھنکیو" وہ مسکرا دیا۔

وہ دونوں سمجھ چکے تھے یعنی بلال کے باہر آنے کے چانسیز بنتے ہی نہیں کیونکہ دارہ دوبارہ اپنی پوزیشن پر جا چکا ہے ان دونوں نے ہی سوچا تھا کہ وہ بلال کو دارہ سے راضی نامی کرا کر نکلوانے کی کوشش کریں گے لیکن بے سود ؟۔

آپ جانتے ہیں مجھ پر کیس کس نے کیا" دارہ سکون سے سے افنان کو دیکھتا پوچھنے لگا۔

دارہ" فائق ایکدم بولا۔

ریلکس میں یہاں یہ سب کرنے نہیں آیا تھا۔

لیکن شہروز بھائی نے ذکر چھیڑ ہی دیا تو ذکر کو ہونے ہی دو تا کہ سب کو پتہ لگے کہ اس گھر کا ایک بیٹا کس جگہ پر۔۔۔یہ یوں سمجھ لو اپنی اصل جگہ پر ہے"

وہ بے حد سکون سے بول رہا تھا۔۔

دارہ" فائق اپنی ماں کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا

کیا مطلب ہے بیٹے" ابو جی نے فائق کو روکتے ہوئے دارہ کی جانب دیکھا۔

آپکے پوتے نے صنم کو مارا مجھ پر کیس کیا اس گھٹیا انسان کو میرے سامنے جان بوجھ کر لایا تا کہ میں بہارے کو چھوڑ دوں ویسے۔۔۔۔

شجاع ہاؤس والے بھی کمال ہیں۔

دوسروں کی ایک ایک حرکت پر نگاہ ہے جبکہ اپنے گریبان میں کبھی نہیں جھانکتے" اسنے شہروز کو غصیلی نگاہوں سے دیکھا اور پلیٹ میں چمچ پٹخ کر وہ اٹھا اور وہاں سب کو شاکڈ چھوڑ کر سوہائے سے دراب کو لے کر وہ نکل گیا تھا۔

بہارے خود شاکڈ بیٹھی تھی۔

اگر شہروز اسے ٹیز نہ کرتا وہ کبھی یہ ذکر نہ چھیڑتا لیکن اسنے ٹھیکا نہیں لیا تھا شجاع ہاؤس والوں سے اذیت اٹھانے کا۔۔۔

شہروز نے نشرہ کو گھور کر دیکھا

یہ تمھارا بھائی ہے جسے عزت کرنی نہیں آتی اگر وہ اس گھر کا بہنوئی ہے تو میں بھی اسکا بہنوئی ہوں یہ بات اسکے دماغ میں بیٹھا دینا" شہروز بھڑکا

بس شہروز "اباجی شدت بھرے غصے سے بولے

" کون جانتا تھا یہ سب

وہ معاذارتاش فائق کی جانب دیکھ کر پوچھنے لگا

" میں نے کہا ہے کس کو علم تھا بلال کے یہ سب کرنے کا

وہ غصے سے ہانپنے لگے جبکہ انعام تو سر تھامے بیٹھے تھے اور رامین ساکت تھی

گاڑی کے تیز ہارن پر بہارے جیسے ہوش میں آئی۔

اور باہر بھاگی۔۔۔

اسنے ایک نگاہ اباجی پر ڈالی تھی

جاؤ بیٹی ہم قصور وار ہیں وہ جائز اکھڑتا ہے ہم ہی گناہگار ہیں اسکے "اباجی مدھم آواز میں بولے تھے اور بہارے بھاگتی ہوئ باہر نکلی تھی وہ گاڑی میں ایکدم بیٹھی میوزک چلنے لگا۔

ایسالگا برسوں بعد وہ اس گاڑی میں سوار ہوئ ہو۔۔۔

اسنے دراب کو دیکھا باپ کی گود میں کیسے سکون سے بیٹھا تھا یہ وہ ابھی دارہ کو جانتا تک نہیں تھا۔

دارہ نے اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور گاڑی کا سٹیر نگ تھام کر وہ اپنے بیٹے کے ساتھ فارچنز ڈرائیو کر رہا تھا۔

سوال کیا ہے تم لوگوں سے جواب دو کس کو علم تھا ان ساری باتوں کا "انعام صاحب بھی غصے سے بھڑکے

مجھے پتہ تھا" فائق سب سے پہلے بولا۔

مجے بھی "ارتاش بھی بولا۔

دونوں دفع ہو جاؤ ہماری نظروں سے "افنان ایکدم چیخے۔

میں جارہاہوں اباجی اس قاتل سے ملنے اور میں نے کھلے عام اعلان کر دیا ہے

"میرا ایکا ہی بیٹا ہے مر گیا وہ قاتل میرے لیے

افنان بھڑکے رامین کی آنکھوں سے بس آنسو بہہ رہے تھے جبکہ افنان کے ساتھ اباجی بھی اٹھے اور وہ سب ارتاش سے بلال کا جیل سینٹر پوچھ کر وہاں جا چکے تھے جبکہ ارتاش ان سب کو بتانا چاہتا تھا یہ ملاقات کا وقت نہیں ہے اب کوئ کرنے نہیں دے گا مگر کوئ نہیں رکا تھا۔۔۔

شہروز بھی جا چکا تھا

نشرہ کو پہلی بار ڈر نہیں لگا اس سے اسکا بھائ حق پر تھا اور وہ بلکل ٹھیک کہہ کر گیا تھا جو بھی کہہ کر گیا تھا۔

وہ وہاں ان سب کے بیچ سے آئزہ کو لے کر چلی گئ۔۔۔۔

وہ سب بلال سے مل چکے تھے رات تو انھیں کسی نے بھی ملنے نہیں دیا جبکہ صبح ہوتے ہی وہ لوگ بلال کے سامنے تھے اور افنان کی بات نے بلال کے پاؤں سے جیسے زمین کھینچ لی

مر گئے تم میرا ایک ہی بیٹا تھا مان لیا میں نے" وہ بولے اور بس اتنا کہہ کر اپنے آنسو روکتے وہاں سے چلے گئے جبکہ باقی سب بھی بہت ناامید تھے وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا انکے گھر کا بچہ اتنا سنگ دل کیسے ہو سکتا تھا ایک لڑکی ایک بے گناہ جان کی اسنے جان لے لی اور اسے کوئی دکھ نہیں کوئی افسوس نہیں۔۔۔

جبکہ وہ ان سب سے کہہ رہا تھا بس اسے باہر نکالا جائے وہ یہاں نہیں رہ سکتا تھا جبکہ معاذ فائق ارتاش اور شہروز بڑوں کے جانے کے بعد اسکے سامنے ہی تھے۔

مجھے یہاں سے باہر نکالو کچھ کرو دارہ کو مناؤ میں یہاں نہیں رہ سکتا" وہ جیل کی سلاخیں غصے سے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بولا۔

فائق سے دیکھا نہیں گیا کچھ بھی تھا وہ کتنا ہی ظالم تھا مگر اسکا بھائی تھا اور وہ وہاں سے ہٹ گیا

اسکی قسمت کا فیصلہ کیا تھا وہ نہیں جانتے تھے وہ وہاں سے آہستہ آہستہ کر کے چلے گئے جبکہ بلال کی چیخیں سنائی دے رہیں تھیں۔۔۔

بہارے سو کر اٹھی تو ایکدم بھکلا کر دراب کو تلاشنہ چاہا مگر دراب اسکے پاس نہیں تھا رات دارہ نے اس سے کوئی بات نہیں کی

بلال سے پہلے بھی کوئی لگاؤ تو نہیں تھا اب تو شدید نفرت ہو رہی تھی اسے اس سے مگر وہ شرمندہ تھی اسکے علاؤہ دارہ کو تکلیف اسکے گھر والوں نے بھی بہت دی تھی وہ بہت شرمندہ تھی۔۔۔

کل وہ کوئی بھی بات کیے بنا ہی سو گیا اور وہ بھی دراب کو سلا کر سو گئی۔۔۔

اب وہ اور دراب دونوں ہی بستر پر نہیں تھے حالانکہ جب وہ زیادہ تھک جاتا تھا تو کبھی بھی جلدی نہیں اٹھتا تھا وہ جلدی سے اٹھی اور کمرے سے باہر آ گئ

۔

نہ جانے دراب کو امی کو دے دیا ہو گا۔۔۔

وہ یہ سوچتی باہر نکلی مگر سامنے کچن میں کچھ کھٹ پھٹ سی محسوس ہوئ وہ کچن میں آئ تو اسنے دراب کو صرف ڈئیپر میں دارہ کے کندھے پر دیکھا اور صفدر صاحب نہ جانے کیا بنا رہے تھے جس کی گدی پر دارہ نے تھپڑ مارا اور اسے احساس دلایا کہ وہ نیندوں میں بہت دیر سے دودھ گرم کر رہا ہے جبکہ دراب کے منہ میں اسنے پورا سیب دیا ہوا تھا جسے دراب کھانے کی ناکام کوشش کرتا منہ بنا رہا تھا اور بھلے سردی نے بڑوں کے لیے رخ بدل لیا تھا موسم میں خوشگواری سی ہو گئ تھی مگر دراب کے لیے تو ایسا نہیں تھا وہ بچہ تھا اور اسے صرف ڈئیپر میں لیے کھڑا تھا وہ۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتی جلدی سے دارہ کی جانب بڑھی اور دراب کو جلدی سے لے لیا۔

گندہ بچہ "ماتھے پر بل ڈال کر اسنے پہلے دراب کو گھورا جو معصومیت سے آنکھیں پٹ پٹا کر دیکھ رہا تھا اسے جیسے کہہ رہا ہو کہ میرا کوئ قصور نہیں ہے

جبکہ دارہ نے سکھ کا سانس لیا۔

بہارے نے سب سے پہلے اذیت میں کھڑے صفدر کو بھگایا حالانکہ بارہ بج رہے تھے۔۔۔پھر بھی وہ نیندوں میں تھا کیونکہ رات دیر تک وہ جاگتا رہا تھا اور امی تو جلدی ناشتہ کر کے کمرے میں چلی گئیں تھیں کیونکہ کوئ اٹھا ہوا نہیں تھا اور دوبارہ سو گئیں تھیں شاید تبھی وہ باہر نہیں آئیں تھیں۔۔۔

آپکو بلکل تمیز نہیں ہے بچے پکڑنے کی" بہارے غصے سے بولی اور پین کو چولہے پر سے ہٹایا

میرے کون سے پچیس تیس بچے ہیں پہلا ہی بچہ ہے" وہ شانے آچکا کر بولا۔

اسے بلینکیٹ میں تو لے لیتے دارہ وہ بیمار ہو جائے گا پھر بہت تنگ کرتا ہے"
وہ منہ بسور کر کمرے میں چلی گئ جبکہ دارہ وہیں بیٹھا رہا وہ اسے اچھے سے کور کر کے کپڑے پہنا کر باہر دس منٹ میں لے آئ۔

آپ مجھے اٹھا دیتے" وہ دراب کو پھر سے دارہ کی گود میں دیتی بولی جبکہ دارہ نے اسکی بڑی بڑی لیشیز کو چھوا تھا۔

تم تو ایسے سوئ تھی جیسے میں نے بڑی مشقت کرائ ہے تم سے" وہ بولا جبکہ بہارے ہنسی روکتی نفی میں سر ہلانے لگی۔

نہیں ایکچلی میں پریشان ہو گئ تھی رات بہت آپ غصہ تھے نہ"۔ وہ ناشتہ بناتی بولی۔

میں غصہ صرف شجاع ہاؤس والوں پر ہوتا ہو دو نمبری قسم کے لوگ ہیں تم پر کیوں ہوں گا جان ہو تم میری" وہ اسکا گال تھپتھپا کر باہر نکلا اور امی کے کمرے کی جانب جانے لگا جبکہ بہارے مسکرا دی۔

جلدی جلدی ناشتہ بنانے لگی۔۔۔

دارہ آپ نے آفس نہیں جانا" وہ اس سے پہلے کمرے میں جاتا بہارے نے جلدی سے پوچھا

جانا ہے بٹ لیٹ ایک بجے تک جاؤں گا کپڑے نکال دو میرے" وہ بولا اور اندر چلا گیا امی قرآن پاک کی تلاوت کر رہیں تھیں جبکہ انھیں لگ رہا تھا وہ سو گئیں ہیں دارہ دراب کو لے کر انکے پاس ہی بیڈ پر لیٹ گیا

اور دراب کو اسنے ہوا میں بلند کر دیا۔

دراب کی ایک دم چیخ ابھری تھی اور دوسری طرف بہارے کمرے میں تھی

۔۔

دارہ ہنس رہا تھا امی نے اسکے شانے پر تھپڑ مار کر اپنے بچے کو ہاتھ میں لیا اور بہارے کو دے دیا۔

بہت بد تمیزی ہو بہت ہی زیادہ" امی خفا ہوئیں

یہ اتنا چھوٹو بیٹا میرا ہے شیر کا بچہ ہونا چاہیے تھا ذرا سوئیں للو" وہ مذاق اڑانے لگا

بلکل اپنی ماں پر گیا ہے" وہ بولا تو بہارے نے منہ بنا لیا

آپکو تو ویسے بھی برا لگ رہا ہے میرا بیٹا جب سے آئیں ہیں ایک ایک بچے سے پیار کر لیا مجال ہو میرے بیٹے کو پیار بھی کیا ہو" وہ لڑنے لگی

دیکھ لیں امی دین میں شوہر کی آواز سے اونچی آواز کرنے والی عورتوں کی ذرا سزا تو بتائیں کیا ہے بہت تیز زبان ہو گئی ہے اس کی" وہ بولا جبکہ امی ہنس دیں

۔

تم شرم کرو کچھ۔"امی نے قرآن مجید کو بند کیا اور اٹھ کر جگہ پر رکھ دیا۔

دیکھاؤ مجھے دو دراب کو اور ناشتہ بنالو اپنا اور اس کا" امی نے کہا دارہ کو دیکھ کر جو ٹھنڈ دل میں اترتی تھی وہ شاید ہی کسی اور چیز سے اترتی ہو بہارے یہ کہہ کر کہ پلیز دارہ کو مت دیجیے گا۔۔ باہر چلی گئی۔

جبکہ امی نے پہلے دراب اور پھر دارہ کے سر پر پیار کیا

لڑ کر آئے ہو شجاع ہاؤس والوں سے اور اپنے بہنوئی سے" امی کو نشرہ فون پر ساری بات بتا چکی تھی تبھی وہ پوچھنے لگیں

لوبی بی سی نے بتا بھی دیا مگر اب میں کوئ معافی تلافی نہیں کروں گا جیسی

"انھوں نے بات کی ویسا جواب سنا ہے خوا مخواہ سر پر سوار ہوتے ہیں

دارہ" امی نے نفی میں سر ہلایا

جبکہ دارہ عاجز سا آیا

"خیال کرو بیٹے بہن کا شوہر ہے

یار بس کریں آپ لوگ آپی بی نہ اب میں کیا کہوں" وہ چیڑ گیا

امی ہنس دیں۔۔

نہیں شکایت نہیں کی اسنے تمھاری یہ کہا ہے کہ تمھاری پیشانی چوموں کیوں کہ تمھارے جیسا بھائ اسے شاید کبھی نہ ملے" وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولیں

بڑی بات ہے" وہ ہنسنے لگا۔

لیکن بیٹا پھر بھی خیال کرو" وہ بولیں جبکہ دارہ چپ ہو گیا۔

اچھا مجھے آفس جانا ہے اس گول گپے کو اور اسکی ماں کو آپ سنبھالیں میں تیار ہو کر آتا ہوں"۔

وہ دراب کے گال پر چٹکی کاٹ چکا تھا جبکہ دراب شدت سے چیخیں مار کر رونے لگا وہ ہنستا ہوا باہر نکلا۔۔۔

دارہ آپکو کیا مسلہ ہے" بہارے غصے سے بولی

کیسے تڑپتی ہے اپنے بیٹے کے رونے پر" وہ آنکھیں نکال کر بولا

ہاں تو آپ تو دشمن بن گئے ہیں اسکے"۔

اوئیں میرا ہی ہے اپنے گھر سے شاپر میں بھر کر نہیں لائیں تھیں گستاخ لڑکی ہو تم تمھیں سبق سیکھانے کی اور مینرز سیکھانے پڑیں گے" وہ انگلی اٹھا کر بولا۔۔۔

جبکہ بہارے سر تھام کر دوبارہ اندر جا چکی تھی

آج کل نیند ہی اتنی گھیری آتی تھی سمجھ ہی نہیں آتا تھا کیا مسلہ ہے وہ اپنے بستر سے اٹھا تو شام کے چار بج رہے تھے۔۔

اسنے اٹھتے ساتھ ہی اپنا سر ٹھنڈے پانی کے نیچے دے دیا۔

ٹھنڈے پانی نے کچھ سر میں اٹھتا طوفان ختم کیا تو ایک لمبا شاور لے کر وہ باہر نکالا اور اسنے باہر نکلتے ہی ٹیبل پر رکھی ایک چھوٹی سی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی کچھ سکون سا اندر اترا اور وہ فریش ہو کر باہر آگیا۔

اسے بھوک لگی تھی کچن میں عینی تھی

عینی کچھ کھانے کے لیے ہے" وہ بولا۔

ہاں دیتی ہوں بیٹھو تم اتنی دیر سے کیوں اٹھے سب تمھارا پوچھ رہے تھے اور محترم شہروز بھیا سب سے زیادہ" وہ اسے ڈرانے لگی مگر سعد کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا اسنے شانے اچکائے اور کھانے کی ٹرے لے کر وہ ٹیبل پر بیٹھ گیا

عینی کو حیرانگی ہوئی کہ یہ کیا وہ تو بہت جلد ڈر جاتا تھا اور اج کوئی اثر بھی نہ لیا۔

وہ کچھ دیر سعد کو دیکھتی رہی پھر اندر چلی گئ

سوچا تھا آج فائق کے لیے کھانا خود بنائے گی وہ مسکراتے ہوئے کھانے کا اچھا سا اہتمام کر رہی تھی۔۔۔

سعد نے کھانا کھایا اور وہاں سے گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

معاذ میری طبعیت نہیں ٹھیک "روتے ہوئے اسنے معاذ کو فون کیا۔ جبکہ وہ بے چینی سے اٹھ گیا حالانکہ وہ لوگ ایک میٹینگ میں تھے شہروز نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا لیکن وہ اسکے رونے پر باہر نکل آیا

کیا ہوا ہے "پریشانی سے پوچھنے لگا

مجھے نہیں پتہ بس مجھے الٹیاں آئیں جا رہیں ہیں میں کیا کروں مجھے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں "وہ چیڑ چیڑی سی ہوتی بولی۔

جبکہ معاذ نے اسے تسلی دے کر فون بند کیا اور اسے فورا آنے کا کہہ کر وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

وہ پندرہ منٹ میں گھر پہنچا تھا تب تک اسکے پاس عینی اور سوہائے کھڑی تھیں سوہائے مسکرا رہی تھی مجھے تو لگتا ہے میں پھوپھو بننے والی ہوں" وہ کافی پرجوش سی تھی جبکہ معاذ نے ان سب کی باتوں پر توجہ دینے کی بجائے اسے ڈاکٹر کے پاس چلنے کا کہا۔۔۔

بھیا ایسی خبر ہے تو میں سب سے پہلے سنوں گی مجھے لے کر جائیں" عینی زبردستی انکے ساتھ سوار ہو چکی تھی

وہ لوگ ڈاکٹر کے پاس پہنچے تو ہاسپٹل میں بھی وریشہ کو الٹیاں ارہیں تھیں عینی اسے سنبھال رہی تھی اسکا چیک اپ ہوا تو ڈاکٹر نے ان دونوں کو خوشخبری سنائی اور معاذ کی خوشی کا ٹھکانہ ہی نہ رہا۔۔۔

سارے راستے اور گھر آنے تک اسنے لڑکا یہ لڑکی کا نام سوچ لیا اور سارے گھر والوں کے لیے مٹھائی الگ لی آخر کو جس کی شادی سب سے پہلے ہوئی

تھی مطلب نکاح اسکے بچہ بھی توسب سے آخر میں ہوا تھا لیکن وہ بہت خوش تھا سارے گھر میں یہ خوشخبری پھیل چکی تھی اور یہ خوشخبری کی خبر سن کر ہی فرزانہ بھی اپنے بستر سے اٹھ گئ۔۔

وہ وریشہ کے کمرے میں آئ اور اسے بے تحاشہ پیار کیا اور اسکے ساتھ کے ساتھ معاذ کو بھی۔

سارے گھر والے ہی خوش تھے۔

ارتاش اور فائق نے تو اسے خوب چھیڑا تھا

جس عمر میں محترم آپ باپ بنے ہیں دادا بننا چاہیے تھا آپکو "ارتاش بولا اور فائق کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہنسا جبکہ معاذ نے انکے منہ پر تکیہ مارا تھا وریشہ بھی ہنس دی۔

فائق نے عینی کی جانب دیکھ کر آنکھوں کو ذو معنی سی حرکت دی جس پر وہ ایکدم شرما سی گئ۔

خوشی کا سماں تھا اور سب ہی خوش تھے۔۔

وہ نشے میں تھا اور آج اسنے کافی زیادہ نشہ کیا تھا کہ گاڑی بھی ٹھیک سے ڈرائیو نہیں کر پا رہا تھا لیکن ہاتھ پر قابو پاتے ہوئے اسنے پھر بھی ڈرائیونگ کی کوشش جاری رکھی ہوئی تھی۔۔

اور اسے لگا جیسے اچانک اسکے آگے کوئی آیا ہے اور اسکے بعد جیسے بس چیخوں کی آواز پر وہ ہوش میں آیا اور گاڑی کھول کر ایکدم باہر نکلا۔۔۔۔

تو وہ کوئی لڑکی تھی جو اسکی گاڑی کے نیچے اچکی تھی اور بری طرح خون بہہ رہا تھا وہ بھکلاہٹ کا شکار تھا۔

سمجھ نہیں آیا کیا کرے یہ لڑکی رات کے اس پھیرا کیلی یہاں کیا کرنے آئی تھی وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا اور جب کوئی نہیں ملا تو اسے اس لڑکی کو جو خونم خون تھی خود ہی اٹھا کر گاڑی میں ڈالنا پڑا اور وہ اسے ہاسپیٹل لے جانے لگا

وہ ہاسپیٹل میں داخل ہوا تو قدم لڑکھڑا رہے تھے لیکن اس لڑکی کو جس کی نظر پر اسنے غور نہیں کیا تھا نشے کی وجہ سے وہ اسے لے کر جانے لگا۔

سر یہ پولیس کیس ہے "ایک نرس نے کہا

آئی ڈونٹ نو ہوا زشی یہ روڈ پر مجھے ایسے ملیں تھیں اگر آپ لوگ پولیس کیس اور ایکسٹرا ایکسٹرا انولو کرنا چاہتے ہیں تو کریں" وہ اسے سٹریچر پر ڈال کر جھوٹ بولتا وہاں سے جانے لگا

ایک منٹ سر میں لے جاتی ہوں انھیں" وہ بولی کیونکہ خون بہت بہہ گیا تھا اور سعد بلکل بے زار تھا کیا مصیبت تھی حالانکہ اسنے منع بھی کیا تھا پھر بھی اسے ایکسٹرا ڈوز دی تھی اسکے دوستوں نے۔۔

وہ کچھ دیر ویٹ کرتا رہا اور جب بہت دیر ہونے لگی کیونکہ آپریشن سٹارٹ ہو چکا تھا وہ عاجز سا ہوتا وہاں سے اٹھ کر غائب ہو چکا تھا اسنے کچھ پیسے ہاسپیٹل کے ریسپیشن پر جمع کرا دیے تھے اور وہاں سے فرار ہو گیا۔

سر وہ لڑکی اپاہج ہو گئی ہے اسکے ساتھ ایک لڑکا تھا۔

اسکا کہنا تھا وہ اسے روڈ پر سے اٹھا کر لایا ہے

تم نے جانے کیوں دیا" سنیر ڈاکٹر اس نرس کو جھڑکتا بولا

سر میں تو بس اس لڑکی کی جان بچانا چاہ رہی تھی اور ڈاکٹر اعجاز نے ہی آپریٹ کیا ہے" وہ آہستگی سے بولی

جبکہ وہ ڈاکٹر غصے سے وہاں سے چلا گیا۔

اور نرس افسوس سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی۔

وہ کتنی خوبصورت تھی۔

اور اب اپاہج ہو چکی تھی اسے اس لڑکی پر بہت ترس آیا تھا۔

جاری ہے

U tube pr(Tania Tahir novels)search Karin or . New episodes prhy رات دیوانی☺

تانیہ طاہر ناولز

🔥☺سیکینڈ لاسٹ اپیسوڈ۔۔۔

سر روڈ ایکسیڈنٹ کا کیس آیا ہے۔"ارتاش کو اطلاع ملی تو اسنے فائلز میں سے سر نکالا۔

کس نے کمپلین کی ہے "وہ آفیسر کو دیکھنے لگا

سر (۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)ہاسپیٹل سے کال آئی ہے۔۔دو دن پہلے ایک لڑکی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور جس لڑکے کی گاڑی سے ہوا ہے وہ لڑکا خود ہی اسے ہاسپیٹل چھوڑ گیا اور کسی بھانے سے فرار ہو گیا لڑکی کی حالات سیریس ہونے

کی وجہ سے اس لڑکے پر دھیان نہیں گیا سر وہ لڑکی اپاہج ہو چکی ہے اس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے "اس آفیسر نے ساری ڈیٹیلز دیں تو ارتاش نے سر ہلایا دو دن سے ہاسپٹل والوں کو ہوش نہیں تھا جو دو دن بعد کمپلین کر رہے ہیں" وہ ذرا غصے اور سختی سے بولا

سر آپ تو جانتے ہیں اپنی غلطی پر پردہ ڈالنے کے لیے یہ ہاسپٹل والے پہلے خود تلاش رہے ہوں گے اور جب وہ نہیں ملا تو با مجبوری کمپلین کرنی ہی پڑی انھیں۔۔۔

اس لڑکی کے پاس چلو اسکا بیان ریکارڈ کرو" اسنے کہا اور اپنی جگہ سے اٹھا ۔۔۔اور وہاں کچھ ہی دیر میں وہ ہاسپٹل پہنچ چکا تھا سب سے پہلے تو اسنے نرس پر غصہ کیا جس نے۔۔بنا کسی تحقیق کے لڑکی کو اڈمیٹ بھی کر لیا اور اس لڑکے کو روکا بھی نہیں اگر لڑکی کی حالت اتنی ہی سیریس تھی۔۔۔

ڈاکٹرز نے اطلاع دی تھی وہ لڑکی اپاہج ہو چکی ہے اسے کافی دکھ ہوا اور وہ اس لڑکی کا بیان ریکارڈ کرانے خود اسکے روم میں اگیا تھا۔۔

اس حادثے کو دو دن گزر چکے تھے اسنے سینیر ڈاکٹر کو بھی بلا لیا تھا اس غیر ذمہ دارانہ حرکت پر۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسنے سامنے دیکھا ایک بے حد خوبصورت سی لڑکی انکھوں کو آنسو سے تر کیے جیسے بہت تکلیف میں بیٹھی تھی

ارتاش اسکے پاس آ گیا

ایک انسان کے لیے کتنی تکلیف کی بات تھی کہ وہ اپنی ٹانگوں پر اب چل نہیں سکتا وہ سمجھ سکتا تھا یہ دکھ وہ اسکے پاس آیا لڑکی نے اسکی جانب دیکھا اور وہ سر جھکا گئی اپنا دوپٹہ سر پر درست کیا

کیا نام ہے آپکا" وہ پوچھنے لگا۔

نیناں" وہ لڑکی مدہم آواز میں بولی۔

والد کا نام" وہ پوچھ رہا تھا اسکے پیچھے ڈیٹیلز وہ افسر لکھتا جا رہا تھا۔۔

معلوم نہیں" وہ لڑکی بولی تو لہجہ بھیگا ہوا تھا ارتاش چونک گیا

کیا مطلب" اسنے سوال کیا تو نیناں نے اسکی جانب دیکھا۔

میں نہیں جانتی والد کا نام کیا ہے میرے" وہ اب کے غصے میں لگی۔۔۔۔

اگر آپ ہمیں درست انفارمیشن دیں گی تو ہم شاید بہتر طریقے سے آپکے مجرم کو ڈھونڈ لیں" ارتاش کو بھی غصہ آیا

میرا کوئی مجرم نہیں ہے" وہ بولی اور سر جھکا گئی

آپ کو قبول ہے یوں اپاہج ہونا" ارتاش کو تپ چڑھی سختی سے بولا۔۔۔

میں تو مرنا چاہتی تھی اپاہج ہو گئی اور اچھا ہی ہوا جو بھی ہوا" وہ بھڑک کر بولی۔

مجھے کسی کے خلاف کمپلین درج نہیں کرائی آپ چلے جائیں یہاں سے"

نیناں نے کہا اور پھر سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

نانسینس آپ اگر نہیں بھی کرنا چاہتی پھر بھی آپکو ڈیٹیلز دینی پڑے گی کیونکہ اگر آپ اپنی طرف سے خودکشی کی کوشش کر رہیں تھیں تو کسی کی غیر ذمہ داری نے بھی آپکے ساتھ یہ سب کر دیا ہے اور روڈ پر چلتی ہر لڑکی خودکشی نہیں کرنا چاہتی تو مجھے کیس ان سب لڑکیوں کے لیے درج کرنا پڑے گا بہتر ہے آپ ٹھیک طریقے سے انفارمیشن دے دیں" وہ بولی۔

اگر اپکو اتنا ہی شوق ہے کیس درج کرنے کا تو اس یتیم خانے میں ہر اساں ہونے والی لڑکیوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے انکے خلاف درج کریں ان درندوں کے خلاف درج کریں جن سے بھاگ کر میں نے خود کشی کا سوچا ماں باپ نہ ہونا جرم میرا نہیں مگر اس معاشرے نے اسے میرا جرم بنا گیا ہے تو اگر آپ اتنے ہی سچے اور ایماندار پولیس والے ہیں تو ان سب مظلوم لڑکیوں کو بچائیں"۔

وہ غصے سے پھٹ پڑی جبکہ ارتاش حیرانگی سے اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

کون سا یتیم خانہ کس کے بارے میں بات کر رہی ہیں آپ کھل کر بتائیں" وہ متوجہ ہوا۔

جبکہ نیناں اسے سب بتاتی چلی گی کہ کیسے اس سینٹر میں رہنے والی تمام بے سہارا لڑکیوں کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔

ارتاش کو جس طرح رو رو کر وہ بتا رہی تھی ارتاش کا خون ہی کھول گیا

اسکی اپنی بھی ایک بیٹی تھی اگر آج وہ ان مظلوم لڑکیوں کو نہ بچاتا تو کل اسکی بیٹی کے ساتھ بھی یہ ہی ہوتا۔

وہ وہاں سے سارا بیان ریکارڈ کرا کر ہٹ گیا اسنے جیسے لمھوں میں ساری انفارمیشن اور اس جگہ کے بارے میں آتا پتہ نکلوا کر اپنے سامنے فائل رکھوالی تھی۔

اس سارے ایریے کو ٹریس کرواور دیکھو کہ اس سینٹر میں کون آتا ہے اور کون جاتا ہے کتنی لڑکیاں یہاں رہتی ہیں اور کب کب کون سی لڑکی باہر جاتی ہے کس کام کے لیے" ارتاش غصے کی شدت میں تھا۔۔۔۔

اسکے آفیسر نے سر ہلایا اور وہاں سے نکل گیا ابھی وہ وہ فائلز کھولتا ہی کہ اسکا فون بجنے لگا سوہائے کی کال تھی گھیرہ سانس بھر کر اسنے کال پیک کر لی۔

ہاں بولو" وہ بولا مصروفیت سے۔

کیا مت بولو یہ کیا بات ہوئ کبھی پیار سے بھی بات کر لیا کریں" وہ شکایتی لہجے میں بولی جبکہ ارتاش مدھم سا مسکرا دیا وہ اسکی سانسوں کی جگہ تھی۔

دن رات تو تمھیں پیار کرتے کرتے گزر جاتا ہے اب بھی شکایتیں کرو گی تو حیرت ہی ہے "وہ شرارتی لہجے میں بولا جبکہ سوہائے خاموش ہو گئ وہ جانتا تھا وہ شرما گئ ہو گی۔۔۔

اچھا شرمانا بعد میں کام کی بات کرو مجھے ضروری کام ہے "وہ دوبارہ اس کیس کی جانب متوجہ ہوتا بولا۔

وہ مجھے یہ کہنا تھا ماہی اور میں نے آئسکریم کھانی ہے آج آپ جلدی آیئے گا"

وہ آہستگی سے بولی

اور کوئ حکم "وہ چاہت سے بولا۔

ن۔۔ نہیں "سوہائے مسکرادی۔

ارتاش جبکہ ہنس دیا اتنی سی بات پر اتنا شرما رہی تھی اسنے فون بند کیا اور اس فائلز کو غور سے دیکھنے لگا اس کیس کو وہ جلد از جلد حل کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس لڑکی کی آنکھوں میں ایسا تمسخر تھا جیسے وہ یہ سولو نہیں کر پائے گا کیس اور وہ

صرف بڑی بڑی باتیں کر رہا ہے وہ اسے کرپٹ پولیس آفیسر سمجھ رہی تھی اور وہ یہ ہی چاہتا تھا اس لڑکی کی آنکھوں سے یہ بات ختم کرے۔۔۔

اور اگلے ڈیڈ گھنٹے میں اسکو سب پتہ چل چکا تھا

وہاں یونیورسٹی کچھ لڑکے وہاں کی اونر کے کہنے پر آتے تھے اور اس یتیم خانے کو ان لوگوں نے عیاشی کا اڈا بنایا ہوا تھا اور وہ ان مصوم لڑکیوں کی عزت سے کھیل کر اپنا دھندہ چلا رہے تھے۔۔۔ارتاش کا تو خون ہی کھول گیا اسے اتنی شدت کا غصہ چڑھا کہ فورا ریڈ ڈال کر وہاں سب کی بینڈ بجا دے مگر ایسا نہیں کرنا تھا اسے صبر کرنا تھا اور صبر کے بعد ہی اسے اصل کہانی کا پتہ لگانا تھا کہ آخر کون لوگ تھے جو یہاں آتے تھے۔

اسنے رات ہونے کا ویٹ بڑی مشکل سے کیا تھا سارا دن اسی بھاگ دوڑ میں گزر گیا تھا اور جبکہ رات گیارہ بجے سے اوپر کا وقت تھا تو پولیس کی گاڑیاں بنا کسی آواز کی سیول گاڑیوں اور کپڑوں میں وہ لوگ اس سینٹر کے ارد گرد احاطہ کر چکے تھے۔

جبکہ ارتاش ایسی پوزیشن پر تھا جہاں سے ہاسٹل کا گیٹ صاف نظر ارہا تھا اگر وہ وقت سے پہلے ریڈ کرتے تو انھیں ان لڑکوں کا نہ پتا چل پاتا جو کہ یہاں آتے جاتے تھے اور اس ریڈ کی خبر پر وہ شکر مناتے دور ہو جاتے اس جگہ سے اور ان لڑکیوں کا بدلہ وہ کبھی نہ لے پاتا۔

وہ تبھی چھپ کر اس ایریے میں کھڑا تھا اور کچھ دیر بعد جب وہاں چار گاڑیاں اکر رو کیں تو اسکی ساری ٹیم سمیت وہ سب الرٹ ہو گئے۔۔

سامنے گاڑیوں سے اترنے والے لڑکے امیر زادے تھے یہ کہا جا سکتا تھا امیر باپوں کی بگڑی ہوئیں اولادیں تھیں۔۔۔

وہ اپنی گن لوڈ لیے کھڑا تھا بس نہیں چل رہا تھا انکے سینوں میں اتار دے جو اپنی ماں بہنوں کو کس نظر سے دیکھتے ہوں گے جو باہر سڑک پر چلنے والی لڑکی کی عزت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

لیکن وہ یوں ہی کھڑا رہا اور وہ لڑکے اندر چلے گئے۔

چلو" اسنے اپنے افسر کو اپنے پیچھے آنے کا کہا پلین پہلے سے سیٹ تھا جیسے ہی ارتاش سامنے نظر آئے گا وہ سب اپنے ہتھیار لوڈ کر کے باہر نکل آئیں گے کہ اصل مجرم مل سکیں کوئی وہاں سے بھاگ نہ پائے وہ باہر نکلا تو اسکے پیچھے اسکی نفری تھی

اور وہ بھی اس جگہ کو گھیر چکے تھے۔

ارتاش آگے بڑھنے لگا اور اسنے اس سینٹر کے لکڑی کے سخت دروازے کو ایک لات کھینچ کر ماری۔

اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔

سامنے ہی ایک لڑکی بیٹھی تھی۔

ارتاش نے اسکی جانب دیکھا نہیں جس کے رنگ اڑ چکے تھے اس لڑکی کو اسکی ٹیم نے اریسٹ کیا اور ارتاش اندر جانے لگا وہاں سے کچھ لوگ کی آوازیں ا رہیں تھیں۔

مست ہیں لڑکیاں تو" ایک لڑکے کی آواز تھی۔

وہ آگے قدم بڑھا رہا تھا

ٹائم نہ ویسٹ کرو میرا بلکل دل نہیں تھا تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو یار میں ان سب چیزوں کا عادی نہیں ہوں مجھے یہاں نہیں رکنا" وہ بولا اور پلٹنے لگا کہ ایکدم رک گیا۔

ارتاش بے یقین نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ اسکے پیچھے پولیس آفیسر بھی تھے جو کہ ان سب لڑکوں کو گھور رہے تھے۔

سعد جو مدھم مدھم نشے میں بہکا ہوا تھا ایکدم جیسے ہوش میں اگیا ارتاش نے کچھ نہیں دیکھا اسنے کچھ سوچا بھی نہیں اور کھینچ کھینچ کے کھڑے ایک ایک فرد کے سامنے اسنے سعد کے منہ پر پانچ تھپڑ مار دیے اور اسکا گریبان جکڑ لیا۔

"بھیا میں میں نے کچھ

چپ" وہ دھاڑا۔

" بھیا میں سچ کہہ رہا ہوں میں یہاں نہیں آتا میں میں یہاں پہلی بار

بس سعد" وہ انگلی اٹھا کر جیسے اپنا ضبط کھوتا بولا تھا

اریسٹ کروان سب کواوران کے ماں باپ کوکال ملاؤابھی"اسنے چلا کر کہا اوراسکے ایک حکم پران سب لڑکوں کوکتوں کیطرح گھسیٹ کروہاں سے لے گئے تھے جبکہ سعدارتاش کوکچھ کہناچاہتا تھا مگرارتاش نے ایک لفظ بھی نہیں سنااوراسنے لیڈیزپولیس افسرکواس عورت کواریسٹ کرنے کے آرڈرزدیے اس عورت نے کچھ کہناچاہاکہ اسکے حکم پراس افسرنے اسکے منہ پر بھی تھپڑ کھینچ کرمارے اوران ساری لڑکیوں کونکلوایاگیا۔۔۔

تقریبادوسولڑکیاں تھیں اس سنٹرمیں جن کے چہروں پرخوف وحراس تھا جیسے وہ اس سب سے بے حد سہمی ہوئی ہوں ارتاش کولگاوہ ہی انکااصل مجرم ہے اسکابھائی اسکااپنابھائی ان لوگوں میں شامل تھاوہ شرمندہ رہ گیانگاہیں نہیں ملاسکااوران معصوم بچیوں کوکچھ نہیں کہہ سکااوروہاں سے باہر نکل آیا لیکن وہ ان میں سے کسی کوچھوڑنے والا نہیں تھا۔

سر ایکسیڈنٹ بھی اسی جگہ کے ارد گرد ہوا تھا مجھے لگتا ہے ان ہی لونڈوں میں سے کوئی ہو گا جس نے اس بے چاری معصوم لڑکی کو اپاہج کر دیا دو دن پہلے "کے ایکسیڈنٹ میں شامل ہو گا۔

اسکے افسر نے ان سب لڑکوں کو گھورتے ہوئے ارتاش کو کہا۔۔۔۔۔

جبکہ ارتاش نے سعد کی جانب دیکھا جسے یاد آیا کہ دو دن پہلے تو اسی کی گاڑی سے ایک لڑکی ٹکرائی تھی وہ اپاہج ہو گی" وہ حونک ہی رہ گیا اور ارتاش کی نظریں بتا رہیں تھیں رعایت نام کی چیز نہیں تھی اسکے پاس۔۔۔

وہ جیسے مکمل ہوش میں اچکا تھا

ان سب کے ٹیسٹ کرو" ارتاش نے آرڈرز دیے چیک کرو

ان میں سے کون کون اس وقت ہوش میں ہے" وہ بھڑک کر بولا۔

ان کے ماں باپ کو بلایا ہے تم لوگ نے" وہ افسر پر غصہ کرتا دھاڑا جبکہ اس افسر نے سر ہلایا کہ وہ کالز کر چکا تھا سب کے گھر۔۔۔۔

" بھیا

شیٹ یورماوتھ اس وقت تم ایس ایچ او ارتاش کے سامنے کھڑے ہو ایک مجرم کی حیثیت سے اس سے زیادہ مجھ سے کوئی جان پہچان بنانے کی " ضرورت نہیں ہے

وہ چلایا اور سعد کا منہ بند کرا دیا۔

سعد کے چہرے پر ندامت کے عنصر تھے اور وہاں آفیسر نے ان کے ٹیسٹ کرنے کے لیے ایک ڈاکٹر کو کال کر دی تھی وہ سب سے پہلے داخل ہونے والا شخص شہروز تھا سعد کے رنگ ہی اڑ گئے۔

شہروز نے سعد کو وہاں دیکھا وہ حیران و پریشان ارتاش کی جانب بڑھا۔۔

"کیا ہوا ہے کیا کیا ہے اسنے

وہ بولا۔

پریشانی تھی لہجے میں سعد جیسے ایسی کیفیت میں تھا کہ ڈوب کے مر جائے

شہروز شاید ہی اسے زندہ چھوڑتا۔۔۔

پکڑے جانے کا خوف اسکے چہرے پر واضح دیکھائی دے رہا تھا۔

آپکے موصوف بھائ کوایک یتیم خانے کی لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کرنے انھیں حراساں کرنے کے کیس میں گرفتار کیا گیا ہے اسکے علاؤہ مسٹر شہروز ایک لڑکی کو نشے کی حالت میں ٹکر مارنے اور اس لڑکی کے اپاہج ہونے کا نقصان بھی آپکے بھائ کا منہ بتا رہا ہے اسی کے سر ہے۔" اسنے سعد کے لٹکے ہوئے منہ پر زور سے تھپڑ مار دیا۔

شہروز تو دنگ ہی رہ گیا۔

نشہ "وہ حیران و پریشاں تھا

جی بلکل پہلے تو شک تھا اب یقین ہو چکا ہے کہ یہ موصوف نے ہی عادت میں بری طرح گرفتار ہیں آج سے نہیں کئ عرصے سے" اسکا بس نہیں چل رہا تھا سعد میں گھس کر ہی پھٹ جائے۔

سعد چپ چاپ کھڑا تھا۔

لیکن آپ فکر نہ کریں پولیس اویڈینس پر بات کرتی ہے ابھی ان سب لڑکوں کے ٹیسٹ ہونے والے ہیں اگر اس وقت یہ نشے کی کیفیت میں نہ ہوئے تو اپنا الزام واپس لے لوں گا" وہ گھور کر بولا۔

اور سعد باخوبی جانتا تھا کہ وہ نشے میں ہے۔۔۔

شہروز سرخ چہرے اور سرخ نظروں سے خاموشی سے سعد کو دیکھنے لگا جبکہ سعد میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی سر اٹھا سکے رفتار فتاسب کے ماں باپ آنے لگے اور سب کو وہاں بتایا گیا کس جرم میں اریسٹ کیا گیا ہے ان سب کو۔

اور دوسری طرف جیسے ہی ڈاکٹر آیا تو ان سب کے ٹیسٹ ہوئے تھے جن میں سے چار لڑکے اس وقت نشے میں تھے اور چار لڑکوں کے ماں باپ ایسی شرمندگی کا شکار تھے کہ وہ نگاہ بھی ارتاش کے سامنے اٹھا نہیں پا رہے تھے

اور وہ چار لڑکے ان سب سے زیادہ شرمندہ تھے۔۔۔

اور ان چار لڑکوں میں سعد بھی شامل تھا جو نشے میں تھا۔

شہروز نے سعد کا گریبان ایکدم جھپٹ کر پکڑا۔

ارتاش نے روکا نہیں اور ایکدم ہی چھوڑ دیا سعد آنکھیں بھی نہیں اٹھا سکا اور اسکی آنکھیں بھیگ گئیں شرمندگی بے عزتی سے۔۔۔

ایف آئی آر کاٹی ہے تم نے"۔

شہروز کے سوال پر اسنے سعد کی گاڑی کے ڈنٹ کے پروف شہروز کے سامنے کر دیے۔۔

کیس بن چکا ہے" اسنے کہا شہروز کچھ نہیں بولا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

بھیا" سعد کا بھیگتا لہجہ شہروز کے قدم جکڑ چکا تھا

وہ چھوٹا تھا سارے گھر میں سب سے چھوٹا۔۔۔

اور جس طرح اسے مصیبت میں پکارہ تھا کیا وہ چھوڑ جاتا ہاں اسکی سزا یہ ہی تھی وہ خود پر ضبط کر کے جا چکا تھا۔۔

ان سب کو تھانے میں بند کر دوں۔

"عدالتی کاروائی ہو گی

ارتاش نے کہا سعد ارتاش کو بھی روکنا چاہتا تھا مگر ہمت بلکل نہ ہو سکی اور وہ دونوں وہاں سے چلے گئے جبکہ ان سب کو ذلیل کر کے اندر تھانے میں پہنچا دیا گیا ان میں سے کسی نے انکی سپورٹ نہیں کی تھی کیونکہ وہ سب ہی لڑکے اچھے خاندانوں سے منسلک تھے اور جو ان لوگوں نے کیا تھا انکی سزا بنتی تھی وہ اس سزا کے حقدار تھے۔

گھر میں سب کو یہ بات پتہ چلی تو جیسے سب کے دل اداسی سے بھر گئے کیا ان سب کی تربیت میں اتنی کمی تھی کہ انکے بچے ایسی راہ پر نکل پڑے رابعہ تو دل تھام گئی تھی شہروز تھا کہ آگ کیطرح پھر رہا تھا جبکہ انعام صاحب کے شانے بھی گویا جھک گئے

ابا جی خود بے حد غصے میں تھے پہلے بلال کہاں سے کہاں پہنچ گیا اور اب سعد

وہ لڑکی بے آسرا ہے اور آپ کے بیٹے نے اسے مزید مفلوج کر دیا ہے۔

اپاہج لڑکی کہاں جائے گی "ارتاش بولا۔

یہاں آئے گی "اچانک شہروز بولا تو سب حیران رہ گئے۔

کیا مطلب "اباجی نے اسکی جانب دیکھا۔

اباجی جس نے جس کے ساتھ زیادتی کی ہے اس کی بھرپائی بھی وہ خود ہی بھرے گا۔" وہ بولا۔

سب سمجھ رہے تھے اسکا مقصد۔۔۔

سوچ لو بیٹا "نصرت نے کہا تو۔۔شہروز نے حتمی لہجے میں کہا۔

ایسا ہی ہو گا چچی جان بلال کو ہم اپنے ہاتھوں سے گنوا چکے ہیں اگر سعد کے اندر بھی شرمندگی کے احساس کو نہ پکڑا تو وقت پر تو وہ بھی ہمارے ہاتھوں سے یوں ہی نکل جائے گا جیسے آج بلال ہم سب سے دور ہے "وہ بولا۔

اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

وہ جیسے ایک پاؤں پر کھڑا تھا نہ اسکے سامنے جا رہا تھا اور نہ ہی اسے چھوڑ رہا تھا۔

سب دیکھ رہے تھے آخر کو اسکا بھائی تھا جبکہ اسنے نشرہ کو سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ دارہ کو کم از کم یہ باتیں نہیں بتائے گی۔

حالانکہ اسکی بیل کرائی جاسکتی تھی لیکن کسی نے بھی نہیں کروائی تھی وہ عدالت میں پیش کیے گئے تھے سب کے ماں باپ تھے وہ کھڑا ہر لڑکا شرمندہ تھے جبکہ اسکی فیملی میں سے کوئی نہیں تھا۔

وہ جانتا تھا شہروز اسے جان سے مار دے گا لیکن اسے چھڑوائے گا نہیں وہ سر جھکائے کھڑا تھا اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو" دارہ کی آواز پر اسنے سر اٹھایا۔

اور اسکی آنکھوں میں آنسو تھے دارہ کو دیکھ کر وہ ایکدم اسکے سینے سے لگ گیا

جبکہ پولیس والے نے اسے جھٹکا اور دارہ سے دور کیا

ارتاش بھی یہاں موجود نہیں تھا۔

دارہ نے پولیس افسر کو ہاتھ کے اشارے سے روکا اور اسکے ہاتھوں سے دارہ کے جیسے ایک ہی آرڈر پر ہتھکڑیاں نکال دی گئیں تھیں ان ہتھکڑیوں کے لگنے کے بعد شاید ضمیر والا پل پل مرتا ہے اور شاید سعد کے اندر بھی یہ ہی ہو رہا تھا۔۔۔

وہ جیسے اس جگہ سے اور ان ہتھکڑیوں سے ہٹ کر ایسے دور ہوا جیسے کرنٹ لگ گیا ہو۔۔

دارہ بھائی پلیز مجھے یہاں سے بچالیں میں قسم کھاتا ہوں دوبارہ کچھ ایسا ویسا نہیں کروں گا" وہ بولا۔

جبکہ دارہ نے گھیرہ سانس بھرا

یعنی تم پکڑے گئے ہو چلو یہ تو ہونا ہی تھا اب بچوں کیطرح رونا بند کرو فٹو" وہ گھوری لگا کر اس عدالت میں چلا گیا جس کے باہر کھڑا وہ پیشی کا انتظار کر رہا تھا انسپیکٹر نے سعد کو باہر روک لیا جبکہ سعد کی آنکھوں میں اسے جیسے صفدر

دیکھائی دینے لگا جو پریشانی سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھ رہا تھا کہ وہ کیا اسے اپنے ساتھ رکھے گا۔۔۔

آنے دو میرے ساتھ "انسپیکٹر کو کہہ کر اسنے سعد کو اندر بلا لیا

اور سعد کا وکیل وہیں ہائیر کرایا۔

اس پیشی میں اس کے گھر والوں کو ہونا چاہیے تھا دارہ نے وہاں سب چیزیں ہینڈل کی تھیں۔۔۔

جن میں سعد کو ایکسیڈنٹ کی سزا کے طور پر کافی بھاری جرمانہ ادا کرنے کا حکم ہوا تھا۔۔۔۔

اور پیشی ایکسٹینشن ہو گئی تو دارہ نے اسکی عبوری زمانت لے لیں۔

جبکہ وہاں کھڑے کچھ لڑکوں کی ضمانتیں ہوئیں تھیں جبکہ کچھ کی نہیں۔۔

سعد جلدی جلدی دارہ کے ساتھ چلنے لگا۔

دارہ بھائی میں کیا چھٹ گیا ہوں ہہ پھر دوبارہ یہاں آنا ہے "وہ پوچھنے لگا۔۔۔

اگر تم اتنے ہی بی بے تھے تو یہ حرکتیں کرنے کی ضرورت کیا تھی" وہ گھور کر بولا۔

اگر میرا بھائی بھی یہ کرتا تو میں اسکے ساتھ یہ ہی کرتا جو شہروز بھائی تمھارے ساتھ کر رہے ہیں یقیناارتاش کو انھوں نے ہی روکا ہو گا جو وہ یہاں نہیں آیا۔

لیکن میں شرمندہ ہوں" سعد سر جھکا کر بولا

"اور تمھاری شرمندگی سے کسی لڑکی کی ٹانگیں لوٹ نہیں آئیں گی پیشی میں وہ سارا قصہ سن چکا تھا غصے سے بولا۔

بیٹھو اب" وہ اسے ڈپٹتا گاڑی میں بیٹھنے کا کہنے لگا۔

جبکہ سعد خاموشی سے بیٹھ گیا

آپ میرے ساتھ اندر چلیں گے" اسنے ڈرتے ڈرتے پوچھا جبکہ دارہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

میں اتنی ہی مدد کر سکتا تھا تمھاری باقی تم خود سولو کرو جب تم ڈھٹائی سے نشہ کر سکتے ہو اور بنا کسی شرمندگی سے گھر والوں سے چھپ کر غلط کما کر سکتے ہو

تو تم گھروں والوں کو بھی فیس کر سکتے ہو اگر واقعی شرمندہ ہو تو آگے بڑھ کر اپنی غلطی قبول کرو اور سزا کو بھی تاکہ تمھارے اپنوں کے دل سے یہ خلش نکل جائے ورنہ شاید تمہارا انجام بھی بلال جیسا ہی ہو گا" وہ شانے آچکا کر کہہ کر گاڑی آگے لے گیا۔

جبکہ سعد گھر کے باہر کھڑا خود میں اندر جانے کی ہمت مجتمع کر رہا تھا۔۔۔۔۔

جاری ہے

U tube pr Tania Tahir novels search Karin or new episodes apko available ho

رات دیوانی 🔥 jay g 🥳

تانیہ طاہر ناولز

🔥 سکینڈ لاسٹ ایپیسوڈ پارٹ ٹو 😊

وہ گھر میں داخل ہوا تو سب لاونج میں ہی جمع تھے اسکی ہمت نہیں ہوئی وہ اندر جاسکے وہ کیسے سامنا کرے گا بابا کا ابا جی کا سب اسے بلال جیسا ہی سمجھیں گے جبکہ وہ بلال جیسا تو بلکل نہیں تھا نشے کی عادت اسے یونیورسٹی کے آخری دنوں میں لگی تھی۔

اسکا دوست ضیاء اسنے ایک بار اسے جوس میں ملا کر دیا تو وہ سارا دن اسی کے گھر پڑا رہا اسے ہوش بھی نہیں تھی اور جب اسے ہوش آنے لگی تو اسنے وہ پہلی رات گھر سے باہر گزاری وہ گھبرا کر جیسے بھاگتا ہوا گھر لوٹا تھا اور اسے ڈر تھا سب اس سے سوال کریں گے مگر شجاع ہاؤس والوں کے پاس اتنے مسائل تھے کہ کسی نے نوٹ بھی نہیں کیا تھا کہ سعد گھر تھا بھی یہ نہیں۔۔۔اور اسی چیز نے سعد کے حوصلے کھول دیے جب شہروز معاذ فائق ارتاش اپنے اپنے مسائل میں مصروف رہے تو اسکے حوصلے بلند ہوئے اور سب سے پہلے اسنے

گھر لیٹ آنا شروع کیا اور پھر آہستہ آہستہ اسکے دوستوں نے اسے اس چیز کی لت لگادی۔

اور رفتہ رفتہ اسے اتنی عادت ہو گی کہ اسپر ان چیزوں کا اثر بھی اب اسکے قابو میں آنے لگا تھا وہ مکمل کنڑول رکھنے لگا تھا خود پھر اسنے انعام صاحب سے اپنا اکاؤنٹ الگ کروالیا تھا تبھی اسے پیسوں کی تنگی بھی نہ ہوئی اور وہ بے راہ روی پر ایسا اترا کہ سب کچھ اسے آسان لگنے لگا

لیکن اب جب سب کچھ ہاتھ سے نکل گیا اور وہ پوری طرح ذلیل ہو گیا تو اسے اس بات کا احساس شدت سے ہوا کہ اسنے کتنی غلطیاں کر دیں۔۔۔

اگر شجاع ہاؤس میں مسائل تھے اور وہ اسپر توجہ نہ دے سکے تو اسکا مطلب یہ بھی نہیں تھا کہ وہ کبھی پکڑا ہی نہ جاتا اسکی بیوقوفی نے اسے شرمندہ کر دیا تھا

۔۔۔

وہ اندر قدم آہستہ آہستہ اٹھانے لگا۔

اور جیسے ہی اسنے لاونج میں قدم رکھا سب نے اسکی جانب دیکھا وہاں سب تھے سعد کا چہرہ شرمندگی اور بے عزتی کے احساس سے لال سرخ ہو رہا تھا شہروز بنا کچھ دیکھے آگے بڑھا اور سعد کو بنا رکے اسنے بری طرح پیٹ ڈالا اسکے منہ پر لگاتار تھپڑ برسا دیے اور اسکا گریبان جکڑتے وہ اسے غصے کی شدت سے سرخ ہوتی نظروں سے گھورنے لگا۔۔۔۔

ڈوب کر مر جاتے وہیں گھر لوٹنے کی کیا ضرورت تھی" وہ چیخا۔

بھیا مج۔۔۔مجھے مع۔۔معاف کر دیں" وہ سرخ چہرے سے اور بھیگی نظروں سے بولا۔ل۔۔۔

معاف کر دوں تمھیں معاف کر دوں تمھاری جرت بھی کیسے ہوئی سعد تم ہم لوگوں سے یوں نظروں کا کھیل کھیلو۔۔نشہ کرنا ہے عورتوں کی عزت کی بے حرمتی کرنی ہے تمھیں یہ کھڑی تمھاری ماں بہنیں منہ اٹھا کر دیکھو انھیں میں دیکھتا ہوں تم میں کتنی جرت تھی" اسنے اسکو سوہائے عینی رابعہ وریشہ کی طرف دھکیل دیا سعد میں ہمت نہ ہوئی سر اٹھا بھی سکے۔۔۔

میں میں نے کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا میں سچ کہہ رہا ہوں" وہ مڑ کر شہروز کو دیکھنے لگا

شہروز کے تھپڑوں سے اسکے چہرے پر نشان بن چکے تھے جبکہ وہاں سب چپ چاپ کھڑے تھے۔

کچھ نہیں کیا تم نے تم اوارہ گردی کے اڈے سے پکڑے گئے تم شرابی نکلے ایک مظلوم لڑکی کو تم نے اپاہج کر دیا اور میرے سامنے بکواس کر رہے ہو کہ " تم نے کچھ نہیں کیا ہاں

وہ غصے سے بپھرتا اپنی بیلٹ نکالنے لگا ایسا لگ رہا تھا وہ اسے مار مار کر اسکی چمڑی دھڑ سے جدا کر دے گا۔۔۔۔

جبکہ سعد نے بھائی کے ہاتھ پکڑ لیا۔

بھیا میں قسم کھاتا ہوں میں آئندہ کوئی نشہ نہیں کروں گا میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے واقعی کبھی۔۔ کبھی کسی لڑکی کی عزت کو داغدار نہیں کیا اور اور وہ

ایکسیڈینٹ وہ میں میں ہوش میں نہیں تھا" وہ روتے ہوئے بولا جبکہ شہروز نے دور دھکیل دیا

میرے پاس تمھارے لیے اتنے ہی الفاظ ہیں سعد کہ میں تمھارے جسم سے یہ کھال ہی جدا کر دوں گا جو حرام پی کر تم پر یہ گوشت چڑھایا اور کھینچ کر اسنے بیلٹ اسکی کمر پر ماری جبکہ معاذ سے مزید یہ سب نہیں دیکھا گیا ابا جی بھی آگے بڑھے تھے معاذ نے شہروز کو پیچھے کیا۔۔۔

ہٹ جاؤ معاذ ہٹ جاؤ غلطی در حقیقت ہماری اپنی ہے ہم نے ہی ان کل کے لڑکوں کو سر ہر چڑھا رکھا ہے۔

انکو آوارہ گردی کا موقع ہم نے دیا ہے شجاع ہاؤس کے جسم کا ایک حصہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے اور آج اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے دیکھ کر تم سوچ نہیں سکتے میں زندگی میں پہلی بار کانپ اٹھا کہ میرا بھائی۔۔" وہ دھاڑ رہا تھا جبکہ سعد شرمندگی بے عزتی اور شہروز بلکہ باقی سب کا بھروسہ توڑنے پر وہ بہت شرمندہ ہو چکا تھا۔۔۔

گھٹ کر وہ بری طرح روتا شہروز کے پاس جانے لگا۔۔

دور انگلی اٹھا کر اسنے اسے دھکیل دیا

بہتر ہو گا اپنے آوارہ دوستوں کے پاس تم دفع ہو جاؤ اور مہربانی تم بھی ساری زندگی منہ نہ دیکھانا اپنا" وہ چیخا۔

نشرہ سمیت وہاں سب سہمے کھڑے تھے شہروز غصیلہ تو تھا ہی لیکن آج جس طرح وہ بپھر رہا تھا سب ساکت ہی ہو گئے تھے۔۔۔

دفع ہو نکلو اس گھر سے نکالو اسے ارتاش" شہروز نے چیخ کر کہا۔

ایک منٹ بھیا آپ تھوڑا صبر کریں گے" معاذ نے اسے روکا وہ قابو سے باہر ہو رہا تھا

صبر کرو صبر اسکی شکل دیکھو کس قدر برا لگ رہا ہے یہ مجھے" اسنے کھینچ کر ایک اور تھپڑ مار دیا۔۔

مجھے معاف کر دیں بھیا" سعد بولا وہ زمین پر بیٹھا تھا۔

کوئ معافی نہیں ہے اسکے لیے نکالو اسکو گھر سے۔" وہ معاذ کو ہٹاتا اسکی جانب بڑھا جو کہ اسکو تھامے کھڑا تھا۔

شہروز "انعام صاحب کی آواز پر وہ رک گیا

بابا مجھے روکیے گا مت اسنے میری ماں کی تربیت بھلا دی اسنے ہم سب کا پیار بھلا دیا اسے یہ ہوش نہ رہا کہ یہ کسی کی عزت لوٹنے جا رہا تھا اسے یہ یاد نہیں تھا حرام اور حلال میں کیا فرق ہے حرام سے کس طرح کی رسوائ ملتی ہے اسے اس بات کا علم ہونا چاہیے"۔

وہ جیسے ہر بات پر لاجواب کر رہا تھا سعد کانپ رہا تھا اسے یہ ڈر نہیں تھا کہ شہروز اسے کتنا مارے گا اسے یہ ڈر تھا اسے بھی بلال کیطرح ہمیشہ کے لیے اس گھر سے نکال دیا جائے گا نہیں وہ نہیں جانا چاہتا تھا وہ یہاں سے کہیں بھی نہیں جانا چاہتا تھا۔

وہ مر جائے گا دوبارہ کبھی نہ نہیں کرے گا وہ بتانا چاہتا تھا وہ وعدہ کرنا چاہتا تھا مگر کوئ سن نہیں رہا تھا۔۔۔

شہروز "ابا جی کے روکنے پر وہ دانت پیستا رک گیا ابا جی نے سعد کو اٹھنے کا کہا۔ وہ کھڑا ہو گیا سر جھکائے کھڑا وہ بے حد شرمندہ تھا زندگی میں کبھی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے کہ دوسروں کے سامنے سر جھکانا پڑے یہ بات میں نے ان لوگوں کو بھی کہی ہے اور یہ بات میں تمھیں بھی کہہ رہا ہوں تم جانتے ہو مجھے اپنے بیٹوں اور پوتوں پر ہمیشہ فخر رہا ہے کیونکہ منہ زوری اور ضدی پن تم سب میں ہے تمھارے باپوں میں بھی تھا اور شاید اسکی جڑ میں ہوں کیونکہ یہ مجھ میں بھی ہے۔

لیکن اچھی بات یہ ہے کہ ہم نے اپنی غلطیوں سے سبق سیکھا اور دوبارہ ان غلطیوں کو کبھی دہرانے کی کوشش نہیں کی یہاں تک کہ کبھی ان غلطیوں کے نزدیک بھی نہیں گئے۔

اور یہ ہی بات ان سب میں ہے کہ ان سب نے اپنی غلطیوں کو کبھی اپنی کمزوری نہیں بنایا اور جس نے اپنی غلطی سے کچھ نہیں سیکھا وہ آج ہم سب

سے دور کہاں ہے تم بہتر جانتے ہو اور یہ بات ہمیں چین سے سونے نہیں دیتی۔

لیکن دل کو چین دینا پڑے گا وہ ایسے گناہ کا مرتکب ہوا جس کی معافی بہت مشکل ہے۔

اور حق پر ہے دارہ اسے کبھی معاف نہ بھی کرے تب بھی افسوس نہیں۔۔۔

لیکن تم تو شہزادے تھے یار گھر کے سب سے چھوٹے میرے لاڈلے سب کے لاڈلے بتاؤ کبھی کسی چیز کی کمی تھی تمھیں پھر تم نے ایسی راہ کیوں اختیار کی بیٹے جس سے تمھیں آج اتنی شرمندگی اٹھانی پڑ رہی ہے" وہ اسکے اسی گال پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے بولے جس پر شہروز کے تھپڑوں نے ایسے نشان بنا دیے تھے گویا ابھی خون چھلک جائے گا جبکہ سعد بے ساختہ روتا ہوا ابا جی کے سینے سے لگ گیا۔

مجھے معاف کر دیں مجھے معاف کر دیں میں بہت شرمندہ ہوں ابا جی میں نے ۔۔۔مجھ سے غلطی ہو گی میں میں بہت شرمندہ ہوں آپ لوگ مجھے اپنے

آپ سے الگ مت کریں نہ کریں پلیز میں بہت شرمندہ ہوں میں آپ لوگوں کے بنا نہیں رہ پاؤں گا آپ ایسے مجھ سے الگ مت ہوئیے گا میں سچ میں بلال بھائی جیسا نہیں ہوں" وہ تڑپ تڑپ کر ابا جی کے سینے سے لگا اپنا سچ بیان کر رہا تھا

میں نے خدا کی قسم کسی لڑکی پر غلط نگاہ نہیں ڈالی" وہ اپنی بے گناہی بتانے لگا۔

"میں میں نے وہ ایکسیڈنٹ جان بوجھ کر نہیں کیا

وہ بولا۔۔۔

جبکہ ابا جی نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔

تمھیں معافی اس دن ملے گی جب تم سب چھوڑ کر اپنی زندگی کو سنوار و اور جس کا تم نے بہت بڑا نقصان کیا ہے اسکے نقصان کی بھرپائی کرو۔۔۔

اسے اپنا ساتھ دو کیونکہ اب وہ بے آسرا ہے وہ نہ اپنے لیے کچھ کر سکتی نہ ہی کوئی اسکو اپنائے گا" سعد کا گال تھپتھپا کر وہ بولے جبکہ سعد اس وقت جس سچویشن میں تھا وہ سر ہلا گیا وہ اپنوں کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا

جیسا آپ کہیں گے میں ویسا ہی کروں گا" اسنے کہا تو ابا جی مسکرا دیے۔

مجھے یقین ہے اپنے خون پر" وہ بولے

چلو اب تم بھی غصہ چھوڑ دو نا سمجھی میں اونچے نیچ ہو گی۔۔آئندہ یہ ایسا نہیں کرے گا" ابا جی شہروز سے بولے۔۔۔

اور کون گارنٹی دیتا ہے یہ دوبارہ نشہ نہیں کرے گا" ارتاش بھی بولا اسے بھی شدید غصہ تھا سعد پر۔۔۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں ارتاش بھیا

چپ رہو تم تو بہتر ہے" شہروز نے آنکھیں نکالیں

شہروز غلط بات ہے یہ جب وہ اپنی غلطی مان رہا ہے تو اسے ایک موقع دو" انعام صاحب بھی بولے تو سعد کی آنکھیں مشکور سی تھی۔

وہ جلدی سے باپ کے گلے لگ گیا ضروری بھی نہیں ہر شاک کو جڑ سے توڑ دیا جائے کسی کو سنوارا بھی جا سکتا ہے۔

بابا میں وعدہ کرتا ہوں میں دوبارہ یہ غلطی کبھی زندگی میں نہیں کروں گا" وہ شرمندگی سے بولا۔

اچھی بات ہے" وہ اسکا شانا تھپتھپا کر بولے سعد شہروز کو دیکھنے لگا جو کہ وہاں سے جا چکا تھا سعد اس سے بھی معافی مانگنا چاہتا تھا مگر وہ چلا گیا تھا

تم فکر نہ کرو وہ ہو جائے گا جلد ٹھیک پتہ تو ہے تمھیں وہ غصے میں کسی کی نہیں سنتا" سب نے اسے تسلی دی تھی وہ مشکور تھا سب کو سونے سب سے معزرت بھی کی تھی اور ابا جی سے وعدہ کیا تھا کہ جو وہ کہیں گے وہ بلکل ویسا ہی کرے گا بس وہ ان سب رشتوں سے الگ نہیں ہونا چاہتا تھا جن کے ساتھ ساری زندگی ہی اتنی پیار محبت سے گزاری تھی۔

اگلی صبح ہی شہروز کے کمرے کا دروازہ بجا شہروز جو آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ اصر آئزک وک دیکھ کر مسکرا رہا تھا کیونکہ وہ آچک آچکا کر اسکے

پاس آنے کی کوشش کر رہی تھی اور اسکی ماں معلوم نہیں کس بات پر منہ پھلائے بیٹھی تھی۔

شہروز نے پلٹ کر دروازہ کھولا تو سعد سامنے ہی کھڑا تھا۔

وہ بلکل اسکی طرح تیار ہوا تھا۔

شہروز آئی بروآچکا کر اسکی صورت دیکھنے لگا۔

کیا مسلہ ہے" وہ زرا گھور کر بولا۔

وہ میں آپکے ساتھ آفس جانا چاہتا ہوں" وہ کچھ جھجک کر بولا۔

شہروز نے حیرانگی سے دیکھا تھا ابھی تو وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ سب بکواس کر رہا ہے جنھیں ان چیزوں کی لت لگ جائے کہاں چھٹتی ہے لیکن اگلے ہی روز اسے اپنے سامنے دیکھ کر اسے دلی خوشی ہوئی۔

تمھارا آفس میں کیا کام ہے" شہروز پھر بھی کہاں اپنی اکڑ سے نیچے آنے والا تھا

آپکا تو مسلہ ہی ختم نہیں ہوتا" نشرہ غصے سے بولی۔

اور اسے پیچھے دھکیل کر سعد وک دیکھنے لگی وہ کافی اچھا لگ رہا تھا

بہت اچھے لگ رہے ہو اور مجھے یقین ہے تم آفس میں بھی جلد سب سیکھ جاؤ گے۔ان پر زیادہ توجہ اور دھیان دینے کی ضرورت نہیں انکا بس چلے کسی کی ایک غلطی پر اسکی سانسیں ہی دبا دیں" وہ گھور کر۔غصے سے پلٹ گئی شہروز حیرانگی سے اسک ایہ زلزلہ دیکھنے لگا سعد کو البتہ شہروز کی صورت دیکھ کر ہنسی اگئ

دانت نہ کم نکالو اور جاؤ نیچے میں آتا ہوں اور تم میرے ساتھ ہی آفس جاؤ گے اتنا یاد رکھنا" وہ انگلی اٹھا کر بولا سعد کے لیے اتنا کافی تھا وہ اس سے بول رہا تھا۔

وہ مسکرا کر سر ہلا کر نیچے چلا گیا جبکہ شہروز پلٹا

میڈیم تمھارے پر کیوں جل رہے ہیں بلا وجہ" پیچھے سے ہی اس روٹھی روٹھی لڑکی کو اسنے اپنے بازؤں ہے حصار میں قید کر لیا۔آپ مجھ سے بات نہ کریں" نشرہ نے اسے دور کرنا چاہا

پھر کس سے کرو" وہ موڈ میں تھا مدھم سی شرارت کرتا بولا۔

آپکی بیٹی دیکھ رہی ہے" نشرہ تو اتنے میں ہی شرما گئی جبکہ شہروز ہنس دیا۔وہ اس سے لڑتی پھر رہی تھی اور ہلکی سی قربت پر گھبرا گئی۔

جبکہ شہروز نے آئزہ وک گود میں اٹھالیا۔

آپ یہ مت سمجھیں کے میں نے آپ کو چھوڑ دیا ہے" نشرہ بولی تو شہروز نے سر ہلایا

بلکل مجھے علم ہے تم مجھے چھوڑ ہی نہیں سکتی" وہ آنکھ دبا کر بولا۔

شہروز" نشرہ نے آنکھیں دیکھائی

وہ مزاق پر اترا ہوا تھا

ہوا کیا ہے" شہروز نے گھیرہ سانس بھرا

آپ دارہ سے پھر لڑائی کر کے بیٹھیں ہیں شہروز یہ اچھی بات نہیں کیا ساری زندگی یوں ہی چلے گا۔

تو۔اپنے بھائی کی زبان دیکھی ہے تم نے۔کسی چالاک عورت کی بھی اتنی لمبی نہیں ہو گی جتنی اسکی ہے اور جتنا وہ سب ہے آگے تر تر بولتا۔

شہروز میرا بھائی ہے وہ" نشرہ نے اسکے بازو پر تھپڑ لگا دیا۔

" اچھا اب تم ہمایتیں لوں گی میرے سامنے اسکی

"ہاں لوں گی

وہ دور ہوتی بولی

ویلڈن "آئزہ وک شہروز نے۔ کوٹ میں بیٹھا دیا اور اسے کھلونے دے دیے کے اسکی توجہ ماں باپ پر نہ جائے۔

صبر کرو ابھی بتاتا ہوں۔

کوئی کوئی میں آپ سے ڈرتی نہیں ہوں آپ بہت بہت ڈراتے ہیں مجھے بلاوجہ "وہ دیوار سے چیپک گئی جبکہ اسکے ارد گرد دونوں طرف ہاتھ رکھ کر اسنے اپنے حصار میں قید کر لیا۔

تم نہ صرف میری ہو تو میرے بارے میں سوچا کرو زیادہ اپنے بھائی کیطرف اتری نہ تو اچھا تو میں شروع سے ہی نہیں تھا" وہ مسکراتا ہوا اسکے بے حد قریب ہو گیا

جبکہ نشرہ کی پلکیں جھک جھک سی گئیں۔

شہروز کو وہ اس وقت بہت پیاری لگی اور ایک بار پھر پیچھلی باتوں کا افسوس

اسکے سینے میں اٹھا اور بے ساختہ وہ اسکے چہرے پر جھکا۔

نہایت چاہت اور محبت سے اسے اپنی محبت کی شدت سے وہ آشنا کرانے لگا تھا

۔

آفس میں شہروز نے اسکو گھن چکر سا بنا دیا تھا۔

اور وہ تو یہ سارے کام کر کے اور دیکھ کر ہی تھک گیا تھا

جبکہ معاذ اور فائق۔اسپر ہنس رہے تھے۔

سعد اس پوزیشن میں نہیں کہ وہ کچھ بولتا ابھی کچھ دن تک وہ شہروز کے

کمرے میں آیا اور۔

اسے اس فائلز کی رپورٹ دے کر۔

بیٹھ گیا

بھیا میں تو تھک گیا یار" وہ اپنی گردن کو سیدھا کرتا بولا شہروز نے گھور کر اسکی جناب دیکھا اور پھر جیسے ایک خیال سا آیا تو۔ وہ سیدھا ہو گیا۔

اٹھو" سختی سے وہ بولا جبکہ سعد نے بیچارگی سے اسکی جانب دیکھا

" اٹھو اٹھو جلدی۔ اور ہاسپیٹل جاؤ۔

کیوں میں کیوں جاؤ"۔ سعد کو سمجھ نہیں آئی

بکواس بند کرو اور جاؤ۔ اس لڑکی کے پاس جس کو۔ تم نے اتنا بڑا نقصان دیا ہے تم جا کر اس لڑکی سے معزرت کرو اور دیکھو کہ وہ تم سے شادی کرنا بھی چاہتی ہے یہ نہیں اور اگر نہیں تو تم اپنا یہ ہی منہ لے کر میرے گھر سے تو و نکل ہی جانا" وہ غصے سے بولا جبکہ سعد اسکی شکل ایسی مسکینیت سے دیکھ رہا تھا جیسے۔ نہ جانے اسنے اسے کیا کہہ دیا ہو۔۔

یوٹیوب پر

Tania Tahir novels

سرچ کریں اور رات دیوانی کی نئی اقساط یوٹیوب سے پڑھیں ❤ رات دیوانی

تانیہ طاہر ناول

لاسٹ ایپیسوڈ پارٹ 1

❤❤

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس وقت اسکے سر پر صرف بوجھ سا سوار تھا نہ ہی اسکا دل تھا اس لڑکی سے ملنے کا نہ ہی دیکھنے کا اچانک اسکا سیل فون رنگ کرنے لگا اسنے ویسے نمبر تبدیل کر لیا تھا وہ اپنے دماغ کو اب بلکل بھی پیچھے لے کر جانا نہیں چاہتا تھا پہلے ہی اپنی عادت سے جان چھڑانا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام تھا۔

اور وہ یہ سب کچھ صرف اپنے گھر والوں کے لیے کر رہا تھا کہ ابا جی کا مان نہ ٹوٹے اور نہ ہی اسکے ماں باپ کی امید بھری نگاہ اور اسکے بھائی کا بھروسہ وہ ایک بار غلطی کر چکا تھا مزید غلطی کی گنجائش نہیں تھی۔

اس جانب سوچتے ہوئے اسکے وجود نے شدت سے طلب کی تھی کہ اسے کچھ مل جائے جو اسکے جسم و جاں میں راحت سی بھر دے ایسا سکون جو اسکی رگوں میں چین کیطرح سرائیت کرے۔اسنے اسی سوچ میں فون کال بھی پک نہیں کی تھی۔

اسنے سٹیرنگ سختی سے تھام لیا۔

وہ چاہتا تو یہاں سے گاڑی موڑ کر جا سکتا تھا کیونکہ اسے علم ہو گیا تھا کہ اسکے دوست وہ سب چھٹ گئے ہیں عدالت سے لاسٹ وارنگ دے کر سب کو چھوڑ والیا گیا تھا البتہ ضیا ایک لمبے کیس میں تھا کیونکہ وہ یونیورسٹی کے لڑکے لڑکیوں کو ڈرگز کی عادت میں مبتلہ کرتا تھا اسکا ایک گینگ تھا جس کو پولیس نے پکڑ لیا تھا اور اسکا کیس طویل تھا۔۔۔البتہ

سعد جیل نہیں جانا چاہتا تھا وہ آج تک بلال سے ملنے نہیں گیا کیوں؟

کیونکہ جیل اور قید ہونے سے اسکی جانب نکلتی تھی وہ بلال کو سلاخوں کے پیچھے دیکھنا نہیں چاہتا تھا پھر خود کیسے۔کیسے اپنے آپ کو انھیں سلاخوں کے پیچھے برداشت کرتا۔۔۔اس بات کا تو تصور بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

وہ سٹرینگ سختی سے تھامے۔ہاسپیٹل کے سامنے گاڑی روک چکا تھا

اندر ایک توڑ سا تھا کہ بس اسے وہ مل جائے جو اسے چاہیے جس کی ضرورت اسکی باڈی کو ہے۔لیکن پھر بھی وہ سختی سے بند خود پر باندھتا آگے چلنے لگا۔

وہ یہاں۔اس لڑکی کو لایا تھا اور اس دن وہ یہاں سے بھاگ بھی گیا تھا شاید اسے بھی اندازا تھا اسکا جھوٹ پکڑا جا سکتا تھا۔

اسنے ریسیپشن سے۔روم نمبر پوچھا کہ کس فلور پر ہے کیونکہ روم نمبر تو۔

شہروز اسے بتا چکا تھا۔

وہ اس فلور کی جانب چلنے لگا۔

اور۔ جیسے ہی وہ دروازے کے سامنے پہنچا اسکے دل میں سوائے بے زاری کے کچھ نہیں تھا ایک لڑکی جسے وہ جانتا نہیں جس کی شکل اسنے دیکھی نہیں ۔جو معزور ہے ٹھیک ہے مان لیا اسکی وجہ سے ہوئی ہے۔

وہ اس سے شادی کر لے

وہ چیڑنے لگا اور جب سوچ کا پہلو بدلا تو اسکا اپنی ضرورت پر سے بھی دماغ ہٹنے لگا

وہ باہر کھڑا ابھی اندر جانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور عینی بہارے اور سوہائے کے ساتھ وریشہ بھی اندر تھی معلوم نہیں عینی کیا لینے نکلی تھی سامنے ہی اسکو کھڑا دیکھ۔ وہ۔ سینے پر ہاتھ باندھ گئ۔

کیا مسلہ ہے تمھیں کیوں آئے ہو یہاں" وہ گھور کر بولی تو سعد بلاوجہ ہی بھکلا اٹھا تھا۔

وہ۔۔وہ شہروز بھیا نے بھیجا ہے"۔

اچھاتو شہروز بھیا کے چچے صاحب۔اپکواس بات کا علم ہے کہ۔کل نیناں کے

" ساتھ اپنا نکاح طے پا گیا ہے

ہیں کیوں " وہ ایکدم اپنی اصلیت پر اترا۔

کیا کیوں " بہارے بھی اٹھ کر آئ

میرا مطلب میں تو ملا بھی نہیں "۔سعد بے شرمی سے بول ہی گیا

وہ چاروں کانوں کو ہاتھ لگانے لگی۔جبکہ اندر ایک وجود اس سے بلکل پیٹ

موڑے بیٹھا تھا وہ چاہتا بھی تب بھی۔اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔

استغفر اللہ کیسے بے حیا قسم کے انسان ہو سعد تم " سوہائے بولی

مجھے پتہ ہے سب میرے ساتھ جان بوجھ کر یہ حرکتیں کر رہے ہیں ہٹو اب

ساری راستے سے " وہ زرا چیڑ کر بولا۔

یہ زرا شہروز بھیا کو تو کال ملاؤ اسکے ارمان ٹھنڈے کرو میں " بہارے نے اپنا

موبائل اٹھایا یہ سیل فون اسے دارہ نے گفٹ کیا تھا وہ اپنا اور اسکا سیم موبائل

لایا تھا بہارے تو اپنا موبائل اس سے بچاتی اور چھپاتی پھر رہی تھی۔

کیونکہ کیا خبر کب اپنا سمجھ کر غصے سے پھینک کر مارے اور دیوار میں لگ کر ٹوٹ ہی جائے اتنا مہنگا موبائل تھا وہ بلکل نہیں چاہتی تھی یہ موبائل اس سے دور ہو۔

اوکے اوکے میری پیاری بہنوں اب چاہتی کیا ہو تم لوگ بھیا مجھے یہاں بھیجتے ہیں تم لوگ یہاں سے دفع کر رہی ہو مجھے ڈھول بنا رکھا ہے جس کا دل کر رہا ہے پیٹ رہا ہے" سعد بولا۔ جبکہ اندر جھانکا اب بھی اسے کچھ دیکھائی نہیں دیا تھا

شرافت سے واپسی لو اپنی۔" بہارے نے اسے انگلی سے وہاں سے نکلنے کا کہا۔ یار بہارے بھیا بہت غصہ کریں گے" اسے صرف شہروز کی پرواہ تھی باقی اتنا بھی اسکا دل مچل نہیں رہا تھا اسے دیکھنے کے لیے۔۔ جبکہ بہارے نے قسم کھا لی تھی۔

اسے اندر نہ بلانے کی

ٹھیک ہے بھیا سے بھی خود ہی نپٹنا" سعد سر جھٹک کر کہتا وہاں سے جان بچا کر چلا گیا جبکہ وہ ساری ہسنے لگیں

جب وہ تمھیں دیکھے گا نہ حیران رہ جائے گا اسی لیے ابھی نہیں دیکھایا۔ تھوڑا زرا ہونے تو دو اسکے دل کو پریشان" بہارے اپنی چالاکی پر خود ہی مسکرانے لگی۔

تھی جبکہ نیناں بلکل خاموش بیٹھی تھی اسکی زندگی نے یہ کیسا پلٹا کھایا تھا ٹانگوں سے وہ جاتی رہی اور ایک بھرپور

خاندان اسکی زندگی کا حصہ بن گیا اسنے بھی سعد کو دیکھا نہیں تھا مگر اسے یہ فیملی اچھی لگنے لگ گئ تھی

کبھی فیملی کیا ہوتی ہے یہ نہ دیکھا اور نہ ہی سمجھا اور جب انکے گھر کے بڑے اور سب آئے تو اسے اس شخص سے زیادہ جس سے اسکے نکاح کی یہ لوگ باتیں کر رہے تھے۔ان فیملی میمبرز سے محبت ہوئ تھی کیونکہ وہ اسے بہت

عزت دے رہے تھے اتنی بڑی کمی کے باوجود وہ شرمندہ تھے۔ جبکہ وہ بتا چکی تھی کہ وہ گاڑی کے آگے خود آئی تھی پھر بھی وہ سب شرمندہ تھے۔

اور یہ ہی بات نیناں کو بھا گئی تھی۔

اور اسنے اباجی کے اور انعام صاحب کے سوال کرنے پر کہ وہ اس نکاح سے راضی بھی ہے حامی بھر دی تھی اسنے۔

وہ ان چاروں کے چھوٹے چھوٹے شرارتی جملوں پر۔ سر جھکا گئی تھی۔

ان میں سے ایک تو کچھ زیادہ ہی بولڈ تھی اور وہ بہارے تھی وہ ہر بات کہہ دیتی تھی۔

نیناں زرا خفیف سی ہو گئی۔

دارہ گھر لوٹا تو دراب کے رونے کی آواز پر وہ امی کے کمرے میں آگیا۔

اسکی ماں کہاں ہے "اسنے دراب کو ہلکان ہوتی امی سے لیااور سنجیدگی سے پوچھاآج کل کچھ زیادہ ہی اسکے شجاع ہاؤس میں چکر لگ رہے تھے اور وہ بس برداشت کر رہا تھا۔

وہ بچی ہے نہ نیناں جس سے کل سعد کا نکاح ہے وہ اس بچی سے ملنے گئی تھی صبح شاید۔اپنے گھر چلی گئی ہو گی۔تم نہ ایک کام کرو۔

اسکو شانے سے لگا کر تھپکی دو یہ سو جائے گا ماں کے بنا شاید بے چین ہو رہا ہے "۔

امی نے اسے اطلاع دی تو اسکے ماتھے پر کئی غصے کی لکیریں سی بن گئیں۔

کس سے پوچھ کر گئی ہے وہ اور دراب کو آپکو دے گئی یہ کیا طریقہ تھا" وہ غصے سے موبائل نکال کر بہارے کو کال ملا چکا تھا۔

یہ تو تم پانچ منٹ میں گھر پہنچ جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" اسنے فورا دھمکی دے کر فون پھینک دیا

دارہ "امی تو پریشان ہی ہو گئیں۔

لیکن موبائل ٹھیک تھا۔بیڈ پر گیرا تھا۔۔۔امی نے اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دیا جبکہ دارہ دراب کو چپ کرانے لگا لیکن وہ بھی پورا ڈھیٹ تھا بلکل اپنی ماں کیطرح۔

مجال ہو اپنا باکس بند کر رہا ہو۔

دارہ نے اسے غصے سے جھنجھوڑ دیا۔جبکہ دراب باپ کو شاید غصے سے ہی دیکھ رہا تھا اور چھوٹا سا ہاتھ اسنے دارہ کے گال پر کھینچ کر مارا۔

امی اپنی ہنسی دبا گئی کیونکہ دارہ کا منہ کھل گیا تھا۔

آپ دیکھ رہی ہیں یہ اس کی ماں کے سیکھائے ہوئے طریقے ہیں سارے۔۔

کتنا سا اور ہاتھ اٹھاتا ہے وہ بھی باپ پر" وہ گھور کر اسے امی کو دے گیا کیونکہ دارہ کو تھپڑ مار کر دراب کو کافی تسلی ہو گئی تھی اب چپ ہو گیا تھا۔

دوسری طرف دارہ غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو دادی کی گود میں جا کر چھپ گیا تھا۔۔۔۔اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھ لیے تھے۔

تمھیں پتہ ہے یہ حرکت تم بچپن میں کرتے تھے جب ناراض ہو جاتے تھے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر۔بیٹھ جاتے تھے "امی اسکا بچپن یاد کرتی ہنس دیں

دارہ نے صفدر کو آواز لگائی۔

کہاں گم ہو تم کوئی تمیز تہزیب ہی نہیں رہی" وہ خوامخواہ غصہ کر رہا تھا سب پر۔

امی میں سچ میں پڑھ رہا تھا پتہ نہیں آپکے بیٹے کو کیا ہے پڑھتا ہوں تب بھی مسلہ ہے اور۔ نہیں پڑھوں تب بھی" وہ کہاں چپ رہنے والا تھا۔امی کی جانب دیکھ کر بولا اور جلدی سے دراب کو پکڑ لیا۔۔۔

اور دراب باپ سے زیادہ صفدر کی گود میں خوش تھا۔

کس قدر نکما بچہ ہے یہ۔ بلکل اپنے نانکے پر گیا ہے دو نمبری" دارہ تو چیڑ ہی گیا

۔

اچھابس بس کس بات پر جل کڑھ رہے ہو۔ تمھیں بھوک لگی ہے کیا"امی ہنستے ہوئے اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیر گئ

بڑی مہربانی آپکواپنے پوتے سے فرست مل گئ۔"۔وہ بولا

دارہ خداکاخوف کرو کون سا باپ اپنے بیٹے سے چیڑتا ہے"امی نے ڈپٹاتو دارہ نے سر جھٹکا۔

مجھے یہ پسند نہیں آیا مجھے دوسرا بچہ چاہیے جو صرف میرا ہو یہ تو ابھی سے ماں کا چمچہ ہے"وہ منہ بنا کر بولا جبکہ امی کھل کر ہنس دیں

کوئ حال نہیں بے شرم"وہ ہنستی ہوئ کچن میں چلی گئیں جبکہ دارہ بھی ہنس دیا۔

وہ صفدر اور دراب کو دیکھنے لگا۔

صفدر دراب کے ساتھ مزے سے کھیل رہا تھا لیکن دارہ کی ہڈی کو چین نہیں تھا

یار اسے مجھے دو اور ایک کافی کا کپ دو مجھے نوشو گر بلیک۔کافی"اسنے کہا۔

جبکہ صفدر پاؤں پٹختا اٹھ گیا۔

ہر وقت کام کراتے رہتے ہیں مجھ سے ہی کراتے ہیں"۔

بہت، زبان جو چل رہی ہے تمھاری ریزلٹ اچھا نہ آئے اسکے بعد بتاتا ہوں تمھیں۔ تو میں "وہ بھڑکا۔

اور دراب نے اسکے پاس آتے ہی پھر سے منہ بنانا شروع کر دیا تھا

اب اگر تو رویا۔ یہاں الٹا لٹکا دینا ہے میں نے بلکل اپنی ماں پر گیا ہے تھوڑا سا باپ پر چلا جاتا تو پیارا بھی لگتا" وہ اسے گھور گھور کر بول رہا تھا۔

جبکہ دراب بھی اسے ہی گھور رہا تھا

آسلام علیکم "ایکدم بہارے کی آواز پر۔ دارہ نے اسکی طرف دیکھا۔ جبکہ دراب نے اسکی آواز سن لی تھی۔

اسنے مڑ کر ماں کو دیکھا اور۔ ہونٹ نکال کر وہ منہ بسورتا آنکھوں میں آنسو لے آیا جبکہ بہارے نے آگے بڑھ کر اسے دارہ کی گود سے اچک لیا۔ تقریبا چھین ہی لیا

ہائے ماں صدقے میری جان کیوں رو رہا ہے میرا بوبو" وہ بڑے لاڈ سے اپنے بچے سے بولی تھی دارہ کو تو منہ بھی نہیں لگایا تھا اسنے۔

اور یہ اصل زیادتی تھی دارہ کے نزدیک۔

ماں صدقے میرا بچہ بابا نے تنگ کیا ہے" دراب تو ماں کے سینے سے لگا ہوا تھا جبکہ اسکے لاڈ دیکھنے کے تھے اور اب بے قصور باپ پر الزام دھرا جا چکا تھا۔

بہارے نے دارہ کو گھورا۔

کہیں چماٹ نہ کھا لینا مجھ سے" دارہ نے بھڑک کر کہا

امی امی آپ سن رہی ہیں کیسے بول رہے ہیں مجھ سے" وہ تو زیادہ ہی اوور ہو گئ تھی فورا امی کو شکایت لگا دی۔

ہاں میں بھی دیکھ رہی ہوں بہت بد تمیز ہو گیا ہے" امی نے بھی گھورا۔

صفدر کی کھی کھی دیکھنے لائق تھی

چلو اچھا ہو گیا۔ ساس بہو تو۔ ایک ہی تھی تو میری تو ویسے بھی تم لوگوں کو ضرورت نہیں تھی"۔ وہ غصے سے کہہ کر اٹھ کر چلا گیا۔

جبکہ امی ہنس دی۔

" بس ہو گیا اب ناراض میرا بیٹا

اب اپنے بیٹے کو مجھے دو اور جاؤ میرے بیٹے کو مناؤ"۔امی نے کہا۔ جبکہ بہارے۔ شیر کے منہ میں خود ہاتھ دیتی۔ وہ منہ بنا گئ جبکہ امی ہنس رہی تھیں

۔

بہارے آہستگی سے کمرے کی جانب چلنے لگی اب جو اوور ایکٹینگ کر لی تھی اسکا نتیجہ بہت سخت ہونا تھا وہ جانتی تھی۔

وہ کمرے میں داخل ہی ہوئ تھی جبکہ دارہ شرٹ لیس کھڑا۔ تھا۔ شاید شاور لینے جا رہا تھا۔

دونوں ہی کچھ بولتے کہ سیل فون بجنے لگا تھا بہارے کا۔

بہارے نے کال پک کی۔

تو اسے سوہائے نے بتایا کہ نیناں کو گھر لے آئیں ہیں اور وہ بھی اجائے جبکہ دارہ نے سوہائے کی آواز سن لی تھی۔ بہارے نے۔ زرا بے چارگی سے اسکی جانب دیکھا۔

ایسا کرو وہیں رہ لو۔" اسنے بڑے پیار سے کہا اور اسے کمرے سے باہر کھڑا کر دیا۔۔

مطلب واضح تھا نارا ضگی اوور لوڈ ہو چکی تھی۔

نیناں اتنا بڑا گھر دیکھ کر حیران تھی۔

سب سے اسکا تعارف ہوا تھا۔

سب ہی اسے دیکھ کر کافی ایمپریس ہوئے تھے بہارے کے بعد۔ اس گھر میں بے حد خوبصورت لڑکی وہ ہی لگ رہی تھی۔

اسکا نرم زرا گھبرایا گھبرایا سا لہجہ اصل وجہ تھا کہ سب اسکی معصومیت سے بہت متاثر ہو رہے تھے۔اور اصل وجہ یہ بھی تو تھی کہ انکے بیٹے کی وجہ سے اس لڑکی کی زندگی میں بہت بڑی مفلوجی اچکی تھی۔

اور دوسری طرف سعد کمرے سے ہی نہیں نکلا تھا۔

کل اسکا نکاح تھا اور جس لڑکی سے ہونے والا تھا اس کے بارے میں بس وہ اتنا ہی جانتا تھا کہ وہ۔ معزور ہے اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔۔

اور جان بھی کیا سکتا تھا وہ۔نہ وہ ملا تھا نہ دیکھا تھا وہ کمرے میں تھا وہ جانتا تھا وہ باہر اچکی تھی مگر وہ خود سے ہی باہر نہیں نکلا۔

جبکہ باقی گھر والوں کے باہر شغل تو دیکھنے لائق تھے۔مجال ہو کسی نے اسے کہا ہو بھئی تم بھی باہر اجاؤ۔سب اسے منہ کی مار دے چکے تھے

وہ سب تو اتنے خوش تھے جیسے۔ہفت کلیم کی دولت۔ہاتھ لگ گئی ہو۔

اگلا دن شجاع ہاؤس والوں کے لیے کافی مصروف سا تھا۔

یہ نکاح کافی دھوم دھام سے ہو رہا تھا اور ابا جی کا ہی کہنا تھا۔ کہ اس بچی کو یہ احساس بلکل نہ ہو کہ ہم مجبوری میں یہ سب کر رہے ہیں اسی لئے سب خوشی مناؤ اور ویسے بھی بہت عرصے بعد یہ موقع آیا تھا۔

بہارے بھی یہیں تھی وہ رات آئی تو نہیں تھی اسنے دروازہ بھی کافی بجایا مگر دارہ سہی معنوں میں ناراض ہو چکا تھا تبھی اسنے بہارے کو منہ نہیں لگایا۔ اور ۔۔ بہارے کو صبح یہاں۔ آنا پڑا۔ آج وہ اپنی بارات کا جوڑا پہن رہی تھی۔

نہ جانے کیوں اسکے دل میں یہ خیال ابسا۔ تھا۔

اپنی شادی کا دن یاد آیا تو اسے یہ بھی یاد۔ آگیا کہ کیسے دارہ اسے لینے نہیں آیا تھا بلکہ اپنی شادی پر وہ آیا ہی نہیں تھا۔

وہ آج اسے منانے کے ساتھ ساتھ اپنا آپ بھی منوانا چاہتی تھی تبھی تھوڑی تھوڑی شرارتی حرکتوں پر اتری ہوئی تھی جیسے اسے اگنور کر کے وہ۔ یہاں ا چکی تھی اور دارہ مزید تپ گیا تھا۔

اسنے شام میں افس سے فری ہونے کے بعد آنا تھا امی کے ساتھ صبح سے شجاع ہاؤس میں رنگ ہی نرالے تھے۔

نیناں عینی کے روم میں ٹھری ہوئ تھی۔

جبکہ عینی وریشہ اور سوہاے کل رات اسی کے پاس تھیں اور۔ معاذ فائق اور ارتاش۔ کی جان پر بنی ہوئ تھی۔

یہ محبت بھی عجیب ہی شے ہے۔ایک پل کی دوری برادشت نہیں کر پاتی

۔۔۔۔سب ناشتے کے بعد مصروف ہو چکے تھے اپنی اپنی تیاریوں میں۔ وہ پارلر نہیں گئیں تھیں بیوٹیشن کو گھر ہی بلا لیا تھا اور وہ بیوٹیشن نیناں کو گھر پر ہی تیار کر رہی تھی۔

سب اسکے ساتھ ہلکی ہلکی چھیڑ خانی میں لگے ہوئے تھے۔

ویسے۔ یہ ہمارے خاندان کی پہلی شادی ہے جو سرپرائیز نگ ہونے والی ہے کیوں سوہائے" بہارے نے دراب کا فیڈر اسکے منہ سے لگایا اور۔ سوہائے کی جانب دیکھا۔

ہاں یہ تو سچ ہے نہ دولہا نے دولہن کو دیکھا نہ دولہن دولہے سے واقف" سوہائے ہنسی۔

تو تم دونوں کروگے کیا۔" بہارے نے آنکھ دبائی اور۔ عینی اور بہارے نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کمرے میں انکے بے شرم قہقہے گونج گئے

کوئی لحاظ نہیں" وریشہ اور سوہاے تو شرمندہ ہی رہ گئیں۔

"میڈیم یہ لحاظ والی رات ہے بھی نہیں

اچھا بس کرو بہارے دارہ بھائی کو نہ تمھاری بے شرمی کی شکایت لگانی پڑے گی"

سوہائے نے گھورا نیناں تو کانپ ہی گئی تھی۔

اب تو میں بڑی ہو گئیں ہوں" وہ اٹھلا کر بولی۔

ہاں۔اور زبان بھی بڑی ہو گئی ہے اس میڈیم کی" وریشہ بھی نفی میں سر ہلاتی بولی۔

بھابھی جان آپ تو چپ ہی رہیں۔ورنہ میرا منہ کھل جائے گا" وہ بولی جبکہ وریشہ ایکدم بھکلا ہی گئ

درحقیقت جب صبح بہارے آئ تو کچن میں معاذ اسے لاکھ روکنے کے باوجود زبردستی پکڑے کھڑا تھا۔

اور بہارے ایکدم کچن میں داخل ہوئ تو۔

سوری سوری کرتی باہر نکل گئ۔

وہ شرمندہ سی رہ گئ

یار تیرے پاس سب کے راز ہوتے ہیں۔مجھے بھی بتاؤ بھیا۔اور بھابی کو کہاں رنگے ہاتھوں پکڑا تم نے "عینی مزے سے بولی جبکہ وریشہ کا چہرہ لال سرخ ہو چکا تھا

میں جا رہی ہوں بہت بد تمیز ہو تم لوگ" وہ بولی جبکہ سوہائے نے ان دو بے شرموں کو ڈھیٹوں کیطرح ہنستے دیکھ کر گھورا۔

اور وریشہ کو روکا۔

نیناں بہت کم بولتی ہے "عینی نے۔اسکی جانب دیکھا۔

ہمارے ساتھ رہے گی ہماری زبان بولنے لگ جائے گی "بہارے نے تسلی دی

تمھارے ساتھ تو نہ ہی رہے بلکہ تم دونوں کے ساتھ "وریشہ نے ہاتھ جوڑے۔

جبکہ وہ دونوں ہنسنے لگیں

یہ تو نیناں کو اچھے سے سوچنا پڑے گا۔کہ آخر وہ کس پارٹی میں شامل ہونا چاہے گی۔"عینی بولی

نیناں ہلکا سا مسکرادی۔

اسے اپنی زندگی کی یہ تبدیلی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

اور زندگی میں جتنا صبر اسنے کیا تھا اسے یہ فیملی یہاں کے بہت پیارے لوگ اس صبر کا پھل لگ رہے تھے۔

سنا ہے دارہ بھائی بہت ناراض ہیں"۔عینی نے پوچھا

سب نے اسکی جانب دیکھا۔

ایک تو یہ ٹھیک ہے۔فائق بھیا کو سب پتہ ہوتا ہے اور وہ تمھیں سب سے پہلے بتادیتے ہیں" بہارے نے ایک مکہ مارا تھا عینی کے۔

ہاں دیکھو مجھے سب پتہ چل جاتا ہے "عینی مسکرائی

اپنی بھی کوئی بات کر لیا کرو یہ سارا وقت دارہ بہارے پر ضائع کر دیتے ہو"

بہارے ہنسی تو اب باقی سب کے ہنسنے کے باری تھی

اسکی زبان کی بریکیں واقعی فیل ہو گئیں ہیں دارہ بھائی کو شکایت لگانی ہی پڑے گی "

ارے جاؤ جاؤ میں ڈرتی تھوڑی ہوں۔" وہ سر جھٹک کر بولی۔

سب ہنس رہے تھے شغل لگا رہے تھے۔

زندگی کے یہ خوبصورت دن تھے جو شاید سب کو یاد رہنے والے تھے۔

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420

https://www.zubinovelszone.com/

رات دیوانی

رات دیوانی

تانیہ طاہر ناولز

❤️😍لاسٹ ایپیسوڈ

نکاح نامے پر سائین کرتے وہ بے حد سنجیدگی سے سب کی جانب دیکھ رہا تھا سب ہی خوش تھے اسے مبارک باد دینے لگے شہروز نے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا اور اسے سینے سے لگا لیا۔

Tania Tahir
NOVELIST

سعد مسکرا دیا دل میں سکون سا بھرا کہ وہ اب اس سے ناراض نہیں ۔

بھائی ہو تم میرے اور مجھے جان سے عزیز ہو کبھی دوبارہ اس راہ پر چھپ کر بھی مت نکلنا جو راہ دوسروں کو تمھاری وجہ سے تکلیف میں مبتلہ کرے اور ہمیشہ یاد رکھنا اس معصوم لڑکی کا نقصان تمھاری وجہ سے ہوا ہے اسکا ساتھ کبھی مت چھوڑنا۔ " وہ اسکے کان میں بولا جبکہ سعد نے سر ہلایا

وہ بلکل ایسا ہی کرنے والا تھا گلٹ تو اسے بھی تھا کہ اسنے بہت بڑا نقصان کیا ہے ---

سب باری باری اس سے ملے اور جب دارہ ملنے آیا تو اسکا موڈ سخت آف تھا وجہ بہارے کے علاؤہ کوئ نہیں تھی لیکن پھر بھی اسنے سعد کو گلے سے لگایا اور مبارک باد دی ۔

دیکھا بھی لڑکی کو یہ اندھے بہرے گونگوں کی طرح شادی کر لی " دارہ بولا جبکہ فائق ارتاش اور معاذ اسکے ساتھ ہی کھڑے تھے

بھائ جان آپکی بیگم کافی نہیں ہے سب کے لیے وہ اکیلی ہی طوفان ہے بہت بڑا آپکی ہمت ہے دارہ بھائ اس طوفان کو اپنے اکیلے ہی سمیٹ لیا بڑی ہی مہربانیاں ہو گی ایک احسان اور کر دیجیے گا اسے اپنے ساتھ لے جائیے گا آج رات تو " وہ اس سے ہاتھ ملاتا عاجزی سے کہہ رہا تھا جبکہ سب ایکدم ہنسنے لگے تھے۔

بے تابیاں چیک کرو لڑکے کی آواز تک تو سنی نہیں تو نے نہ دیکھا تو نے اسکا نام جانتا نہیں آویں ملنے کی خواہشیں امنگ رہی ہیں تجھ میں" ۔

فائق نے کہا جبکہ سعد نے آئ برو آچکائی۔۔

نیناں سے نکاح ہوا ہے میرا اتنا بھی بھی بھی بچہ نہیں ہوں پتہ ہے مجھے اور نشرہ بھابھی کے منہ سے سن بھی لیا ہے میں نے کہ وہ بہارے کے بعد خاندان میں سب سے خوبصورت ہے اب مجھے مسکا لگا رہی تھیں یہ سچ ہے معلوم نہیں" وہ پریشانی سے بولا جبکہ دارہ مسکرا دیا۔

اور ایک نگاہ گھمائ تھی لیکن وہ دیکھائی نہیں دی

چلو بھی لڑکے نے مائینڈ سیٹ تو کر ہی لیا ہے اب ہمارا کیا فائدہ بولنے کا" معاذ نے اسکا شانہ تھپتھپایا

بس کوشش کیجیے گا آپ لوگ کہ جلد اپنے اپنے کمروں میں چلے جانا"

بہت ہوا میں ہے چھورا" ارتاش نے تالی بجائ

شکر ہے اب تو نکاح ہو ہی گیا ہے" وہ سکون سے بولا۔

کیونکہ اسے ہمیشہ سے چھوٹا اور کنوارا کہتے تھے سب اسے

اسکے تیور دیکھ کر وہ چاروں ہی ہنس دیے۔

اور ایکدم لون میں شور سا ہوا۔۔۔

کیونکہ دولہن آ رہی تھی نیناں کا وجود کانپ رہا تھا وہ باہر نہیں جانا چاہتی تھی اتنے لوگوں میں وہ کیسے جائے گی اور پھر وہ ۔۔۔ وہ اپنی ٹانگوں سے چل بھی نہیں سکتی تھی وہ نہ جانے کیوں اپنے آپ ہی شرمندگی سے سرخ ہوتی آنکھوں میں آنسو بھر لائ تھی

اسنے پلکیں جھکا لیں اور نشرہ نے اسکی ویل چیئر تھامی ہوئ تھی ۔۔ اور اسکے ساتھ بہارے سوہائے وریشہ اور عینی سب ہی پیچھے پیچھے ا رہے تھے۔

سعد نے پلٹ کر دیکھا اور وہ سارے ہٹے تو سب کی نگاہ اپنی اپنی بیوی پر گئ تھی

سعد ایک لمحے کے لیے چونک ہی گیا

سفید جوڑے میں خوبصورت میکپ اور سرخ پھولوں کے گجرے اور وہ اتنی حسین لڑکی تھی کہ وہ اسکے نقص کو دیکھ ہی نہ سکا اسکے چہرے سے نگاہ پڑی ہی نہیں تھی وہ کسی اور طرف کیا دیکھتا ۔۔۔

اور جیسے وہ ٹک ٹکی باندھے اسے دیکھتا رہ گیا

سب لوگ ہی اس لڑکی کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔

پہلی دولہن تھی جو ویل چیئر پر آئی تھی۔

نیناں نے اب تک نگاہیں اٹھائیں نہیں تھی

منہ تو بند کر مکھی چلی جائے گی"

فائق بولا جبکہ وہ سب ہنسے سعد ایکدم ہوش میں آیا

تیری ہی ہے بھائی آگے جا"۔

ارتاش نے ڈھونگا مارا وہ ایکدم آگے بڑھا اور مضبوط قدم اٹھاتا وہ انہی کی جانب بڑھا

اور اچانک اسکے سمانے جا کھڑا ہوا۔۔۔۔

نیناں پتے کیطرح کانپ رہی تھی ۔

اسنے جھک کر اسکے چہرے پر سے وائیٹ نیٹ کا دوپٹہ الٹ دیا

چہرے کا حسن مزید اسکے دل پر جا کر بجا تھا۔

اور جیسے وہ ٹک ٹکی باندھے اسے دیکھتا رہ گیا

سب لوگ ہی اس لڑکی کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔

پہلی دولہن تھی جو ویل چیئر پر آئی تھی۔

نیناں نے اب تک نگاہیں اٹھائیں نہیں تھی

منہ تو بند کر مکھی چلی جائے گی"

فائق بولا جبکہ وہ سب ہنسے سعد ایکدم ہوش میں آیا

تیری ہی ہے بھائی آگے جا"۔

ارتاش نے ڈھونگا مارا وہ ایکدم آگے بڑھا اور مضبوط قدم اٹھاتا وہ انہی کی جانب بڑھا

اور اچانک اسکے سمانے جا کھڑا ہوا۔۔۔۔

نیناں پتے کیطرح کانپ رہی تھی ۔

اسنے جھک کر اسکے چہرے پر سے وائیٹ نیٹ کا دوپٹہ الٹ دیا

چہرے کا حسن مزید اسکے دل پر جا کر بجا تھا۔

وہ جیسے لمحے کے لیے نگاہیں بند کر گیا اسے یقین نہیں آیا واقعی کوئ اتنا حسین ہو سکتا ہے۔

نیناں نے بھی آنکھیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا ۔

سعد مدھم سا مسکرا دیا اور نیناں اتنی گھبراہٹ میں تھی مسکرا بھی نہ سکی

نشرہ نے سعد کے ہاتھ میں ویل چیئر دے دی اور سعد ویل چیئر لے کر خود ہی اوپر چڑھا چکا تھا فائق نے بھی ہیلپ کی اور نیناں کی ویل چیئر کو سعد کے صوفے کے ساتھ اٹیچ کر دیا سعد نے اب تک اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا سب مسکرا رہے تھے اور سعد کی مسکراہٹ تو اور بھی گھیری ہو گئ تھی

معاذ نے مڑ کر دیکھا وریشہ ---

کی صبح سے طبعیت خراب تھی وہ مرجھائے مرجھائے چہرے سے کھڑی تھی پیچھے---

وہ ایکدم پلٹا اور اسے بازؤں میں بھر لیا

میرے بے بی نے تنگ کر دیا میڈیم کو " وہ شرارتی لہجے میں بولا جبکہ وریشہ نے اسکے بازو پر مکہ مارا

شرم تو آتی نہیں اپکو" ۔

شرم شرم کے چکر میں اتنا پیٹ ہو گیا محترمہ " وہ افسوس سے بولا وریشہ ایکدم بے ساختہ ہنس دی

کوئ حال نہیں آپکا ---

وہ سعد اور نیناں کو دیکھنے لگی

کتنی پیاری ہے نہ نیناں "

چاند تو میرے پہلو میں ہے میں کیا جانو کون ہے سامنے" وہ گھیری نظروں میں اسے بھرتا بولا ۔

جبکہ وریشہ شرما سی گئ ۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو اب دیر مت لگانا کمرے میں آنے میں" وہ بولا جبکہ وریشہ سرخ سی رہ گئ ۔

بہت خوب سرے عام " ارتاش نے پیچھے سے کھنکھارتے معاذ کو گھورا ---

تو میرے پیچھے پڑ جا " وہ چیڑ کر بولا جبکہ وریشہ بھاگ چکی تھی ---

میرے نظریں تجھ پر ہی ہیں "

ارتاش اور فائق نے آنکھوں آنکھوں میں ہی اسے جیسے جیتا دیا ۔

اپنی اپنی بیویوں پر نگاہ ڈالو ہٹو اب میرے راستے سے" ۔

سالے صاحب آج مووی دیکھنے کا پلین بنا لیتے ہیں کیوں ارتاش" فائق نے چھیڑا جبکہ ایکدم بے ساختہ تینوں کے قہقہے گونجے تھے کھانا کھل گیا تھا ۔

سعد اور نیناں کی اب تک کوئ بات نہیں ہوئ تھی کھانا بہت شاندار تھا کھانا لوگ کھا رہے تھے دولہا دولہن کی بہت تعریف ہو رہی تھی کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے ۔

فائق " عینی نے ایکدم ذرا غصے سے پکارہ

حکم" وہ ٹرے رکھ کر اسکی جانب مڑا ۔

عینی کو بے ساختہ ہنسی ا گئ ۔

دارہ بھائی نے دیکھ لیا نہ پھر تو آپ گئے"

وہ اسے کنٹرول کرنے کا کہنے لگی تھی وہ تو آج شدید غصے میں ہے بھئی ۔

آج توجہ نہیں دے گا ویسے یہ کیا چڑیلوں کیطرح پھر رہی ہو کچھ اچھا سا ہی تیار ہو جاتی کہ میں تمھاری تعریف میں زمین آ۔آ۔آ۔آ"

عینی نے کھینچ کر اسکے پاؤں پر اپنی ہیل شوز ماری تھی دربارہ کہیں"

نہیں یار میں یہ کہنا چاہ رہا تھا تم سے زیادہ یہاں کوئی حسین

بہت بدتمیز ہیں آپ بہت ہی زیادہ اب ذرا کمرے میں داخل ہونے کی کوشش کیجیے گا پھر بتاؤ گی"

اوے ہلاکو خان وہ ہنستا ہوا اسے دیکھتے آنکھ دبا گیا ۔

مجھے کوئی نہیں روک سکتا تمھارے قریب آنے سے تو بڑی بڑی باتیں نہ کرو" ۔

وہ بولا جبکہ عینی جو کہنے والی تھی وہ بھی بھول گئی تھی۔

وہ ہنستی ہوئی سوہائے کے پاس چلی گئی وہ اسے بلا رہی تھی۔

سوہائے نے عینی کو فرزانہ کے پاس رکنے کا کہا کیونکہ اب اسکی طبعیت ٹھیک نہیں رہتی تھی

اس وقت بھی بخار تھا اسے موسمی ---

امی کے پاس رکو میں ذرا ماہی کو دیکھ لوں پتہ نہیں ارتاش کے پاس ہے بھی یہ معاذ بھیا کے پاس ہے ایک تو اس لڑکی کو چین نہیں" وہ کہتی ہوئ پلٹی

اور ابھی اس سے پہلے عینی ماں تک پہنچتی کہ فرزانہ کے ہاتھ سے جیسے گلاس چھٹنے لگا---

بخار سے اسکے ہاتھ اچانک ہی کانپ اٹھے اور اسکا گلاس چھٹ گیا کہ ارتاش نے جلدی سے آگے بڑھ کر گلاس پکڑ لیا پانی گیر گیا تھا لیکن گلاس سے فرزانہ کو کوئ نقصان نہیں ہوا دھیان سے تائ جان آپکی طبعیت نہیں ٹھیک تو اندر چلی جائیں"۔

وہ بولا ۔

جبکہ فرزانہ اور اسکی درمیاں اس دن کے بعد آج بات ہوئ تھی فرزانہ اسکی جانب حیرانگی سے دیکھنے لگی حیرانگی تو سوہائے کو بھی ہوئ تھی اور حیرانگی کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوئی ۔

وہ مسکرا کر اسکی طرف دیکھنے لگی۔

میں آپکو اندر لے چلتا ہوں اٹھیں"

فرزانہ کی آنکھیں بھیگ گئیں اور اپنی غلطیوں پر شدید پشتاوا ہوا اسنے ارتاش کا چہرہ تھام لیا ارتاش جانتا تھا وہ عورت گلٹ میں رہتی ہے جس کی وجہ سے وہ شاید صحت یاب نہیں ہو پا رہی تبھی اسنے اس جنگ کا خاتمہ کرنے کا بھی سوچ لیا تھا

فرزانہ نے اسکی پیشانی چوم لی تھی وہ مسکرا دیا اور سوہائے کی مدد سے وہ فرزانہ کو اندر لے گیا

جبکہ ابا جی سمیت وہاں سب یہ منظر دیکھ کر مسکرائے تھے کہ کثافتیں ساری دھل گئیں تھیں ۔

فرزانہ کو کمرے میں لٹا کر وہ دونوں باہر ا گئے۔

تھنکیو " سوہائے نے ارتاش کے ہاتھ تھام لیے

ذرا سٹائل چینج کرو کسی اور طرح اس بات کا شکریہ ادا کرنا "

ارتاش نے کہا تو سوہائے ہلکا سا شرما گئ

جیسا آپکا حکم " وہ مدھم آواز میں اسکے کان میں کہتی باہر نکلنے لگی کہ ارتاش نے اسکی کلائی جکڑ لی ۔

اتنی ادائیں دیکھاو گی تو بات کیسے بنے گی " وہ مدھم سیا ادھر ادھر دیکھتا جسارت کرتا اسے مزید سرخ کر گیا تھا جبکہ سوہائے اپنا آپ چھڑانے لگی

آپکی پھول کماری نہ جانے باہر کیا کیا کر رہی ہے اور آپ یہاں رومینس کر رہے ہیں"

ارتاش ہنسنے لگا

پھول کماری یہ کیسا نام تھا " وہ دل کھول کر ہنسا

جیسی وہ ہے نہ اسکا ایسا ہی نام بنتا ہے بہت سر کھاتی ہے بہت روتی ہے "

وہ عاجز سے بولی

چلو تم پر تو نہیں گئ" وہ طنز کرنے لگا جبکہ سوہائے نے اسکے بازو پر مکہ مارا۔۔۔

دونوں ہنستے ہوئے چلے گئے تھے فنکشن بہت خوبصورت ہوا تھا۔

فنکشن تمام ہو گیا تو نیناں کو سعد کے پاس سے لے گئے تھے نیناں کی جان میں جان آئ مگر اسکے ہاتھ کا لمس اب بھی اپنے ہاتھ ہر محسوس ہو رہا تھا۔

نیناں کو ان سب نے مل کر سعد کے کمرے میں پہنچا دیا تھا ارادہ صرف نکاح کا تھا لیکن ابا جی نے رخصتی کا بھی کہہ دیا تبھی رخصتی ساتھ ہی ہو گئ تھی۔

نیناں کافی پریشان تھی

گھبراؤ نہیں سب ٹھیک ہو گا ماشاللہ"

اسے بیڈ پر بیٹھا کر نشرہ نے اسے پیار کیا اور خود باہر بھاگی کیونکہ شہروز غصہ کر رہا تھا کہ وہ سارے کام کر رہی ہے لیکن آئزہ کو نہیں سنبھال رہی

ایک بچی نہیں سنبھلتی آپ سے" وہ بھی غصے سے بولی ایک کام کرو اسکا بھائ لے آؤ وہ اسے سنبھال لے گا"

وہ سکون سے بولا جبکہ پیچھے دارہ بھی کھڑا تھا

دارہ نے تو پیٹھ ہی موڑ لی آخر کو اسکی بہن تھی سامنے ایمبریسنگ سچویشن تھی دارہ پہلی بار شرمندہ ہوا تھا جبکہ شہروز کے بازو پر مکہ مارتی وہ استغفراللہ کہتی وہاں سے آئزہ کو لے کر چلی گئ ۔

شہروز ہنستا ہوا مڑا اور دارہ کو دیکھ کر پانی کو بریک لگا ۔۔۔

وہ دراب کو گود میں لیے کھڑا تھا دراب جبکہ سکون سے مزے سے اسکی گود میں تھا دونوں کی نگاہوں کا تصادم ہوا۔۔۔

کھانا کھایا ہے تم نے" شہروز نے آگے بڑھ کر پوچھا انداز ذرا کھڑا کھڑا تھا ۔۔ جی کھا لیا امی کو بھیج دیں بس گھر جانا ہے اب " وہ بھی اکھڑا اکھڑا بولا اور شہروز چلا گیا

نشرہ جو دور سے یہ سب دیکھ رہی تھی نفی میں سر ہلا گئ ان دونوں کی جنگ اللہ ہی ختم کرا سکتا تھا۔

دارہ نے بھی تو گھاس نہیں ڈالی تھی۔

شاید جھکنے کے موڈ میں نہیں تھی لیکن نشرہ اب اس سے کچھ بھی زبردستی نہیں کرانا چاہتی تھی ۔

ارتاش فائق اور معاذ اور سعد اندر آئے تو پیچھے سب ہی مرد تھے لڑکوں جان چھوڑ دو اسکی ۔ " فیضان بولے جبکہ سب ہنس دیے۔

میں تو سوچ رہا ہوں آج رات سارے باھئ مل کر مزے کرتے ہیں " فائق نے سعد کی گردن میں ہاتھ ڈال لیا

آج ہی اخوت اور رواداری یاد آئ ہے آپکو " سعد بھڑکا جبکہ سب کے قہقہے بلند ہوئے

شرم کر شرم --- بھائ بھائ ہیں ہم تو ایک رات قربان نہیں کر سکتا اپنے بھائیوں کے لیے"

معاذ بھی بولا جبکہ سعد نے گھیرہ سانس بھرا ۔

سب سے اپنا آپ آزاد کرایا ۔

میں تو چلا " وہ ایکدم کہتا کمرے میں دوڑ لگا چکا تھا جبکہ بہارے عینی سوہائے وریشہ منہ بسور گئ ان سب کی وجہ سے ان لوگوں کی رستہ رکائ کے پیسے جو رہ گئے تھے

دارہ بہارے کو اگنور کر کے باہر نکل گیا جبکہ اسکا باہر نکلنا سب نے دیکھا تھا ۔

ارے بیٹا خیریت آپ روکو" انعام صاحب نے جلدی سے پکڑا وہ ٹھیک ان سب کی ناک کو لڑا ہوا تھا

نہیں کافی دیر ہو گئ ہے بس امی کو بلا دیں شہروز بھائ کو کہا تھا بٹ شاید انکی یاداشت کمزور ہے" وہ چیڑ کر بولا بہارے کو خوب مزاہ ا رہا تھا اسے بیڑا کر وہ مزے سے کھڑی تھی ۔

اچھا چلو میں بلا دیتا ہوں آج طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی آپکی" انعام صاحب بولے تو اس نے سر ہلایا دارہ کا گویا صبر جواب دے گیا تھا

برا مت منائیے گا لیکن آپ لوگوں کی بیٹی کی ہی کرم نوازیاں ہیں یہ نہلیت بدتمیز لڑکی ہے یہ " وہ گھور کر بولا جبکہ بہارے کے دانت اندر ہی نہیں جا رہے تھے سب سر تھام گئے تھے

کیونکہ دارہ کہہ کر باہر جا چکا تھا

اور بہارے مزے سے گنگنا رہی تھی

خدا کے لیے بہارے اب تو سدھر جاؤ" سب نے ہی ایک زبان ہو کر ہاتھ جوڑ دیے تھے اسکے آگے جبکہ اسکا مدھر قہقہہ گونج گیا۔

اور اسکے ساتھ ہی سب ہنسنے لگے تھے۔

تم نہ بہت بڑا پھسنے والی ہو" عینی نے جیسے وارن کیا کہ وہ اپنی شامت کو دھکا دے چکی ہے۔

معلوم ہے " وہ بال جھٹک کر بولی۔۔

جبکہ سوہائے اور وریشہ ہنس پڑیں تھی۔

یہ سعد نہ صبح اٹھ جائے تو اسکی گردن دبوچ لینا ذرا میں اپنے گھر چلی میرے میاں جی ناراض ناراض ہیں" وہ ہنستی ہوئ بولی اور اپنا لہنگا اٹھا کر باہر بھاگ گئ امی بھی سب سے مل کر باہر نکل آئیں تھیں اور انکے ساتھ صفدر بھی۔

دارہ گاڑی میں سب کا ویٹ کر رہا تھا

بہارے نے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی تھی کہ وہ اسکے ساتھ نہیں بیٹھی اور پیچھے بیٹھ گئ آگے صفدر بیٹھ گیا تھا امی اور بہارے پیچھے تھی دارہ نے ویسے ہی

دراب کو گود میں لیا اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے وہ گاڑی ڈرائیو کرنے لگا راستے میں فنکشن کے متعلق وہ لوگ باتیں کر رہے تھے وہ نوٹ انٹرسٹیڈ کا بورڈ لگا کر ڈرائیو کرنے لگا تھا۔

سعد بچا بچا کر اندر تو ا گیا اور اب پھر سے اسکے چہرے میں کھو گیا تھا وہ سکون سے اسکے سامنے بیٹھ کر اسکا ہاتھ تھام گیا جو پھر سے کانپنے لگا تھا

ریلکس " اسنے آہستگی سے کہا

نیناں بھیگی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

کیا تمھارے پاس آنسوں کا سٹاک لیے یہ میرے گھر کو آنسوں سے بھرنا چاہتی ہو " وہ آہستگی سے بولا۔

نیناں اسکے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکال کر گال صاف کرنے لگی۔

گونگی ہو " سعد اسکے کچھ نہ بولنے پر بولا۔

آپ طنز کر رہے ہیں" وہ باقاعدہ رونے لگی سعد بھکلا گیا

اوپس سوری سوری اللہ کی قسم طنز نہیں کر رہا اپنے بدتمیز بھائیوں کے ساتھ رہ رہ کر لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز کھو دی میں نے سیریسلی یار میں طنز نہیں کر رہا "
وہ اسکے نزدیک ہو کر خود سے ہی اسکے آنسو صاف کرنے لگا ۔

جبکہ نیناں ذرا خفیف سی ہو گئ ۔

ویسے رو کیوں رہی ہو میں نے تو سنا ہے تم نے یہ شادی اپنی مرضی سے کی ہے"
وہ سمجھ نہیں سکا ان آنسوں کی وجہ ۔

وہ " نیناں واقعی اس دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی ۔

وہ آپکو مجھ سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی " وہ رو رہی تھی

کیوں" سعد سمجھا نہیں ---

میں اپاہج ہو " وہ جیسے خود اذیتی سے بولی

ششش" سعد کو اچھا نہیں لگا سارے گھر میں یہ بات کوئ نہیں جانتا تھا کہ نیناں خود اسکی گاڑی کے آگے آئ تھی اسے لگتا تھا یہ سب اسنے ہی کیا ہے

اور اگر پتہ لگ بھی جاتا تب بھی اس دن نشے سے اسکی ڈرائیونگ ٹھیک نہیں تھی

۔

اگر وہ ہوش میں ہوتا تو یقیناً نیناں کی زندگی میں یہ ہوا نہ ہوتا ۔

مجھے فرق نہیں پڑتا"

وہ بولا بے حد نزدیکی سے --

کیوں" نیناں کو سمجھ نہیں آئ ۔

کیونکہ مجھے تم ایسے ہی پسند ا گئ ہو اور جب کوئ پسند ا جائے تو اسکی ہر چیز قابل قبول ہوتی ہے پہلے میں صرف ایک جرم میں تم سے نکاح کر رہا تھا لیکن نکاح کرتے وقت تمھارا نام جان کر معلوم نہیں کیوں ایک اپنایت کا احساس ہوا اور

جب تمھیں دیکھا تو شاید تم سوچ نہیں سکتی سب کا حق مار کر تمھارے پاس بھاگ کر آیا ہوں "

وہ ہنس دیا وہ سب لڑکیاں اس کی جیب خالی کرنا چاہ رہی تھیں

نیناں سمجھ نہ سکی

ارے یار بہت اناڑی ہو مگر میرے ساتھ رہو گی تمھیں چالاک بنا دوں گا " وہ آنکھ مارتا بولا

نیناں مسکرا دی

ویری گڈ" وہ بھی مسکرایا ۔

نیناں نے چہرہ جھکا لیا

کبھی یہ مت سوچنا کہ تم میں نقص ہے

ہم دونوں کے لیے میری ٹانگیں کافی ہیں"

وہ بے اختیاری میں اسکے کان میں کہتا اسکے چہرے پر جھکا ۔

نیناں دنگ سی رہ گئ جبکہ اسکا وجود پھر سے کانپنے لگا اور سعد سے اس سرخ لیپسٹک کی درست بناوٹ برداشت نہیں ہو رہی تھی اسکی آنکھوں پر سختی سے ہاتھ رکھے وہ اسکو گویا ایک نئ دنیا میں لے گیا تھا۔

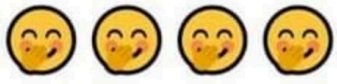

وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے تو دراب سو چکا تھا بہارے نے تو شاید ہر طرف سے نو لفٹ کا بورڈ سجا لیا وہ سیدھا کمرے میں جا چکی تھی دارہ نے دانت پیس کر یہ منظر دیکھا تھا۔

لاؤ مجھے دو دراب کو" امی نے دارہ سے لیا۔

نہیں آپ تھکی ہوئی ہیں یہ ڈسٹرب کرے گا اسکی ماں تو اسکو سنبھالتی نہیں ہیں سارا دن آپ ہلکان ہوتی ہیں" وہ غصے سے بولا۔

مجھے تو بہت اچھا لگتا ہے اپنے بیٹے کو سنبھالنا اور بچی ہے اتنا غصہ نہیں کرتے "
امی نے دراب کو لیا اور اسے سمجھایا۔

بچی " دارہ نے طنزیہ سانس کھینچا۔۔

صفدر مجھے کافی"

اور پیچھے سے صفدر بھاگ گیا دارہ نے جیسے بھڑک کر ماں کو دیکھا

ہر وقت کام کراتے ہو اس سے کبھی خود بھی وہ کالا پانی بنا کر پی لیا کرو " امی نے بھی غصے سے کہا اور کمرے میں دراب کو لے کر چلی گئ دارہ تو حیران ہی رہ گیا۔۔۔

سارے ہی اوور ہو گئے ہیں" وہ سر جھٹک کر کچن میں ا گیا۔

اپنے لیے کافی بنائ اور گرم گرم کافی کا گھونٹ بھرا تو کچھ اچھا احساس ہوا۔

دل تو نہیں کر رہا تھا کمرے میں جائے لیکن اور جاتا بھی کہاں

موبائل نکال کر جیب سے وہ موبائل پر کچھ ٹائیپ کرتا کافی کے گھونٹ بھرتا کمرے میں داخل ہوا تو نگاہ نہیں اٹھائ وہ مصروف سا اندر ا گیا تھا کچھ دیر کمرے

کے وسط میں کھڑا وہ موبائل پر ٹائیپنگ کرتا رہا اور جب تھک گیا تو کافی کا گھونٹ بھرتے اسنے سر اٹھایا اور سامنے کا منظر دیکھ کر ایک لمحے کے لیے دیکھتا ہی رہ گیا

یہ تو ارمان ہی تھا جو آج اچانک بے ساختہ ہی پورا ہو رہا تھا

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔

اپنا چہرہ گھونگھٹ سے چھپایا ہوا تھا ہاتھ ہنائ تھے جبکہ پھولوں کی مہک اور اسکے وجود سے اٹھتی کلون کی مہک نے کمرے کو بھی معطر کیا ہوا تھا یہ بات شاید وہ پہلے نوٹ نہیں کر سکا تھا

بے ساختہ اسکے ہاتھ سے موبائل چھٹا---

اور بہارے جو اسی کی جانب دیکھ رہی تھی ایکدم چلا کر کھڑی ہو گئ دارہ بھی دور ہوا موبائل بیڈ کی سائیڈ پر لگا اور نرم کارپیٹ میں دھنس گیا۔

بہارے جو آج خود ایک روایتی دولہن کیطرح اسکی ناراضگی ختم کرنے کے لیے آج سنور کر بیٹھی تھی اسووقت کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جسے شاید ہی نقصان کی پرواہ ہو ----

ویٹ ویٹ ویسے ہی بیٹھو ذرا میں تمھیں ایمیجن نہیں کرنا چاہتا فلحال اصل بہارے کے روپ میں" اسنے موبائل اٹھا کر بنا دیکھے سائیڈ پر رکھا اور کافی جو اسے اس وقت بہت اچھی لگ رہی تھی وہ بھی سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ اسے ویسے ہی بیٹھنے کا کہہ رہ تھا ۔

بہارے کو شدید افسوس ہوا اور نگاہوں میں ہی اپنا موبائل تلاشہ جو کہ تکیے کے ساتھ پڑا تھا یہ آدمی تو موبائلوں کا دشمن تھا ۔

اسنے سب سے پہلے جھک کر موبائل تکیے کے نیچے رکھ دیا اور افسوس سے دوبارہ گھونگھٹ ڈال کر بیٹھ گئ دارہ جبکہ اب بھی اسی مخروطی منظر کے زیر اثر تھا وہ مدھم سا مسکرایا بہارے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی ---

بس دو منٹ میں اور چٹکیوں میں اسکی ناراضگی ختم کر دی تھی اسنے ----

وہ جیسے فخر محسوس کرنے لگی تھی ۔

دارہ چند لمحے واقعی اسے سانس روکے دیکھنے لگا تھا آج پورا دن اسنے اسپر دھیان نہیں دیا غصے کے سبب ---

یہ بھی نوٹ نہیں کیا اسنے اپنی شادی کا لہنگا پہنا تھا

اور اب سمجھ آئ تھی کہ وہ یہ حرکتیں جان بوجھ کر کر رہی تھی ---

ذرا اسکی پیشانی پر غصے کی لکیریں سے تن گئیں وہ اسکے ساتھ اگر چالاکی کر رہی تھی تو وہ تو ان چیزوں میں ماہر تھا ۔

سر جھٹک کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا گویا مکمل اب اسے اگنور کیا تھا جیسے پورا دن اسے اگنور کرتے کرتے اسنے گزارا تھا ۔

اور موبائل کو دیکھنے لگا

بلاوجہ موبائل ٹٹوا دیا " وہ بڑبڑایا ۔

بہارے نے گھونگھٹ الٹ دیا ۔

دوسری بار یہ دوسری بار اسنے اسے اگنور کیا تھا اب وہ یہ کہے کہ یہ شادی کا لہنگا ہی منحوس تھا۔۔۔۔

یہ کیا تھا" وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی

وہ ہی جو آپ نے دیکھا" وہ ٹانگیں پھیلا کر سکون سے بیٹھ گیا۔

اور کافی کے سیپ ایسے لینے لگا جیسے لاپرواہی کی حد ہی کر دی دارہ سکندر آپ نے قسم کھائی ہے مجھے اسی لہنگے میں ہر بار اگنور کرنے کی" وہ غصے سے شعلہ بار ہوتی اٹھ کر اسکے سامنے آ گئ تھی۔۔

دارہ کی جان میں آپکو اگنور کب کر رہا ہوں لیکن میری خواہش نہیں فلحال جو آپ چاہتی ہیں" وہ افسوس سے بولا اور کافی کا مگ رکھ کر سیگریٹ سلگا لیا گویا بہارے کو سلگایا ہو۔

میں میں" اسنے ائ برو آچکا کر اسکی جانب دیکھا۔

میرا بس چلے میں آپکو جان سے مار دوں ٹھیک ہے اب اگر آپ میرے پاس آئے بھی نہ پھر دیکھیے گا۔۔۔

یوں ہی کرتے ہیں آپ جان بوجھ کر کرتے ہیں " وہ منہ بسور کر رونے والی ہو گئ تھی دارہ نے مسکراہٹ روک لی سکون سے کافی پیتا رہا ۔

پورا دن ۔ ۔ اسکی جان جو سلگائ تھی اسکا کوئ تو ہرجانہ بھرنا تھا اسنے ۔۔۔

آپ نہ بہت برے ہیں" جب دارہ اپنی جگہ سے ٹس مس نہ ہوا وہ انگلی اٹھا کر بولی ۔"

ویسے یہ جو تم آگ بگولا ہو رہی ہو کس وجہ سے ہو رہی ہو سارا دن تم نے میرا خون پیا تب تو رونا نہ آیا ذرا سا میں نے تمھاری خوبصورتی کو منہ نہیں لگایا تو رونے بیٹھ گئ واہ" وہ بولا جبکہ بہارے آنکھیں پٹپٹا کر اسکی جانب دیکھنے لگی

وہ تو میں تنگ کر رہی تھی " وہ بولی تو ایسی معصومیت چہرے پر طاری کر لی کہ دارہ کا بس نہیں چلا اسکے معصومیت سے بھرپور چہرے کو اپنی محبتوں کے نشانوں سے اور حسین بنا دے لیکن فلحال اپنے آپ پر قابو پاتا وہ بیٹھا تھا ۔

لیکن میں سیریس ہوں اب یہ چوڑیوں کا شور اور یہ بھوت کی طرح میرے ارد گرد منڈلانا بند کرو ہلکی پھولی ہو اور سو جاؤ میرا سونے کا پلین نہیں ہے" اسنے شانے آچکا کر ایل سی ڈی چلا لی "

بہارے کو کوئ حل نہیں ملا تھا اسنے تکیے اٹھا کر اسپر پھینکنے شروع کر دیے"

بہارے" دارہ بھی چیخا ۔

آپکو چین سے جینے دینا ہی نہیں میں نے " وہ تکیوں کو اٹھا اٹھا کر مارنے لگی تھی

۔

تیری ایسی کی تیسی بہت ہوا میں ہے" وہ سیگریٹ سلگا ایکدم اسکی جانب آیا جبکہ بہارے بیڈ پر چڑھ کر دوسری طرف چلی گئ ۔

دارہ نے مٹھیاں بھینچ لیں " ۔

جبکہ وہ یہ ہی تو چاہتی تھی وہ خود اسکے پاس آئے اتنا کس بات پر شوخیاں دیکھا رہا تھا بھلا ۔۔۔

وہ سکون سے بال جھٹکتی ادا سے دوپٹہ ایکطرف رکھتی اسکی جانب دیکھنے لگی ۔

کیا کرنے آئے ہیں آپکا تو موڈ "

قسم خدا کی جس دن تم نے میرے ہاتھ کا تھپڑ کھا لیا نہ انسان کی بچی بن جاؤ گی" دارہ غصے سے بولا ۔

میں تو انسان کی بچی ہوں اور جب آپ سے شادی ہوئی تو پتہ تو یہ ہی چلا تھا آپ بھی انسان کے بچے ہیں وہ ہنستے ہوئے ترقی با ترقی جواب دینے لگی ۔

ٹھیک ہے بھاڑ میں جاؤ " وہ کہہ کر ٹیرس میں ا گیا۔

اچھا بابا سوری سوری " وہ جلدی سے اسکے پیچھے لپکی اور اسکے اگے ا گئ ۔

سوری نہ " وہ پیار سے بولی مسکراہٹ سے حسین چہرہ اور بھی حسین لگ رہا تھا

دارہ ہر پل بھی اسپر دل ہارتا کم تھا ۔

سزا ملے گی تمھیں " اسنے ایکدم اسکے بالوں کو اپنی مٹھی کی سخت گرفت میں جکڑ کر پیچھے کھینچا کہ اسکا حسین تک جو سرخ لیپسٹک کی آڑ میں چھپا دارہ کا ہی منتظر تھا بلکل دارہ کے سامنے آ گیا

نا منظور" وہ اسکی شرٹ پکڑتی بولی ۔

نا منظوری کی صورت میں سزا ڈبل بھی ہو سکتی ہے"

گھیرہ سانس بھرتی وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں شرارت ہی شرارت تھی ---

بہارے نے ایک ہونٹ دانتوں تلے دبا لیا ۔

جبکہ دارہ کے لیے یہ متحان مزید ناقابل برداشت سا تھا ۔

اسنے آہستگی سے اسکی دانتوں سے اسکے سرخی مائل خوبصورتی کو آزاد کرا کر اسکے تل کو اپنی شدت بھری گرفت میں بھر لیا۔

گرفت میں ایسی سختی تھی بہارے پھڑپھڑا سی گئ ----

سانسوں کا توازن بے ہنگم ہو گیا ---

وہ اپنا آپ آزاد کرانے کے چکر میں اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی اسکے سینے پر مکے برسانے لگی ----

مگر دارہ نے اسکی کمر میں ہاتھ حائل کر کے اسے مزید خود میں پیوست کر لیا اور شدت بھرے جذبات اس نازک سی لڑکی پر انڈیلنے لگا ---

اور جب اسے یقین ہو گیا وہ لڑکی سانسوں کی دقت سہہ نہیں پائے گی شاید مر ہی جائے تو وہ آہستگی سے خود ہی الگ ہو گیا سانسوں کی رفتار نے ٹیرس پر فسوں خیزی سی بنا دی تھی ۔

دارہ اب بھی اسکے تل کو دیکھ رہا تھا انگوٹھے کی مدد سے اس تل کو جیسے مشکل میں ڈال گیا ---

بہارے نکھیں بند کر گئ تھی گھیرے سانس بھرتی وہ اسکے سینے میں ہی چھپ گئ جبکہ دارہ نے بھی ---

ایک طویل سانس کھینچا اور -- اسے اپنی بانہوں کے گھیرے نرم حصار میں بھر لیا---

آپکو پتہ ہے یہ لہنگا میں نے کیوں پہنا " وہ جاننا چاہتی تھی کیا وہ سمجھا -- تھا اس کا مقصد

ہاں معلوم ہے -- " وہ بولا ۔

اچھا پھر بتائیں کیا " اسکی بریڈز کو ہمیشہ کیطرح چھوئے اسے دیوانہ بناتے سوال کر رہی تھی

یہ سوالات ابھی ضروری ہیں" اسکی کلائی جکڑتا بولا ۔

آہاں ابھی بتائیں بس " وہ باضد ہوئ ۔

کیونکہ تمھیں ہضم نہیں ہوتا کہ میں اپنی بارات میں تمھیں تمھارے گھر سے لینے نہیں آیا تھا ۔۔ ۔۔۔" وہ آنکھ دبا کر بولا جبکہ بہارے منہ بنا گئ۔

آپکو شرم تو نہیں آئ تھی میں۔۔ میں چلو ٹھیک ہے مجھے آپ تب بھی زہر ہی لگتے تھے لیکن ہر لڑکی کے لیے وہ دن خاص ہوتا ہے جسے اپنے سپوئل کیا اور بعد میں اپنے مقصد تو پورے کر لیے " وہ مکہ اسکے سینے پر مارتی بولی۔

دارہ ہنس دیا ۔

اچھا تو میں پہلا ہی تھا جس نے اپنی ہونے والی بیوی سے شادی سے پہلے ٹکا کر تھپڑ کھایا تھا تمھیں شرم نہیں آئ لڑکوں کے بھی ارمان ہوتے ہیں انکی بیویاں ذرا

نازک سی حسین سی ہوں لیکن مجھے تو اسلحوں سے لیس جنگجو سپاہی ملا تھا جسے بمشکل قابو کیا ہے میں نے" ۔

جنگجو سپاہی" وہ کھلکھلا کر ہنسی ۔

آپکو بہت خوبصورت بیوی ملی ہے آج سب نے میری اتنی تعریف کی ہے اور ایک آپ ہیں دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا" وہ بولی

کون اندھا تھا" وہ حیران ہوا۔

دارہ" بہارے نے آنکھیں نکالیں۔

ہاں لگتا ہے آنکھیں کمزور ہیں مجھے بتانا میں ڈاکٹر پر لے جاؤں گا"

آپکی امی ہی تھیں"

استغفراللہ" دارہ سر پر ہاتھ مار گیا ۔

جبکہ بہارے کا مدھر قہقہہ گونج اٹھا ۔

نہیں نہیں بول لیں اب بھی" وہ بھی مسکرا دیا ۔

نہیں امی کو تو ویسے ہی پسند ہو ۔۔۔۔ کیا کر سکتے ہیں شادی سے پہلے بھی پسند تھیں شاید انھیں اپنے بیٹے کی ایبلیٹیز پر بھروسہ تھا" وہ فخر سے بولا ۔

کہ اس ٹھٹہ چیز کو صرف دارہ سکندر ہی سیدھا کر سکتا ہے" وہ لاڈ سے اسکا چہرہ پکڑتا اسکے گال کو چھوا گیا تھا ۔

جبکہ بہارے گھور کر اسکی جانب دیکھنے لگی۔

بے عزتی کر کے کون پیار کرتا ہے" وہ اسکی ناک کھینچتی بولی

دارہ سکندر" دونوں ایک ساتھ بولے اور ہنس دیے ۔

بہارے نے اسکی گردن میں بازو حائل کر لیے اور وہ اس وقت مکمل وزن دارہ پر چھوڑے ہوئے تھی جو مظبوطی سے اسے تھامے کھڑا تھا ۔

تھنکیو دارہ آپ میری زندگی کا بہت بہت لازمی جز ہیں ۔۔۔

میں آپکے بنا کچھ نہیں ہوں آپ دراب امی صفدر مجھے اکثر یقین نہیں آتا مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنی خوشیاں ایک ساتھ دے دیں۔۔۔

شاید آپکی جگہ کوئ اور مرد ہوتا تو اتنا ظرف کوئ نہ دیکھاتا" وہ بولی۔۔۔

شش شش" دارہ کو یہ بات یہ موضوع ہی پسند نہیں آیا جو بہارے نے چھیڑا تھا

یہ کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ محبوب بہترین ہی ہوتا ہے پرفیکٹ ہی ہوتا ہے۔۔
اس میں کوئ خامی نہیں ہوتی ---

اس میں کمی بھی ہو سکتی ہے اور وہ گنہگار بھی ہو سکتا ہے اور محبت کا کام ہی کیا ہے۔ بس اپنا لینا ہر عیب کو ڈھانپ لینا محبت میں محبوب کو بدلا نہیں جاتا اسے اسکی کمیوں اور خامیوں پر پرکھا نہیں جاتا محبت میں محبوب کو بس اپنا لیا جاتا ہے اسکی موجودہ شکل میں -----

محبت محبوب کے بارے میں بس اتنا ہی سوچتا ہے جیسا وہ ہے مجھے ویسا ہی پسند ہے وہ میرا ہے جیسا بھی ہے

اور میں ہمیشہ تم سے محبت کرنے میں دو قدم آگے ہی رہوں گا --- کیونکہ دارہ سکندر اپنی بیوی سے بھی ہارنا نہیں چاہتا وہ صرف اتنا چاہتا ہے جب تک اسکے بازوں میں طاقت ہے وہ تمھیں اپنی لاڈلہ بنا کر رکھے ہاں جب میں کمزور ہو جاؤں اور بوڑھا دیکھنے لگوں اور تم سے لڑ نہ پاؤں تب تمھاری محبت کام ا جائے گی

-------" وہ ہنس دیا جبکہ بہارے اسکے ایک ایک لفظ کو بہت گھیراؤ سے سنتی جا رہی تھی آنکھیں بھیگ گئیں ---

پتہ نہیں کس طرح شکر ادا کروں گی میں اپنے رب کا کہ آپ مجھے ملے " وہ آہستگی سے اسکے گالوں کو چھونے لگی تھی دارہ کے لیے اسکا لمس ہمیشہ ہی ایک خواب کیطرح رہا تھا ۔

وہ آنکھیں بند کر گیا جبکہ وہ مدھرتا سے اسپر جادو بکھیر رہی تھی دونوں کا وجود بہک اٹھا تھا محبت کی آتش میں سلگنے لگا تھا ---

اور محبوب پاس ہو تو دنیا کی ہر چیز بے معنی سی لگتی ہے ۔

دارہ اسے اچک کر اندر لے آیا تھا ----

اور اسے بیڈ پر چھوڑا بہکی بہکی مسکراتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا ---

یہ سب تمھیں نقصان بھی دے سکتا ہے پھر صبح مجھے مارتی ہو تم" وہ بولا جبکہ بہارے شرما سی گئ ۔

میں میں آپکو مارتی کب ہوں جھوٹے " وہ بولی جبکہ دارہ ہنس دیا ۔

سکون سے اسکے حسین وجود کو اپنی گرفت میں جکڑ سا لیا ---

دارہ --- " ۔

ہمم" وہ بہکتا سا بولا ۔

اسکو اپنی محبت کے طوفان میں وہ پاگل کر دینا چاہتا تھا ---

مجھے باہر گھومنے جانا ہے" ۔ وہ بولی ۔

دارہ نے گردن اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔

اس وقت" وہ ٹکا کر یہ تو بیوقوف تھی یہ پھر اسے باتوں میں الجھا کر اپنا آپ بچانا چاہ رہی تھی---

وہ --وہ نہیں تو م--"

دارہ کا قہقہہ ابھرا ۔

پاگل سی " وہ اسکی پیشانی کو چھو گیا ۔

محبت دونوں کو ایک حصار میں قید کر رہی تھی اور دارہ اس کی یہ رات دیوانی کر دینا چاہتا تھا جس میں وہ صرف دارہ کو پکارے --اسے دنیا بھول جائے ۔

اور وہ ایسا بھی رہا تھا اپنے جادو سے اسے پاگل کر رہا تھا ۔

مجھے بیٹی چاہیے اب" وہ آہستگی سے اسکے کان کے نزدیک بولا ۔

بہارے نے خمار سے سرخ ہوتی نظریں کھولیں اسکی جانب دیکھا ---

بیٹے سے بڑی محبت کرتے ہی جو بیٹی سے کریں گے"

وہ طنز کرنا نہیں بھولی تھی دارہ ہنس دیا ۔

چالاک تم پوری ہو زبان کبھی بند نہیں ہو گی تمھاری ۔

اور شرم شرم ورم تو معلوم نہیں کہاں ہے۔ -- تمھاری میرے خیال سے جب شرم بٹ رہی تھی تم یقینا مجھے ڈھونڈ رہی تھی"۔

وہ اسکا گال کھینچتا بولا ---

اور آپ مجھے" دونوں ہی ہنس دیے جبکہ دارہ نے اس حسین تل کو جو پہلے روز سے اسکی نظروں میں کھٹکتا تھا بے حد چاہت سے لاڈ سے محبت سے اپنی شدت کا نشانہ بنایا تھا۔

End of the story ❤️